

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۖ (فَإِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ)



آداب مبارکہ کا عظیم ترین مجموعہ

سُنَنُكَ اِمْحٰی (اُردو) ۲

ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن القیمی الدارمی المتوفی ۳۸۵ھ

ترجمہ: بہارت شیخ الحدیث حافظ عبد الستار حامد

تخریج وفوائد: ابو الحسن عبد المنان راسخ



انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور



سیرۃ النبی ﷺ

احادیث مبارکہ کا عظیم ترین مجموعہ

سیرۃ النبی

ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن التیمی الدارمی المتوفی ۲۵۵ھ

ترجمہ: بنت شیخ الحدیث حافظ عبد الستار حماد

تخریج و فوائد: ابوالحسن عبد المنان راسخ

نظر ثانی: شیخ الحدیث قاری سعید احمد کلوی حافظ مطیع اللہ

جلد اول

انصار السنہ بک کیشنز لاہور

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ اُردو بازار لاہور

042-37357587

جملہ حقوق بحق

انصار السنۃ پبلیکیشنز

محفوظ ہیں

نام کتاب: سَیْنِیَّۃُ اِزْمِیّۃِ (اُردو)

ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن التمیمی الدارمیؒ (الترغیب
۲۵۵ھ)

ترجمہ: بہت شیخ الحدیث حافظ عبد التبارحماد تخریج وفوائد ابوالحسن عبد المنان راسخ

نظر ثانی: شیخ الحدیث قاری سعید احمد کلیری حافظ مطیع اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو موسیٰ منصور احمد

اسلامی اکادمی، ۱۔ الفضل مارکیٹ اُردو بازار لاہور 042-7357587

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217

TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511

E-Mail: darussalamny@hotmail.com

Web Site: www.darussalamny.com

فہرست مضامین

عرض ناشر ----- 39

امام دارمی رحمہ اللہ کے مختصر حالات زندگی ----- 53

المقدمہ	مقدمہ
[1].....بَاب مَا كَانَ عَلَيْهِ النَّاسُ قَبْلَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْجَهْلِ وَالضَّلَالَةِ	باب: اس جہالت اور گمراہی کا بیان جس پر لوگ نبی ﷺ کے مبعوث ہونے سے پہلے تھے
[2].....بَاب صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُتُبِ قَبْلَ مَبْعَثِهِ	باب: نبی ﷺ کے مبعوث ہونے سے قبل، سابقہ کتب میں آپ کے حالات
[3].....بَاب كَيْفَ كَانَ أَوَّلُ شَأْنِ النَّبِيِّ ﷺ	باب: نبی ﷺ کی پہلی حالت کیسی تھی
[4].....بَاب مَا أَكْرَمَ اللَّهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ مِنْ إِيْمَانِ الشَّجَرِ بِهِ وَابْتِهَائِهِمُ وَالْحِجَنِ	باب: درختوں، جنوں اور چوپایوں کا نبی ﷺ پر ایمان لانا جس کے ذریعے نبی ﷺ کو بزرگی دی گئی
[5].....بَاب مَا أَكْرَمَ اللَّهُ النَّبِيَّ ﷺ مِنْ تَفْجِيرِ الْمَاءِ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ	باب: نبی ﷺ کی انگلیوں سے پانی جاری ہونے کی کرامت کا بیان
[6].....بَاب مَا أَكْرَمَ النَّبِيُّ ﷺ بِحَنِينِ الْمُنْبَرِ	باب: منبر کے رونے کی وجہ سے اللہ نے نبی ﷺ کو بزرگی دی
[7].....بَاب مَا أَكْرَمَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فِي بَرَكَةِ طَعَامِهِ	باب: کھانے میں برکت ہونے سے نبی ﷺ کی بزرگی کا بیان
[8].....بَاب مَا أُعْطِيَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْفَضْلِ	باب: نبی ﷺ کو دی گئی فضیلتوں کا بیان
[9].....بَاب مَا أَكْرَمَ النَّبِيُّ ﷺ بِنُزُولِ الطَّعَامِ مِنَ السَّمَاءِ	باب: آسمان سے کھانے کے نزول کی وجہ سے نبی ﷺ کی بزرگی کا بیان
[10].....بَاب فِي حُسْنِ النَّبِيِّ ﷺ	باب: نبی ﷺ کے حسن کا بیان
[11].....بَاب مَا أَكْرَمَ اللَّهُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ مِنْ كَلَامِ الْمَوْتَى	باب: مردوں کا نبی ﷺ سے کلام کرنا جس سے نبی ﷺ کو فضیلت دی گئی

ترتیب	4	سُنَنِ الْكَافِي
116	باب: نبی ﷺ کی سخاوت کا بیان	[12]..... بَاب فِي سَخَاءِ النَّبِيِّ ﷺ
118	باب: رسول اللہ ﷺ کی تواضع کا بیان	[13]..... بَاب فِي تَوَاضُعِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
118	باب: نبی ﷺ کی وفات کا بیان	[14]..... بَاب فِي وَفَاةِ النَّبِيِّ ﷺ
	باب: نبی ﷺ کی موت کے بعد اللہ تعالیٰ نے	[15]..... بَاب مَا أَكْرَمَ اللَّهُ تَعَالَى نَبِيَّهٖ ﷺ
133	ان کی عزت دی	
135	باب: اتباع سنت کا بیان	[16]..... بَابِ اتِّبَاعِ السُّنَّةِ
	باب: جس مسئلہ میں آیت یا حدیث نہ ہو اس کا	[17]..... بَابِ التَّوَرُّعِ عَنِ الْجَوَابِ فِيمَا لَيْسَ
138	جواب دینے سے پرہیز کرنا	فِيهِ كِتَابٌ وَلَا سُنَّةٌ
	باب: (فرضی واقعات کے بارہ) فتویٰ دینے کو برا	[18]..... بَابِ كَرَاهِيَةِ الْفُتْيَا
147	سمجھنا	
	باب: اس شخص کا بیان جو فتویٰ دینے سے ڈرے اور	[19]..... بَاب مَنْ هَابَ الْفُتْيَا وَكَرِهَ التَّنَطُّعَ
151	مبالغہ اور من گھڑت بات کو برا سمجھے	وَالْتَبَدُّعَ
161	باب: فتویٰ اور اس کے متعلق سختی کا بیان	[20]..... بَابِ الْفُتْيَا وَمَا فِيهِ مِنَ الشَّدَّةِ
	باب: لوگوں کو ہر قسم کے مسائل میں فتویٰ دینے کا	[21]..... بَابِ يُفْتَى النَّاسَ فِي كُلِّ مَا يُسْتَفْتَى
170	بیان	
	باب: حالات کے بدلنے اور نئی باتیں پیدا ہونے	[22]..... بَابِ تَغْيِيرِ الزَّمَانِ وَمَا يَحْدُثُ فِيهِ
175	کا بیان	
182	باب: رائے کو اختیار کرنے کی برائی کا بیان	[23]..... بَابِ فِي كَرَاهِيَةِ اخْذِ الرَّأْيِ
191	باب: علماء کی پیروی کرنے کا بیان	[24]..... بَابِ الْاِقْتِدَاءِ بِالْعُلَمَاءِ
	باب: نبی ﷺ سے حدیث نقل کرنے میں احتیاط	[25]..... بَابِ اِتِّقَاءِ الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
199	اور اس کی تحقیق کرنے کا بیان	وَالْتَّبُتِ فِيهِ
202	باب: علم کے جاتے رہنے کا بیان	[26]..... بَابِ فِي ذَهَابِ الْعِلْمِ
207	باب: علم پر عمل اور اچھی نیت کا بیان	[27]..... بَابِ الْعَمَلِ بِالْعِلْمِ وَحُسْنِ النِّيَّةِ فِيهِ
212	باب: غلطی کے خوف سے فتویٰ دینے سے ڈرنا	[28]..... بَابِ مَنْ هَابَ الْفُتْيَا مَخَافَةَ السَّقْطِ
	باب: اس شخص کا بیان جو کہے: ”علم اللہ کا ڈر اور	[29]..... بَابِ مَنْ قَالَ الْعِلْمُ الْخَشْيَةُ وَتَقْوَى

- 221 خوف ہے!“
- 230 باب: خواہشات سے بچنا
- باب: جب حدیث نقل کرنے والا اس کے درست معنی کو پالے تو حدیث نقل کرنے کی اجازت ہے
- 233
- 235 باب: علم اور عالم کی فضیلت
- باب: اس شخص کا بیان جو بغیر نیت کے علم حاصل کرے اور علم اسے نیت کی طرف لوٹا دے
- 249
- باب: جو شخص اللہ کی رضا مندی کے علاوہ کسی اور غرض سے علم حاصل کرے اس کو ڈرانے کا بیان
- 250
- باب: اہل خواہشات و بدعت اور جھگڑا کرنے والوں سے پرہیز کرنا
- 265
- باب: علم میں مرتبے کا برابر ہونا
- 269
- باب: علماء کی عزت کرنا
- 270
- باب: ثقہ لوگوں سے حدیث نقل کرنے کا بیان
- 272
- باب: نبی ﷺ کی حدیث کی تفسیر کرنے سے اور آپ ﷺ کے قول کے وقت کسی دوسرے کے قول سے پرہیز کرنا
- 277
- باب: اس شخص پر جلدی عذاب نازل ہونا جس کے پاس نبی ﷺ کی حدیث پہنچے اور وہ اس کی تعظیم اور توقیر نہ کرے
- 281
- باب: جو شخص اس بات کو برا جانتا ہو کہ اس کی باتوں کی وجہ سے لوگ پریشان ہو جائیں
- 287
- باب: کتابت حدیث کا ناجائز سمجھنے والے شخص کا بیان
- 288
- اللہ
- [30].....بَابُ فِي اجْتِنَابِ الْأَهْوَاءِ
- [31].....بَابُ مَنْ رَخَّصَ فِي الْحَدِيثِ إِذَا أَصَابَ الْمَعْنَى
- [32].....بَابُ فِي فَضْلِ الْعِلْمِ وَالْعَالِمِ
- [33].....بَابُ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ بِغَيْرِ نِيَّةٍ فَرَدَّهُ الْعِلْمُ إِلَى النِّيَّةِ
- [34].....بَابُ التَّوْبِيخِ لِمَنْ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لَغَيْرِ اللَّهِ
- [35].....بَابُ اجْتِنَابِ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ وَالْبِدْعِ وَالْخُصُومَةِ
- [36].....بَابُ التَّسْوِيَةِ فِي الْعِلْمِ
- [37].....بَابُ فِي تَوْقِيرِ الْعُلَمَاءِ
- [38].....بَابُ فِي الْحَدِيثِ عَنِ الثِّقَاتِ
- [39].....بَابُ مَا يُتَّقَى مِنْ تَفْسِيرِ حَدِيثِ النَّبِيِّ وَقَوْلِ غَيْرِهِ عِنْدَ قَوْلِهِ ﷺ
- [40].....بَابُ تَعْجِيلِ عُقُوبَةِ مَنْ بَلَغَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثٌ فَلَمْ يُعْظِمْهُ وَلَمْ يُوقِّرْهُ.
- [41].....بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُمِلَّ النَّاسَ
- [42].....بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ كِتَابَةَ الْحَدِيثِ

ترتیب	6	سُنتِ الْكَاتِبِ
باب: جس شخص کے نزدیک علمی باتیں لکھنا جائز ہے	300	[43]..... بَاب مَنْ رَخَّصَ فِي كِتَابَةِ الْعِلْمِ
باب: جو شخص برائیا اچھا طریقہ جاری کرے	309	[44]..... بَاب مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً أَوْ سَيِّئَةً
باب: شہرت اور تعریف کو برا سمجھنے والے شخص کا بیان	312	[45]..... بَاب مَنْ كَرِهَ الشُّهُرَةَ وَالْمَعْرِفَةَ
باب: رسول اللہ ﷺ سے سن کر لوگوں تک پہنچانے اور حدیث پڑھانے کا بیان	320	[46]..... بَابِ الْبَلَاغِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَعْلِيمِ السُّنَنِ
باب: علم حاصل کرنے کے لئے سفر کرنا اور اس پر مشقتیں اٹھانا	328	[47]..... بَابِ الرِّحْلَةِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ وَاحْتِمَالِ الْعَنَاءِ فِيهِ
باب: حفاظت علم کا بیان	333	[48]..... بَابِ صِيَانَةِ الْعِلْمِ
باب: حدیث کا قرآن کے حق میں فیصل ہونے کا بیان	337	[49]..... بَابِ السُّنَّةِ قَاضِيَةً عَلَى كِتَابِ اللَّهِ
باب: رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی تاویل کرنا	340	[50]..... بَابِ تَأْوِيلِ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
باب: علمی باتوں پر گفتگو کرنے کا بیان	342	[51]..... بَابِ مُذَاكَرَةِ الْعِلْمِ
باب: علماء کا اختلاف ہونا	350	[52]..... بَابِ اخْتِلَافِ الْفُقَهَاءِ
باب: (حدیث) پیش کرنا	352	[53]..... بَابِ فِي الْعَرْضِ
باب: جو شخص کسی بات کا فتویٰ دیتا ہے پھر اس کے متعلق نبی ﷺ کا قول معلوم ہو تو اس کی طرف لوٹ آتا ہے	355	[54]..... بَابِ الرَّجُلِ يُفْتِي بِشَيْءٍ ثُمَّ يَبْلُغُهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَيَرْجِعُ إِلَى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ
باب: جو شخص کسی چیز کا فتویٰ دے پھر اسے بدل دے	358	[55]..... بَابِ الرَّجُلِ يُفْتِي بِالشَّيْءِ ثُمَّ يَرَى غَيْرَهُ
باب: علم کی تعظیم کرنے کا بیان	359	[56]..... بَابِ فِي إِعْظَامِ الْعِلْمِ
باب: عباد بن عباد خواص شای کا خط	368	[57]..... بَابِ رِسَالَةِ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ الْخَوَّاصِ الشَّامِيِّ

طہارت کے مسائل	۱..... کتاب الطہارۃ
375 باب: وضو اور نماز کی فرضیت کا بیان	[1]..... بَابُ قَرْضِ الْوُضُوءِ وَالصَّلَاةِ
381 باب: طہارت و پاکیزگی کا بیان	[2]..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الطُّهُورِ
باب: اللہ کے فرمان ”اور جب تم نماز کے کیے کھڑے ہونے کا ارادہ کرو تو اپنے چہروں کو دھولو“ کی تفسیر	[3]..... بَابُ قَوْلِهِ ﴿إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ﴾..... الْآيَةُ
384	
386 باب: قضائے حاجت کے لئے جانے کا بیان	[4]..... بَابُ فِي الذَّهَابِ إِلَى الْحَاجَةِ
386 باب: قضائے حاجت کے وقت چھینا	[5]..... بَابُ التَّسْتَرِ عِنْدَ الْحَاجَةِ
باب: قضائے حاجت یا پیشاب کے وقت قبلہ رخ ہونے کی ممانعت	[6]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ لِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ
388 باب: عمرو بن عون کی حدیث (زمین کے قریب ہو کر کپڑا ہٹانا)	[7]..... بَابُ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ عَوْنٍ (لَا يَرْفَعُ ثَوْبَهُ حَتَّى يَذْنُوبَ مِنَ الْأَرْضِ)
389	
389 باب: قبلہ کی طرف منہ کرنے کی رخصت	[8]..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ
390 باب: کھڑے ہو کر پیشاب کرنا	[9]..... بَابُ فِي الْبَوْلِ قَائِمًا
390 باب: بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا	[10]..... بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْمَخْرَجَ
391 باب: استنجاء کرنے کا بیان	[11]..... بَابُ اسْتِطَابَةِ
392 باب: ہڈی یا گوبر سے استنجاء کرنا	[12]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ اسْتِنْجَاءِ بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثٍ
392 باب: دائیں ہاتھ سے استنجاء کی ممانعت	[13]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ اسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِينِ
393 باب: پتھروں سے استنجاء کرنا	[14]..... بَابُ اسْتِنْجَاءِ بِالْأَحْجَارِ
393 باب: پانی سے استنجاء کرنا	[15]..... بَابُ اسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ
394 باب: استنجاء کرنے کے بعد مٹی سے ہاتھ ملنا	[16]..... بَابُ فِيمَنْ يَمْسَحُ يَدَهُ بِالتُّرَابِ بَعْدَ اسْتِنْجَاءِ
395 باب: بیت الخلاء سے نکلنے وقت کیا کہنا چاہئے	[17]..... بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ

- [18]..... بَاب فِي السَّوَاكِ
- [19]..... بَاب السَّوَاكِ مَطَهْرَةً لِلْفَمِ
- [20]..... بَاب السَّوَاكِ عِنْدَ التَّهَجُّدِ
- [21]..... بَاب لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ
- [22]..... بَاب مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ
- [23]..... بَاب كَمْ يَكْفِي فِي الْوُضُوءِ مِنَ الْمَاءِ
- [24]..... بَاب الْوُضُوءِ مِنَ الْمِيْضَاءِ
- [25]..... بَاب التَّسْمِيَةِ فِي الْوُضُوءِ
- [26]..... بَاب فِيمَنْ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهُمَا
- [27]..... بَاب الْوُضُوءِ ثَلَاثًا
- [28]..... بَاب الْوُضُوءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ
- [29]..... بَاب الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً
- [30]..... بَاب مَا جَاءَ فِي إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ
- [31]..... بَاب فِي الْمَضْمَضَةِ
- [32]..... بَاب فِي الْإِسْتِنْشَاقِ وَالْإِسْتِجْمَارِ
- [33]..... بَاب فِي تَخْلِيلِ اللَّحْيَةِ
- [34]..... بَاب فِي تَخْلِيلِ الْأَصَابِعِ
- [35]..... بَاب وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ
- [36]..... بَاب فِي مَسْحِ الرَّأْسِ وَالْأُذُنَيْنِ
- [37]..... بَاب كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْخُذُ لِرَأْسِهِ مَاءً جَدِيدًا
- [38]..... بَاب الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ
- [39]..... بَاب فِي نَضْحِ الْفَرْجِ بَعْدَ الْوُضُوءِ
- باب: مسواک کرنا
- باب: مسواک منہ کی صفائی ہے
- باب: تہجد کے وقت مسواک کرنا
- باب: وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی
- باب: وضو نماز کی چابی ہے
- باب: وضو کے لئے کفایت کرنے والے پانی کا بیان
- باب: لوٹے سے وضو کرنا
- باب: وضو میں بسم اللہ کہنا
- باب: اپنے ہاتھوں کو دھونے سے پہلے برتن میں داخل کرنا
- باب: وضو کے اعضاء کو تین تین بار دھونا
- باب: وضو کے اعضاء کو دو، دو بار دھونا
- باب: وضو کے اعضاء کو ایک ایک بار دھونا
- باب: مکمل وضو کرنا
- باب: کلی کرنے کا بیان
- باب: ناک میں پانی ڈالنا اور ڈھیلے استعمال کرنا
- باب: داڑھی میں خلال کرنے کا بیان
- باب: انگلیوں کا خلال کرنا
- باب: ایڑیوں کے لئے آگ کی وعید
- باب: سر اور کانوں کا مسح کرنا
- باب: رسول اللہ ﷺ اپنے سر (کے مسح) کے لئے نیا پانی لیتے تھے
- باب: پگڑی پر مسح کرنے کا بیان
- باب: وضو کے بعد شرمگاہ پر چھینٹے مارنا

- 409 باب: وضو کے بعد رومال استعمال کرنا [40]..... بَابُ الْمُنْدِيلِ بَعْدَ الْوُضُوءِ
- 410 باب: موزوں پر مسح کرنے کا بیان [41]..... بَابُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ
- 411 باب: مسح کی مقررہ مدت کا بیان [42]..... بَابُ التَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ
- 411 باب: جوتے پر مسح کرنا [43]..... بَابُ الْمَسْحِ عَلَى النَّعْلَيْنِ
- 412 باب: وضو کے بعد کی دعا [44]..... بَابُ الْقَوْلِ بَعْدَ الْوُضُوءِ
- 413 باب: وضو کی فضیلت کا بیان [45]..... بَابُ فَضْلِ الْوُضُوءِ
- 415 باب: ہر نماز کے لئے وضو کرنا [46]..... بَابُ الْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ
- باب: جب تک وضو نہ ٹوٹے، وضو کے عدم (وجوب) [47]..... بَابُ لَا وَضُوءَ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ
- 415 کا بیان
- 415 باب: نیند سے وضو کرنا [48]..... بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ
- 416 باب: مذی کا بیان [49]..... بَابُ فِي الْمَذْيِ
- 417 باب: شرمگاہ کو چھونے سے وضو کرنا [50]..... بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ
- 417 باب: آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو کرنا [51]..... بَابُ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ
- باب: آگ سے پکی چیز سے وضو چھوڑ دینے کی [52]..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ
- 418 رخصت
- 419 باب: دریا کے پانی سے وضو کرنا [53]..... بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ
- 420 باب: کھڑے پانی سے وضو کرنا [54]..... بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَاءِ الرَّائِدِ
- 420 باب: ناپاک نہ ہونے والے پانی کی مقدار کا بیان [55]..... بَابُ قَدْرِ الْمَاءِ الَّذِي لَا يَنْجُسُ
- 421 باب: استعمال شدہ پانی سے وضو کرنے کا بیان [56]..... بَابُ الْوُضُوءِ بِالْمَاءِ الْمُسْتَعْمَلِ
- باب: عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو [57]..... بَابُ الْوُضُوءِ بِفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ
- 422 کرنا
- 422 باب: برتن میں مٹی کا منہ ڈالنا [58]..... بَابُ الْهَرَّةِ إِذَا وَلَعَتْ فِي الْإِنَاءِ
- 423 باب: کتے کا (برتن میں) منہ ڈالنا [59]..... بَابُ فِي وَلُوغِ الْكَلْبِ
- 424 باب: چوہیا کا گھی میں گرنا [60]..... بَابُ الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ
- 424 باب: پیشاب سے پرہیز کرنا [61]..... بَابُ الْإِتْقَاءِ مِنَ الْبَوْلِ

- 425 باب: مسجد میں پیشاب کرنا
- باب: کھانا نہ کھانے والے بچے کے پیشاب کا بیان
- 426 باب: ایک زمین دوسری زمین سے پاک ہوتی ہے
- 427 باب: تیمم کرنا
- 428 باب: ایک ضرب سے تیمم کرنا
- 429 باب: جنابت سے غسل کرنا
- 431 باب: مرد اور عورت کا ایک ہی برتن میں غسل کرنا
- باب: جنابت کی حالت میں ایک بال برابر جگہ (خشک) چھوڑ دینا
- 431 باب: زخمی جنبی کا بیان
- 432 باب: ایک غسل میں چند عورتوں سے صحبت کرنا
- باب: اس چیز کا بیان جس کا پردہ بہتر ہے
- 433 باب: جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ کرنا
- 434 باب: پانی، پانی سے ہے
- 435 باب: شرمگاہ کا شرمگاہ کو چھونا
- 436 باب: عورت کا نیند میں وہ چیز دیکھنا جو آدمی دیکھتا ہے
- 436 باب: اس شخص کے متعلق جو تر چیز دیکھتا ہے مگر اسے احتلام یا د نہیں ہے
- 438 باب: کوئی شخص اپنی نیند سے بیدار ہو تو اسے کیا کرنا چاہیے
- 439 باب: آدمی کا بیت الخلاء سے نکل کر کھانا کھانا
- 439 باب: بَابُ الْبَوْلِ فِي الْمَسْجِدِ
- 439 بَابُ بَوْلِ الْعِلَامِ الَّذِي لَمْ يَطْعَمْ
- 439 بَابُ الْأَرْضِ يُطَهَّرُ بَعْضُهَا بَعْضًا
- 439 بَابُ التَّيْمُمِ
- 439 بَابُ التَّيْمُمِ مَرَّةً
- 439 بَابُ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ
- 439 بَابُ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يَغْتَسِلَانِ مِنْ
- إِنَاءٍ وَاحِدٍ
- 439 بَابُ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ
- الْجَنَابَةِ
- 439 بَابُ الْمَجْرُوحِ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ
- 439 بَابُ فِي الَّذِي يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي
- غُسْلٍ وَاحِدٍ
- 439 بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَسْتَتِرَ بِهِ
- 439 بَابُ الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ
- 439 بَابُ الْمَاءِ مِنَ الْمَاءِ
- 439 بَابُ فِي مَسِّ الْخِتَانِ الْخِتَانِ
- 439 بَابُ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا
- يَرَى الرَّجُلُ
- 439 بَابُ مَنْ يَرَى بَلَاءًا وَلَمْ يَذْكُرْ
- اِحْتِلَامًا
- 439 بَابُ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ
- 439 بَابُ الرَّجُلِ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ

فَيَأْكُلُ

- 440 باب: مستحاضہ کا بیان [80] بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ
- باب: روزہ دار کے لئے مباشرت کرنا (یعنی بیوی کو
- 441 ساتھ لیٹانا) [81] بَابُ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ
- 441 باب: حیض والی عورت کا مصلیٰ بچھانا [82] بَابُ الْحَائِضِ تَبْسُطُ الْخُمْرَةِ
- 442 باب: حیض کا خون کپڑے پر لگ جانا [83] بَابُ فِي دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ
- 443 باب: استحاضہ والی عورت کا غسل کرنا [84] بَابُ فِي غُسْلِ الْمُسْتَحَاضَةِ
- باب: جو کہتا ہے کہ مستحاضہ ایک ظہر سے لے کر
- دوسری ظہر تک ایک غسل کرے اور اس سے
- 457 صحبت کی جائے اور وہ روزہ بھی رکھے [85] بَابُ مَنْ قَالَ تَغْتَسِلُ مِنَ الظُّهْرِ إِلَى
- باب: جو کہتا ہے استحاضہ والی عورت سے اس کا
- 459 شوہر صحبت کر سکتا ہے [86] بَابُ مَنْ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ يُجَامِعُهَا
- باب: جو یہ کہتا ہے کہ مستحاضہ عورت سے اس کا شوہر
- 462 صحبت نہ کرے [87] بَابُ مَنْ قَالَ لَا يُجَامِعُ الْمُسْتَحَاضَةُ
- باب: زیادہ سے زیادہ مدت حیض کے متعلق اقوال کا
- 463 بیان [88] بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْثَرِ الْحَيْضِ
- 466 باب: حیض کی کم سے کم مدت [89] بَابُ فِي أَقَلِّ الْحَيْضِ
- باب: کنواری عورت کے متعلق جسے خون ہمیشہ
- 467 جاری رہتا ہے [90] بَابُ فِي الْبِكْرِ يَسْتَمِرُّ بِهَا الدَّمُ
- 468 باب: بوڑھی عورت کے متعلق جو خون دیکھے [91] بَابُ فِي الْكَبِيرَةِ تَرَى الدَّمَ
- 469 باب: پاکی کی کم از کم مدت [92] بَابُ فِي أَقَلِّ الطُّهْرِ
- 471 باب: پاکی کیسے حاصل ہوتی ہے؟ [93] بَابُ الطُّهْرِ كَيْفَ هُوَ
- باب: اس میاں لے رنگ کے متعلق جو حیض کے بعد
- 474 ظاہر ہو [94] بَابُ الْكُذْرَةِ إِذَا كَانَتْ بَعْدَ الْحَيْضِ
- باب: اس عورت کے متعلق جو نماز کے وقت پاک
- [95] بَابُ الْمَرْأَةِ تَطْهَرُ عِنْدَ الصَّلَاةِ أَوْ تَحِيضُ

479 ہوتی ہے یا حیض آتا ہے

باب: جب عورت کے حیض اور استحاضہ کے دن

484 تشابہ ہو جائیں

493 باب: اس حاملہ عورت کا بیان کہ جسے خون نظر آئے

باب: نفاس والی عورت کی مدت اور ان اقوال کے

500 متعلق جو اس کے بارے میں منقول ہیں

باب: حائضہ عورت کے متعلق کہ جب وہ پاک ہو

502 جائے تو اپنے کپڑے میں نماز پڑھے

باب: اس عورت کا بیان جو پہلے جنبی ہو اور پھر اسے

505 حیض آجائے

506 باب: حیض والی عورت کا نماز کے وقت غسل کرنا

باب: حیض والی عورت روزے کی قضا کرے اور

508 نماز کی قضا نہ کرے

باب: حائضہ عورت کا اللہ عزوجل کا ذکر کر کرنے

512 اور قرآن نہ پڑھنے کا بیان

515 باب: حائضہ سجدہ سنے تو سجدہ نہ کرے

باب: حائضہ عورت کا اپنے کپڑوں میں نماز پڑھنا

518 جب وہ پاک ہو جائے

522 باب: حائضہ اور جنبی کے پسینہ کے متعلق

525 باب: حائضہ سے بوس و کنار یا مباشرت کرنا

533 باب: حائضہ کا اپنے شوہر کو کنگھی کرنا

باب: حائضہ سے پاکی کے وقت غسل کرنے سے

539 پہلے صحبت کرنا

[96]..... بَابُ إِذَا اخْتَلَطَتْ عَلَى الْمَرْأَةِ أَيَّامُ

حَيْضِهَا فِي أَيَّامِ اسْتِحَاضَتِهَا

[97]..... بَابُ فِي الْحُبْلَى إِذَا رَأَتْ الدَّمَ

[98]..... بَابُ وَقْتُ النَّفْسَاءِ وَمَا قِيلَ فِيهِ

[99]..... بَابُ فِي الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ تُصَلِّي فِي

ثَوْبِهَا إِذَا طَهَّرَتْ

[100]..... بَابُ الْمَرْأَةِ تُجْنِبُ ثُمَّ تَحِيضُ

[101]..... بَابُ الْحَائِضِ تَوَضَّأَ عِنْدَ وَقْتِ

الصَّلَاةِ

[102]..... بَابُ فِي الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ

وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ

[103]..... بَابُ الْحَائِضِ تَذْكُرُ اللَّهَ وَلَا تَقْرَأُ

الْقُرْآنَ

[104]..... بَابُ الْحَائِضِ تَسْمَعُ السَّجْدَةَ فَلَا

تَسْجُدُ

[105]..... بَابُ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ تُصَلِّي فِي

ثَوْبِهَا إِذَا طَهَّرَتْ

[106]..... بَابُ فِي عَرَقِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ

[107]..... بَابُ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

[108]..... بَابُ الْحَائِضِ تَمْشُطُ زَوْجَهَا

[109]..... بَابُ مُجَامَعَةِ الْحَائِضِ إِذَا طَهَّرَتْ

قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ

باب: حائضہ عورت کے متعلق جو خضاب لگائے اور	[110]..... بَابُ فِي الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ تَحْتَضِبُ
543 عورت کا خضاب لگا کر نماز پڑھنے کے متعلق	وَالْمَرْأَةُ تَصَلِّي فِي الْخِضَابِ
باب: حیض کی حالت میں مرد کا اپنی عورت کے	[111]..... بَابُ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ
545 پاس جانے کا بیان	حَائِضٌ
باب: اس شخص کے متعلق جو کہتا ہے کہ حیض کی	[112]..... بَابُ مَنْ قَالَ عَلَيْهِ الْكُفَّارَةُ
547 حالت میں صحبت کرنے والے پر کفارہ ہے	
552 باب: عورتوں سے دبر میں صحبت کرنا	[113]..... بَابُ إِيْتَانِ النِّسَاءِ فِي أَذْبَارِهِنَّ
557 باب: جو شخص اپنی بیوی سے دبر میں صحبت کرتا ہے	[114]..... بَابُ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبْرِهَا
باب: حائضہ عورت کا غسل کرنا جب حیض سے پہلے	[115]..... بَابُ اغْتِسَالِ الْحَائِضِ إِذَا وَجَبَ
562 اس پر غسل واجب ہو	الْغُسْلُ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ تَحِيضَ
567 باب: حائضہ کا مسجد میں داخل ہونا	[116]..... بَابُ دُخُولِ الْحَائِضِ الْمَسْجِدَ
569 باب: جنبی کا مسجد سے گزرنے کا بیان	[117]..... بَابُ مُرُورِ الْجَنْبِ فِي الْمَسْجِدِ
570 باب: حائضہ کے تعویذ کے متعلق	[118]..... بَابُ التَّعْوِذِ لِلْحَائِضِ
571 باب: حائضہ جب پاک ہو جائے اور پانی نہ پائے	[119]..... بَابُ الْحَائِضِ إِذَا طَهَّرَتْ وَلَمْ تَجِدْ
	الْمَاءَ
572 باب: لونڈی سے استبراء کرنا	[120]..... بَابُ اسْتِبْرَاءِ الْأَمَةِ

نماز کے مسائل	۲..... کتاب الصلاة
574 باب: نمازوں کی فضیلت	[1]..... بَابُ فِي فَضْلِ الصَّلَوَاتِ
575 باب: نماز کے اوقات کے متعلق	[2]..... بَابُ فِي مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ
577 باب: اذان کی ابتدا کے متعلق	[3]..... بَابُ فِي بَدْءِ الْأَذَانِ
579 باب: فجر کی اذان کے متعلق	[4]..... بَابُ فِي وَقْتِ أَذَانِ الْفَجْرِ
580 باب: فجر کی اذان میں تشویب کہنا	[5]..... بَابُ التَّشْوِيبِ فِي أَذَانِ الْفَجْرِ
581 باب: اذان دو دفعہ اور اقامت ایک دفعہ کہنا	[6]..... بَابُ الْأَذَانِ مَثْنَى وَمَثْنَى وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً
582 باب: اذان میں لوٹنا	[7]..... بَابُ التَّرْجِيعِ فِي الْأَذَانِ

ترتیب	14	تین کتابیں
583	باب: اذان میں دائیں اور بائیں منہ کرنا	[8]..... بَابُ الْإِسْتِدَارَةِ فِي الْأَذَانِ
584	باب: اذان کے وقت دعا کرنا	[9]..... بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْأَذَانِ
584	باب: اذان کے وقت کیا کہنا چاہئے	[10]..... بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْأَذَانِ
586	باب: شیطان جب اذان سنے تو بھاگ جاتا ہے	[11]..... بَابُ الشَّيْطَانِ إِذَا سَمِعَ الْإِذَاءَ فَرَّ
587	باب: اذان کے بعد مسجد سے نکلنے کی ممانعت	[12]..... بَابُ كَرَاهِيَةِ الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْإِذَاءِ
587	باب: ظہر کے وقت کے متعلق	[13]..... بَابُ فِي وَقْتِ الظُّهْرِ
588	باب: ظہر کو ٹھنڈے وقت میں پڑھنا	[14]..... بَابُ الْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ
588	باب: عصر کا وقت	[15]..... بَابُ وَقْتِ الْعَصْرِ
589	باب: مغرب کا وقت	[16]..... بَابُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ
589	باب: مغرب میں تاخیر کی ممانعت	[17]..... بَابُ كَرَاهِيَةِ تَأْخِيرِ الْمَغْرِبِ
589	باب: عشاء کا وقت	[18]..... بَابُ وَقْتِ الْعِشَاءِ
590	باب: عشاء کی نماز کی تاخیر کو پسند کرنا	[19]..... بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَأْخِيرِ الْعِشَاءِ
592	باب: فجر کی نماز کو اندھیرے میں پڑھنا	[20]..... بَابُ التَّغْلِيسِ فِي الْفَجْرِ
593	باب: فجر کو روشنی میں پڑھنا	[21]..... بَابُ الْإِسْفَارِ بِالْفَجْرِ
	باب: جس شخص نے ایک رکعت پالی اس نے نماز کو	[22]..... بَابُ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةٍ فَقَدْ
594	پالیا	أَدْرَكَ
595	باب: نمازوں کی حفاظت کرنا	[23]..... بَابُ الْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ
596	باب: اول وقت نماز پڑھنے کو پسند کرنا	[24]..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ فِي أَوَّلِ الْوَقْتِ
	باب: اس شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جو نماز کے وقت	[25]..... بَابُ الصَّلَاةِ خَلْفَ مَنْ يُؤَخَّرُ
597	میں تاخیر کرتا ہے	الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا
598	باب: جو شخص نماز سے سو جائے یا اسے بھول جائے	[26]..... بَابُ مَنْ نَامَ عَنْ صَلَاةٍ أَوْ نَسِيَهَا
	باب: اس شخص کے متعلق جس کی عصر کی نماز فوت	[27]..... بَابُ فِي الَّذِي تَقَوُّهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ
599	ہو جائے	

ترتیب	15	تَفْہِیْمُ الْکِتَابِیَّ
600	باب: نماز وسطی کے متعلق	[28]..... بَابُ فِی الصَّلَاةِ الْوُسْطٰی
600	باب: نماز ترک کرنے والے کے متعلق	[29]..... بَابُ فِی تَارِکِ الصَّلَاةِ
	باب: بیت المقدس سے کعبہ کی طرف قبلہ بدلنے کے متعلق	[30]..... بَابُ فِی تَحْوِیْلِ الْقِبْلَةِ مِنْ بَیْتِ الْمَقْدِسِ اِلٰی الْکَعْبَةِ
601	باب: نماز شروع کرنے کے متعلق	[31]..... بَابُ فِی افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ
603	باب: نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو اٹھانا	[32]..... بَابُ رَفْعِ الْیَدَیْنِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ
603	باب: نماز شروع کرنے کے بعد کیا کہنا چاہئے	[33]..... بَابُ مَا یُقَالُ بَعْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ
	باب: نماز میں اونچی آواز سے بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنے کی ممانعت	[34]..... بَابُ کَرَاهِیَةِ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
606	باب: نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا	[35]..... بَابُ قَبْضِ الْیَمِیْنِ عَلٰی الشِّمَالِ فِی الصَّلَاةِ
607	باب: سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی	[36]..... بَابُ لَا صَلَاةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ
608	باب: دو سکتوں کے متعلق	[37]..... بَابُ فِی السَّکَتَیْنِ
609	باب: آمین کہنے کی فضیلت کے متعلق	[38]..... بَابُ فِی فَضْلِ التَّامِیْنِ
610	باب: اونچی آواز سے آمین کہنا	[39]..... بَابُ الْجَهْرِ بِالتَّامِیْنِ
	باب: ہر بار سر جھکانے اور اٹھانے کے وقت اللہ اکبر کہنا	[40]..... بَابُ التَّکْبِیْرِ عِنْدَ کُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ
611	باب: رکوع اور سجدہ میں رفع الیدین کرنا	[41]..... بَابُ فِی رَفْعِ الْیَدَیْنِ فِی الرُّکُوعِ وَالسُّجُودِ
616	باب: امامت کا زیادہ حق دار کون ہے؟	[42]..... بَابُ مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ
	باب: اس شخص کے کھڑا ہونے کے متعلق جو امام کے ساتھ اکیلا نماز پڑھے	[43]..... بَابُ مَقَامِ مَنْ یُصَلِّیْ مَعَ الْاِمَامِ اِذَا کَانَ وَحْدَهُ
616	باب: اس شخص کے متعلق جو بیٹھے ہوئے امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہے	[44]..... بَابُ فِی مَنْ یُصَلِّیْ خَلْفَ الْاِمَامِ وَالْاِمَامُ جَالِسٌ
616	باب: امام اپنے مقتدیوں سے اونچی جگہ پر نماز	[45]..... بَابُ الْاِمَامِ یُصَلِّیْ بِالْقَوْمِ وَهُوَ اَنْشَرُ

- 619 پڑھائے
- 620 باب: نماز میں امام کو تخفیف کرنے کا حکم
- 621 کب کھڑے ہوں
- 621 باب: صف سیدھی کرنے کے متعلق
- 622 باب: اس شخص کی فضیلت جو نماز میں صف ملا تا ہے
- 623 باب: پہلی صف کی فضیلت
- 623 باب: لوگوں میں سے امام کے قریب کون شخص ہو
- 625 باب: عورتوں کی کونسی صف افضل ہے
- 625 باب: منافقوں پر کونسی نماز مشکل ہے
- 627 باب: اس شخص کے متعلق جو نماز سے پیچھے رہ جائے
- 627 باب: جب سفر میں بارش ہو تو جماعت کے ساتھ نماز ترک کرنے کی رخصت
- 628 باب: باجماعت نماز کی فضیلت
- 629 باب: عورتوں کو مسجد میں جانے سے منع نہیں کرنا چاہیے اور جب وہ جائیں تو کس طرح جائیں؟
- 630 باب: جب کھانا حاضر ہو اور نماز کھڑی ہو جائے
- 631 باب: نماز کی طرف کیسے جانا چاہئے
- 631 باب: مسجد کی طرف پیدل جانے کی فضیلت
- 632 باب: صف کے پیچھے اکیلے آدمی کا نماز پڑھنا
- 634 باب: ظہر کی نماز میں قرأت کی مقدار
- مِنْ أَصْحَابِهِ
- [46]..... بَاب مَا أَمَرَ الْإِمَامُ مِنَ التَّخْفِيفِ فِي الصَّلَاةِ
- [47]..... بَاب مَتَى يَقُومُ النَّاسُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ
- [48]..... بَاب فِي إِقَامَةِ الصُّفُوفِ
- [49]..... بَاب فَضْلِ مَنْ يَصِلُ الصَّفَّ فِي الصَّلَاةِ
- [50]..... بَاب فِي فَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ
- [51]..... بَاب مَنْ يَلِي الْإِمَامَ مِنَ النَّاسِ
- [52]..... بَاب أَيُّ صُفُوفِ النِّسَاءِ أَفْضَلُ
- [53]..... بَاب أَيُّ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ أَنْفَلُ
- [54]..... بَاب فِيمَنْ تَخَلَّفَ عَنِ الصَّلَاةِ
- [55]..... بَاب الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ إِذَا كَانَ مَطَرٌ فِي السَّفَرِ
- [56]..... بَاب فِي فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ
- [57]..... بَاب النَّهْيِ عَنِ مَنَعِ النِّسَاءِ عَنِ الْمَسَاجِدِ وَكَيْفَ يَخْرُجْنَ إِذَا خَرَجْنَ
- [58]..... بَاب إِذَا حَضَرَ الْعِشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ
- [59]..... بَاب كَيْفَ يُمَشَى إِلَى الصَّلَاةِ
- [60]..... بَاب فِي فَضْلِ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ
- [61]..... بَاب فِي صَلَاةِ الرَّجُلِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ
- [62]..... بَاب قَدْرُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ

- [63]..... بَابُ كَيْفِ الْعَمَلِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ
- باب: ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت کیسے کی جائے 635
- [64]..... بَابُ فِي قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ
- باب: نماز مغرب میں قرأت کی مقدار کا بیان 636
- [65]..... بَابُ قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ
- باب: عشاء میں قرأت کی مقدار 637
- [66]..... بَابُ قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِي الْفَجْرِ
- باب: فجر میں قراءت کی مقدار کا بیان 638
- [67]..... بَابُ كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ
- باب: نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانے کی ممانعت کا بیان 639
- [68]..... بَابُ الْعَمَلِ فِي الرُّكُوعِ
- باب: اس عمل کے متعلق جو رکوع میں کرنا چاہئے 640
- [69]..... بَابُ مَا يُقَالُ فِي الرُّكُوعِ
- باب: رکوع میں کیا پڑھنا چاہئے؟ 642
- [70]..... بَابُ التَّجَافِي فِي الرُّكُوعِ
- باب: رکوع میں پہلوؤں کو علیحدہ رکھنے کے متعلق 643
- [71]..... بَابُ الْقَوْلِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ
- باب: رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کی دعا کا بیان 643
- [72]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْأُئِمَّةِ بِالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ
- باب: رکوع و سجدہ میں امام سے جلدی کرنے کی ممانعت 648
- [73]..... بَابُ السُّجُودِ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظَمِ وَكَيْفِ الْعَمَلِ فِي السُّجُودِ
- باب: سات اعضاء پر سجدہ کرنا اور سجدہ میں کیا کرنا چاہئے 669
- [74]..... بَابُ أَوَّلِ مَا يَقَعُ مِنَ الْإِنْسَانِ الْأَرْضَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ
- باب: انسان جب سجدہ کرنے کا ارادہ کرے تو زمین پر پہلے کون سے اعضاء رکھے؟ 650
- [75]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِفْتِرَاشِ وَنَقْرَةِ الْغُرَابِ
- باب: ہاتھ بچھانے اور کٹوے کی طرح ٹھونکنے مارنے کی ممانعت 651
- [76]..... بَابُ الْقَوْلِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ
- باب: دو سجدوں کے درمیان کی دعا 652
- [77]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ
- باب: رکوع اور سجدہ میں قراءت سے ممانعت کا بیان 653
- [78]..... بَابُ فِي الَّذِي لَا يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ
- باب: اس شخص کے متعلق جو رکوع اور سجدہ پوری طرح نہیں کرتا 654

- باب: سجدہ میں بازو علیحدہ رکھنے کے متعلق 657 [79]..... بَابُ التَّجَافِیْ فِی السُّجُودِ
- باب: نبی ﷺ اپنے سر اٹھانے کے بعد کتنی دیر ٹھہرتے 658 [80]..... بَابُ قَدْرُكُمْ كَمَا كَانَ يُمْكُثُ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ
- باب: اس شخص کے طریقہ کے متعلق جس کی نماز کا کچھ حصہ فوت ہو گیا ہو 658 [81]..... بَابُ السُّنَّةِ فِيمَنْ سَبَقَ بَعْضُ الصَّلَاةِ
- باب: گرمی اور سردی میں کپڑے پر سجدہ کرنے کی اجازت کے متعلق 660 [82]..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِی السُّجُودِ عَلَى الثَّوْبِ فِی الْحَرِّ وَالْبَرْدِ
- باب: تشہد میں اشارہ کے متعلق 661 [83]..... بَابُ الْإِشَارَةِ فِی التَّشْهَدِ
- باب: تشہد کے متعلق 661 [84]..... بَابُ فِی التَّشْهَدِ
- باب: نبی ﷺ پر درود پڑھنا 663 [85]..... بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ
- باب: تشہد کے بعد کی دعا 665 [86]..... بَابُ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشْهَدِ
- باب: نماز میں سلام پھیرنا 666 [87]..... بَابُ التَّسْلِيمِ فِی الصَّلَاةِ
- باب: سلام کے بعد کی دعا 666 [88]..... بَابُ الْقَوْلِ بَعْدَ السَّلَامِ
- باب: نماز سے فارغ ہو کر کس طرف پھرنا چاہئے؟ 668 [89]..... بَابُ عَلَى أَيِّ شِقَائِهِ يَنْصَرِفُ مِنَ الصَّلَاةِ
- باب: نماز کے بعد سبحان اللہ کہنا 669 [90]..... بَابُ التَّسْبِيحِ فِی دُبْرِ الصَّلَوَاتِ
- باب: اس چیز کے متعلق جس کا بندے سے قیامت کے دن سب سے پہلے حساب لیا جائے گا 670 [91]..... بَابُ مَا أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
- باب: رسول اللہ ﷺ کی نماز کا طریقہ 671 [92]..... بَابُ صِفَةِ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
- باب: نماز میں کام کرنے کے متعلق 676 [93]..... بَابُ الْعَمَلِ فِی الصَّلَاةِ
- باب: نماز کی حالت میں سلام کا جواب کیسے دیا جائے 677 [94]..... بَابُ كَيْفَ يَرُدُّ السَّلَامَ فِی الصَّلَاةِ
- باب: جب نماز میں کوئی مسئلہ پیش آئے تو آدمیوں کو سبحان اللہ کہنا چاہئے اور عورتوں کو تالی بجانا 678 [95]..... بَابُ التَّسْبِيحِ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقِ لِلنِّسَاءِ
- باب: چاہے 678
- باب: نقلی نماز کس جگہ پڑھنا افضل ہے؟ 679 [96]..... بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِی أَيِّ مَوْضِعٍ

أَفْضَلُ

- [97]..... بَابُ إِعَادَةِ الصَّلَوَاتِ فِي الْجَمَاعَةِ
باب: اپنے گھر میں نماز پڑھنے کے بعد جماعت کے ساتھ دوبارہ نماز پڑھنا
679
- [98]..... بَابُ فِي صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ فِي مَسْجِدٍ
باب: اس مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا
680
- قَدْ صَلَّيَ فِيهِ مَرَّةً
جس میں ایک بار پہلے جماعت ہو چکی ہو
680
- [99]..... بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ
باب: ایک کپڑے میں نماز پڑھنا
681
- [100]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ اشْتِمَالِ الصَّمَاءِ
باب: ”صماء“ کی ممانعت
682
- [101]..... بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْحُمْرَةِ
باب: چٹائی پر نماز پڑھنا
683
- [102]..... بَابُ الصَّلَاةِ فِي ثِيَابِ النِّسَاءِ
باب: عورتوں کے کپڑے میں نماز پڑھنا
683
- [103]..... بَابُ الصَّلَاةِ فِي النَّعْلَيْنِ
باب: جوتی میں نماز پڑھنا
684
- [104]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ السَّذْلِ فِي الصَّلَاةِ
باب: نماز میں سدل کی ممانعت
685
- [105]..... بَابُ فِي عَقْصِ الشَّعْرِ
باب: بالوں کی چوٹی کے متعلق
686
- [106]..... بَابُ التَّثَاوُبِ فِي الصَّلَاةِ
باب: نماز میں جمائی لینا
687
- [107]..... بَابُ كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ لِلنَّاعِسِ
باب: نیند کی حالت میں نماز کی ممانعت
687
- [108]..... بَابُ صَلَاةِ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ
باب: بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کا اجر کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے نصف ہے
688
- [109]..... بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ قَاعِدًا
باب: نفلی نماز بیٹھ کر پڑھنا
688
- [110]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ مَسْحِ الْحَصَا
باب: نماز میں کنکری ہٹانے کی ممانعت
689
- [111]..... بَابُ الْأَرْضِ كُلُّهَا طَاهِرَةٌ مَا خَلَا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ
باب: حمام اور قبرستان کے علاوہ تمام زمین پاک ہے
690
- [112]..... بَابُ الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَمَعَاطِنِ الْإِبِلِ
باب: اونٹوں اور بکریوں کے باڑوں میں نماز
691
- [113]..... بَابُ مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا
باب: اس شخص کے متعلق جو اللہ کے لئے مسجد بنائے
692
- [114]..... بَابُ الرُّكْعَتَيْنِ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ
باب: مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت پڑھنا
692
- [115]..... بَابُ الْقَوْلِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ
باب: مسجد میں داخل ہونے کی دعا
693

ترتیب	20	بَابُ الْكَرَامَاتِ
694	باب: مسجد میں تھوکنے کی ممانعت	[116]..... بَابُ كَرَاهِيَةِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ
695	باب: مسجد میں سونے کے متعلق	[117]..... بَابُ النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ
	باب: مسجد میں گمشدہ چیز تلاش کرنے اور خرید و	[118]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ اسْتِشَادِ الضَّالَّةِ فِي
697	فروخت کی ممانعت	الْمَسْجِدِ وَالشِّرَى وَالْبَيْعِ
697	باب: مسجد میں ہتھیار لے کر جانے کی ممانعت	[119]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ حَمْلِ السِّلَاحِ فِي
		الْمَسْجِدِ
698	باب: قبروں کو مسجد بنانے کی ممانعت	[120]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ اتِّخَاذِ الْقُبُورِ
		مَسَاجِدَ
698	باب: مسجد کی طرف جاتے ہوئے تشبیک کی ممانعت	[121]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ الْاِسْتِيبَاكِ إِذَا خَرَجَ
		إِلَى الْمَسْجِدِ
	باب: اس آدمی کی فضیلت جو مسجد میں بیٹھ کر نماز کا	[122]..... بَابُ فَضْلِ مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ
699	انتظار کرے	يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ
700	باب: مسجدوں کو مزین کرنے کا بیان	[123]..... بَابُ فِي تَزْوِيقِ الْمَسَاجِدِ
700	باب: سترے کی طرف نماز پڑھنا	[124]..... بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى سُتْرَةٍ
701	باب: نمازی کا سترے کے قریب ہونا	[125]..... بَابُ فِي دُنُو الْمُصَلِّي إِلَى السُّتْرَةِ
702	باب: سواری کے جانور کی طرف نماز پڑھنا	[126]..... بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الرَّاحِلَةِ
702	باب: عورت کا نماز کے سامنے ہونا	[127]..... بَابُ الْمَرْأَةِ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ
		الْمُصَلِّيِ
	باب: نماز کو کون سی چیز توڑتی ہے اور کونسی چیز نہیں	[128]..... بَابُ مَا يَفْطَعُ الصَّلَاةَ وَمَا لَا
702	توڑتی	يَقْطَعُهَا
703	باب: نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی	[129]..... بَابُ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ
704	باب: نمازی کے سامنے سے گزرنے کی ممانعت	[130]..... بَابُ كَرَاهِيَةِ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيِ
		الْمُصَلِّيِ
705	باب: نبی ﷺ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت	[131]..... بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ
		النَّبِيِّ ﷺ

- [132]..... بَاب لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ
- باب: تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور مقام کی طرف سفر نہیں کرنا چاہیے 706
- [133]..... بَاب فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ
- باب: اندھیرے میں مسجد کی طرف جانے کی فضیلت 706
- [134]..... بَاب كَرَاهِيَةِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ
- باب: نماز میں ادھر ادھر جھانکنے کی ممانعت 707
- [135]..... بَاب أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ
- باب: کون سی نماز افضل ہے؟ 707
- [136]..... بَاب فَضْلِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ
- باب: فجر اور عصر کی نماز کی فضیلت 708
- [137]..... بَاب النَّهْيِ عَنْ دَفْعِ الْأَخْبَثَيْنِ فِي الصَّلَاةِ
- باب: پاخانہ اور پیشاب روک کر نماز پڑھنے کی ممانعت 709
- [138]..... بَاب النَّهْيِ عَنْ الْإِخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ
- باب: نماز میں کسر پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت 710
- [139]..... بَاب النَّهْيِ عَنِ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيثِ بَعْدَهَا
- باب: عشاء سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کی ممانعت 710
- [140]..... بَاب النَّهْيِ عَنْ دُخُولِ الْمُشْرِكِ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ
- باب: مشرک کے لئے مسجد الحرام میں داخل ہونے کی ممانعت 711
- [141]..... بَاب مَتَى يُؤْمَرُ الصَّبِيُّ بِالصَّلَاةِ
- باب: بچے کو نماز کا حکم دیا جائے 711
- [142]..... بَاب أَيُّ سَاعَةٍ تُكْرَهُ فِيهَا الصَّلَاةُ
- باب: کس وقت میں نماز پڑھنی ممنوع ہے 712
- [143]..... بَاب فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ
- باب: عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کا بیان 713
- [144]..... بَاب فِي صَلَاةِ السُّنَّةِ
- باب: سنت نماز کے متعلق 716
- [145]..... بَاب الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ
- باب: مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنے کا بیان 717
- [146]..... بَاب الْقِرَاءَةِ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ
- باب: فجر کی دو رکعتوں میں قرأت کرنا 718
- [147]..... بَاب الْكَلَامِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ
- باب: فجر کی دو رکعتوں کے بعد بات چیت کرنا 720
- [148]..... بَاب فِي الْإِصْطِحَاجِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ
- باب: فجر کی دو رکعتوں کے بعد لیٹنا 720

- [149]..... بَاب إِذَا أُقِیْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ
- [150]..... بَاب فِی أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فِی أَوَّلِ النَّهَارِ
- [151]..... بَاب صَلَاةِ الضُّحَى
- [152]..... بَاب مَا جَاءَ فِی الْكَرَاهِيَةِ فِيهِ
- [153]..... بَاب فِی صَلَاةِ الْأَوَّابِينَ
- [154]..... بَاب صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى
- [155]..... بَاب فِی صَلَاةِ اللَّيْلِ
- [156]..... بَاب فَضْلِ صَلَاةِ اللَّيْلِ
- [157]..... بَاب فَضْلِ مَنْ سَجَدَ لِلَّهِ سَجْدَةً
- [158]..... بَاب فِی سَجْدَةِ الشُّكْرِ
- [159]..... بَاب النَّهْيُ أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ
- [160]..... بَاب السُّجُودِ فِی النَّجْمِ
- [161]..... بَاب السُّجُودِ فِی ص
- [162]..... بَاب السُّجُودِ فِی إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ
- [163]..... بَاب السُّجُودِ فِی اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ
- [164]..... بَاب فِی الَّذِي يَسْمَعُ السَّجْدَةَ وَلَا يَسْجُدُ
- [165]..... بَاب صِفَةِ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
- [166]..... بَاب أَيُّ صَلَاةِ اللَّيْلِ أَفْضَلُ
- [167]..... بَاب إِذَا نَامَ عَنْ حِزْبِهِ مِنَ اللَّيْلِ
- باب: جب جماعت کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہ پڑھنی چاہئے
- باب: دن کے شروع میں چار رکعتوں کے متعلق
- باب: چاشت کی نماز
- باب: چاشت کی نماز کی ممانعت
- باب: چاشت کی نماز کا بیان
- باب: رات اور دن کی نماز میں دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرنا چاہئے
- باب: تہجد کی نماز کے متعلق
- باب: تہجد کی نماز کی فضیلت
- باب: اس شخص کی فضیلت جو اللہ کی رضا کے لئے ایک سجدہ کرے
- باب: سجدہ شکر کے متعلق
- باب: غیر کے لئے سجدہ کرنے کی ممانعت
- باب: سورہ نجم میں سجدہ کرنا
- باب: سورہ ص میں سجدہ کرنا
- باب: سورہ اذ السّماء انشقت میں سجدہ کرنا
- باب: سورہ اقراء باسم ربک میں سجدہ کرنا
- باب: اس شخص کے متعلق جو سجدہ سن کر سجدہ نہیں کرتا
- باب: رسول اللہ ﷺ کی (تہجد کی) نماز کا طریقہ
- باب: کون سے وقت میں رات کی نماز افضل ہے؟
- باب: جب کوئی رات والے عمل سے سو جائے

- 168]..... بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ التَّهَجُّدِ
باب: تہجد کے وقت دعا کرنا 741
- 169]..... بَابُ مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ
البَقَرَةِ
باب: اس شخص کے متعلق جو سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھے 742
- 170]..... بَابُ التَّغْنِي بِالْقُرْآنِ
باب: اچھی آواز سے قرآن پڑھنا 742
- 171]..... بَابُ أَمِّ الْقُرْآنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي
باب: سورہ فاتحہ ہی سب سے مثنیٰ ہے 744
- 172]..... بَابُ فِي كَمْ يُخْتَمُ الْقُرْآنُ
باب: کتنے عرصہ میں قرآن ختم کرنا چاہئے؟ 744
- 173]..... بَابُ الرَّجُلُ لَا يَذْرَى أَثْلَاثًا صَلَّى
أَمْ أَرْبَعًا
باب: جس شخص کو یاد نہیں کہ اس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار؟ 745
- 174]..... بَابُ فِي سَجَدَتَيِ السَّهْوِ مِنْ
الزِّيَادَةِ
باب: زیادتی کی وجہ سے سجدہ سہو کرنا 746
- 175]..... بَابُ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ نُقْصَانٌ
باب: جب نماز میں کمی ہو جائے تو کیا کرنا چاہئے 749
- 176]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ
باب: نماز میں بات چیت کرنے کی ممانعت 750
- 177]..... بَابُ قَتْلِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ فِي
الصَّلَاةِ
باب: نماز میں سانپ اور بچھو کو مارنا 751
- 178]..... بَابُ قُصْرِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ
باب: سفر میں نماز قصر کرنا 752
- 179]..... بَابُ فِيمَنْ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِبَلَدَةٍ كَمْ
يُقِيمُ حَتَّى يَقْصُرَ الصَّلَاةُ
باب: اس شخص کے متعلق جو کسی شہر میں ٹھہرنا چاہے کتنی دیر ٹھہرے تو نماز میں قصر کرے 754
- 180]..... بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ
باب: سواری پر نماز پڑھنا 755
- 181]..... بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ
باب: دو نمازوں کو جمع کرنا 756
- 182]..... بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ
بِالْمُزْدَلِفَةِ
باب: مزدلفہ میں دو نمازوں کو جمع کرنا 757
- 183]..... بَابُ فِي صَلَاةِ الرَّجُلِ إِذَا قَدِمَ مِنْ
سَفَرِهِ
باب: اس نماز کے متعلق جب آدمی اپنے سفر سے واپس آئے 758
- 184]..... بَابُ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ
باب: نماز خوف کا بیان 759
- 185]..... بَابُ الْحَبْسِ عَنِ الصَّلَاةِ
باب: نماز سے روکنا 760

- 761 باب: سورج گرہن کے وقت نماز پڑھنا [186]..... بَابُ الصَّلَاةِ عِنْدَ الْكُسُوفِ
- 764 باب: نماز استسقاء [187]..... بَابُ صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ
- 765 باب: استسقاء میں ہاتھ اٹھانا [188]..... بَابُ رَفْعِ الْأَيْدِي فِي الْإِسْتِسْقَاءِ
- 766 باب: جمعہ کے دن غسل کرنا [189]..... بَابُ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
- باب: جمعہ، جمعہ کے دن غسل کرنے اور خوشبو لانے [190]..... بَابُ فِي فَضْلِ الْجُمُعَةِ وَالْغُسْلِ
- 768 کی فضیلت وَالطَّيِّبِ فِيهَا
- 768 باب: جمعہ کے دن فجر کی نماز میں قراءت کے متعلق [191]..... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
- 769 باب: جمعہ کے دن صبح سویرے جانے کی فضیلت [192]..... بَابُ فَضْلِ التَّهَجُّرِ إِلَى الْجُمُعَةِ
- 770 باب: جمعہ کے وقت کے متعلق [193]..... بَابُ فِي وَقْتِ الْجُمُعَةِ
- باب: جمعہ کے دن خطبہ کے وقت خطبہ سننا اور [194]..... بَابُ فِي الْإِسْتِمَاعِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
- 771 خاموش رہنا عِنْدَ الْخُطْبَةِ وَالْإِنْصَاتِ
- باب: اس شخص کے متعلق جو جمعہ کے دن مسجد میں [195]..... بَابُ فِيمَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
- 772 داخل ہوا اور امام خطبہ دے رہا ہو وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ
- باب: جمعہ کے دن خطبہ میں قرآن پڑھنے کے [196]..... بَابُ فِي قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الْخُطْبَةِ
- 773 متعلق يَوْمَ الْجُمُعَةِ
- 774 باب: خطبہ میں بات چیت کرنا [197]..... بَابُ الْكَلَامِ فِي الْخُطْبَةِ
- 774 باب: خطبہ مختصر کرنے کا بیان [198]..... بَابُ فِي قَصْرِ الْخُطْبَةِ
- 775 باب: دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا [199]..... بَابُ الْقُعُودِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ
- 776 باب: خطبہ میں امام اشارہ کیسے کرے؟ [200]..... بَابُ كَيْفَ يُشِيرُ الْإِمَامُ فِي الْخُطْبَةِ
- 777 باب: خطبہ کے وقت امام کی جگہ کے متعلق [201]..... بَابُ مَقَامِ الْإِمَامِ إِذَا خَطَبَ
- 778 باب: جمعہ کی نماز میں قراءت کرنا [202]..... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ
- باب: اس وقت کے متعلق جو جمعہ کے دن ذکر کیا [203]..... بَابُ السَّاعَةِ الَّتِي تُذَكَّرُ فِي الْجُمُعَةِ
- 779 جاتا ہے
- باب: اس شخص کے متعلق جو بغیر عذر کے جمعہ چھوڑ [204]..... بَابُ فِيمَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ

780	دے	عُذْر
781	باب: جمعہ کی فضیلت کے متعلق	[205]..... بَابُ فِي فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ
	باب: جمعہ کے بعد نماز کے بارے میں رکعتوں کا	[206]..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ
782	بیان	الْجُمُعَةِ
783	باب: وتر کا بیان	[207]..... بَابُ فِي الْوُتْرِ
785	باب: وٹروں کی ترغیب کا بیان	[208]..... بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْوُتْرِ
785	باب: وتر کی رکعات کا بیان	[209]..... بَابُ كَمِّ الْوُتْرِ
787	باب: اوقات وتر کا بیان	[210]..... بَابُ مَا جَاءَ فِي وَقْتِ الْوُتْرِ
788	باب: وتر میں قراءت کا بیان	[211]..... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْوُتْرِ
789	باب: سواری پر وتر پڑھنے کا بیان	[212]..... بَابُ الْوُتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ
789	باب: دعائے قنوت کا بیان	[213]..... بَابُ الدُّعَاءِ فِي الْقُنُوتِ
791	باب: وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا	[214]..... بَابُ فِي الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْوُتْرِ
792	باب: رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھنا	[215]..... بَابُ فِي الْقُنُوتِ بَعْدَ الرُّكُوعِ

عیدین کے متعلق ابواب	ابواب العیدین
باب: عید کے دن عید گاہ جانے سے پہلے کھانے کا	[216]..... بَابُ فِي الْأَكْلِ قَبْلَ الْخُرُوجِ يَوْمَ
795	الْعِيدِ
باب: عید کی نماز اذان اقامت کے بغیر پڑھنے کا	[217]..... بَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ بِلَا أَذَانٍ وَلَا
796	إِقَامَةٍ وَالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ
باب: عید سے پہلے اور بعد نماز کے ممنوع ہونے کا	[218]..... بَابُ لَا صَلَاةَ قَبْلَ الْعِيدِ وَلَا بَعْدَهَا
797	بیان
797	باب: عیدین میں تکبیر کہنا
798	باب: عیدین کی قراءت کا بیان
798	باب: سواری پر خطبہ دینا
799	باب: عورتوں کا عیدین کے لئے جانا
	[219]..... بَابُ التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ
	[220]..... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيدَيْنِ
	[221]..... بَابُ الْخُطْبَةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ
	[222]..... بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ

ترتیب	تین کتابیں
800 باب: عید کے دن صدقہ کی رغبت	[223]..... بَابُ الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ يَوْمَ الْعِيدِ
باب: جب عید اور جمعہ ایک دن میں اکٹھی ہو جائیں	[224]..... بَابُ إِذَا اجْتَمَعَ عِيدَانِ فِي يَوْمٍ
801 باب: جس راستہ سے عید گاہ جائیں اس کے علاوہ	[225]..... بَابُ الرُّجُوعِ مِنَ الْمُصَلَّى مِنْ غَيْرِ الطَّرِيقِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ
801 اور راستہ سے واپس آنا	
زکوٰۃ کے مسائل	۲..... کتاب الزکاۃ
802 باب: زکوٰۃ کی فرضیت کا بیان	[1]..... بَابُ فِي فَرَضِ الزَّكَاةِ
باب: اس مسکین کے متعلق جس کو صدقہ دینا چاہئے	[2]..... بَابُ عَنِ الْمَسْكِينِ الَّذِي يُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ
803 باب: اس شخص کے متعلق جو اونٹ گائے اور بکری کی زکوٰۃ نہیں دیتا	[3]..... بَابُ مَنْ لَمْ يُؤَدِّ زَكَاةَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ
804 باب: بکریوں کی زکوٰۃ کے متعلق	[4]..... بَابُ فِي زَكَاةِ الْغَنَمِ
806 باب: گائے کی زکوٰۃ	[5]..... بَابُ زَكَاةِ الْبَقَرِ
808 باب: اونٹوں کی زکوٰۃ کا بیان	[6]..... بَابُ زَكَاةِ الْإِبِلِ
809 باب: چاندی کی زکوٰۃ کے متعلق	[7]..... بَابُ فِي زَكَاةِ الْوَرِقِ
810 باب: الگ الگ جانوروں کو اکٹھا اور اکٹھے جانوروں کو الگ الگ کرنے کی ممانعت	[8]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْفَرْقِ بَيْنَ الْمُجْتَمِعِ وَالْجَمْعِ بَيْنَ الْمُتَفَرِّقِ
811 باب: زکوٰۃ میں لوگوں کے اچھے مال لینے کی ممانعت	[9]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ اخْذِ الصَّدَقَةِ مِنْ كَرَائِمِ أَمْوَالِ النَّاسِ
812 باب: ان حیوانوں کا بیان جن پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے	[10]..... بَابُ مَا لَا تَجِبُ فِيهِ الصَّدَقَةُ مِنَ الْحَيَوَانَاتِ
812 باب: ان غلوں سونے اور چاندی کا بیان جن پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے	[11]..... بَابُ مَا لَا يَجِبُ فِيهِ الصَّدَقَةُ مِنَ الْحُبُوبِ وَالْوَرِقِ وَالذَّهَبِ
813	

- 814 باب: زکوٰۃ ادا کرنے میں جلدی کرنا [12]..... بَابُ فِي تَعْجِيلِ الزَّكَاةِ
- باب: اس مال کے متعلق جو زکوٰۃ کے علاوہ واجب ہوتا ہے [13]..... بَابُ مَا يَجِبُ فِي مَالٍ سِوَى الزَّكَاةِ
- 815 باب: اس شخص کے متعلق جو امیر کو صدقہ دے [14]..... بَابُ فِيمَنْ يَتَصَدَّقُ عَلَى غَنِيٍّ
- 816 باب: اس شخص کا بیان جس پر صدقہ حلال نہیں [15]..... بَابُ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ
- باب: نبی ﷺ اور اہل بیت کے لئے صدقہ جائز نہیں ہے [16]..... بَابُ الصَّدَقَةِ لَا تَحِلُّ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَلَا لِأَهْلِ بَيْتِهِ
- 817 باب: اس شخص کے متعلق وعید جو دولت مند ہونے کے باوجود سوال کرے [17]..... بَابُ التَّشْدِيدِ عَلَى مَنْ سَأَلَ وَهُوَ غَنِيٌّ
- 818 باب: سوال سے بچنے کے متعلق [18]..... بَابُ فِي الْإِسْتِعْفَافِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ
- 819 باب: ہدیہ واپس کرنے کی ممانعت [19]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ رَدِّ الْهَدِيَّةِ
- 819 باب: سوال کرنے کی ممانعت [20]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ
- 820 باب: آدمی کے لئے کب صدقہ مستحب ہے؟ [21]..... بَابُ مَتَى يُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ الصَّدَقَةُ
- 821 باب: دینے والے ہاتھ کی فضیلت [22]..... بَابُ فِي فَضْلِ الْيَدِ الْعُلْيَا
- 822 باب: کون سا صدقہ افضل ہے؟ [23]..... بَابُ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ
- 824 باب: صدقہ کی رغبت دینا [24]..... بَابُ الْحُبِّ عَلَى الصَّدَقَةِ
- 825 باب: سارا مال صدقہ کر دینے کی ممانعت [25]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّدَقَةِ بِجَمِيعِ مَا عِنْدَ الرَّجُلِ
- باب: اس شخص کے متعلق جو اپنا سارا مال صدقہ کر دے [26]..... بَابُ الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ بِجَمِيعِ مَا عِنْدَهُ
- 827 باب: صدقہ فطر کے متعلق [27]..... بَابُ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ
- 827 باب: آدمی کا ٹیکس وصول کرنے کی ممانعت [28]..... بَابُ كَرَاهِيَةِ أَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ عَشَّارًا
- 830 باب: ان درختوں اور پھلوں کی زکوٰۃ کے متعلق جنہیں بارش کا پانی پہنچتا ہے اور کنویں سے سیراب کیا جاتا ہے [29]..... بَابُ الْعُشْرِ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَمَا سَقَى بِالنَّضْحِ

- 831 باب: دَیْنِہ کے متعلق
- باب: زکوٰۃ کے ملازموں کو جو تحفہ دیا جاتا ہے وہ کس کا ہے
- 831 باب: زکوٰۃ وصول کرنے والا لوگوں کے پاس سے خوش ہو کر آئے
- 833 باب: سائل کو خالی ہاتھ لوٹانے کی ممانعت
- 833 باب: مسلمان آدمی کے متعلق جس کے پاس کوئی چیز ہو
- 834 باب: صدقہ کی فضیلت کا بیان
- 835 باب: کاروبار کے اونٹ میں زکوٰۃ نہیں
- 836 باب: کس کے لئے صدقہ جائز ہے
- 837 باب: رشتہ دار کو صدقہ دینا
- 838

- [30]..... بَابُ فِي الرِّكَازِ
- [31]..... بَابُ مَا يُهْدَى لِعُمَالِ الصَّدَقَةِ لِمَنْ هُوَ
- [32]..... بَابُ لِيَرْجِعَ الْمُصَدِّقُ عَنْكُمْ وَهُوَ رَاضٍ
- [33]..... بَابُ كَرَاهِيَةِ رَدِّ السَّائِلِ بِغَيْرِ شَيْءٍ
- [34]..... بَابُ مَنْ أَسْلَمَ عَلَى شَيْءٍ
- [35]..... بَابُ فِي فَضْلِ الصَّدَقَةِ
- [36]..... بَابُ لَيْسَ فِي عَوَامِلِ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ
- [37]..... بَابُ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ
- [38]..... بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى الْقَرَابَةِ

روزوں کے مسائل

۴..... کتاب الصوم

- 840 باب: شک کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت
- 841 باب: چاند کو دیکھ کر روزہ رکھنا
- 842 باب: چاند کو دیکھنے کی دعا
- 843 باب: چاند دیکھنے سے پہلے روزہ رکھنے کی ممانعت
- 844 باب: اُتیس دن کا مہینہ
- 844 باب: رمضان کا چاند دیکھنے کی گواہی کا بیان
- 846 باب: سحری کھانے والا کھانا پینا کب چھوڑے
- 847 باب: سحری میں تاخیر کرنا مستحب ہے

- [1]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الشَّكِّ
- [2]..... بَابُ الصَّوْمِ لِرُؤْيَا الْهِلَالِ
- [3]..... بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ رُؤْيَا الْهِلَالِ
- [4]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّقَدُّمِ فِي الصِّيَامِ قَبْلَ الرُّؤْيَا
- [5]..... بَابُ الشَّهْرِ تِسْعَ وَعِشْرُونَ
- [6]..... بَابُ الشَّهَادَةِ عَلَى رُؤْيَا هِلَالِ رَمَضَانَ
- [7]..... بَابُ مَتَى يُمَسِّكُ الْمُتَسَحِّرُ عَنِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ
- [8]..... بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَأْخِيرِ السَّحُورِ

ترتیب	29	تَبَيَّنَ الْكَافِرِيَّةُ
848	باب: سحری کی فضیلت کے متعلق	[9]..... بَابُ فِي فَضْلِ السَّحْرِ
849	باب: جو شخص رات کو روزے کی نیت نہ کرے	[10]..... بَابُ مَنْ لَمْ يَجْمَعْ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ
849	باب: افطاری میں جلدی کرنا	[11]..... بَابُ فِي تَعْجِيلِ الْإِفْطَارِ
850	باب: کس چیز سے افطاری کرنا بہتر ہے	[12]..... بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ الْإِفْطَارُ عَلَيْهِ
	باب: اس کی فضیلت جو روزہ دار کی افطاری	[13]..... بَابُ الْفَضْلِ لِمَنْ فَطَرَ صَائِمًا
851	کروائے	
851	باب: روزہ میں وصال کی ممانعت	[14]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْوَصَالِ فِي الصَّوْمِ
854	باب: سفر میں روزہ رکھنا	[15]..... بَابُ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ
	باب: مسافر کے لیے سفر میں روزہ افطار کرنے کی	[16]..... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْمَسَافِرِ فِي الْإِفْطَارِ
856	اجازت	
	باب: جب آدمی سفر کے ارادہ سے اپنے گھر سے	[17]..... بَابُ مَنْ يَفْطِرُ الرَّجُلُ إِذَا خَرَجَ مِنْ
856	نکلے تو روزہ کب موقوف کرے؟	بَيْتِهِ يُرِيدُ السَّفَرَ
	باب: اس شخص کے متعلق جو جان بوجھ کر رمضان کا	[18]..... بَابُ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ
857	روزہ نہیں رکھتا	مُتَعَمِّدًا
	باب: اس شخص کے متعلق جو ماہ رمضان میں دن	[19]..... بَابُ فِي الَّذِي يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي
858	کے وقت اپنی بیوی سے صحبت کرتا ہے	شَهْرِ رَمَضَانَ نَهَارًا
	باب: شوہر کی اجازت کے بغیر عورت کو نفلی روزہ کی	[20]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ الْمَرْأَةِ تَطَوُّعًا
860	ممانعت	إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا
861	باب: روزہ دار کے لئے بوسہ کی اجازت	[21]..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ
	باب: اس شخص کے متعلق جو جنابت کی حالت میں	[22]..... بَابُ فِيمَنْ يُصْبِحُ جُنُبًا وَهُوَ يُرِيدُ
863	صبح کرے اور روزہ رکھنا چاہے	الصَّوْمَ
863	باب: اس شخص کے متعلق جو بھول کر کھالے	[23]..... بَابُ فِيمَنْ أَكَلَ نَاسِيًا
864	باب: روزہ دار کے لئے قے کرنا	[24]..... بَابُ الْقَيْءِ لِلصَّائِمِ
865	باب: قے کے متعلق رخصت	[25]..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيهِ
866	باب: سیٹھی لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے	[26]..... بَابُ الْحِجَامَةِ تُفْطِرُ الصَّائِمَ

- [27]..... بَابُ الصَّائِمِ يَغْتَابُ فَيَخْرِقُ صَوْمَهُ
- باب: روزہ دار جب غیبت کرے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے 867
- [28]..... بَابُ الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ
- باب: روزہ دار کا سرمہ لگانا 868
- [29]..... بَابُ فِي تَفْسِيرِ قَوْلِهِ تَعَالَى فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ
- باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ”فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ“ کی تفسیر 869
- [30]..... بَابُ فِيمَنْ يُصْبِحُ صَائِمًا تَطَوُّعًا ثُمَّ يُفْطِرُ
- باب: اس شخص کے متعلق جو نفلی روزہ رکھے اور پھر توڑ دے 870
- [31]..... بَابُ مَنْ دُعِيَ إِلَى الطَّعَامِ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ
- باب: جس شخص کو روزے کی حالت میں کھانے کی دعوت دی جائے وہ کہہ دے میں روزہ دار ہوں 871
- [32]..... بَابُ فِي الصَّائِمِ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ
- باب: روزہ دار کے متعلق جس کے پاس کھانا کھایا جائے 871
- [33]..... بَابُ فِي وَصَالِ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ
- باب: رمضان کے ساتھ شعبان کو ملا دینے کا بیان 872
- [34]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّوْمِ بَعْدَ انْتِصَافِ شَعْبَانَ
- باب: نصف شعبان کے بعد روزہ رکھنے کی ممانعت 873
- [35]..... بَابُ الصَّوْمِ مِنْ سَرَرِ الشَّهْرِ
- باب: مہینہ کے آخر میں روزہ رکھنے کے متعلق 874
- [36]..... بَابُ فِي صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ
- باب: نبی ﷺ کے روزوں کا بیان 874
- [37]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ صِيَامِ الدَّهْرِ
- باب: ہمیشہ روزہ رکھنے کی ممانعت 875
- [38]..... بَابُ فِي صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ
- باب: ہر ماہ میں تین روزے رکھنے کا بیان 875
- [39]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ الصِّيَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
- باب: جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت 876
- [40]..... بَابُ فِي صِيَامِ يَوْمِ السَّبْتِ
- باب: ہفتہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان 876
- [41]..... بَابُ فِي صِيَامِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ
- باب: پیر اور جمعرات کو روزہ رکھنے کا بیان 876

877	باب: داؤد علیہ السلام کے روزوں کا بیان	[42]..... بَابُ فِي صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام
	باب: عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے کی	[43]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصِّيَامِ يَوْمَ الْفِطْرِ
878	ممانعت	وَيَوْمَ الْأَضْحَى
878	باب: شوال کے چھ روزوں کا بیان	[44]..... بَابُ فِي صِيَامِ السَّنَةِ مِنْ شَوَّالٍ
879	باب: محرم کے روزوں کا بیان	[45]..... بَابُ فِي صِيَامِ الْمُحَرَّمِ
880	باب: عاشوراء کے روزوں کا بیان	[46]..... بَابُ فِي صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ
882	باب: عرفہ کے روزوں کا بیان	[47]..... بَابُ فِي صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ
883	باب: ایام تشریق کے روزوں کی ممانعت	[48]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ
	باب: جو آدمی مر جائے اور اس کے ذمہ روزے	[49]..... بَابُ الرَّجُلِ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ
884	ہوں	
884	باب: روزوں کی فضیلت	[50]..... بَابُ فِي فَضْلِ الصِّيَامِ
	باب: روزہ دار کی دعا اس شخص کے لیے جس کے	[51]..... بَابُ دُعَاءِ الصَّائِمِ لِمَنْ يُفْطِرُ عَنْدَهُ
885	پاس وہ افطار کرے	
886	باب: عشرہ (ذی الحجہ) کی فضیلت کا بیان	[52]..... بَابُ فِي فَضْلِ الْعَمَلِ فِي الْعَشْرِ
887	باب: ماہ رمضان کی فضیلت	[53]..... بَابُ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ
887	باب: ماہ رمضان میں قیام کی فضیلت	[54]..... بَابُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ
889	باب: نبی ﷺ کے اعتکاف کا بیان	[55]..... بَابُ اعْتِكَافِ النَّبِيِّ ﷺ
891	باب: شب قدر کا بیان	[56]..... بَابُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

حج کے متعلقہ مسائل	ہ..... کتاب المناسک
893 باب: جو حج کرنا چاہتا ہو وہ جلدی کرے	[1]..... بَابُ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ
893 باب: جو شخص حج کئے بغیر مر گیا	[2]..... بَابُ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَحْجْ
894 باب: نبی ﷺ نے ایک ہی حج کیا تھا	[3]..... بَابُ فِي حَجِّ النَّبِيِّ ﷺ حَجَّةً وَاحِدَةً
895 باب: حج کیسے فرض ہے؟	[4]..... بَابُ كَيْفَ وَجُوبُ الْحَجِّ
896 باب: حج کے مواقیت کا بیان	[5]..... بَابُ الْمَوَاقِيتِ فِي الْحَجِّ

- 898 باب: احرام میں غسل کرنے کا بیان
- 899 باب: حج اور عمرہ کی فضیلت
- 900 باب: کون سا حج افضل ہے؟
- 900 باب: محرم کیسے کپڑے پہنے؟
- 902 باب: احرام کے وقت خوشبو لگانا
- باب: حیض اور نفاس والی عورتوں کے متعلق جب ان کا حج کا ارادہ ہو اور وہ میقات تک پہنچ جائیں
- 903 باب: کس وقت احرام باندھنا مستحب ہے؟
- 905 باب: تلبیہ کے متعلق
- 905 باب: تلبیہ کے وقت آواز کو بلند کرنا
- 906 باب: حج میں شرط لگانا
- 907 باب: حج افراد کا بیان
- 908 باب: قرآن کا بیان
- 909 باب: تمتع کا بیان
- باب: محرم کے لئے احرام کی حالت میں کون سا جانور مارنا جائز ہے؟
- 911 باب: محرم کا سینگی لگوانا
- 912 باب: احرام کی حالت میں نکاح کروانا
- باب: محرم کا شکار کا گوشت کھانا جبکہ اس نے خود شکار نہ کیا ہو
- 915 باب: زندہ کی طرف سے حج کرنا
- 917 باب: مردہ کی طرف سے حج کرنا
- 919 باب: حجر اسود کو چھونا
- 921 باب: حجر اسود کو چھونے کی فضیلت
- 922
- [6]..... بَابُ فِي الْاِغْتِسَالِ فِي الْاِحْرَامِ
- [7]..... بَابُ فِي فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ
- [8]..... بَابُ أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ
- [9]..... بَابُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ
- [10]..... بَابُ الطِّيبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ
- [11]..... بَابُ النُّفَسَاءِ وَالْحَائِضِ إِذَا أَرَادَتَا الْحَجَّ وَبَلَغَتَا الْمِيقَاتِ
- [12]..... بَابُ فِي أَيِّ وَقْتٍ يُسْتَحَبُّ الْاِحْرَامُ
- [13]..... بَابُ فِي التَّلْبِيَةِ
- [14]..... بَابُ فِي رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ
- [15]..... بَابُ الْاِشْتِرَاطِ فِي الْحَجِّ
- [16]..... بَابُ فِي اِفْرَادِ الْحَجِّ
- [17]..... بَابُ فِي الْقُرْآنِ
- [18]..... بَابُ فِي التَّمَتُّعِ
- [19]..... بَابُ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ فِي اِحْرَامِهِ
- [20]..... بَابُ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ
- [21]..... بَابُ فِي تَرْوِيجِ الْمُحْرِمِ
- [22]..... بَابُ فِي أَكْلِ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَصِدْهُ
- [23]..... بَابُ فِي الْحَجِّ عَنِ الْحَيِّ
- [24]..... بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْمَيِّتِ
- [25]..... بَابُ فِي اسْتِيلَامِ الْحَجَرِ
- [26]..... بَابُ الْفَضْلِ فِي اسْتِيلَامِ الْحَجَرِ

- [27]..... بَابُ مَنْ رَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا
- باب: اس شخص کے متعلق جو تین بار رمل کرتا ہے اور
- 922 چار بار چلتا ہے
- [28]..... بَابُ الْإِضْطَبَاعِ فِي الرَّمْلِ
- باب: رمل میں اضطباع کرنا
- 924
- [29]..... بَابُ طَوَافِ الْقَارِنِ
- باب: قارن کا طواف
- 924
- [30]..... بَابُ الطَّوَافِ عَلَى الرَّاحِلَةِ
- باب: سواری پر طواف کرنا
- 925
- [31]..... بَابُ مَا تُصْنَعُ الْحَاجَّةُ إِذَا كَانَتْ حَائِضًا
- باب: حج کرتے ہوئے عورت کو حیض آ جائے تو کیا کرے؟
- 925
- [32]..... بَابُ الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ
- باب: طواف میں بات چیت کرنا
- 926
- [33]..... بَابُ الصَّلَاةِ خَلْفَ الْمَقَامِ
- باب: مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھنا
- 926
- [34]..... بَابُ فِي سُنَّةِ الْحَجِّ
- باب: حج کا طریقہ
- 927
- [35]..... بَابُ فِي الْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ مَا يُصْنَعُ بِهِ
- باب: جب محرم مر جائے تو اس کے ساتھ کیا کرنا چاہئے
- 935
- [37]..... بَابُ فِي فُسْخِ الْحَجِّ
- باب: حج توڑنے کے متعلق
- 937
- [38]..... بَابُ مَنْ اعْتَمَرَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ
- باب: اس شخص کے متعلق جو حج کے مہینہ میں عمرہ کرے
- 937
- [39]..... بَابُ كَمْ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ
- باب: نبی ﷺ نے کتنے عمرے کئے؟
- 938
- [40]..... بَابُ فِي فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِي رَمَضَانَ
- باب: رمضان میں عمرہ کی فضیلت
- 939
- [41]..... بَابُ الْمِيقَاتِ فِي الْعُمْرَةِ
- باب: عمرہ کے لئے میقات
- 939
- [42]..... بَابُ فِي تَقْبِيلِ الْحَجَرِ
- باب: حجر اسود کو بوسہ دینا
- 941
- [43]..... بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْكُعْبَةِ
- باب: کعبہ میں نماز پڑھنا
- 942
- [44]..... بَابُ الْحِجْرِ مِنَ الْبَيْتِ
- باب: حجر بیت اللہ میں داخل ہے
- 943
- [45]..... بَابُ فِي التَّحْصِينِ
- باب: محصب میں اترنا
- 944
- [46]..... بَابُ كَمْ صَلَاةٌ يُصَلَّى بِمَنْىَ حَتَّى يُغْدَى إِلَى عَرَفَاتٍ
- باب: منیٰ سے عرفات جانے تک کتنی نمازیں پڑھی جائیں؟
- 944
- [47]..... بَابُ قَصْرِ الصَّلَاةِ بِمَنْىَ
- باب: منیٰ میں نماز قصر کرنا
- 946

- 947 باب: منی سے عرفہ جاتے ہوئے کیا کرنا چاہئے؟ [48]..... بَابُ كَيْفِ الْعَمَلِ فِي الْقُدُومِ مِنْ مَنَى إِلَى عَرَفَةَ
- 947 باب: عرفہ میں ٹھہرنا [49]..... بَابُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ
- 948 باب: تمام عرفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے [50]..... بَابُ عَرَفَةَ كُلُّهَا مَوْقِفٌ
- 949 باب: عرفہ سے واپس ہوتے وقت کیسے چلنا چاہئے؟ [51]..... بَابُ كَيْفِ السَّيْرِ فِي الْإِقَاصَةِ مِنْ عَرَفَةَ
- 949 باب: مزدلفہ میں دو نمازیں جمع کر کے پڑھنا [52]..... بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِجَمْعٍ
- 949 باب: مزدلفہ سے رات کے وقت واپس چلنے کی [53]..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي النَّفْرِ مِنْ جَمْعٍ
- 951 رخصت [54]..... بَابُ بِمَا يَتِمُّ الْحُجُّ
- 952 باب: کن چیزوں سے حج پورا ہوتا ہے؟ [55]..... بَابُ وَقْتِ الدَّفْعِ مِنَ الْمَزْدَلِفَةِ
- 953 باب: مزدلفہ سے لوٹنے کا وقت [56]..... بَابُ الْوَضْعِ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ
- 954 باب: وادی محسر میں تیر چلنا [57]..... بَابُ فِي الْمُحْصَرِّ بَعْدُ
- 955 باب: اس شخص کے متعلق جسے دشمن کی وجہ سے روکا گیا ہو [58]..... بَابُ فِي جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ أَيُّ سَاعَةٍ تُرْمَى
- 957 باب: جمرہ عقبی پر کنکری کب ماری جائے؟ [59]..... بَابُ فِي الرَّمْيِ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ
- 958 باب: کنکری ایسے مارنی چاہئے جیسے انگلی سے کنکری ماری جاتی ہے [60]..... بَابُ فِي رَمْيِ الْجِمَارِ يَرْمِيهَا رَاكِبًا
- 959 باب: سوار ہو کر کنکری مارنے کے متعلق [61]..... بَابُ الرَّمْيِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي
- 960 باب: بطن وادی سے کنکری مارنا اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہنا [62]..... بَابُ الْبُقْرَةِ تُجْزَأُ عَنِ الْبَدَنَةِ
- 961 باب: قربانی کے لئے اونٹ کی بجائے گائے کافی ہے [63]..... بَابُ مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ حَلْقٌ
- 961 باب: اس شخص کے متعلق جو کہے: عورتوں کو سر نہیں منڈوانا چاہئے [64]..... بَابُ فَضْلِ الْحَلْقِ عَلَى التَّقْصِيرِ
- 962 باب: بال کتروانے پر سر منڈوانے کی فضیلت

- [65]..... بَابُ فِيمَنْ قَدَّمَ نُسْكَهٗ شَيْئًا قَبْلَ شَيْءٍ
- باب: اس شخص کے متعلق جو اپنے حج میں کسی چیز کو کسی چیز سے پہلے کر لے
- 962
- [66]..... بَابُ سُنَّةِ الْبَدَنَةِ إِذَا عَطِبَتْ
- باب: قربانی کے اونٹ کا شرعی طریقہ جب وہ تھک جائے
- 964
- [67]..... بَابُ مَنْ قَالَ الشَّاةُ تُجْزِئُ فِي الْهَدْيِ
- باب: اس شخص کے متعلق جو کہتا ہے: قربانی کے لئے بکری کافی ہے
- 965
- [68]..... بَابُ فِي الْأَشْعَارِ كَيْفَ يُشْعَرُ
- باب: اشعار کیسے کیا جائے؟
- 965
- [69]..... بَابُ فِي رُكُوبِ الْبَدَنَةِ
- باب: قربانی کے جانور پر سوار ہونے کے متعلق
- 966
- [70]..... بَابُ فِي نَحْرِ الْبُذْنِ قِيَامًا
- باب: قربانی کے جانوروں کو کھڑا کر کے ذبح کرنا
- 967
- [71]..... بَابُ فِي خُطْبَةِ الْمَوْسِمِ
- باب: موسم حج کے خطبہ کے متعلق
- 967
- [72]..... بَابُ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ
- باب: قربانی کے دن خطبہ کے متعلق
- 969
- [73]..... بَابُ الْمَرْأَةِ تَحِيضُ بَعْدَ الزِّيَارَةِ
- باب: اس عورت کے متعلق جسے طواف زیارت کے بعد حیض آئے
- 970
- [74]..... بَابُ لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ
- باب: برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہیں کرنا چاہئے
- 971
- [75]..... بَابُ إِذَا وَدَّعَ الْبَيْتَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ
- باب: جب کوئی بیت اللہ سے رخصت ہو تو اپنے ہاتھ نہ اٹھائے
- 972
- [76]..... بَابُ فِي حُرْمَةِ الْمُسْلِمِ
- باب: مسلمان کی حرمت کے متعلق
- 973
- [77]..... بَابُ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ
- باب: صفا اور مروہ کے درمیان سعی کے متعلق
- 973
- [78]..... بَابُ فِي الْقِرَانِ
- باب: قرآن کے متعلق
- 974
- [79]..... بَابُ الطَّوَافِ فِي غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ
- باب: نماز کے وقت کے علاوہ اور وقت میں طواف کرنا
- 975
- [80]..... بَابُ فِي دُخُولِ الْبَيْتِ نَهَارًا
- باب: دن کے وقت بیت اللہ میں داخل ہونا
- 976
- [81]..... بَابُ فِي أَيِّ طَرِيقٍ يَدْخُلُ مَكَّةَ
- باب: کس راستہ سے مکہ میں داخل ہونا چاہئے؟
- 976
- [82]..... بَابُ مَتَى يُهْلُ الرَّجُلُ
- باب: آدمی کب تلبیہ کہے؟
- 977
- [83]..... بَابُ مَا يَصْنَعُ الْمُحْرِمُ إِذَا اشْتَكَى
- باب: جب محرم کی آنکھیں دکھ جائیں تو وہ کیا

977	کرے؟	عَيْنِي
978	باب: آدمی طواف کے بعد کہاں نماز پڑھے؟	[84]..... بَابُ أَيْنَ يُصَلِّي الرَّجُلُ بَعْدَ الطَّوَافِ
978	باب: الوداعی طواف کے متعلق	[85]..... بَابُ فِي طَوَافِ الْوَدَاعِ
	باب: اس شخص کے متعلق جو قربانی کا جانور بھیج دے اور خود اپنے شہر میں مقیم رہے	[86]..... بَابُ فِي الَّذِي يَبْعَثُ بِهِدْيِهِ وَهُوَ مُقِيمٌ فِي بَلَدِهِ
980		
981	باب: منی میں عمارت بنانے کی کراہت	[87]..... بَابُ كَرَاهِيَةِ الْبُنْيَانِ بِمَنَى
	باب: حج اور عمرہ کے علاوہ بغیر احرام باندھے ہوئے مکہ میں داخل ہونا	[88]..... بَابُ فِي دُخُولِ مَكَّةَ بِغَيْرِ احْرَامٍ
981		بِغَيْرِ حَجٍّ وَلَا عُمْرَةٍ
	باب: قربانی کے دن جانوروں میں سے قصاب کو کچھ نہ دینا چاہئے	[89]..... بَابُ لَا يُعْطَى الْجَزَارُ مِنَ الْبُذُنِ شَيْئًا
983		
983	باب: گوہ کے بدلے کے متعلق	[90]..... بَابُ فِي جَزَاءِ الضَّبُعِ
	باب: اس شخص کے متعلق جو کسی وجہ سے منی کی راتیں مکہ میں گزارے	[91]..... بَابُ فِيمَنْ يَبِيتُ بِمَكَّةَ لَيْلًا مِّنْ مَّنَى
984		عِلَّةً

قربانیوں کا بیان ۱..... کتاب الاضاحی

986	باب: قربانی کا شرعی طریقہ	[1] بَابُ السُّنَّةِ فِي الْأَضْحِيَّةِ
	باب: نبی ﷺ کی ان حدیثوں کے متعلق جن سے اس بات کا استدلال کیا جاتا ہے کہ قربانی فرض نہیں ہے	[2]..... بَابُ مَا يُسْتَدَلُّ مِنْ حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ الْأَضْحِيَّةَ لَيْسَ بِوَاجِبٍ
987		
	باب: ان جانوروں کے متعلق جن کی قربانی کرنا جائز نہیں	[3]..... بَابُ مَا لَا يَجُوزُ فِي الْأَضْحَا حَيٍّ
990		
	باب: قربانی کے لئے کون سے جانور کفایت کرتے ہیں	[4]..... بَابُ مَا يُجْزِئُ مِنَ الضَّحَايَا
992		
	باب: اونٹ اور گائے سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہے	[5]..... بَابُ الْبَدَنَةِ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةِ عَنْ سَبْعَةٍ
993		

- 994 باب: قربانی کے گوشت کے متعلق [6]..... بَابُ فِي لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ
- 996 باب: امام سے پہلے قربانی کرنا [7]..... بَابُ فِي الذَّبْحِ قَبْلَ الْإِمَامِ
- 997 باب: فرع اور عتیرہ کا بیان [8]..... بَابُ فِي الْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ
- 999 باب: عقیقہ کا شرعی طریقہ [9]..... بَابُ السُّنَّةِ فِي الْعَقِيقَةِ
- 1001 باب: ذبیحہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا [10]..... بَابُ فِي حُسْنِ الذَّبِيحَةِ
- 1002 باب: جانور کو کس چیز سے ذبح کیا جائے؟ [11]..... بَابُ مَا يَجُوزُ بِهِ الذَّبْحُ
- 1002 باب: کنویں کے گرے ہوئے جانور کو ذبح کرنا [12]..... بَابُ فِي ذَبِيحَةِ الْمُتَرَدِّى فِي الْبُئْرِ
- باب: جانور کو باندھ کر نشانہ بنانے کی ممانعت کا [13]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ مُثْلَةِ الْحَيَوَانِ
- 1003 بیان [14]..... بَابُ اللَّحْمِ يُوجَدُ فَلَا يُدْرَى أَذْكَرَ
- باب: اس گوشت کے متعلق جس پر بسم اللہ پڑھے [15]..... بَابُ فِي الْبَهِيمَةِ إِذَا نَدَّتْ
- 1004 جانے کا علم نہ ہو [16]..... بَابُ مَنْ قَتَلَ شَيْئًا مِنَ الدَّوَابِّ عَبَثًا
- 1004 باب: اس جانور کے متعلق جو بھاگ جائے [17]..... بَابُ فِي ذَكَاةِ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ
- باب: اس شخص کے متعلق جو کسی جانور کو بے فائدہ [18]..... بَابُ مَا لَا يُؤْكَلُ مِنَ السَّبَاعِ
- 1005 مار دے [19]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ جُلُودِ السَّبَاعِ
- باب: پیٹ کے بچے کا ذبح وہی ہے جو اس کی ماں کا [20]..... بَابُ الْإِسْتِمْتَاعِ بِجُلُودِ الْمَيِّتَةِ
- 1005 ہے [21]..... بَابُ فِي لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ
- 1006 باب: ان درندوں کے متعلق جن کا کھانا جائز نہیں [22]..... بَابُ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْحَيْلِ
- 1007 باب: درندوں کی کھال پہننے کی ممانعت [23]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ النَّهْبَةِ
- 1007 باب: مردار کی کھال سے فائدہ اٹھانا [24]..... بَابُ فِي أَكْلِ الْمَيِّتَةِ لِلْمُضْطَرِّ
- 1009 باب: گھریلو گدھے کے گوشت کا بیان [25]..... بَابُ فِي الْحَالِبِ يَجْهَدُ الْحَلَبَ
- 1010 باب: گھوڑے کا گوشت کھانا
- 1011 باب: لوٹ کی ممانعت
- 1012 باب: بے بس کا مردار کھانا
- باب: دودھ دوہنے والے کا بیان جو سارا دودھ دوہ
- 1012 لے

1012	باب: مینڈک اور شہد کی مکھی مارنے کی ممانعت	[26]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ الضَّفَدِ وَالنَّحْلَةِ
1013	باب: چھکلی مارنا	[27]..... بَابُ فِي قَتْلِ الْوَزَغِ
1014	باب: گندگی کھانے والے جانور اور اس کی ممانعت	[28]..... بَابُ فِي الْجَلَالَةِ وَمَا جَاءَ فِيهِ مِنَ النَّهْيِ



عرض ناشر

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ!

اسلام دین فطرت ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ
لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (الروم: ۳۰)

اسلام کی جملہ جزئیات اور تفصیلات قرآن مجید اور احادیث رسول میں موجود ہیں۔ اسلام کے معنی ہیں
پورے طور پر اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دینا اور اسلام نام ہے اللہ تعالیٰ کے فرامین اور پیارے پیغمبر محمد رسول
اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کا۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ﴾
(محمد: ۳۳)

”اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو برباد نہ کرو۔“
قرآن مجید وحی متلو ہے اور حدیث رسول وحی غیر متلو ہے۔ حدیث قرآن مجید کی تشریح و تفسیر ہے۔
آنحضرت ﷺ کو اللہ نے شارع قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تشریعی اختیارات عطا فرمائے ہیں۔
اللہ کی طرف سے امر و نہی اور تحلیل و تحریم صرف یہی نہیں جو صرف قرآن میں بیان ہوئی ہیں۔ بلکہ وہ سب
ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ نے حرام یا حلال قرار دیا۔ آپ ﷺ نے جو بھی حکم دیا، یا جس سے بھی منع فرمایا
وہ سب کی سب اللہ کے دیے ہوئے اختیارات ہی سے ہے۔ لہذا وہ قانون الہی اور شریعت اسلامیہ کا ایک
حصہ ہے۔

﴿يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ
الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ﴾ (الاعراف: ۱۵۷)
”وہ (رسول) لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔ اور اُن کے لیے پاکیزہ

چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور خبیث اور گندی چیزوں کو حرام کرتے ہیں، اور اُن بارہائے گراں اور بندشوں کو ان سے ہٹاتے ہیں جن میں وہ پہلے سے جکڑے ہوئے تھے۔“
اس آیت کریمہ میں کسی کی یہ تاویل نہیں کی جاسکتی کہ ان میں اللہ کے امر اور اس کی تحریم و تحلیل کا ذکر ہے۔ یہ تاویل نہیں بلکہ کلام اللہ میں تحریف معنوی ہوگی۔

﴿يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ وَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَى

خَائِنَةٍ مِنْهُمْ﴾ (المائدہ: ۱۳)

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو یہاں امر و نہی اور تحلیل و تحریم کو فعل رسول قرار دیا ہے نہ کہ فعل قرآن۔ قرآن پاک نے منزل من اللہ کی اصطلاح صرف قرآن کے لیے نہیں استعمال کی، بلکہ کچھ اور چیزیں بھی ہیں۔ اس طرح وہ تمام اقدامات جو قرآن کی تفسیر یا قرآن سے زائد تشریح کے لیے کیے گئے ہیں ان کی حیثیت منزل من اللہ کی ہے۔

﴿وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ﴾

(النساء: ۱۱۳)

”اور اللہ نے آپ پر کتاب و حکمت اتاری ہے، اور جو آپ نہیں جانتے تھے وہ آپ کو سکھایا ہے۔“

جس محفوظ طریق پر قرآن مجید نازل ہوا، بعینہ اس کے اصولوں اور احکامات کی تشریح و تفسیر بھی پوری حفاظت اور ذمہ داری کے ساتھ انہی ہاتھوں محفوظ ہوئی۔

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ (الحجر: ۹)

”بے شک ہم نے قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔“

قرآن و حدیث کے خلاف کسی کی کوئی سازش کارگر نہ ہوگی، کیونکہ وہ اللہ کا کلام ہے، اسی نے اسے اپنے رسول ﷺ پر اتارا ہے اور وہی اس کی حفاظت کرتا رہے گا۔ اگر کوئی سر پھرایہ اعتراض کر دے کہ یہاں ”الذکر“ میں حدیث کو کیسے داخل کر دیا گیا ہے۔ اس سے مراد تو صرف قرآن مجید ہے۔ تو ہم اس کی خیر خواہی کرتے ہوئے اسے بتلائیں گے، جواب عرض کریں گے کہ حدیث اس لحاظ سے اس میں داخل ہے۔ جیسے قرآن مجید کی آیات بینات کی قطعیت میں شک و شبہ نہیں۔ بعینہ احادیث رسول کی قطعیت میں بھی ریب و شبہ نہیں۔ کیوں؟ اس لیے کہ:

”اور آپ اپنی خواہش سے بات نہیں فرماتے، بلکہ وہ تو وحی ہے جو آپ پر نازل کی جاتی ہے۔“

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر دو قسم کی وحی نازل کی اور دونوں پر ایمان لانا اور جو کچھ ان دونوں میں ہے اس پر عمل کرنا واجب قرار دیا ہے، اور وہ دونوں قرآن و حکمت ہیں..... کتاب تو قرآن ہے اور حکمت سے باجماع سلف سنت مراد ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے حاصل کر کے جو خبر دی اور اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی زبان سے جو خبر دی دونوں واجب التصدیق ہونے میں یکساں ہیں۔ یہ اہل اسلام کا بنیادی اور اتفاقی مسئلہ ہے۔ اس کا انکار وہی کرے گا جو ان میں سے نہیں ہے۔ خود نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھے کتاب دی گئی ہے اور اس کے ساتھ اسی کے مثل ایک اور چیز بھی دی گئی ہے یعنی سنت۔“ (کتاب الروح، ص: ۹۲)

نبی کریم ﷺ کی پوری زندگی کتاب اللہ کی مقتضیات کی عملی تشریح و تعبیر تھی۔

﴿وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ﴾ (النحل : ٤٤)

”اے نبی! اور ہم نے یہ ذکر تمہاری طرف اس لیے نازل کیا کہ تم لوگوں کے لیے واضح کرد و اس تعلیم کو جو ان کی طرف اتاری گئی۔“

ڈیڑھ لاکھ انبیاء و رسل علیہم السلام میں سے صرف ۳۱۵ کو کتب و صحائف سے نوازا گیا۔ بھلا سوچئے تو سہی باقی انبیاء کے ساتھ کلامِ الہی کی نوعیت کو حدیث کے علاوہ آپ کیا نام دے سکتے ہیں۔ خود حضور ﷺ پر وحی کی ابتدا حدیث کی تفریل سے ہوئی اور آپ کی حیات مبارکہ میں جبریل علیہ السلام سے آخری مکالمہ بھی حدیث کی صورت میں وقوع پذیر ہوا۔ اس ضمن میں قرآن مجید کی اس آیت مبارکہ پر توجہ مطلوب ہے:

﴿إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَوْحَيْنَا إِلَى

إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَعِيسَى وَيُوسُفَ وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَ

هَرُونَ وَ سُلَيْمَنَ وَ اتَيْنَا دَاوُدَ زُبُورًا ﴿١٦٣﴾ (النساء: ١٦٣)

”بے شک ہم نے آپ پر وحی اُتاری ہے، جیسے نوح اور ان کے بعد کے دوسرے انبیاء پر اُتاری

تھی، اور جیسے ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس

اور ہارون اور سلیمان پر وحی اُتاری تھی، اور ہم نے داؤد کو زبور دی تھی۔“

تمام انبیاء علیہم السلام کو جس ذریعے سے ہدایت کا پیغام اور احکامات عطا کیے گئے، وہ سب وحی کے علاوہ

کچھ اور نہ تھے، اگر یہ وحی متعین الفاظ میں تھی تو متلو، اور اگر تشریحی اور توضیحی نوعیت کی تھی تو غیر متلو۔ مگر اس کی ہر صورت وحی کے قالب میں ڈھلی ہوئی ہے۔ قرآن مجید کی مثل صحف سماوی کا ثبوت تو ملتا ہے مگر اُمت مسلمہ کا یہ منفرد افتخار ہے کہ اس نے رسول مکرم ﷺ کے ساتھ ایمانی اور تشریحی تعلق کے سبب آپ کے اقوال، افعال، احوال، اعمال اور آثار حتیٰ کہ آپ کے شمائل و خصائل اور عادات و اطوار کو بھی کمال عقیدت اور حزم و احتیاط کے ساتھ محفوظ کیا ہے۔ یہ جملہ مشہور رہا ہے: ((الْعِلْمُ فِي الصُّدُورِ لَا فِي الْكُتُبِ)) ”درحقیقت علم وہی ہے جو انسان کو متحضر ہو۔“

اس استحضار کے لیے حافظے کے سوا اور کوئی شے نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث رسول پوری انسانی تاریخ کا سب سے ممتاز اور اعلیٰ علم ہے، جس کے حفظ و انصرام میں انہوں نے اپنے دل و دماغ کی اعلیٰ ترین صلاحیتیں صرف کی ہیں کہ جس کی وجہ سے یہ مسلمانوں کے تخلیقی شعور کے اظہار کا سبب سے مؤثر وسیلہ بن گیا ہے۔ حدیث کی حفاظت اللہ رب العالمین کے ذمے ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو اس اسوۂ حسنہ کو محفوظ رکھنے کا شدید احساس تھا۔ وہ استثنائی روایات کہ جس میں ایک خاص موقع پر مصلحت کے تحت آپ نے قرآن کے علاوہ کچھ اور نہ لکھنے کی تاکید فرمائی:

((لَا تَكْتُبُوا عَنِّي إِلَّا الْقُرْآنَ)) ❶

”مجھ سے قرآن کے سوا کچھ نہ لکھو۔“

یاد رہے کہ یہ روایت ان بیسیوں روایات کی نقیض نہیں ہو سکتی جس میں ان روایات کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے:

((تَسْمَعُونَ مِنِّي وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ ، وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) ❷

”تم لوگ مجھ سے سنتے ہو، دوسرے لوگ تم سے سنا کریں گے۔ اور پھر ان سے اور لوگ سنیں گے

اور پھر ان سے اور لوگ سنیں گے۔“

((نَضَرَ اللَّهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاَهَا ، ثُمَّ أَذَاهَا إِلَى مَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا)) ❸

”اللہ تعالیٰ اس شخص کے چہرے کو رونق اور روشنی عطا فرمائے، جس نے میری بات سنی، اور پھر یاد

❶ جامع بیان العلم: ۶۳/۱۔ تقييد العلم، ص: ۲۵۔

❷ سنن ابوداؤد، کتاب العلم، رقم: ۳۶۵۹۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم: ۱۷۸۴۔

❸ شرف أصحاب الحديث للخطيب، رقم: ۲۰۔ موافقة الخبر الخبر للحافظ ابن حجر: ۳۷۱/۱۔ وقال هذا الحديث صحيح الت-

رکھی، اور پھر وہ بات اس شخص تک پہنچا دی، جس نے اسے نہیں سنا۔“
 مذکورہ بالا حدیث شریف میں ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے دعا فرمائی گئی جو آپ ﷺ کی حدیث کی حفاظت کرتے اور ضبط میں رکھتے اور پوری صحت اور اتقان کے ساتھ دوسروں تک پہنچا دیتے۔ حفاظت حدیث اور مبلغین حدیث کے لیے رسول اللہ ﷺ کی مذکورہ دعا سے ثابت ہوتا ہے کہ حفظ حدیث اور تبلیغ حدیث و نشر حدیث آپ ﷺ کی رضا اور دلی چاہت ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ رضائے الہی کے بعد حضور ﷺ کی رضا حیات صحابہ کا عظیم سرمایہ اور بڑی متاع تھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس بات سے بخوبی آگاہ تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی رضا تلاش کرنا اہل ایمان کے حفظ ایمان کے لیے زبردست ضروری ہے۔

﴿وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَنْ يُرْضُوهُ إِنْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ﴾ (التوبہ: ۶۲)

”اللہ اور اس کے رسول زیادہ حق دار ہیں کہ انہیں راضی رکھا جائے۔“

((مَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.)) ❶

”جس شخص نے دانستہ مجھ پر جھوٹ باندھا، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔“

انسانی تاریخ میں بنیادی انسانی حقوق کے تحفظ اور عمل نفاذ کے حوالے سے خطبہ حجۃ الوداع کو کلیدی حیثیت حاصل ہے اور بنیادی حقوق کی سب سے اولین اور اہم ترین دستوری دستاویز اور آئینی چارٹر ہے، اُسے بیان کرنے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ)) ❷

”جو موجود ہیں، وہ غیر موجود تک اسے پہنچا دیں۔“

حدیث و سنت کی اہمیت کے پیش نظر محدثین کرام نے تدوین حدیث کا کام بے حد محنت و لگن سے سر انجام دیا۔ اخذ و روایت حدیث میں ایسی احتیاط و اہتمام کا ثبوت دیا کہ امت مسلمہ سے قبل اس قسم کی منظم و مربوط علمی کاوش اہل عرض نے نہ دیکھی تھی۔ چنانچہ ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((نقل الثقة عن الثقة مع الإتصال حتى يبلغ النبي ﷺ خَصَّ اللَّهُ بِهِ الْمُسْلِمِينَ

دون سائر الملل كلها.)) ❸

”ثقہ راوی کا ثقہ راوی سے اتصال سند کے ساتھ نقل کرنا حتیٰ کہ نبی ﷺ تک سند کا پہنچنا، اس

❶ صحیح مسلم، کتاب الزہد، باب التثبت فی الحدیث، رقم: ۳۰۰۴۔

❷ مسند احمد: ۴۱۱/۵، رقم: ۲۳۴۸۹۔ مجمع الزوائد، رقم: ۵۶۲۲۔ علامہ بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”اس حدیث کے

راوی صحیح کے راوی ہیں۔“ ❸ بحوالہ تذب الراوی، للسیوطی: ۱۵۹/۲۔

کام میں اللہ تعالیٰ نے اُمت مسلمہ کو تمام اُمتوں میں نمایاں مقام دیا ہے۔“
 علومِ اسلامیہ میں یہ سلسلہ اسناد و معیارِ رواۃ کا اہتمام تدوین حدیث کی ضرورت و اہمیت کی عکاسی کرتا ہے۔ ڈاکٹر اسپرنگر نے بھی اُمت مسلمہ کے اس اختصاص کا اعتراف کرتے ہوئے کہا ہے: ”نہ کوئی قوم دنیا میں ایسی گزری، نہ آج موجود ہے، جس نے مسلمانوں کی طرح اسماء الرجالِ ساعظیم الشان فن ایجاد کیا ہے، جس کی بدولت آج پانچ لاکھ شخصوں کا حال معلوم ہو سکتا ہے۔“^①

جب ہم محدثین کی سیرتوں پر نظر ڈالتے ہیں تو انتہائی باادب نظر آتے ہیں۔ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
 ((ان حقا علی من طلب الحديث ان يكون له وقار و سكينه و خشية و ان يكون متبعاً لآثار من مضى قلبه.))^②

”جو حدیث طلب کرے اس کے لیے وقار، سکون اور خشیت کا ہونا ضروری ہے، اور پہلے کے لوگوں کے آثار کی اتباع کرے۔“

محدثین اخلاص نیت کا خاص خیال کرتے۔ کیونکہ حدیث رسول ہی وہ ذریعہ ہے جس سے قرآن مجید کی تشریح و تفسیر ہوتی ہے۔ اور یہ تمام اعمال سے افضل عمل ہے۔ سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((ما أعلم عملاً هو افضل من طلب الحديث لمن اراد الله تعالى.))^③

”میں اللہ کی رضا کے لیے حاصل کیے ہوئے علم حدیث سے بڑھ کر کوئی عمل بہتر نہیں سمجھتا۔“

محدثین نے مستند علماء و مشائخ سے احادیث اخذ کیں۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے قاسم بن محمد جو اپنے دور کے سب سے بڑے عالم تھے، بجا فرماتے ہیں:

((اقبل من الجمل ان أقول بغير علم او احدث من غير ثقة.))^④

”میں اونٹ سے بدتر ہوں گا اگر بغیر علم کے کوئی بات کہوں، یا غیر معتمد سے حدیث بیان کروں۔“

عقبہ بن نافع نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی تھی:

((يا بني لا تقبلوا الحديث عن رسول الله ﷺ الا من ثقة.))^⑤

① بحوالہ سیرت النبی از شبلی نعمانی: ۲۸/۱۔ طبع حذیفہ اکیڈمی، لاہور: ۲۰۰۰۔

② جامع بیان العلم و فضله لابن عبد البر: ۱۵۱/۱۔ طبع دار الکفر، بیروت۔

③ آداب الطالب و العالم و المحدث، ص: ۲۱۔ طبع مکتبہ محمود سلام، کراچی۔

④ التمهيد لابن عبد البر: ۴۵/۱۔ طبع مكة المكرمة۔

⑤ التمهيد لابن عبد البر: ۴۵/۱۔ الکفاية للخطيب، ص: ۳۱۔ طبع المکتبة العلمية، بیروت۔

”اے میرے بیٹو! رسول اللہ ﷺ کی حدیث کسی معتمد آدمی سے ہی لیا کرو۔“

ان طالبین حدیث نے اپنے اساتذہ کے احترام کو ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھا۔ امام زہری جو فن حدیث کے مدون اول ہیں۔ اپنے استاد کا بے انتہا احترام کرتے تھے۔ درس حدیث سے پہلے اپنے استاد کا ایک بارغ سینچتے اور کنویں سے ڈول بھر بھر کر پانی نکالتے اور یہ عمل روز کرتے۔^①

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنے استاذ امام شافعی رحمہ اللہ کے لیے ہمیشہ دعائیں فرماتے تھے۔^② علم و مطالعہ کے انتہائی شوقین۔ اسی وجہ سے ان لوگوں کے حافظے بھی مضبوط تھے۔ امام رازی کو کھانے کے وقت علمی شغل و کتب بینی کا موقع فوت ہونے پر افسوس ہوتا تھا، فرماتے ہیں:

((واللہ انی لا تأسف فی الفوات عن الإشتغال بالعلم وقت الأکل فإن الوقت

والزمان عزیزان .))^③

”اللہ کی قسم! میں علم چھوڑ کر کھانے کے لیے وقت لگانے پر بھی افسوس کرتا ہوں، وقت اور زمانہ دونوں قیمتی ہیں۔“

احادیث کو یاد کرنے کے لیے یہ لوگ مختلف تدابیر استعمال کیا کرتے۔ ان تدابیر میں سے ایک تدبیر تکرار و مذاکرہ ہے۔ جعفر بن محمد فرماتے ہیں:

((القلوب تربہ والعلم غراسها ، المذاكرة ماؤھا ، فاذا انقطع عن الترب ماؤھا ،

جف غراسها .))^④

”دل زمین ہے، علم پودا ہے، مذاکرہ پانی ہے جب زمین سے پانی کا انقطاع ہو جائے تو اس کا پودا سوکھ جائے گا۔“

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((تحدثوا و تذاکرو ، فان الحدیث یذکر بعضہ بعضا .))^⑤

”تم حدیث بیان کرو اور مذاکرہ کرو، بے شک حدیث بعض، بعض کو یاد دلاتی ہے۔“

① تذکرة الحفاظ، ذکر شیخ عبید اللہ بن عبد اللہ: ۷۹/۱۔ طبع دار احیاء التراث العربی، بیروت.

② تہذیب الاسماء واللغات: ۸۰/۱.

③ عیون الأنباء: ۳۲/۲.

④ الجامع لأخلاق الراوی و آداب السامع، ص: ۲۷۸.

⑤ الجامع لأخلاق الراوی: ۲۳۶/۱.

علم حدیث حاصل کرنے کے لیے ساتھ ساتھ اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ حدیث کو یاد رکھنے کے لیے اس پر عمل کرنا محدثین کے طرز عمل سے واضح ہے۔ عظیم المرتبت محدث ابراہیم بن اسماعیل فرماتے ہیں:

((كنا نستعين بالحديث على حفظه بالعمل .))^①

”ہم حدیث یاد کرنے کے لیے اس پر عمل کرنے سے مدد لیتے ہیں۔“

امام بخاری نے لاکھوں حدیثیں یاد کر رکھی تھیں، خود فرماتے ہیں:

((احفظ مائة الف حديث صحيح و احفظ مائتي الف حديث غير صحيح .))^②

”مجھے ایک لاکھ صحیح روایات یاد ہیں، اور دو لاکھ غیر صحیح روایات یاد ہیں۔“

تحصیل حدیث کی خاطر انہوں نے سفر کیے، نامور علماء سے ملاقاتیں کیں، مصائب اور تکالیف کا سامنا کیا، کیونکہ علم میں وسعت حاصل کرنے کے لیے سفر لازمی ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا مشہور قول ہے:

((لايستطاع العلم براحة الجسم .))^③

”تحصیل علم جسمانی راحت اور آرام طلبی کے ساتھ ناممکن ہے۔“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھیں: عبداللہ بن عمر مدینہ میں، عبداللہ بن عباس مکہ میں، معاذ بن جبل یمن میں، ابو موسیٰ اشعری بصرہ میں، عبداللہ بن مسعود کوفہ میں، عبادہ بن الصامت اور ابوالدرداء شام میں اور عبداللہ بن عمرو بن العاص نے مصر میں مسند درس و ارشاد قائم کر رکھی تھی۔ رضی اللہ عنہم!

اکثر احادیث کا علم براہ راست چند صحابہ ہی کو تھا، دوسرے صحابہ اسے حاصل کرنے کے لیے مہینوں سفر کرتے تھے۔ سیدنا جابر بن عبداللہ کا تذکرہ صحیح بخاری میں موجود ہے کہ ایک حدیث کی خاطر مدینے سے شام تک کا سفر کیا جو ایک مہینہ کا تھا۔ صحیح بخاری کے الفاظ یہ ہیں:

((رَحَلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ فِي حَدِيثٍ وَاحِدٍ .))^④

”جابر بن عبداللہ نے، عبداللہ بن انیس کی طرف صرف ایک حدیث کے لیے ایک مہینہ کا سفر

اختیار کیا۔“

ایک اور روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:

① الجامع لاحلاق الراوی: ۲/۲۷۸.

② ہدی الساری، لابن حجر، ص: ۴۸۶۔ طبع ادارة البحوث العلمية، الرياض.

③ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب اوقات الصلوات الخمس، رقم: ۶۱۲/۱۷۵.

④ صحیح بخاری، باب الخروج فی طلب العلم، تعلیقاً:

((فَخَشِيتُ أَنْ أَمُوتَ أَوْ تَمُوتَ قَبْلَ أَنْ أَسْمَعَهُ.))^①

”مجھے یہ خوف دامن گیر ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ سے اس حدیث کے سننے سے پہلے میں یا آپ فوت ہو جائیں۔“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح محدثین بھی علم حدیث کی تلاش میں سفر کرتے تھے۔

امام ابن حبان امام دارمی ”صاحب ہذا الكتاب“ کے بارے میں فرماتے ہیں: ”آپ نے کثرت سے

سفر کیا، اور اکثر بلاد اسلام کا سفر کیا نیز دور دراز شہروں میں گشت کر کے علم حدیث کو جمع کیا۔“^②

محدثین عظام طلب حدیث کے لیے کثیر روپیہ خرچ کرتے تھے۔ خطیب بغدادی رحمہ اللہ کے متعلق آتا ہے:

((والخطيب البغدادي قد بذل لطلب الحديث عشرين الف الف دينار.))^③

”خطیب بغدادی نے طلب حدیث میں دو کروڑ روپیہ خرچ کیا۔“

یحییٰ بن معین نے طلب حدیث میں اپنا سامان، گھر کا اثاثہ بیچ بیچ کر ایک کروڑ پچاس لاکھ درہم کر دیا حتیٰ

کہ گھر میں کچھ باقی نہ رہا۔^④

محدثین کو علم پھیلانے کا اتنا شوق تھا، جب انہیں حدیث سنانے کو کوئی نہ ملتا تو مسافروں اور بچوں کو

سناتے تھے۔ محدث عطاء خراسانی کے بارے میں آتا ہے:

((اذا لم يجد احدا يحدثه اتى المساكين فحدثهم.))^⑤

”جب حدیث سنانے کو کوئی نہ ملتا تو مساکین کے پاس آتے انہیں حدیث بیان کرتے تھے۔“

اور اسماعیل بن رجاء کے بارے میں فرماتے ہیں:

((كان اسماعيل بن رجاء يجمع الصبيان فيحدثهم.))^⑥

”اسماعیل بن رجاء بچوں کو جمع کرتے تھے، پھر انہیں حدیث بیان کرتے تھے۔“

حسن بصری فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَا تَصَدَّقَ رَجُلٌ بِصَدَقَةٍ أَفْضَلَ مِنْ عِلْمٍ يُنْشِرُهُ.))^⑦

① الرحلة في طلب الحديث، للخطيب، ص: ۱۰۰.

② الثقات، لابن حبان: ۳۶۴/۸. معجم الأدباء: ۲۵۵/۱.

③ تهذيب الأسماء: ۲۵۲/۲. الجامع الأخلاق الراوى: ۲۰۳/۱.

④ حوالہ ایضاً.

⑤ جامع بيان العلم: ۱۱۶/۱.

”آدمی کا علم پھیلانے سے بہتر کوئی صدقہ نہیں۔“

احادیث کو بڑی ذمہ داری کے ساتھ۔ با وضو اور قبلہ رخ ہو کر بیان کرتے۔ قتادہ رحمہ اللہ کے متعلق آتا ہے:

((لقد كان يستحب ان لا تقرا الأحاديث التي عن النبي الاعلى وضوءاً.))^①

”کہ وہ نبی کریم ﷺ کی احادیث کو حالت وضو میں بیان کرنا پسند کرتے تھے۔“

یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:

((كان سفیان اذا حدث استقبل القبلة.))^②

”سفیان جب حدیث بیان کرتے تھے قبلہ رخ ہو جاتے۔“

امام مالک اور لیث دونوں با وضو ہو کر حدیث لکھا کرتے تھے۔^③

اور امام بخاری کے متعلق بھی آتا ہے کہ ”اپنی صحیح میں ہر حدیث کی کتابت سے پہلے آپ غسل فرماتے تھے پھر دو رکعت نماز نفل ادا کرتے تھے۔ بعض نے کہا کہ آپ زم زم سے غسل فرمایا کرتے تھے اور مقام ابراہیم پر دو نفل ادا کرتے تھے۔“^④

اسی زمرہ محدثین میں سے الامام، الحافظ ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن ابن الفضل بن بہرام الداری بھی ہیں۔ جو امام داری کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ ۱۸۱ھ کو پیدا ہوئے۔ یاد رہے کہ عظیم محدث عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ کی وفات اسی ۱۸۱ھ میں ہوئی۔ آپ نے کثرت سے سفر کیا اور اکثر بلاد اسلام کا سفر کیا، نیز دور دراز شہروں میں گشت کر کے علم حدیث کو جمع کیا۔ آپ کے مشہور اساتذہ میں سے آدم بن ابی ایاس، عمرو بن زرارہ، محمد بن قدامہ، یحییٰ بن حماد، یزید بن ہارون اور یونس بن محمد المؤدب ہیں۔

مشہور تلامذہ میں سے امام مسلم، ابوداؤد، ترمذی، حقی بن مخلد الاندلسی اور ابو زرعہ الرازی ہیں۔

آپ کی مصنفات میں سے ”سنن یا مسند الداری“، ”التفسیر“ اور ”الجامع“ ہے۔ آپ کی وفات یوم الترویہ بعد العصر ۲۵۵ھ میں ہوئی۔ اور یوم عرفہ کو جمعہ کے دن آپ کی تدفین ہوئی۔ اس وقت آپ کی عمر ۷۵ برس تھی۔

آپ بہت بڑے محدث تھے۔ آپ کی سنن اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ سنن کے شروع میں بہت عظیم مقدمہ تحریر کر دیا کہ جس میں علم، اہل علم کی فضیلت، منہج اہل الحدیث کے فضائل اور پھر بدعات، خرافات

② مصنف عبدالرزاق: ۳۶۴/۸.

④ حوالہ ایضاً.

① التاريخ ليحيى بن معين: ۲/۲۱۳.

③ مدارج النبوة: ۱/۴۶۳.

اور رائی اور اہل الرائے کی مذمت ٹھیک ٹھاک بیان کردی۔ جو کہ سنن ابن ماجہ اور سنن دارمی کا خاص امتیاز ہے، کہ ان ائمہ نے اپنی اپنی تالیف و تصنیف کے شروع میں مقدمے تحریر کر دیے۔ ذخیرہ حدیث کو جمع و تدوین کرتے ہوئے ابواب فقہ کے مطابق مرتب کیا۔ ایسی کتب جو اس طرز پر مرتب کی گئی ہوں انہیں ”سنن“ کہا جاتا ہے۔ مشہور کتب سنن، سنن اربعہ یعنی سنن ابوداؤد، سنن ترمذی، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ اور السنن الکبریٰ امام نسائی، سنن مجتبیٰ امام نسائی، السنن الکبریٰ امام بیہقی اور السنن سعید بن منصور وغیرہ ہیں۔^①

اصحاب السنن کا منہج تو یہ ہے کہ صرف احادیث مرفوعہ کو ذکر کیا جائے۔ وہ اپنی کتب میں موقوف یا مقطوع روایات سے اجتناب کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن بعض کتب سنن میں ان میں سے سنن دارمی بھی ہے، غیر مرفوع احادیث پائی جاتی ہیں اور یہ صرف استشہاد کے طور پر ہے۔

سنن دارمی کے اندر کچھ ثلاثیات بھی موجود ہیں، ثلاثیات سے مراد ایسی احادیث ہیں جس کے راوی اوّل اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان تین واسطے ہوں۔ یہ چیز امام دارمی کی علو اسناد پر دلالت کرتی ہے۔

سنن دارمی کی کتب کی تعداد ۲۳ ہے۔ اوّل ”کتاب الطہارۃ“ ہے۔ اور آخری کتاب ”فضائل القرآن“ ہے۔ سنن دارمی کو کتب سنن میں ایک مقام حاصل ہے۔ امام دارمی نادر روایات بھی لاتے ہیں۔ جو دوسری کتب حدیث میں کم ملتی ہیں۔ اور یہ بات امام دارمی کی وسعت اطلاع علی الحدیث پر دال ہے۔ چنانچہ امام ابو حاتم الرازی فرماتے ہیں۔ وہ ثقہ اور صدوق تھے۔^②

امام محمد بن عبداللہ بن عمیر فرماتے ہیں: زہد و ورع اور حفظ حدیث میں دارمی ہم پر بھاری تھے۔^③ محمد بن بشار فرماتے ہیں: دنیا میں چار حفاظ حدیث گزرے ہیں۔ ان میں ابو زرعہ، نیساپور میں امام مسلم، سمرقند میں امام دارمی اور بخاری میں محمد بن اسماعیل۔^④

اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ فضل کیا کہ آج ہم امام دارمی کی سنن کو ترجمہ، تخریج اور فوائد کے ساتھ شائع کر کے مسرور اور اس کو اللہ کے شکر یہ کا ذریعہ سمجھ رہے ہیں۔ ترجمہ کا کام مولانا عبدالستار حماد حفظہ اللہ کی نگرانی میں ان کی بیٹی نے بطریق احسن سرانجام دیا۔ ترجمہ میں حتی المقدور یہ کوشش کی گئی ہے کہ یہ نہایت سلیس اور عام

① معجم اصطلاحات حدیث از ڈاکٹر سہیل حسن، ص: ۱۵۵۔ طبع ادارہ تحقیقات اسلامیہ، اسلام آباد۔

② الجرح والتعديل: ۵/ت: ۴۵۸۔

③ شذرات الذهب: ۲/۱۳۰۔

④ سیر اعلام النبلاء: ۱۲/۲۲۶۔ تفصیل کے لیے دیکھیں: الأنساب: ۶/۲۸۰۔ تہذیب الکمال: ۱۵/۲۱۰۔ لب اللباب:

۱/۳۰۸۔ ۲/۲۶۔ الرسالة المستطرفة، ص: ۳۲۔ الکامل فی التاریخ: ۷/۲۱۷۔ الثقات لابن حبان: ۸/۳۶۴۔

ہم ہو نیز مقصود پر حاوی ہو۔ جب کہ شرح اور تخریج کا کام مولانا عبدالمنان راسخ حفظہ اللہ نے کیا۔ ضعیف حدیث اور ضعیف رواۃ کی نشان دہی کرتے ہوئے اسماء الرجال کی مستند اور مشہور کتب کے حوالہ جات ذکر کر دیے ہیں۔ اور اگر کسی حدیث میں کہیں کوئی ابہام، اشکال یا تعارض ظاہری ہے نہایت اختصار اور محققانہ طرز پر ابہام کی وضاحت اور تعارض کا توافق پیش کیا ہے۔ مشہور شروحات حدیث اور دیگر متعلقہ کتب سے حوالہ جات جمع نقل کر دیے۔ مذہبی تعصب سے بالاتر ہو کر اختلافی مسائل کا حل کتاب و سنت اور فہم و عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔ جزاء اللہ خیراً فی الدنیا والآخرۃ۔

اس کام کو یعنی سلسلہ نشر الحدیث کو شروع کیے تقریباً گیارہ سال سے زائد عرصہ بیت چکا ہے۔ اس راہ میں کافی مصائب، پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن وہ پریشانیاں ایسے ختم ہوئیں کہ سوچ سے بالاتر بات ہے۔ مشکلیں اتنی پڑیں کہ آساں ہو گئیں

خدمت حدیث رسول ﷺ کا کام شروع کرنے کے چند ایک مقاصد تھے:

۱۔ مارکیٹ میں ترجمہ شدہ کتب کے بعض مقامات کے ترجمے دقیق تھے۔ بعض مقامات قاری سمجھ نہیں سکتا تھا اور بعض کے تراجم موجود نہیں تھے۔

۲۔ دیارِ غیر میں تبلیغ کے دوران ضرورت پڑے تو بندہ ترجمہ شدہ کتاب پیش کر سکے۔

۳۔ صحیحین کے علاوہ دوسری کتب میں ضعیف روایات موجود تھیں، تو ترجمہ کے ساتھ تحقیق و تخریج پیش کر کے لوگوں کو ضعیف پر عمل کرنے سے بچانا مقصود تھا۔

۴۔ بیرونِ ممالک میں لوگوں کا مزاج دیکھ کر ترجمہ، تخریج اور فوائد کے ساتھ کتب حدیث کو شائع کرنے کو مناسب سمجھا ہے۔ ممکن ہے ملک پاکستان کا مزاج اسے ثقیل جانے۔

یہ ایک جملہ معترضہ تھا، مناسب تھا کہ اسے بیان کر دیا جائے۔ بہر حال خدمت حدیث کے راستے میں سب رکاوٹیں اور پریشانیاں ختم ہوتی گئیں۔ ان کٹھن حالات میں شیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ سے مشاورت جاری رہتی۔ جب کبھی ان سے مشورہ کیا یا ساتھیوں کے بعض خدشات کا ذکر کیا تو وہ قرآن مجید کی اس آیت کی تلاوت فرما کر تسلی دیا کرتے اور کام کو جاری رکھنے کی تلقین کرتے:

﴿ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝﴾ (الحديد: ۲۱)

کٹھن اور مشکل اور پریشان کن حالات میں بھی ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل سے مایوس نہ ہوئے۔

فان مع العسر يسرا .

بالآخر ابو مومن منصور احمد حفظہ اللہ ”مالک اسلامی اکادمی، لاہور“ سے اس کام کے متعلق بات چیت ہوئی، تو طے پایا کہ وہ ہمارے ساتھ اس معاملہ میں حتی الوسع تعاون کریں گے۔ انہی کے توسط سے بھائی محمد رمضان محمدی حفظہ اللہ سے ملاقات ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے اس کام کو بڑی ترتیب، ذمہ داری اور اخلاص کے ساتھ شروع کروادیا۔ اور اس حساب سے کام کی مینجمنٹ کی کہ ثمرات ملنا شروع ہو گئے۔ ذخیرہ حدیث میں سے صحیح ابن حبان، سنن دارمی، شمائل ترمذی، السنة للمروزی، السنة لابن ابی عاصم اور مسند ابی عوانہ، سلسلہ صحیحہ اور صحیفہ ہمام بن منبہ یہ وہ کتب حدیث ہیں جن کی تخریج، ترجمہ اور فوائد کا کام بالکل مکمل ہونے کے بعد کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ کے آخری مراحل طے کر رہی ہیں۔ اور اس کے علاوہ دوسری کتب حدیث بھی ترجمہ، تخریج اور کمپوزنگ کے مراحل طے کر چکی ہیں۔ جبکہ فوائد کا کچھ کام باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اہل و مال میں برکت عطا فرمائے۔ ان کا تعاون اور خدمت قابل قدر ہے۔ اس موقع پر ابو مومن منصور حفظہ اللہ بھی شکریہ کے لائق ہیں کہ جنہوں نے ہمارے ادارے ”انصار السنہ پہلی کیشنز“ کی جمیع کتب کی اشاعت کا ذمہ اٹھا رکھا ہے۔ ان کی حوصلہ افزائی کہ ہم اس کام میں دن بدن آگے بڑھ رہے ہیں۔ وکان اللہ شاکراً علیماً۔

فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ منہج سلف صالحین کی حامل شخصیت کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں کہ ان کے اشراف اور ہر قدم پر رہنمائی کی وجہ سے یہ کام پایہ تکمیل تک پہنچ رہا ہے۔ حافظ حامد محمود الخضریٰ کے لیے بھی دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت مند رکھے اور زیادہ محنت کرنے کی توفیق بخشے کہ وہ اخلاص کے ساتھ قلمی جہاد میں ہمارے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ اور اس پر مستزاد حدیث کی بعض کتب کے ترجمہ، تخریج اور فوائد لکھنے اور لکھوانے کی ذمہ داری بھی انہوں نے قبول کر رکھی ہے۔ ان کا تعاون ہمارے لیے حوصلہ افزا ہے۔

نظر ثانی کا کام فضیلۃ الشیخ محمد سعید کلیدی حفظہ اللہ اور حافظ مطیع اللہ حفظہ اللہ نے بڑی عرق ریزی کے ساتھ سرانجام دیا۔ بعض مقامات پر اضافہ جات اور بعض چیزوں کو حذف کیا۔ اس کتاب کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں ہمارے جن احباب اور معاونین نے کرم فرمائی کی ہے، جناب عبدالرؤف (کمپوزر)، ممبران ادارہ جناب ابو یحییٰ محمد طارق، منصور سلیم، محمد ناظر سدھو، محمد ساجد، محمد منصور سخیر، مرزا ذاکر احمد، عبدالرحمن گجر اور محمد نواز حفظہم اللہ، ہم ان سب کے بھی تہہ دل سے ممنون ہیں اور ان کے لیے دعا گو ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہتر جزا عطا فرمائے۔

حدیث کی اس عظیم کتاب کی اشاعت کا اصل مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کی برکت سے قوم میں وہی اخلاقی، مذہبی اور علمی روح پیدا کر دے جو ہمارے سلف صالحین کے اندر موجود تھی۔ اللہ رب العزت کے حضور سر بسجود ہو کر التجا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے اس عمل کو قبول فرماتے ہوئے، اسے ہمارے والدین، اہل خانہ، اساتذہ کرام اور جملہ احباب کے لیے صدقہ جاریہ بنادے۔ نیز علم کے ساتھ عمل کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

بقولِ سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ”ویل لمن لا یعلم ولا یعمل مرة، ویل لمن یعلم ولا یعمل سبع مرات“..... ”اس شخص کو ہلاکت، ایک مرتبہ ہے جو جانتا بھی نہیں، عمل بھی نہیں کرتا، اور اس شخص کے لیے سات مرتبہ ہلاکت ہے جو جانتا ہے اور عمل نہیں کرتا ہے۔“

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و صحبہ أجمعین .

مجلس شوریٰ ادارہ

محمد اکرم سلفی ابو طلحہ صدیقی
محمد شاہد انصاری ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی
انصار السنہ پبلی کیشنز، لاہور۔



امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالاتِ زندگی

نام و نسب اور نسبت:

ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن بن فضل بن بہرام بن عبد الصمد التیمی الدارمی السمرقندی۔

آپ امام دارمی کے نام سے مشہور ہیں یہ بنودارم بن مالک بن حنظلہ بن زید بن مناة بن تمیم کی طرف نسبت ہے۔ (لب اللباب ۳۰۸/۱) آپ کی نسبت میں تیمی بھی ملتا ہے۔ یہ تیم بن مرہ کی طرف نسبت ہے جو بنودارم کے آباؤ اجداد میں سے تھے۔ (الانساب: ۴۷۸/۱)

آپ کو سمرقندی بھی کہا جاتا ہے یہ سمرقند کی طرف نسبت ہے جو ماوراء النہر کا ایک عظیم شہر ہے اور یہاں بے شمار علماء و افاضل پیدا ہوئے۔ امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی شہر میں پیدا ہوئے۔

ولادت:

امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ ۱۸۱ھ میں پیدا ہوئے۔ جیسا کہ خووان سے صراحت ہے کہ ”میں اسی سال پیدا ہوا جس سال عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فوت ہوئے اور عبد اللہ بن مبارک نے ۱۸۱ھ میں وفات پائی۔ (تہذیب الکمال: ۲۱۶/۱۵) نشاۃ علمی:

امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ کے تذکرہ نویسوں نے یہ تفصیل نہیں لکھی کہ آپ نے ابتدائی تعلیم کہاں سے حاصل کی۔ اسی طرح آپ کے رحلاتِ علمیہ کے بارے میں بھی تفصیلات قلم بند نہیں کیں بلکہ یہی ذکر کیا ہے کہ آپ حدیث رسول ﷺ کی تحصیل کے لیے بہت زیادہ سفر کرنے والوں میں سے ایک تھے۔ اسی طرح حدیث نبوی کو جمع کرنے والوں اور حفظ کرنے والوں میں سے ایک تھے اور ثقاہت و صداقت، زہد و ورع اور حفظ و اتقان جیسی عظیم صفات سے متصف تھے۔

اساتذہ کرام:

امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث، فقہ اور دیگر علوم کے بڑے بڑے ماہرین سے کسب فیض کیا، ان تمام شیوخ و اساتذہ کا تذکرہ ایک ہی جگہ کرنا بڑے طویل وقت کا متقاضی ہے چند کے نام یہ ہیں:

ابراہیم بن المنذر الحزامی، احمد بن اسحاق الحضرمی، احمد بن الحجاج المروزی، احمد بن حمید الکوفی، احمد بن

ابی شعیب الحرانی، احمد بن عبدالرحمن بن بکار البسری، آدم بن ابی یاس، اسحاق بن عیسیٰ بن الطباع، اسماعیل بن ابی اویس، الاسود بن عامر شاذان، بشر بن ثابت البزار، جعفر بن عون، حبان بن ہلال، حجاج بن منہال، الحسن بن احمد بن ابی شعیب الحرانی، الحسن بن الربیع الجبلی، الحکم بن المبارک، ابو الیمان الحکم بن نافع، حیوة بن شریح الحمصی، خالد بن مخلد، خلیفہ بن خیاط، روح بن اسلم، زکریا بن عدی، زید بن یحییٰ بن عبید الدمشقی، سعد بن حفص الطحی، سعید بن منصور، سلیمان بن حرب، صدقہ بن الفضل المروزی، ابو عاصم الضحاک بن مخلد، عاصم بن علی بن عاصم، عاصم بن یوسف، عبداللہ بن جعفر الرقی، عبداللہ بن عمران الاصبہانی، عبداللہ بن یحییٰ الثقفی، عبدالرحمن بن ابراہیم دحیم، عبدالصمد بن عبدالوارث، عبدالوہاب بن سعد الدمشقی، عبدان بن عثمان المروزی، عبید اللہ بن موسیٰ، عثمان بن عمر بن فارس، عصمۃ بن الفضل النیسابوری، عفان بن مسلم، علی بن عبد الحمید المعنی، عمر بن حفص بن غیاث، عمرو بن زرارة النیسابوری، عمرو بن عاصم الکلابی، عمرو بن عون الواسطی، العلاء بن عصیم، فزوة بن ابی المغراء، ابو نعیم الفضل بن دکین، ابو عبید القاسم بن سلام، القاسم بن کثیر، قبیصہ بن عقبہ، محمد بن سلام الیکندی، محمد بن عبداللہ الرقاشی، محمد بن یوسف الفریابی، مخلد بن مالک الرازی الجمال، مروان بن محمد الطاطری، مکی بن ابراہیم، نعیم بن حماد، ہارون بن معاویہ الحمصی، یحییٰ بن یحییٰ النیسابوری، یزید بن ہارون، یعلیٰ بن عبید الطنافسی، یوسف بن یعقوب الصفار، یونس بن محمد المؤدب۔

امام دارمی کے تلامذہ:

امام مسلم بن الحجاج قشیری، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث، امام محمد بن عیسیٰ ترمذی، ابراہیم بن ابی طالب النیسابوری، احمد بن محمد بن الفضل البجستانی، اسحاق بن ابراہیم ابو یعقوب الوراق، قتی بن مخلد الاندلسی، داؤد بن سلیمان القطان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن محمد بن صالح السمرقندی، ابو زرعة عبید اللہ بن عبد الکرم الرازی، عبید اللہ بن واصل البخاری الحافظ، عمر بن محمد بن بھیر البھیری، ابو سعید عمرو بن الحسن الجزری، عیسیٰ بن عمر بن العباس السمرقندی، ابو حاتم محمد بن ادیس الرازی، محمد بن اسماعیل البخاری، محمد بن بشار بن دار، محمد بن عبداللہ بن سلیمان الحضرمی، محمد بن عبدوس بن کامل السراج، محمد بن موسیٰ بن الہذیل النسفی، محمد بن النضر الجارودی، محمد بن نعیم بن عبداللہ النیسابوری، محمد بن یحییٰ الذہلی، مکی بن محمد بن احمد بن ماہان اللخمی الحافظ۔

امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ محدثین و مؤرخین کی نظر میں:

☆ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی پر دنیا (اپنی تمام تر زیب و زینت کے

ساتھ) پیش کی گئی لیکن انہوں نے اسے قبول نہ کیا۔“ (سیر اعلام النبلاء: ۲۲۹/۱۲)

☆ محمد بن عبد اللہ مخزومی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ”اے اہل خراسان! جب تک عبد اللہ بن عبد الرحمن داری تمہارے درمیان موجود ہیں اس وقت تک کسی اور کے پاس اپنا وقت برباد نہ کرو۔“ (تاریخ بغداد: ۳۱۱۰-۳۰، سیر اعلام النبلاء: ۲۲۶/۱۲)

☆ ابو حامد بن الشرقي کہتے ہیں: ”خراسان کی سرزمین نے پانچ ائمہ حدیث پیدا کیے ہیں:

۱۔ محمد بن یحییٰ ۲۔ محمد بن اسماعیل ۳۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن

۴۔ مسلم بن الحجاج ۵۔ ابراہیم بن ابی طالب۔“ (سیر اعلام النبلاء: ۲۲۷/۱۲)

☆ رجاء بن جابر المرزبی کہتے ہیں: ”میں نے احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، علی بن المدینی اور امام شاذکونی کو دیکھا لیکن عبد اللہ بن عبد الرحمن داری جیسا حافظ کسی کو نہ پایا۔“

بلکہ فرماتے ہیں: ”میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن داری سے بڑھ کر حدیث رسول ﷺ کا عالم کوئی نہیں دیکھا۔“ (تاریخ بغداد: ۳۱۱۰)

☆ امام ذہبی رحمہ اللہ نے ”سیر اعلام النبلاء“ کی بارہویں جلد میں امام داری رحمہ اللہ کا تفصیلی تعارف لکھا ہے۔ آغاز کلام میں آپ رقم طراز ہیں کہ ”امام داری رحمہ اللہ چند بڑے محدثین میں سے ایک تھے۔ آپ درجہ امامت پر فائز تھے اور حفظ و ضبط آپ کا خصوصی وصف تھا۔“ (سیر اعلام النبلاء: ۲۲۴/۱۲)

☆ امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”الثقات“ میں لکھا ہے کہ ”آپ بڑے مضبوط حفظ و ضبط کے مالک تھے اور ان اہل اللہ میں سے تھے جنہوں نے دس طریقوں سے حدیث کی خدمت کی:

(۱) احادیث کو حفظ کیا۔ (۲) احادیث کو جمع کیا۔ (۳) احادیث میں سمجھ داری حاصل کی۔ (۴) مجلس حدیث قائم کی۔ (۵) حدیث کے فن میں کتابیں لکھیں۔ (۶) اپنے شہر میں حدیث کا چرچا کیا۔ (۷) عمل بالحدیث کی طرف بلاتے رہے۔ (۸) مخالفین حدیث کا قلع قمع کیا۔ (۹) محدثین عظام کا دفاع کیا۔ (۱۰) خود عامل بالحدیث کا اعلیٰ منصب پایا۔“ (کتاب الثقات: ۳۶۴/۸)

☆ امام ابو حاتم بن ابی شیبہ فرماتے ہیں: ”حفظ و ضبط میں امام داری رحمہ اللہ کا معاملہ لوگوں کی تعریف و مدح کا محتاج نہیں ہے، وہ بلا ریب حفظ و ضبط کے بلند مقام پر فائز تھے۔“ (تاریخ بغداد: ۳۲۱۰)

☆ محمد بن بشار کہتے ہیں: ”دنیا میں چار لوگوں کو علی الاطلاق حافظ کہا جاسکتا ہے: (۱) ابو زرہ الرازی۔ (۲) مسلم بن الحجاج القشیری۔ (۳) عبد اللہ بن عبد الرحمن الداری۔ (۴) محمد بن اسماعیل البخاری۔“

(سیر اعلام النبلاء: ۲۲۶/۱۲)

☆ خطیب بغدادی اپنی ”تاریخ“ میں لکھتے ہیں کہ ”امام دارمی رحمہ اللہ عقل کی غایت اور فضل کی انتہا کو پہنچے ہوئے تھے اور دیانت و حلم، زہد و تقویٰ، عبادت و ریاضت اور اجتہاد میں ضرب المثل تھے۔“ (تاریخ بغداد: ۲۹/۱۰)

تصانیف:

امام دارمی رحمہ اللہ جیسی شخصیت جس کے بے شمار اساتذہ ہوں اور جو علم دین کے لیے بے شمار سفر کر چکا ہو اور جس کے بارے میں محدثین و مؤرخین کے (جیسا کہ اوپر گذرا) انتہائی عمدہ اقوال ہوں، طبعی طور پر وہ ضرور اپنے پیچھے ایسی چیزیں چھوڑتا ہے جو اس کے لیے صدقہ جاریہ ہوں۔ تلامذہ کے علاوہ آپ نے حدیث و تفسیر میں کتابیں بھی لکھیں۔ جن میں سے چند (جن کو محفوظ کیا گیا) یہ ہیں:

۱۔ السنن:..... سنن کے ساتھ ساتھ ”مسند“ کے نام سے بھی معروف ہے۔ بے شمار دفعہ شائع ہو چکی ہے اس کے اصل مخطوط لندن، قاہرہ، کوالپور، حیدر آباد، دمشق اور مدینہ منورہ کے مکتبات میں موجود ہیں۔

اردو زبان میں پہلی مرتبہ تحقیق و تخریج اور فوائد کے ساتھ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

۲۔ التفسیر:..... امام ذہبی نے ”سیر اعلام النبلاء“ (۲۲۸/۱۲) اس کا تذکرہ کیا ہے، نامعلوم اس کا اصل مخطوط کس جگہ پر ہے۔

۳۔ الجامع:..... خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔ (تاریخ بغداد: ۲۹/۱۰)

وفات:

امام دارمی ۲۵۵ھ یوم الترویہ کو نماز عصر کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انہیں یوم عرفہ کو جمعہ المبارک کے دن سپرد خاک کیا گیا۔

تفصیلی تذکرہ کے لیے ملاحظہ فرمائیں: الانساب از امام سمعی (۲۸۰/۶)، تاریخ بغداد (۲۹/۱۰)، تذکرۃ الحفاظ (۵۳۴/۲)، تہذیب الکمال (۲۱۰/۱۵)، تہذیب التہذیب (۲۹۴/۵)، البحر والتعذیل (۹۹/۵)، خلاصۃ تہذیب الکمال (۲۰۴)، الرسالة المستطرفة (۳۲)، طبقات الحفاظ (۲۳۵)، شذرات الذہب (۱۳۰/۲)، تقریب التہذیب (۴۲۹/۱)، الکامل فی التاریخ (۲۱۷/۷)، الثقات (۳۶۴/۸)۔

راقم الحروف

منیر احمد وقار

۲۷۔ جولائی ۲۰۰۹ء

استاذ الحدیث جامعہ أم حبیبہ للبنات

لاہور۔ پاکستان

الْمُقَدِّمَةُ

[1]....بَاب مَا كَانَ عَلَيْهِ النَّاسُ قَبْلَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْجَهْلِ وَالضَّلَالَةِ
اس جہالت اور گمراہی کا بیان جس پر لوگ نبی ﷺ کے مبعوث ہونے سے پہلے تھے

1- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّوَ أَخَذُ الرَّجُلُ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ ((مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخِذْ بِمَا كَانَ عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ)) ❶

حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ اس نے عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آدمی اپنے ان اعمال کی وجہ سے پکڑا جائے گا جو اس نے جاہلیت میں کیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اسلام میں اچھے کام کیے اسے جاہلیت کے کاموں کے بدلہ میں نہیں پکڑا جائے گا۔ اور جس نے حالت اسلام میں برے کام کیے اسے اگلے اور پچھلے کاموں کے بدلہ میں پکڑا جائے گا۔“

فوائد:..... قبولیت اسلام انسان کے سبھی گناہوں کے کفارہ بن جاتا ہے گویا کہ انسان آج ہی لباسِ خاکی میں نمودار ہوا ہے، جیسا کہ بخاری کے الفاظ ہیں: (یکفر الله عنه كل سيئة) اللہ تعالیٰ قبول اسلام کی برکت سے پچھلی ہر برائی مٹا دیتے ہیں۔ اور کلمہ گو کے قتل پر اسامہ رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے ڈانٹا تو ان کا کہنا کہ ”کاش میں آج مسلمان ہوا ہوتا“ سے واضح ہے۔ البتہ ”اساء فی الاسلام“ سے جمہور محدثین نے کفر ہی مراد لیا ہے۔ یعنی مرتد ہو کر آدمی فوت ہوا تو اس سے اسلام سے قبل اور بعد والے سبھی گناہوں کی باز پرس ہوگی۔

❶ صحیح بخاری۔ کتاب استتابة المرتدين، باب اثم من اشرك بالله حديث: 6921۔ صحیح مسلم۔ کتاب الایمان، باب هل يؤخذ باعمال الجاهلية، حديث: 318-319۔

2- أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ النَّضْرِ الرَّمْلِيُّ عَنْ مَسْرَّةَ بْنِ مَعْبِدٍ مِّنْ بَنِي الْحَارِثِ ابْنِ أَبِي الْحَرَامِ مِنْ لَحْمٍ.....

وضمن سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اس نے عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول! ہم جہالت والے اور بتوں کے پجاری تھے، ہم اولاد کو قتل کرتے تھے۔ اور میری ایک بیٹی تھی جب وہ باتیں کرنے لگی اور جب میں اسے بلاتا تو وہ میرے بلانے سے بہت خوش ہوتی۔ میں نے اسے ایک دن بلایا تو وہ میرے پیچھے چلی آئی۔ میں چلنے لگا حتیٰ کہ ایک کنویں کے پاس آیا، جو میرے گھر سے دور نہ تھا، میں نے اس کے ہاتھ کو پکڑا اور اسے کنویں میں گرا دیا۔ آخر وقت تک وہ کہتی رہی: ”اے میرے ابا جان! اے میرے ابا جان!“ رسول اللہ ﷺ رونے لگے حتیٰ کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اس آدمی سے نبی کریم ﷺ کے ساتھیوں میں سے ایک نے اس آدمی سے کہا: ”تو نے رسول اللہ ﷺ کو غمگین کر دیا ہے۔“ آپ نے اس شخص سے فرمایا: ”ٹھہرو! یہ آدمی اس چیز کے متعلق سوال کرتا ہے جس کے بارہ میں بہت فکر مند ہے۔“ پھر آپ نے اس سے فرمایا: ”میرے پاس اپنی بات کو دھراؤ۔“ اس نے بات دھرائی تو آپ ﷺ (پھر) رونے لگے حتیٰ کہ آپ کے آنسو داڑھی پر گرنے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”تحقیق اللہ نے جہالت کے تمام کاموں کو معاف کر دیا ہے۔ اس لیے اب تو نئے سرے سے عمل شروع کر۔“

فوائد: یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام سے قبل کی ہر کمی کوتاہی معاف ہے نیز اس حدیث میں عورت پر اسلام کے احسانات کی ایک عظیم جھلک ہے۔ لیکن اس کے باوجود آج کفار کی نقالی میں کچھ

عَنِ الْوَضِيِّ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ جَاهِلِيَّةٍ وَعِبَادَةَ أَوْثَانٍ فَكُنَّا نَقْتُلُ الْأَوْلَادَ وَكَانَتْ عِنْدِي بِنْتُ لِي فَلَمَّا أَجَابَتْ وَكَانَتْ مَسْرُورَةً بِدُعَائِي إِذَا دَعَوْتُهَا فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَاتَّبَعَتْنِي فَمَرَرْتُ حَتَّى أَتَيْتُ بَيْتًا مِنْ أَهْلِي غَيْرَ بَعِيدٍ فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا فَرَدَّيْتُ بِهَا فِي الْبَيْتِ وَكَانَ آخِرَ عَهْدِي بِهَا أَنْ تَقُولَ يَا أَبَتَاهُ يَا أَبَتَاهُ فَبَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى وَكَفَ دَمْعُ عَيْنَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْزَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ كُفِّ فَإِنَّهُ يَسْأَلُ عَمَّا أَهَمَّهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَعِدْ عَلَيَّ حَدِيثَكَ فَأَعَادَهُ فَبَكَى حَتَّى وَكَفَ الدَّمْعُ مِنْ عَيْنَيْهِ عَلَى لِحْيَتِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ وَضَعَ عَنِ الْجَاهِلِيَّةِ مَا عَمِلُوا فَاسْتَأْنِفْ عَمَلَكَ. ❶

روشن خیال مسلمان عورتیں اسلامی تعلیمات سے نالاں نظر آتی ہیں حالانکہ اسلام نے عورت پر جو پابندی بھی عائد کی ہے اسی میں اس کی خیر کا سامان ہے۔

3- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمُؤَدِّبِ عَنِ الْأَعْمَشِ.....

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَوْلَايَ أَنَّ أَهْلَهُ بَعَثُوا مَعَهُ بِقَدَحٍ فِيهِ زُبْدٌ وَلَبَنٌ إِلَى آلِهِتِهِمْ قَالَ فَمَنْعَنِي أَنْ أَكُلَ الزُّبْدَ لِمَخَافَتِهَا قَالَ فَجَاءَ كُلُّبٌ فَأَكَلَ الزُّبْدَ وَشَرِبَ اللَّبَنَ ثُمَّ بَالَ عَلَى الصَّنَمِ وَهُوَ إِسَافٌ وَنَائِلَةٌ قَالَ هَارُونُ كَانَ الرَّجُلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا سَافَرَ حَمَلَ مَعَهُ أَرْبَعَةَ أَحْجَارٍ ثَلَاثَةً لِقَدْرِهِ وَالرَّابِعَ يَعْبُدُهُ وَيُرَبِّي كُلْبَهُ وَيَقْتُلُ وَلَدَهُ. ❶

مجاہد اپنے غلام سے بیان کرتے ہیں کہ اس کے گھر والوں نے اسے اپنے معبودوں کے پاس ایک پیالہ دے کر بھیجا جس میں دودھ اور مکھن تھا۔ اس نے کہا کہ مجھے بتوں کے خوف نے مکھن کھانے سے روک دیا۔ اس نے کہا: ”پس ایک کتا آیا اس نے مکھن کھایا اور دودھ پی لیا۔ پھر اس نے بتوں پر پیشاب کر دیا اور وہ بت اساف اور نائلہ تھے۔“ ہارون نے کہا: ”جاہلیت میں جب آدمی سفر کرتا تو اپنے ساتھ چار پتھر لے جاتا تین پتھروں کا وہ چولہا بناتا اور چوتھے کی پوجا کرتا تھا۔ اور وہ اپنے کتوں کی پرورش کرتے اور اپنی اولاد کو قتل کر دیتے۔“

فوائد:..... شرک اور عقل کا ایک دوسرے کی ضد ہونا واضح ہوتا ہے کیونکہ مشرک اپنے معبود کی بے بسی کو دیکھتے ہوئے بھی سمجھنے سے عاری رہتا ہے نیز کتوں کا پالنا اور اپنی اولاد مرا و بیٹیوں کو زندہ ورگور کر دینا وغیرہ یہ عقل کے دیوالیہ پن کی علامات ہیں۔

4- حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا رِيحَانُ هُوَ ابْنُ سَعِيدِ السَّامِيِّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ هُوَ ابْنُ مَنصُورٍ.....

عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا أَصَبْنَا حَجَرًا حَسَنًا عَبْدَنَاهُ وَإِنْ لَمْ نُصِبْ حَجَرًا جَمَعْنَا كُثْبَةً مِّنْ رَّمَلٍ ثُمَّ جِئْنَا بِالنَّاقَةِ الصَّفِيِّ فَتَفَاجَّ عَلَيْهَا

ابو رجاء بیان کرتے ہیں کہ ہم جاہلیت میں جب کوئی خوبصورت سا پتھر دیکھتے، ہم اس کی پوجا کر لیتے اور جب ہمیں کوئی پتھر نہ ملتا تو ریت کی ڈھیری بنا کر اس پر ایک دودھ والی اونٹنی کو کھڑا کر کے دودھ دوھتے۔ حتیٰ کہ ہم

❶ ”اسنادہ حسن“ اس کو روایت کرنے میں امام داری متفرد ہیں۔ البتہ اس جیسی روایت مسند احمد جلد ۳: صفحہ ۴۲۵ پر صحیح سند سے موجود ہے۔

دیکھتے کہ ڈھیری تر ہوگئی ہے پھر جب تک ہم اس جگہ قیام کرتے اس ڈھیری کی پوجا کرتے رہتے۔

فَنَحْلِبُهَا عَلَى الْكُتْبَةِ حَتَّى نَرُوبَهَا ثُمَّ نَعْبُدُ تِلْكَ الْكُتْبَةَ مَا أَقْمَنَا بِذَلِكَ الْمَكَانِ. قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الصَّفِيُّ الْكَثِيرَةُ الْأَلْبَانِ ((فَتَفَاجَّ يَعْنِي: النَّاقَةُ إِذَا فَرَجَتْ بَيْنَ رِجْلَيْهَا لِلْحَلَبِ وَالْفَجَّ: الطَّرِيقُ الْوَاسِعُ وَجَمْعُهُ: فِجَاجٌ)) ❶

فوائد: ریت کا چونکہ ہوا سے بکھرنے کا اندیشہ ہوتا ہے لہذا اس کو جمانے کے لیے تری کا اہتمام کرتے اور چونکہ سب سے عمدہ تر چیز دودھ ہی موقع پر موجود ہوتا چنانچہ اس کی تری کا استعمال کر لیتے۔

[2]..... بَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُتُبِ قَبْلَ مَبْعَثِهِ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ کے مبعوث ہونے سے قبل، سابقہ کتب میں آپ کے حالات

5- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ

عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ قَالَ كَعْبٌ نَجْدُهُ مَكْتُوبًا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَظٌ وَلَا غَلِيظٌ وَلَا صَخَابٌ بِالْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلَكِنْ يَغْفِرُ وَيُغْفَرُ وَأُمَّتُهُ الْحَمَادُونَ يُكَبِّرُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى كُلِّ نَجْدٍ وَيَحْمَدُونَهُ فِي كُلِّ مَنْزِلَةٍ يَتَأَرَّرُونَ عَلَى أَنْصَافِهِمْ وَيَتَوَضَّئُونَ عَلَى أَطْرَافِهِمْ مُنَادِيَهُمْ يُنَادِي فِي جَوْ السَّمَاءِ صَفُّهُمْ فِي الْقِتَالِ وَصَفُّهُمْ فِي

ابوصالح بیان کرتے ہیں کہ کعب نے کہا ہم آپ کے حالات کو (تورات و انجیل میں) اس طرح لکھا ہوا پاتے ہیں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں نہ وہ سخت مزاج ہوں گے اور نہ سخت دل ہوں گے۔ اور نہ بازاروں میں چیخنے والے ہوں گے۔ اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیں گے۔ بلکہ وہ درگزر کریں گے اور بخش دیں گے۔ اور آپ کی امت کے لوگ اللہ کی بہت تعریف کرنے والے ہوں گے اور اللہ عزوجل کی بڑائی بیان کریں گے۔ اور ہر اونچی جگہ پر اس کی تعریف کریں گے۔ اور اپنی شلواریں نصف پنڈلیوں پر رکھیں گے۔ اور اپنے اعضاء کو دھوئیں گے۔ ان کا موذن

❶ "اسنادہ ضعیف" عباد بن منصور ضعیف و مدلس ہے۔ تہذیب التہذیب: 2/282 اس کو روایت کرنے میں بھی امام دارمی متفرد ہیں، نیز اس جیسی حسن روایت حلیۃ الاولیاء جلد: 2، صفحہ 306 پر موجود ہے۔

الصَّلَاةِ سَوَاءٌ لَهُمْ بِاللَّيْلِ دَوِيٌّ كَدَوِيٍّ
النَّحْلِ وَمَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ وَمُهَاجَرُهُ بِطَبِيبَةَ
وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ ❶

آسمان کی فضا میں اذان دے گا۔ لڑائی اور نماز میں ان کی
صفیں برابر ہوں گی۔ رات کے وقت ان کی (تہجد میں روہنے
کی) آواز شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ جیسی ہوگی۔ اور اس
(نبی ﷺ) کی پیدائش کی جگہ مکہ ہوگی اور ہجرت کی جگہ
مدینہ طیبہ اور اس کی بادشاہت شام میں ہوگی۔“

فوائد: یہ صفات سابقہ کتب سماوی میں موجود تھیں۔ قرآن میں ہے: ﴿يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُ
فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ﴾ یہود و نصاریٰ کا خیال تھا کہ پیغمبر ہونے کے لیے اس کا ذکر سابقہ کتب میں موجود
ہونا چاہیے اور مدعی نبوت میں ان مذکورہ صفات کا پایا جانا چاہیے۔ لیکن وہ باوجود علم کے کمال ڈھٹائی سے ان
واضح علامات کو نظر انداز کر دیتے۔ نیز غزوہ تبوک کے بعد اسلامی سلطنت شام تک وسعت اختیار کر گئی تھی۔

6- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي خَالِدٌ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي
هِلَالٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَسَامَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.....

عَنْ ابْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِنَّا
لَنَجِدُ صِفَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا
وَنَذِيرًا، وَحَرُزًّا، لِلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ عَبْدِي
وَرَسُولِي سَمِيَّتُهُ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَطٍ
وَلَا غَلِيظٍ وَلَا صَخَابٍ بِالْأَسْوَاقِ وَلَا
يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ مِثْلَهَا وَلَكِنْ يَغْفُو
وَيَتَجَاوَزُ وَلَنْ أَقْبِضَهُ حَتَّى نُقِيمَ الْمِلَّةَ
الْمُتَعَوِّجَةَ بَأَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
يَفْتَحُ بِهِ أَعْيُنًا عُمِيًّا وَآذَانًا صُمًّا وَقُلُوبًا
غُلْفًا. قَالَ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَأَخْبَرَنِي أَبُو
وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ كَعْبًا يَقُولُ

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم (پہلی کتابوں
میں) رسول اللہ ﷺ کی صفت اس طرح پاتے ہیں
کہ: ”بے شک ہم نے آپ کو گواہی دینے والا، خوشخبری
دینے والا، ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور ان پڑھوں کو
(عذاب سے) بچانے والا، تو میرا بندہ اور رسول ہے۔
میں نے اس کا نام ”بھروسہ کرنے والا“ رکھا۔ وہ نہ سخت
مزاج ہوگا اور نہ سخت دل ہوگا۔ اور نہ ہی بازاروں میں
چیننے والا ہوگا۔ اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دے گا۔ مگر
معاف کرنے والا اور درگزر کرنے والا ہوگا۔ میں اسے
فوت نہیں کروں حتیٰ کہ وہ ٹیڑھے طریقے کو سیدھا کر دے
یوں کہ گواہی دی جائے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔
اس کے ساتھ اللہ اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور

مِثْلَ مَا قَالَ ابْنُ سَلَامٍ ❶
 غافل دلوں کو کھول دے گا۔“ عطاء بن یسار نے کہا کہ مجھے
 ابو واقدی نے خبر دی ہے کہ اس نے کعب سے اسی طرح
 سنا، جس طرح ابن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

7- أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ عَوْفٍ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ.....

عَنْ ذِكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ كَعْبٍ فِي
 السَّطْرِ الْأَوَّلِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ
 عَبْدِي الْمُخْتَارُ لَا فَظٌ وَلَا غَلِيظٌ وَلَا
 صَخَابٌ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي
 بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلَكِنْ يَغْفِرُ وَيَغْفِرُ
 مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ وَهَجْرَتُهُ بِطَبِيبَةَ وَمُلْكُهُ
 بِالشَّامِ . وَفِي السَّطْرِ الثَّانِي مُحَمَّدٌ
 رَسُولُ اللَّهِ أُمَّتُهُ الْحَمَادُونَ يَحْمَدُونَ
 اللَّهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ يَحْمَدُونَ
 اللَّهَ فِي كُلِّ مَنْزِلَةٍ وَيُكَبِّرُونَهُ عَلَى كُلِّ
 شَرَفٍ رُغَاةِ الشَّمْسِ يُصَلُّونَ الصَّلَاةَ
 إِذَا جَاءَ وَقْتُهَا وَلَوْ كَانُوا عَلَى رَأْسِ
 كُنَاسَةٍ وَيَأْتِزِرُونَ عَلَى أَوْسَاطِهِمْ
 وَيُؤَضِّتُونَ أَطْرَافَهُمْ وَأَصْوَاتُهُمْ بِاللَّيْلِ
 فِي جَوِّ السَّمَاءِ كَأَصْوَاتِ النَّحْلِ ❷

ذکوان بن ابو صالح نے کعب سے نقل کیا ہے: (تورات
 کی) پہلی سطر (اسطورہ) میں یوں ہے: ”محمد ﷺ اللہ
 کے رسول اور میرے پسندیدہ بندے ہیں۔ نہ سخت مزاج
 ہوں گے اور نہ سخت دل ہوں گے۔ نہ بازاروں میں
 چلانے والے ہوں گے، نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیں
 گے۔ البتہ معاف کرنے والے اور بخشنے والے ہوں گے۔
 اس کی پیدائش کی جگہ مکہ ہوگی اور ہجرت کی جگہ (مدینہ)
 طیبہ، اور اس کا ملک شام ہوگا۔“ اور دوسری سطر میں اس
 طرح ہے کہ: ”اس کی امت بہت تعریف کرنے والی ہوگی۔
 وہ خوشحالی اور تنگی میں اللہ کی تعریف کریں گے۔ وہ ہر منزل
 پر اللہ کی تعریف کریں گے اور ہر بلندی پر اس کی بڑائی بیان
 کریں گے۔ وہ (اوقات نماز کے لیے) آفتاب کا خیال
 رکھیں گے جب نماز کا وقت ہوگا وہ نماز پڑھیں گے اگرچہ وہ
 گھوڑے پر ہوں۔ اور اور وہ اپنی چادریں، شلواریں اپنی
 نصف پنڈلیوں تک رکھیں گے۔ اور اپنے اعظا کو وضو کرتے
 وقت دھوئیں گے۔ اور رات کو ان کی آوازیں فضا میں شہد کی
 مکھیوں کی آوازوں کی طرح ہوں گی۔“

❶ ”روایت صحیح ہے۔“ صحیح بخاری، کتاب البيوع، باب كراهية السخب في الاسواق حديث: 2125، كتاب التفسير۔

سورة الفتح حديث: 4838۔ دلائل النبوة امام البيهقي: 374/1۔ 376، كتاب المعرفة والتاريخ: 274/3۔

❷ ”اسنادہ ضعیف“ زید بن عوف ضعیف بلکہ متروک راوی ہے۔ مہزان الاعتدال: 105/2۔ رقم الترجمة۔ 3022۔ حلیۃ

8- أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي فَرَوَةَ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَأَلَ كَعْبَ الْأَحْبَارِ كَيْفَ تَجِدُ نَعْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَةِ؟ فَقَالَ كَعْبٌ نَجِدُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يُؤَلَّدُ بِمَكَّةَ وَيُهَاجِرُ إِلَى طَابَةَ وَيَكُونُ مُلْكُهُ بِالشَّامِ وَلَيْسَ بِفَحَّاشٍ وَلَا صَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَافِي بِالسَّيْنَةِ السَّيْنَةَ وَلَكِنْ يَغْفِرُ وَيَغْفِرُ أُمَّتَهُ الْحَمَّادُونَ يَحْمَدُونَ اللَّهَ فِي كُلِّ سَرَاءٍ وَضَرَاءٍ وَيُكَبِّرُونَ اللَّهَ عَلَى كُلِّ نَجْدٍ، يُؤْخِضُونَ أَطْرَافَهُمْ وَيَأْتِزِرُونَ فِي أَوْسَاطِهِمْ يُصَفُّونَ فِي صَلَوتِهِمْ كَمَا يُصَفُّونَ فِي قِتَالِهِمْ دَوِيَّتُهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ كَدَوِي النَّحْلِ، يُسْتَمَعُ مُنَادِيهِمْ فِي جَوِّ السَّمَاءِ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اس نے کعب احبار سے پوچھا کہ تم تورات میں رسول اللہ ﷺ کی صفات کو کیسے پاتے ہو؟ تو کعب نے کہا ہم ان کے حالات کو اس طرح پاتے ہیں کہ: ”محمد بن عبد اللہ مکہ میں پیدا ہوں گے اور (مدینہ) طیبہ کی طرف ہجرت کریں گے اور ان کی بادشاہت شام میں ہوگی۔ نہ وہ بد زبان ہوں گے اور نہ بازاروں میں چلانے والے ہوں گے۔ اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیں گے، بلکہ وہ معاف کرنے والے اور بخشنے والے ہوں گے۔ اس کی امت کے لوگ بہت حمد کرنے والے ہوں گچو ہر خوشی اور غمی میں اللہ کی تعریف کریں گے۔ اور وہ ہر بلندی پر اللہ کی بڑائی بیان کریں گے۔ وہ اپنے اعضاء کو وضو کرتے وقت دھوئیں گے۔ اور ان کی شلواریں نصف پنڈلی تک ہوں گی۔ وہ اپنی نماز میں اس طرح صفیں باندھیں گے جیسے وہ جنگ میں صفیں باندھتے ہیں۔ ان کی (گڑ گڑاہٹ کی) آواز ان کی مسجدوں میں ایسے ہوگی جیسے شہد کی کھیاں بھنھناتی ہیں۔

ان کے منادی (مؤذن) کو آسمان کی فضا میں سنا جائے گا۔

فوائد:..... ان واضح صفات کے پائے جانے اور یہود کے ان کو پہچان لینے کے بعد یہود کا ضد و ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرنا انتہائی درجے کی کمینگی تھی۔ قرآن میں ہے: ﴿يَعْرِفُونَهُ كَبَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ﴾ ”وہ (یہود و نصاریٰ) اس (نبی) کو یوں پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچان لیتے ہیں۔“ کیونکہ ایسی واضح نشانیوں کو پہچان لینا ذرا بھی مشکل نہیں۔

9- أَخْبَرَنَا حَيَّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ

بْنِ مَعْدَانَ.....

جبیر بن نفیر حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک تمہارے پاس ایسا رسول آیا جو نہ کمزور ہے اور نہ کامل ہے، تاکہ وہ بند دلوں کے پردے ہٹا دے اور وہ اندھی آنکھوں کو کھول دے اور بہرے کانوں کو سنا دے اور غلط راستے کو درست کر دے حتیٰ کہ کہا جائے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے۔“

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ إِلَيْكُمْ لَيْسَ بِوَهِنٍ وَلَا كَسِيلٍ يُحْيِي قُلُوبًا غُلْفًا وَيَفْتَحُ أَعْيُنًا غُمًّا وَيُسْمِعُ آذَانًا صُمًّا وَيُقِيمُ السَّنَةَ الْعَوْجَاءَ حَتَّى يُقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ.)) ①

10- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ.....

عامر کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے ایک آدمی تھا۔ جسے آپ سے کوئی کام تھا۔ وہ آپ کے ساتھ چلا حتیٰ کہ آپ گھر میں داخل ہو گئے۔ اس نے کہا پس آپ کا ایک پاؤں گھر میں تھا اور دوسرا باہر، گویا کہ آپ ﷺ (کسی سے) سرگوشی کر رہے ہیں، پھر آپ متوجہ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو جانتا ہے میں کس سے باتیں کر رہا تھا؟ یہ ایک فرشتہ تھا جسے میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ اس نے اپنے رب سے مجھ پر سلام کہنے کی اجازت مانگی۔ اس نے کہا: ”ہم نے تجھے قرآن دیا، یا قرآن کو فیصلہ کرنے کے لئے نازل کیا اور صابر بنانے کے لئے سکینت نازل کی اور وصل کے لئے فرقان نازل کیا۔“

عَنْ عَامِرٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ إِلَيْهِ حَاجَةٌ فَمَشَى مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ قَالَ فَبِإِخْلَى رَجُلِيهِ فِي الْبَيْتِ وَالْأُخْرَى خَارِجَةً كَأَنَّهُ يُنَاجِي فَالْتَفَتَ فَقَالَ: ((أَتَدْرِي مَنْ كُنْتُ أَكَلِمٍ؟ إِنَّ هَذَا مَلَكَ لَمْ أَرَهُ قَطُّ قَبْلَ يَوْمِي هَذَا، اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ قَالَ إِنَّا آتَيْنَاكَ أَوْ أَنْزَلْنَا الْقُرْآنَ فَضْلًا وَالسَّكِينَةَ صَبْرًا وَالْفُرْقَانَ وَصَلًا.)) ②

① ”مرسل ضعیف“ بقیہ بن ولید مدلس ہے۔ ابوسہر غسانی کا قول ہے: ”بقیہ لیست احادیثہ نقیۃ فکن منها علی تقیۃ“ تہذیب التہذیب: 240/1۔ آئمہ فرماتے ہیں: ”فاذا قال عن فلیس بحجۃ“ جب ”عن“ سے روایت کرے تو حجت نہیں، نیز اقسام تدلیس کی بدترین قسم تدلیس تسویہ کرتا تھا۔ میزان الاعتدال: 331/1۔ ② اس کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں باقی عمرو بن ابی قیس کے بارہ میں کچھ کلام ہے اور روایت مرسل ہے نیز اس کو روایت کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔

فوائد: اگر کوئی بات دوسرے کی پریشانی کا سبب بن سکتی ہو تو اسے واضح کر دینا چاہیے، جیسا کہ آپ ﷺ نے اپنے صحابی کو فوراً سرگوشی کی وضاحت کر دی۔ لیکن یہ جذبہ انہیں میں ہوتا ہے جن کو اپنے مسلمان بھائی کی عزت نفس اور خوشی کا احساس ہو۔ وگرنہ عموماً لوگ عمداً تکلیف دہ باتیں کرتے ہیں۔

نیز قرآن حق و باطل کے درمیان فیصلہ کن کلام ہے اور مصائب میں نزول سکینت باعث صبر ہے۔ اور فرقان (معجزات) حق و باطل کے درمیان امتیاز اور رب تعالیٰ سے قربت کا باعث ہوتے ہیں۔

11- أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا رِيحَانُ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبَادُ هُوَ ابْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ.....

عطیہ سے روایت ہے کہ انھوں نے ربیعہ جرشى رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ ”نبی ﷺ کے پاس فرشتہ آیا، آپ سے کہا گیا: آپ کی آنکھیں سو جائیں اور آپ کے کان سننے لگیں اور دل غور و فکر کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پس میری آنکھیں سو گئیں، میرے کان سننے لگے اور میرا دل سمجھنے لگا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھ سے کہا گیا کہ ایک سردار نے ایک مکان بنایا، پھر دسترخوان لگایا اور ایک دعوت دینے والا بھیجا، جس شخص نے دعوت کو قبول کیا وہ گھر میں داخل ہوا اور دسترخوان سے کھایا، اس سے سردار خوش ہو گیا۔ اور جس نے دعوت کو قبول نہ کیا، وہ گھر میں داخل ہوا اور نہ دسترخوان سے کچھ کھایا اور اس پر سردار ناراض ہو گیا۔ فرمایا: پس وہ سردار اللہ ہے، اور محمد ﷺ دعوت دینے والے ہیں، گھر اسلام ہے اور دسترخوان جنت ہے۔“

عَنْ عَطِيَّةٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقِيلَ لَهُ لَتَنَمَّ عَيْنُكَ وَلَتَسْمَعْ، أَذُنُكَ وَلَيُعْقِلَ قَلْبُكَ. قَالَ ((فَنَامَتْ عَيْنَايَ وَسَمِعْتُ أَذْنَائِ وَعَقَلَ قَلْبِي)) قَالَ: فَقِيلَ لِي: سَيِّدُ بَنِي دَارٍ أَفْصَحَ مَادُبَةً وَأَرْسَلَ دَاعِيًا فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَأَكَلَ مِنَ الْمَادُبَةِ وَرَضِيَ عَنْهُ السَّيِّدُ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَطْعَمْ مِنَ الْمَادُبَةِ وَسَخِطَ عَلَيْهِ السَّيِّدُ. قَالَ: ((فَاللَّهُ السَّيِّدُ وَمُحَمَّدٌ الدَّاعِيَ وَالْإِسْلَامُ وَالْمَادُبَةُ الْجَنَّةُ)) ①

فوائد: نبی کریم ﷺ کو یہ خصوصیت حاصل تھی کہ نیند کی حالت میں بھی آپ ﷺ کا دل بیدار رہتا اور آپ ﷺ دوران نیند اپنی حالت سے باخبر رہتے، جیسا کہ آپ ﷺ وضو کر کے لیٹتے

① ”اسنادہ ضعیف“ عباده بن منصور ضعیف راوی ہے۔ المعجم الکبیر طبرانی جلد: 5، ص: 65، حدیث: 4597۔ کتاب

پھر خرائے لینے لگے پھر اٹھ کر ویسے ہی نماز ادا فرما لیتے۔ اسی حالت کا اس حدیث میں بیان ہے۔

12- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ التَّمِيمِيِّ.....

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْبُطْحَاءِ وَمَعَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ فَأَقْعَدَهُ وَخَطَّ عَلَيْهِ خَطًّا ثُمَّ قَالَ لَا تَبْرَحَنَّ فَإِنَّهُ سَيَنْتَهِي إِلَيْكَ رَجَالٌ فَلَا تُكَلِّمُهُمْ فَإِنَّهُمْ لَنْ يُكَلِّمُوكَ فَمَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أَرَادَ ثُمَّ جَعَلُوا يَنْتَهُونَ إِلَى الْخَطِّ لَا يُجَاوِزُونَهُ ثُمَّ يَصُدُّونَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ جَاءَ إِلَيَّ فَتَوَسَّدَ فَنَحْدِي وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فِي النَّوْمِ نَفْحًا فَبَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَسِّدٌ فَحَدَّثَنِي رَاقِدٌ إِذْ أَتَانِي رَجَالٌ كَانَتْهُمْ الْجِمَالُ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ بَيْضُ اللَّهِ أَعْلَمُ مَا بِهِمْ مِنَ الْجِمَالِ حَتَّى قَعَدَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رَأْسِهِ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رِجْلَيْهِ فَقَالُوا بَيْنَهُمْ مَا رَأَيْنَا عَبْدًا أُوتِيَ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَيْنِيهِ لَتَنَامَانِ وَإِنَّ قَلْبَهُ لَيَقْظَانُ اضْرِبُوا لَهُ مِثْلًا سَيِّدُ بَنِي قَصْرٍ أُمَّ جَعَلَ مَا دُبَّةٌ فَدَعَا النَّاسَ إِلَى

ابو عثمان نہدی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ”بطحا“ کی طرف تشریف لے گئے۔ اور آپ کے ساتھ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے اس کو بٹھایا اور اس پر خط کھینچا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنی جگہ سے نہ ہٹنا، تیرے پاس کچھ لوگ آئیں گے، ان سے بات نہ کرنا، وہ بھی تجھ سے بات نہیں کریں گے۔ پھر جہاں رسول اللہ ﷺ جانا چاہتے تھے چلے گئے۔ پھر وہ (آنے والے) اس خط کے پاس رُک جاتے تھے اور اس سے کے آگے نہیں گزرتے تھے۔ پھر نبی ﷺ کی طرف چلے جاتے، حتیٰ کہ جب رات کا آخری پہر ہوا تو آپ واپس تشریف لائے۔ آپ نے میرے زانو پر ٹیک لگائی، جب آپ ﷺ سوتے تو نیند میں خرائے لیتے تھے۔ جس وقت رسول اللہ ﷺ میری رانوں پر تکیہ لگائے سو رہے تھے اچانک میرے پاس چند آدمی آئے گویا کہ وہ اونٹ ہیں۔ ان پر سفید کپڑے تھے۔ اللہ ہی ان کی خوبصورتی کو جانتا ہے، حتیٰ کہ ایک جماعت ان میں سے آپ ﷺ کے سر کے پاس بیٹھ گئی اور ایک جماعت آپ ﷺ کے پاؤں میں بیٹھ گئی۔ انہوں نے آپس میں کہا: ”ہم نے کسی بندے کو نہیں دیکھا جس کو اس نبی کی طرح بزرگی دی گئی ہو، اس کی آنکھیں سوئی ہوئی ہیں اور اس کا دل بیدار ہے، اس کے لئے مثال بیان کرو: ایک سردار جس نے محل بنایا پھر اس نے دستر خوان لگایا، پھر اس نے لوگوں کو کھانے اور پینے کی دعوت

دی۔ پھر وہ لوگ اٹھ گئے اور رسول اللہ ﷺ اس وقت بیدار ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو جانتے ہو کہ یہ کون لوگ تھے؟“ میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ فرشتے تھے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ انہوں نے کس کی مثال بیان کی تھی؟“ میں نے کہا: ”اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ رحمن نے جنت بنائی، پھر اپنے بندوں کو جنت کی طرف بلایا، جس نے اسے قبول کر لیا جنت میں داخل ہو گیا، جس نے اسے قبول نہ کیا اسے سزا دے گا اور عذاب دے گا۔“

فوائد: یہ حدیث سابقہ حدیث سے مطول ہے، اس میں گذشتہ حدیث کی تمثیل کا مزید وضاحت

سے بیان ہے۔ جس میں دعوتِ اسلام اور مقصدِ بعثتِ نبوی کو احسن طریقے سے سمجھایا گیا ہے۔

[3].....باب کَیْفَ كَانَ أَوَّلُ شَأْنِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کی پہلی حالت کیسی تھی

13- أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ.....

عبدالرحمن بن عمرو سلمی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابی عتبہ بن عبدسلمی نے لوگوں سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک آدمی نے پوچھا: ”اے اللہ کے رسول! آپ کی پہلی حالت کیسی تھی؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میری گود کھیلانے والی دایہ بنو سعد بن بکر سے تھی، میں اور اس کا بیٹا ان کے جانوروں کو لیکر چلے اور ہم نے اپنے ساتھ کھانا نہ لیا۔ میں نے کہا: اے میرے بھائی! جاؤ اور ماں کے پاس سے ہمارے لئے کچھ لے کر آؤ۔ میرا بھائی چلا

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو السُّلَمِيُّ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ كَيْفَ كَانَ أَوَّلُ شَأْنِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ ((كَانَتْ حَاضِنَتِي مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرِ فَأَنْطَلَقْتُ أَنَا وَابْنُ لَهَا فِي بَهْمٍ

لَنَا وَلَمْ نَأْخُذْ مَعَنَا زَادًا، فَقُلْتُ يَا أَخِي
اذْهَبْ فَأَتِنَا بِزَادٍ مِّنْ عِنْدِ أُمِّنَا فَانْطَلَقَ
أَخِي وَمَكَثْتُ عِنْدَ الْبَهْمِ فَأَقْبَلَ طَائِرَانِ
أَبْيَضَانِ كَأَنَّهُمَا نَسْرَانِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا
لِصَاحِبِهِ أَهْوَ هُوَ قَالَ الْآخَرُ نَعَمْ فَأَقْبَلَا
يَتَدَرَانِي فَأَخَذَانِي فَبَطَحَانِي لِلْقَفَا
فَشَقَّاهُ بَطْنِي ثُمَّ اسْتَخَرَجَا قَلْبِي فَشَقَّاهُ
فَأَخْرَجَا مِنْهُ عِلْقَتَيْنِ سَوْدَاوَيْنِ فَقَالَ
أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ ائْتِنِي بِمَاءٍ ثَلَجٍ
فَغَسَلَ بِهِ جَوْفِي ثُمَّ قَالَ ائْتِنِي بِمَاءٍ
بَرْدٍ فَغَسَلَ بِهِ قَلْبِي ثُمَّ قَالَ ائْتِنِي
بِالسَّكِينَةِ فَذَرَّاهُ فِي قَلْبِي ثُمَّ قَالَ
أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ حُصَّهْ فَحَاصَّهْ وَخَتَمْ
عَلَيْهِ بِخَاتَمِ النَّبُوَّةِ ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا
لِصَاحِبِهِ اجْعَلْهُ فِي كِفَّةٍ وَاجْعَلْ أَلْفًا
مِّنْ أُمَّتِهِ فِي كِفَّةٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَنَا أَنْظُرُ إِلَى
الْأَلْفِ فَوْقِي أَشْفِقُ أَنْ يَخِرَّ عَلَيَّ
بَعْضُهُمْ فَقَالَ لَوْ أَنَّ أُمَّتَهُ وَزَنْتُ بِهِ

لِمَالٍ بِهِمْ ثُمَّ انْطَلَقَا وَتَرَكَانِي قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((وَفَرِقْتُ فَرَقًا شَدِيدًا ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى
أُمِّي فَأَخْبَرْتُهَا بِالَّذِي لَقِيتُ فَأَشْفَقَتْ
أَنْ يَكُونَ قَدْ التَّبَسَّ بِي فَقَالَتْ: أُعِيدُكَ

گیا اور میں جانوروں کے پاس ٹھہر گیا۔ پس دو سفید
پرندے آئے، گویا کہ وہ چیلیں ہیں۔ ان میں سے ایک نے
اپنے ساتھی سے کہا: ”کیا یہ وہی ہے؟“ دوسرے نے کہا: ”جی
ہاں۔“ پس وہ دونوں میری طرف تیزی سے لپکے۔ پس
انہوں نے مجھے پکڑ لیا اور مجھے گدی کے بل لٹا دیا۔ انہوں نے
میرے پیٹ کو چاک کیا پھر میرے دل کو نکالا، پس اسے
چاک کیا۔ پھر انہوں نے اس میں سے دو سیاہ (خون کے)
توٹھڑے نکالے، پھر ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: ”میرے
پاس برف والا پانی لاؤ۔“ پھر اس نے اس سے میرے سینے کو
دھویا۔ پھر اس نے کہا: ”میرے پاس اولوں کا پانی لاؤ۔“
پھر اس کے ساتھ اس نے میرے دل کو دھویا۔ پھر اس نے
کہا: ”میرے پاس تسکین لاؤ۔“ پس اس نے اسے میرے
دل میں چھڑک دیا۔ پھر ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی
سے کہا: ”انہیں سی دو۔“ پس اس نے سی دیا، اور اس پر مہر
نبوت لگا دی۔ پھر ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے
کہا: ”اس کو ایک پلڑے میں رکھو اور اس کی امت کے
ہزار آدمیوں کو دوسرے پلڑے میں رکھو۔“ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا: ”میں اس وقت ہزار آدمیوں کو اپنے
اوپر دیکھ رہا تھا، میں خوفزدہ تھا کہ ان میں سے کوئی میرے
اوپر نہ گر پڑے۔“ پھر اس نے کہا: ”اگر اس کی پوری
امت کا وزن اس کے ساتھ کیا جائے تو یہ ان سب سے
وزنی ہو۔“ پھر وہ چلے گئے اور مجھے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا: ”میں بہت خوفزدہ ہوا، پھر میں اپنی ماں
کے پاس چلا گیا۔ میں نے اسے تمام ماجرا سنایا، وہ ڈر گئیں

کہ کہیں مجھے کوئی چیز نہ چمٹ گئی ہو۔ اور کہا: ”اللہ تجھے پناہ میں رکھے، اس نے ایک اونٹ تیار کیا اور مجھے پالان پر بٹھایا اور خود میرے پیچھے سوار ہو گئی۔ حتیٰ کہ ہم میری ماں کے پاس پہنچ گئے۔ پھر اس نے کہا: ”میں نے اپنی امانت حوالے کر دی اور اپنا فرض پورا کیا۔“ اور جو واقعہ میرے ساتھ ہوا تھا اسے بیان کر دیا وہ اس سے خوفزدہ نہ ہوئی۔ اس نے کہا: ”جس وقت یہ مجھ سے پیدا ہوا تھا میں نے ایسا نور دیکھا تھا جس سے ملک شام کے تمام گھر (محلات) روشن ہو گئے تھے۔“

بِاللّٰهِ فَرَحَلْتُ بَعِيرًا لَهَا فَجَعَلَتْنِي عَلَى الرَّحْلِ وَرَكِبْتُ خَلْفِي حَتَّى بَلَّغْنَا إِلَى أُمِّي فَقَالَتْ أَذِيْتُ أَمَانَتِي وَذِمَّتِي وَحَدَّثْتَهَا بِالَّذِي لَقِيتُ فَلَمْ يَرُغَهَا ذَلِكَ وَقَالَتْ إِنِّي رَأَيْتُ حِينَ خَرَجَ مِنِّي يَعْنِي نُورًا أَضَاءَتْ مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ.)) ❶

فوائد: یہ بچپن میں ہی اللہ کی جانب سے آپ کی اندرونی طہارت کا بندوبست تھا۔ یہ واقعہ آپ ﷺ کے ساتھ پانچویں سال پیش آیا۔ (مسلم) نیز آپ ﷺ کا اپنی امت کے مقابلے میں وزنی ہونا یہ علوشان کی بنا پر ہے۔ ((مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرِ فُلَةٍ مِثْلَ اجْرِ فَاعِلِهِ)) (مسلم) ”جو کوئی نیکی پر راہنمائی کرے پس اس کے لیے نیکی کرنے والے کے برابر اجر ہوگا۔“ کے اعتبار سے چونکہ آپ ﷺ ساری امت کے مصلح و راہنما ہیں اس لیے ساری امت کی نیکیاں برابر آپ ﷺ کے رتبے کو بڑھانے کا باعث ہیں اور اللہ کی طرف سے عطا کردہ مقام آپ کی شان و عظمت کو اور چار چاند لگا دیتا ہے۔

14- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عُثْمَانَ الْقُرَشِيُّ عَنْ عُمَرَ ابْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ

ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی: ”اے اللہ کے رسول! جس وقت آپ کو نبوت ملی تو آپ کو کیسے پتہ چلا کہ آپ نبی ہیں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابو ذر! میں مکہ کے کسی نالے پر تھا میرے پاس دو فرشتے آئے ان میں سے ایک زمین پر آیا اور دوسرا آسمان اور زمین کے درمیان تھا ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی

عَنْ أَبِي ذَرِّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ عَلِمْتَ أَنَّكَ نَبِيٌّ حَتَّى اسْتَيْقَنْتَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَانِي مَلَكَانِ وَأَنَا بَعْضُ بَطْحَاءِ مَكَّةَ فَوَقَعَ أَحَدُهُمَا إِلَى الْأَرْضِ وَكَانَ الْآخَرُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا

❶ مذکورہ سند اگرچہ بقیہ بن ولید کی وجہ سے ضعیف ہے، مگر مسند احمد: 184/4 اور مستدرک حاکم، میں نیز حدیث: 4230 میں اور طبرانی (322) میں صحیحہ تخریث سے مروی ہے اور وہ سند صحیح ہے۔

سے کہا: ”کیا یہ وہی ہے؟“ اس نے کہا: ”جی ہاں۔“ اس نے کہا: ”اسے ایک آدمی کے ساتھ تولو۔“ میں اس کے ساتھ تولا گیا تو میں وزنی ہو گیا۔ پھر اس نے کہا: ”اس کا دس آدمیوں کے ساتھ وزن کرو۔“ میرا ان سے وزن کیا گیا تو میں ان سے وزنی ہو گیا۔ پھر اس نے کہا: ”اسے سو آدمیوں کے ساتھ تولو۔“ میں ان کے ساتھ تولا گیا تو ان سے بھی جھک گیا۔ پھر اس نے کہا: ”اسے ہزار آدمیوں کے ساتھ تولو۔“ میں ان کے ساتھ تولا گیا تو ان سے بھی جھک گیا۔ گویا کہ میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ ترازو کے ہلکا ہونے کی وجہ سے مجھ پر گر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: ”اگر اس کی پوری امت سے اس کا وزن کیا جاتا تو یقیناً یہ اس سے جھک جاتا۔“

لِصَاحِبِهِ أَهْوَى هُوَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَزْنُهُ
بِرَجُلٍ فَوَزَنْتُ بِهِ فَوَزَنْتُهُ ثُمَّ قَالَ فَرَزْنُهُ
بِعَشْرَةٍ فَوَزَنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ قَالَ
رَزْنُهُ بِمِائَةٍ فَوَزَنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ
قَالَ رَزْنُهُ بِأَلْفٍ فَوَزَنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ
كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَنْتَشِرُونَ عَلَيَّ مِنْ
خِفَةِ الْمِيزَانِ قَالَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا
لِصَاحِبِهِ لَوْ وَزَنْتَهُ بِأَمَّتِهِ لَرَجَحَهَا. ①

15- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ.....

عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِيهِمْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
إِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ. ②

ابو صالح بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ لوگوں کو پکارتے تھے کہ: ”اے لوگو! میں تو محض رحمت اور ہدایت کا ذریعہ ہوں۔“

فوائد:..... آپ ﷺ دو اعتبار سے امت کے لیے رحمت تھے۔ (۱) اخلاقی و صفاتی طور پر جیسا کہ آپ ﷺ انسانوں و حیوانوں سبھی کے لیے شفقت و رحمت والا سلوک کرتے، حتیٰ کہ دشمن بھی آپ ﷺ کی نرمی، مہربانی اور رحم دیکھ کر غلام بن جاتے (۲) ذاتی طور پر: آپ ﷺ کی ذات امت کے لیے باعث رحمت تھی قرآن میں ہے: ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ﴾ کہ جب تک آپ ﷺ ان میں ہیں ہم ان کو عذاب نہیں دیں گے۔

① ”اسنادہ منقطع“ عروہ بن زبیر نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔ دلائل النبوة امام ابو نعیم حدیث: 167،

کشف الاستار: 116/3، 115 حدیث: 2371، کتاب الضعفاء امام عقیلی: 183/1

② ”اسنادہ صحیح“ البتہ روایت مرسل ہے، کیونکہ ابو صالح تابعی ہیں۔ امام بیہقی نے دلائل النبوة: 1858/1 امام تضاوی نے

مسند الشہاب حدیث: 1160، امام طبرانی نے المعجم الصغیر: 59/1، المعجم الاوسط حدیث: 30 میں سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع نقل کیا ہے اور اس کی سند بھی صحیح ہے۔

[4].....بَاب مَا أَكْرَمَ اللَّهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ مِنْ إِيْمَانِ الشَّجَرِ بِهِ وَالْبَهَائِمِ وَالْجِنِّ

درختوں، جنوں اور چوپایوں کا نبی ﷺ پر ایمان لانا جس کے ذریعے

نبی ﷺ کو بزرگی دی گئی

16- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنْ عَطَاءٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَقْبَلَ أَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَيْنَ تُرِيدُ؟)) قَالَ إِلَى أَهْلِي. قَالَ ((هَلْ لَكَ فِي خَيْرٍ)) قَالَ وَمَا هُوَ. قَالَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ وَمَنْ يَشْهَدُ عَلَيَّ مَا تَقُولُ؟ قَالَ هَذِهِ السَّلَامَةُ فَدَعَاَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَأَقْبَلَتْ تَخُذُ الْأَرْضِ خُذًا حَتَّى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا فَشَهِدَتْ ثَلَاثًا أَنَّهُ كَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَنْبَتِهَا وَرَجَعَ الْأَعْرَابِيُّ إِلَى قَوْمِهِ وَقَالَ إِنْ اتَّبَعُونِي أَتَيْتُكَ بِهِمْ وَإِلَّا رَجَعْتُ فَكُنْتُ مَعَكَ. ①

ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ ہم سفر میں رسول ﷺ کے ساتھ تھے ایک اعرابی آیا، جب وہ آپ کے قریب ہوا تو اس سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو کہاں کا ارادہ رکھتا ہے؟“ اس نے کہا: ”اپنے گھر کا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا بھلائی میں تجھے کچھ رغبت ہے؟“ اس نے کہا: ”وہ کیا ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کہ تو گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“ اس نے کہا: ”جو بات آپ کہہ رہے ہیں اس پر کون گواہی دے گا؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کیکر کا درخت۔“ اور وہ درخت وادی کے کنارے پر تھا پس اسے رسول اللہ ﷺ نے بلایا، وہ زمین کو پھاڑتا ہوا آیا حتیٰ کہ وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اس سے تین بار گواہی طلب کی، اس نے تین مرتبہ گواہی دی کہ آپ ایسے ہی ہیں جیسے آپ نے فرمایا۔ پھر وہ اپنی جگہ پر لوٹ گیا۔ اور وہ دیہاتی اپنی قوم کے پاس لوٹ گیا۔ اور اس نے کہا: ”اگر انہوں نے میری پیروی کی تو میں ان سب کو آپ کے پاس لاؤں گا، ورنہ میں لوٹ آؤں گا اور آپ کے پاس ہی رہوں گا۔“

فوائد: یہ خرق عادت کام کا وقوع پذیر ہونا معجزہ الہی تھا جو کہ کبھی کبھار احقاق حق کے لیے واضح ہوتا ہے۔ اس سے اہل ایمان کو تقویت ملتی ہے اور دشمنوں پر حجت تمام ہوتی ہے۔ نیز معجزہ کے ظہور میں انبیاء و رسل ﷺ کی مرضی نہیں چلتی کہ وہ جب چاہیں معجزہ کر دکھائیں، بلکہ معجزہ تبھی ظہور پذیر ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی مرضی و حکمت اس کی متقاضی ہو۔

17- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَكَانَ لَا يَأْتِي الْبَرَّازَ حَتَّى يَتَغَيَّبَ فَلَا يُرَى فَفَزَلْنَا بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ لَيْسَ فِيهَا شَجَرَةٌ وَلَا عِلْمٌ فَقَالَ يَا جَابِرُ اجْعَلْ فِي إِذَاوَتِكَ مَاءً ثُمَّ انْطَلِقْ بِنَا. قَالَ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى لَا نُرَى فَإِذَا هُوَ بِشَجَرَتَيْنِ بَيْنَهُمَا أَرْبَعُ أَذْرُعٍ فَقَالَ يَا جَابِرُ انْطَلِقْ إِلَى هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَقُلْ يَقُولُ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ الْحَقُّ بِصَاحِبَتِكَ حَتَّى أُجْلِسَ خَلْفُكُمَا [قَالَ فَفَعَلْتُ] فَرَجَعْتُ إِلَيْهَا فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُمَا ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى مَكَانِهِمَا فَرَكِبْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ بَيْنَنَا كَأَنَّمَا عَلَيْنَا الطَّيْرُ تُظَلُّنَا فَعَرَضَتْ لَهُ امْرَأَةٌ مَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي هَذَا يَأْخُذُهُ الشَّيْطَانُ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَارٍ.

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں نکلا، آپ قضائے حاجت کے لئے جاتے تو آپ غائب ہو جاتے۔ پس آپ نظر نہ آتے تھے۔ پس ہم ایک میدان میں اترے جس میں کوئی درخت نہ تھا اور نہ ہی کوئی پہاڑ نظر آتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے جابر! اپنے لوٹے میں پانی لاؤ، اور ہمارے ساتھ چلو۔“ جابر کہتے ہیں کہ ہم چلنے لگے حتیٰ کہ نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ اچانک دو درخت نظر آئے جن کے درمیان چار ہاتھ کا فاصلہ تھا آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے جابر! اس درخت کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ رسول ﷺ تجھے کہتے ہیں کہ اپنے ساتھی کے ساتھ مل جا تا کہ میں تمہارے پیچھے بیٹھوں۔“ کہتے ہیں: میں نے (ایسے ہی) کیا، تو وہ درخت اس کی طرف لوٹ آیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ ان کے پیچھے بیٹھ گئے۔ پھر وہ دونوں اپنی اپنی جگہ پر لوٹ گئے۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سوار ہوئے اور رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تھے گویا کہ پرندے ہمارے اوپر سایہ کئے ہوئے ہیں۔ پھر آپ کے سامنے ایک عورت آئی، اس کے پاس اس کا بچہ تھا۔ اس نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! میرے اس بیٹے کو شیطان روزانہ تین بار پکڑتا ہے۔“

آپ ﷺ نے اس کو پکڑ کر اپنے اور پالان کی اگلی جگہ کے درمیان بٹھایا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے دشمن! دور ہو جائیں اللہ کا رسول ہوں، اللہ کے دشمن دور ہو جائیں اللہ کا رسول ہوں۔“ آپ نے اس طرح تین بار فرمایا، پھر اس بچے کو عورت کی طرف لوٹا دیا۔ جب ہم نے اپنا سفر طے کر لیا تو ہم اس جگہ سے گزرے، وہ عورت ہمارے سامنے آئی۔ اس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا۔ اور اس کے ساتھ دو مینڈھے تھے، جنہیں وہ ہانک رہی تھی۔ اس نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! میری طرف سے یہ تحفہ قبول کریں، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا بھیجا ہے، اس کے بعد شیطان اس بچے کے پاس کبھی نہیں آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک مینڈھا اس سے لے لو، اور دوسرا اسے واپس کر دو۔“ جابر کہتے ہیں: ”پھر ہم روانہ ہوئے اور رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تھے۔ گویا کہ پرندے ہمارے اوپر سایہ کئے ہوئے ہیں۔ اچانک ایک اونٹ بدکتا ہوا آیا حتیٰ کہ جب لوگوں کے درمیان آیا تو سجدے میں گر پڑا، رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے، پھر لوگوں سے فرمایا: ”یہ اونٹ کس کا ہے؟“ چند انصاری نوجوانوں نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! یہ اونٹ ہمارا ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کا کیا حال ہے؟“ انہوں نے کہا: ”ہم نے بیس برس تک اس پر پانی لا دیا ہے، جبکہ اس پر چربی تھی، پس ہم نے ارادہ کیا کہ ہم اس کی قربانی کر دیں، پھر اسے اپنے لڑکوں کے درمیان تقسیم کر دیں تو وہ ہم سے بھاگ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے میرے ہاتھ بچ

قَالَ فَتَنَّاوَلِ الصَّبِيِّ فَجَعَلَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُقَدَّمِ الرَّحْلِ ثُمَّ قَالَ اخْسَأْ عَدُوَّ اللَّهِ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَأْ عَدُوَّ اللَّهِ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَيْهَا فَلَمَّا قَضَيْنَا سَفَرَنَا مَرَرْنَا بِذَلِكَ الْمَكَانِ فَعَرَضَتْ لَنَا الْمَرْأَةُ مَعَهَا صَبِيَّهَا وَمَعَهَا كَبْشَانِ تَسُوقُهُمَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْبَلْ مِنِّي هَدِيَّتِي فَوَالَّذِي بَعَثْتَ بِالْحَقِّ مَا عَادَ إِلَيْهِ بَعْدُ فَقَالَ ((خُذُوا مِنْهَا وَاحِدًا وَرُدُّوْا عَلَيْهَا الْآخَرَ.)) قَالَ: ثُمَّ سَرْنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا كَأَنَّمَا عَلَيْنَا الطَّيْرُ تُظِلُّنَا إِذَا جَمَلٌ نَادَى حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ سِمَاطَيْنِ خَرَّ سَاجِدًا فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَلَى النَّاسِ مَنْ صَاحِبُ الْجَمَلِ إِذَا فِتِيَّةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا هُوَ لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ فَمَا شَأْنُهُ قَالُوا اسْتَيْنَا عَلَيْهِ مُنْذُ عَشْرِينَ سَنَةً وَكَانَتْ بِهِ شَحِيمَةٌ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْحَرَهُ فَنَقْصِمَهُ بَيْنَ غُلَمَانِنَا فَأَنْفَلَتْ مِنَّا. قَالَ: ((بِعُودِيهِ)) قَالُوا لَا بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: ((إِمَّا لَا فَأُحْسِنُوا

دو۔“ انہوں نے کہا: ”نہیں اے اللہ کے رسول! بلکہ وہ آپ ہی کا ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر (بیچتے) نہیں ہو تو پھر اس کے ساتھ حسن سلوک کرو، حتیٰ کہ اسے موت آجائے۔“ اس وقت مسلمانوں نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! ہم چوپایوں سے زیادہ مستحق ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کسی چیز کے لائق نہیں کہ کسی چیز کو سجدہ کرے۔ اگر یہ بات جائز ہوتی تو عورتیں اپنے شوہروں کو سجدہ کرتیں۔“

إِلَيْهِ حَتَّى يَأْتِيَهُ أَجَلُهُ)) قَالَ الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحْنُ أَحَقُّ بِالسُّجُودِ لَكَ مِنَ الْبَهَائِمِ . قَالَ: ((لَا يَنْبَغِي لِشَيْءٍ أَنْ يَسْجُدَ لِشَيْءٍ وَلَوْ كَانَ ذَلِكَ كَانَ الْيَسَاءُ لِأَزْوَاجِهِنَّ)) ❶

فوائد: اس سے مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوئیں۔ (۱) قضائے حاجت کے لیے راستے سے ہٹ کر اور چھپ کر بیٹھنا چاہیے۔ (۲) اگر کسی کو جنات کی شکایت ہو تو اس کو دم کرنا اور اس کی مدد کرنا مستحب ہے۔ (۳) آپ ﷺ جانوروں کے لیے بھی رحیم تھے۔ (۴) سجدہ تعظیسی اس امت میں حرام ہے۔

18- حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَجْلَحُ عَنِ الدِّيَالِ بْنِ حَرْمَلَةَ

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے۔ حتیٰ کہ ہم بنو نجار کے باغ میں پہنچ گئے۔ اس باغ میں ایک اونٹ تھا کہ جونہی کوئی آدمی باغ میں داخل ہوتا تو اونٹ اس پر حملہ کر دیتا، انہوں نے نبی ﷺ کے پاس اس بات کا ذکر کیا۔ آپ اس کے پاس آئے اور اسے بلایا تو وہ اپنا ہونٹ زمین سے لگاتا ہوا چلا آیا۔ حتیٰ کہ وہ آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مہار لاؤ۔“ آپ ﷺ نے اسے مہار ڈالی۔ اور اسے اس کے مالک کی طرف لوٹا دیا۔ پھر آپ متوجہ ہوئے تو

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَفَعْنَا إِلَى حَائِطٍ فِي بَنِي النَّجَّارِ فَإِذَا فِيهِ جَمَلٌ لَا يَدْخُلُ الْحَائِطُ أَحَدٌ إِلَّا شَدَّ عَلَيْهِ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ فَدَعَاَهُ فَجَاءَ وَاصْبَعًا مِشْفَرَةً عَلَى الْأَرْضِ حَتَّى بَرَكَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ هَاتُوا خِطَامًا فَخَطَمَهُ وَدَفَعَهُ إِلَى صَاحِبِهِ ثُمَّ

❶ ”اسنادہ ضعیف“ اسماعیل بن عبد الملک ضعیف ہے۔ البتہ حدیث اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، حدیث:

1803۔ دلائل النبوة امام بیہقی: 18-19/6۔ التمهید امام ابن عبد البر: 223، 224۔ نیز امام ابن ماجہ اور امام ابو داؤد نے اس کو مختصر ذکر کیا ہے۔

التَّفَتَ فَقَالَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ أَحَدٌ إِلَّا يَعْلَمُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا عَاصِيَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ. ❶

آپ ﷺ نے فرمایا: ”آسمان اور زمین کے درمیان نافرمان جنوں اور انسانوں کے علاوہ ہر چیز جانتی ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔“

فوائد: معلوم ہوا کائنات کی ہر چیز آپ ﷺ کی نبوت کی گواہ ہے۔ سوائے نافرمان جنوں اور انسانوں کے۔

19- أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ فَرْقِدِ السَّبَخِيِّ.....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ بِابْنٍ لَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي بِهِ جُنُونٌ وَإِنَّهُ يَأْخُذُهُ عِنْدَ غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا فَيَخِثُ عَلَيْنَا فَمَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهُ وَدَعَا فَتَعَثَّ ثَعَةً وَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ مِثْلُ الْجِرْوِ الْأَسْوَدِ فَسَعَى. ❷

سعید بن جبیر رحمہ اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو لے کر نبی ﷺ کے پاس آئی۔ اس نے عرض کی: ”اے اللہ کے رسول! میرے بیٹے کو جنون ہے۔ صبح کے کھانے کے وقت اور شام کے کھانے کے وقت اس پر جن آتا ہے پس وہ ہمارا بہت کچھ خراب کر دیتا ہے۔“ رسول اللہ ﷺ نے اس کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی، اس بچے نے قے کی اور اس کے پیٹ سے سیاہ پلے کی مانند کوئی چیز نکلی جو دوڑ گئی۔

20- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ سِمَاكٍ.....

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أُعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ إِنِّي لَا أَعْرِفُهُ الْآنَ. ❸

جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں مکہ میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو نبوت سے پہلے مجھے سلام کیا کرتا تھا۔ میں اب بھی اسے پہچانتا ہوں۔“

❶ ”اسنادہ جید“ مسند احمد: 310/3 - مصنف ابن ابی شیبہ، حدیث: 11168۔

❷ ”اسنادہ ضعیف“ فرقہ سنی ضعیف ہے۔ مسند احمد: 239/1 - دلائل النبوة: 182/6 - المعجم الكبير: 57/12، حدیث: 12460۔

❸ صحیح مسلم، کتاب الفضائل، فضل نسب النبی ﷺ وتسليم الحجر عليه قبل النبوة، حدیث: 5939 - مسند احمد: 89/5 - جامع الترمذی، کتاب المناقب، حدیث: 3624۔

فوائد: بعثت سے قبل ہی آپ ﷺ کی نشانیوں سے لوگ آپ ﷺ کو مستقبل کا نبی ہونے کی حیثیت سے پہچان رہے تھے۔ کیونکہ ایسی علامات ظاہر ہوتی رہتی تھیں۔ جیسے بچپن میں شق صدر کا واقعہ پیش آنا اور ابوطالب کے ساتھ سفر تجارت میں پادریوں کا آپ ﷺ کی علوشان سے آگاہ ہو جانا، وغیرہ۔ اسی طرح بے جان اشیاء کو بھی اللہ نے یہ آگاہی فراہم کر دی۔

21- حَدَّثَنَا قُرُوءُ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ السُّدِّيِّ عَنْ عَبَّادِ أَبِي يَزِيدَ.....

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا فَمَرَرْنَا بَيْنَ الْجِبَالِ وَالشَّجَرِ فَلَمْ نَمُرْ بِشَجَرَةٍ وَلَا جَبَلٍ إِلَّا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. ①

علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مکہ میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہم آپ کے ساتھ مکہ کے ایک کونہ میں گئے۔ ہمارا گزر درختوں اور پہاڑوں کے درمیان سے ہوا، ہر درخت اور پہاڑ کہتا: ”السلام علیک یا رسول اللہ“۔

فوائد: اس میں آپ ﷺ کی نبوت کے دلائل، معجزات کا بیان ہے۔ جو روزِ روشن کی طرح اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ آپ ﷺ عام دنیا دار، جادوگر نہیں تھے بلکہ آپ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی و رسول تھے۔

22- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ.....

عَنْ شَمْرِ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ مُّزَيْنَةَ أَوْ جُهَيْنَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَإِذَا هُوَ بِقَرِيبٍ مِّنْ مِّائَةِ ذَنْبٍ قَدْ أَقْعَيْنَ وَفُودَ الذَّنَابِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَان کرتے ہیں کہ مزینہ یا جہنیہ قبیلے کا ایک آدمی بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھی تو اچانک دیکھا کہ سو کے قریب بھیڑیے تھے جو بھیڑیوں کی طرف سے وفد کی صورت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان صحابہؓ سے فرمایا: ”تم ان کو اپنے کھانے

① اس حدیث کی سند میں علتیں ہیں: (1) ولید بن ابی ثور ضعیف ہے۔ (2) اور عباد ابی یزید مجہول ہے۔ ترمذی نے کتاب المناقب: 3630 میں اور بیہقی نے دلائل النبوة 154/12 میں اسے روایت کیا ہے جس میں یونس بن عنبہ نے ولید بن ابی ثور کی متابعت کی ہے مگر اس سے کوئی تقویت حاصل نہیں ہوتی ہے۔ اس لیے کہ یونس بن عنبہ بھی مجہول راوی ہے۔ اس کے راوی ثقہ ہیں اور یہ روایت اپنے شواہد کے ساتھ درجہ قبول تک پہنچتی ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، حدیث: 11785 - البدایہ والنہایہ: 146/6۔

سے کچھ کھلا دیا کرو، اس سے تم باقی چیزوں (بھیڑ بکریوں) کے متعلق امن میں رہو گے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے حاجت مندی کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پس تمہی ان کو اطلاع دے دو۔“ اس نے کہا: لوگوں نے ان کو اطلاع دی۔ تو وہ اس حال میں نکلے کہ وہ چیختے چلاتے جا رہے تھے۔“

وَسَلَّمَ ((تَرْضَحُونَ لَهُمْ شَيْئًا مِنْ طَعَامِكُمْ وَتَأْمَنُونَ عَلَى مَا سِوَى ذَلِكَ؟)) فَشَكُّوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَاجَّةَ . قَالَ ((فَأَذْنُوهُمْ)) قَالَ فَأَذْنُوهُمْ فَخَرَجْنَ وَلَهُنَّ عَوَاءٌ. ❶

فوائد: جنگلی جانوروں وغیرہ کو کھانے میں سے کچھ ڈال دینا چاہیے تاکہ دوسری خوراک کو یہ خراب نہ کریں۔ لیکن صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہاں چونکہ قلت تھی۔ چنانچہ ان کی شکایات پر آپ ﷺ نے انہیں بھگا دیا۔ بہر حال بہتر یہی ہے آپ کے حسب مشورہ انہیں کچھ نہ کچھ ڈال دیا جائے۔

23- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ.....

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے جبکہ آپ غمزدہ بیٹھے تھے۔ اہل مکہ اور قریش کی کارروائی کی وجہ سے خون سے رنگے ہوئے تھے۔ جبریل علیہ السلام نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں آپ کو کوئی نشانی دکھاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں۔“ انہوں نے آپ کے اپنے پیچھے ایک درخت کی طرف دیکھا، جبریل نے کہا: ”اسے بلائیں۔“ آپ ﷺ نے اسے بلایا، وہ آگیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ پھر اس نے کہا: آپ حکم دیں کہ وہ لوٹ جائے۔ آپ نے اسے لوٹنے کا حکم دیا تو وہ لوٹ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے کافی ہے، مجھے کافی ہے۔“

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ ﷺ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ حَزِينٌ وَقَدْ تَخَضَّبَ بِاللِّدْمِ مِنْ فِعْلِ أَهْلِ مَكَّةَ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ جِبْرِيلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ تُحِبُّ أَنْ أُرِيكَ آيَةً قَالَ نَعَمْ فَنَظَرَ إِلَى شَجَرَةٍ مِنْ وَرَائِهِ فَقَالَ ادْعُ بِهَا فَدَعَا بِهَا فَجَاءَتْ وَقَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ مُرْهَا فَلْتَرْجِعْ فَأَمَرَهَا فَرَجَعَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبِيَ حَسْبِي.))

فوائد: معجزات جہاں صدق و حق کا بیان تھے وہیں آپ ﷺ کے ثبوت قلب کا باعث بھی

❶ ”اسنادہ صحیح“ مسند احمد: 113/3 - مصنف ابن ابی شیبہ: 478/11، حدیث: 11781 - سنن ابن ماجہ،

کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء، حدیث: 4028 -

تھے۔ کیونکہ مصائب سے گھبرا جانا انسانی فطرت ہے۔ لیکن حصول جزا کی امید آدمی کو ہمت نہیں ہارنے دیتی۔ اسی لیے جبریل علیہ السلام نے معجزہ دکھلایا کہ آپ ﷺ کا دل حق پر جم جائے اور امید کی شمع روشن رہے۔

24- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُرِيكَ آيَةً قَالَ بَلَى قَالَ فَادْهَبْ فَادْعُ تِلْكَ النَّخْلَةَ فَدَعَاَهَا فَجَاءَتْ تَنْقُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ قُلْ لَهَا تَرْجِعْ قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ارْجِعِي فَرَجَعَتْ حَتَّى عَادَتْ إِلَى مَكَانِهَا فَقَالَ يَا بَنِي عَامِرٍ مَا رَأَيْتُمْ رَجُلًا كَالْيَوْمِ أَسْحَرَ مِنْهُ. ①

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنی عامر سے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تجھے کوئی نشانی نہ دکھاؤں؟“ اس نے کہا: ”کیوں نہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جاؤ! اس کھجور کے تنے کو بلاؤ۔“ اس نے اسے بلایا تو وہ کودتا ہوا آگیا۔ اس نے کہا: ”آپ اسے کہیں کہ وہ لوٹ جائے۔“ رسول اللہ ﷺ نے اسے کہا کہ: ”لوٹ جا۔“ تو وہ لوٹ گیا حتیٰ کہ اپنی جگہ پہنچ گیا۔ اس نے کہا: اے بنی عامر! میں نے آج کی طرح اس شخص سے زیادہ جادوگر کوئی نہیں دیکھا۔

فوائد: معجزات انبیاء علیہم السلام سلیم الفطرت لوگوں کے لیے تو باعثِ رشد و ہدایت، جب کہ ہٹ دھرموں کے لیے باعثِ ضلالت ہوتے ہیں جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے معجزات دیکھ کر فرعون اور اس کے حواریوں نے آپ کو جادوگر قرار دیا۔ قرآن میں ہے: ﴿قَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ إِنَّ هَذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ﴾ ”فرعون کے ارکان حکومت نے کہا کہ بے شک یہ صالح عالم جادوگر ہے۔“ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے کافر کہنے لگے ﴿إِنَّ هَذَا إِلَّا سَحَرٌ مُبِينٌ﴾ اسی طرح کافروں کا یہ وتیرہ رہا ہے کہ وہ معجزات کو کم عقلی کی بنا پر جادو قرار دیتے رہے ہیں۔

[5]..... بَابُ مَا أَكْرَمَ اللَّهُ النَّبِيَّ ﷺ مِنْ تَفْجِيرِ الْمَاءِ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ

نبی ﷺ کی انگلیوں سے پانی جاری ہونے کی کرامت کا بیان

25- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي الضُّحَى.....

① ”اسناد صحیح“ مسند احمد: 223/1 - جامع الترمذی، کتاب المناقب، باب فی حنین الجذع، حدیث: 3628

- المعجم الكبير: 110/12، حدیث: 12622 -

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بلال کو بلایا۔ بلال نے پانی تلاش کیا، پھر واپس آیا تو اس نے کہا: ”اللہ کی قسم میں نے پانی نہیں پایا۔“ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا کوئی پرانا مشکیزہ ہے؟“ وہ آپ کے پاس مشکیزہ لایا۔ آپ نے اپنی ہتھیلیوں کو اس میں پھیلایا تو آپ کے ہاتھوں کے نیچے سے چشمہ جاری ہو گیا۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ پی رہے تھے اور دوسرے لوگ وضو کر رہے تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَلَالٍ فَلَبَّ بِبَلَالٍ الْمَاءَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ الْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ شَيْءٍ فَأَتَاهُ بِشَيْءٍ فَبَسَطَ كَفَّيْهِ فِيهِ فَأَبْعَثَتْ تَحْتَ يَدَيْهِ عَيْنٌ قَالَ فَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَشْرَبُ وَغَيْرُهُ يَتَوَضَّأُ. ①

فوائد: یہ بھی اللہ کی جانب سے ایک معجزہ تھا۔ لیکن معجزہ برپا کرنے کے لیے آپ ﷺ کو پانی یا مشکیزے کی ضرورت پڑی، جس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ معجزہ ظاہر کرنے میں قانون قدرت کے تابع تھے۔

26- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحِ الْعَنْزِيِّ قَالَ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ غَزَوْنَا أَوْ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ بِضِعَةِ عَشَرَ وَمِئَتَانِ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَلْ فِي الْقَوْمِ مِنْ طَهُورٍ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْعَى بِإِدَاوَةٍ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ لَيْسَ فِي الْقَوْمِ مَاءٌ غَيْرُهُ فَصَبَّهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي قَدَحٍ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَتَرَكَ الْقَدَحَ فَرَكِبَ

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم نے جنگ کی۔ یا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے۔ اور ہم اس دن دوسو سے کچھ زیادہ تھے۔ نماز کا وقت ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا لوگوں کے پاس پانی ہے؟“ ایک آدمی دوڑتا ہوا لوٹا لے کر آیا۔ اس میں کچھ پانی تھا اس کے علاوہ کسی کے پاس پانی نہ تھا۔ اسے رسول اللہ ﷺ نے پیالے میں ڈال دیا، پھر اچھی طرح وضو کیا، پھر آپ فارغ ہوئے اور پیالے کو چھوڑ دیا، لوگ اس پر ٹوٹ پڑے اور کہنے لگے، اسے مل لو، مل لو، رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو سنا اور

① تمام راوی ثقہ ہیں۔ معمولی علت قاصر نہیں ہے، آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی کا جاری ہونا بخاری و مسلم سمیت دیگر کتب حدیث میں بھی منقول ہے۔ مسند احمد: 251/1۔ المعجم الكبير: 87/12، حدیث: 1265۔ كشف الاستار: 136/3، حدیث: 2415۔

فرمایا: ”ٹھہر جاؤ!“ پھر آپ ﷺ نے اپنی ہتھیلی کو پانی اور پیالے میں رکھا اور فرمایا: ”اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اچھی طرح وضو کرو“ جابر کہتے ہیں: ”اس ذات کی قسم! جس نے مجھے بینائی کے ساتھ بتلائے آزمائش کیا، تحقیق میں نے آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی کے چشمے نکلتے ہوئے دیکھے۔ آپ نے ہاتھوں کو اس وقت تک نہیں ہٹایا جب تک تمام لوگوں نے وضو نہیں کر لیا۔“

النَّاسُ ذَلِكَ الْقَدَحَ وَقَالُوا تَمَسَّحُوا
تَمَسَّحُوا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى
رِسْلِكُمْ حِينَ سَمِعَهُمْ يَقُولُونَ ذَلِكَ
فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَفَّهُ فِي الْمَاءِ
وَالْقَدَحِ وَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ أَسْبِغُوا
الْظُّهُورَ فَوَالَّذِي هُوَ ابْتَلَانِي بِبَصَرِي
لَقَدْ رَأَيْتُ الْعُيُونَ عُيُونَ الْمَاءِ تَخْرُجُ
مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَلَمْ يَرْفَعْهَا حَتَّى
تَوْضُّؤُوا أَجْمَعُونَ. ①

27- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ
وَحُصَيْنٍ سَمِعَا سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ يَقُولُ.....

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم پیالے سے ہوئے تو ہم گھبرا گئے۔ تو ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے، آپ ﷺ نے کٹورے میں اپنا ہاتھ رکھا، وہ پانی سے یوں ابلنے لگا گویا کہ آپ کی انگلیوں کے درمیان سے چشمے نکل رہے ہوں۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کا نام ذکر کرو! (یعنی بسم اللہ پڑھو!) ہم نے پیاحتی کہ ہم سیراب ہو گئے اور وہ ہمارے لئے کافی ہو گیا۔ عمرو بن مرہ کی حدیث میں ہے کہ ہم نے جابر سے پوچھا کہ تم کتنے تھے؟“ اس کہا: ”ہم پندرہ سوتھے اور اگر ہم لاکھ بھی ہوتے تو ہمارے لئے کافی ہوتا۔“

سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ
أَصَابَنَا عَطَشٌ فَجَهَشْنَا فَاثْتَهَيْنَا إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَوَضَعَ يَدَهُ فِي تَوْرٍ فَجَعَلَ يُفُورُ كَأَنَّهُ
عُيُونٌَ مِنْ خَلَلِ أَصَابِعِهِ وَقَالَ اذْكُرُوا
اسْمَ اللَّهِ فَشَرِبْنَا حَتَّى وَسَعْنَا وَكَفَانَا
وَفِي حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ فَقُلْنَا
لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ كُنَّا أَلْفًا وَخَمْسَ
مِائَةٍ وَلَوْ كُنَّا مِائَةً أَلْفٍ لَكَفَانَا. ②

فوائد: اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی برکت سے تھوڑے سے پانی سے چشمے جاری کر دیے۔

① ”اسنادہ صحیح“ مصنف ابن ابی شیبہ: 474/11، حدیث: 11172 - مسند احمد: 292/3 - دلائل النبوة:

117/4 -

② صحیح البخاری، کتاب المناقب: 3576، کتاب المغازی: 4152، کتاب الاثریة: 5639 - صحیح مسلم،

کتاب الامارۃ، باب استحباب مبايعۃ الاسلام، حدیث: 4812 -

حتیٰ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو سیراب ہو جاتے، باوجود اس کے غزوہ تبوک میں مسلمانوں کو پانی کے لیے اونٹ ذبح کرنے پڑے، جو پہلے ہی اٹھارہ آدمیوں کے حصے میں ایک تھا۔ معلوم ہوا معجزے کا اظہار اللہ تعالیٰ کی مرضی پر منحصر ہے نہ کہ آپ ﷺ کی ضرورت و مرضی پر۔ جہاں ایک اصول بھی ذہن نشین رہے کہ معجزات سے کوئی شرکیہ عقیدہ ثابت نہیں ہوتا ہے جیسے کہ کئی اہل بدعت آپ ﷺ کے معجزات سے کٹ جیتی کرتے ہوئے آپ ﷺ کو مشکل کشا، عالم الغیب وغیرہ کہتے ہیں حالانکہ یہ صریح گمراہی ہے۔ معجزات کا ظہور صرف اہل ایمان کو حوصلہ بخشنے اور کفار کو یقین دلانے کے لیے ہوتا ہے کہ دعوت حق میں کوئی شک نہیں۔

28۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الْجَعْدُ أَبُو عُمَانَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.....

جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے پیاس کی شکایت کی۔ تو آپ نے ایک بڑا پیالہ منگوایا اور اس میں پانی ڈالا اور رسول اللہ ﷺ نے اس میں اپنا ہاتھ رکھا۔ جابر کہتے ہیں: میں پانی کے چشموں کو دیکھ رہا تھا جو نبی ﷺ کی انگلیوں سے نکل رہے تھے اور لوگ پی رہے تھے۔ حتیٰ کہ سب لوگوں نے پی لیا۔

29۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ.....

علقمہ، عبد اللہ سے بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ نے زمین میں دھنسنے کی بات سنی تو کہا: ہم نبی ﷺ کے ساتھی نشانیوں کو برکت سمجھتے تھے۔ اور تم انھیں خوف سمجھتے ہو۔ ایک وقت ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ اور ہمارے پاس پانی نہیں تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کسی کے پاس بچا ہوا پانی ہو، وہ تلاش کرو، پانی لایا گیا تو آپ نے

اسے برتن میں ڈال دیا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی ہتھیلی کو اس میں رکھا تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی بہنے لگا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”برکت والے پانی کے پاس آؤ، اور یہ برکت اللہ کی طرف سے ہے۔“ ہم نے پانی پیا۔ عبد اللہ کہتے ہیں: ہم کھانا کھاتے ہوئے کھانے کی تسبیح سنا کرتے تھے۔

مَاءٍ فَأَتَى بِمَاءٍ فَصَبَّهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ فِيهِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ ثُمَّ قَالَ حَتَّى عَلَى الطُّهُورِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَهَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فَشَرِبْنَا وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ.

فوائد:..... حَتَّى عَلَى الطُّهُورِ الْمُبَارَكِ۔ معلوم ہوا معجزے یا کرامت کی بنا پر حاصل ہونے والی چیز باعث برکت و صحت ہوتی ہے۔ جیسے آب زم زم وغیرہ۔ نیز زبان کی طرح کسی بھی شے کو کلام کی قدرت دینا یہ رحمن و کریم سے قطعی بعید نہیں، جیسا کہ لقموں سے تسبیح کی آواز کا آنا۔ ایسے بظاہر مشکل کام انسان کے لیے ناممکن ہیں مگر رحمن کے لیے حد درجہ آسان۔ کیونکہ رحمن تو کن فیکون کی قدرتوں کا مالک ہے۔

30۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَابِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ.....

عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے بارہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے زمانہ میں زلزلہ آیا اور عبد اللہ کو اس کی خبر دی گئی تو انہوں نے کہا: ”ہم اصحاب محمد ﷺ اللہ کی نشانیوں کو دیکھ کر انہیں برکت سمجھتے تھے۔ اور تم انہیں خوف زدہ کرنے والی اشیاء سمجھتے ہو۔ ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ تھے نماز کا وقت ہو گیا اور ہمارے پاس صرف تھوڑا سا پانی تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوایا اور پیالے میں ڈال دیا اور اپنی ہتھیلی کو اس میں رکھا تو آپ کی انگلی کے درمیان سے پانی جاری ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے آواز دی کہ وضو کے لیے آؤ اور برکت اللہ کی طرف سے ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ عَلَى عَهْدِ عَبْدِ اللَّهِ فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ فَقَالَ إِنَّا كُنَّا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ نَرَى الْآيَاتِ بَرَكَاتٍ وَأَنْتُمْ تَرَوْنَهَا تَخَوِيفًا بَيْنًا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ إِذْ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَنَا مَاءٌ إِلَّا يَسِيرٌ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَاءٍ فِي صَحْفَةٍ وَوَضَعَ كَفَّهُ فِيهِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُجُسُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ ثُمَّ نَادَى حَتَّى عَلَى الْوُضُوءِ وَالْبَرَكَهَ مِنَ اللَّهِ فَأَقْبَلَ

النَّاسُ فَتَوَضَّعُوا وَجَعَلْتُ لَا هَمَّ لِي إِلَّا مَا أُدْخِلُهُ بَطْنِي لِقَوْلِهِ وَالْبَرَكَهَةُ مِنَ اللَّهِ فَحَدَّثْتُ بِهِ سَالِمَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ فَقَالَ كَانُوا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً ❶

لوگ آکر وضو کرنے لگے۔ اور میں آپ کے یہ بات کہنے کی وجہ سے کہ برکت اللہ کی طرف سے ہے پانی پینے کی فکر میں ہی تھا۔ میں نے اس حدیث کو سالم بن ابو جعد سے بیان کیا تو اس نے کہا: ”وہ پندرہ سو تھے۔“

فوائد: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا اشارہ اس جانب ہے کہ خلاف عادت واقع ہونے والا کوئی واقعہ (مراد معجزہ) اس کو ہم دور رسول ﷺ میں برکت خیال کیا کرتے تھے، اور تم خوفزدہ ہو جاتے ہو۔ اور پھر آگے معجزے کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ صلح حدیبیہ کے واقعات ہیں کیونکہ اس میں مسلمان پندرہ سو تھے۔

[6]..... بَاب مَا أَكْرَمَ النَّبِيُّ ﷺ بِحَنِينِ الْمُنْبَرِ
منبر کے رونے کی وجہ سے اللہ نے نبی ﷺ کو بزرگی دی

31- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ نَافِعٍ.....
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ إِلَى جَذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمُنْبَرَ حَنَّ الْجَذْعُ حَتَّى أَتَاهُ فَمَسَحَهُ ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک تنے پر خطبہ دیا کرتے تھے۔ آپ نے منبر بنا لیا تو تنہا رونے لگا یہاں تک کہ آپ اس کے پاس آئے اور اس پر ہاتھ پھیرا۔“

فوائد: معلوم ہوا کہ بظاہر بے جان چیزیں بھی اپنے اپنے لحاظ سے ایک شعور رکھتی ہیں۔ اسی لیے تنے، پتھر اور اونٹ جیسی چیزیں بھی آپ ﷺ کی قربت سے انس حاصل کرتی تھیں۔

32- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيَّانَ.....
حَدَّثَنِي ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَطَبَ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ فَكَانَ يَشُقُّ عَلَيْهِ قِيَامُهُ فَأَتَى بِجَذْعٍ نَخْلَةٍ فَحَفِرَ لَهُ وَأَقِيمَ إِلَى جَنْبِهِ قَائِمًا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَطَبَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ عَلَيْهِ اسْتَدَّ إِلَيْهِ فَاتَّكَأَ

ابن بریدہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب خطبہ دیتے تو کھڑے ہو کر لمبا قیام کرتے۔ آپ کا قیام آپ پر مشقت ڈالتا۔ پس آپ کے پاس ایک کھجور کی لکڑی لائی گئی۔ جس کے لئے ایک گڑھا کھودا گیا۔ اور وہ آپ کے پہلو کی طرف آپ کے لئے کھڑی کی گئی، تو نبی ﷺ جب خطبہ دیتے اور قیام طویل ہو جاتا تو اس کے

❶ تخریج سابق دیکھیں۔

❷ صحيح البخاری، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الاسلام، حديث: 3579۔ جامع ترمذی، كتاب الجمعة، باب ما جاء في الخطبة على المنبر، حديث: 505۔

ساتھ سہارا لیتے ہوئے ٹیک لگا لیتے، ایک آدمی مدینہ میں آیا کرتا تھا۔ اسے آپ ﷺ کو لکڑی کے ساتھ ٹیک لگاتے ہوئے دیکھا تو اس نے لوگوں میں سے ایک شخص کو کہا: اگر میں جانتا کہ نبی ﷺ کسی آرام دہ چیز بنانے پر میری تعریف کریں گے۔ تو میں آپ کے لئے بیٹھنے کی جگہ بنا دیتا۔ آپ اس پر قیام کرتے، اگر چاہتے تو اس پر بیٹھ جاتے اور اگر چاہتے تو کھڑے ہو جاتے۔ یہ بات نبی ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو میرے پاس لاؤ۔“ تو وہ اسے آپ کے پاس لائے۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ”وہ آپ ﷺ کے لئے تین یا چار سیڑھیاں بنائے۔“ جواب مدینہ کے منبر میں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کو اس پر آرام ملا اور جب نبی ﷺ نے لکڑی کو چھوڑ کر منبر کو اختیار کیا تو لکڑی بیتاب ہو کر ایسے روئی جیسے اونٹنی روتی ہے۔ بریدہ کہتے ہیں: ”جب نبی ﷺ نے لکڑی کا رونا سنا تو آپ ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے، اپنا ہاتھ اس پر رکھا اور فرمایا: ”تو دو باتوں میں سے جسے چاہے پسند کر لے، اگر تو چاہے تو تجھے اسی جگہ گاڑ دوں، جہاں تو تھی اور جیسی تھی ویسی ہی رہے؟ اور اگر تو چاہے کہ تجھے جنت میں لگوا دوں، اور تو جنت کے چشموں اور نہروں سے پانی پیے اور اچھی طرح اگے اور پھل دے۔ اور تیرا پھل یعنی کھجور اولیاء اللہ کھائیں، تو ایسا کر دوں؟“ ابن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا آپ ﷺ اس سے فرما رہے تھے: ”ہاں میں ایسا ہی کروں گا۔“ آپ ﷺ نے

عَلَيْهِ قَبْرُ بِهِ رَجُلٌ كَانَ وَرَدَ الْمَدِينَةَ فَرَأَاهُ قَائِمًا إِلَى جَنْبِ ذَلِكَ الْجَذْعِ فَقَالَ لِمَنْ يَلِيهِ مِنَ النَّاسِ لَوْ أُعْلِمُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَحْمَدُنِي فِي شَيْءٍ يَرْفُقُ بِهِ لَصَنَعْتُ لَهُ مَجْلِسًا يَقُومُ عَلَيْهِ فَإِنْ شَاءَ جَلَسَ مَا شَاءَ وَإِنْ شَاءَ قَامَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اتُّوْنِي بِهِ فَأَتُوهُ بِهِ فَأَمْرًا أَنْ يَصْنَعَ لَهُ هَذِهِ الْمَرَاقِي الثَّلَاثُ أَوِ الْأَرْبَعُ هِيَ الْآنَ فِي مَنَبْرِ الْمَدِينَةِ فَوَجَدَ النَّبِيَّ ﷺ فِي ذَلِكَ رَاحَةً فَلَمَّا فَارَقَ النَّبِيَّ ﷺ الْجَذْعَ وَعَمَدًا إِلَى هَذِهِ الَّتِي صُنِعَتْ لَهُ جَزَعُ الْجَذْعِ فَحَنَّ كَمَا تَحَنُّ النَّاقَةُ حِينَ فَارَقَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَرَزَعَمَ ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ سَمِعَ حَنِينَ الْجَذْعِ رَجَعَ إِلَيْهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ اخْتَرُ أَنْ أُغْرِسَكَ فِي الْمَكَانِ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ فَتَكُونَ كَمَا كُنْتَ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ أُغْرِسَكَ فِي الْجَنَّةِ فَتَشْرَبَ مِنْ أَنْهَارِهَا وَعُيُونِهَا فَيَحْسُنُ نَبْتُكَ وَتُشْمَرُ فَيَأْكُلُ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ مِنْ ثَمَرَتِكَ وَنَخْلِكَ فَعَلْتُ؟ فَرَزَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ لَهُ نَعَمْ قَدْ فَعَلْتُ مَرَّتَيْنِ فَسُئِلَ

النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: اخْتَارَ أَنْ أُغْرِسَهُ فِي الْجَنَّةِ. ❶

اس طرح دو مرتبہ فرمایا تو بریدہ نے نبی ﷺ سے پوچھا، تو آپ نے فرمایا: ”اس نے اس بات کو پسند کیا کہ میں اسے جنت میں گاڑ دوں۔“

فوائد: دس ماہ کی حاملہ اونٹنی چونکہ حمل کے آخری دور سے گزر رہی ہوتی ہے، تو اس کی تکلیف کی شدت زیادہ ہونے کی وجہ سے وہ دردناک انداز سے چلاتی ہے، تو کھجور کو سخت رونے میں اس سے تشبیہ دی گئی ہے۔

33- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُومُ إِلَى جَذْعٍ قَبْلَ أَنْ يُجْعَلَ الْمِنْبَرُ فَلَمَّا جُعِلَ الْمِنْبَرُ حَنَّ ذَلِكَ الْجَذْعُ حَتَّى سَمِعْنَا حَنِئَهُ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ عَلَيْهِ فَسَكَنَ. ❷

جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ منبر بنائے جانے سے پہلے رسول اللہ ﷺ ایک تنے سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوا کرتے تھے، جب منبر بنایا گیا تو وہ تنے سے ٹیک لگا کر رہے، لگا حتیٰ کہ ہم نے اس کا رونا سنا، رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا تو وہ خاموش ہو گیا۔

34- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ.....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ إِلَى خَشْبَةٍ فَلَمَّا صُنِعَ الْمِنْبَرُ فَجَلَسَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَنَّتْ حَيْنِ الْعِشَارِ حَتَّى وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَتَتْ. ❸

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک لکڑی سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے جب منبر بنایا گیا اور رسول اللہ ﷺ اس پر بیٹھے تو لکڑی اس طرح روئی جس طرح دس ماہ کی گابھن (حاملہ) اونٹنی روتی ہے۔ حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا تو وہ خاموش ہو گئی۔

35- أَخْبَرَنَا قُرُوءَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي كُرَيْبٍ.....

❶ ”اسنادہ ضعیف“ اس حدیث کی سند میں دو راوی ضعیف ہیں۔ محمد بن حمید اور صالح بن حیان۔ اس حدیث کو روایت کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔

❷ ”حدیث صحیح“ امام ابن کثیر فرماتے ہیں: ”هذا اسناد جيد رجاله على الشرط الصحيح“ البداية والنهاية : 128/6 -

❸ صحيح البخاری۔ کتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام حدیث : 3585 -

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَنَّتِ
الْخَشَبَةُ حِينَ النَّاقَةِ الْخُلُوجِ. ❶

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ”کہ وہ لکڑی اس
طرح روئی جس طرح بچے والی بے قرار اونٹنی روتی ہے،
جس سے بچہ چھین لیا جائے۔“

فوائد: ”خلوج“ ایسی اونٹنی کو کہتے ہیں جس کا بچہ ولادت کے وقت کھینچا جا رہا ہو۔ ایسی تکلیف دہ
حالت میں چلانا انتہائی شدید ہوتا ہے۔

36- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ
الطُّفَيْلِ بْنِ

أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي إِلَى جَذَعٍ وَيَخْطُبُ
إِلَيْهِ إِذْ كَانَ الْمُسْجِدُ غَرِيْشًا فَقَالَ لَهُ
رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ أَلَا نَجْعَلُ لَكَ
غَرِيْشًا تَقُومُ عَلَيْهِ يَرَاكَ النَّاسُ يَوْمَ
الْجُمُعَةِ وَتُسْمِعُ مِنْ خُطْبَتِكَ قَالَ:
((نَعَمْ)) فَصَنَعَ لَهُ الثَّلَاثَ دَرَجَاتٍ
هُنَّ اللَّوَاتِي عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمَّا صُنِعَ
الْمِنْبَرُ وَوُضِعَ فِي مَوْضِعِهِ الَّذِي
وَضَعَهُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. قَالَ: فَلَمَّا
جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُرِيدُ الْمِنْبَرَ مَرَّ
عَلَيْهِ فَلَمَّا جَاوَزَهُ خَارَ الْجَذَعُ حَتَّى
تَصَدَّعَ وَانْشَقَّ فَرَجَعَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ حَتَّى سَكَنَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى
الْمِنْبَرِ قَالَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مسجد ایک چھپر کی
صورت میں تھی تو رسول اللہ ﷺ ایک تنے کے پاس نماز
پڑھتے اور (ٹیک لگا کر) خطبہ دیا کرتے تھے، تو آپ
ﷺ کے صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا: کہ ہم آپ کے
لئے منبر بنادیں جس پر آپ کھڑے ہوں تاکہ جمعہ کے دن
لوگ آپ کو دیکھیں اور آپ کا خطبہ سنیں؟ آپ ﷺ نے
فرمایا: ”ٹھیک ہے!“ تو تین زینے کا منبر بنایا گیا۔ جیسا
کہ اب منبر پر زینے موجود ہیں۔ جب منبر بنایا گیا تو اپنی
جگہ پر رکھا گیا جہاں اسے رسول اللہ ﷺ نے رکھوایا۔ ابی
بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”جب رسول اللہ ﷺ منبر کے
ارادے سے تشریف لائے، تو تنے کے پاس سے گزرے،
جب اس سے آگے بڑھ گئے تو وہ بیل کی طرح ڈکرایا۔ حتیٰ کہ
پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ اس کے
پاس لوٹ آئے۔ اور اس پر اپنا ہاتھ پھیرا حتیٰ کہ وہ خاموش
ہو گیا۔ پھر آپ منبر کی طرف لوٹ گئے۔“ ابی بن کعب

❶ ”اسنادہ صحیح“ امام ابن کثیر فرماتے ہیں: ”اسنادہ جید“ البدایہ والنہایہ: 128/60۔ اس حدیث کو نقل کرنے میں امام
دارمی مفرد ہیں۔

کہتے ہیں: ”جب آپ نماز پڑھتے تھے تو اسی کی طرف پڑھتے تھے۔ جب مسجد گرائی گئی تو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اس لکڑی کو لے لیا اور انہیں کے پاس رہی حتیٰ کہ پرانی ہو گئی اس کو دیمک نے کھایا اور وہ بوسیدہ ہو گئی۔

صَلَّى إِلَيْهِ فَلَمَّا هَدِمَ الْمَسْجِدُ أَخَذَ ذَلِكَ الْجِدْعُ أَبِيَّ بَنٍ كَعْبٍ فَلَمْ يَزَلْ عِنْدَهُ حَتَّى بَلَى وَأَكَلَتْهُ الْأَرْضُ وَغَادَ رُفَاتًا. ❶

فوائد: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اس لکڑی کو اس کی عجیب شان کی بنا پر اپنے پاس رکھ لیا اور آخر یہ انہیں کے پاس اپنے انجام کو پہنچی۔

37- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّائِكِ

ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک تنے کے پاس رسول اللہ ﷺ (کھڑے ہو کر) خطبہ دیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کے پاس ایک رومی شخص آیا اور کہا: ”میں آپ کے لئے منبر بنا دوں جس پر آپ خطبہ دیا کریں؟ اس نے آپ ﷺ کے لئے یہ منبر بنایا، جسے تم اب دیکھتے ہو۔ انہوں (ابو سعید) نے کہا: ”جب آپ ﷺ اس پر کھڑے ہو کر خطبہ دینے لگے، تو وہ تنہا اس اونٹنی کی طرح رونے لگا۔ جو اپنے بچے کے لئے روتی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ اس کے پاس اتر کر گئے اسے سینے سے لگایا تو وہ خاموش ہو گیا آپ ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اس کے لیے گڑھا کھودا جائے اور دفن کیا جائے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ إِلَى لِزْقِ جِدْعٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ رُومِيٌّ فَقَالَ أَصْنَعُ لَكَ مِنْبَرًا تَخْطُبُ عَلَيْهِ فَصَنَعَ لَهُ مِنْبَرًا هَذَا الَّذِي تَرَوْنَ قَالَ فَلَمَّا قَامَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ حَنَّ الْجِدْعُ حَنِينَ النَّاقَةِ إِلَى وَلَدِهَا فَنَزَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ فَسَكَنَ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُحْفَرَ لَهُ وَيُدفَنَ. ❷

فوائد: کھجور کے تنے کو آپ ﷺ کے حکم سے گڑھا کھود کر دفن دیا گیا۔ یہ روایت پچھلی کے خلاف نہیں، کیونکہ ممکن ہے کہ تنے کو دفنایا گیا ہو، پھر مسجد کے گرانے پر یہ ظاہر ہو گیا ہو اور حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے اسے پکڑ لیا ہو۔

❶ ”اسنادہ حسن“ مسند احمد: 138/5 - سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاة، باب ماجاء فی بدء شان المنبر،

حدیث: 1414 - دلائل النبوة امام ابونعیم، حدیث: 306۔

❷ ”اسنادہ ضعیف“ مجالد بن سعید ضعیف ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، حدیث: 11798، جلد: 486/11 - مسند ابی

یعلیٰ: 328/2، حدیث: 1067۔

38- أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الصَّعْقُ قَالَ.....

سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ لَمَّا أَنْ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ جَعَلَ يُسْنِدُ ظَهْرَهُ إِلَى خَشَبَةٍ وَيُحَدِّثُ النَّاسَ فَكَثُرُوا حَوْلَهُ فَأَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُسْمِعَهُمْ فَقَالَ ابْنُوا لِي شَيْئًا أُرْتَفِعُ عَلَيْهِ قَالُوا كَيْفَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ؟ قَالَ عَرِيشٌ كَعَرِيشِ مُوسَى فَلَمَّا أَنْ بَنَوْا لَهُ قَالَ الْحَسَنُ حَنْتُ وَاللَّهِ الْخَشَبَةَ قَالَ الْحَسَنُ سُبْحَانَ اللَّهِ هَلْ تَبْتَغِي قُلُوبُ قَوْمٍ سَمِعُوا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يَعْنِي هَذَا. ❶

حسن بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ مدینہ میں آئے تو آپ اپنی پشت کی ٹیک ایک لکڑی سے لگاتے۔ اور لوگوں کے سامنے بیان کرتے۔ پس لوگ کثرت سے آپ ﷺ کے گرد جمع ہو گئے۔ نبی ﷺ نے انہیں سنانے کا ارادہ فرمایا تو فرمایا: ”میرے لئے ایسی چیز بناؤ کہ اس پر میں بلند ہو جاؤں۔“ انہوں نے کہا: ”اے اللہ کے نبی! کس طرح کی چیز“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”موسیٰ علیہ السلام کے منبر کی طرح۔“ حسن کہتے ہیں جب انہوں نے آپ ﷺ کے لئے منبر بنایا تو اللہ کی قسم! وہ لکڑی رونے لگی۔ حسن نے کہا: سبحان اللہ! ”کیا اس قوم کے دل (مضبوطی ایمان کے لیے کوئی اور بھی نشانی) تلاش کریں گے جنہوں نے (یہ معجزہ) سن لیا۔“ ابو محمد نے کہا: یعنی اس معجزے کے بعد۔

فوائد: ثابت ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام بھی خطبہ کے لیے منبر استعمال کرتے تھے۔

39- أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ إِلَى جِدْعٍ قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَ الْمِنْبَرَ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ وَتَحَوَّلَ إِلَيْهِ حَنَّ الْجِدْعُ فَأَحْتَضَنَهُ فَسَكَنَ وَقَالَ لَوْ لَمْ أُحْتَضَنْهُ لَحَنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ منبر بنانے سے پہلے ایک تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ جب آپ نے منبر کو اختیار کیا اور اس کی طرف چلے گئے تو وہ تارونے لگا۔ آپ ﷺ نے اسے اپنے ساتھ چمٹا لیا تو وہ خاموش ہو گیا۔ اور ﷺ نے فرمایا: اگر میں اسے نہ چمٹاتا تو وہ قیامت تک آپ ﷺ کی جدائی میں روتا رہتا۔

❶ ”مرسل واسنادہ صحیح“ سلسلہ احادیث صحیحہ امام البانی: 178/2، حدیث: 616 - صحیح ابن حبان، حدیث: 5607 -

❷ ”اسنادہ صحیح“ مسند احمد: 249/1 - مصنف ابن ابی شیبہ: 484/11، حدیث: 11795 - سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب ماجاء فی بدء شان المنبر، حدیث: 1415 - المعجم الکبیر: 187/14، حدیث: 12841 -

فوائد: اس سے تنے کے انس اور پھر جدائی کی شدت کا اندازہ ہوتا ہے کہ شدت غم میں قیامت

تک روتا رہتا۔

40- أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ.....

عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ بِمِثْلِهِ. ❶ ثابت بھی انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

41- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ.....

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَنَّتِ الْخَشَبَةُ
الَّتِي كَانَ يَقُومُ عِنْدَهَا فَقَامَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ إِلَيْهَا فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا
فَسَكَتُ. ❷
سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس لکڑی کے پاس
نبی ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے وہ رونے لگی تو
رسول اللہ ﷺ اس کے پاس گئے اس پر اپنا ہاتھ رکھا تو وہ
خاموش ہو گئی۔

42- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ
حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ.....

حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
كَانَ يَقُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيُسْنِدُ ظَهْرَهُ
إِلَى جِدْعٍ فِي الْمَسْجِدِ فَيَخْطُبُ
النَّاسَ فَجَاءَهُ رُومِيٌّ فَقَالَ أَلَا أَصْنَعُ
لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ وَكَأَنَّكَ
قَائِمٌ فَصَنَعَ لَهُ مَنْبَرًا لَهُ دَرَجَتَانِ وَيَقْعُدُ
عَلَى الثَّالِثَةِ فَلَمَّا قَعَدَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ
عَلَى ذَلِكَ الْمَنْبَرِ خَارَ الْجِدْعُ
كَخَوَارِ الثَّوْرِ - حَتَّى ارْتَجَّ الْمَسْجِدُ
حُزْنًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَنَزَلَ إِلَيْهِ
انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن
کھڑے ہوتے تو اپنی پشت کی ٹیک اس تنے سے لگاتے
جو مسجد میں تھا آپ مسجد میں خطبہ دے رہے تھے ایک رومی
آیا اس نے کہا: ”کیا میں آپ کے لئے کوئی ایسی چیز نہ
بناؤں جس پر آپ بیٹھیں تو ایسا لگے جیسے آپ کھڑے
ہیں۔ اس نے آپ کے لئے دو سیڑھیوں والا منبر بنایا اور
آپ تیسری پر بیٹھتے جب نبی ﷺ اس منبر پر بیٹھے تو
تو رسول اللہ ﷺ کے غم کی وجہ سے بیل کی طرح آواز
نکالنے لگا۔ حتیٰ کہ مسجد گونج گئی۔ تو رسول اللہ ﷺ منبر
سے اتر کر اس کی طرف گئے۔ اور اسے اپنے ساتھ چمٹا لیا

❶ ”اسنادہ صحیح“ جامع الترمذی۔ کتاب المناقب، باب حنین الجذع، سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاة، باب

ما جاء فی بدء شأن المنبر حدیث: 5141۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب الصلاة فی السطوح والمنبر، حدیث: 377۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد

ومواضع الصلاة، باب حواز الخطوة والخطوتين فی الصلاة۔

اس سے تیل کی سی آواز آرہی تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے چمٹا لیا تو وہ خاموش ہو گیا۔ جب وہ خاموش ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ اگر میں اسے نہ چمٹاتا تو قیامت تک رسول اللہ ﷺ کے غم میں یونہی (روتا) رہتا۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے حکم سے دفن کر دیا گیا۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمُنْبَرِ فَالْتَزَمَهُ وَهُوَ يَخُورُ فَلَمَّا الْتَزَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَكَنَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ لَمْ الْتَزِمَهُ لَمَا زَالَ هَكَذَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حُزْنًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَدُفِنَ. ❶

[7]..... بَاب مَا أُكْرِمَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فِي بَرَكَتِهِ طَعَامِهِ

کھانے میں برکت ہونے سے نبی ﷺ کی بزرگی کا بیان

43- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِيهِ.....

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خندق کے دن ہم خندق کھود رہے تھے۔ تین دن تک ہم نے کھانا نہیں کھایا اور نہ ہی ہم اس کی طاقت رکھتے تھے۔ اور خندق میں ایک سخت چٹان سامنے آئی تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا میں نے عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول! یہ سخت چٹان خندق میں ظاہر ہوئی ہے، میں نے اس پر پانی چھڑک دیا ہے۔ تو نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا۔ آپ نے کدال یا بیلچہ لیا، پھر تین بار بسم اللہ کہہ کر ضرب لگائی تو وہ چٹان بکھری ہوئی ریت کی طرح ہو گئی۔ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی یہ حالت دیکھی تو میں نے کہا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے اجازت

قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَنِي بِحَدِيثٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَمِعْتُهُ مِنْهُ أَرُوِيهِ عَنْكَ فَقَالَ جَابِرٌ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفُرُهُ فَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا نَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا نَقْدِرُ عَلَيْهِ فَعَرَضْتُ فِي الْخَنْدَقِ كُذِيَّةً فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذِهِ كُذِيَّةٌ قَدْ عَرَضْتُ فِي الْخَنْدَقِ فَرَشَشْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ فَأَخَذَ الْمِعْوَلَ

❶ ”اسنادہ صحیح“ مسند ابی یعلیٰ: 142/5، حدیث: 2756۔ وقال الترمذی: ”صحیح غریب من هذا الوجه۔“

صحیح ابن حبان، حدیث: 6507۔ موارد الظمان، حدیث: 574۔

أَوْ الْمَسْحَاةُ ثُمَّ سَمَى ثَلَاثًا ثُمَّ ضَرَبَ
فَعَادَتْ كَثِيبًا أَهِيلَ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَيْذَنْ لِي قَالَ فَأَذِنَ لِي فَجِئْتُ
أَمْرَأَتِي فَقُلْتُ ثَكَلْتُ أَثْمَلْتُ فَقُلْتُ
قَدْ رَأَيْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا لَا
صَبْرَ لِي عَلَيْهِ فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ
فَقَالَتْ عِنْدِي صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَعَنَاقُ
قَالَ فَطَحْنَا الشَّعِيرَ وَذَبَحْنَا الْعَنَاقَ
وَسَلَخْتُهَا وَجَعَلْتُهَا فِي الْبُرْمَةِ وَعَجَنْتُ
الشَّعِيرَ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ
فَلَبِثْتُ سَاعَةً ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُهُ الثَّانِيَةَ فَأَذِنَ
لِي فَجِئْتُ فَإِذَا الْعَجِينُ قَدْ أُمْكِنَ
فَأَمَرْتُهَا بِالْخَبْزِ وَجَعَلْتُ الْقِدْرَ عَلَى
الْأَثَافِي قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّمَا هِيَ
الْأَثَافِي وَلَكِنْ هَكَذَا قَالَ ثُمَّ جِئْتُ
النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ إِنَّ عِنْدَنَا طَعِيمًا لَنَا
فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَقُومَ مَعِيَ أَنْتَ وَرَجُلٌ
أَوْ رَجُلَانِ مَعَكَ فَقَالَ وَكَمْ هُوَ قُلْتُ
صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَعَنَاقُ فَقَالَ ارْجِعْ
إِلَى أَهْلِكَ وَقُلْ لَهَا لَا تَنْزِعِ الْقِدْرَ
مِنَ الْأَثَافِي وَلَا تُخْرِجِ الْخُبْزَ مِنَ السُّورِ
حَتَّى آتِيَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ ((قُومُوا إِلَيَّ
بَيْتِ جَابِرٍ)) قَالَ فَاسْتَحْيَيْتُ

دیکھتے۔ آپ نے مجھے اجازت دی تو میں اپنے گھر آیا، میں
نے اپنی بیوی سے کہا: ”تجھے تیری ماں گم پائے پھر میں
نے کہا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسی حالت میں
دیکھا ہے جس پر میں صبر نہیں کر سکتا۔ کیا تیرے پاس کوئی
چیز ہے؟“ اس نے کہا: ”میرے پاس جو کا ایک صاع اور
بکری کا بچہ ہے۔“ جابر کہتے ہیں! ”ہم نے جو کو پیسا اور
بکری کے بچے کو ذبح کیا اور میں نے اس کی کھال اتاری اور
اسے ہنڈیا میں ڈالا، آٹا گوندھا، پھر نبی ﷺ کے پاس آیا،
تھوڑی دیر ٹھہر کر دوبارہ گھر جانے کی اجازت چاہی آپ نے
مجھے اجازت دے دی۔ میں گھر گیا تو میں نے دیکھا کہ آٹا
تیار ہو گیا ہے، تو میں نے اسے روٹیاں پکانے کا حکم دیا اور ہنڈیا
کو چولہے کے تین پتھروں پر رکھا۔ پھر میں نبی ﷺ کے
پاس آیا اور کہا: ”ہمارے پاس آپ کے لئے تھوڑا سا کھانا
ہے اگر آپ مناسب سمجھیں تو آپ کے ساتھ ایک یا دو آدمی
اور چلیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ کھانا کتنا ہے؟“ میں
نے کہا: ”جو کا ایک صاع اور بکری کا بچہ۔“ آپ ﷺ
نے فرمایا: ”اپنے گھر جاؤ اور اپنی بیوی سے کہو کہ جب تک
میں نہ آؤں چولہے سے ہنڈیا اتارے نہ تنور سے روٹیاں
نکالے۔“ پھر آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: ”جابر کے
گھر کی طرف چلو۔“ جابر کہتے ہیں کہ میں ایسا شرمندہ
ہوا کہ اللہ ہی جانتا ہے! میں نے اپنی بیوی سے کہا: تجھے
تیری ماں گم پائے؟ رسول اللہ ﷺ اپنے تمام صحابہ کو لے
کر آ رہے ہیں۔“ اس نے کہا: ”کیا نبی ﷺ نے تجھ
سے پوچھا نہیں تھا کہ کھانا کتنا ہے؟“ میں نے کہا:

”پوچھا تھا۔“ پھر اس نے کہا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، تم نے تو آپؐ کو وہی بتایا جو ہمارے پاس تھا، کہتے ہیں پس میرے دل سے گھبراہٹ دور ہوئی۔“ اور میں نے کہا: ”تو سچ کہتی ہے۔“ نبی ﷺ تشریف لائے اور اپنے صحابہ سے فرمایا: ”ہجوم نہ کرو، پھر آپ ﷺ نے تنور اور ہنڈیا کے لئے برکت کی دعا کی۔ جابر کہتے ہیں: ”پھر ہم تنور سے روٹیاں اور ہنڈیا سے گوشت لینے لگے، پھر ہم انہیں شریذ بنا کر ان کے لیے بھر بھر کر ڈالنے لگے۔“ اور نبی ﷺ نے فرمایا: سات آٹھ آدمی ایک پرات پر بیٹھ جائیں، جب انہوں نے کھا لیا تو ہم نے تنور اور ہنڈیا کو کھولا۔ تو وہ دونوں اسی طرح بھرے ہوئے تھے۔ ہم اس طرح کرتے رہے، جب ہم تنور اور ہنڈیا کو کھولتے تو ہم اس کو اسی طرح بھرا ہوا پاتے۔ حتیٰ کہ سب مسلمان سیر ہو گئے، اور کچھ کھانا باقی بچا ہوا تھا۔ تو ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عام لوگ بھی فاقہ سے ہیں، تم خو و کھاؤ اور لوگوں کو بھی کھلاؤ۔“ پس ہم اس دن اسی طرح کھاتے اور کھلاتے رہے، ایمن کہتے ہیں کہ جابر نے مجھے بتایا وہ آٹھ سو تھے۔ یا اس نے کہا کہ وہ تین سو تھے۔ ایمن کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے آٹھ سو کھا تھا یا تین سو۔

حَيَاءٌ لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ فَقُلْتُ لِأُمْرَأَتِي
تَكَلَّمْتُ أُمَّكِ قَدْ جَاءَكَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ بِأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ. فَقَالَتْ
أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ سَأَلَكَ كَمِ الطَّعَامِ
فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَدْ
أَخْبَرْتَهُ بِمَا كَانَ عِنْدَنَا قَالَ فَذَهَبَ
عَنِّي بَعْضُ مَا كُنْتُ أَجِدُ وَقُلْتُ لَقَدْ
صَدَقْتَ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَدَخَلَ ثُمَّ
قَالَ لِأَصْحَابِهِ لَا تَصَاغُطُوا ثُمَّ بَرَكَ
عَلَى التَّنُورِ وَعَلَى الْبُرْمَةِ. قَالَ: فَجَعَلْنَا
نَأْخُذُ مِنَ التَّنُورِ الْخُبْزَ وَنَأْخُذُ اللَّحْمَ
مِنَ الْبُرْمَةِ فَتَشْرُدُ وَنَعْرِفُ لَهُمْ. وَقَالَ
النَّبِيُّ ﷺ ((لِيَجْلِسَ عَلَى الصَّحْفَةِ
سَبْعَةٌ أَوْ ثَمَانِيَةٌ)) فَإِذَا أَكَلُوا كَشَفْنَا
عَنِ التَّنُورِ وَكَشَفْنَا عَنِ الْبُرْمَةِ فَإِذَا
هُمَا أُمْلَأَا مَا كَانَا فَلَمْ نَزَلْ نَفْعَلْ ذَلِكَ
كُلَّمَا فَتَحْنَا التَّنُورَ وَكَشَفْنَا عَنِ الْبُرْمَةِ
وَجَدْنَاهُمَا أُمْلَأَا مَا كَانَا حَتَّى شَبِعَ
الْمُسْلِمُونَ كُلُّهُمْ وَبَقِيَ طَائِفَةٌ مِنَ
الطَّعَامِ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ
النَّاسَ قَدْ أَصَابَتْهُمْ مَخْمَصَةٌ فَكُلُوا
وَأَطْعِمُوا)) فَلَمْ نَزَلْ يَوْمَنَا ذَلِكَ
نَأْكُلُ وَنُطْعِمُ. قَالَ: وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُمْ

كَانُوا ثَمَان مِائَةً أَوْ قَالَ ثَلَاث مِائَةٍ قَالَ

أَيُّمَنْ لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا قَالَ ۝

فوائد: آپ ﷺ کی عادت تھی آپ ﷺ کبھی بھی صحابہ رضی اللہ عنہم کو کام پر لگا کر خود فارغ نہ بیٹھتے بلکہ برابر کام میں شریک ہوتے۔ یہی اسوۂ رسول ہے کہ لوگوں کو سمجھانے کے لیے ان میں گھل مل کر رہنا ان کے درد و غم سے آشنا ہونا ضروری ہے۔ آج اسلامی لیڈر اس لیے نام کو ہیں کہ وہ اپنے ساتھیوں سے ملنا اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنا پسند نہیں کرتے۔ بلکہ ساری زندگی تکلفات کی چادر اوڑھے رکھتے ہیں۔

44- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى.....

انس بن مالک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا کو حکم دیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے لئے کھانا بنائے جو آپ کھائیں۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا، میں آپ کے پاس آیا۔ میں نے کہا: ”مجھے آپ کی طرف ابو طلحہ نے بھیجا ہے۔“ آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: ”کھڑے ہو جاؤ۔“ آپ خود بھی چلے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ چلے۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! میں نے تو صرف آپ کے لئے کھانا تیار کیا ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں، تم چلو“ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ ﷺ چلے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ چلے۔ جابر کہتے ہیں: ”کھانا لایا گیا اور نبی ﷺ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا اور بسم پڑھی۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”دس آدمیوں کو اجازت دو، ان کو اجازت دی گئی تو آپ ﷺ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَمَرَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سَلِيمٍ أَنْ تَجْعَلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ طَعَامًا يَأْكُلُ مِنْهُ قَالَ ثُمَّ بَعَثَنِي أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ بَعَثَنِي إِلَيْكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ لِلْقَوْمِ قُومُوا فَانْطَلِقْ وَانْطَلِقَ الْقَوْمُ مَعَهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا صَنَعْتُ طَعَامًا لِنَفْسِكَ خَاصَّةً فَقَالَ لَا عَلَيْكَ انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلِقْ وَانْطَلِقَ الْقَوْمُ قَالَ فَجِئْتُ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ وَسَمَّى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشْرَةٍ قَالَ فَأَذِنَ لَهُمْ فَقَالَ كُلُوا بِاسْمِ اللَّهِ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَامُوا ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ كَمَا صَنَعَ فِي

① صحیح بخاری۔ کتاب المغازی، باب غزوة الخندق حدیث 4101۔ مصنف ابن ابی شیبہ 499/66 حدیث: 11755۔

مسند احمد 300/3۔ دلائل نبوة 424/2۔ 425 (الفاظ میں کچھ تغیر ہے۔)

نے فرمایا: ”اللہ کا نام لے کر کھاؤ“ انہوں نے کھایا حتیٰ کہ وہ سیر ہو گئے۔ پھر وہ اٹھ گئے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ پہلے کی طرح ہنڈیا پر رکھا اور اس پر بسم اللہ پڑھی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”دس آدمیوں کو اجازت دو، انہیں اجازت دی گئی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کا نام لے کر کھاؤ۔“ انہوں نے کھایا حتیٰ کہ وہ سیر ہو گئے۔ پھر وہ اٹھ گئے۔ اسی طرح اسی (۸۰) آدمیوں کے ساتھ کیا۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”پھر رسول اللہ ﷺ نے کھایا اور گھر والوں نے کھایا اور بچا ہوا چھوڑ دیا۔“

45- أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ هُوَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ.....

شہر بن حوشب ابو عبیدہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کے لئے ہنڈیا پکائی تو آپ نے اس سے فرمایا: ”مجھے بازو پکڑاؤ۔“ اور آپ ﷺ کو بازو کا گوشت پسند تھا۔ تو انہوں نے آپ ﷺ کو بازو پکڑایا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے بازو پکڑاؤ۔“ تو انہوں نے آپ کو دوسرا بازو پکڑا دیا۔ آپ نے پھر فرمایا ایک اور بازو پکڑاؤ۔ تو انہوں نے کہا: ”اے اللہ کے نبی! بکری کے کتے بازو ہوتے ہیں؟“ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تو خاموش رہتا تو جب تک میں بازو مانگتا رہتا دیا جاتا رہتا۔“

46- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنِ نُبَيْحِ الْعَنْزِيِّ.....

الْمَرَّةَ الْأُولَى وَسَمَّى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشْرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَقَالَ كُلُوا بِاسْمِ اللَّهِ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَامُوا حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ بِسَمَانَيْنِ رَجُلًا قَالَ وَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكُوا سُورًا. ❶

عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهُ طَبَخَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قِدْرًا فَقَالَ لَهُ ((نَاوِلْنِي ذِرَاعَهَا)) وَكَانَ يُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ فَنَاولَهُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ فَنَاولَهُ ذِرَاعًا ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَكَمْ لِلشَّاةِ مِنْ ذِرَاعٍ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَنْ لَوْ سَكَّتْ لَأَعْطَيْتُ أَذْرُعًا مَا دَعَوْتُ بِهِ. ❷

❶ صحیح مسلم۔ کتاب الاطعمہ، باب جواز استتباعہ غیرہ الی دار من یتق برضاه بذلك حدیث: 5317-5316۔

❷ ”اسنادہ حسن“ المعجم الکبیر 335/22 حدیث 842: مسند احمد 484/6۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مشرکین کی طرف ان سے جنگ کرنے کے لئے گئے۔ تو میرے باپ عبد اللہ نے کہا: ”جابر تجھ پر ضروری ہے کہ تو مدینہ کے محافظوں میں رہے، حتیٰ کہ تجھے معلوم ہو جائے کہ ہمارا کیا انجام ہوا ہے۔ اللہ کی قسم! اگر میں اپنے پیچھے بیٹیوں کو نہ چھوڑتا تو میں چاہتا کہ تو میرے سامنے جہاد میں مارا جائے۔“ جابر کہتے ہیں: ”ہم دیکھنے والے تھے کہ میری پھوپھی میرے باپ اور ماموں کو لے کر آئی تاکہ انہیں اپنے قبرستان میں دفن کریں پس ایک آدمی مجھے ملا جو منادی کر رہا تھا۔ کہ ”نبی ﷺ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ مقتولوں کو واپس کر دو، اور انہیں اسی جگہ دفن کرو جہاں وہ مارے گئے۔“ ہم نے ان کو واپس کیا اور انہیں اسی جگہ دفن کیا جہاں وہ مارے گئے تھے۔ جب معاویہ بن ابوسفیان کی خلافت کا زمانہ آیا تو ہمارے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: ”اے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ! معاویہ کے نوکروں نے تیرے باپ کی قبر کو کھود ڈالا ہے اور لاش ظاہر ہو گئی ہے۔“ میں اس قبر کی طرف گیا میں نے اس کو ویسا ہی پایا جیسے اس کو دفن کیا تھا۔ اس پر وہی تبدیلی تھی جو قتل کے وقت ہوئی تھی۔“ جابر کہتے ہیں: ”میں نے انہیں دفن کر دیا۔ اور میرے والد کھجوروں کا قرض چھوڑ گئے تھے، مجھ پر ان کے ایک قرض خواہ نے ادائیگی کے لئے سختی کی تو میں حضور ﷺ کے پاس گیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے والد فلاں دن شہید ہوئے اور کھجوروں کا قرض چھوڑ گئے تھے، تو مجھ پر ان کے بعض قرض خواہوں نے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمُشْرِكِينَ لِيُقَاتِلَهُمْ فَقَالَ أَبِي عَبْدُ اللَّهِ يَا جَابِرُ لَا عَلَيْكَ أَنْ تَكُونَ فِي نَظَارِي أَهْلِ الْمَدِينَةِ حَتَّى تَعْلَمَ إِلَى مَا يَصِيرُ أَمْرُنَا فَإِنِّي وَاللَّهِ لَوْلَا أَنِّي أَتْرُكُ بَنَاتِي لِي بَعْدِي لَا حَبِيبُ أَنْ تُقْتَلَ بَيْنَ يَدَيَّ. قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا فِي النَّظَارِينَ إِذْ جَاءَتْ عَمَّتِي بِأَبِي وَخَالِي لِنَدْفِنَهُمَا فِي مَقَابِرِنَا فَلَحِقَ رَجُلٌ يُنَادِي إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَرُدُّوا الْقَتْلَى فَتَدْفِنُوهَا فِي مَضَاجِعِهَا حَيْثُ قُتِلَتْ فَزِدْنَا هُمَا فَدَفَنَاهُمَا فِي مَضَاجِعِهِمَا حَيْثُ قُتِلَا فَبَيْنَا أَنَا فِي خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ إِذْ جَاءَ بِي رَجُلٌ فَقَالَ يَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَقَدْ أَثَارَ أَبَاكَ عَمَّالُ مُعَاوِيَةَ فَبَدَأَ فَخَرَجَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَنْطَلَقْتُ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِي دَفِنْتُهُ لَمْ يَتَغَيَّرْ إِلَّا مَا لَمْ يَدَعْ الْقَبِيلَ. قَالَ فَزَارَيْتُهُ وَتَرَكَ أَبِي عَلَيْهِ دَيْنًا مِنَ التَّمْرِ فَاشْتَدَّ عَلَيَّ بَعْضُ غُرَمَائِهِ فِي التَّقَاضِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي أَصِيبَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَإِنَّهُ تَرَكَ

عَلَيْهِ دَيْنًا مِنَ الثَّمَرِ وَإِنَّهُ قَدْ اشْتَدَّ عَلَيَّ
بَعْضُ غُرْمَائِهِ فِي الطَّلَبِ فَأُحِبُّ أَنْ
تُعِينَنِي عَلَيْهِ لَعَلَّهُ أَنْ يُنْظِرَنِي طَائِفَةً مِنْ
ثَمَرِهِ إِلَى هَذَا الصِّرَاحِ الْمُقْبِلِ. قَالَ:
(نَعَمْ أَتَيْتُكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَرِيبًا مِنْ
وَسَطِ النَّهَارِ.)) قَالَ فَجَاءَ وَمَعَهُ
حَوَارِيُّوهُ قَالَ فَجَلَسُوا فِي الظِّلِّ وَسَلَّم
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاسْتَأْذَنَ ثُمَّ دَخَلَ
عَلَيْنَا قَالَ وَقَدْ قُلْتُ لَأَمْرَأَتِي إِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَائِيَ الْيَوْمَ وَسَطَ
النَّهَارِ فَلَا يَرِيكَ وَلَا تُؤْذِي رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ فِي شَيْءٍ وَلَا تُكَلِّمِيهِ
فَفَرَشْتُ فِرَاشًا وَوَسَادَةً وَوَضَعْتُ رَأْسِي
فَنَامَ فَقُلْتُ لِمَوْلَى لِي اذْبَحْ هَذِهِ
الْعَنَاقَ وَهِيَ دَاجِنٌ سَمِينَةٌ فَالْوَحَا
وَالْعَجَلُ أَفْرَغُ مِنْهَا قَبْلَ أَنْ يَسْتَيْقِظَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا مَعَكَ فَلَمْ نَزَلْ
فِيهَا حَتَّى فَرَعْنَا مِنْهَا وَهُوَ نَائِمٌ فَقُلْتُ
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ يَسْتَيْقِظُ
يَدْعُو بِطَهُورِهِ وَأَنَا أَخَافُ إِذَا فَرَعُ
أَنْ يَقُومَ فَلَا يَفْرُغُ مِنْ طَهُورِهِ حَتَّى
يُوضَعَ الْعَنَاقُ بَيْنَ يَدَيْهِ. فَلَمَّا اسْتَيْقِظَ
قَالَ ((يَا جَابِرُ أَتَيْتَنِي بِطَهُورٍ)). قَالَ
نَعَمْ فَلَمْ يَفْرُغْ مِنْ وُضُوئِهِ حَتَّى

مطالبہ میں سختی کی ہے۔ تو میں چاہتا ہوں کہ آپ اس میں
میری مدد کریں، شاید کہ آئندہ فصل تک کچھ کھجوروں کے لیے
وہ مجھے مہلت دے دیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”دوپہر
کے قریب ان شاء اللہ میں تیرے پاس آؤں گا۔“ جابر
کہتے ہیں: ”آپ ﷺ تشریف لائے اور آپ کے ساتھ
اور لوگ بھی تھے۔“ جابر کہتے ہیں: ”وہ لوگ سائے میں
بیٹھ گئے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے سلام کہا اور اجازت
مانگی، پھر گھر میں داخل ہو گئے۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا
ہوا تھا کہ رسول اللہ ﷺ آج دوپہر کے قریب میرے
پاس آئیں گے۔ تو وہ تمہیں نہ دیکھیں، اور نہ ہی تم رسول
اللہ ﷺ کو کسی چیز کے متعلق تکلیف دینا اور نہ ہی ان
سے کوئی بات کہنا پس اس نے بستر بچھایا اور تکیہ لگایا تو
آپ ﷺ نے تکیے پر اپنا سر رکھا اور سو گئے۔ پھر میں نے
اپنے غلام سے کہا: ”یہ بکری کا بچہ ذبح کرو۔ وہ بکری کا بچہ
موٹا تازہ گھر کا پلا ہوا تھا۔ میں نے کہا آپ کے بیدار
ہونے سے پہلے بہت جلدی فارغ ہو جانا اور میں تیرے
ساتھ ہوں۔“ پھر ہم اس کام میں لگے رہے حتیٰ کہ اس
سے فارغ ہو گئے اور آپ ابھی سوئے ہوئے تھے۔ میں
نے کہا: ”رسول اللہ ﷺ جس وقت بیدار ہوں گے تو وہ
وضو کے لئے پانی مانگیں گے۔ اور مجھے خوف ہے کہ فارغ
ہو کر آپ ﷺ جانے کے لئے نہ کھڑے ہو جائیں۔
اس لئے میں چاہتا تھا کہ آپ ﷺ کے وضو سے فارغ
ہونے سے پہلے آپ ﷺ کے سامنے گوشت رکھا
جائے۔ جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو آپ ﷺ نے

فرمایا: ”اے جابر! میرے پاس پانی لاؤ۔“ جابر نے کہا: ”جی ہاں! میں لاتا ہوں۔“ پھر آپ ابھی وضو سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ آپ کے سامنے گوشت رکھا گیا۔ جابر کہتے ہیں: آپ نے میری طرف دیکھا تو فرمایا: ”گویا کہ تو جانتا ہے کہ ہمیں گوشت پسند ہے۔ ابو بکر کو بلاؤ۔“ پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو بلایا۔ جابر کہتے ہیں: ”کھانا رکھا گیا تو آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا: ”اللہ کا نام لے کر کھاؤ۔“ انہوں نے کھایا، حتیٰ کہ وہ سیر ہو گئے۔ اور اس میں سے بہت سا گوشت بچ گیا۔ اور جابر کہتے ہیں: ”اللہ کی قسم! بنو سلمہ کے لوگ ان لوگوں کی طرف دیکھ رہے تھے۔ اور آپ ﷺ ان کے نزدیک انکی جانوں سے زیادہ پیارے تھے۔ اور وہ لوگ آپ ﷺ کے پاس اس لئے نہیں آ رہے تھے کہ آپ ﷺ کہیں (اپنے کسی قول یا فعل) سے آپ کو تکلیف نہ دیں۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ کے آگے چلنے لگے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: ”میری پچھلی جگہ فرشتوں کے لیے چھوڑ دو۔“ جابر کہتے ہیں: ”میں آپ کے پیچھے ہو گیا حتیٰ کہ دروازے کی دہلیز پر پہنچ گیا۔ تو میری بیوی نے اپنا منہ دروازے سے باہر نکالا اور وہ بہت پردے والی تھی، اس نے عرض کی: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے لئے اور میرے خاوند کے لئے دعائے رحمت کریں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تجھ پر اور تیرے خاوند پر رحم کرے۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے پاس فلاں آدمی کو بلاؤ۔“ آپ نے اس آدمی کے متعلق

وَضَعْتُ الْعَنَاقُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَظَرَ إِلَيَّ فَقَالَ كَأَنَّكَ قَدْ عَلِمْتَ حُبَّنَا اللَّحْمَ اذْعُ أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ دَعَا حَوَارِيَّهِ قَالَ فَجِئْتُ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ. قَالَ فَوَضَعَ يَدَهُ وَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ كُلُوا فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَفَضَلَ مِنْهَا لَحْمٌ كَثِيرٌ وَقَالَ وَاللَّهِ إِنْ مَجْلِسَ بَنِي سَلَمَةَ لَيَنْظُرُونَنَا إِلَيْهِمْ، هُوَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ أُغْنِيَهُمْ مَا يَقْرَبُونَهُ مَخَافَةَ أَنْ يُذَوُّهُ ثُمَّ قَامَ وَقَامَ أَصْحَابُهُ فَخَرَجُوا بَيْنَ يَدَيْهِ وَكَانَ يَقُولُ خَلُّوا ظَهْرِي لِلْمَلَائِكَةِ. قَالَ: فَاتَّبَعْتُهُمْ حَتَّى بَلَغْتُ سَقْفَةَ الْبَابِ فَأَخْرَجَتِ امْرَأَتِي صَدْرَهَا وَكَانَتْ سِتِيرَةً فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلِّ عَلَيَّ وَعَلَى زَوْجِي. قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ وَعَلَى زَوْجِي ثُمَّ قَالَ اذْعُوا إِلَيَّ فَلَانَا لِلْغَرِيمِ الَّذِي اشْتَدَّ عَلَيَّ فِي الطَّلَبِ فَقَالَ أَنْسَى جَابِرًا طَائِفَةً مِنْ دِينِكَ الَّذِي عَلَى أَبِيهِ إِلَى هَذَا الصِّرَاحِ الْمُقْبِلِ. قَالَ مَا أَنَا بِفَاعِلٍ قَالَ وَاعْتَلَّ وَقَالَ إِنَّمَا هُوَ مَا لِي يَتَأَمَّى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيْنَ جَابِرٌ قَالَ قُلْتُ أَنَا ذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كُلْ لَهُ مِنَ الْعُجُورَةِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى سَوْفَ يُوفِّيهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ

فَإِذَا الشَّمْسُ قَدْ دَلَّكَتْ قَالَ الصَّلَاةُ
يَا أَبَا بَكْرٍ قَالَ فَاذْفَعُوا إِلَى الْمَسْجِدِ
فَقُلْتُ لِغَرِيْمِي قَرِيبُ أَوْعَيْتَكَ فَكَلْتُ
لَهُ مِنَ الْعَجْوَةِ فَوْقَاهُ اللَّهُ وَفَضَلَ لَنَا مِنَ
التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَجِئْتُ أُسْعِي
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَسْجِدِهِ كَأَنِّي
شَرَارَةٌ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ
صَلَّى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ
كَلْتُ لِغَرِيْمِي تَمْرَهُ فَوْقَاهُ اللَّهُ وَفَضَلَ
لَنَا مِنَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ أَيْنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ
فَجَاءَ يُهْرَوُلُ قَالَ سَلْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ
اللَّهِ عَنْ غَرِيْمِهِ وَتَمْرِهِ قَالَ مَا أَنَا
بِسَائِلِهِ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ اللَّهَ سَوْفَ يُؤْفِقُهُ
إِذَا أُخْبِرْتُ أَنَّ اللَّهَ سَوْفَ يُؤْفِقُهُ فَرَدَّدَ
عَلَيْهِ وَرَدَّدَ عَلَيْهِ هَذِهِ الْكَلِمَةُ ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ مَا أَنَا بِسَائِلِهِ
وَكَانَ لَا يُرَاجِعُ بَعْدَ الْمَرَّةِ الثَّلَاثَةِ فَقَالَ
مَا فَعَلَ غَرِيْمُكَ وَتَمْرُكَ قَالَ قُلْتُ
وَقَاهُ اللَّهُ وَفَضَلَ لَنَا مِنَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا
فَرَجَعْتُ إِلَى أَمْرَاتِي فَقُلْتُ أَلَمْ أَكُنْ
نَهَيْتُكَ أَنْ تُكَلِّمِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
فِي بَيْتِي فَقَالَتْ تَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى
يُورِدُ نَبِيَّهُ فِي بَيْتِي ثُمَّ يَخْرُجُ وَلَا أَسْأَلُهُ

فرمایا جو مجھ پر قرض کی ادائیگی میں سختی کرتا تھا، آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ”جابر کے والد پر جو تمہارا قرض ہے، اس میں سے تھوڑے سے حصہ میں تم جابر کو آئندہ فصل تک مہلت دے دو۔ اس نے کہا: ”میں ایسے نہیں کروں گا اور بہانہ کیا کہ وہ مال یتیموں کا ہے۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جابر کہاں ہے؟“ جابر کہتے ہیں: ”میں نے کہا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! میں یہاں ہوں۔“ آپ نے فرمایا: ”جو تمہارے پاس کھجوریں ہیں اسے تول دو، شاید اسے اللہ پورا کر دے۔ آپ ﷺ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا تو سورج ڈھل چکا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابوبکر! نماز کا وقت ہو گیا ہے۔“ جابر کہتے ہیں: پھر وہ مسجد کی طرف چلے گئے۔ میں نے اپنے قرض خواہ سے کہا: ”اپنے ٹوکریے لاؤ، پھر میں نے اسکے لیے عجوہ کھجوروں سے تول تو لا تو انہیں اللہ تعالیٰ نے پورا کر دیا۔ اور ہمارے پاس اتنی اتنی کھجوریں بچ گئیں۔ جابر کہتے ہیں: ”میں دوڑتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس مسجد میں گیا۔ گویا کہ میں آگ کی چنگاری ہوں میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حالت میں پایا کہ نماز پڑھ چکے تھے۔ میں نے آپ سے کہا: ”اے اللہ کے رسول! میں نے اپنے قرض خواہ کے لئے کھجوروں کو تولا، تو اللہ نے اسے پورا کر دیا، اور ہمارے لئے بھی اتنی اتنی بچ گئیں۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عمر بن خطاب کہاں ہیں؟“ جابر کہتے ہیں: ”وہ دوڑتے ہوئے آئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”جابر بن عبد اللہ سے اس کے قرض اور اس کی کھجوروں کے متعلق

الصَّلَاةَ عَلَى وَعَلَى رَوْحِي. ❶

پوچھو۔“ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”میں نہیں پوچھوں گا، جب آپ نے فرمایا تھا کہ شاید اسے اللہ پورا کر دے، تو میں نے جان لیا تھا کہ اللہ اسے پورا کر دے گا۔ آپ ﷺ نے اس سے تین مرتبہ فرمایا تو اس نے بھی تین دفعہ ہی دہرایا، ہر دفعہ وہ یہی کہتے کہ میں نہیں پوچھوں گا۔ اور جب بھی آپ بات کرتے تو تین دفعہ سے زیادہ آپ سے بات دہرائی نہ جاتی تھی، اس لیے انھوں نے آخر پوچھ لیا: ”تمہارے قرض خواہ اور کھجوروں کا کیا حال ہوا؟“ میں نے کہا: ”اللہ نے اسے پورا کر دیا ہے۔ اور ہمارے لئے اتنی کھجوریں بچ گئی ہیں۔ میں اپنی بیوی کے پاس گیا، میں نے کہا: ”میں نے تجھے منع نہیں کیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ سے میرے گھر میں بات نہ کرنا۔“ اس نے کہا: ”تمہارا کیا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کو میرے گھر بھیجے اور میں اپنے لئے اور اپنے خاوند کے لئے ان سے دعا کا سوال نہ کروں؟“

فوائد: جابر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود کھجوریں ادا نیگی قرض کے لیے کافی نہ تھیں۔ لہذا آپ ﷺ ان کے گھر آئے، آپ ﷺ کی دعا اور تشریف آوری کی برکت سے اللہ نے انہیں خوب برکت سے نوازا آج بھی تنگی کے موقعہ پر نیک لوگوں سے دعا کروانا جائز ہے، بلکہ باعثِ رحمت ہے۔

[8]..... بَابُ مَا أُعْطِيَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْفَضْلِ

نبی ﷺ کو دی گئی فضیلتوں کا بیان

47- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ عَنْ عِكْرَمَةَ.....

❶ صحيح البخاری۔ کتاب الہبة، باب اذا وهب دينا على رجل حديث 2601: - کتاب المناقب، حديث: 3580
”اسنادہ صحیح“ مستدرک حاکم: 350/2۔ امام حاکم نے صحیح کہا ہے اور امام ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ المعجم الکبیر 239/11، حديث: 11610۔ دلائل النبوة بیہقی 486/5۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ اللَّهَ فَضَّلَ مُحَمَّدًا عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَعَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ فَقَالُوا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ بِمَ فَضَّلَهُ عَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ لِأَهْلِ السَّمَاءِ وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَهٌ مِنْ دُونِهِ فَذَلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ الْآيَةَ وَقَالَ اللَّهُ لِمُحَمَّدٍ ﷺ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالُوا فَمَا فَضَّلَهُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ قَالَ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانٍ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الْآيَةَ وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمُحَمَّدٍ ﷺ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ فَأَرْسَلَهُ إِلَى الْجِنِّ وَالْإِنْسِ.

عکرمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو تمام انبیاء اور آسمان والوں پر فضیلت دی۔ لوگوں نے کہا: ”اے ابن عباس رضی اللہ عنہ! آسمان والوں پر آپ ﷺ کو کیسے فضیلت دی گئی؟“ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آسمان والوں سے فرمایا: ”ان میں سے جو کوئی کہے اس کے علاوہ میں معبود ہوں، تو ہم اس کے بدلے اسے جہنم دیں گے۔ ہم اسی طرح ظالموں کو بدلہ دیتے ہیں۔“ (سورۃ الانبیاء: ۲۹) اور محمد ﷺ نے فرمایا: ”ہم نے تجھے ظاہر فتح دی، تاکہ اللہ تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دے۔“ (سورۃ الفتح: ۱-۲) لوگوں سے کہا: ”انبیاء پر آپ ﷺ کو کیسے فضیلت دی گئی؟“ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اللہ عزوجل نے فرمایا: اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس کی قوم کی زبان کے ساتھ، تاکہ وہ ان کے لیے بیان کرے“ [ابراہیم: ۳] اور محمد ﷺ کے لیے یوں فرمایا: ”اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام لوگوں کے لئے بھیجا ہے۔“ (سورۃ سبا: ۲۸) تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو جنوں اور انسانوں کی طرف بھیجا۔

فوائد: آپ ﷺ کو اہل سماء پر فضیلت اس اعتبار سے ہے کہ ان کی غلطی کی سزا بصورت جہنم ہے، جب کہ آپ ﷺ کے اگلے پچھلے سبھی گناہ بخش دیے گئے ہیں۔ نیز باقی انبیاء علیہم السلام کی دعوت محدود لوگوں کے لیے، جب کہ آپ ﷺ کی جمیع کائنات کے لیے تھی، اس اعتبار سے آپ ﷺ ان سے افضل ہیں۔

48- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا زَمْعَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگ بیٹھے آپ کا انتظار کر رہے تھے۔ آپ ﷺ باہر آئے حتیٰ کہ جب ان کے قریب ہوئے تو آپ ﷺ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَنْتَظِرُونَهُ فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَكَّرُونَ

نے سنا کہ وہ آپس میں کچھ باتیں کر رہے ہیں۔ جب آپ ﷺ نے ان کی بات کو سنا تو ان میں سے کوئی کہہ رہا تھا: ”تعجب ہے کہ اللہ نے جب اپنی مخلوق میں سے دوست بنایا تو ابراہیم علیہ السلام کو بنایا!“ اور دوسرے نے کہا: ”کیسی عجیب بات ہے کہ اللہ نے موسیٰ سے کلام کیا!“ (سورۃ النساء: ۱۶۳) اور کسی نے کہا کہ: ”عیسیٰ اللہ کا کلمہ اور اس کی روح ہے۔“ اور کسی نے کہا: ”آدم کو اللہ نے چن لیا۔“ پھر آپ ﷺ باہر تشریف فرما ہوئے تو سلام کہا اور فرمایا: ”میں نے تمہاری باتیں سن لی ہیں۔ اور تم نے تعجب کیا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام اللہ کے خلیل ہیں تو وہ اسی طرح ہیں۔ اور موسیٰ علیہ السلام سے اللہ نے کلام کی تو وہ بھی ایسے ہی ہے۔ اور عیسیٰ علیہ السلام اللہ کی روح اور کلمہ ہیں، تو وہ بھی ایسے ہی ہیں۔ خبردار! میں اللہ کا حبیب ہوں۔ لیکن کوئی فخر نہیں۔ اور میں قیامت کے دن تعریف کا جھنڈا اٹھاؤں گا لیکن کوئی فخر نہیں۔ اور میں سب سے پہلے جنت کی کنڈا کھٹکھاؤں گا۔ تو اللہ تعالیٰ کھول دیں گے اور مجھے اس میں داخل کریں گے۔ اور میرے ساتھ فقراء مومنین ہوں گے مگر کوئی فخر نہیں۔ اور میں اللہ کے نزدیک اگلے اور پچھلے لوگوں میں سب سے زیادہ عزت والا ہوں، لیکن کوئی فخر نہیں۔“

فوائد: معراج کے موقع پر آپ ﷺ کا اللہ سے ہم کلام ہونا اور آپ ﷺ کا حبیب اللہ

ہونا اور اس کے علاوہ حدیث میں مذکور اخروی امتیازات آپ کے علوم مرتبت پر دال ہیں۔

فَتَسْمَعُ حَدِيثَهُمْ فَإِذَا بَعْضُهُمْ يَقُولُ
عَجَبًا إِنَّ اللَّهَ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهِ خَلِيلًا
فَإِبْرَاهِيمَ خَلِيلَهُ وَقَالَ آخِرُ مَاذَا
بِأَعْجَبَ مِنْ ﴿ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى
تَكْلِيمًا ﴾ وَقَالَ آخِرُ فَعَيْسَى كَلِمَةً
اللَّهُ وَرُوحَهُ وَقَالَ آخِرُ وَآدَمُ اصْطَفَاهُ
اللَّهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ
سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ أَنَّ
إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ
وَمُوسَى نَجِيُّهُ وَهُوَ كَذَلِكَ وَعَيْسَى
رُوحُهُ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذَلِكَ وَآدَمُ
اصْطَفَاهُ اللَّهُ تَعَالَى وَهُوَ كَذَلِكَ أَلَا
وَأَنَا حَبِيبُ اللَّهِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا حَامِلُ
لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا
أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفِّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ بِحَلْقِي
الْجَنَّةَ وَلَا فَخْرَ فَيَفْتَحُ اللَّهُ فَيْدُ خَلِيلِهَا
وَمَعِيَ فَقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا
أَكْرَمُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ عَلَى اللَّهِ وَلَا
فَخْرَ)) . ۱

۱ "اسنادہ ضعیف ولا کثرہ شواہد فی الصحاح" جامع الترمذی کتاب المناقب، باب فی فضل النبی حدیث 3616 :-

مسند الموصلی حدیث 3964، 3968۔ صحیح ابن حبان حدیث 6242۔

49- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ لَيْثٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ
 عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنَا أَوَّلُهُمْ خُرُوجًا وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَقَدُوا وَأَنَا خَطِيئُهُمْ إِذَا انْصَتُوا وَأَنَا مُسْتَشْفَعُهُمْ إِذَا حُبِسُوا وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيْسُوا الْكِرَامَةَ وَالْمَفَاتِيحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي يَطُوفُ عَلَى أَلْفِ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُونٌ أَوْ لَوْلُو مَنْشُورٌ)) ❶

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں سب سے پہلے قبر سے نکلوں گا۔ اور جب لوگ گروہ، گروہ بن کر جائیں گے، تو میں ان کا قائد ہوں گا۔ اور جب وہ خاموش ہو جائیں گے تو میں ان کا خطیب ہوں گا۔ اور جب وہ روک دیئے جائیں گے تو میں ان کی سفارش کروں گا۔ اور جب وہ عزت افزائی سے ناامید ہو جائیں گے تو میں ان کو خوشخبری دوں گا اور تمام چابیاں اس دن میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ اور میں اپنے رب کے نزدیک آدم کی تمام اولاد سے زیادہ احترام والا ہوں۔ میرے پاس ہزار خادم چکر لگائیں گے۔ گویا کہ پردے میں چھپے ہوئے انڈے یا بکھرے ہوئے موتی ہوں۔“

فوائد: حدیث میں مذکور فضائل ایسے رفیع المرتبت اور عظیم الشان امتیازات ہیں جن سے آپ

ﷺ کی رفعت شان اور انبیاء علیہم السلام پر فضیلت کا پتہ لگانا چنداں مشکل نہیں۔

50- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ صَالِحٍ هُوَ ابْنُ عَطَاءٍ بْنِ خَبَّابٍ مَوْلَى بَنِي الدُّثَلِ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ
 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفِّعٍ وَلَا فَخْرَ)) ❷

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں تمام رسولوں کا قائد ہوں، مگر کوئی فخر نہیں۔ اور میں خاتم النبیین ہوں، لیکن کوئی فخر نہیں۔ اور میں سب سے پہلے سفارش کرنے والا ہوں، سب سے پہلے میری سفارش قبول کی جائے گی اور میں فخر سے نہیں کہتا۔“

❶ ”اسنادہ ضعیف“ لیث بن ابی اسلم، جامع الترمذی، کتاب المناقب باب فی فضل النبی حدیث 3610۔

کتاب السنۃ امام خلال حدیث 235: ، دلائل النبوة امام بیہقی 484/5۔

❷ ”اسنادہ جید“ اس سند کے تمام راویوں کی جمہور نے توثیق کی ہے۔ قال الصدر المناوی ”رجالہ وثقہم الجمہور، التاريخ

الکبیر امام بخاری 286/4۔ المعجم الاوسط 142/1، حدیث 172: دلائل النبوة بیہقی 480/5۔

51- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ هُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ.....

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَأْخُذُ بِحَلَقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأَقْعُقُهَا قَالَ أَنَسٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُحَرِّكُهَا وَصَفَ لَنَا سُفْيَانُ كَذَا وَجَمَعَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَصَابِعَهُ وَحَرَّكَهَا قَالَ وَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ مَسِسْتُ يَدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِإِذْنِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَعْطَيْتُهَا أَقْبَلَهَا. ①

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کہ میں سب سے پہلے جنت کے دروازے کا کنڈا پکڑوں گا۔ پھر اسے کھٹکھٹاؤں گا۔“ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”گویا کہ میں نبی ﷺ کے ہاتھ کی حرکت کو دیکھ رہا ہوں۔“ اور ہمارے لئے سفیان نے ایسے ہی بیان کیا، اور ابو عبد اللہ نے اپنی انگلیوں کو اکٹھا کیا اور اسے حرکت دی۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ثابت نے ان سے کہا: ”کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ سے چھوا تھا؟“ میں نے کہا: ”جی ہاں۔“

52- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْقُلٍ.....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ ((. ②

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں جنت میں سب سے پہلے سفارش کرنے والا ہوں گا۔“

فوائد:..... جب آپ ﷺ جنت کا دروازہ کھلوائیں گے تو رب کو سامنے پا کر سجدہ میں گر پڑیں گے، پھر وہاں اللہ کے حکم سے سراٹھا کر سفارش کریں گے، جیسا کہ اگلی حدیث میں تفصیلاً آرہا ہے۔

53- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو.....

عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنِّي لَأَوَّلُ النَّاسِ

انس رضی اللہ عنہ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”لوگوں میں سب سے پہلے

① ”اسنادہ ضعیف“ علی بن زید بن جردان ضعیف ہے۔ مسند احمد 110/3، جامع الترمذی، کتاب التفسیر، سورة الاسراء حدیث 3148: مسند حمیدی، حدیث 1238۔

② ”اسنادہ صحیح“ صحیح مسلم۔ کتاب الایمان باب فی قول النبی ﷺ ”انا اول الناس یشفع فی الجنة حدیث 482: مصنف ابن ابی شیبہ 436/11 حدیث 11697۔ مسند ابی عوانہ 110/1، دلائل النبوة بیہقی 479/5۔ کتاب السنة ابن ابی عاصم، حدیث 796۔

قیامت کے دن میرے سر کے اوپر سے زمین پھٹے گی اور کوئی فخر اور مجھے تعریف کا جھنڈا دیا جائے گا اور میں فخر سے نہیں کہتا۔ اور قیامت کے دن میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا اور میں فخر سے نہیں کہتا۔ اور قیامت کے دن میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا۔ اور میں فخر سے نہیں کہتا، اور میں جنت کے دروازے کے پاس آؤں گا اور اس کی کنڈی پکڑوں گا، وہ کہیں گے: ”کون ہے؟“ میں کہوں گا: ”میں محمد ﷺ ہوں۔“ وہ میرے لئے دروازہ کھول دیں گے، میں داخل ہو جاؤں گا۔ میں اللہ العبار کو اپنی طرف متوجہ پاؤں گا تو اس کے لئے سجدہ کروں گا۔ تو اللہ فرمائیں گے: ”اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھا اور بات کر، تیری بات سنی جائے گی، اور تو جو کہے گا قبول کیا جائے گا، سفارش کر، تیری سفارش قبول کی جائے گی۔ تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور کہوں گا: ”اے اللہ! میری امت کو معاف کر دے۔“ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ”اپنی امت کے پاس جا جس کے دل میں تو جو کے دانے کے برابر ایمان پائے اسے جنت میں داخل کر دے۔ تو میں جاؤں گا جس کے دل میں جو کے دانے کے برابر ایمان پاؤں گا اس کو جنت میں داخل کر دوں گا۔ پھر میں اللہ العبار کو اپنی طرف متوجہ پاؤں گا اور پھر اسے سجدہ کروں گا۔ اللہ فرمائیں گے: ”اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھا، بات کر، تیری بات سنی جائے گی اور کہہ، اسے قبول کیا جائے گا، اور سفارش کر، تیری سفارش قبول کی جائے گی۔“ تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور کہوں گا: ”اے اللہ! میری امت

تَنْشِيقُ الْأَرْضِ عَنْ جُمُعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فُخْرَ وَأُعْطِيَ لَوَاءَ الْحَمْدِ وَلَا فُخْرَ وَأَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فُخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فُخْرَ وَاتَى بَابَ الْجَنَّةِ فَأَخَذَ بِحَلْقَتِهَا فَيَقُولُونَ مَنْ هَذَا فَأَقُولُ أَنَا مُحَمَّدٌ فَيَفْتَحُونَ لِي فَأَدْخُلُ فَأَجِدُ الْجَبَّارَ مُسْتَقْبِلِي فَأَسْجُدُ لَهُ فَيَقُولُ ارْفَعْ رَأْسَكَ يَا مُحَمَّدُ وَتَكَلَّمْ يُسْمَعُ مِنْكَ وَقُلْ يُقْبَلُ مِنْكَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعُ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ أُمِّي أُمِّي يَا رَبِّ فَيَقُولُ اذْهَبْ إِلَى أُمِّكَ فَمَنْ وَجَدَتْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ شَعِيرٍ مِنَ الْإِيمَانِ فَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ فَأَذْهَبُ فَمَنْ وَجَدَتْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَلِكَ أَدْخَلْتُهُمُ الْجَنَّةَ فَأَجِدُ الْجَبَّارَ مُسْتَقْبِلِي فَأَسْجُدُ لَهُ فَيَقُولُ ارْفَعْ رَأْسَكَ يَا مُحَمَّدُ وَتَكَلَّمْ يُسْمَعُ مِنْكَ وَقُلْ يُقْبَلُ مِنْكَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعُ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ أُمِّي أُمِّي يَا رَبِّ فَيَقُولُ اذْهَبْ إِلَى أُمِّكَ فَمَنْ وَجَدَتْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنَ الْإِيمَانِ فَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ فَأَذْهَبُ فَمَنْ وَجَدَتْ فِي قَلْبِهِ

کو معاف کر دے۔“ اللہ فرمائیں گے: ”اپنی امت کے پاس جا اور جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان پائے، اسے جنت میں داخل کر دے، میں جاؤں گا جس کے دل میں اس کے برابر ایمان پاؤں گا اسے جنت میں داخل کر دوں گا۔ لوگوں کے حساب سے فراغت کے بعد میری امت کے باقی لوگ دوزخ والوں کے ساتھ دوزخ میں داخل کر دیئے جائیں گے۔ پس اہل جہنم ان سے کہیں گے: ”اس بات نے تمہیں فائدہ کیا دیا کہ تم اللہ کی عبادت کرتے تھے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے؟“ تب اللہ فرمائیں گے: ”مجھے میری عزت کی قسم! میں انہیں آگ سے ضرور آزاد کروں گا۔ پھر ان کے پاس قاصد بھیجے گا۔ تو وہ آگ سے نکالیں جائیں گے اور وہ بالکل جل چکے ہوں گے، تو انہیں نہر حیات میں داخل کیا جائے گا۔ تو وہ اس میں اس طرح اُگیں گے، جیسے سیلاب میں بیج اگتا ہے۔ ان کی آنکھوں کے درمیان لکھ دیا جائے گا کہ یہ اللہ کے آزاد کردہ ہیں۔ پھر ان کو لیجایا جائے گا۔ پھر وہ جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے۔ ان سے جنت والے کہیں گے: ”یہ جہنمی ہیں۔“ تو اللہ فرمائیں گے: ”نہیں، بلکہ یہ اللہ کے آزاد کردہ ہیں۔“

54۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ.....

① ”اسنادہ ضعیف“ اس کی سند میں عبد اللہ بن صالح، کثیر الخطا وکانت فیہ“ ہے۔ مسند احمد 3/144، دلائل النبوة 5/479۔ یاد رہے اس حدیث کو امام احمد نے ابوسلمہ خزاعی اور منصور بن سلمہ سے بھی روایت کیا ہے۔ اور اس کی سند صحیح ہے۔ مسند احمد 3/145۔

ابن غنم بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئے اور آپ کا پیٹ چاک کیا۔ پھر جبرائیل نے کہا: اس میں وکیع دل ہے، اس میں دو سننے والے کان ہیں اور دو دیکھنے والی آنکھیں ہیں۔ محمد ﷺ اللہ کے آخری رسول ہیں۔ اور سب کو اکٹھا کرنے والے ہیں، آپ کا اخلاق اچھا ہے، آپ کی زبان سچی ہے اور آپ کا نفس مطمئن ہے۔“ ابو محمد نے کہا: وکیع کا معنی مضبوط ہے۔

عَنِ ابْنِ غَنَمٍ قَالَ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَشَقَّ بَطْنَهُ ثُمَّ قَالَ جِبْرِيلُ قَلْبٌ وَكَيْعٌ فِيهِ أُذُنَانِ سَمِيعَتَانِ وَعَيْنَانِ بَصِيرَتَانِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ الْمُقَفَّى الْحَاشِرُ خُلِقْتَ قِيَمٌ وَلِسَانُكَ صَادِقٌ وَنَفْسُكَ مُطْمَئِنَّةٌ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ وَكَيْعٌ يَعْنِي شَدِيدًا ❶

55- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ.....

عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے مجھے رحم کی ہوئی مقررہ گھڑی دی اور میرے لیے اختصار کیا۔ ہم دنیا میں تو سب سے آخر میں ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے۔ اور میں یہ بات فخریہ نہیں کرتا: ابراہیم علیہ السلام کے خلیل ہیں اور موسیٰ علیہ السلام کے چنے ہوئے ہیں، اور میں اللہ کا حبیب ہوں۔ اور قیامت کے دن میرے پاس حمد کا جھنڈا ہو گا۔ اور بے شک اللہ عزوجل نے امت کے متعلق مجھ سے وعدہ کیا ہے اور انہیں تین باتوں سے پناہ دی ہے کہ ان کو عام طور پر قحط سالی میں مبتلا نہیں کرے گا۔ اور دشمن ان کا قلع قمع نہیں کر سکے گا۔ اور نہ ان سب کو ضلالت پر جمع کرے گا۔“

عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ أَذْرَكَ بِيَ الْأَجَلَ الْمَرْحُومَ وَاخْتَصَرَ لِي اخْتِصَارًا فَنَحْنُ الْآخِرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنِّي قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخَرِ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ اللَّهِ وَمُوسَى صَفِيُّ اللَّهِ وَأَنَا حَبِيبُ اللَّهِ وَمَعِيَ لَوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِي فِي أُمْتِي وَأَجَارَهُمْ مِنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْصِيَهُمْ بِسَنَةٍ وَلَا يَسْتَأْصِلُهُمْ عَدُوٌّ وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلَى ضَلَالَةٍ ❷

فوائد:..... سبھی امت کا قحط سالی، مکمل تباہی اور ضلالت سے محفوظ ہونا یہ انعام رب تعالیٰ ہے۔ نیز

سبھی امت کا گمراہی پر اکٹھے نہ ہونا جیسا کہ ابن ماجہ کی صحیح روایت بھی ہے۔ ”ان امتی لا تجتمع علی

❶ اس کی سند میں تین علتیں ہیں۔ عبد اللہ بن صالح اور معاویہ بن یحییٰ دونوں ضعیف ہیں اور عبد الرحمن بن غنم تابعی ہیں۔ خصائص

الکبریٰ امام سیوطی 161-162/1۔

❷ ”اسنادہ ضعیف ومنقطع“ کنز العمال حدیث 32080، البدایة والنہایة 270/6۔

الضلالة“ ”میری امت گمراہی پر اکٹھی نہیں ہو سکتی۔“ یہ اجماع کے حجت ہونے پر دلیل ہے۔ آج کل کئی اہل علم بڑی ڈھٹائی سے اجماع کا انکار کرتے ہیں، جبکہ یہ درست نہیں۔

[9]..... بَابُ مَا أُكْرِمَ النَّبِيُّ ﷺ بِنُزُولِ الطَّعَامِ مِنَ السَّمَاءِ
آسمان سے کھانے کے نزول کی وجہ سے نبی ﷺ کی بزرگی کا بیان

56- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَرْطَاةُ بْنُ الْمُنْذِرِ.....

عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمَةَ السَّكُونِيَّ وَقَالَ غَيْرُ مُحَمَّدٍ سَلَمَةَ السَّكُونِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَنْمَانَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ قَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ أُتِيَتْ بِطَعَامٍ مِنَ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ أُتِيَتْ بِطَعَامٍ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَلْ كَانَ فِيهِ مِنْ فَضْلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا فَعَلَ بِهِ قَالَ رَفَعَ إِلَى السَّمَاءِ وَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنِّي غَيْرُ لَابِثٍ فِيكُمْ إِلَّا قَلِيلًا ثُمَّ تَلَبُّونَ حَتَّى تَقُولُوا مَتَى مَتَى ثُمَّ تَأْتُونِي أَفْنَادًا يُفْنِي بَعْضُكُمْ بَعْضًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتَانِ شَدِيدٌ وَبَعْدَهُ سَنَوَاتُ الزَّلَازِلِ ①

ضمیرہ بن حبیب بیان کرتے ہیں کہ میں نے مسلمہ سکونی رضی اللہ عنہا سے سنا اور محمد کے علاوہ سلمہ سکونی رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ جب کسی کہنے والے نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! کیا آپ کو آسمان سے کھانا دیا گیا؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں! مجھے کھانا دیا گیا۔“ اس نے کہا: ”اے اللہ کے نبی! کیا اس میں سے کچھ بچا تھا؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں۔“ اس نے کہا: ”پھر آپ نے اس کھانے کا کیا کیا؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ آسمان کی طرف اٹھالیا گیا۔ اور میری طرف وحی کی ہے کہ میں تمہارے ہاں تھوڑی دیر رہوں گا۔ پھر تم رہو گے حتیٰ کہ تم کہو گے کہ قیامت کب آئے گی؟ پھر تم میرے پاس گروہوں کی شکل میں آؤ گے۔ اور تم ایک دوسرے کو قتل کرو گے۔ قیامت کے نزدیک کثرت سے موتیں ہوں گی۔ اور اس کے بعد زلزلے والے سال ہوں گے۔“

فوائد:..... قرب قیامت کی علامات میں سے قتل و غارت اور کثرت سے زلزلوں کا آنا بھی ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ نہ قاتل کو پتہ ہوگا وہ کیوں قتل کر رہا ہے، نہ مقتول کو خبر ہوگی اسے کیوں قتل کیا جا رہا ہے۔ آج بعینہ یہی حالات ہیں، سینکڑوں قتل ہونے والے بے گناہ قتل ہو رہے ہیں اور کرنے والے بھی اندھا دھند بلاوجہ قتل

① ”حدیث صحیح“ اگرچہ اس کی سند میں معاویہ بن یحییٰ ضعیف ہے۔ مگر حدیث معنا صحیح ہے، مسند موصلی حدیث 6861،

صحیح ابن حبان حدیث 6777، موارد الظمان حدیث 1861۔

کر رہے ہیں۔

57۔ أَخْبَرَنَا عَثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ.....

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَلْبَسَ أَتَى بِقُصْعَةٍ مِنْ ثَرِيدٍ فَوَضَعَتْ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ فَتَعَاقَبُوهَا إِلَى الظُّهْرِ مِنْ غُدُوءَةٍ يَقُومُ قَوْمٌ وَيَجْلِسُ آخَرُونَ. فَقَالَ رَجُلٌ لِسَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَمَا كَانَتْ تُمَدُّ؟ فَقَالَ سَمُرَةُ مِنْ أَيْ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ إِلَّا مِنْ هَاهُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى السَّمَاءِ. ①

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ثرید کا پیالہ لایا گیا۔ اور وہ لوگوں کے آگے رکھا گیا۔ وہ اس سے صبح سے دوپہر تک کھاتے رہے۔ پہلے لوگ کھڑے ہو جاتے اور دوسرے بیٹھ جاتے۔ ایک آدمی نے سمرہ بن جندب سے کہا: ”کیا کھانا نہیں ڈالا جاتا تھا؟“ حضرت سمرہ نے کہا: ”تعجب کی کیا بات ہے؟ اس میں کھانا صرف اس طرف سے ڈالا جاتا تھا! اور اپنے ہاتھوں سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔“

[10]..... بَابُ فِي حُسْنِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کے حسن کا بیان

58۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ.....

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَّانَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حُمْرَاءُ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَإِلَى الْقَمَرِ قَالَ فَلَهُوَ كَانَ أَحْسَنَ فِي عَيْنِي مِنَ الْقَمَرِ. ②

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو چاندنی رات میں دیکھا اور آپ سرخ جوڑا پہنے ہوئے تھے۔ میں آپ ﷺ کی طرف دیکھتا اور کبھی چاند کی طرف دیکھتا۔ ”جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”میری نظر میں آپ ﷺ چاند سے زیادہ حسین تھے۔“

① ”اسنادہ صحیح“ مسند احمد 12/5، دلائل النبوة 93/6 وقال البيهقي ”هذا اسنادہ صحیح“ جامع الترمذی، کتاب المناقب، باب فی اثبات نبوة النبي ﷺ حدیث 3625: وقال الترمذی ”وهذا حدیث حسن صحیح“۔

② ”حدیث صحیح ان شاء الله“ امام حاکم فرماتے ہیں ”صحیح الاسناد“ امام ذہبی رحمہ اللہ نے اس کی موافقت کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حسن غریب کہا ہے۔ امام البانی رحمہ اللہ نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ مستدرک حاکم، کتاب اللباس، باب لبس ثوب الاحمر حدیث 7461: جامع الترمذی، کتاب الادب باب ماجاء فی الرخصة فی لبس الحمرة للرجال، حدیث 281: - مختصر شمائل الترمذی للالبانی ص 27: - موضوعة نضرة النعيم 423/1 باب شمائلہ۔

فوائد: آپ ﷺ اخلاق و اوصاف کے ساتھ ساتھ کمال حسن کی خوبیوں سے متصف تھے، دیکھنے والا آپ ﷺ کے حسن کا گرویدہ ہو کر رہ جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ہر عضو کے حسن سے مالا مال کیا تھا، جیسا کہ اگلی احادیث میں آرہا ہے۔

59- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي الثَّانِبِ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ أَخِي مُوسَى عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ.....

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے دو دانتوں کے درمیان خلا تھا۔ جب آپ ﷺ بات کرتے تو آپ کے دانتوں کے درمیان سے نور کی طرح کچھ نکلتا ہوا دکھائی دیتا۔
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْلَجَ الشَّيْئَتَيْنِ إِذَا تَكَلَّمَ رَأَى كَالنُّورِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَائِهِ. ❶

60- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنبَأَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ.....

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر بہادر اور سخی اور دلیر اور حسین و پاکیزہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔
قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَنْجَدَ وَلَا أَجْوَدَ وَلَا أَشْجَعَ وَلَا أَوْضَأَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ❶

61- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ.....
ابو عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ آپ ہمیں رسول اللہ ﷺ کا حلیہ بیان کریں، انہوں نے کہا: ”اے میرے بیٹے! اگر تو رسول اللہ ﷺ کو دیکھتا تو کہتا: ”کہ سورج طلوع ہوا ہے۔“
عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلرُّبَيْعِ بِنْتِ مُعَوِذِ بْنِ عَفْرَاءَ صِفِي لَنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا بَنِي لَوْ رَأَيْتَهُ رَأَيْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً. ❶

❶ ”اسنادہ ضعیف“ عبدالعزیز بن ابی ثابت مردود راوی ہے۔ کتاب المعرفة والتاریخ 288/3، شمائل الترمذی حدیث 14: - شرح السنة امام بغوی 223/13 حدیث 3644: - دلائل النبوة 215/1۔

❷ ”رجالہ ثقات“ الطبقات الکبریٰ امام ابن سعد 96/2۔

❸ ”اسنادہ ضعیف“ المعجم الکبیر 274/24 حدیث 696۔ المعجم الاوسط 230/5 حدیث 4455: - دلائل النبوة امام ابونعیم حدیث: 551۔

62- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ.....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَزْهَرَ اللَّوْنِ كَانَ عَرَقُهُ اللَّوْلُو إِذَا مَشَى تَكْفًا وَمَا مَسِسْتُ حَرِيرَةً وَلَا دِيْبَاجَةً أَلَيْنَ مِنْ كَفِّهِ وَلَا شَمِمْتُ رَائِحَةَ قَطُ أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَتِهِ مِسْكَةً وَلَا غَيْرَهَا. ❶

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا رنگ بہت سفید تھا۔ آپ ﷺ کا پسینہ موتیوں کی طرح تھا۔ جب آپ چلتے تو آگے کو جھک جاتے اور میں نے آپ کی ہتھیلیوں کو ریشم اور دیباج سے زیادہ نرم محسوس کیا، اور آپ ﷺ کے پسینے کی خوشبو سے بڑھ کر میں نے کوئی خوشبو خواہ کستوری یا اس کے علاوہ کسی چیز کو نہیں سونگھا۔“

فوائد: آپ ﷺ کی خصوصیت تھی کہ آپ ﷺ کا پسینہ دوسرے لوگوں کے برعکس خوشبودار ہوتا، جیسا کہ بعض صحابیات آپ ﷺ کا پسینہ خوشبو میں ملا لیتیں جس سے ان کی خوشبو میں اضافہ ہوتا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ جنہوں نے دس سال آپ ﷺ کی خدمت کا شرف حاصل کیا، فرماتے ہیں کہ آپ کے جسد اطہر کے پسینے میں ایسی مہک تھی کہ اعلیٰ سے اعلیٰ خوشبو اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

63- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَمَا قَالَ لِي أُفٍ قَطُ وَلَا قَالَ لِي لَشَىءٍ صَنَعْتُهُ لَمْ صَنَعْتُ كَذًا وَكَذًا أَوْ هَلَا صَنَعْتُ كَذًا وَكَذًا وَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا مَسِسْتُ بِيَدِي دِيْبَاجًا وَلَا حَرِيرًا أَلَيْنَ مِنْ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا وَجَدْتُ رِيحًا قَطُ أَوْ عَرُفًا كَانَ أَطْيَبَ مِنْ عَرُفِ أَوْ رِيحِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ❷

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی، آپ ﷺ نے کبھی مجھے ”اف“ تک نہ کہا اور نہ ہی مجھے کسی کام کے کرنے پر کبھی ڈانٹا کہ تو نے ایسے کیوں کیا ہے یا تو نے ایسے کیوں نہ کیا؟“ اور انس رضی اللہ عنہ بن مالک کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میرے ہاتھوں نے دیباج اور ریشم کو نبی ﷺ کے ہاتھوں سے زیادہ نرم نہیں چھوا اور نہ ہی میں نے کبھی نبی ﷺ کی بدن کی خوشبو سے بڑھ کر کوئی خوشبو پائی۔

❶ صحیح مسلم۔ کتاب الفضائل، باب طیب رائحة النبیؐ حدیث 6054۔

❷ صحیح البخاری۔ کتاب المناقب، باب صفة النبیؐ حدیث 3561:۔ صحیح مسلم۔ کتاب الفضائل باب طیب رائحة النبیؐ حدیث 6053۔

فوائد: عرصہء دراز تک کسی کے ساتھ رہا جائے اور کبھی ساتھی کی طبیعت کے ناموافق کام نہ ہو، ممکن نہیں۔ لیکن آپ ﷺ کی حلیمی کمال تھی کہ خادم کو کبھی جھڑکنا تو ایک طرف وجہ بھی دریافت نہیں کی کہ کیوں کیا اور خصوصاً جب کام کرنے والا بچہ ہو کیونکہ انس رضی اللہ عنہ کم عمر ہی تھے۔ علم نفسیات کی رو سے جو کام اچھائیوں کی حوصلہ افزائی اور برائیوں سے درگزر کر کے لیا جاسکتا ہے، جھڑک کر اسے لینا ناممکن ہے۔ ہمارے ہاں ملازمین کو ایک دن میں سینکڑوں گالیاں دی جاتی ہیں اور ان کی عزت نفس کو بری طرح مجروح کیا جاتا ہے۔ جبکہ انس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی زبان کی طہارت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”مَا سَبَّيْنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَطُّ“ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کبھی گالی نہیں دی۔ نیز اس قدر نزاکت، شرافت کے باوجود آپ مرد میدان تھے۔

64- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرَّقَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ.....

عَنْ حَبِيبِ بْنِ خُدْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ
مِنْ بَنِي حُرَيْشٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي
حِينَ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَاعِزَ بْنَ
مَالِكٍ فَلَمَّا أَخَذَتْهُ الْحِجَارَةُ أُرْعِبْتُ
فَضَمَّنِي إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَالَ
عَلَى مِنْ عَرَقٍ إِبْطُهُ مِثْلُ رِيحِ
الْمِسْكِ. ①

حبیب بن خدرہ بیان کرتے ہیں کہ بنی حریش کے ایک آدمی نے بیان کیا کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ نے ماعز بن مالک کو رجم کیا تو میں اپنے والد کے ساتھ تھا۔ جب ان کو پتھر مارے گئے تو میں ڈر گیا۔ مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھ لگا لیا۔ تو مجھ پر آپ ﷺ کی بغل سے کستوری کی طرح (خوشبودار) پسینہ بہا۔“

65- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ.....

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ قَالَ
أَرَأَيْتَ كَانَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِثْلَ
السَّيْفِ قَالَ لَا مِثْلَ الْقَمَرِ ②

براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان سے کسی آدمی نے پوچھا: ”کیا رسول اللہ ﷺ کا چہرہ تلوار کی طرح تھا؟“ براء رضی اللہ عنہ نے کہا: ”نہیں! وہ چاند کی طرح تھا۔“

فوائد: آپ ﷺ کا چہرہ گولائی میں تھا، جو کہ لمبو ترے سے زیادہ حسین ہوتا ہے۔

① ”رجالہ ثقات غیر حبیب بن خدرہ“ اس حدیث کو بیان کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔ امام ذہبی حبیب بن خدرہ کے ترجمہ میں اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے حبیب کے متعلق لکھتے ہیں: ”لم يعرف ولم اره في الاسماء“ میزان الاعتدال: 454/1 ترجمہ نمبر: 1703۔

② صحيح البخاری۔ کتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ حدیث: 3552۔

66- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ.....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يُعرفُ بِاللَّيْلِ بِطِيبِ الرِّيحِ .¹
ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو بدن
کی خوشبو کی وجہ سے پہچانے جاتے تھے۔

67- أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْهَاشِمِيُّ أَخْبَرَنَا
الْمُغِيرَةُ بْنُ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.....

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَسْلُكْ
طَرِيقًا أَوْ لَا يَسْلُكْ طَرِيقًا فَيَتَّبِعُهُ
أَحَدٌ إِلَّا عَرَفَ أَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ مِنْ طِيبِ
عَرْفِهِ أَوْ قَالَ مِنْ رِيحِ عَرْفِهِ .²
جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب کسی راستہ پر
چلتے، اور آپ ﷺ کے پیچھے کوئی اس راستہ پر چلتا تو
آپ ﷺ کی خوشبو سے۔ یا راوی نے کہا: آپ ﷺ
کے پسینہ کی خوشبو سے وہ پہچان جاتا تھا کہ آپ ﷺ اس
راستہ سے گزرے ہیں۔“

[11]..... بَابُ مَا أَكْرَمَ اللَّهُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ مِنْ كَلَامِ الْمَوْتَى
مردوں کا نبی ﷺ سے کلام کرنا جس سے نبی ﷺ کو فضیلت دی گئی

68- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو اللَّيْثِيُّ.....

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يَأْكُلُ الْهَدِيَّةَ وَلَا يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ
فَأُهْدَتْ لَهُ امْرَأَةٌ مِنْ يَهُودٍ خَيْرَ شَاةٍ
مَصْلِيَّةً فَتَنَّاوَلَ مِنْهَا وَتَنَاوَلَ بَشْرُ بْنُ
الْبَرَاءِ ثُمَّ رَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ ثُمَّ قَالَ
إِنَّ هَذِهِ تُخْبِرُنِي أَنَّهَا مَسْمُومَةٌ فَمَاتَ
بَشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ
مَا حَمَلْتُكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ فَقَالَتْ إِنَّ
كُنْتُ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ شَيْءٌ وَإِنْ كُنْتُ
ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ تحفہ قبول کر لیتے
تھے اور صدقہ کی گئی چیز قبول نہیں کرتے تھے۔ خیر میں ایک
یہودیہ عورت نے آپ ﷺ کو بھنی ہوئی بکری کا تحفہ دیا۔
آپ ﷺ نے اس میں سے کچھ کھایا اور بشر بن براء نے
بھی کھایا۔ پھر نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ اٹھا لیا۔ پھر آپ ﷺ
نے فرمایا: ”یہ بکری مجھے بتا رہی ہے کہ اس میں زہر ملا یا گیا
ہے۔“ پھر بشر بن براء تو فوت ہو گئے، پھر نبی ﷺ نے
اس عورت کی طرف پیغام بھیجا: کہ ”تجھے ایسا کام کرنے پر
کس نے آمادہ کیا۔“ اس عورت نے کہا: (تا کہ میں جان

① ”اسنادہ حسن“ مصنف ابن ابی شیبہ 25/9 - اخلاق النبی امام ابو الشیخ ص: 105 -

② ”اسنادہ جید“ التاریخ الکبیر امام بخاری 399/1 -

سکوں) اگر آپ نبی ہوئے تو آپ کو کوئی چیز نقصان نہیں دے گی۔ اور اگر آپ ﷺ بادشاہ ہوئے تو آپ سے لوگوں کو نجات دوں۔“ پھر آپ ﷺ نے اپنی بیماری میں فرمایا: ”خیبر میں بکری کھانے کا ہمیشہ مجھ پر اثر رہا ہے۔ اب بھی اس کی وجہ سے میری رگیں کٹ رہی ہیں۔“

فوائد:..... اس حدیث سے مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوئیں: (۱) آپ ﷺ پر صدقہ حرام تھا جب کہ ہدیہ آپ ﷺ قبول کر لیتے تھے۔ (۲) اہل کتاب کا ذبیحہ جائز ہے۔ (۳) اہل کتاب کی دعوت قبول کرنا اور ان کے برتنوں کو استعمال کرنا درست ہے۔ البتہ اگر وہ اپنے برتنوں میں شراب یا سور کا گوشت تیار کرتے ہوں تو ان کو اچھی طرح مانجھ لینا چاہیے۔ (۴) آپ ﷺ عالم الغیب نہیں تھے، ورنہ زہر ملاتے ہی آپ ﷺ کو خبر ہو جاتی اور آپ ﷺ یہ دعوت قبول ہی نہ کرتے اور نہ آپ ﷺ کے ساتھی کی جان جاتی۔

69- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَنبَأَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ.....

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر والوں میں سے ایک یہود نے بھنی ہوئی بکری میں زہر ملا دیا۔ پھر نبی ﷺ کی طرف تحفہ بھیجا۔ نبی ﷺ نے اس کا ایک بازو لے کر کھایا۔ اور آپ کے صحابہ میں سے بھی کچھ لوگوں نے کھایا۔ پھر نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: ”اپنے ہاتھ اٹھا لو۔“ پھر نبی ﷺ نے یہود کو پیغام بھیجا اور اسے بلایا۔ پھر اس سے پوچھا: کیا تو نے اس بکری وک زہر آلود کیا تھا؟ وہ بولی: ہاں! مگر آپ کو کس نے بتایا۔ فرمایا: ”مجھے یہی بازو بتا رہا ہے، جو میرے ہاتھ میں ہے۔“ اس عورت نے کہا: ”جی ہاں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے کس وجہ سے ایسے کیا؟“ اس عورت نے کہا: ”میں نے کہا، اگر آپ نبی ہوئے تو آپ کو کچھ نقصان نہیں

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ أَنَّ يَهُودِيَّةً مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ سَمَتْ شَاةً مَصْلِيَّةً ثُمَّ أَهْدَتْهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ الذِّرَاعَ فَأَكَلَ مِنْهَا وَأَكَلَ الرَّهْطُ مِنْ أَصْحَابِهِ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ ارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ وَأَرْسَلِ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْيَهُودِيَّةِ فَدَعَاَهَا فَقَالَ لَهَا أَسَمَمْتَ هَذِهِ الشَّاةَ فَقَالَتْ نَعَمْ وَمَنْ أَخْبَرَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرْتَنِي هَذِهِ فِي يَدَيِ الذِّرَاعِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَمَاذَا أَرَدْتَ إِلَى ذَلِكَ))

ہوگا، اگر آپ نبی نہ ہوں گے تو اس ذریعہ سے ہم نجات پا لیں گے۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے معاف کر دیا۔ اور اسے سزا نہ دی۔ اور آپ ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگ بکری کھانے کی وجہ سے فوت ہو گئے۔ نبی ﷺ نے بکری کھانے کی وجہ سے کندھوں کے درمیان سیٹگی لگوائی۔ بنو بیاضہ سے ابوہند کے غلام نے آپ ﷺ کو چھری سے سینگ کے ساتھ سیٹگی لگائی۔ اور وہ بنو ثمامہ سے تھا اور وہ انصار کے قبیلہ سے تھا۔

قَالَتْ قُلْتُ إِنْ كَانَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا اسْتَرْحَنَا مِنْهُ فَعَفَا عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يُعَاقِبْهَا وَتُوفِّيَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ الَّذِينَ أَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ وَاحْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى كَاهِلِهِ مِنْ أَجْلِ الذِّئِى أَكَلَ مِنَ الشَّاةِ حَجَمَهُ أَبُو هِنْدٍ مَوْلَى بَنِي بَيَاضَةَ بِالْقُرْنِ وَالشَّفْرَةِ وَهُوَ مِنْ بَنِي ثَمَامَةَ وَهُمْ حَيٌّ مِنَ الْأَنْصَارِ. ❶

فوائد: اس یہودن کا نام زینب بنت حارث تھا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ مرحب کی بہن تھی اور اسے معلوم ہوا تھا کہ آپ ﷺ بازو کا گوشت پسند کرتے ہیں۔ اس لیے اس نے اسے خصوصاً زہر آلودہ کیا تھا۔

70- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ.....

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ کو بکری کا تحفہ دیا گیا جس میں زہر ملایا گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے پاس یہاں کے تمام یہودیوں کو جمع کرو، آپ ﷺ کے پاس وہ جمع کئے گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں تم سے کسی چیز کے متعلق پوچھوں تو کیا تم سچ بتاؤ گے؟“ انہوں نے کہا: ”اے ابوالقاسم! جی ہاں۔“ ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا باپ کون ہے؟“ انہوں نے کہا: ”ہمارا باپ فلاں ہے۔“ آپ نے فرمایا: ”تم نے جھوٹ بولا، بلکہ تمہارا باپ فلاں ہے۔“ وہ کہنے لگے: آپ نے بالکل سچ اور

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اجْمَعُوا إِلَى مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنَ الْيَهُودِ فَاجْمَعُوا لَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي سَأَلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِي عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوا أَبُونَا فَلَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوكُمْ فَلَانٌ قَالُوا صَدَقْتَ وَبَرَزَتْ

❶ ”منقطع ضعیف“ امام زہری نے جابر سے نہیں سنا۔ سنن ابی داؤد۔ کتاب الدیات، باب فیمن سقی رجلا سما

فَقَالَ لَهُمْ هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِي عَنْ شَيْءٍ
إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ وَإِنْ
كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَ
فِي آبَائِنَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
فَمَنْ أَهْلُ النَّارِ فَقَالُوا نَكُونُ فِيهَا
يَسِيرًا ثُمَّ تَخَلَّفُونَا فِيهَا قَالَ لَهُمْ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اخْسَرُوا فِيهَا وَاللَّهِ لَا
نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ لَهُمْ هَلْ أَنْتُمْ
صَادِقِي عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ
قَالُوا نَعَمْ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ
الشَّاةِ سُمًّا قَالُوا نَعَمْ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ
عَلَى ذَلِكَ قَالُوا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا
أَنْ نُسْتَرِيحَ مِنْكَ وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ
يَضُرَّكَ. ❶

درست فرمایا۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”اگر میں تم
سے کسی چیز کے متعلق پوچھوں تو کیا تم مجھے سچ بتاؤ گے؟“
انہوں نے کہا: ”جی ہاں! اگر ہم آپ سے جھوٹ بولیں
گے تو آپ ہمارے جھوٹ کو ایسے ہی پہچان لیں گے جیسے
ہمارے باپ کے متعلق پہچانا۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے
ان سے فرمایا: ”دوزخی کون ہیں؟“ انہوں نے کہا: ”ہم
اس میں تھوڑی دیر رہیں گے، پھر ہمارے بعد آپ لوگ
اس میں رہیں گے۔“ رسول اللہ ﷺ نے ان سے
فرمایا: ”تم ہی اس میں ذلیل ہو کر پڑے رہو، اللہ کی قسم ہم
کبھی بھی تمہارے بعد اس میں نہ رہیں گے۔“ پھر
آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”اگر میں تم سے کسی چیز کے
متعلق پوچھوں تو کیا مجھے سچ بتاؤ گے؟“ انہوں نے کہا: جی
ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم نے اس بکری میں زہر
ملایا تھا؟“ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“ آپ ﷺ نے
فرمایا: ”تمہیں یہ کام کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟“
انہوں نے کہا: ”ہم نے ارادہ کیا تھا کہ اگر آپ جھوٹے
ہوئے تو ہم آپ سے نجات پالیں گے اور اگر آپ سچے
ہوئے تو آپ کو کوئی چیز نقصان نہیں دے گی۔“

فوائد: کبھی یہودیوں کو جمع کر کے ان پر اپنی خبرداری کی دھاک بٹھائی، تاکہ ان میں انکار کی
جرات نہ رہے، پھر ان سے زہر کا اقرار کروایا۔ نیز یہود کو آپ ﷺ نے اولاً چھوڑ دیا کیونکہ آپ صلی اللہ
علیہ وسلم ذاتی انتقام نہیں لیتے تھے۔ لیکن بشر بنی النضر کی شہادت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاصاً اسے
قتل کروایا دیا تھا۔

[12]..... بَابُ فِي سَخَاءِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کی سخاوت کا بیان

71- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ.....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ إِذَا لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ وَعْدٌ ❶

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے جب بھی کوئی چیز مانگی جاتی تو کبھی بھی انکار نہ کرتے۔ ابو محمد نے کہا: ”ابن عیینہ کہتے ہیں: جب آپ کے پاس کوئی چیز نہ ہوتی تو آپ وعدہ کر لیتے۔“

فوائد:..... یہ سخاوت کی انتہا ہے کہ نہ ہونے کی صورت میں بندہ معذور ہوتا ہے، کوئی اسے کچھ کہہ نہیں سکتا۔ لیکن آپ ﷺ پھر بھی گوارا نہ کرتے کہ کوئی خالی لوٹے۔

72- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ زَمْعَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ.....

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَيًّا لَا يُسْأَلُ شَيْئًا إِلَّا أُعْطَاهُ. ❷

سہل بن سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بہت حیا والے تھے، آپ سے جب بھی کسی چیز کا سوال ہوتا آپ وہ چیز دے دیتے۔

فوائد:..... آپ ﷺ انتہاء حیا دار تھے۔ صحیح بخاری میں آتا ہے کہ وہ کنواریاں جو کہ گھروں میں پردے لگا کر رہتی ہیں، آپ ﷺ ان سے بھی زیادہ باحیا تھے۔

73- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ.....

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ زَحَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَفِي رِجْلِي نَعْلٌ كَثِيفَةٌ فَوَطِئْتُ بِهَا عَلَى رَجُلٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

عبد اللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک عرب کے آدمی سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے کہا: ”حنین کے دن میں نے رسول اللہ ﷺ کو زحمت دی۔ میرے پاؤں میں بہت بھاری جوتا تھا۔ مجھ سے رسول اللہ ﷺ کا پاؤں کچلا گیا۔“

❶ صحیح البخاری۔ کتاب الادب، باب حسن الخلق والسخاء حدیث 6034۔ صحیح مسلم۔ کتاب الفضائل، باب ما سئل رسول اللہ ﷺ فقال ”لا وکثرة عطائه حدیث: 6018۔

❷ ”اسنادہ ضعیف والحديث صحيح معناه“ المعجم الكبير 78/6 حدیث 5920: ، اخلاق النبی ﷺ امام ابو الشیخ

آپ ﷺ کے ہاتھ میں کوڑا تھا آپ نے مجھے ہلکا سا لگایا۔ اور فرمایا: ”بسم اللہ، تو نے مجھے تکلیف دی ہے۔“ اس آدمی نے کہا: ”میں نے اس حالت میں رات گزاری کہ میں اپنے نفس کو ملامت کرتا رہا اور میں کہتا رہا کہ تو نے رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دی ہے۔ جس طرح میں نے رات گزاری اللہ ہی جانتا ہے، جب ہم نے صبح کی تو ایک آدمی کہہ رہا تھا: ”فلاں کہاں ہے؟“ میں نے دل میں کہا: ”یہ“ اللہ کی قسم! جو مجھ سے کل ہوا ہے (اسی کے متعلق بات ہوگی) کہا: ”میں (آپ ﷺ کے پاس) ڈرتا ہوا گیا تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے کل اپنے جوتے سے میرے پاؤں کو روند دیا اور مجھے تکلیف دی، تو میں نے تجھے ایک کوڑا لگایا۔ اس کے بدلہ میں ۸۰ دنیاں لے لو۔“

فوائد: آپ ﷺ اخلاقی معراج پر فائز تھے۔ ورنہ پاؤں وغیرہ روندے جانے پر اگر لاشعوری طور پر کچھ بندہ مار بھی دے تو وہ قطعاً خطا کار نہ ہوگا، لیکن آپ ﷺ نے یہ بھی گوارا نہ کیا۔

74۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ.....

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ إِنَّ جَبْرِيلَ قَالَ مَا فِي الْأَرْضِ أَهْلُ عَشْرَةِ آيَاتٍ إِلَّا قَلْبُهُمْ فَمَا وَجَدْتُ أَحَدًا أَشَدَّ انْفَاقًا لِهَذَا الْمَالِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ①

زہری بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل نے کہا: میں نے زمین میں دس گھروالوں کی بستیوں کو دیکھ ڈالا، تو میں نے کسی کو رسول ﷺ سے زیادہ مال خرچ کرنے والا نہ پایا۔

فوائد: یہ اشارہ ہے کہ بڑے شہروں سے لے کر چھوٹی سے چھوٹی بستی میں بھی آپ ﷺ جیسا

① ”اسنادہ ضعیف لاجل راو مدلس“ اس حدیث کی سند میں دو راوی مدلس ہیں محمد بن اسحاق کی تو صیغہ تحدیث سے صراحت موجود ہے۔ البتہ عبدالرحمن بن محمد محارب کا معنے موجود ہے جس کی صیغہ تحدیث سے صراحت نہیں ہے۔ اس لیے اس کی سند میں ضعف ہے۔ نیز یاد رہے صحابی کی جہالت مضمر نہیں ہے۔ اس حدیث کو نقل کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔

② ”حدیث مرسل“ تمام راوی ثقہ ہیں مگر مرسل ہونے کی وجہ سے قابل حجت نہیں ہے۔ اس کو نقل کرنے میں بھی امام دارمی متفرد ہیں۔

نہی نہ مل سکا۔ (اور مل بھی کیسے سکتا تھا؟)

[13]..... بَابُ فِي تَوَاضُعِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی تواضع کا بیان

75- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ عُقَيْلٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكْثِرُ الذِّكْرَ وَيُقِلُّ اللَّغْوَ وَيُطِيلُ الصَّلَاةَ وَيُقْصِرُ الْخُطْبَةَ وَلَا يَأْنَفُ وَلَا يَسْتَنْكِفُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَ الْأَرْمَلَةِ وَالْمُسْكِينِ فَيَقْضِيَ لَهُمَا حَاجَتَهُمَا. ①

عبداللہ بن ابی اوفی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ذکر کثرت سے کیا کرتے تھے اور بے ضرورت بات کم کرتے تھے۔ اور نماز لمبی پڑھتے تھے۔ اور خطبہ چھوٹا کرتے تھے۔ اور اور نہ نفرت کرتے اور نہ ناپسند سمجھتے کہ آپ بیواؤں اور مساکین کے ساتھ چل کر ان کی حاجات کو پورا کریں۔

فوائد:..... عاجزی اس قدر کہ تکبر چھو کر بھی نہ گزرا۔ اسی کی بدولت کبھی بیواؤں اور یتیموں کو حقیر نہ جانا۔ بلکہ ہمہ وقت ان کی بہتری و بھلائی کے لیے کوشاں رہتے۔

[14]..... بَابُ فِي وَفَاةِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کی وفات کا بیان

76- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ.....

قَالَ: الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَا عَلَمَنَّ مَا بَقَاءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِينَا. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرَاهُمْ قَدْ أَذُولُكَ وَأَذَالَكَ غُبَارُهُمْ فَلَوْ اتَّخَذْتَ عَرِيشًا تُكَلِّمُهُمْ مِنْهُ؟ فَقَالَ ((لَا أَزَالُ بَيْنَ أَظْهَرِهِمْ يَطُونُونَ عَقْبِي

عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ضرور پتہ لگاؤں گا کہ نبی ﷺ ہمارے درمیان کتنی دیر رہیں گے۔ انہوں نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! میں ان کو دیکھتا ہوں کہ انہوں نے آپ کو تکلیف دی، اور ان کے گرد و غبار سے بھی آپ کو تکلیف ہوئی۔ اگر آپ ایک تخت بنوالیں تو ان سے اس پر بیٹھ کر باتیں کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں ہمیشہ ان کے

① ”صحیح بالشواہد“ سنن نسائی۔ کتاب الجمعة باب ما يستحب من تقصير الخطبة حديث: 1413، شعب الايمان،

وَيُنَازِعُونِي رِدَائِي حَتَّى يَكُونَ اللَّهُ هُوَ
الَّذِي يُرِيحُنِي مِنْهُمْ)) قَالَ فَعَلِمْتُ أَنَّ
بَقَائَهُ فِينَا قَلِيلٌ. ❶

پاس ایسے ہی رہوں گا کہ وہ میرے پیچھے پڑے رہیں گے۔
اور میری چادر کھینچتے رہیں گے حتیٰ کہ اللہ ہی مجھے ان سے آرام
عطا فرمائے گا۔“ عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پس میں نے جان
لیا کہ آپ ﷺ تھوڑی دیر ہی ہمارے ہاں رہیں گے۔“

77- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ.....

عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَلَا نَحْجُبُكَ؟ فَقَالَ: ((لَا،
دَعُوهُمْ يَطْنُونَ عَقِبِي وَأَطَأُ أَعْقَابَهُمْ
حَتَّى يُرِيحَنِي اللَّهُ مِنْهُمْ.)) ❷

داؤد بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں عرض کیا گیا: ”اے اللہ
کے رسول! کیا ہم آپ کے دربان نہ مقرر کر دیں؟“
آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان کو چھوڑ دو وہ میرے پیچھے لگے
رہیں اور میں ان کے پیچھے لگا رہوں۔ حتیٰ کہ اللہ مجھے ان
سے آرام دے دے۔“

78- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ
عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي
مَاتَ فِيهِ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ عَاصِبًا
رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ حَتَّى أَهْوَى نَحْوَ الْمِنْبَرِ
فَاسْتَوَى عَلَيْهِ وَاتَّبَعْنَاهُ قَالَ وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى الْخَوْضِ
مِنْ مَقَامِي هَذَا ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ عَبْدًا
عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا فَاخْتَارَ
الْآخِرَةَ قَالَ فَلَمْ يَفْطِنْ لَهَا أَحَدٌ غَيْرُ
أَبِي بَكْرٍ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَبَكَى ثُمَّ قَالَ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
ہماری طرف تشریف لائے اور ہم مسجد میں تھے۔
آپ ﷺ کسی کپڑے کے ساتھ اپنے سر کو باندھے
ہوئے تھے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ منبر کی طرف مائل ہوئے،
پھر اس پر بیٹھ گئے۔ اور ہم آپ ﷺ کے پاس اکٹھے ہو
گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم! جس
کے قبضہ میں میری جان ہے، بے شک میں حوض کوثر
کو یہاں سے دیکھ رہا ہوں۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا:
”بے شک ایک بندے کو دنیا اور اس کی زینت کی پیش کش
کی گئی تو اس نے آخرت کو پسند کیا۔“ ابو سعید خدری

❶ ”ضعيف لانتقطاعه“ عكرمه نے حضرت ابن عباسؓ کو نہیں پایا، مصنف ابن ابی شیبہ: 256/13، حدیث: 16273

كشف الاستار 156/3، حدیث: 2466۔

❷ ”اسنادہ معفل“ اس کو نقل کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔

کہتے ہیں کہ ابوبکر کے علاوہ کسی نے اس بات کو نہ سمجھا، ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور وہ رو دیئے۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم اپنے والدین، اپنے نفسوں اور اپنے مالوں کو آپ پر قربان کرتے ہیں۔“ ابوسعید کہتے ہیں: ”پھر آپ ﷺ اتر گئے، پھر آپ ﷺ اس پر قیامت تک کھڑے نہ ہوئے۔“

بَلْ نَفْدِيكَ بِأَبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَآنَفُسِنَا
وَأَمْوَالِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ هَبَطَ فَمَا
قَامَ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةِ ❶

فوائد: آپ ﷺ کو چونکہ اپنے آخری لمحات کا احساس ہو گیا تھا، چنانچہ آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے کنایہ اس کا تذکرہ فرمایا۔ مگر ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی رفاقت سے آپ ﷺ کی عادات و فرمودات سے آگاہ تھے۔ چنانچہ انہیں سمجھنے میں دیر نہ لگی۔ آپ ﷺ پر دنیا کا پیش کیا جانا یہ اشارہ تھا جو ہر پیغمبر کو قبل از موت دیا جاتا ہے کہ چاہے تو مزید زندہ رہے یا دائمی اجل کو لبیک کہہ دیجیے، تو آپ ﷺ نے رب کی ملاقات کو ترجیح دی۔

79- أَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ مَوْلَى الْحَكَمِ بْنِ أَبِي الْعَاصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
عَنْ أَبِي مُوَيْهَبَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي قَدْ أَمَرْتُ أَنْ أَسْتَغْفِرَ لِأَهْلِ الْبَقِيعِ فَاَنْطَلِقُ مَعِيَ فَاَنْطَلَقْتُ مَعَهُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَلَمَّا وَقَفَ عَلَيْهِمْ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْمَقَابِرِ لِيَهْنِكُمْ مَا أَصْبَحْتُمْ فِيهِ مِمَّا أَصْبَحَ فِيهِ النَّاسُ أَقْبَلْتُ الْفِتْنُ كَقِطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يَتَّبِعُ آخِرُهَا أَوَّلُهَا الْآخِرَةُ أَشَدُّ مِنَ الْأُولَى ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ

ابو موسیٰ بہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جو کہ رسول اللہ ﷺ کے غلام ہیں، کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں بقیع والوں کے لئے بخشش کی دعا کروں۔“ تو تم بھی میرے ساتھ چلو میں آدھی رات کے وقت آپ ﷺ کے ساتھ چلا۔“ جب آپ ﷺ ان کے پاس کھڑے ہوئے تو فرمایا: ”اے قبروں والو! تم پر سلامتی ہو۔ لوگ جہاں رہ رہے ہیں ان کی بہ نسبت تم جہاں رہ رہے ہو وہ حالت تمہیں خوش گوار اور مبارک ہو۔ فتنے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح آنے لگے ہیں۔ ایک

کے بعد دوسرا آتا ہے۔ دوسرا پہلے سے زیادہ سخت ہوتا ہے پھر آپ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابو موسیٰ! مجھے دنیا کے خزانوں کی چابیاں اور اس میں ہمیشہ رہنا اور جنت پیش کی گئی۔ پھر اس کے درمیان اور اپنے رب سے ملاقات کے درمیان اختیار دیا گیا۔ میں نے کہا: ”میرے ماں باپ آپ پر قربان! دنیا کے خزانوں کی چابیاں، اس میں ہمیشہ رہنا پھر جنت (یہ سب) لے لیجئے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں! اللہ کی قسم! اے ابو موسیٰ! میں نے اپنے رب کی ملاقات کو پسند کیا ہے۔“ پھر آپ ﷺ واپس آئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کا وہ مرض شروع ہو گیا جس میں آپ ﷺ فوت ہوئے۔

فوائد:..... خزانوں کی چابیاں، ہمیشہ رہنا اور جنت اس سب کچھ سے مراد دنیاوی عمدہ آسائشیں ہیں۔ لیکن ”کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ“ کے تحت آخر آپ کو کوچ کرنا ہے اور پھر دربارِ الہی میں حاضری دینی ہے۔ لیکن آپ ﷺ سابقہ انبیاء علیہم السلام کی طرح لقاء الہی کو ہی ترجیح دی۔

80۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ.....
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاطِمَةَ فَقَالَ قَدْ نُعِيْتُ إِلَيَّ نَفْسِي فَبَكَتْ فَقَالَ لَا تَبْكِي فَإِنَّكَ أَوَّلُ أَهْلِي لِحَاقًا بِي فَضَحِكَتْ فَرَأَاهَا بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْنَ يَا فَاطِمَةُ

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور فرمایا: ”مجھے میری موت کی خبر دی گئی ہے۔“ تو وہ رونے لگیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”روؤ نہیں، میرے گھر والوں میں سب سے پہلے تم ہی مجھ سے ملو گی۔“ تو وہ ہنسنے لگیں۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نبی ﷺ کی بعض

① ”اسنادہ جید“ مسند احمد 488/3۔ مستدرک حاکم، کتاب المغازی، باب استغفار W لاہل البقیع 602/3 حدیث 4440 المعجم الكبير: 347/22 حدیث: 871۔ امام طبرانی نے اس کو دو سندوں سے روایت کیا ہے۔ ان میں سے ایک کے راوی صحیح بخاری کے راوی ہیں۔

رَأَيْتُكَ بَكَيتُ ثُمَّ ضَحِكْتَ قَالَتْ إِنَّهُ
أَخْبَرَنِي أَنَّهُ قَدْ نُعِيْتُ إِلَيْهِ نَفْسُهُ
فَبَكَيتُ فَقَالَ لِي لَا تَبْكِي فَإِنَّكَ أَوَّلُ
أَهْلِي لَا حَقَّ بِي فَضَحِكْتَ وَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ
وَالْفَتْحُ وَجَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ فَقَالَ رَجُلٌ:
يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَمَا أَهْلُ الْيَمَنِ؟
فَقَالَ: هُمْ أَرْقُ أَفِيدَةً وَالْإِيمَانُ يَمَانٌ
وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ. ❶

بیویوں نے دیکھا تو انہوں نے کہا: ”اے فاطمہ! ہم نے
تمہیں دیکھا تم روئیں پھر ہنسیں؟“ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا:
”آپ ﷺ نے مجھے بتایا کہ آپ کو موت کی خبر دی گئی
ہے، تو میں رونے لگی۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”نہ
روؤ، میرے گھر والوں میں تم ہی سب سے پہلے مجھے ملو گی،
تو میں ہنسنے لگی۔“ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی
مدد اور فتح آجائے اور یمن والے بھی آگئے“ تو ایک آدمی
نے کہا اور اہل یمن کیا ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: وہ بہت نرم
دل ہیں اور ایمان اہل یمن کا ہے اور حکمت بھی یمن کی ہے۔“

فوائد: آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق آپ ﷺ کے بعد سب سے پہلے آپ کے گھر
والوں میں سے فوت ہونے والیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہی تھیں، جو کہ تقریباً چھ ماہ بعد فوت ہو گئیں۔ اللہ کی مدد
اور فتح سے مراد فتح مکہ ہے۔ اور اس کے بعد لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے۔ کیونکہ اہل عرب
انتظار میں تھے کہ اگر یہ نبی مکہ میں غالب آگیا تو یہ سچا ہوگا۔ چنانچہ جونہی آپ ﷺ کو فتح ملی تو لوگ اسلام
میں داخل ہونا شروع ہو گئے۔ جن میں اہل یمن سرفہرست تھے۔ اور یہ آپ ﷺ کی موت کا اعلان بھی تھا۔
81۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ ایک دن بقیع میں
جنازہ سے فارغ ہو کر میرے پاس تشریف لائے، آپ
ﷺ نے مجھے اس حال میں پایا کہ میں تکلیف محسوس کرتی
تھی۔ اور میں کہہ رہی تھی: ”ہائے میرا سر!“ آپ ﷺ
نے فرمایا: ”اے عائشہ! بلکہ میں کہتا ہوں ”ہائے میرا
سر۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تو مجھ سے پہلے فوت ہو

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ
ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ جَنَازَةٍ مِنَ الْبَقِيعِ
فَوَجَدَنِي وَأَنَا أَجِدُ صُدَاعًا وَأَنَا أَقُولُ
وَأَرَأُسَاهُ قَالَ بَلْ أَنَا يَا عَائِشَةُ وَارَأُسَاهُ
قَالَ وَمَا ضَرُّكَ لَوْ مِتَّ قَبْلِي
فَغَسَلْتُكَ وَكَفَّنْتُكَ وَصَلَّيْتُ

جائے تو میں تجھے غسل دوں اور تجھے کفن دوں اور تیری نماز جنازہ پڑھوں اور تجھے دفن کروں تو کیا اس میں تجھے کیا نقصان ہے؟“ میں نے کہا: ”گویا کہ میں آپ ﷺ کو دیکھ رہی ہوں کہ اگر آپ نے ایسا کیا تو میرے گھر میں واپس آئیں گے اور اس میں اپنی کسی بیوی کے ساتھ قیام کریں گے۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ”پھر رسول اللہ ﷺ مسکرائے، پھر آپ ﷺ کی وہ بیماری شروع ہوئی جس میں آپ فوت ہوئے۔“

فوائد: معلوم ہوا آپ ﷺ اپنی ازواج سے دل لگی بھی کر لیا کرتے تھے۔ مزید معلوم ہوا کہ خاوند اپنی عورت کو غسل دے سکتا ہے۔ اس روایت کے علاوہ دیگر روایات بھی اسی کی مؤید ہیں جب کہ احناف کا موقف حسب عادت ان صحیح روایات کے خلاف ہے۔

82- أَخْبَرَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُخْتَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عُرْوَةَ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنی مرض میں فرمایا: ”مجھ پر سات مختلف کنوؤں کا پانی ڈالو، حتیٰ کہ میں لوگوں کے پاس جاؤں اور ان سے عہدلوں۔“ وہ کہتی ہیں: ”ہم نے آپ ﷺ کو حفصہ رضی اللہ عنہا کے ٹب میں بٹھایا، پھر ہم نے آپ ﷺ پر پانی بہایا۔ یا ہم نے آپ ﷺ پر پانی چھڑکا۔ (محمد بن اسحاق نے شک کیا ہے) پھر آپ ﷺ نے آرام پایا تو باہر گئے۔ پھر منبر پر چڑھے اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور احد کے شہیدوں کے لئے بخشش

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي مَرَضِهِ صُبُّوا عَلَيَّ سَبْعَ قِرْبٍ مِنْ سَبْعِ أَبَارِشَتِي حَتَّى أَخْرَجَ إِلَى النَّاسِ فَأَعْهَدَ إِلَيْهِمْ قَالَتْ فَأَقْعَدْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ فَصَبَبْنَا عَلَيْهِ الْمَاءَ صَبًّا أَوْ شَتْنَا عَلَيْهِ شَتًّا - الشَّلْكُ مِنْ قَبْلِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ - فَوَجَدَ رَاحَةً فَخَرَجَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ

① ”اسنادہ صحیح“ محمد بن اسحاق مدلس ہے مگر بیہقی کی روایت صیغہ تحدیث سے مروی ہے، مسند احمد (228/6) سنن ابن ماجہ کتاب الجنائز، باب ماجاء فی غسل الرجل امراته وغسل زوجها حدیث 1465: سنن الکبریٰ کتاب الجنائز

وَأَسْتَغْفِرُ لِلشَّهَدَاءِ مِنْ أَصْحَابِ أُحُدٍ
وَدَعَا لَهُمْ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ
عِيبَتِي النَّبِيُّ أَوَيْتُ إِلَيْهَا فَأُكْرِمُوا
كَرِيمَهُمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئَتِهِمْ إِلَّا
فِي حِدٍّ أَلَا إِنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِ اللَّهِ قَدْ
خَيْرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَ اللَّهِ
فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللَّهِ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ
وَوَظَنَ أَنَّهُ يَعْنِي نَفْسَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ
عَلَى رِسْلِكَ يَا أَبَا بَكْرٍ سُدُّوا هَذِهِ
الْأَبْوَابَ الشَّوَارِعَ إِلَى الْمَسْجِدِ إِلَّا
بَابَ أَبِي بَكْرٍ فَإِنِّي لَا أَعْلَمُ أَمْرًا أَفْضَلَ
عِنْدِي يَدًا فِي الصُّحْبَةِ مِنْ أَبِي بَكْرٍ ❶

کی دعا کی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اما بعد! بے شک
انصار میرے ہم راز ہیں، جن کے پاس مجھے جگہ ملی، تم ان
کے عزت والوں کی عزت کرو اور ان کے بُرے سے درگزر
کرو مگر شرعی حد میں۔ سن لو! اللہ کے بندوں میں سے ایک
بندے کو دنیا، اور اس چیز کے درمیان جو اللہ کے پاس ہے
اختیار دیا گیا ہے، تو اس نے اس چیز کو پسند کیا ہے جو اللہ
کے پاس ہے۔ پس ابوبکر رضی اللہ عنہ رونا لگے اور انہوں نے
یقین کر لیا کہ آپ ﷺ نے اپنی ذات مراد لی ہے۔ پھر
نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے ابوبکر! ٹھہر جاؤ، (پھر لوگوں سے
فرمایا) ابوبکر کے دروازے کے علاوہ جتنے دروازے مسجد کی
طرف کھلے ہیں سب بند کر دو۔ کیونکہ میں اپنے نزدیک
احسان اور صحبت میں ابوبکر سے زیادہ افضل کسی کو نہیں جانتا۔“

فوائد: (۱) بخاری میں سات مختلف کنوؤں، نلکوں یا مقامات کا پانی لے کر غسل کرنا مفید ہے۔ (۲)
نیز محسنوں کے احسان کا پاس کرنا کریم بندے کی علامت ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے انصار سے کریمانہ
سلوک کرنے کا کہا (۳) ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شان واضح ہوئی، مزید ان کی خلافت کی طرف اشارہ بھی ملتا ہے۔

83- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ
الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیماری
میں نماز کی اطلاع دیے گئے تو آپ نے فرمایا: ”ابوبکر کو حکم
دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔“ پھر آپ ﷺ پر غشی طاری
ہو گئی، پھر جب آپ ﷺ کو اس سے افاتہ ہوا تو آپ ﷺ
نے فرمایا: ”کیا تم نے ابوبکر کو حکم دیا ہے کہ وہ لوگوں کو نماز

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَوْذِنَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ بِالصَّلَاةِ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ
مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أُغْمِيَ
عَلَيْهِ فَلَمَّا سَرَى عَنْهُ قَالَ هَلْ أُمِرْتُنَّ أَبَا
بَكْرٍ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ

❶ ”رجالہ ثقات غیر محمد بن اسحاق وهو مدلس وقد عنعن“ صحيح ابن حبان حديث: 6600, 6601- مسند

الموصلی، حديث: 4478-

پڑھائے؟“ میں نے کہا: ”ابوبکر بہت نرم دل آدمی ہیں، اگر آپ عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دے دیں تو بہتر ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم یوسف والیاں ہو! ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے ورنہ کئی لوگ اس کے خواہش مند ہوں گے اور باتیں کریں گے، لیکن اللہ اور ایمان والے (ابوبکرؓ کے علاوہ ہر کسی کا) انکار کر دیں گے۔“

فوائد: اس سے معلوم ہوا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی آپ ﷺ کے بعد خلافت کے زیادہ حقدار تھے۔ جب کہ وہ حیاۃ نبی ﷺ میں آپ ﷺ کے حکم سے آپ ﷺ کے مصلے کے وارث بنائے جا رہے ہیں۔

84۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ.....

عمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سوموار کے دن فوت ہوئے۔ آپ ﷺ اس دن اور اس رات اور کل (اگلے) دن تک رکھے گئے حتیٰ کہ آپ ﷺ بدھ کی رات کو دفن کیے گئے۔ اور لوگ کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ فوت نہیں ہوئے بلکہ آپ کی روح موسیٰ علیہ السلام کی (روح کی) طرح اوپر لے جائی گئی ہے (صعقہ طور کے وقت)“

عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو انہوں نے کہا: ”رسول اللہ ﷺ فوت نہیں ہوئے، مگر آپ ﷺ کی روح موسیٰ علیہ السلام کی روح کی طرح اوپر لے جائی گئی ہے۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ فوت نہیں ہوں گے حتیٰ کہ بہت سی قوموں کے ہاتھ اور زبانیں کاٹ ڈالیں گے۔ عمر رضی اللہ عنہ بات کرتے رہے حتیٰ کہ دھمکانے اور بولنے کی وجہ سے ان کے منہ سے جھاگ آنے لگی۔ پھر عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو انہوں نے کہا: ”رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے ہیں۔ آپ بشر

رَجُلٌ رَفِيقٌ فَلَوْ أَمَرْتُ عُمَرَ فَقَالَ أَنْتَ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَرُبَّ قَائِلٍ مُتَمَنٍّ وَيَأْبَى اللَّهُ وَالْمُؤْمِنُونَ. ❶

عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ تُوْفِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَحَبَسَ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَلَيْلَتَهُ وَالْغَدَ حَتَّى دُفِنَ لَيْلَةَ الْارْبِعَاءِ وَقَالُوا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَمُتْ وَلَكِنْ عُرِجَ بِرُوحِهِ كَمَا عُرِجَ بِرُوحِ مُوسَى فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَمُتْ وَلَكِنْ عُرِجَ بِرُوحِهِ كَمَا عُرِجَ بِرُوحِ مُوسَى وَاللَّهِ لَا يَمُوتُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى يَقْطَعَ أَيْدَى أَقْوَامٍ وَالسِّنَّتْهُمْ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يَتَكَلَّمُ حَتَّى أَرْبَدَ شِدْقَاهُ مِمَّا يُوعَدُ وَيَقُولُ فَقَامَ الْعَبَّاسُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ مَاتَ وَإِنَّهُ لَبَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْسُنُ كَمَا يَأْسُنُ الْبَشَرُ أَى قَوْمٍ فَادْفِنُوا صَاحِبَكُمْ فَإِنَّهُ

أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنْ أَنْ يُمِيتَهُ إِمَاتَتَيْنِ
 أَيْمِيتُ أَحَدَكُمْ إِمَاتَةً وَيُمِيتُهُ إِمَاتَتَيْنِ
 وَهُوَ أَكْرَمُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ أَيْ
 قَوْمٌ قَادِفُوا صَاحِبَكُمْ فَإِنْ يَلُكُ كَمَا
 تَقُولُونَ فَلَيْسَ بِعَزِيزٍ عَلَى اللَّهِ أَنْ
 يَبْحَثَ عَنْهُ التُّرَابُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
 وَاللَّهُ مَا مَاتَ حَتَّى تَرَكَ السَّبِيلَ
 نَهْجًا وَاضِحًا فَأَحَلَّ الْحَلَالَ وَحَرَّمَ
 الْحَرَامَ وَنَكَحَ وَطَلَّقَ وَحَارَبَ وَسَلَّمَ
 مَا كَانَ رَاغِبًا غَنِمَ يَتَّبِعُ بِهَا صَاحِبَهَا
 رُؤُوسَ الْجِبَالِ يَخْبِطُ عَلَيْهَا الْعِصَاءَ
 بِمُخْبِطِهِ وَيَمْدُرُ حَوْضَهَا بِيَدِهِ بِأَنْصَبٍ
 وَلَا أَذَابَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ
 فِيكُمْ أَيْ قَوْمٌ قَادِفُوا صَاحِبَكُمْ قَالَ
 وَجَعَلْتُ أَمْ أَيْمَنَ تَبْكِي فَقِيلَ لَهَا
 يَا أُمَّ أَيْمَنَ تَبْكِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 قَالَتْ إِنِّي وَاللَّهِ مَا أَبْكِي عَلَى رَسُولِ
 اللَّهِ ﷺ أَنْ لَا أَكُونَ أَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ
 ذَهَبَ إِلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ مِنَ الدُّنْيَا
 وَلَكِنِّي أَبْكِي عَلَى خَيْرِ السَّمَاءِ انْقِطَعَ
 قَالَ حَمَّادٌ خَنَقْتُ الْعُبْرَةَ أَيُّوبَ حِينَ
 بَلَغَ هَاهُنَا. ❶

تھے۔ جیسے بشر بدلتا ہے آپ ﷺ بھی بدلیں گے۔ اے
 لوگو! اپنے صاحب کو دفن کر دو۔ بے شک آپ ﷺ اللہ
 کے نزدیک بہت عزت والے ہیں اس بات سے کہ وہ
 آپ کو دو دفعہ موت دے۔ کیا تم میں سے ہر کسی کو ایک بار
 موت دے گا؟ اور آپ ﷺ کو دو بارہ موت دے گا اور
 آپ ﷺ اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ عزت والے
 ہیں اور اس لئے اے لوگو! اپنے صاحب کو دفن کر دو، اور اگر
 بات اس طرح ہے جس طرح تم کہتے ہو تو اللہ کے لئے
 مشکل نہیں کہ وہ زمین کو آپ ﷺ سے کرید ڈالے۔ بے
 شک رسول اللہ ﷺ نے انتقال نہیں کیا حتیٰ کہ راہ ہدایت
 کو کھلا ہوا واضح نہ بنا چھوڑا، حلال کو حلال کیا اور حرام کو حرام
 کیا، نکاح کیا اور طلاق دی۔ لڑائی کی اور صلح کی۔ کوئی بکریوں
 کا چرواہا جو پہاڑوں کی چوٹیوں پر اپنی چھڑی سے اپنی بکریوں
 کے لئے پتے جھاڑتا ہو اور ان کے حوض کو اپنے ہاتھ سے مٹی
 کے ساتھ درست کرتا ہو۔ وہ رسول اللہ ﷺ سے زیادہ
 جفاکش، محنتی مستقل مزاج نہیں ہوگا۔ وہ تمہارے پاس تھے۔
 اے لوگو! اپنے ساتھی کو دفن کر دو۔“ راوی کہتا ہے: کہ ام ایمن
 رونے لگی تو اس سے کہا گیا: ”اے ام ایمن: تو رسول اللہ ﷺ
 پر کیوں رو رہی ہے؟“ ام ایمن نے کہا: ”اللہ کی قسم! میں رسول
 اللہ ﷺ پر اس لئے نہیں رو رہی کہ میں جانتی نہیں ہوں جس
 چیز کی طرف رسول اللہ ﷺ گئے ہیں وہ دنیا سے بہتر ہے،
 لیکن میں تو آسمانی خبریں منقطع ہونے پر رو رہی ہوں۔“ حماد نے
 کہا: ”جس وقت ایوب اس جگہ پر پہنچے تو ان کی آواز رندھ گئی۔“

فوائد:..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حواس باختگی سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ آپ جیسے مضبوط اعصاب کا مالک بھی یہ غم برداشت نہ کر سکا۔ اسی حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: ”لَنْ يُصَابُوا بِمِثْلِي“۔ (مشکوٰۃ الجنائز) کہ مسلمانوں کو میرے فوت ہونے سے بڑا غم نہیں پہنچ سکتا۔ نیز اگلی حدیث سے بھی یہ حقیقت آشکارا ہوتی ہے۔

85۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ سَعِيدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ هُوَ ابْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَعِيشُ بْنُ الْوَلِيدِ.....

مکحول بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو مصیبت آئے تو اسے (اپنی مصیبت کے ساتھ) میری جدائی کے غم کو یاد کر لینا چاہئے کیونکہ وہ سب مصیبتوں سے بڑی ہے۔“

فوائد:..... ایک مصیبت کے آنے سے دوسری مصیبت یاد آجائے تو اس کا غم ہلکا ہو جاتا ہے۔ قرآن میں جنگِ احد کے بارے میں ہے جب مسلمانوں کو بہت سے زخم لگے ”فَأَنَابَكُمْ غَمًّا بِغَمِّ لَكَيْلًا تَحْزَنُوا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَا أَصَابَكُمْ“ غم پر غم پہنچانے کا مقصد یہ تھا کہ کوئی ایک غم زیادہ تکلیف کا سبب نہ بنے۔ جس طرح نفی جمع نفی مثبت ہوتی ہے۔

86۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا فِطْرٌ..... عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمْ مُصِيبَةٌ فَلْيَذْكُرْ مُصَابَهُ بِي فَإِنَّهَا مِنْ أَعْظَمِ الْمَصَائِبِ. ①

عطاء بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو مصیبت پہنچے تو اسے میرے غم فراق کو یاد کر لینا چاہئے کیونکہ وہ سب مصیبتوں سے بڑی پریشانی ہے۔“

87۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ..... عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَذْكُرُ النَّبِيَّ ﷺ قَطُّ

عمر بن محمد اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ کو جب بھی یاد کرتے تو رو دیتے۔

① ”اسنادہ صحیح وهو مرسل“ نیز اس حدیث کو نقل کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔

② ”اسنادہ صحیح وهو مرسل“ الطبقات الكبرى 59/2/2 عمل اليوم والليلة لابن السني حديث 583۔

إِلَّا بَكِي. ❶

88- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ
قَالَتْ يَا أَنَسُ كَيْفَ طَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ
تَحْشُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ التُّرَابَ
وَقَالَتْ يَا أَبَتَاهُ مِنْ رَبِّهِ مَا أَذْنَاهُ وَابْنَاهُ
جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَاوَاهُ وَابْنَاهُ إِلَى
جَبْرِيلَ نَنْعَاهُ وَابْنَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ
قَالَ حَمَادُ حِينَ حَدَّثَ ثَابِتٌ بَكِي وَ
قَالَ ثَابِتٌ حِينَ حَدَّثَ أَنَسٌ بَكِي. ❷

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا:
”اے انس! تمہارے نفوس نے یہ کیسے گوارا کر لیا کہ تم
رسول اللہ ﷺ پر مٹی ڈالو۔“ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا:
”اے باپ! آپ اپنے رب کے کس قدر قریب ہو گئے!
اے ابا جان! آپ کا ٹھکانہ جنت الفردوس ہے!
اے ابا جان! جبریل کو ہم آپ کی موت کی خبر دیتے ہیں!
اے ابا جان! آپ نے اپنے رب کی دعوت کو قبول کر لیا!“
حماد کہتے ہیں: جب ثابت نے یہ حدیث بیان کی تو رونے
لگے!

فوائد: معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کے فوت ہو جانے کی بنا پر آپ ﷺ کو مٹی ڈال کر دفن دیا
گیا۔ اگر آپ ﷺ زندہ ہوتے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کہنے کی طرح وہ آپ ﷺ پر مٹی ڈالنا کیسے گوارا کر سکتے
تھے۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے درد کی عکاسی اس شعر سے ہوتی ہے جو ان کی طرف منسوب ہے:

صَبَّتْ عَلَى مَصَائِبُ لَوْ أَنَّهَا

صَبَّتْ عَلَى الْإِيَّامِ صِرْنَ لَيَالِيَا

”مجھ پر اتنے غم پڑے کہ اگر وہ دنوں پر پڑتے تو دن راتیں بن جاتے۔“

89- حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ.....

عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ وَذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ
قَالَ شَهِدْتُهُ يَوْمَ دَخَلَ الْمَدِينَةَ فَمَا
رَأَيْتُ يَوْمًا قَطُّ كَانَ أَحْسَنَ وَلَا أَضْوَأَ

اور ثابت کہتے ہیں: انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کا ذکر
کرتے ہوئے کہا: ”جس دن آپ ﷺ مدینہ تشریف
لائے تو میں آپ کے پاس حاضر ہوا۔ جس دن

❶ ”اسنادہ صحیح“ کتاب المعرفة والتاریخ 493/1، طبقات ابن سعد 2/2-84۔

❷ صحیح البخاری۔ کتاب المغازی، باب مرض النبیؐ ووفاته حدیث 4433:۔ سنن ابن ماجہ، الجنائز، باب ذکر وفاته
ودفنه حدیث 1630۔

رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے ، میں نے اس دن سے زیادہ خوبصورت اور روشن دن اور کوئی نہیں دیکھا۔ اور جس دن آپ ﷺ کی وفات ہوئی میں آپ کے پاس حاضر ہوا۔ پس جس دن رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی میں نے اس سے زیادہ برا اور تاریک دن کوئی نہیں دیکھا۔

مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَشَهِدْتُهُ يَوْمَ مَوْتِهِ فَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَقْبَحَ وَلَا أَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ . ❶

فوائد: پتہ چلا کہ اشیاء کے حسن و قبح کا خارجی عوامل سے گہرا تعلق ہوتا۔

90۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُطِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي عَبْدِ الْجَلِيلِ

حریر از دی بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے کہا: ”اے اللہ کے رسول! ہم قیامت کے دن آپ کو اپنے رب کے پاس کھڑا ہوا پائیں گے اور آپ کے رخسار سرخ ہوں گے۔ اور آپ اپنے رب سے اس وجہ سے شرمندہ ہوں گے کہ آپ کے بعد آپ کی امت نے بدعات جاری کیں۔“

عَنْ أَبِي حَرِيرَةَ الْأَزْدِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَجِدُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَائِمًا عِنْدَ رَبِّكَ وَأَنْتَ مُحَمَّرَةٌ وَجُنَّتْكَ مُسْتَحْيٍ مِنْ رَبِّكَ مِمَّا أُحْدِثُ أُمَّتَكَ مِنْ بَعْدِكَ . ❷

فوائد: بدعت جہاں بدعتی کے لیے نقصان دہ ہوگی، وہیں آپ ﷺ کے لیے بھی شرمندگی کا باعث ہوگی، لہذا ایسے شنیع فعل سے حد درجہ احتراز کرنا چاہیے۔ بلکہ ایک صحیح روایت کے مطابق اللہ تعالیٰ بدعتی کی توبہ بھی قبول نہیں فرماتے۔

91۔ أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شَرِيحٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِي قُرَّةَ مَوْلَى أَبِي جَهْلٍ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر یہ سورۃ نازل ہوئی: ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ﴾

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ هَذِهِ السُّورَةَ لَمَّا أُنْزِلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

❶ ”اسنادہ صحیح“ مسند الموصلی 110,51/6 حدیث: 3378,3296۔ صحیح ابن حبان حدیث: 6634۔

❷ ”اسنادہ ضعیف“ البتہ حضرت ابو ہریرہؓ کی صحیح حدیث اس کی شاہد ہے۔ مسند الموصلی حدیث: 6502۔

وَالْفَتْحُ.. الخ ﴿جب اللہ کی مدد اور فتح آجائے گی اور تو لوگوں کو فوج در فوج اسلام میں داخل ہوتا ہوا دیکھے گا۔﴾ (نصر: ۲:۱) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ ضرور اس سے ایسے ہی فوج در فوج نکل بھی جائیں گے جیسے اس میں داخل ہوئے۔“

92- أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ الْمَصْرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ أَبِي أَيُّوبَ الْخُزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيِّ عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ خَرَبُودَ الْمَكِّيِّ.....

خالد بن معدان کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن اہتم لوگوں کے ساتھ عمر بن عبد العزیز کے پاس گئے۔ پس اچانک ہی عمر نے عبد اللہ بن اہتم کو اپنے سامنے خطاب کرتے ہوئے پایا۔ اللہ کی حمد و ثناء بیان کی پھر کہا: ’اما بعد! اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا وہ ان کی عبادت سے بے پرواہ اور ان کی نافرمانیوں سے بے خوف ہے۔ اور لوگ اس دن مختلف مراتب اور مختلف الذہنتھے، عرب سب سے بدترین منازل میں تھے۔ وہ پتھر کی جھوپڑیوں اور بالوں کے خیموں میں رہنے والے اور پسماندہ لوگ تھے۔ دنیا کی عمدہ ترین چیزیں اور اس کا وسیع عیش ان سے دور تھا۔ وہ اکٹھے ہو کر اللہ سے نہیں مانگتے تھے اور نہ ہی اس کی کتاب کو پڑھتے تھے۔ ان کے مردہ آگ میں تھے اور ان کی زندہ اندھے اور ناپاک تھے اس کے ساتھ ساتھ بے شمار فضول کاموں اور گھٹیا حرکات میں مبتلا تھے جب اللہ نے ان پر اپنی رحمت پھیلانے کا ارادہ فرمایا تو ان کی طرف انہیں میں سے ہدایت کا خواہش مند اور مومنوں کے ساتھ شفقت و مہربانی کرنے والا بھیجا۔“ اس پر سلامتی اور اللہ کی

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيَخْرُجَنَّ مِنْهَا أَفْوَاجًا كَمَا دَخَلُوهُ أَفْوَاجًا . ①

عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ دَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَهِمِّ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزٍ مَعَ الْعَامَّةِ فَلَمْ يُفْجَأْ عُمَرُ إِلَّا وَهُوَ بَيْنَ يَدَيْهِ يَتَكَلَّمُ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ غَنِيًّا عَنْ طَاعَتِهِمْ أَمِنَّا لِمَعْصِيَتِهِمْ وَالنَّاسُ يَوْمِيذٍ فِي الْمَنَازِلِ وَالرَّأْيِ مُخْتَلِفُونَ فَالْعَرَبُ بِشَرِّ تِلْكَ الْمَنَازِلِ أَهْلُ الْحَجَرِ وَأَهْلُ الْوَبَرِ وَأَهْلُ الدَّبَرِ تَجْتَازُ دُونَهُمْ طَبِيبَاتُ الدُّنْيَا وَرَحَاءُ عَيْشِهَا لَا يَسْأَلُونَ اللَّهَ جَمَاعَةً وَلَا يَتَلَوْنَ لَهُ كِتَابًا مِثْلَهُمْ فِي النَّارِ وَحَيْثُ أَعْمَى نَجَسٌ مَعَ مَا لَا يُحْصَى مِنَ الْمَرْغُوبِ عَنْهُ وَالْمَرْهُودِ فِيهِ فَلَمَّا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَنْشُرَ عَلَيْهِمْ رَحْمَتَهُ بَعَثَ إِلَيْهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ

برکت اور رحمتیں ہوں۔ اس وجہ سے انہیں اس بات سے منع نہیں کیا کہ انہوں نے آپ کے جسم کو زخمی کیا اور انہوں نے آپ ﷺ کے نام میں لقب مقرر کیا۔ اور آپ ﷺ کے پاس اللہ کی طرف سے فیصلہ کرنے والی کتاب تھی۔ آپ اللہ کے حکم ہی سے کھڑے ہوتے اور اللہ کے حکم ہی سے آگے بڑھتے۔ پھر جب آپ ﷺ کو فرائض کا حکم دیا گیا اور جہاد پر آمادہ کیا گیا۔ تو اللہ کے حکم سے آپ ﷺ کی قوت پھیلنے لگی۔ اللہ نے آپ کی حجت کو مضبوط کیا اور آپ ﷺ کو بات کو جاری کیا اور آپ کی پکار کو ظاہر کیا۔ آپ ﷺ دنیا سے اس حالت میں رخصت ہوئے کہ آپ پاک اور صاف تھے۔ پھر آپ ﷺ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ کی سنت پر چلے اور آپ کا راستہ اختیار کیا۔ اور عرب مرتد ہو گئے۔ یا ان میں سے جس نے بھی یہ حرکت کی۔ پس رسول اللہ ﷺ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے صرف اسی چیز کو قبول کیا جس کو آپ ﷺ نے قبول کیا تھا۔ انہوں نے تلواریں میانوں سے نکال لیں اور جنگ کی آگ بھڑکا دیا۔ پھر حق والوں کو باطل والوں کے سے ٹکرا دیا۔ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے اعضاء کاٹتے رہے اور زمین کو ان کا خون پلاتے رہے۔ حتیٰ کہ جس چیز سے وہ نکلے تھے انہیں اس میں داخل کر دیا۔ اور جس چیز سے وہ بھاگے تھے اسی میں ان کو قائم کیا۔ اور اللہ کے مال سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ لیا جس سے وہ پانی لانے کام لیتے تھے۔ اور حبشی لونڈی لی جس نے ان کے لڑکے کو دودھ پلایا۔ پھر انہوں نے اپنی موت کے وقت ان (دونوں

بِالْمُؤْمِنِينَ رَأَوْفٌ رَحِيمٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ فَلَمْ يَمْنَعُهُمْ ذَلِكَ أَنْ جَرَّحُوهُ فِي جِسْمِهِ وَلَقَّبُوهُ فِي اسْمِهِ وَمَعَهُ كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ نَاطِقٌ لَا يَقُومُ إِلَّا بِأَمْرِهِ وَلَا يَرْحَلُ إِلَّا بِإِذْنِهِ فَلَمَّا أُمِرَ بِالْعِزْمَةِ وَحُمِلَ عَلَى الْجِهَادِ انْبَسَطَ لِأَمْرِ اللَّهِ لَوْثُهُ فَأَقْلَجَ اللَّهُ حُجَّتَهُ وَأَجَارَ كَلِمَتَهُ وَأَظْهَرَ دَعْوَتَهُ وَفَارَقَ الدُّنْيَا تَقِيًّا نَقِيًّا ثُمَّ قَامَ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ فَسَلَكَ سُنَّتَهُ وَأَخَذَ سَبِيلَهُ وَارْتَدَّتِ الْعَرَبُ أَوْ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْهُمْ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُمْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا الَّذِي كَانَ قَابِلًا انْتَزَعَ السُّيُوفَ مِنْ أَعْمَادِهَا وَأَوْقَدَ النَّيِّرَانَ فِي شُعْلَهَا ثُمَّ رَكِبَ بِأَهْلِ الْحَقِّ أَهْلَ الْبَاطِلِ فَلَمْ يَرَحْ يَقْطَعُ أَوْصَالَهُمْ وَيَسْقِي الْأَرْضَ دِمَاءَهُمْ حَتَّى أَدْخَلَهُمْ فِي الَّذِي خَرَجُوا مِنْهُ وَقَرَّرَهُمْ بِالَّذِي نَفَرُوا عَنْهُ وَقَدْ كَانَ أَصَابَ مِنْ مَالِ اللَّهِ بَكْرًا يَرْتَوِي عَلَيْهِ وَحَبَشِيَّةً أَرْضَعَتْ وَلَدًا لَهُ فَرَأَى ذَلِكَ عِنْدَ مَوْتِهِ غُصَّةً فِي حَلْقِهِ فَأَدَّى ذَلِكَ إِلَى الْخَلِيقَةِ مِنْ بَعْدِهِ وَفَارَقَ الدُّنْيَا تَقِيًّا نَقِيًّا عَلَى مِنْهَا ج

صَاحِبِهِ. ثُمَّ قَامَ بَعْدَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
فَمَضَى الْأُمُصَارَ وَخَلَطَ الشِّدَّةَ بِاللِّينِ
وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعِيهِ وَشَمَرَ عَنْ سَاقِيهِ
وَأَعَدَّ لِلْأُمُورِ أَقْرَانَهَا وَلِلْحَرْبِ أَلَتَهَا
فَلَمَّا أَصَابَهُ قَيْنُ الْمُغِيرَةِ بْنُ شُعْبَةَ أَمْرٌ
ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْأَلُ النَّاسَ هَلْ يُشْبِتُونَ
قَاتِلَهُ فَلَمَّا قِيلَ قَيْنُ الْمُغِيرَةِ بْنُ شُعْبَةَ
اسْتَهْلَ يَحْمَدُ رَبَّهُ أَنْ لَا يَكُونَ أَصَابُهُ
ذُو حَقٍّ فِي الْفَيْءِ فَيُحْتَجَّ عَلَيْهِ بِأَنَّهُ
إِنَّمَا اسْتَحَلَّ دَمَهُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ حَقِّهِ
وَقَدْ كَانَ أَصَابَ مِنْ مَالِ اللَّهِ بِضْعَةً
وَتَمَانِينَ أَلْفًا فَكَسَرَ لَهَا رِبَاعَهُ وَكَرِهَ
بِهَا كِفَالَةَ أَوْلَادِهِ فَأَدَّاهَا إِلَى الْخَلِيفَةِ
مِنْ بَعْدِهِ وَفَارَقَ الدُّنْيَا تَقِيًّا نَقِيًّا عَلَى
مِنْهَا جِ صَاحِبِيهِ. ثُمَّ إِنَّكَ يَا عُمَرُ بَنِي
الدُّنْيَا وَلَدْتَكَ مُلُوكُهَا وَالْقَمْتِكَ
تُدِيَّهَا وَنَبَتْ فِيهَا تَلْتَمِسُهَا مَطَانَهَا
فَلَمَّا وَلِيَتْهَا الْقَيْتَهَا حَيْثُ أَلْقَاهَا اللَّهُ
هَجَرَتْهَا وَجَفَوْتَهَا وَقَدَّرَتْهَا إِلَّا مَا
تَزَوَّدَتْ مِنْهَا فَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَلَّ بَلَكُ
حَوْبَتَنَا وَكَشَفَ بَلَكُ كُرْبَتَنَا فَاْمُضِ
وَلَا تَلْتَفِتْ فَإِنَّهُ لَا يِعْزُ عَلَى الْحَقِّ شَيْءٌ
وَلَا يَذِلُّ عَلَى الْبَاطِلِ شَيْءٌ. أَقُولُ
قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلِلْمُؤْمِنِينَ

چیزوں) کی وجہ سے سخت بے چینی محسوس کی۔ پس اپنے سے
بعد خلیفہ کی طرف سب چیزیں لوٹا دیں۔ اور دنیا سے اس
حالت میں رخصت ہوئے کہ اپنے ساتھی کے طریقہ پر وہ بھی
صاف اور پاک تھے۔ پھر اس کے بعد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
کھڑے ہوئے تو شہروں کو بسایا اور سختی کے ساتھ نرمی ملا
دی اور اپنے بازوؤں سے آستینوں کو اوپر کیا اور اپنی پنڈلیوں
سے دامن کو سمیٹا اور کاموں کے لئے باصلاحیت سردار تیار
کیے اور لڑائی کے لئے اس کے آلات کو تیار کیا۔ پھر جب ان
کو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے لوہار غلام نے زخمی کر دیا تو ابن
عباس رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ وہ لوگوں سے پوچھیں کہ ”کیا
میرے قاتل کو اچھی طرح جانتے ہیں؟“ جب کہا گیا کہ وہ
مغیرہ بن شعبہ کا غلام ہے تو بلند آواز سے اپنے رب کی
تعریف کرنے لگے کہ مال غنیمت کے کسی حق دار نے مجھے
اس حالت تک نہیں پہنچایا، جو مجھ سے اس بارے جھگڑا کرتا
کہ اس نے میرا خون اس لیے حلال سمجھا کہ میں نے اس
کا حق حلال سمجھا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کے مال
سے ۸۰ ہزار سے کچھ اوپر لے لیا تھا۔ اس کے لئے اپنا تمام
سامان بیچ ڈالا۔ اور اپنی اولاد کو اس کا ضامن کرنا
نامناسب سمجھا۔ اور وہ رقم اپنے بعد والے خلیفہ کو دے
دی۔ اور دنیا سے اس حالت میں رخصت ہوئے کہ اپنے
دونوں ساتھیوں کے طریقہ پر چلتے ہوئے پاک اور صاف
تھے۔ پھر اے عمر! یقیناً تم دنیا کے چھوٹے سے بیٹے ہی ہو
تمہیں اس کے بادشاہوں نے جنم دیا، اور تجھے اس کا
وودھ پلایا، اور تو اس میں پروان چڑھا کہ دنیا کو اس کی

وَالْمُؤْمِنَاتِ. قَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَكَانَ
عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ فِي الشَّيْءِ
قَالَ لِي ابْنُ الْأَهِمِّ امْضِ وَلَا تَلْتَفِتْ . ❶

گمان کی جگہوں سے تلاش کرتا تھا، پھر جب تو دنیا کا حاکم بنایا
گیا تو تو نے اس کو وہیں رکھا جہاں اسے اللہ نے رکھا۔ یعنی
تو نے اسے چھوڑ دیا اس سے دور رہا اور اسے برا سمجھا۔ مگر اس قدر
کہ تو نے اس سے زائد راہ لے لیا۔ اللہ تعالیٰ ہی تمام تعریفوں کے
لائق ہے کہ جس نے تیری وجہ سے ہماری حاجت رفع کی اور
تیری وجہ سے ہمارا رنج دور کیا۔ پس (حق پر) چلتے رہو اور (کسی
کی بات پر) توجہ نہ دو! کیونکہ حق کے مقابلہ میں کوئی چیز عزت
والی نہیں اور باطل سے بڑھ کر کوئی چیز ذلیل نہیں۔ اور میں یہ
بات کہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمام مسلمانوں مردو
عورتوں کے لئے بخشش کی دعا کرتا ہوں۔“ ابو ایوب نے کہا:
’جب عمر بن عبدالعزیز کسی خاص چیز کے بارے میں بات
کرتے تھے تو کہتے: مجھے ابن یثم نے کہا تھا کہ (حق پر) چلتے
رہو! اور کسی کی بات کی طرف توجہ نہ کرو۔“

[15]..... بَاب مَا أَكْرَمَ اللَّهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ ﷺ

نبی ﷺ کی موت کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کی عزت دی

93- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ النُّكْرِيُّ.....

حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوْزَانِ أَوْسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
قُحِطَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ قُحُطًا شَدِيدًا فَشَكُّوا
إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ انْظُرُوا قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ
فَاجْعَلُوا مِنْهُ كُورَى إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى لَا
يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ قَالَ
فَفَعَلُوا فَمُطِرْنَا مَطَرًا حَتَّى نَبَتَ
الْعُشْبُ وَسَبِنَتِ الْإِبِلُ حَتَّى تَفْتَقَتْ

اوس بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ والے شدید قحط
میں مبتلا کئے گئے، تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے
پاس شکایت کی۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ’نبی ﷺ
کی قبر کی طرف دیکھو اور اس میں اس طرح سوراخ کر دو
کہ آپ ﷺ اور آسمان کے درمیان چھت نہ رہے۔
اوس بن عبداللہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ایسا ہی کیا تو ہم پر
بارش برسنے لگی۔ گھاس اگ آئی اور اونٹ ایسے موٹے

ہوئے کہ ان کی کو آنکھیں چربی سے پھول گئیں اس سال کا نام عام الفتق (یعنی چوپایوں کے موٹا ہونے کا سال) رکھا گیا۔“

فوائد: صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کی ذات دعائیں بطور وسیلہ استعمال کی اور نہ ہی آپ ﷺ سے مدد طلب کی، ہاں ایک امر کو اختیار کیا جس کے سبب رحمت الہی جوش میں آگئی۔

94۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ.....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ لَمَّا كَانَ أَيَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ يُؤْذَنْ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثًا وَلَمْ يُقَمْ وَلَمْ يَرْحُ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مِنَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَقْتُ الصَّلَاةِ إِلَّا بِهَمِّهِمْ يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ ①

95۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي خَالِدٌ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ هُوَ ابْنُ أَبِي هِلَالٍ.....

عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهَبٍ أَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ كَعْبٌ مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى يَحْفُوا بِقَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ يَضْرِبُونَ بِأَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا أُمْسَوْا عَرَجُوا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوا مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا انْشَقَّتْ

نبیہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کعب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور وہاں لوگوں نے نبی ﷺ کا ذکر کیا تو کعب نے کہا: ”ہر روز ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں حتیٰ کہ حضور ﷺ کی قبر کو گھیر لیتے ہیں۔ اپنے اپنے پروں کو پھڑ پھڑاتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھتے ہیں حتیٰ کہ جب شام ہو جاتی ہے تو وہ اوپر چلے جاتے ہیں۔ اور اتنے ہی اور اترتے ہیں اور وہ بھی اسی طرح ہی کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب آپ ﷺ کی قبر کی زمین پھٹے گی تو

① ”رجالہ ثقات“ اس کو روایت کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔

② ”رجالہ ثقات“ اس کو روایت کرنے میں بھی امام دارمی متفرد ہیں۔

عَنْهُ الْأَرْضُ خَرَجَ فِي سَبْعِينَ أَلْفًا مِنْ الْمَلَائِكَةِ يَزِفُّونَهُ .^①
 آپ ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ نکلیں گے جو آپ ﷺ کو اللہ کے پاس پہنچا دیں گے۔

[16]..... بَابُ اتِّبَاعِ السُّنَّةِ

اتباع سنت کا بیان

96- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو.....

عرباض بن ساریہ بن ساریہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی، پھر دلوں پر اثر کرنے والا وعظ کیا جس سے آنکھیں بہنے لگیں۔ اور اس سے دل کا ہنسنے لگے۔ کسی نے کہا: ”اللہ کے رسول! گویا کہ یہ آپ کا الوداعی وعظ ہے، تو ہمیں اور نصیحت کیجئے! آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اس بات کی وصیت کرتا ہوں کہ اپنے امیر کی بات سننا اور ماننا اگرچہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ جو کوئی تم میں سے میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا پس تو تم میری سنت کو اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑنا۔ سنت پر داڑھیں جما لینا (یعنی مضبوطی سے قائم رہنا) اور اپنے آپ کو نئی باتوں سے بچانا کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے۔ اور ابو عاصم نے ایک بار کہا: کہ تم نئے کاموں سے بچنا۔ بے شک ہر بدعت گمراہی ہے۔“

عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْفَجْرِ ثُمَّ وَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجَلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَأَنَّهَا مَوْعِظَةٌ مَوْدِعٌ فَأَوْصِنَا فَقَالَ أَوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسِيرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمُهْدِيِّينَ عَصُوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِدِ وَإِيَّاكُمْ وَالْمُحَدَّثَاتِ فَإِنَّ كُلَّ مُحَدَّثَةٍ بِدْعَةٌ وَقَالَ أَبُو عَاصِمٍ مَرَّةً وَإِيَّاكُمْ وَمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ .^②

فوائد:..... آپ ﷺ کی یہ آخری وصیتوں میں سے ایک اہم وصیت ہے جس سے مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

① ”اسنادہ ضعیف“ القول البديع امام سخاوی (ص: 48)

② ”اسنادہ صحیح“ سنن ابی داود، کتاب السنة، باب فی لزوم السنة حدیث 4607: ، سنن ابن ماجہ، المقدمة، باب

اتباع سنة الخلفاء الراشدين، حدیث 42: ، جامع الترمذی کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة حدیث 2676۔

97- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ.....

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ مَنْ مَضَى مِنْ
عُلَمَائِنَا يَقُولُونَ الْاِعْتِصَامُ بِالسُّنَّةِ
نَجَاةٌ وَالْعِلْمُ يُقْبِضُ قَبْضًا سَرِيعًا فَانْعَشُ
الْعِلْمُ ثَبَاتُ الدِّينِ وَالْدُّنْيَا وَفِي ذَهَابِ
الْعِلْمِ ذَهَابُ ذَلِكَ كُلِّهِ. ❶

فوائد: دینی امور ہوں یا دنیاوی ان کا علم کے بغیر چلنا ناممکن ہے لہذا دین و دنیا کا قیام علم کے ساتھ مشروط ہے، قرب قیامت جوں جوں علماء کے اٹھنے سے علم اٹھتا جائے گا تیسے یہ نظام بھی لپٹتا جائے گا۔

98- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ بَلَغَنِي

أَنَّ أَوَّلَ الدِّينِ تَرْكُ السُّنَّةِ يَذْهَبُ
الدِّينُ سُنَّةٌ سُنَّةٌ كَمَا يَذْهَبُ الْحَبْلُ
قُوَّةٌ قُوَّةٌ ❶

کے چھوڑنے کا آغاز سنت کو ترک کرنے سے ہوگا۔ دین
ایک ایک سنت کر کے جاتا رہے گا جیسے ایک ایک دھاگہ کر
کے رسی ختم جاتی ہے۔“

99- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ.....

عَنْ حَسَّانَ قَالَ مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً
فِي دِينِهِمْ إِلَّا نَزَعَ اللَّهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ
مِثْلَهَا ثُمَّ لَا يُعِيدُهَا إِلَيْهِمْ إِلَى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ ❷

حسان کہتے ہیں جو قوم اپنے دین میں بدعت جاری کرتی
ہے اس میں سے اسی قدر اللہ تعالیٰ سنت نکال لیتا ہے۔ پھر
اس کو قیامت تک نہیں لوٹاتا۔“

فوائد:..... حسان تابعی ہیں۔ ان کا یہ قول کسی حد تک ٹھیک ہے اس معنی میں مسند احمد کی روایت بھی
ہے مگر وہ ضعیف ہے۔ جب کہ تجربہ اس کا شاہد ہے کہ جب بھی کوئی بدعت ایجاد ہوئی اتنی سنت اٹھالی گئی۔

100- أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ.....

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ مَا ابْتَدَعَ رَجُلٌ
بِدْعَةً إِلَّا اسْتَحَلَّ السَّيْفَ ❸

ابوقلابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جس نے کوئی بدعت نکالی اس پر
تلواریں نکالنا جائز ہو جاتا ہے۔“

101- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ.....

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْأَهْوَاءِ
أَهْلَ الضَّلَالَةِ وَلَا أَرَى مَصِيرَهُمْ إِلَّا
النَّارَ، فَجَرَّبَهُمْ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْهُمْ
يَنْتَحِلُ قَوْلًا أَوْ قَالَ حَدِيثًا فَيَتَنَاهَى بِهِ
الْأَمْرُ دُونَ السَّيْفِ وَإِنَّ النِّفَاقَ كَانَ
ضُرُوبًا ثُمَّ تَلَا: ﴿وَمِنْهُمْ مَنْ عَاهَدَ
اللَّهَ لَئِنْ آتَانَا مِنْ فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ

ابوقلابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خواہشات والے لوگ گمراہ ہیں
اور میرا خیال ہے کہ ان کا ٹھکانہ آگ ہے۔ ان کو آزمالو
ان میں کوئی ایسا نہیں ہوگا جو کسی قول کی طرف منسوب ہوتا
ہو یا اس نے کوئی بات کہی ہو اور بغیر تلوار کے بات اس
تک ختم ہو گئی ہو۔ اور نفاق کئی قسم کا ہے، پھر انہوں
نے یہ آیت پڑھی ”اور بعض ان میں سے ایسے بھی ہیں
جنہوں نے اللہ سے عہد کیا ہے کہ اگر ہمیں اپنے فضل سے

❶ "اسنادہ صحیح" الانابة، ابن بطة 350/1 حدیث 2290 شرح المتقادات اهل السنة والجماعة 104/1

حدیث 127 کتاب المعرفة والتاریخ 386/3۔

❷ "اسنادہ صحیح" حلیۃ الاولیاء (73/6) مصادر سابقہ۔

❸ "اسنادہ صحیح" کتاب الشریعہ امام آجری ص: 68 طبقات ابن سعد 134/1/7، الاعتصام شاطبی 55/1۔

مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿التوبة: ٧٥﴾ وَمِنْهُمْ مَنْ
يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ فَإِنْ أُعْطُوا
مِنْهَا رَضُوا وَإِنْ لَمْ يُعْطُوا مِنْهَا إِذَاهُمْ
يَسْخَطُونَ ﴿التوبة: ٥٨﴾ وَمِنْهُمْ
الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ
قُلْ أُذُنٌ خَيْرٌ لَّكُمْ (التوبة: ٦١)
فَاخْتَلَفَ قَوْلُهُمْ وَاجْتَمَعُوا فِي الشَّلِّ
وَالْتَكْذِيبِ وَإِنَّ هَؤُلَاءِ اخْتَلَفَ قَوْلُهُمْ
وَاجْتَمَعُوا فِي السَّيْفِ وَلَا أَرَى
مَصِيرَهُمْ إِلَّا النَّارَ قَالَ حَمَّادُ ثُمَّ قَالَ
أَيُّوبُ عِنْدَ ذَا الْحَدِيثِ أَوْ عِنْدَ الْأَوَّلِ
وَكَانَ وَاللَّهِ مِنَ الْفُقَهَاءِ ذَوِي الْأَلْبَابِ
يَعْنِي أَبَا قَلَابَةَ. ❶

دے گا تو ہم ضرور صدقہ کریں گے اور نیکوکار ہوں جائیں
گے۔ (سورۃ التوبہ: ۷۵) ”اور بعض ان میں سے ایسے
ہیں جو صدقات تقسیم کرنے میں آپ ﷺ پر عیب لگاتے
ہیں، تو اگر اس سے دیئے جائیں تو خوش ہوتے ہیں اور اگر اس
سے نہ دیئے جائیں تو فوراً ناراض ہوتے ہیں۔“ (التوبہ: ۵۸)
”اور ان میں سے بعض وہ ہیں جو نبی ﷺ کو تکلیف
دیتے ہیں اور کہتے ہیں: وہ تو نراکان ہے، کہہ دیجیے کہ کان
ہے تو تمہاری بہتری کا۔“ (التوبہ: ۶۱) ان منافقین کی باتیں
مختلف ہیں اور شک اور جھٹلانے میں یہ اکٹھے ہیں۔ اور یہی
لوگ ہیں جن کی باتیں مختلف ہیں اور قتل کرنے میں وہ اکٹھے
ہیں۔ اور میرا خیال ہے ان کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔ حماد کہتے
ہیں: پھر ایوب نے اس حدیث یا پہلی حدیث کو بیان
کرتے ہوئے کہا: ”اللہ کی قسم! وہ عقل مند علماء میں سے
تھے۔ یعنی ابو قلابہ۔“

فوائد: منافقین اگرچہ باتیں کرنے میں اور طریقہ واردات میں مختلف ہوں لیکن اسلام کے
بارے شک اور اس کی تکذیب میں سبھی متفق ہیں۔ ان کے گروہ اگرچہ مختلف ہوں لیکن مخلصین کے ساتھ لڑائی
میں متفق ہیں۔

[17]..... بَابُ التَّوَرُّعِ عَنِ الْجَوَابِ فِيمَا لَيْسَ فِيهِ كِتَابٌ وَلَا سُنَّةٌ

جس مسئلہ میں آیت یا حدیث نہ ہو اس کا جواب دینے سے پرہیز کرنا

102- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَطَاءٍ

عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَحَدِيثَةً
أَنْهُمَا كَانَا جَالِسَيْنِ فَجَاءَ رَجُلٌ
فَسَأَلَهُمَا عَنْ شَيْءٍ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ
عَامِرُ بَيَانُ كَرْتِے هِے كِه ابْنِ مَسْعُودِ اَوْرِ حَذِیْفَةُ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیٹھے ہوئے
تھے۔ ابْنِ مَسْعُودِ نے حَذِیْفَةُ سے کہا: ”کیا تم جانتے ہو کہ یہ
مجھ سے اس کے بارہ فتویٰ کیوں پوچھتے ہیں؟ اس نے کہا

کہ وہ اسے جاننے کے بعد چھوڑ دیتے ہیں۔“ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: ”جب تم ہم سے کوئی بات قرآن یا حدیث کی پوچھو گے ہم تمہیں بتائیں گے۔ اور جو بات تم نے نئی نکالی ہو ہم اس پر قدرت نہیں رکھتے۔“

لِحَدِيثَةٍ لَّا يَشَىءُ تَرَى يَسْأَلُونِي عَنْ هَذَا قَالَ يَعْلَمُونَهُ ثُمَّ يَتْرُكُونَهُ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ مَا سَأَلْتُمُونَا عَنْ شَيْءٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى نَعْلَمُهُ أَخْبَرْنَاكُمْ بِهِ أَوْ سُنَّةٍ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرْنَاكُمْ بِهِ وَلَا طَاقَةَ لَنَا بِمَا أُحْدِثْتُمْ. ❶

فوائد: مراد جو شخص عدم علم کی بنا پر اپنے پاس سے کوئی کام کر لیتا ہے، تو اس کے لیے تو واضح کیا جائے گا، البتہ اگر کوئی جان بوجھ کر مخالف سنت کام کرتا ہے تو اسے اس کے حال پر چھوڑا جائے گا۔

103- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ

نزال بن سبرہ کہتے ہیں کہ عبد اللہ نے جب بھی کوفہ میں خطبہ دیا میں اس میں حاضر تھا۔ میں نے ان سے سنا ان سے ایک دن کسی آدمی کے متعلق سوال کیا گیا جس نے اپنی بیوی کو آٹھ طلاقیں دیں۔ اور اس کی مثل اور باتیں تھیں۔ تو انہوں نے کہا: ”اس کا حکم وہی ہے جیسے اس نے کہا: پھر انہوں نے کہا: اللہ نے اپنی کتاب کو نازل کیا اور اس کے بیان کو ظاہر کیا پس جو شخص اس کے موافق کسی کام پر آئے تو وہ اس کے لئے ظاہر کر دیا گیا ہے۔ اور جو کوئی مخالفت کرے گا، اللہ کی قسم! ہم تمہاری مخالفت پر قدرت نہیں رکھتے۔“

عَنِ النَّزَالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ مَا خَطَبَ عَبْدُ اللَّهِ خُطْبَةً بِالْكُوفَةِ إِلَّا شَهِدْتُهَا فَسَمِعْتُهُ يَوْمًا وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَمَانِيَةً وَأَشْبَاهَ ذَلِكَ قَالَ هُوَ كَمَا قَالَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ كِتَابَهُ وَبَيَّنَّ بَيَانَهُ فَمَنْ أَتَى الْأَمْرَ مِنْ قَبْلِ وَجْهِهِ فَقَدْ بَيَّنَّ لَهُ وَمَنْ خَالَفَ فَوَاللَّهِ مَا نَطِيقُ خِلَافَكُمْ. ❷

104- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عبد الملک بن میسرہ کہتے ہیں کہ میں نے نزال بن سبرہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو ان کے پاس ایک مرد اور عورت ایک مسئلہ کے متعلق آئے۔

أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّزَالَ بْنَ سَبْرَةَ قَالَ شَهِدْتُ عَبْدَ اللَّهِ وَاتَّاهُ رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ فِي

❶ ”اسنادہ ضعیف“ اس کو روایت کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔

❷ ”موقوف صحیح“ المعجم الكبير 227/9، حدیث: 8982۔

تَحْرِيمُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَيَّنَّ فَمَنْ أَتَى
الْأَمْرَ مِنْ قَبْلِ وَجْهِهِ فَقَدْ بَيَّنَّ وَمَنْ
خَالَفَ فَوَاللَّهِ مَا نَطِيقُ خِلَافَكُمْ ❶

توانہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حق واضح کر دیا ہے پس جو
کوئی اس کے طریقہ پر عمل کرے اس کے لئے حق واضح
ہے اور جو کوئی مخالفت کرے تو اللہ کی قسم! ہم تمہاری مخالفت
پر قدرت نہیں رکھتے۔“

فوائد: معلوم ہوا کہ ناواقف کو تو سمجھایا جاسکتا ہے، لیکن جان بوجھ کر شریعت کی مخالفت کرنے
والے کی مخالفت کو کیسے ٹالا جاسکتا ہے؟

105- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ

عَنْ أَشْعَثَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ كَانَ لَا
يَقُولُ بِرَأْيِهِ إِلَّا شَيْئًا سَمِعَهُ ❷

اشعث کہتے ہیں کہ ابن سیرین اپنی رائے سے کوئی بات
نہیں کہتے تھے۔ وہی کہتے تھے جو انہوں نے سنی ہوتی۔

فوائد: اہل علم محدثین کا یہی وتیرہ رہا ہے کہ انہوں نے دین میں اپنی رائے کو پیش کرنے سے
حتی الوسع احتراز کیا ہے۔ اگر قرآن و سنت سے مسئلے کا علم ہو جاتا تو ٹھیک، ورنہ سائل کو لوٹا دیتے، کہ وہ کسی اور
صاحب علم سے دریافت کر لے۔ جیسا کہ امام مالک رحمہ اللہ کا ایک واقعہ ہے کہ ایک شخص کہیں دور سے کئی مسئلے
دریافت کرنے آیا تو سبھی کے بارے لاء علمی کا اظہار کر دیا تو وہ آپ کی امامت کی طرف اشارہ کرتا ہے، تو آپ
کہتے ہیں ”جاؤ مدینہ میں اعلان کر دو کہ مالک کو کچھ پتہ نہیں۔“ آج کل جاہل لوگ ایک طرف علم کا جھوٹا دعویٰ
بھی کرتے ہیں دوسری طرف ہر مسئلہ میں قرآن و حدیث کی جگہ فتویٰ میں یہی لکھتے ہیں کہ بزرگ لوگوں نے
یوں کہا، حضرت صاحب یہ کہتے ہیں۔ انا لله وانا اليه راجعون

106- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَثَامٌ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ عَنَامٍ

عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ مَا سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ
يَقُولُ بِرَأْيِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ ❸

اعمش کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم کو کبھی بھی اپنے رائے
سے کوئی بات کہتے ہوئے نہیں سنا۔

107- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا قُلْتُ بِرَأْيِي مُنْذُ ثَلَاثُونَ
سَنَةً قَالَ أَبُو هِلَالٍ مُنْذُ أَرْبَعُونَ سَنَةً ❹

قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے تیس سال سے کبھی اپنے رائے
سے کوئی بات نہیں کہی، ابو ہلال نے کہا کہ چالیس سال سے۔

❶ 'اسنادہ صحیح' المسجم الكبير 382/9 حدیث 9636۔

❷ 'اسنادہ صحیح' الفقیہ والمتفقہ حدیث: 503۔

❸ 'اسنادہ صحیح' حلیۃ الاولیاء 2/335۔

❹ 'اسنادہ صحیح' کتاب العلم ابو خثیمہ حدیث: 38۔

108- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلَمٍ عَنْ أَبِي خَيْثَمَةَ

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سُلِّ عَطَاءٌ عَنْ شَيْءٍ قَالَ لَا أَذْرِي قَالَ قِيلَ لَهُ أَلَا تَقُولُ فِيهَا بِرَأْيِكَ قَالَ إِنِّي أَسْتَحْيِي مِنَ اللَّهِ أَنْ يُدَانَ فِي الْأَرْضِ بِرَأْيِي. ①

عبدالعزیز بن رفیع کہتے ہیں کہ عطاء سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا: ”میں نہیں جانتا۔“ عبدالعزیز کہتے ہیں ان سے کہا گیا کہ ”کیا تم اس کے متعلق اپنی رائے سے کوئی بات نہ کہو گے؟“ انہوں نے کہا: ”مجھے اللہ سے شرم آتی ہے کہ زمین میں میری رائے کی فرمانبرداری کی جائے۔“

فوائد: اس سے محدثین کے تقویٰ و طہارت اور ترجیح بالحدیث کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے جب کہ اس کے برعکس بعض لوگوں کا شیوہ ہی یہ رہا ہے کہ انہوں نے حدیث میں محنت کی بجائے لوگوں کو اپنی ذہانت کے بل بوتے قرآن یا جو چند احادیث انہیں معلوم تھیں ان سے اور باقی اپنی رائے سے لوگوں کی راہنمائی شروع کر دی، حتیٰ کہ بسا اوقات اپنی رائے کو حدیث کے علم میں آجانے کے باوجود اس پر ترجیح دی۔ جنہیں تاریخ اصحاب الرائے کے نام سے یاد کرتی ہے۔ (نعوذ باللہ من هذا القبیح)

109- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ أَخْبَرَنِي حَاتِمٌ هُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ

عَنْ عِيسَى عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ جَاءَهُ رَجُلٌ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ فَقَالَ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُ فِيهِ كَذًا وَكَذَا قَالَ أَخْبَرَنِي أَنْتَ بِرَأْيِكَ فَقَالَ أَلَا تَعْجَبُونَ مِنْ هَذَا أَخْبَرْتُهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَيَسْأَلُنِي عَنْ رَأْيِي وَدِينِي عِنْدِي أَثَرٌ مِنْ ذَلِكَ وَاللَّهِ لَأَنْ أَتَغْنَى أَغْنِيَةَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُخْبَرَكَ بِرَأْيِي. ②

عیسیٰ کہتے ہیں کہ شعبی کے پاس کوئی آدمی آیا اور کسی چیز کے متعلق سوال کیا، تو انہوں نے کہا: ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کے متعلق اس طرح کہتے تھے۔ ”اس آدمی نے کہا: ”مجھے اپنی رائے بتا دیجئے۔“ انہوں نے کہا: ”کیا تم اس سے تعجب نہیں کرتے کہ میں نے اس کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف سے بتایا ہے اور وہ میری رائے پوچھ رہا ہے؟ اور میرے نزدیک میرا دین اس سے زیادہ قابل ترجیح ہے اللہ کی قسم! اگر میں گانا گاؤں تو میرے لئے یہ اس بات سے بہتر ہے کہ (دین میں) اپنی رائے بیان کروں۔“

① اسنادہ صحیح“ الاۃ 423/1 حدیث: 347 پر امام ابن بطہ نے اس کو روایت کیا ہے کسی اور کتاب میں موجود نہیں۔

② اسنادہ ضعیف“ اس کی سند میں عیسیٰ الخنطاط، متروک راوی ہے۔ الفقیہ والمتفقہ بغدادی، حدیث 492۔

فوائد: اس سے بلاوجہ اپنی رائے کے اظہار کی شاعت و قباحت معلوم ہوتی ہے۔

110- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ هُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عِيسَى

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْمُقَايَسَةَ
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَشِنُّ أَخَذْتُمْ
بِالْمُقَايَسَةِ لِتُحِلَّنَ الْحَرَامَ وَلِتُحَرِّمُنَّ
الْحَلَالَ وَلَكِنْ مَا بَلَغَكُمْ عَنْ حَفِظٍ
مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَأَعْمَلُوا بِهِ. ①

شعبي کہتے ہیں کہ قیاس آرائیوں سے بچو! مجھے اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم قیاس آرائیوں کو لو گے تو تم حرام کو حلال اور حلال کو حرام کرنے لگو گے۔ اور لیکن جو چیز تمہیں اس شخص سے پہنچے جس نے محمد ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے یاد رکھا ہے، تو اس پر عمل کرو۔“

111- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ

عَنْ عُلُقَمَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ
فَقَالَ إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَارِحَةَ ثَمَانِيًا
قَالَ بِكَلَامٍ وَاحِدٍ قَالَ بِكَلَامٍ وَاحِدٍ
قَالَ فَيُرِيدُونَ أَنْ يُيْنُوا مِنْكَ
امْرَأَتَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَجَاءَهُ رَجُلٌ
فَقَالَ إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِائَةَ طَلْقَةٍ قَالَ
بِكَلَامٍ وَاحِدٍ قَالَ بِكَلَامٍ وَاحِدٍ قَالَ
فَيُرِيدُونَ أَنْ يُيْنُوا مِنْكَ امْرَأَتَكَ
قَالَ نَعَمْ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَنْ طَلَّقَ كَمَا
أَمَرَهُ اللَّهُ فَقَدْ بَيَّنَّ اللَّهُ الطَّلَاقَ وَمَنْ
لَبَسَ عَلَى نَفْسِهِ وَكَلَّنَا بِهِ لُبْسَهُ وَاللَّهُ
لَا تُلَبِّسُونَ عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَتَتَحَمَّلُهُ
نَحْنُ ، هُوَ كَمَا تَقُولُونَ. ②

علقمہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے کہا کہ ”اس نے آج رات اپنی بیوی کو آٹھ طلاقیں دیں۔“ انہوں نے کہا: ”ایک ہی بار میں؟“ اس آدمی نے کہا: ”ایک ہی بار۔“ انہوں نے کہا: ”کیا وہ لوگ تیری بیوی کو تجھ سے جدا کرنا چاہتے ہیں؟“ اس آدمی نے کہا: ”جی ہاں۔“ علقمہ کہتے ہیں کہ ان کے پاس ایک اور آدمی آیا اس نے کہا: کہ اس نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دی ہیں۔“ انہوں نے پوچھا: ”ایک ہی دفعہ؟“ اس آدمی نے کہا: ”جی ہاں! ایک ہی دفعہ۔“ انہوں نے کہا: کیا وہ لوگ تیری بیوی کو تجھ سے جدا کرنا چاہتے ہیں؟“ اس نے کہا: ”جی ہاں۔“ تو عبداللہ نے کہا: ”جس آدمی نے اس طرح طلاق دی جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کو اس حکم دیا تو اللہ تعالیٰ نے طلاق کا معاملہ بیان فرمادیا ہے۔ اور جس شخص نے اپنے

① اسنادہ ضعیف مثل السابق۔

② ”اسنادہ صحیح“ مصنف عبدالرزاق حدیث: 113443۔ السنن الکبریٰ امام بیہقی، کتاب الخلع والطلاق، باب

ما جاء فی امضاء الطلاق الثلاثة 335/7۔ المعجم الکبیر 379/9 حدیث: 9628۔

آپ پر معاملہ خلط ملط کر دیا تو ہم اس کے خلط ملط کرنے کو اسی کے سپرد کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم حق اور باطل کو آپس میں ملا دو اور ہم اسے برداشت کر لیں۔ اس کا ایسے ہی حکم ہے جیسے تم کہتے ہو۔“

فوائد:..... طلاق کا واضح طریقہ قرآن و حدیث میں مذکور ہونے کے بعد، لوگوں کا اسے چھوڑ دینا اور خلاف سنت کام کو اپنا لینا، یہ انتہائی شنیع فعل ہے۔ اسی لیے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں فیصلے سے احتراز کیا کہ سنگین خلاف ورزیاں تم کرو اور فتویٰ دے کر تمہارا بوجھ ہم ہلکا کریں؟

112- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ.....

عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ: لَأَنْ يَعْيشَ الرَّجُلُ جَاهِلًا بَعْدَ أَنْ يَعْلَمَ حَقَّ اللَّهِ عَلَيْهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ. ❶

قاسم کہتے ہیں کہ آدمی کا خود پر اللہ تعالیٰ کے حق کو جاننے کے بعد جاہل بن کر زندہ رہنا، اس بات سے بہتر ہے کہ وہ بات کہے جو نہیں جانتا۔

فوائد:..... معلوم بات کو ہی بیان کرنا چاہیے ورنہ یہ پکڑ کا باعث بن سکتا ہے۔ احمد کی حدیث ہے ”فَمَا عَلِمْتُمْ مِنْهُ فَقُولُوا وَمَا جَهِلْتُمْ فَرُدُّوهُ إِلَىٰ عَالِمِهِ“ جس کا پتہ ہو کہو، ورنہ اس کے عالم کے سپرد کر دو۔

113- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ.....

عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُسْأَلُ قَالَ إِنَّا وَاللَّهِ مَا نَعْلَمُ كُلَّ مَا تَسْأَلُونَ عَنْهُ وَلَوْ عَلِمْنَا مَا كَتَمْنَاكُمْ وَلَا حِلَّ لَنَا أَنْ نَكْتُمَكُمْ. ❷

ایوب کہتے ہیں کہ میں نے سنا، قاسم سے سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا: ”اللہ کی قسم! ہم ہر وہ چیز نہیں جانتے جس کے بارے میں تم سوال کرتے ہو۔ اگر ہم جانتے ہوتے تو تم سے نہ چھپاتے، اور تم سے چھپانا ہمارے لئے جائز نہیں ہے۔“

فوائد:..... جیسے عدم علم کے باوجود فتویٰ دینا ظلم ہے اسی طرح علم ہونے پر چھپانا باعث عذاب ہے۔ لہذا راہ اعتدال کو اپنانا ہی بہتر ہے۔ حدیث میں ہے ”مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكْتَمَهُ، أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ“ جس سے علم کے بارے میں پوچھا گیا، پھر اس نے چھپالیا، تو اسے قیامت کے دن جہنم کی لگام

❶ ”اسنادہ صحیح“ حلیۃ الاولیاء 2/184۔ کتاب المعرفة والتاریخ 548/1۔

❷ ”اسنادہ صحیح“ جامع بیان العلم خدیث: 1410 حلیۃ الاولیاء 2/184۔ کتاب المعرفة والتاریخ 548/1۔

پہنچائی جائے گی۔

114- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ.....

ابن عون کہتے ہیں کہ قاسم سے کسی چیز کے متعلق پوچھا گیا، جس کا انہوں نے نام لیا تھا، تو انہوں نے کہا کہ میں مشورہ کرنے کے لئے مجبور نہیں ہوں اور نہ ہی میں اس چیز سے کوئی تعلق رکھتا ہوں۔

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ سُئِلَ الْقَاسِمُ عَنْ شَيْءٍ قَدْ سَمَّاهُ فَقَالَ مَا أَضْطَرُّ إِلَى مَشُورَةٍ وَمَا أَنَا مِنْ ذَا فِي شَيْءٍ . ❶

115- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ.....

یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے قاسم سے کہا: ”مجھ پر یہ بات بہت ناگوار گذرتی ہے کہ آپ سے کوئی سوال کیا جائے اور آپ کو اس کا علم نہ ہو۔ حالانکہ آپ کے والد امام تھے۔“ انہوں نے کہا: ”اللہ کے نزدیک اور اس کے نزدیک جسے اللہ کی طرف سے عقل دی گئی ہو، اس سے زیادہ سخت یہ بات ہے کہ میں علم کے بغیر فتویٰ دوں، یا غیر معتبر شخص کی حدیث بیان کروں۔“

عَنْ يَحْيَى قَالَ قُلْتُ لِلْقَاسِمِ مَا أَشَدَّ عَلَيَّ أَنْ تُسْأَلَ عَنِ الشَّيْءِ لَا يَكُونُ عِنْدَكَ وَقَدْ كَانَ أَبُوكَ إِمَامًا قَالَ إِنَّ أَشَدَّ مِنْ ذَلِكَ عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللَّهِ أَنْ أُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ أُرْ أُرْوَى عَنْ غَيْرِ ثِقَةٍ . ❷

فوائد: معلوم ہوا اہل علم و اہل عقل کو عدم علم کی بنا پر سوال کو لوٹانا تو گوارا ہے، البتہ تکلف سے جواب

دینا گوارا نہیں۔ لیکن آج کل حضرت صاحب جب تک سچا جھوٹا جواب دے نہ لیں اپنی ہتک محسوس کرتے ہیں!!!

116- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْعَوَّامِ.....

مسیب بن رافع بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی ایسا واقعہ ہوتا تھا جس کے بارے میں کوئی حدیث نبی ﷺ سے منقول نہ ہوتی تھی تو وہ (صحابہؓ) اس کے لئے جمع ہوتے تھے اور اتفاق کرتے تھے۔ حق وہی ہے جو وہ سمجھتے تھے۔ حق وہی ہے جو وہ سمجھتے تھے۔

عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ كَانُوا إِذَا نَزَلَتْ بِهِمْ قَضِيَّةٌ لَيْسَ فِيهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَتَرُ اجْتَمَعُوا لَهَا وَاجْتَمَعُوا فَالْحَقُّ فِيمَا رَأَوْا فَالْحَقُّ فِيمَا رَأَوْا . ❸

فوائد: معلوم ہوا کہ کسی مسئلے میں ذاتی رائے کی بجائے کسی مسئلے پر اہل علم کا اکٹھے ہو کر غور و خوض

کے بعد اتفاق کر لینا جیسا کہ خلفاء کے دور میں ہوتا رہا، اجماع کی صورت بن جاتی ہے۔

❶ ”اسنادہ صحیح“ طبقات ابن سعد 5/139۔ ❷ ”الانثر صحیح“ مقدمة صحيح مسلم، ومعرفة السنن والآثار 1/141۔

❸ ”اسنادہ ضعيف“ جامع بيان العلم وفضله حديث: 1824۔

117. أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنَّنَا هُشَيْمٌ عَنْ
 ۱۱۷۔ عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ہشیم نے عوام سے اسی
 طرہ روایت کی ہے۔
 الْعَوَامُ بِهَذَا.

118. أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا
 أَبُو سَلَمَةَ الْجَمَصِيُّ.....

وہب بن عمرو جی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بلا
 (آفت) نازل ہونے سے پہلے جلدی نہ کرو! کیونکہ اگر تم
 اس کے نازل ہونے سے پہلے جلدی نہ کرو گے تو مسلمان
 ہمیشہ ایسی حالت میں رہیں گے کہ جب ان میں کوئی آفت
 نازل ہوگی تو ان میں ایسا شخص موجود ہوگا کہ جب بات
 کرے گا تو اللہ کی طرف سے اس کی مدد کی جائے گی اور
 سچائی کی توفیق دی جائے گی۔ اگر تم اس میں (قبل از وقوع
 فتویٰ دینے میں) جلدی کرو گے تو ادھر ادھر بھٹکنے لگو گے۔“
 اور اپنے سامنے اور دائیں بائیں اشارہ کیا۔

فوائد:..... اہل علم اور اہل رائے کے ہاں یہی قدر باعث اختلاف رہی ہے کہ اہل رائے نے قبل از
 وقوع خود مسائل گھڑے اور ان کے حل وضع کر لیے۔ جب کہ اہل علم ایسے کسی بھی مسئلہ پوچھنے والے شخص سے
 پہلے یہ پوچھتے کہ یہ واقعہ پیش آچکا ہے؟ ورنہ اسے کہتے کہ وہ انتظار کرے۔ اس اثر میں اسی سوچ کا اظہار
 ہے۔ فقہ حنفی میں بالفرض، بالفرض، بالفرض لکھ کر اس قدر حیا سوز مسائل لکھے ہیں کہ سلیم الفطرت باحیا شخص ان
 مسائل کا سوچ بھی نہیں سکتا۔

119. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ.....

حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ
 عَنِ الْأَمْرِ يَحْدُثُ لَيْسَ فِي كِتَابٍ وَلَا سُنَّةٍ
 فَقَالَ ((يَنْظُرُ فِيهِ الْعَابِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ)) ①
 ابوسلمہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سے اس بات کی بابت پوچھا گیا
 جو نئی واقع ہو، قرآن یا حدیث میں نہ ہو تو آپ ﷺ نے
 فرمایا: ”اس میں عبادت کرنے والے مسلمان غور کریں گے۔“

① ”اسنادہ ضعیف“ اس کو نقل کرنے میں امام داری مقرر ہیں۔

② ”اسنادہ صحیح“ وهو مرسل“ کتاب المراسیل امام ابی داود حدیث: 458۔

فوائد: پتہ چلا کہ معاملہ پیش آنے کے بعد اس میں اجتہاد وغور کیا جائے گا نہ کہ پہلے ہی ٹیوے لگائے جانے شروع کر دیے جائیں گے۔

120- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ.....

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ قَالَ الْقَاسِمُ إِنَّكُمْ لَتَسْأَلُونَ عَنْ أَشْيَاءَ مَا كُنَّا نَسْأَلُ عَنْهَا وَتُنْقِرُونَ عَنْ أَشْيَاءَ مَا كُنَّا نُنْقِرُ عَنْهَا وَتَسْأَلُونَ عَنْ أَشْيَاءَ مَا أُدْرِي مَا هِيَ وَلَوْ عَلِمْنَا مَا حَلَّ لَنَا أَنْ نَكْتُمَكُمْوهَا. ❶

ابن عون کہتے ہیں قاسم نے کہا کہ ”تم ایسی چیزوں کے متعلق سوال کرتے ہو جس کے متعلق ہم سوال نہیں کرتے تھے اور تم ایسی چیزوں میں تردید کرتے ہو جن کے متعلق ہم نہیں کرتے تھے۔ اور تم ایسی چیزوں کے متعلق سوال کرتے ہو جو میں نہیں جانتا کہ وہ کیا ہیں۔ اگر ہم ان کو جانتے ہوتے تو انہیں تم سے چھپانا ہمارے لئے جائز نہ تھا۔“

فوائد: معلوم ہوا سلف کا طریقہ اہل علم و فضل والا تھا نہ کہ اہل رائے والا۔

121- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ هُوَ ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ.....

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْأَشَجِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّهُ سَيَأْتِي نَاسٌ يُجَادِلُونَكُمْ بِشُبُهَاتِ الْقُرْآنِ فَخُذُوهُمْ بِالسُّنَنِ فَإِنَّ أَصْحَابَ السُّنَنِ أَعْلَمُ بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. ❷

”عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن کے مشابہات پر تم سے جھگڑا کریں گے۔ تو ان کو حدیثوں کے ساتھ جواب دو کیونکہ اصحاب سنن اللہ کی کتاب کو زیادہ جانتے ہیں۔“

فوائد: قرآن کی آیات کو اللہ نے دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ❶ محکمات، ❷ مشابہات۔

مشابہات کے بارے میں ہے ﴿فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ﴾ (آل عمران: 7) لہذا اہل فتنہ و تاویل مشابہات کی پیروی کرتے ہیں لہذا ان کے فتنے کو سرد کرنے کے لیے احادیث بہترین ہتھیار ہے۔

122- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْنَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ هُوَ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ هُوَ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ

❶ ”اسنادہ صحیح“ مزید تخریج کے لیے حدیث: 113 دیکھیں۔

❷ ”موقوف صحیح“ الانبۃ 55/1 حدیث: 83 جامع بیان العلم حدیث: 1701۔ الفقیہ والمتفقہ حدیث: 608۔

بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ.....

عروہ بن زبیرؓ کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل کی حالت ہمیشہ درست رہی، ان میں کوئی برائی نہ تھی حتیٰ کہ ان میں دو غلے پیدا ہوئے، یعنی اور امتوں کی قیدی عورتوں کی اولاد جن کو بنی اسرائیل نے غیر قوموں سے قید کر لیا تھا۔ پس انہوں نے اپنے رائے سے باتیں کہہ کر انہیں گمراہ کر دیا۔

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ مَا زَالَ أَمْرُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُعْتَدِلًا لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ حَتَّى نَشَأَ فِيهِمُ الْمُؤَلَّدُونَ أَبْنَاءُ سَبَايَا الْأُمَمِ أَبْنَاءُ النِّسَاءِ الَّتِي سَبَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ مِنْ غَيْرِهِمْ فَقَالُوا فِيهِمْ بِالرَّأْيِ فَأَضَلُّوهُمْ ❶

فوائد: معلوم ہوا کہ اہل رائے امتوں کی گمراہی کا سبب بنتے ہیں۔ گمراہی ہمیشہ قیل و قال

اور فرضی مویشگافیوں سے جنم لیتی ہے۔ جب محض کتاب و سنت پر اکتفا کرنا نور ہدایت ہے۔

[18]..... بَابُ كَرَاهِيَةِ الْفُتْيَا

(فرضی واقعات کے بارہ) فتویٰ دینے کو برا سمجھنا

123- أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ.....

زید منقریؓ کہتے ہیں کہ ایک دن ایک آدمی ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ اس نے ان سے کوئی بات پوچھی جو مجھے یاد نہیں۔ اس آدمی کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”ایسی چیز کے متعلق سوال نہ کر جو واقع نہیں ہوئی۔ کیونکہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب سے سنا وہ اس شخص پر لعنت کرتے تھے جو ایسی باتوں کے متعلق سوال کرے جو واقع نہیں ہوئیں۔“

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَزِيدَ الْمِنْقَرِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يَوْمًا إِلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ لَا تَسْأَلْ عَمَّا لَمْ يَكُنْ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَلْعَنُ مَنْ سَأَلَ عَمَّا لَمْ يَكُنْ ❷

فوائد: اس سے اصحاب الرائے کے افعال کی شاعت کا اندازہ لگانا قطعی مشکل نہیں۔

124- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ.....

زہریؓ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں پتہ چلا کہ زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے جب کسی کام کے متعلق پوچھا جاتا تو وہ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَّغْنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ يَقُولُ إِذَا سُئِلَ

❶ ”اسنادہ جید“ جامع بیان العلم، حدیث: 1774۔ کتاب المعرفة والتاریخ 93/3۔

❷ ”اسنادہ جید“ کنز العمال للنہدی حدیث: 8906۔

کہتے ہیں۔ کہ کیا یہ بات ہوئی ہے؟ پس اگر وہ کہتے: ہاں، واقع ہو چکی ہے، تو آپ اس کے بارہ میں جو جانتے ہوتے بیان کرتے یا اس بارہ میں آپ کی جو رائے ہوتی بتا دیتے اگر وہ کہتے کہ ”واقع نہیں ہوئی“ تو وہ کہتے: ”اسے چھوڑ دو، حتیٰ کہ واقع ہو جائے۔“

عَنِ الْأَمْرِ أَكَانَ هَذَا فَإِنْ قَالُوا نَعَمْ قَدْ كَانَ، حَدَّثَ فِيهِ بِالَّذِي يَعْلَمُ وَالَّذِي يَرَى وَإِنْ قَالُوا لَمْ يَكُنْ قَالَ فَذَرُوهُ حَتَّى يَكُونَ. ❶

125- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ.....

عامر بیان کرتے ہیں کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مسئلہ پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: ”کیا یہ واقعہ ہوا ہے؟“ لوگوں نے کہا: ”نہیں“ انہوں نے کہا: ”اسے چھوڑ دو حتیٰ کہ واقع ہو جائے۔ پس جب واقع ہو گا تو ہم تمہارے لئے اس کے بتانے کی تکلیف اٹھائیں گے۔“

عَنْ عَامِرٍ قَالَ سُئِلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَقَالَ هَلْ كَانَ هَذَا بَعْدَ قَالُوا لَا قَالَ دَعُونَا حَتَّى تَكُونَ فَإِذَا كَانَتْ تَجَشَّمْنَاهَا لَكُمْ. ❷

126- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو.....

طاؤس کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر کہا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے میں اس شخص پر یہ چیز حرام کرتا ہوں جو اس کی بات کے متعلق پوچھے جو ابھی واقع نہیں ہوئی۔ کیونکہ اللہ نے واقع ہونے والی باتوں کو بیان کر دیا ہے۔

عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ أُخْرِجُ بِاللَّهِ عَلَى رَجُلٍ سَأَلَ عَمَّا لَمْ يَكُنْ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ بَيَّنَّ مَا هُوَ كَائِنْ. ❸

127- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ.....

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ سے بہتر میں نے کوئی قوم نہیں دیکھی، انہوں نے آپ ﷺ کی وفات تک آپ سے صرف تیرہ مسئلے پوچھے جو سب کے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ قَوْمًا كَانُوا خَيْرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا سَأَلُوهُ إِلَّا عَنْ ثَلَاثِ عَشْرَةِ مَسْأَلَةٍ

❶ ”هذا الاثر بلاغ من بلاغات الزهري“ امام ابن حجر عسقلاني رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”بلاغات الزهري قبض الریح“ بلاغات زہری ہوا کو قبض کرنا ہے۔ یعنی جس طرح ہوا کو مٹھی میں قبض کرنا مشکل بلکہ ناممکن ہے اسی طرح بلاغات زہری رحمہ اللہ میں انقطاع بھی گرفت سے باہر ہے۔

❷ ”رجاله ثقات لكن مقطع“ امام عامر ضعیفی رحمہ اللہ کا حضرت عمار بن یاسر سے سماع نہیں ہے۔ الفقیہ والمتفقہ 8/2۔

❸ ”اسنادہ صحیح“ جامع بیان العلم لابن عبد البر حدیث: 1807۔

سب قرآن میں ہیں۔ انہی میں سے یہ ہے: ”وہ آپ سے حرمت والے مہینے کے متعلق پوچھتے ہیں۔“ (البقرہ: ۲۱۷) ”اور وہ آپ سے حیض کے متعلق پوچھتے ہیں۔“ (البقرہ: ۲۲۲) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: کہ ”وہ بے فائدہ چیزوں کے متعلق آپ سے سوال نہیں کرتے تھے۔“

حَتَّى قُبِضَ كُلُّهُنَّ فِي الْقُرْآنِ مِنْهُنَّ يُسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَيُسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ مَا كَانُوا يَسْأَلُونَ إِلَّا عَمَّا يَنْفَعُهُمْ. ❶

فوائد: لہذا معلوم ہوا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے سبھی سوالات وقوع پذیر اشیاء کے مخفی پہلوؤں کے متعلق ہوتے تھے۔ نہ کہ ایسی اشیاء کے متعلق جو ابھی تک منصفہ شہود پر بھی نہیں آئی ہوتیں۔ آج ہمیں بھی صحابہ رضی اللہ عنہم کے طرز عمل کو اپنانا چاہیے۔

128- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ عَوْنٍ.....

عَنْ عَمْرِو بْنِ إِسْحَقَ قَالَ لَمَنْ أَدْرَكْتُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرَ مِمَّنْ سَبَقَنِي مِنْهُمْ فَمَا رَأَيْتُ قَوْمًا أَيْسَرَ سِيرَةً وَلَا أَقْلَّ تَشْدِيدًا مِنْهُمْ. ❷

عمر بن اسحق کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے جن کو میں نے پایا، وہ ان سے زیادہ ہیں، جو ان سے پہلے گزر گئے۔ ان سے زیادہ بے تکلف اور غیر متشدد میں نے کوئی قوم نہیں دیکھی۔

فوائد: بتانے کا مقصد یہ ہے کہ بے تکلفی اور نرمیء طبیعت کی بناء پر کئی باتیں خلاف شرع ہو جاتی ہیں لیکن اس کے باوجود وہ دینی امور میں اس قدر محتاط تھے کہ اپنی طرف سے فتویٰ نہ جڑتے تھے۔

129- أَخْبَرَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ أَخْبَرَنِي.....

رَجَاءُ بْنُ حَيوة قَالَ سَمِعْتُ عَبَادَةَ بْنَ نَسِيٍّ الْكِنْدِيَّ وَسُئِلَ عَنْ امْرَأَةٍ مَاتَتْ مَعَ قَوْمٍ لَيْسَ لَهَا وَلِيٌّ فَقَالَ أَدْرَكْتُ أَقْوَامًا مَا كَانُوا يُشَدِّدُونَ تَشْدِيدَكُمْ وَلَا يَسْأَلُونَ مَسَائِلَكُمْ. ❸

رجاء بن حیوہ کہتے ہیں کہ میں نے عبادہ بن نسیٰ کندی سے سنا جب ان سے ایک عورت کے متعلق سوال کیا گیا جو کسی قوم کے پاس مر گئی تھی اور اس کا کوئی ولی نہ تھا۔ انہوں نے کہا: ”میں نے کچھ لوگوں کو پایا ہے وہ تمہاری طرح سختی کرنے والے تھے نہ تمہاری طرح مسئلے پوچھنے والے تھے۔“

❶ ”اسنادہ ضعیف“ الانابة 398/1 رقم: 296 جامع بیان العلم 1809۔

❷ ”اسنادہ جید“ مصنف ابن ابی شیبہ 17/14 حدیث: 17409۔ طبقات ابن سعد 160/1/7۔

❸ ”اسنادہ صحیح“ تاریخ ابن عساکر (ص: 47)۔

130۔ أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ أَخْبَرَنِي رَجَاءُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ حَازِمٍ.....

ہشام بن مسلم قرشی کہتے ہیں کہ مجھے مرج دیباج میں ابن محیریز کے ساتھ علیحدگی میں تھا۔ تو میں نے ان سے ایک مسئلہ پوچھا، انہوں نے مجھے کہا: ”تم مسائل کا کیا کرو گے؟“ میں نے کہا: ”اگر مسائل نہ ہوتے تو علم جاتا رہتا۔“ انہوں نے کہا: ”ایسا نہ کہو کہ علم جاتا رہتا، جب تک قرآن پڑھا جائے گا علم نہیں جائے گا۔ لیکن اگر تو کہے کہ سمجھ جاتی رہے گی (تو صحیح ہے)

عَنْ هِشَامِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ بِمَرْجِ الدِّيبَاكِ فَرَأَيْتُ مِنْهُ خَلْوَةً فَسَأَلْتُهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَقَالَ لِي مَا تَصْنَعُ بِالْمَسَائِلِ قُلْتُ لَوْلَا الْمَسَائِلُ لَذَهَبَ الْعِلْمُ قَالَ لَا تَقُلْ ذَهَبَ الْعِلْمُ إِنَّهُ لَا يَذْهَبُ الْعِلْمُ مَا قُرِئَ الْقُرْآنُ وَلَكِنْ لَوْ قُلْتَ يَذْهَبُ الْفِقْهُ ❶

فوائد:..... اس سے مراد وہ سوالات ہیں جو قرآن و سنت میں موجود، یا غور و خوض سے سمجھ آنے

والے ہیں۔ جب کہ عوام اور بیشتر علماء ان سے ناواقف ہیں۔

131۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ.....

شععی بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اے لوگو! ہم نہیں جانتے شاید ہم تمہیں ایسی چیزوں کا حکم کر بیٹھیں جو جائز نہ ہوں۔ اور شاید ہم تمہارے لئے ایسی چیزوں کو حرام کر بیٹھیں جو تم پر حلال ہوں۔ بے شک سب سے آخر میں جو قرآن کی آیت نازل ہوئی وہ سود کی آیت ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اسے واضح طور پر ہم پر بیان نہیں کیا، حتیٰ کہ آپ وفات پا گئے۔ پس جس چیز میں تمہیں شک ہو اسے چھوڑ کر ایسی چیز اختیار کرو جس میں شک نہ ہو۔

عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا لَا نَدْرِي لَعَلَّنَا نَأْمُرُكُمْ بِأَشْيَاءَ لَا تَحِلُّ لَكُمْ وَلَعَلَّنَا نَحْرِمُ عَلَيْكُمْ أَشْيَاءَ هِيَ لَكُمْ حَلَالٌ إِنَّ آخِرَ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ آيَةُ الرَّبِّ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَبَيِّنْهَا لَنَا حَتَّى مَاتَ فَدَعُوا مَا يَرِيكُمْ إِلَى مَا لَا يَرِيكُمْ. ❷

فوائد:..... دینی امور دین درجات میں تقسیم ہیں۔ (۱) حلال۔ (۲) حرام۔ (۳) متشابہات۔

حدیث میں ہے: ”إِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ“ حلال و حرام واضح جبکہ

❶ ”اسنادہ ضعیف“ حلیۃ الاولیاء 5/141 تاریخ ابن عساکر 38/406۔

❷ ”اسنادہ منقطع“ امام شععی رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ تفسیر طبری 3/114۔

ان کے درمیان شبہات والی اشیاء ہیں۔ اور آل عمران آیت 7 میں ہے فتنہ باز، گمراہ لوگ ہی متشابہات کے پیچھے لگتے ہیں جب کہ متشابہات کا صحیح علم اللہ اور راسخ علما کو ہی ہے۔ اسی کے متعلق عمر رضی اللہ عنہ کا مندرجہ بالا فرمان ہے لہذا ان کے بارے میں یا توقف اختیار کیا جائے یا راسخ علماء سے دریافت کیا جائے۔

[19]..... بَابُ مَنْ هَابَ الْفُتْيَا وَكَرِهَ التَّنَطُّعَ وَالتَّبَدُّعَ

اس شخص کا بیان جو فتویٰ دینے سے ڈرے اور مبالغہ اور من گھڑت بات کو برا سمجھے

132- أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ جُنَادَةَ.....

حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَمِّهِ قَالَ
خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِ إِبْرَاهِيمَ فَأَسْتَقْبَلَنِي
حَمَّادٌ فَحَمَلَنِي ثَمَانِيَةَ أَبْوَابٍ مَسَائِلَ
فَسَأَلْتُهُ فَأَجَابَنِي عَنْ أَرْبَعٍ وَتَرَكَ
أَرْبَعًا. ❶

ادریس اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا:
”میں ابراہیم کے پاس سے نکلا تو میرے سامنے حماد آئے
تو مجھے آٹھ مسئلوں نے آمادہ کیا۔ میں نے ان سے پوچھا
انہوں نے چار کا جواب دیا اور چار کو چھوڑ دیا۔

فوائد:..... ”مَنْ أُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ إِثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ.“ (ابوداؤد) جس کو بلا علم

فتویٰ دیا گیا اس کا گناہ مفتی پر ہوگا۔ یہ ارشادات محدثین اور مفتیان کرام کو محتاط بنانے والے ہیں۔

133- أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبَجَرَ.....

عَنْ زُبَيْدٍ قَالَ مَا سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
شَيْءٍ إِلَّا عَرَفْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِيهِ
وَجْهَهُ. ❷

زبید کہتے ہیں کہ جب بھی میں نے ابراہیم سے کسی چیز
کے متعلق پوچھا تو ان کے چہرے پر ناگواری کو محسوس کیا۔

فوائد:..... علم کو چھپانے پر عذاب اور غلط فتویٰ پر وعید، ان دونوں کے درمیان اعتدال پر قائم رہنے

کی مشکل ہی ان کی ناگواری کی وجہ تھی۔

134- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ.....

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ
أَحَدًا أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ

عمر بن ابوزائدہ کہتے ہیں کہ شععی سے بڑھ کر میں نے کسی
شخص کو اس چیز کا اہتمام کرتے ہوئے نہیں دیکھا کہ جب

❶ ”اسنادہ ضعیف“ روایت کرنے میں امام داری متفرد ہیں۔

❷ ”اسنادہ صحیح“ کتاب المعرفة والتاریخ 605/2، حلیۃ الاولیاء 220/4۔

لاَ عِلْمَ لِي بِهِ مِنَ الشَّعْبِيِّ ❶
کسی چیز کے متعلق سوال کیا جائے تو وہ کہے میں نہیں جانتا۔“

فوائد: (لَا أَعْلَمُ) نصف علم ہے۔ حالانکہ بعض مرکب جالوں کو اس بات کا بھی پتہ نہیں ہوتا کہ ان کے پاس اس مسئلے کے بارے میں علم نہیں ہے، چنانچہ وہ تکلف پر اتر آتے ہیں۔
135۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ. قَالَ: كَانَ الشَّعْبِيُّ إِذَا جَاءَهُ شَيْءٌ اتَّقَى وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ، وَيَقُولُ وَيَقُولُ قَالَ أَبُو عَاصِمٍ وَكَانَ الشَّعْبِيُّ فِي هَذَا أَحْسَنُ حَالًا عِنْدَ ابْنِ عَوْنٍ مِنْ إِبْرَاهِيمَ. ❷

ابن عونؓ کہتے ہیں کہ شععیؒ رحمہ اللہ کے پاس جب بھی کوئی مسئلہ پوچھنے کے لئے آتا تو وہ پرہیز کرتے۔ اور ابراہیمؒ کہتے تھے اور کہتے تھے اور کہتے جاتے تھے۔ ابو عاصمؒ کہتے ہیں کہ ابن عونؓ کے نزدیک اس بارے میں شععیؒ رحمہ اللہ کی حالت ابراہیمؒ سے اچھی تھی۔

136۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مَا لَكَ لَا تَقُولُ فِي الطَّلَاقِ شَيْئًا قَالَ مَا مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا قَدْ سَأَلْتُ عَنْهُ وَلَكِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُحِلَّ حَرَامًا أَوْ أُحَرِّمَ حَلَالًا. ❸

جعفر بن ایاسؓ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیرؒ سے کہا کہ کیا وجہ ہے آپ طلاق کے متعلق کچھ نہیں کہتے؟“ انہوں نے کہا: طلاق کے تمام مسائل میں نے پوچھے ہوئے ہیں۔ لیکن میں اس بات کو برا سمجھتا ہوں کہ حلال کو حرام کروں، یا حرام کو حلال کروں۔“

137۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى يَقُولُ لَقَدْ أَدْرَكْتُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ عِشْرِينَ

عطاء بن سائبؓ کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن بن ابولیلیؒ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے اس مسجد میں (مختلف مواقع پر) ۱۲۰ انصار صحابہ کو پایا۔ ان میں سے جب بھی کوئی

❶ 1 "اسنادہ صحیح" طبقات ابن سعد 6/174۔

❷ 2 "اسنادہ صحیح" تاریخ ابوزرعہ، رقم: 2004۔

❸ 3 "اسنادہ صحیح" روایت کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔

وَمِائَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَا مِنْهُمْ مِنْ أَحَدٍ يُحَدِّثُ بِحَدِيثٍ إِلَّا وَدَّ أَنْ أَخَاهُ كَفَاهُ الْحَدِيثَ وَلَا يُسْأَلُ عَنْ فُتْيَا إِلَّا وَدَّ أَنْ أَخَاهُ كَفَاهُ الْفُتْيَا. ❶

شخص حدیث بیان کرتا تھا تو یہی پسند کرتا تھا کہ اس کا کوئی دوسرا بھائی بیان کرے۔ اور جب بھی کسی سے فتویٰ پوچھا جاتا تو یہی پسند کرتا تھا کہ اس کا کوئی دوسرا بھائی بیان کرے۔

فوائد: صحابہ رضی اللہ عنہم کا روایات میں احتیاط کا اندازہ لگانا چنداں مشکل نہیں جیسا کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما جیسے جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم جو آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ رہنے والے تھے، لیکن ان سے مروی احادیث بہت زیادہ نہیں ہیں۔

138- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ.....

عَنْ دَاوُدَ قَالَ سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ إِذَا سُئِلْتُمْ قَالَ عَلَى الْخَبِيرِ وَقَعْتَ كَأَنَّ إِذَا سُئِلَ الرَّجُلُ قَالَ لِصَاحِبِهِ أَفْتِهِمْ فَلَا يَزَالُ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْأَوَّلِ. ❷

داؤد بیان کرتے ہیں کہ میں نے شععی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ”جب تم سے کوئی سوال کیا جاتا تھا تو تم کیا کرتے تھے؟“ شععی نے کہا: ”واقف کار پر واقع ہوئے، (یعنی یہ مسئلہ جاننے والے کے پاس آئے ہو) جب کسی آدمی سے سوال کیا جاتا تھا وہ اپنے ساتھ والے سے کہتا کہ ان کو فتویٰ دو۔ ہمیشہ ایسے ہی کرتے رہتے تھے کہ وہ پہلے کی طرف لوٹ آتا۔“

139- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ.....

عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ إِنَّ الْعَالِمَ يَدْخُلُ فِيمَا بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَ عِبَادِهِ فَلْيُطْلَبْ لِنَفْسِهِ الْمَخْرَجُ. ❸

ابن منکدر بیان کرتے ہیں کہ عالم اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان داخل ہوتا ہے، اسی لیے اسے چاہئے کہ وہ اپنی نفس کے لئے نکلنے کی جگہ تلاش کر لے۔“

فوائد: عالم لوگوں کو اللہ کی جانب رواں کرتا ہے، لہذا اندازے کی ذرا سی غلطی لوگوں کی ضلالت اور عالم کے خسارے کا باعث بن سکتی ہے۔

140- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ.....

❶ ”اسنادہ صحیح“ کتاب الزہد امام ابن مبارک، رقم: 58 جامع بیان العلم، رقم: 1944، طبقات ابن سعد 74/6۔

❷ ”اسنادہ صحیح“ روایت کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔

❸ ”اسنادہ صحیح“ حلیۃ الاولیاء 153/3، الفقیہ والمتفقہ رقم: 1088-1089۔

مسعر کہتے ہیں کہ مجھے معن بن عبد الرحمن نے ایک خط نکال کر دکھایا، اس نے میرے پاس اللہ کی قسم اٹھائی کہ وہ اس کے باپ کا خط ہے۔ اور اس میں یوں لکھا تھا کہ: ”عبداللہ کہتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ مبالغہ کرنے والوں کے حق میں رسول اللہ ﷺ سے زیادہ سخت میں نے کوئی نہیں دیکھا۔ اور انہیں کے حق میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے زیادہ سخت میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ اور بے شک میں سمجھتا ہوں کہ عمر رضی اللہ عنہ بھی ان لوگوں کے بارہ میں بہت خوفزدہ ہیں۔“

عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ أَخْرَجَ إِلَيَّ مَعْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كِتَابًا فَحَلَفَ لِي بِاللَّهِ إِنَّهُ خَطُّ أَبِيهِ فَإِذَا فِيهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشَدَّ عَلَى الْمُتَنَطِّعِينَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشَدَّ عَلَيْهِمْ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَإِنِّي لَأَرَى عُمَرَ كَانَ أَشَدَّ خَوْفًا عَلَيْهِمْ أَوْ لَهُمْ. ❶

141- أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ.....

عثمان بن حاضرازدی کہتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ میں نے کہا: ”مجھے نصیحت کیجئے۔“ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ”ٹھیک ہے، اللہ کے خوف اور استقامت کو لازم پکڑو اور اتباع کرو اور بدعت نہ نکالو۔“

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَاضِرٍ الْأُرْدِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ أَوْصِنِي فَقَالَ نَعَمْ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالْإِسْتِقَامَةِ اتَّبِعْ وَلَا تَبْتَدِعْ. ❷

142- أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ.....

ابن سیرین کہتے ہیں لوگوں کی رائے تھی کہ جب تک کوئی حدیث کے راستے پر ہے اس وقت تک وہ ٹھیک راستہ پر ہے۔

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ عَلَى الطَّرِيقِ مَا كَانَ عَلَى الْأَثَرِ. ❸

فوائد:..... معلوم ہوا کہ قیاس اور رائے والا رستہ انتہائی خطرناک ہوتا ہے جب کہ حدیث والا راستہ سلامتی

والا راستہ ہے۔ جو ضلالت کے گھاٹوں پر اندھیروں سے نکال کر ہدایت کے اجالوں کی طرف لے جاتا ہے۔

143- أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَزْهَرُ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ.....

❶ ”اسنادہ صحیح“ المعجم الكبير 216/10- حدیث: 10367- مسند ابی یعلیٰ 437/8 حدیث: 5022- مصنف ابن ابی شیبہ 50/9 حدیث: 6480-

❷ ”اسنادہ ضعیف و صحیح بالمتابعة“ کتاب السنة امام مروزی، حدیث: 83 الابانة 377/1 حدیث: 200- الفقیہ والمتفقہ 173/1- ❸ ”اسنادہ صحیح“ جامع بیان العلم ابن عبد البر حدیث: 1778-

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: مَا دَامَ عَلَى الْأَثَرِ
فَهُوَ عَلَى الطَّرِيقِ. ❶

ابن سیرین کہتے ہیں جب تک انسان حدیث کے راستہ پر
ہے تب تک وہ صحیح راستہ پر ہے۔

144- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ.....
عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
مَسْعُودٍ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ
وَقَبْضُهُ أَنْ يَذْهَبَ أَهْلُهُ إِلَّا وَإِيَّاكُمْ
وَالْتَّنَطُّعَ وَالتَّعَمُّقَ وَالبِدْعَ وَعَلَيْكُمْ
بِالْعَتِيقِ. ❷

ابو قلابہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ”علم کو
اس کے ختم ہونے سے پہلے سیکھ لو۔ اس کا قبض ہو جانا یہ
ہے کہ اس کے اہل جاتے رہیں گے۔ خبردار! مبالغہ اور
بدعت اور بال کی کھال اتارنے سے بچو۔ اور پرانی باتوں
(سنت رسول) کو لازم پکڑو۔“

فوائد: علم کا خاتمہ علماء کے خاتمے کے ساتھ ہوگا۔ جیسا کہ بخاری میں بھی ہے ”يُقْبَضُ
الْعِلْمُ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ“۔ جب ثقہ عالم نہ ہوں گے یقیناً علم بھی اٹھ جائے گا۔

145- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو النُّعْمَانِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ.....
عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ
عَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ وَقَبْضُهُ أَنْ
يَذْهَبَ بِأَصْحَابِهِ عَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ فَإِنْ
أَحَدُكُمْ لَا يَدْرِي مَتَى يَفْتَقِرُ إِلَيْهِ أَوْ يَفْتَقِرُ
إِلَى مَا عِنْدَهُ إِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ أَقْوَامًا
يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ يَدْعُونَكُمْ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ
وَقَدْ نَبَذُوهُ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ فَعَلَيْكُمْ
بِالْعِلْمِ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّبَدُّعَ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّنَطُّعَ
وَإِيَّاكُمْ وَالتَّعَمُّقَ وَعَلَيْكُمْ بِالْعَتِيقِ. ❸

ابو قلابہ کہتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ”علم کو لازم
پکڑو اس سے پہلے کہ وہ ختم ہو جائے۔ اور اس کا ختم ہونا یہ
ہے کہ اہل علم جاتے رہیں گے۔ علم حاصل کرو کیونکہ تم میں
سے کوئی یہ نہیں جانتا کہ کب اس کا محتاج ہوگا یا جو اس کے
پاس ہے اس کی ضرورت پیش آجائے۔ عنقریب تم ایسی
قوموں کو پاؤ گے جو دعویٰ کریں گے کہ تمہیں اللہ کی کتاب کی
طرف بلا رہے ہیں، حالانکہ انہوں نے اسے اپنی پیٹھوں کے
پیچھے پھینک دیا ہوگا۔ پس تم علم حاصل کرو اور بدعت سے بچو اور
مبالغہ سے بچو اور بال کی کھال اتارنے سے بچو۔ اور پہلی باتوں
(سنت رسول) کو لازم پکڑو۔“

❶ ”اسنادہ صحیح“ مصدر سابق۔

❷ ”رجاله ثقات غیر انہ منقطع“ ابو قلابہ رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ الانابة 324/1۔ حدیث 168۔

❸ ”اسنادہ ضعیف لانقطاعه“ ابو قلابہ نے ابن مسعود کو نہیں پایا۔ المعجم الكبير 189/9 حدیث 8845۔ کتاب السنة امام

فوائد: ”تبدع“ سے مراد نئی عبادت بنانا ہے۔ جو کہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہ ہو جب کہ ”تنطع“ عبادت میں غلو کا نام ہے، اور ”عتیق“ سے مراد سنت رسول ہے۔

146- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ حَارِثٍ.....

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ صَبِغٌ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَجَعَلَ يَسْأَلُ عَنْ مُتَشَابِهِ الْقُرْآنِ فَأُرْسِلَ إِلَيْهِ عُمَرُ وَقَدْ أَعَدَّ لَهُ عَرَاجِينَ النَّخْلِ فَقَالَ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ صَبِغٌ فَأَخَذَ عُمَرُ عُرْجُونًا مِنْ تِلْكَ الْعَرَاجِينَ فَضْرَبَهُ وَقَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ عُمَرُ فَجَعَلَ لَهُ ضَرْبًا حَتَّى دَمِيَ رَأْسُهُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ حَسْبُكَ قَدْ ذَهَبَ الَّذِي كُنْتُ أَجِدُ فِي رَأْسِي. ①

سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ ایک آدمی جس کو صبیغ کہا جاتا تھا، وہ مدینہ میں آیا تو اس نے قرآن کے متشابہات کے متعلق سوال کئے، اس کی طرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا اور اس کے لئے کھجور کی چھتریاں تیار کیں۔ عمر نے کہا: ”تو کون ہے؟“ اس نے کہا: ”میں اللہ کا بندہ صبیغ ہوں۔“ عمر رضی اللہ عنہ ان چھتریوں سے ایک چھتری پکڑ کر اسے مارنے لگے اور کہا کہ: میں اللہ کا بندہ عمر ہوں، وہ اسے مارتے رہے حتیٰ کہ اس کا سر خون آلود ہو گیا۔ اس آدمی نے کہا: ”اے امیر المؤمنین! بس کر دیں، جو (خناس) میں اپنے دماغ میں پاتا تھا وہ دور ہو گیا ہے۔“

147- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَيَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُخَذُوا مِنْهُمْ. ②

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ”وہ ذات جس نے تم پر کتاب نازل کی اس کی بعض آیات محکم ہیں، وہ اصل کتاب ہیں اور دوسری متشابہ ہیں۔“ (آل عمران: ۷) پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو متشابہ کے پیچھے لگتے ہیں تو ان سے بچو۔“

① ”رجالہ ثقات غیر انہ منقطع“ سلیمان بن یسار نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ کتاب الشریعہ ص: 75۔

② صحیح البخاری کتاب التفسیر، باب منہ آیات محکمات، حدیث: 4547، صحیح مسلم، کتاب العلم، باب النہی

عن اتباع متشابہ القرآن والتحذیر من متبعیہ حدیث: 6717۔

فوائد: تشابہات کا علم اللہ کا ایک انعام ہے۔ اگر یہ راسخ علماء کے ذریعے حاصل ہو جائے تو ٹھیک، ورنہ اس کے درپے نہیں ہونا چاہیے۔ کیونکہ ان پر عبادت کا انحصار ہے نہ ہی بلندی درجات کا۔ البتہ بندہ بھٹک جائے تو ایمان کی بربادی کا باعث بن سکتی ہیں۔ سو اسی لیے اس سے بچنے کا حکم ہے۔

148۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ

عَنْ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شَيْءٍ فَقَالَ إِنِّي لَا أَكْرَهُ أَنْ أُحِلَّ لَكَ شَيْئًا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ أَوْ أُحَرِّمَ مَا أَحَلَّهُ اللَّهُ لَكَ. ①

شقیق کہتے ہیں کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کسی چیز کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: ”میں اس بات کو برا سمجھتا ہوں کہ میں تمہارے لئے وہ چیز حلال کر دوں جس کو اللہ نے حرام کیا ہو یا تمہارے لئے وہ چیز حرام کر دوں جسے اللہ نے

تمہارے لیے حلال کیا ہو۔“

149۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْفَزَارِيِّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ لَأَنْ أَرُدَّهٖ بَعِيْهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَكَلَّفَ لَهُ مَا لَا أَعْلَمُ. ②

حمید بن عبد الرحمن کہتے ہیں اگر میں (سائل کو) اس کی عاجزی و لاعلمی کی حالت میں واپس کر دوں تو یہ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ میں اس کو وہ بات بنا کر کہوں،

جو میں خود نہیں جانتا۔

فوائد: معلوم ہوا فتویٰ میں تکلف برتنادینی روح اور طریقہ سلف کے خلاف ہے۔

150۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ

أَخْبَرَنِي ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ صَبِيغًا الْعِرَاقِيَّ جَعَلَ يَسْأَلُ عَنْ أَشْيَاءَ مِنَ الْقُرْآنِ فِي أَجْنَادِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى قَدِمَ مِصْرَ فَبَعَثَ بِهِ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ إِلَى عُمَرَ بْنِ

ابن عجلان، عبد اللہ کے غلام نافع سے بیان کرتے ہیں کہ صبیغ عراقی مسلمانوں کے لشکر میں قرآن کی چند تشابہات باتوں کے بارے میں سوال کرنے لگا۔ حتیٰ کہ وہ مصر میں آیا تو عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اسے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجوا دیا جب قاصدان کے پاس خط لے کر آیا تو عمر رضی اللہ

① ”اسنادہ صحیح“ اس اثر کو روایت کرنے میں امام صاحب مفرد ہیں۔ ☆ [149] ”اسنادہ جید“ کتاب المعرفة والتاریخ

الْخَطَابِ فَلَمَّا أَتَاهُ الرَّسُولُ بِالْكِتَابِ
فَقَرَأَهُ فَقَالَ أَيْنَ الرَّجُلُ قَالَ فِي الرَّحْلِ
قَالَ عُمَرُ أَبْصِرْ أَيْكُونُ ذَهَبَ
فَتَصِيبَكَ مِنْهُ الْعُقُوبَةُ الْمُوجِعَةُ فَأَتَاهُ
بِهِ فَقَالَ عُمَرُ تَسْأَلُ مُحَدَّثَةً وَأُرْسِلَ
عُمَرُ إِلَى رَطَائِبَ مِنْ جَرِيدٍ فَضَرَبَهُ بِهَا
حَتَّى تَرَلَفَ ظَهْرُهُ ذَبْرَةً ثُمَّ تَرَكَهُ حَتَّى
بَرَأَ ثُمَّ عَادَ لَهُ ثُمَّ تَرَكَهُ حَتَّى بَرَأَ فَدَعَا
بِهِ لِيَعُودَ لَهُ قَالَ فَقَالَ صَبِغْ إِنْ كُنْتَ
تُرِيدُ قَتْلِي فَأَقْتُلْنِي قَتْلًا جَمِيلًا وَإِنْ
كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تُدَاوِيَنِي فَقَدْ وَاللَّهِ
بَرِئْتُكَ فَأَذِنَ لَهُ إِلَى أَرْضِهِ وَكَتَبَ إِلَى
أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنْ لَا يُجَالِسَهُ
أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاشْتَدَّ ذَلِكَ
عَلَى الرَّجُلِ فَكَتَبَ أَبُو مُوسَى إِلَى
عُمَرَ أَنْ قَدْ حَسَنْتُ تَوْبَتَهُ فَكَتَبَ
عُمَرُ أَنْ أُنْذِنَ لِلنَّاسِ بِمُجَالَسَتِهِ. ❶

نے خط پڑھ کر کہا ”آدمی کہاں ہے؟“ اس نے کہا: ”پڑاؤ
میں ہے۔“ عمرؓ نے کہا: ”دیکھو ایسا نہ ہو کہ وہ جاتا رہے اور
تجھے میری طرف سے سخت سزا ملے۔“ قاصدا سے لے کر
عمرؓ کے پاس آیا تو عمرؓ نے کہا: ”تو نئی باتیں
پوچھتا ہے؟“ عمرؓ نے کھجور کی تازہ ٹہنیاں لینے کے
لئے بھیجا اور ان کے ساتھ اسے مارنے لگے: حتیٰ کہ اس کی
پشت کو زخمی کر دیا۔ پھر اسے چھوڑ دیا حتیٰ کہ وہ ٹھیک ہو گیا۔
پھر دوبارہ اسے سزا دی۔ پھر اسے چھوڑ دیا حتیٰ کہ وہ ٹھیک
ہو گیا۔ پھر اسے مارنے کے لئے بلایا تو اس نے کہا: ”اگر
آپ مجھے قتل کرنا چاہتے تھے تو اچھی طرح قتل کر دو۔ اگر
آپ میرا علاج کرنا چاہتے تھے تو اللہ کی قسم! میں ٹھیک ہو گیا
ہوں۔“ پھر اسے اس کے علاقے کی طرف جانے کی
اجازت دے دی۔ اور ابو موسیٰؓ اشعریؓ کی طرف خط لکھا
کہ مسلمانوں میں سے کوئی اس کے پاس نہ بیٹھے۔ یہ بات
اس آدمی پر گراں گزری تو ابو موسیٰؓ نے عمرؓ کو خط لکھا
کہ ”اس نے بہت اچھی توبہ کر لی ہے۔“ پھر عمرؓ نے
خط لکھا: ”لوگوں کو اس کے پاس بیٹھنے کی اجازت دے دی
جائے۔“

151- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ.....
سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ اسْتَفْتَى رَجُلٌ أَبِيَّ
بْنَ كَعْبٍ فَقَالَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ مَا تَقُولُ
فِي كَذَا وَكَذَا قَالَ يَا بَنِي أَكَّانَ الَّذِي
سَأَلْتَنِي عَنْهُ قَالَ لَا قَالَ أَمَّا لَا فَأَجْلِبَنِي

عامر کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ابی بن کعب سے فتویٰ پوچھا
تو کہا: ”اے ابو منذر! تو فلاں فلاں کے متعلق کیا کہتا
ہے؟“ انہوں نے کہا: ”اے بیٹے! کیا یہ بات ہو چکی ہے
جس کے متعلق تو مجھ سے پوچھتا ہے؟“ اس نے کہا:

حَتَّى يَكُونُ فَنَعَالِجِ أَنْفُسَنَا حَتَّى نُخْبِرَكَ. ❶

”نہیں“ انہوں نے کہا: ”پس تم مجھے مہلت دو! حتیٰ کہ وہ ہو جائے تب ہم کوشش کریں کہ تجھے اس کا جواب بتادیں۔“

152- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ فَأَخْبَرَنَا عَنْ فِرَاسٍ.....

عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ أَبِي بِنِ كَعْبٍ فَقَالَ فَتَى مَا تَقُولُ يَا عَمَّاهُ فِي كَذَا وَكَذَا قَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَكَانَ هَذَا قَالَ لَا قَالَ فَأَعْفِنَا حَتَّى يَكُونُ. ❷

ابن عامر، مسروق سے بیان کرتے ہیں کہ میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہا تھا تو ایک نو جوان نے کہا: ”اے چچا! فلاں فلاں بات کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں؟“ ابی بن کعب نے کہا: ”اے بھتیجے! کیا یہ ہو چکا ہے؟“ اس نے کہا: ”نہیں۔“ ابی نے کہا: ”تم ہمیں معاف رکھو! حتیٰ کہ وہ ہو جائے۔“

153- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ.....

عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ كَانَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يَجِبْ فِيهِ إِلَّا جَوَابَ الَّذِي سُئِلَ عَنْهُ. ❸

اعمش کہتے ہیں کہ ابراہیم سے جب کسی چیز کے متعلق پوچھا جاتا تھا، تو جتنا پوچھا جاتا تھا، اس کے علاوہ کوئی جواب نہیں دیتے تھے۔

فوائد: یہ احتیاط کے پیش نظر تھا ورنہ سائل کو مزید مسائل سے آگاہ کر دینا سنت سے ثابت جیسا کہ سمندر کے پانی کے بارے میں سوال پر آپ ﷺ نے مچھلی وغیرہ کا حکم بھی واضح ہے بیان فرمادیا۔ (الترمذی)

154- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ وَهَيْبٍ.....

عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ كَانَ لَا يُفْتَى فِي الْفَرْجِ بِشَيْءٍ فِيهِ اخْتِلَافٌ. ❹

ہشام کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین، شرمگاہ (نکاح و طلاق) کے کسی مسئلہ میں فتویٰ نہیں دیتے تھے جس میں اختلاف ہو۔

فوائد: اہل علم کی موجودگی میں سائل کو دوسرے عالم کی طرف لوٹا دینا، یا جواب نہ دینا، تو ٹھیک

❶ ”اسنادہ ضعیف منقطع“ امام عامر شععی رحمہ اللہ نے ابی بن کعب کو نہیں پایا۔

❷ ”اسنادہ صحیح“ الفقیہ والستفقہ 8/2، الابانہ 408/1 حدیث 315۔

❸ ”اسنادہ صحیح“ حلیۃ الاولیاء 219/4۔

❹ ”اسنادہ صحیح“ روایت کرنے میں امام صاحب متفرد ہیں۔

ہے جب پورا علم نہ ہو، ورنہ علم کے ہوتے ہوئے آدمی کتمان علم کا مرتکب ہو تو یہ رویہ باعث عذاب بن جاتا ہے۔
155۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ.....

حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ سَأَلْتُ طَاوُسًا عَنْ مَسْأَلَةٍ فَقَالَ لِي كَانَ هَذَا قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: اللَّهُ؟ قُلْتُ: اللَّهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَصْحَابَنَا أَخْبَرُونَا عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَعْجَلُوا بِالْبَلَاءِ قَبْلَ نَزْوِلِهِ فَيَذْهَبُ بِكُمْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا فَإِنَّكُمْ إِنْ لَمْ تَعْجَلُوا بِالْبَلَاءِ قَبْلَ نَزْوِلِهِ لَمْ يَنْفَلِكِ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَكُونُوا فِيهِمْ مَنْ إِذَا سُئِلَ سُدَّ وَإِذَا قَالَ وَفَّقَ. ❶

صلت بن راشد کہتے ہیں کہ میں نے طاؤس رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ پوچھا تو انہوں نے مجھے کہا: ”کیا یہ ہو چکا ہے؟“ میں نے کہا: ”جی ہاں۔“ انہوں نے کہا: ”اللہ کی قسم!“ میں نے کہا: ”اللہ کی قسم!“ پھر انہوں نے کہا: ”ہمارے ساتھیوں نے ہمیں بتایا ہے کہ معاذ بن جبل کہتے تھے: ”اے لوگو! بلا کے نازل ہونے سے پہلے جلدی نہ کرو ورنہ وہ تمہیں ادھر ادھر لے جائے گی۔ اگر تم اس کے نازل ہونے سے پہلے جلدی نہ کرو، تو ہمیشہ مسلمانوں میں ایسے لوگ رہیں گے کہ جب ان سے سوال کیا جائے گا تو انہیں درست اور سیدھی راہ دکھائی جائے گی۔ اور جب بات کریں گے تو ان کو (صحیح مسئلہ بتانے) کی توفیق مل جائے گی۔“

156۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ.....

عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ أَدْرَكَهُ رَمَضَانُ فَقَالَ أَكَانَ أَوْ لَمْ يَكُنْ قَالَ لَمْ يَكُنْ بَعْدَ فَقَالَ اتْرُكْ بَلِيَّتَهُ حَتَّى تَنْزِلَ قَالَ قَدْ لَسْنَا لَهُ رَجُلًا فَقَالَ قَدْ كَانَ فَقَالَ يُطْعِمُ عَنِ الْأَوَّلِ مِنْهُمَا ثَلَاثِينَ مِسْكِينًا لِكُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا. ❷

میمون کہتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن عباسؓ سے کہا کہ ایک شخص کو دو رمضان گزر گئے (اس نے روزے نہیں رکھے)۔ انہوں نے کہا: ”کیا یہ ہو چکا ہے یا ابھی نہیں ہوا؟“ اس نے کہا: ”ابھی نہیں ہوا۔“ ابن عباسؓ نے کہا: ”بلا کے نازل ہونے تک اسے چھوڑ دو۔“ میمون کہتے ہیں: ”پس ہم نے چھپا کر ایک شخص کو ان کے پاس بھیجا اس نے کہا: ”یہ ہو چکا ہے۔“ ابن عباسؓ نے کہا: ”دونوں میں سے پہلے رمضان کے بدلے وہ تیس مسکینوں کو کھانا کھلائے یعنی ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو۔“

❶ ”اسنادہ صحیح“ الا بآنة 396/1 نمبر 293۔

❷ ”اسنادہ صحیح“ سنن الکبریٰ، باب المفطر یمكنه ان يصوم 253/4۔ مصنف عبدالرزاق 236/4 حدیث: 7628۔

157- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ.....

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ كُنْتُ أَجْلِسُ
بِمَكَّةَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ يَوْمًا وَإِلَى ابْنِ
عَبَّاسٍ يَوْمًا فَمَا يَقُولُ ابْنُ عُمَرَ فِيمَا
يُسْأَلُ لَا عِلْمَ لِي أَكْثَرُ مِمَّا يُفْتَى بِهِ. ❶

عبید بن جریج کہتے ہیں کہ ایک دن میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس مکہ میں ٹھہرتا تھا اور ایک دن ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پاس۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جو کچھ پوچھا جاتا تھا اس کے بارے میں فتویٰ دینے سے زیادہ یہی کہتے تھے: ”میں نہیں جانتا۔“

فوائد:..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سنت کے شیدائی تھے ان سے کسی کام کے حکم کے بارے میں دریافت کیا جاتا تو یہ صرف اسی پر اکتفا کرتے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے جیسے کیا تو ویسے ہی کرو کیونکہ یہی کامیابی کا راستہ ہے۔

158- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ.....

عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ تَعَلَّمُوا
فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي مَتَى يَخْتَلُّ
إِلَيْهِ. ❷

ابو وائل کہتے ہیں کہ عبد اللہ نے کہا: ”علم حاصل کرو، کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ کب اس کو ضرورت پیش آجائے۔“

فوائد:..... لہذا ادھر ادھر کی کتابوں اور علوم میں وقت کو ضائع کرنے کی بجائے ترجیحاً اور اولیت کی بنیاد پر قرآن و حدیث کا علم حاصل کر لینا چاہیے بعض ابتدائی حتیٰ کہ انتہائی طالب علم بھی یہ سوچ کر وقت ضائع کرتے ہیں کہ ابھی ہمیں علم (قرآن و حدیث) کی ضرورت نہیں مبادیات کا علم حاصل کر لیا جائے گہرائی میں تب اتریں گے جب ضرورت پڑے گی۔ یہ خسارے کا سودا ہے۔ چنانچہ اپنی فہم قرآن و حدیث کو بڑھاتے رہنا چاہیے کیونکہ ضرورت کا کوئی وقت مقرر نہیں۔

[20]..... بَابُ الْفُتْيَا وَمَا فِيهِ مِنَ الشَّدَّةِ..... فتویٰ اور اس کے متعلق سختی کا بیان

159- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ.....

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَجْرُكُمْ عَلَى الْفُتْيَا

عبید اللہ بن ابوجعفر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے فتویٰ دینے پر زیادہ جرات کرنے والا،

❶ ”اسنادہ حسن“ الفقیہ والمتفقہ 172/2۔

❷ ”اسنادہ صحیح“ جامع بیان العلم وفضله 367/1 حدیث: 510۔

اَجْرُكُمْ عَلَى النَّارِ. ❶ وہ ہے جو تم میں سے آگ پر زیادہ جرات کرنے والا ہے۔“

160- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ أُحْدِثَ رَأْيًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَمْ تَمْضِ بِهِ سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَذَرْ عَلَى مَا هُوَ مِنْهُ إِذَا لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ. ❷

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ”جو شخص کوئی ایسی بات نکالے جو نہ اللہ کی کتاب میں ہو اور نہ رسول اللہ ﷺ کی سنت میں ہو تو جب وہ اللہ عزوجل سے ملاقات کرے گا تو اسے پتہ نہیں ہوگا کہ اس کا دین کیا ہے!!“

فوائد: یقیناً جب بدعتی کا اختیار کردہ راستہ نہ حدیث شریف سے ملتا ہو اور نہ ہی قرآن مجید سے تو اسے تو اپنے طریق کے متعلق ذلیل و پریشان ہونا ہی پڑے گا۔

161- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَمْرِو الْمُعَافِرِيُّ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ مُسْلِمَ بْنِ يَسَارٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَفْتَى بِفُتْيَا مِنْ غَيْرِ ثَبَتٍ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ. ❸

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس کسی کو بغیر دلیل کے فتویٰ دیا اس کا گناہ اسی پر ہوگا جس نے اس کو فتویٰ دیا۔“

فوائد: مسائل کے حل کے لیے بوقت ضرورت اہل علم کی طرف رجوع کرنا اسوہ صحابہ سے ثابت ہے۔ لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر ذمہ دارانہ فتویٰ پر مفتی بھی گنہگار ہوگا۔

162- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ أَفْتَى بِفُتْيَا يُعَمَّى عَلَيْهَا فَإِثْمُهَا عَلَيْهِ. ❹

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ”جو شخص ایسا فتویٰ دے جس کا اسے علم نہیں تو اس کا گناہ اسی پر ہوگا۔“

❶ ”اسنادہ معضل“ كشف الخفاء رقم: 113 واسنى المطالب رقم: 54 - وجامع بيان العلم وفضله 817, 817 رقم 1525, 1527۔

❷ ”اسنادہ صحيح“ المدخل امام بيهقي، 190، الفقيه والمتفقه 183/1، الاحكام 782/6۔

❸ ”اسنادہ حسن“ سنن ابوداود، كتاب العلم، باب التوقي في الفتيا، حديث: 3657، الادب المفرد حديث: 259 الفقيه والمتفقه 155/2۔

❹ ”اسنادہ صحيح“ جامع بيان العلم وفضله حديث: 1626، 1892، الفقيه والمتفقه 155/2۔

163- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ.....

میمون بن مہران کہتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جب کوئی جھگڑا لے کر آتا تو وہ اللہ کی کتاب میں دیکھتے، اگر وہ اس میں کچھ پاتے جس سے لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں تو اس کے ساتھ فیصلہ کر دیتے۔ اور اگر قرآن مجید سے مسئلہ کا حل نہ ملتا اور اس مسئلہ میں رسول اللہ ﷺ کا طریقہ معلوم ہو جاتا تو اس کے مطابق فیصلہ فرما دیتے۔ اور اگر ان دونوں کے نہ ملنے کی وجہ سے فتویٰ میں رکاوٹ ہوتی تھی۔ تو نکل کر لوگوں سے پوچھتے تھے اور کہتے تھے: ”میرے پاس فلاں فلاں مسئلہ آیا ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بارے میں کوئی فیصلہ کیا ہو؟ پس بعض اوقات ان کے پاس بہت سے آدمی جمع ہو جاتے تھے اور سبھی اس بارے میں رسول اللہ ﷺ کا کوئی فیصلہ ذکر کرتے۔ تو ابوبکرؓ کہتے تھے: ”تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جس نے ہم میں ایسے آدمی پیدا کیے جو ہمارے نبی ﷺ کی حدیث یاد رکھتے ہیں اگر آپ ﷺ کی حدیث نہ پانے کی وجہ سے فتویٰ میں رکاوٹ ہوتی تھی تو بڑے لوگوں اور بزرگوں کو جمع کر کے ان سے مشورہ کرتے تھے اور جب کسی بات پر ان کی رائے متفق ہو جاتی تھی۔ تو اسی پر فیصلہ کرتے تھے۔

حَدَّثَنَا مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ كَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا وَرَدَ عَلَيْهِ الْخَصْمُ نَظَرَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ وَجَدَ فِيهِ مَا يَقْضِي بَيْنَهُمْ قَضَى بِهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي الْكِتَابِ وَعَلِمَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ الْأَمْرِ سُنَّةً قَضَى بِهِ فَإِنْ أُغْيَاهُ خَرَجَ فَسَأَلَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ أَتَانِي كَذَا وَكَذَا فَهَلْ عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي ذَلِكَ بِقَضَاءٍ فَرُبَّمَا اجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّفَرُ كُلُّهُمْ يَذْكُرُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهِ قَضَاءٌ فَيَقُولُ أَبُو بَكْرٍ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِيْنَا مَنْ يَحْفَظُ عَلَى نَبِينَا فَإِنْ أُغْيَاهُ أَنْ يَجِدَ فِيهِ سُنَّةً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَمَعَ رُؤُوسَ النَّاسِ وَخِيَارَهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ فَإِذَا اجْتَمَعَ رَأَيْتُهُمْ عَلَى أَمْرِ قَضَى بِهِ. ۱

164- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى وَعَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ.....

ابو سہیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری بیوی کے ذمہ مسجد حرام میں

عَنْ أَبِي سَهِيلٍ قَالَ كَانَ عَلَى امْرَأَتِي

① ”اسنادہ منقطع“ میمون بن مہران نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ السنن الکبریٰ آداب القاضی، باب ما یقضى به

اعْتِكَافُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَسَأَلْتُ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَعِنْدَهُ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ قُلْتُ عَلَيْهَا صِيَامٌ؟ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا يَكُونُ اعْتِكَافٌ إِلَّا بِصِيَامٍ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَعَنِ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ لَا قَالَ فَعَنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ لَا قَالَ فَعَنِ عُمَرَ قَالَ لَا قَالَ فَعَنِ عُثْمَانَ قَالَ لَا قَالَ عُمَرُ مَا أَرَى عَلَيْهَا صِيَامًا فَخَرَجْتُ فَوَجَدْتُ طَاوُسًا وَعَطَاءَ ابْنَ أَبِي رَبَاحٍ فَسَأَلْتُهُمَا فَقَالَ طَاوُسٌ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَرَى عَلَيْهَا صِيَامًا إِلَّا أَنْ تَجْعَلَهُ عَلَى نَفْسِهَا قَالَ وَقَالَ عَطَاءٌ ذَلِكَ رَأْيِي. ①

تین دن (نذر) کا اعتکاف تھا۔ میں نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے پوچھا اور ان کے پاس ابن شہاب تھے۔ میں نے کہا: اس پر روزے بھی ہیں؟ ابن شہاب نے کہا: ”روزوں کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا۔“ ان سے عمر بن عبدالعزیز نے پوچھا: ”کیا یہ نبی ﷺ سے منقول ہے؟“ اس نے کہا: نہیں۔ انھوں نے پوچھا: ابوبکرؓ سے منقول ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں! انھوں نے کہا: کیا عمرؓ سے ثابت ہے۔ انھوں نے کہا: نہیں۔“ انھوں نے پوچھا: کیا عثمانؓ سے منقول ہے؟ انھوں نے کہا: ”نہیں۔“ عمر بن عبدالعزیزؓ نے کہا: ”میرا خیال ہے اس پر روزے نہیں ہیں۔“ میں باہر نکلا اور طاووس اور عطاء بن ابی رباح کو پایا تو میں نے ان سے پوچھا تو طاووس نے کہا: ”ابن عباسؓ کی رائے تھی کہ اس پر روزے نہیں ہیں مگر یہ کہ وہ خود اپنے ذمہ لے لے۔“ ابوسہل کہتے ہیں، عطاء نے کہا: ”میری بھی یہی رائے ہے۔“

165- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ.....

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ أَبُو سَلَمَةَ الْبَصْرَةَ أَتَيْتُهُ أَنَا وَالْحَسَنُ فَقَالَ لِلْحَسَنِ أَنْتَ الْحَسَنُ مَا كَانَ أَحَدٌ بِالْبَصْرَةِ أَحَبَّ إِلَيَّ لِقَاءٍ مِنْكَ وَذَلِكَ أَنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَفْتِي بِرَأْيِكَ فَلَا تُفْتِ بِرَأْيِكَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ سُنَّةً عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

ابونضرة کہتے ہیں کہ ابوسلمہ بصرہ میں آئے تو میں اور حسنؓ ان کے پاس گئے۔ انہوں نے حسن سے کہا: ”تم ہی حسن ہو؟“ بصرہ والوں میں سے مجھے تم سے زیادہ کسی سے ملنے کی خواہش نہیں تھی۔ اور یہ اس وجہ سے کہ مجھے اس بات کا پتہ چلا ہے کہ تو اپنی رائے سے فتویٰ دیتا ہے۔ پس تم رسول اللہ ﷺ کی سنت یا اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کے علاوہ اپنی رائے سے فتویٰ بیان نہ کیا کرو۔“

أَوْ كِتَابٌ مُنْزَلٌ ۝

فوائد: حسن بصری رحمہ اللہ کبار تابعین میں سے ہیں اور یہ عظیم محدث بھی ہیں۔ لیکن دلائل یاد نہ ہونے کی وجہ سے یا کسی مسئلے میں شرعی دلیل سے عدم واقفیت کی بنا پر سوال کو لوٹانے کی بجائے اپنی رائے سے جلد فتویٰ دے دینا یہ قابل مذمت ہے جس سے ابوسلمہ روک رہے ہیں۔

166- أَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ.....

جابر بن زید کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اسے طواف کے دوران ملے تو انہوں نے اسے کہا: ”اے ابو شعثاء! تو بصرہ کے عالموں سے ہے، تو فیصلہ کرنے قرآن یا نافذ ہونے والی سنت کے ساتھ فتویٰ بیان کر۔ کیونکہ اگر تو اس کے علاوہ کرے گا تو خود بھی ہلاک ہوگا اور لوگوں کو بھی ہلاک کرے گا۔“

عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ لَقِيَهِ فِي الطَّوَافِ فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ إِنَّكَ مِنْ فُقَهَاءِ الْبَصْرَةِ فَلَا تُفْتِ إِلَّا بِقُرْآنٍ نَاطِقٍ أَوْ سُنَّةٍ مَاضِيَةٍ فَإِنَّكَ إِنْ فَعَلْتَ غَيْرَ ذَلِكَ هَلَكَتْ وَأَهْلُكَتْ ۝

167- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ حُرَيْثِ ابْنِ ظَهْرٍ.....

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم پر ایسا زمانہ آیا ہے کہ ہم فیصلہ نہیں کرتے تھے اور نہ ہی اس لائق تھے۔ اب اللہ نے ایسے حالات مقرر کر دیئے ہیں جو کہ تم دیکھ رہے ہو پس جس کسی کو آج کے بعد کوئی فیصلہ کرنا پڑے تو وہ اللہ عزوجل کی کتاب کے ساتھ فیصلہ کرے اور اگر اس کے پاس ایسا مسئلہ آئے، جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو، تو چاہئے کہ وہ اس سے فیصلہ کرے جس سے رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا ہو۔ اور اگر اس کے پاس ایسا مسئلہ آئے جو نہ اللہ کی کتاب

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى عَلَيْنَا زَمَانٌ لَسْنَا نَقْضِي وَلَسْنَا هُنَالِكَ وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ قَدَّرَ مِنَ الْأَمْرِ أَنْ قَدْ بَلَّغْنَا مَا تَرَوْنَ فَمَنْ عَرَضَ لَهُ قَضَاءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلْيَقْضِ فِيهِ بِمَا فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ جَاءَهُ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِنْ جَاءَهُ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ

① ”اسنادہ صحیح“ الفقیہ والمتفقہ رقم: 1070

② ”اسنادہ حسن“ حلیۃ الاولیاء 86/3 الفقیہ والمتفقہ 183/1، مفتاح الحنۃ للسیوطی ص: 36۔

میں ہو اور نہ ہی اس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا ہو تو اسے اس کے ساتھ فیصلہ کرنا چاہئے جس کے ساتھ نیک لوگوں نے فیصلہ کیا ہو۔ اور اس طرح نہ کہے کہ میں ڈرتا ہوں اور میری رائے ہے۔ کیونکہ حرام ظاہر ہو گیا ہے اور حلال ظاہر ہو گیا ہے اور اس کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جو چیز تمہیں شبہ میں ڈالتی ہے، اسے چھوڑ کر اس چیز کو اختیار کرو جو تمہیں شبہ میں نہ ڈالے۔“

وَلَمْ يَقْضِ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُونَ وَلَا يَقُلْ إِنِّي أَخَافُ وَإِنِّي أُرَى فَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَالْحَلَالَ بَيِّنٌ وَبَيِّنَ ذَلِكَ أُمُورٌ مُشْتَبِهَةٌ فَدَعْ مَا يَرِيكَ إِلَى مَا لَا يَرِيكَ. ①

فوائد: قرآن و سنت سے مسئلہ نہ ملنے کی صورت میں صالحین کے اقوال و آراء کے مطابق جواب دیا جائے گا۔ ہاں صالحین کی آراء و اقوال نہ ملتے ہوں تو بندہ اپنے اجتہاد اپنی رائے کے مطابق فیصلہ کر سکتا ہے۔ کیونکہ مطلق آراء کو برا نہیں سمجھا گیا۔ جیسا کہ صالحین کے فیصلے ظاہر ہے ان کی آراء پر مشتمل ہوں گے تو متاخرین بھی ان کی طرح اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔ ہاں یہ بات قابل مؤخذہ ہے کہ قرآن و سنت کے بعد بندہ سلف کو چھوڑ کر خود فیصلے صادر کرنے لگے لہذا اسی کی شناخت بیان کی گئی ہے۔

168- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ.....

عبد اللہ بن ابی یزید کہتے ہیں: ”جب ابن عباسؓ سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تھا اگر قرآن میں ہوتا تو بتا دیتے تھے۔ اگر قرآن میں نہ ہوتا اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہوتا تھا تو وہ بتا دیتے اور اگر یہ بھی نہ ہوتا تو ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے تھے۔ اور اگر یہ بھی نہ ہوتا تو اپنی رائے سے کہتے تھے۔“

فوائد: اس سے پچھلی حدیث کی تشریح کی تاکید ہو جاتی ہے۔

169- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ.....

① ”اسنادہ جید“ سنن النسائی، آداب القضاة، باب الحكم باتفاق اهل العلم حديث: 5399 امام نسائی رحمہ اللہ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ”هذا الحديث حديث جید جید۔“

② ”اسنادہ صحیح“ مستدرک حاکم، کتاب العلم باب الناس كانوا لا يكذبون في عهد النبي حديث: 450۔

شرح بیان کرتے ہیں ”عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس لکھ کر بھیجا کہ اگر تمہارے پاس کوئی ایسا واقعہ آئے جو قرآن میں ہو تو اسی پر فیصلہ کرو اور لوگوں کی وجہ سے اسے نہ چھوڑو۔ اگر تمہارے پاس ایسا مسئلہ آئے جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق فیصلہ کرو۔ اگر تمہارے پاس ایسا مسئلہ آئے جو نہ اللہ کی کتاب میں ہو اور نہ رسول اللہ ﷺ کی سنت میں ہو تو دیکھو جس پر لوگوں نے اتفاق کیا ہو اسے لے لو۔ اور اگر تمہارے پاس ایسا مسئلہ آئے۔ جو نہ اللہ کی کتاب میں ہو، اور نہ رسول اللہ ﷺ کی سنت میں ہو اور نہ ہی اس کے متعلق کسی نے تم سے پہلے کوئی بات کی ہو، تو پھر دو کاموں میں سے جسے چاہو اختیار کر لو۔ اگر چاہو کہ اپنی رائے سے کوشش کر کے آگے بڑھو تو آگے بڑھ جاؤ۔ اور اگر پیچھے رہنا چاہو تو پیچھے رہو۔ اور میرے خیال میں پیچھے رہنا ہی تمہارے لئے بہتر ہوگا۔“

عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلَيْهِ إِنْ جَاءَكَ شَيْءٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَأَقْضِ بِهِ وَلَا تَلْفُتْكَ عَنْهُ الرِّجَالُ فَإِنْ جَاءَكَ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَانْظُرْ سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَقْضِ بِهَا فَإِنْ جَاءَكَ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَمْ يَكُنْ فِيهِ سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَانْظُرْ مَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَخُذْ بِهِ فَإِنْ جَاءَكَ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ فِيهِ أَحَدٌ قَبْلَكَ فَاخْتَرُ أَى الْأُمْرَيْنِ شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تَجْتَهِدَ بِرَأْيِكَ ثُمَّ تَقْدِمَ فَتَقْدِمَ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأَخَّرَ فَتَأَخَّرَ وَلَا أَرَى التَّأَخُّرَ إِلَّا خَيْرًا لَكَ ۝

فوائد: معلوم ہوا اظہار رائے سے اگر چنا ممکن ہو تو اسی کو اپنایا جائے گا۔ لیکن افسوس! آج

حضرت صاحب کا سارا علم رائے کے ارد گرد گھومتا ہے۔

170- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ أَخِي الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ نَاسٍ مِنْ أَهْلِ حِمَاصٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ.....

معاذ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انہیں جب یمن کی طرف بھیجا۔ تو فرمایا: ”اگر تمہیں کوئی مسئلہ پیش آئے تو کیسے فیصلہ کرو گے؟“ معاذ نے کہا: ”میں اللہ کی کتاب سے فیصلہ

عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ كَيْفَ تَقْضِي قَالَ أَقْضِي بِكِتَابِ

① ”اسنادہ جید“ سنن النسائی، آداب القضاة، باب الحكم باتفاق اهل العلم حديث: 5401، سنن الكبرى كتاب آداب

القاضي، باب ما يقضى به القاضي 115/10۔

کروں گا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر اللہ کی کتاب میں نہ ہوا تو؟“ معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”پھر رسول اللہ ﷺ کی سنت سے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر رسول اللہ ﷺ کی سنت میں نہ ہوا؟“ معاذ نے کہا: ”میں اپنی رائے سے کوشش کروں گا اور کمی نہیں کروں گا۔“ راوی کہتا ہے: ”رسول اللہ ﷺ نے معاذ کے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا: ”اللہ کا شکر ہے، جس نے اپنے بھیجے ہوئے رسول کے اپنی کو اس بات کی توفیق دی جس سے اس کا رسول خوش ہوا۔“

اللَّهُ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَجْتَهُدُ رَأْيِي وَلَا أَلُو قَالَ فَضَرَبَ صَدْرَهُ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ لِمَا يَرْضَى رَسُولُ اللَّهِ. ❶

فوائد:..... مسائل اخذ کرنے میں قرآن و حدیث اساس ہیں۔ اور حجت ہونے میں بھی یہ مساوی ہیں۔ لہذا حجت پکڑتے وقت پہلے ان دونوں کو دیکھا جائے گا۔ ان کے بعد اجماع اور پھر قیاس کو دیکھا جائے گا۔ جمہور فقہاء مندرجہ بالا حدیث کی بنا پر قرآن و حدیث میں بھی ترتیب کے قائل ہیں جب کہ یہ مسئلہ مرفوعاً ثابت نہیں۔ البتہ موقوفاً صحابہ رضی اللہ عنہم کے اقوال اس پر دال ہیں۔ جیسا کہ آئندہ اثر بھی اس پر شاہد ہے۔ بہر حال حدیث کا قرآن کے لیے نسخ ہونا جیسا کہ ﴿لَا وَصِيَّةَ لِلْوَارِثِ﴾ کا (سورۃ بقرہ: 180) میں وصیت کے حکم کو منسوخ کر دینا اور قرآن کے عام کو خاص کر دینا۔ مثلاً قرآن میں حرام چیزوں میں گدھے کا ذکر نہیں جبکہ حدیث نے اسے بیان کر دیا۔ ان دلائل سے جہاں سنت کی قوت کا اندازہ ہوتا ہے وہیں ان کے درجے کی برابری کا بھی پتہ لگتا ہے۔ لہذا حجت کے اعتبار اور ترتیب کے لحاظ سے یہ ایک درجے میں ہوں گے۔

171- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ.....

عَنْ حُرَيْثِ بْنِ ظَهْرٍ قَالَ أَحْسَبُهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ قَدْ أَتَى عَلَيْنَا زَمَانٌ وَمَا نُسْأَلُ وَمَا نَحْنُ هُنَاكَ وَإِنَّ اللَّهَ قَدَّرَ أَنْ بَلَّغْتُ مَا تَرَوْنَ فَإِذَا سُنِلْتُمْ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ ظَهْرٍ قَالَ أَحْسَبُهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ قَدْ أَتَى عَلَيْنَا زَمَانٌ وَمَا نُسْأَلُ وَمَا نَحْنُ هُنَاكَ وَإِنَّ اللَّهَ قَدَّرَ أَنْ بَلَّغْتُ مَا تَرَوْنَ فَإِذَا سُنِلْتُمْ عَنْ

حریث بن ظہیر کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود نے کہا: ہم پر ایسا وقت آیا کہ نہ ہم سے پوچھا جاتا تھا اور نہ ہم اس لائق تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مقدر کر دیا ہے کہ ہم یہاں تک پہنچ گئے ہیں تو جب تم سے کوئی بات

❶ ”اسنادہ ضعیف منقطع“ سنن ابی داود کتاب القضاء باب اجتہاد الرأی فی القضاء حدیث 3592، جامع

الترمذی، کتاب الاحکام، باب ماجاء فی القاضی کیف یقضی حدیث: 1238، مصنف ابن ابی شیبہ 117/10 حدیث

شَيْءٍ فَانْظُرُوا فِي كِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ
تَجِدُوهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَفِي سُنَّةِ
رَسُولِ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوهُ فِي سُنَّةِ
رَسُولِ اللَّهِ فَمَا أَجْمَعَ عَلَيْهِ
الْمُسْلِمُونَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيمَا أَجْمَعَ
عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ فَاجْتَهِدْ رَأْيَكَ وَلَا
تَقُلْ إِنِّي أَخَافُ وَأَخْشَى فَإِنَّ الْحَلَالَ
بَيْنَ وَالْحَرَامِ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذَلِكَ أُمُورٌ
مُشْتَبِهَةٌ فَدَعْ مَا يَرِيكَ إِلَى مَا لَا
يَرِيكَ. ٥

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ نَحْوَهُ. ②
عبدالرحمن بن یزید بھی عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْهٍ ③

قاسم بن عبد الرحمن کے والد بھی عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِلَيْهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ سَتَحْدِثُونَ وَيُحَدِّثُ لَكُمْ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مُحَدِّثَةً فَعَلَيْكُمْ بِالْأَمْرِ الْأَوَّلِ قَالَ حَفْصٌ كُنْتُ أُسْنِدُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثُمَّ

2 "اسنادہ صحیح"

دَخَلَنِي مِنْهُ شَكٌّ ❶

175- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ.....

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ
لِابْنِ مَسْعُودٍ أَلَمْ أَنْبَأْ أَوْ أَنْبِثُ أَنَّكَ
تُفْتَى وَلَسْتَ بِأَمِيرٍ وَلِ حَارَّهَا مَنْ
تَوَلَّى قَارَّهَا ❷

ابن عون محمد سے بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ابن
مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: ”ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تم فتوے دیتے
ہو، حالانکہ تم امیر نہیں ہو۔ جو شخص فتویٰ کے نفع کا مالک ہو
اسی کو اس کے نقصان کا مالک کر دو۔“

فوائد: مفتی کے لیے امیر ہونا ضروری نہیں۔ حدیث اپنے ضعف کی بنا پر حجت نہیں۔

[21] باب يُفْتَى النَّاسَ فِي كُلِّ مَا يُسْتَفْتَى

لوگوں کو ہر قسم کے مسائل میں فتویٰ دینے کا بیان

176- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ.....

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ الَّذِي يُفْتَى
النَّاسَ فِي كُلِّ مَا يُسْتَفْتَى لَمَجْنُونٌ ❸

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو لوگوں کو ہر مسئلہ میں فتویٰ
دے وہ دیوانہ ہے۔

فوائد: کسی بندے کا بھی علوم سے واقف ہونا ممکن نہیں۔ لہذا کوئی بندہ ہر کسی کو رطب و یابس
کبھی کبھ بتاتا جائے تو یہ اس کی دیوانگی کی علامت ہے۔

177- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ.....

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ إِنَّمَا يُفْتَى النَّاسَ ثَلَاثَةٌ
رَجُلٌ إِمَامٌ أَوْ وَاِلِ رَجُلٌ يَعْلَمُ نَاسِخَ
الْقُرْآنِ مِنَ الْمُنْسُوخِ قَالُوا يَا حُذَيْفَةُ
وَمَنْ ذَلِكَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَوْ
أَحْمَقُ مُتَكَلِّفٌ ❹

حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں لوگوں میں سے تین آدمی فتویٰ دے
سکتے ہیں۔ پیشوا، یا والی اور وہ آدمی جو قرآن کی ناسخ،
منسوخ آیات کو جانتا ہے۔ انہوں نے کہا: ”ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ!
وہ کون ہے؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یا
تکلف کرنے والا بے وقوف۔“

❶ ”اسنادہ منقطع“ امام محمد بن مہران الأعمش الکونی نے ابن مسعود سے نہیں سنا، کتاب السنة رقم: 80 الابانة، 330/1-329.

❷ ”اسنادہ ضعیف“ نیز محمد بن سیرین نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ جامع بیان العلم وفضله رقم: 2064.

❸ ”اسنادہ صحیح“ الفقیہ والمتفقہ رقم: 1194۔ الابانة 418/1 رقم: 326.

❹ ”اسنادہ ضعیف منقطع“ امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا، جامع بیان العلم رقم: 2214 الفقیہ

فوائد:..... مفتی کے لیے ناسخ و منسوخ کا معلوم ہونا ضروری ہے، کیونکہ ہو سکتا ہے اس علم سے ناواقف مفتی کسی آیت یا حدیث کی بنا پر فتویٰ دے رہا ہو حالانکہ وہ منسوخ ہو چکی ہو۔

178- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ
عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ حُدَيْفَةَ قَالَ قَالَ حُدَيْفَةُ
إِنَّمَا يُفْتَى النَّاسَ أَحَدُ ثَلَاثَةِ رَجُلٍ عِلْمُ
نَاسِخِ الْقُرْآنِ مِنْ مَنْسُوحِهِ قَالُوا وَمَنْ
ذَلِكَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ
وَأَمِيرٌ لَا يَجِدُ بُدًّا أَوْ أَحَقُّ مُتَكَلِّفٌ
ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ فَلَسْتُ بِوَاحِدٍ مِنْ
هَذَيْنِ وَأَرْجُو أَنْ لَا أَكُونَ الثَّالِثَ ❶

ابوعبیدہ بن حذیفہ کہتے ہیں کہ حذیفہ نے کہا: ”صرف تین آدمیوں میں سے کوئی ایک لوگوں کو فتویٰ دے سکتا ہے۔ ایک وہ آدمی جو قرآن کی ناسخ و منسوخ آیات کو جانتا ہو۔“ انہوں نے کہا: ”وہ کون ہے؟“ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب، اور ایسا امیر جسے (فتویٰ کے بغیر) کوئی چارہ نہ ہو۔ یا تکلف کرنے والا بے وقوف۔“ پھر محمد نے کہا: ”میں ان (پہلے) دونوں میں ایک بھی نہیں ہوں اور میں امید رکھتا ہوں کہ میں تیسرا بھی نہیں ہوں گا۔“

فوائد:..... معلوم ہوا بلاوجہ فتویٰ بازی سے پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ دو قسم کے بندے تو فتویٰ دینے کے اہل ہیں جب کہ تیسرا عدم علم کی بنا پر حدیث ”فَضِّلُوا وَأَضِلُّوا“ (گمراہ ہوا اور گمراہ کیا) کی وعید کا مرتکب ہو سکتا ہے۔

179- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ
عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَنْ عِلْمُ
مِنْكُمْ عِلْمًا فَلْيَقُلْ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ
فَلْيَقُلْ لِمَا لَا يَعْلَمُ: اللَّهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّ
الْعَالِمَ إِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ قَالَ اللَّهُ
أَعْلَمُ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ لِرَسُولِهِ ﴿ قُلْ مَا
أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ
الْمُتَكَلِّفِينَ ﴾ (ص: ۸۶) ❷

مسروق بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”جو علم جانتا ہے اسے بتا دینا چاہئے۔ اور جو نہ جانتا ہو وہ اس کے متعلق کہہ دے کہ ”اللہ ہی جانتا ہے۔“ اور انھوں نے کہا: ”عالم سے جب اس چیز کے متعلق سوال کیا جائے جو وہ نہیں جانتا تو وہ کہے: اللہ عزوجل ہی جانتا ہے۔“ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا: ”کہہ دیجئے میں تم سے دین کی تبلیغ پر کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ ہی میں تکلف کرنے والوں سے ہوں۔“ (ص: ۸۶)

❶ ”اسنادہ جید“ ناسخ القرآن ومنسوخہ ص: 134۔

❷ ”اسنادہ صحیح“ مسند الموصلی رقم: 5145، صحیح ابن حبان رقم: 4764، مسند الحمیدی رقم: 116۔

ابو مہلب بیان کرتے ہیں کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ میں فرمایا: ”جو شخص علم جانتا ہو اسے چاہیے کہ لوگوں کو سکھلا دے اور جس چیز کو وہ نہیں جانتا اس سے بچے! اور نہ وہ دین سے نکل کر تکلف کرنے والوں میں سے ہو جائے گا۔“

عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ أَنَّ أَبَا مُوسَى قَالَ فِي
خُطْبَتِهِ مَنْ عِلِمَ عِلْمًا فَلْيُعَلِّمَهُ النَّاسَ
وَأَيَّاهُ أَنْ يَقُولَ مَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ فَيَمْرُقَ
مِنَ الدِّينِ وَيَكُونَ مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ. ❶

ابو بخری اور زاذان دونوں کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”کلیجے کو ٹھنڈا کرنے والی کیا ہی چیز ہے کہ جب مجھ سے کسی ایسی چیز کے متعلق سوال کیا جائے جس کا مجھے علم نہ ہو، تو میں کہوں کہ اللہ ہی جانتا ہے۔“

عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ وَزَادَ أَنْ قَالَا قَالَ
عَلَيَّ وَابْرُدْهَا عَلَى الْكَبِدِ إِذَا سُئِلْتُ
عَمَّا لَا أَعْلَمُ أَنْ أَقُولَ اللَّهُ أَعْلَمُ. ②

فوائد:..... بعض اشخاص اس قدر جاہل ہوتے ہیں کہ انہیں یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ وہ اس مسئلے سے ناواقف ہیں۔ حالانکہ لاعلمی کا اعتراف کرنا آدھے علم کے مترادف ہوتا ہے۔ لہذا ایسے مواقع پر (اللہ اعلم) کہہ کر حقیقی علمیت کا ثبوت دینا چاہیے۔

بختری بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”سب سے زیادہ کلیجہ کو ٹھنڈا کرنے والی یہ بات ہے کہ جب تو کوئی بات نہ جانتا ہو تو کہہ دے کہ ”اللہ ہی جانتا ہے۔“

عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَا
بَرْدَهَا عَلَى الْكَبِدِ أَنْ تَقُولَ لِمَا لَا تَعْلَمُ
اللَّهُ أَعْلَمُ .

ابونعمان کہتے ہیں علی رضی اللہ عنہ بن ابوطالب نے فرمایا: ”جب تم سے ایسی چیز کے متعلق پوچھا جائے جس کا تمہیں علم نہ ہو، تم بھاگ جاؤ۔“ کسی نے کہا: ”اے امیر المؤمنین! کیسے بھاگا

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا
سُئِلْتُمْ عَمَّا لَا تَعْلَمُونَ فَاهْرُبُوا قَالُوا
وَكَيْفَ الْهَرْبُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ

① ”اسنادہ منقطع“ ابورحاء نے ابومہلب سے نہیں سنا نیز اسکو نقل کرنے میں امام داری متفرد ہیں۔

2 "اسنادہ ضعیف" کتاب المرسل ص: 76۔ الفقیہ والمتفقہ 171/2، نیز روایت کا متن اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔

④ "اسناده صحيح" الفقيه والمتفقه 2/173-

187- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْعُمَرِيُّ.....

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عُمَرَ يَسْأَلُهُ
عَنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَا عِلْمَ لِي ثُمَّ التَفَتَ
بَعْدَ أَنْ قَفَا الرَّجُلُ فَقَالَ نَعَمْ مَا قَالَ
ابْنُ عُمَرَ سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ فَقَالَ لَا
عِلْمَ لِي يَعْنِي ابْنُ عُمَرَ نَفْسَهُ. ❶

نافع کہتے ہیں کہ ایک آدمی ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آ کر کسی
چیز کے متعلق پوچھنے لگا۔ انہوں نے کہا: ”مجھے علم نہیں۔“
پھر جب وہ آدمی چلا تو خود لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا:
”ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کتنی اچھی بات کہی ہے کہ جب اس سے
کوئی مسئلہ پوچھا گیا جسے وہ نہیں جانتا تھا تو اس نے کہا:
”مجھے علم نہیں۔“ یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خود کلامی کی۔

188- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ.....

عَنْ مُعِيرَةَ قَالَ كَانَ عَامِرٌ إِذَا سُئِلَ عَنْ
شَيْءٍ يَقُولُ لَا أَذْرِي فَإِنْ رَدُّوا عَلَيْهِ
قَالَ إِنْ شِئْتُ كُنْتُ حَلَفْتُ لَكَ بِاللَّهِ
إِنْ كَانَ لِي بِهِ عِلْمٌ. ❷

مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عامر رضی اللہ عنہ سے جب کسی چیز کے
متعلق سوال کیا جاتا تو وہ کہتے: ”میں نہیں جانتا“ اگر لوگ
اس سے دوبارہ کہتے، تو عامر کہتے: ”اگر مجھے اس کا علم ہو تو
میں تمہارے لئے اللہ کی قسم اٹھا سکتا ہوں اگر تم چاہو تو۔“

189- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ أَسْعَثَ.....

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ مَا أَبَالِي سُئِلْتُ
عَمَّا أَعْلَمُ أَوْ مَا لَا أَعْلَمُ لِأَنِّي إِذَا
سُئِلْتُ عَمَّا أَعْلَمُ قُلْتُ مَا أَعْلَمُ وَإِذَا
سُئِلْتُ عَمَّا لَا أَعْلَمُ قُلْتُ لَا أَعْلَمُ. ❸

ابن سیرین کہتے ہیں کہ ”مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ مجھ سے کوئی
مسئلہ پوچھا جائے، جسے میں جانتا ہوں، یا نہ جانتا ہوں کیونکہ
جب مجھ سے پوچھا جائے جو میں جانتا ہوں تو جتنا میں جانتا
ہوتا ہوں بتا دیتا ہوں، اور جب مجھ سے کوئی ایسا مسئلہ پوچھا
جائے جو میں نہ جانتا ہوں تو میں کہتا ہوں۔ میں نہیں جانتا۔“

فوائد: حقیقی اہل علم کی یہ شان ہے کہ جب ان سے ایسے مسائل کے بارہ پوچھا جائے جن کا
انہیں علم نہ ہو تو لاعلمی کا اظہار کر دیتے ہیں اور ایسے مواقع کی انہیں کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ جب کہ جاہلوں کے
لیے یہ عزت نفس کا مسئلہ ہوتا ہے اگرچہ اس کے بدلے جہنم ہی کیوں نہ خریدنی پڑے۔

190- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ أَسْعَثَ.....

❶ ”اسنادہ حسن“ الفقیہ والمتفقہ 172/2۔

❷ ”اسنادہ ضعیف“ الفقیہ والمتفقہ 174/2۔

❸ ”اسنادہ صحیح“ امام دارمی رحمہ اللہ اس کو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ مَا سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ قَطُّ حَلَالٌ وَلَا حَرَامٌ إِنَّمَا كَانَ يَقُولُ كَانُوا يَكْفُرُهُونَ وَكَانُوا يَسْتَحِبُّونَ ①

اعمش کہتے ہیں: ”میں نے ابراہیم سے کبھی حلال اور حرام کا لفظ نہیں سنا، وہ صرف یہی کہتے تھے کہ لوگ برا سمجھتے تھے۔ اور وہ پسند کرتے تھے۔“

فوائد: یہ کمال احتیاط کا ایک نمونہ ہے کہ کہیں حلال کے متعلق حرام، یا حرام کے متعلق حلال لفظ نکلنے سے عاقبت نہ برباد ہو جائے۔

[22] بَابُ تَغْيِيرِ الزَّمَانِ وَمَا يَحْدُثُ فِيهِ

حالات کے بدلنے اور نئی باتیں پیدا ہونے کا بیان

191- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ

عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا لَبَسْتُمْ فِتْنَةً يَهْرُمُ فِيهَا الْكَبِيرُ وَيَرْبُو فِيهَا الصَّغِيرُ وَيَتَّخِذُهَا النَّاسُ سُنَّةً فَإِذَا غَيَّرْتُ قَالُوا غَيَّرْتُ السُّنَّةَ. قَالُوا: وَمَتَى ذَلِكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ إِذَا كَثُرَتْ قُرْأُوكُمْ وَقَلَّتْ فُقَهَاؤُكُمْ وَكَثُرَتْ أُمَرَاؤُكُمْ وَقَلَّتْ أُمَنَّاؤُكُمْ وَالتُّمِسَتْ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْآخِرَةِ ②

شقیق کہتے ہیں کہ عبد اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں ایسا فتنہ پیدا ہوگا جس میں بڑے بوڑھے ہو جائیں گے اور بچے بڑے ہو جائیں گے اور فتنے کو لوگ سنت بنالیں گے؟ جب وہ بدلا جائے گا لوگ کہیں گے سنت بدل دی گئی۔“ لوگوں نے کہا: ”اے عبد الرحمن! ایسا کب ہوگا؟“ انہوں نے کہا: ”جب پڑھنے والے زیادہ ہوں گے اور سمجھنے والے کم ہوں گے۔ اور تمہارے امراء زیادہ ہوں گے، تمہارے امین کم ہوں گے اور دین کے کام سے دنیا تلاش کی جائے گی۔“

فوائد: آج بدعات اور اپنی خواہشات کا نام سنتیں رکھ دیا گیا ہے۔ چنانچہ ایسے لوگ خود کو اہل السنۃ والجماعۃ کہتے ہیں۔ نیز آج مدارس سے فارغ ہونے والے علما کی سند حاصل کرنے والے تو بہت زیادہ ہیں۔ لیکن دین کی حقیقی سمجھ و بوجھ رکھنے والے دین کو آخرت کے لیے پڑھنے والے انتہائی کم رہ گئے ہیں۔ اور

① ”اسنادہ صحیح“ امام دارمی رحمہ اللہ متفرد ہیں۔

② ”اسنادہ صحیح“ مستدرک حاکم، کتاب الفتن والملاحم، باب ذکر فتنۃ یہرم فیہا الکبیر، رقم 8617، مصنف ابن ابی

سیاستدان تو ہر طرف نظر آتے ہیں جب کہ امین کوئی نظر نہیں آتا۔ اور دوسری طرف دین کا کام کرنے سے پہلے ذاتی مفادات، وظیفہ و تنخواہ اور دیگر مراعات کو طے کیا جاتا اور ترجیحاً مد نظر رکھا جاتا ہے۔ اعاذنا اللہ منہم۔

192۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ.....

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا لَبَسْتُكُمْ فِتْنَةً يَهْرُمُ فِيهَا الْكَبِيرُ وَيَرْبُو فِيهَا الصَّغِيرُ إِذَا تَرِكَ مِنْهَا شَيْءٌ قِيلَ تَرَكْتَ السُّنَّةَ قَالُوا وَمَتَى ذَلِكَ قَالَ إِذَا ذَهَبَتْ عِلْمَاؤُكُمْ وَكَثُرَتْ جُهْلَاؤُكُمْ وَكَثُرَتْ قُرَاؤُكُمْ وَقَلَّتْ فُقَهَاؤُكُمْ وَكَثُرَتْ أُمَرَاؤُكُمْ وَقَلَّتْ أُمَنَاؤُكُمْ وَالتُّمِسَتْ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْآخِرَةِ وَتَفَقَّهَ لِغَيْرِ الدِّينِ. ❶

علقمہ بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں ایسا فتنہ پیدا ہوگا جس میں بڑے بوڑھے ہو جائیں گے اور بچے بڑے ہو جائیں گے؟ جب فتنہ کی کوئی چیز چھوڑ دی جائے گی تو لوگ کہیں گے سنت چھوڑ دی گئی؟“ لوگوں نے کہا: ”ایسا کب ہوگا؟“ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”جب تمہارے علماء جاتے رہیں گے اور جاہل زیادہ ہو جائیں گے۔ اور تمہارے پڑھنے والے زیادہ ہوں گے اور سمجھ دار کم ہوں گے، اور حاکم زیادہ ہوں گے اور دیانتدار کم ہوں گے۔ اور دین کے کاموں سے دنیا تلاش کی جائے گی۔ اور دین کے علاوہ (دنیا کے لئے) علم حاصل کیا جائے گا۔“

فوائد:..... آج ہر طرف پھیلے ہوئے تعلیمی اداروں میں دین کے علاوہ دنیا کے لیے علم حاصل کرنے کا رواج عام ہے حتیٰ کہ دین کے لیے قائم مدارس میں پڑھنے والے بھی زیادہ تر حصول دنیا ہی کو مد نظر رکھے ہوئے ہیں۔ اسی طرح ایم اے عربی یا اسلامیات کرنے والوں کے مد نظر بھی لیکچرار شپ اور دنیاوی آسودگی و آسائش ہی ہوتی ہے۔ الا ماشاء اللہ..... العیاذ باللہ

193۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ.....

حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ أَتَيْتُ أَنَّهُ كَانَ يُقَالُ وَيُلُّ لِلْمُتَفَقِّهِينَ لِغَيْرِ الْعِبَادَةِ وَالْمُسْتَحْلِينَ لِلْحُرْمَاتِ بِالشُّبُهَاتِ. ❷

اوزاعی کہتے ہیں: ”کہ مجھے خبر دی گئی کہ عبادت سے خالی علماء پر افسوس کیا جاتا تھا۔ اور شبہات کے ساتھ حرام چیزوں کو حلال کرنے والوں پر افسوس کیا جاتا تھا۔“

194۔ أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ سُهَيْلٍ مَوْلَى يَحْيَى بْنِ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ

❶ اسنادہ ضعیف والحديث صحيح“ کتاب البدع، ابن وجاح ص: 89۔

❷ ”اسنادہ ضعیف“ اقتضاء العلم العمل خطیب بغدادی ص: 78 رقم: 119، شعب الایمان رقم: 1925: 1924۔

الشَّعْبِيَّ.....

عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ عَامٌ إِلَّا وَهُوَ شَرُّ مِنْ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ أَمَا إِنِّي لَسْتُ أُغْنِي عَامًا أُخْصِبَ مِنْ عَامٍ وَلَا أَمِيرًا خَيْرًا مِنْ أَمِيرٍ وَلَكِنْ عُلَمَاؤُكُمْ وَخِيَارُكُمْ وَفُقَهَاؤُكُمْ يَذْهَبُونَ ثُمَّ لَا تَجِدُونَ مِنْهُمْ خَلْفًا وَيَجِيءُ قَوْمٌ يَقْسُونَ الْأُمُورَ بِرَأْيِهِمْ. ①

مسروق کہتے ہیں کہ عبد اللہ ﷺ نے کہا: ”جو زمانہ آئے گا وہ پہلے سے برا ہی ہوگا۔ خبردار! میری یہ مراد نہیں ہے کہ ایک سال دوسرے سال سے زیادہ سرسبز و شاداب ہوگا نہ امیر، امیر سے بہتر ہوگا۔ بلکہ تمہارے علماء اور فقہاء اور صلحاء جاتے رہیں گے۔ پھر ان کا نائب تم کسی کو نہ پاؤ گے پھر ایک قوم آئے گی جو دینی معاملات میں اپنی قیاس آرائیاں کریں گی۔“

195- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ دَاوُدَ بْنَ أَبِي

هِنْدَ.....

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَاسَ إِبْلِيسُ وَمَا عُبِدَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ إِلَّا بِالْمَقَاسِ. ②

ابن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ”سب سے پہلے ابلیس نے قیاس کیا تھا اور سورج اور چاند کی پوجا قیاس ہی کی بنا پر کی گئی۔“

فوائد:..... سب سے پہلا قیاس کرنے والا شیطان تھا۔ قیاس کہتے ہیں دو چیزوں میں ایک علت ہو تو دوسری کو پہلی اصل چیز کے ساتھ ملا دینا۔ چنانچہ شیطان نے کہا کہ میں آگ سے پیدا ہوا ہوں۔ جبکہ آدم مٹی سے۔ تو آگ مٹی سے صفائی وغیرہ میں اعلیٰ ہے تو اعلیٰ چیز ہی حاکم و معبود ہوتی ہے۔ لہذا اعلیٰ، ادنیٰ کے آگے نہیں جھک سکتا۔ سو اس شیطانی فعل قیاس کا پہلا فاعل شیطان تھا۔

196- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ ابْنِ شَوْذَبٍ.....

عَنْ مَطَرٍ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ خَلَقْتَنِي مِنْ نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ قَالَ

مطر کہتے ہیں کہ حسن رحمہ اللہ نے یہ آیت پڑھی: ”تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے کچھڑ سے پیدا کیا۔“ (الاعراف: ۱۲)

① ”اسنادہ ضعیف“ الفقیہ والمتفقہ 182/1، جامع بیان العلم وفضله رقم 2007۔

② ”اسنادہ جید“ جامع بیان العلم ، رقم 1675، تفسیر طبری 131/8، الاحکام ابن حزم 1381، الفقیہ والمتفقہ،

قَاسَ إِبْلِيسُ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ قَاسَ. ❶ اور ابلیس نے قیاس کیا تھا اور وہی پہلا قیاس کرنے والا تھا۔“

197- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ.....

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي أَخَافُ أَوْ أَخْشَى أَنْ أَقِيسَ فَتَرِلًا قَدَمِي. ❷
 شععی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مسروق رحمہ اللہ نے کہا: ”میں قیاس کرنے سے خوف کھاتا ہوں اور ڈرتا ہوں کہ میرا قدم نہ پھسل جائے۔“

198- أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ.....

عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ وَاللَّهِ لَئِنْ أَخَذْتُمْ بِالْمَقَاسِ لَتُحَرِّمَنَّ الْحَلَالَ وَلَتُحِلَّنَّ الْحَرَامَ. ❸
 اسماعیل کہتے ہیں کہ شععی رحمہ اللہ نے کہا: ”اللہ کی قسم! اگر تم قیاس کو اختیار کرو گے تو تم حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرنے لگو گے۔“

فوائد: جمہور فقہاء کی ترتیب کے مطابق قیاس دینی ماخذ میں سے اگرچہ چوتھے نمبر پر آتا ہے۔ لیکن قرآن و سنت اور اجماع کے مقابلے میں یہ انتہائی حساس ہے۔ کہ ذرا سی اندازے کی غلطی دینی حکم کی تبدیلی کی صورت میں نمودار ہوتی ہے۔ لہذا اس میدان کو متبحر علماء کے لیے رہنے دینا چاہیے۔

199- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ حَدَّثَنَا أَبِي.....

عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَامِرٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا أَبْغَضَ إِلَيَّ أَرَأَيْتَ أَرَأَيْتَ يَسْأَلُ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ فَيَقُولُ أَرَأَيْتَ وَكَانَ لَا يَقَاسُ. ❹
 اسماعیل کہتے ہیں کہ عامر کہتے تھے: یہ کہنا مجھے سب سے زیادہ نا پسند ہے کہ ”تیری کیا رائے ہے؟“ آدمی اپنے ساتھی سے سوال کرتا ہے تو کہتا ہے ”تیری کیا رائے ہے؟“ اور عامر قیاس کیا نہیں کرتے تھے۔

200- أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ.....

عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ نَهَانِي أَبُو وَائِلٍ أَنْ أَجَالِسَ أَصْحَابَ ((أَرَأَيْتَ.)) ❺
 زبیر قان بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابو وائل نے ”تیری کیا رائے ہے“ کے قائل لوگوں کے پاس بیٹھنے سے منع کیا (یعنی اہل رائے سے اجتناب کی وصیت کی)۔

❶ ”اسنادہ ضعیف“ جامع بیان العلم وفضله، رقم: 1674 تفسیر طبری 131/8۔

❷ ”اسنادہ صحیح“ النقیہ والمتنفقہ رقم: 489 جامع بیان العلم وفضله رقم: 1679۔

❸ ”اسنادہ صحیح“ النقیہ والمتنفقہ 183/1۔

❹ ”اثر صحیح“ الا بآنة 517/2، رقم: 605، جامع بیان العلم، رقم: 2095۔

❺ ”اسنادہ صحیح“ الا بآنة 451/2، رقم: 416 جامع بیان العلم، رقم: 2094۔

201- أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ.....

عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَوْ أَنَّ
هُؤُلَاءِ كَانُوا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ
لَنَزَلَتْ عَامَّةُ الْقُرْآنِ يَسْأَلُونَكَ
يَسْأَلُونَكَ ❶

اسماعیل کہتے ہیں کہ شعبی رحمہ اللہ نے کہا: ”اگر یہ (اہل رائے) لوگ نبی ﷺ کے زمانہ میں ہوتے تو سارا قرآن اسی طرح نازل ہوتا کہ ”لوگ تم سے پوچھتے ہیں..... لوگ تم سے سوال کرتے ہیں.....“

فوائد:..... قرآن میں ﴿يَسْأَلُونَكَ﴾ کا لفظ 15 مرتبہ آتا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبوت کی 23 سالہ زندگی میں آپ ﷺ سے تقریباً 15 سوال ایسے ہوئے جن کا جواب قرآن میں دینا پڑا۔ ویسے اگر کوئی حکم واضح نہ ہوتا تو بھی آپ ﷺ سے دریافت کیا جاتا تھا۔ لیکن شریعت کے نامکمل ہونے کے دور میں بھی صحابہ رضی اللہ عنہم نے ((سمعنا واطعنا)) کو ہی زندگی کا اوڑھنا و بچھونا بنائے رکھا۔ دین کے متعلق نئے نئے پیدا ہونے والے سوالات بہت کم تھے۔ اصل میں سوالوں کی کثرت یہ بے عمل لوگوں کی نشانی ہوتی ہے جیسا کہ بنی اسرائیل کے لوگ کرتے تھے۔

202- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ طَلْحَةَ عَنْ مَيْمُونٍ.....

أَبِي حَمْزَةَ قَالَ قَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ يَا أَبَا
حَمْزَةَ وَاللَّهِ لَقَدْ تَكَلَّمْتُ وَلَوْ وَجَدْتُ
بُذًا مَا تَكَلَّمْتُ وَإِنَّ زَمَانًا أَكُونُ فِيهِ
فَقِيَهُ أَهْلُ الْكُوفَةِ زَمَانٌ سَوْءٌ ❷

ابو حمزہ کہتے ہیں کہ مجھے ابراہیم رحمہ اللہ نے کہا: ”اے ابو حمزہ! اللہ کی قسم میں نے کلام کیا (یعنی رائے کو اختیار کیا) اگر میں خلاصی پاتا تو کبھی کلام نہ کرتا۔ اور وہ زمانہ جس میں میں کوفہ والوں کا عالم ہوا کرتا تھا وہ (میرا) برا زمانہ ہے۔“

203- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ لَيْثٍ.....

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْوَلِيدِ
وَالْمُكَايَلَةُ يُعْنَى فِي الْكَلَامِ ❸

مجاہد کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”بدلہ دینے (مجادلہ) سے بچو یعنی باتوں کا جواب دینے سے۔“

204- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْهَدَلِيُّ.....

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ شَهِدْتُ شُرَيْحًا وَجَاءَهُ
شُعْبَى رَحِمَهُ اللّٰهُ كَهْتَةً هِيَ فِي شَرْحِ رَحِمِهِ كَاسِ حَاضِرٍ هُوَ

❶ ”اسنادہ صحیح“ روایت کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔

❷ ”اسنادہ ضعیف“ کتاب الکنى، دولاہی 158/1، حلیۃ الاولیاء 223/4۔

❸ ”اسنادہ ضعیف“ کتاب العلم، ابو خثیمہ رقم: 65، الفقیہ والمتفقہ 182/1، الاحکام، امام ابن حزم 1287/7۔

رَجُلٌ مِنْ مُرَادٍ فَقَالَ يَا أَبَا أُمَيَّةَ مَا دِيَّةُ الْأَصَابِعِ قَالَ عَشْرُ عَشْرٍ . قَالَ يَا سُبْحَانَ اللَّهِ أَسَوَاءُ هَاتَانِ؟ جَمَعَ بَيْنَ الْخِنْصِرِ وَالْإِبْهَامِ . فَقَالَ شَرِيحٌ يَا سُبْحَانَ اللَّهِ أَسَوَاءُ أَذُنُكَ وَيَدُكَ؟ فَإِنَّ الْأُذُنَ يُوَارِيهَا الشَّعْرُ وَالْكُمَّةُ وَالْعِمَامَةُ فِيهَا نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الْيَدِ نِصْفُ الدِّيَةِ . وَيَحَلُكَ : إِنَّ السُّنَّةَ سَبَقَتْ قِيَاسَكُمْ فَاتَّبِعْ وَلَا تَبْتَدِعْ فَإِنَّكَ لَنْ تَضِلَّ مَا أَخَذْتَ بِالْأَثَرِ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لِي الشَّعْبِيُّ يَا هَذَلِي لَوْ أَنَّ أَحْنَفَكُمْ قُتِلَ وَهَذَا الصَّبِيُّ فِي مَهْدِهِ أَكَانَ دِيَّتُهُمَا سَوَاءً قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَأَيُّنَ الْقِيَاسُ . ❶

ان کے پاس ”مراد“ قبیلہ سے ایک آدمی آیا، اس نے کہا: ”اے ابوامیہ! انگلیوں کی دیت کیا ہے؟“ انہوں نے کہا: ”دس، دس اونٹ۔“ اس نے کہا: ”سبحان اللہ! کیا یہ دونوں برابر ہیں؟“ اس نے چھنگلی اور انگوٹھے کو اکٹھا کر کے اشارہ کیا۔ شریح نے کہا: ”سبحان اللہ! کیا تیرے ہاتھ اور کان برابر ہیں؟“ کان کو بال اور ٹوپی اور پگڑی ڈھانپ لیتی ہے، اس میں نصف دیت ہو اور ہاتھ میں بھی نصف دیت؟ تجھ پر افسوس ہے تم پر تمہارے قیاس سے پہلے سنت گذر چکی ہے۔ سنت کی پیروی کر اور بدعت مت نکال! جب تک تو حدیث کو اختیار کرے گا ہرگز گمراہ نہیں ہوگا۔“ ابوبکر کہتے ہیں کہ مجھے شعی بنی ہاشم نے کہا: ”اے ہذلی! اگر تمہارا احنف (عقلمند آدمی) اور جھولے میں یہ بچہ قتل کیا جائے تو کیا ان کی دیت برابر ہوگی؟“ میں نے کہا: ”جی ہاں۔“ اس نے کہا: ”پھر قیاس کہاں گیا؟“

فوائد: دین کا ہر ایک کی عقل کے مطابق ہونا ضروری نہیں۔ البتہ ہر عقل کے لیے ضروری ہے کہ وہ دین کے تابع ہو۔ حکم الہی یا ارشادِ رسول آجانے کے بعد عقلی گھوڑے ووڑانا یہ شیطان العین اور اس کے حواریوں کی بُری عادت، جبکہ مؤمن کی شانِ سر تسلیم خم کرنا ہوتا ہے جس طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر دین قیاس کے مطابق ہوتا تو پاؤں کا نچلا حصہ نسبت اوپر والے کے مسح کے زیادہ موزوں تھا۔ (صحیح سنن ابوداؤد)

205۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ

قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُفْتَحُ الْقُرْآنُ عَلَى النَّاسِ حَتَّى يَقْرَأَهُ الْمَرْأَةُ وَالصَّبِيُّ وَالرَّجُلُ فَيَقُولُ الرَّجُلُ قَدْ قَرَأْتُ

معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں: ”قرآن لوگوں کے لئے کھول دیا جائے گا، حتیٰ کہ اسے عورت، بچہ اور آدمی پڑھے گا۔ پھر کوئی آدمی کہے گا: میں نے قرآن پڑھا، میری پیروی نہیں کی گئی۔“

❶ ”اسنادہ ضعیف“ ابوبکر الہذلی متروک ہے، مصنف عبدالرزاق، رقم: 17703، جامع بیان العلم وفضله

الْقُرْآنَ فَلَمْ أَتَّبِعْ وَاللَّهِ لَا قَوْمَ بِهِ فِيهِمْ
لَعَلِّي أَتَّبِعُ فَيَقُومُ بِهِ فِيهِمْ فَلَا يُتَّبِعُ
فَيَقُولُ قَدْ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فَلَمْ أَتَّبِعْ وَقَدْ
قُمْتُ بِهِ فِيهِمْ فَلَمْ أَتَّبِعْ لَا خُتُصِرَنَّ فِي
بَيْتِي مَسْجِدًا لَعَلِّي أَتَّبِعُ فَيَخْتَصِرُ فِي
بَيْتِهِ مَسْجِدًا فَلَا يُتَّبِعُ فَيَقُولُ قَدْ قَرَأْتُ
الْقُرْآنَ فَلَمْ أَتَّبِعْ وَقُمْتُ بِهِ فِيهِمْ فَلَمْ
أَتَّبِعْ وَقَدْ اخْتَصَرْتُ فِي بَيْتِي مَسْجِدًا
فَلَمْ أَتَّبِعْ وَاللَّهِ لَا تَيْنَهُمْ بِحَدِيثٍ لَا
يَجِدُونَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَمْ يَسْمَعُوهُ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ لَعَلِّي أَتَّبِعُ قَالَ مُعَاذُ
قَبَائِكُمْ وَمَا جَاءَ بِهِ فَبِإِنَّ مَا جَاءَ بِهِ
ضَلَالَةٌ ۝

اللہ کی قسم! میں اس کے ساتھ لوگوں میں کھڑا ہوں گا شاید
میری پیروی کی جائے گی۔ پھر وہ اس کے ساتھ لوگوں میں
کھڑا ہوتا ہے تو اس کی پیروی نہیں کی جاتی۔“ پھر وہ کہتا
ہے: ”میں نے قرآن پڑھا، میری پیروی نہیں کی گئی اس
کے ساتھ میں لوگوں میں کھڑا تو بھی میری پیروی نہیں کی
گئی۔ البتہ میں اپنے گھر میں مسجد بناؤں گا شاید کہ میری
پیروی کی جائے گی۔ پھر وہ اپنے گھر میں مسجد بناتا ہے تو
اس کی پیروی نہیں کی جاتی۔ تو وہ کہتا ہے: ”میں نے قرآن
پڑھا۔ میری پیروی نہیں کی گئی۔ اور میں اس کے ساتھ
لوگوں میں کھڑا ہوا تو میری پیروی نہیں کی گئی۔ اور میں نے
اپنے گھر میں مسجد بنائی تو پھر بھی میری پیروی نہیں کی گئی۔
اب میں ان کے پاس ایسی بات (یعنی بدعت) لے کر
آؤں گا جس کو وہ اللہ کی کتاب میں نہیں پائیں گے۔ اور نہ
ہی انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوگی۔ شاید کہ
میری پیروی کی جائے۔“ معاؤ نے فرمایا: ”وہ شخص جو بات
(یعنی بدعت) لے کر آئے اس سے بچو۔ کیونکہ وہ جو بات
لائے گا وہ گمراہی ہوگی۔“

فوائد: یہ بات تجربے سے ثابت ہے کہ غرائب کا متلاشی دین میں غلط باتوں کو رواج دینے
کا باعث بنتا ہے۔ لہذا لوگوں کی راہنمائی معروف باتوں کے ذریعے ہی کرنی چاہیے۔ آج کل اکثر خطباء
اپنے خطاب کو چمکانے کے لیے نہ جانے کہاں کہاں سے من گھڑت واقعات ڈھونڈ لاتے ہیں اور بلکہ
ہماری تحقیق کے مطابق کئی واعظین خود بہت بڑے وضاع (من گھڑت) ہوتے ہیں اور اس کے ذریعہ
عوام میں اپنی دھاگ بٹھاتے ہیں۔

[23].....بَاب فِي كَرَاهِيَةِ اخْذِ الرَّأْيِ

رائے کو اختیار کرنے کی برائی کا بیان

206- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ.....

ہو ابن مغول قال: قال لي الشعبي ما
حدثتوك هؤلاء عن رسول الله ﷺ
فخذ به وما قالوه برأيهم قاله في
الحش. ①

ابن مغول کہتے ہیں کہ مجھے شعبی نے کہا: ”جو بات یہ لوگ
تمہیں رسول اللہ ﷺ سے نقل کر کے سنائیں اسے لے
لو اور جو اپنی رائے سے کہیں اسے گندگی کے ڈھیر پر پھٹک
دو۔“

207- أَخْبَرَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ.....

أَخْبَرَنِي رَجَاءُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ
سَمِعْتُ عَبْدَةَ بْنَ أَبِي لُبَابَةَ يَقُولُ قَدْ
رَضِيتُ مِنْ أَهْلِ زَمَانِي هَؤُلَاءِ أَنْ لَا
يَسْأَلُونِي وَلَا أَسْأَلُهُمْ إِنَّمَا يَقُولُ
أَحَدُهُمْ أَرَأَيْتَ أَرَأَيْتَ. ②

رجاء بن ابوسلمہ کہتے ہیں کہ میں نے عبدہ بن ابولبابہ کو یہ
کہتے ہوئے سنا کہ میں اپنے زمانہ والوں سے اس بات کو
پسند کرتا ہوں کہ نہ وہ مجھے سے سوال کریں اور نہ میں ان
سے سوال کروں۔ وہ صرف یہی کہنا جانتے ہیں: ”کہ تمہارا
کیا خیال ہے، تمہارا کیا خیال ہے؟“

208- أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ خَطَّ لَنَا
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا خَطًّا ثُمَّ قَالَ هَذَا
سَبِيلُ اللَّهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوطًا عَنْ يَمِينِهِ
وَعَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ هَذِهِ سُبُلٌ عَلَى كُلِّ
سَبِيلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُو إِلَيْهِ ثُمَّ تَلَا: وَأَنَّ
هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا
تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ. ③

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے لئے رسول
اللہ ﷺ نے ایک دن خط کھینچا، پھر فرمایا: ”یہ اللہ کا راستہ
ہے۔“ پھر اس کے دائیں بائیں اور خط کھینچے، پھر فرمایا: ”یہ
دیگر راستے ہیں، ان میں سے ہر راستہ پر شیطان ہے، جو
اپنی طرف بلاتا ہے۔“ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی:
”بے شک یہ میرا سیدھا راستہ ہے اس کی پیروی کرو اور
دیگر راستوں کی پیروی نہ کرو۔ ورنہ وہ تمہیں اس کے راستہ
سے ہٹا دیں گے۔“ (انعام: ۱۵۳)

① ”اسنادہ صحیح“ الابیانہ 517/2، رقم: 607، الاحکام فی اصول الاحکام 1030/6، جامع بیان العلم رقم: 1066۔

② ”اسنادہ حسن“ تاریخ ابی زرعہ رقم: 743۔

③ ”اسنادہ حسن“ مسند احمد 565، 435/1، شرح السنۃ 196/1 رقم: 97 کتاب السنۃ، مروزی رقم: 11، 12۔

فوائد: اس سے معلوم ہوا کہ صراطِ مستقیم صرف ایک ہی ہے، جو سیدھا اللہ کی طرف لے جاتا ہے۔ جس کے بارے وضاحت کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ ہے جس پر میں اور میرے ساتھی ہیں (ترمذی، صحیح) اس سے معلوم ہوا قرآن وحدیث ہی دنیا و آخرت کی کامیابی کی ضمانت ہیں۔

209- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ

عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ﴾ (النعام: ۱۵۳) قَالَ الْبَدْعُ وَالشُّبُهَاتُ ❶
مجاہد اللہ تعالیٰ کا فرمان: ”اور راستوں کی پیروی نہ کرو“ کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ بدعت اور شبہات کی پیروی چھوڑ دو۔

210- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنبَأَنَا

عَمْرُو بْنُ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نَجْلِسُ عَلَى بَابِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ فَإِذَا خَرَجَ مَشِينَا مَعَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَجَاءَنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ فَقَالَ أَخْرَجَ إِلَيْكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَعْدَ قُلْنَا لَا فَجَلَسَ مَعَنَا حَتَّى خَرَجَ فَلَمَّا خَرَجَ قُمْنَا إِلَيْهِ جَمِيعًا فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنِّي رَأَيْتُ فِي الْمَسْجِدِ إِنْفًا أَمْرًا أَنْكَرْتُهُ وَلَمْ أَرِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ إِلَّا خَيْرًا قَالَ فَمَا هُوَ فَقَالَ إِنِّي عِشْتُ فَسْتَرَاهُ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَسْجِدِ قَوْمًا حَلَقًا جُلُوسًا يَنْتَظِرُونَ الصَّلَاةَ فِي كُلِّ حَلَقَةٍ رَجُلٌ وَفِي أَيْدِيهِمْ حَصَى فَيَقُولُ كَبُرُوا مِائَةً

عمر بن یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود کے دروازے پر صبح کی نماز سے پہلے بیٹھتے تھے، جب آپ باہر آتے تو ہم آپ کے ساتھ مسجد کی طرف جاتے۔ ہمارے پاس ابو موسیٰ اشعرئ آئے تو انہوں نے کہا: ”ابو عبدالرحمن! ابھی باہر نہیں آئے؟“ ہم نے کہا: ”نہیں۔“ پھر وہ بھی ہمارے ساتھ بیٹھ گئے، حتیٰ کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود باہر آئے۔ جب وہ باہر آئے تو ہم سب ان کی طرف کھڑے ہوئے، ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اے ابو عبدالرحمن! میں نے مسجد میں ابھی ایک کام دیکھا ہے، وہ مجھے برا معلوم ہوا ہے اور اللہ کا شکر ہے کہ میں نے بہتر ہی دیکھا ہے عبداللہ بن مسعود نے کہا: ”وہ کیا ہے؟“ ابو موسیٰ نے کہا: ”اگر آپ زندہ رہے تو اسے دیکھ لیں گے۔“ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”میں نے ایک جماعت کو حلقوں کی شکل میں مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا۔ وہ نماز کا انتظار کر رہے تھے۔ ہر حلقہ میں

فَيَكْبُرُونَ مِائَةً فَيَقُولُ هَلَّلُوا مِائَةً
فِيَهَلِّلُونَ مِائَةً وَيَقُولُ سَبِّحُوا مِائَةً
فَيَسَبِّحُونَ مِائَةً قَالَ فَمَاذَا قُلْتُ لَهُمْ
قَالَ مَا قُلْتُ لَهُمْ شَيْئًا اَنْتَظَارَ رَأْيِكَ
وَاَنْتَظَارَ أَمْرِكَ قَالَ أَفَلَا أَمَرْتَهُمْ أَنْ
يَعْبُدُوا سَيِّئَاتِهِمْ وَضَمِنْتُ لَهُمْ أَنْ لَا
يَضِيعَ مِنْ حَسَنَاتِهِمْ ثُمَّ مَضَى وَمَضَيْنَا
مَعَهُ حَتَّى أَتَى حَلَقَةً مِنْ تِلْكَ الْحِلَقِ
فَوَقَفَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ مَا هَذَا الَّذِي أَرَاكُمْ
تَصْنَعُونَ قَالُوا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ
حَصَصِي نَعْدُ بِهِ التَّكْبِيرَ وَالتَّهْلِيلَ
وَالْتَسْبِيحَ قَالَ فَعْبُدُوا سَيِّئَاتِكُمْ فَأَنَا
ضَامِنٌ أَنْ لَا يَضِيعَ مِنْ حَسَنَاتِكُمْ
شَيْءٌ وَيَحْكُمُ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا أَسْرَعَ
هَلَكَتِكُمْ هَؤُلَاءِ صَحَابَةُ نَبِيِّكُمْ ﷺ
مُتَوَافِرُونَ وَهَذِهِ ثِيَابُهُ لَمْ تَبَلْ وَآيَتُهُ
لَمْ تُكْسَرْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ
لَعَلَى مِلَّةٍ هِيَ أَهْدَى مِنْ مِلَّةِ مُحَمَّدٍ أَوْ
مُفْتَبِحُ بَابِ ضَلَالَةٍ قَالُوا وَاللَّهِ يَا أَبَا
عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا أَرَدْنَا إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ
وَكَمْ مِنْ مُرِيدٍ لِلْخَيْرِ لَنْ يُصِيبَهُ إِنْ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَنَا أَنَّ قَوْمًا
يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ
وَأَيْمَ اللَّهِ مَا أَدْرِي لَعَلَّ أَكْثَرَهُمْ مِنْكُمْ

ایک آدمی ہے اور ان کے ہاتھوں میں کنکریاں ہیں وہ کہتا ہے: سو بار اللہ اکبر پڑھو تو وہ سو بار ”اللہ اکبر“ پڑھتے ہیں۔ پھر وہ کہتا ہے: سو بار ”لا الہ الا اللہ“ پڑھو تو وہ سو بار ”لا الہ الا اللہ“ پڑھتے ہیں۔ پھر وہ کہتا ہے: سو بار ”سبحان اللہ“ کہو تو وہ سو بار ”سبحان اللہ“ کہتے ہیں۔ ”عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ”پھر تو نے ان سے کیا کہا؟“ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”میں نے آپ کی رائے کا انتظار کرتے ہوئے اور آپ کے کام کا انتظار کرتے ہوئے ان سے کچھ نہیں کہا۔“ انہوں نے کہا: ”کیا تم نے انہیں حکم نہیں دیا تھا کہ وہ اپنی برائیوں کو شمار کریں؟“ اور اور ان کو ضمانت دینا تھی اس طرح سے نہ گننے سے ان کی نیکیاں ضائع نہیں ہوں گی۔“ پھر وہ چلے اور ہم بھی آپ کے ساتھ چلے۔ حتیٰ کہ آپ ان حلقوں میں سے ایک کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: ”یہ کیا ہے، جو میں تمہیں کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں؟“ انہوں نے کہا: ”اے ابو عبداللہ! ہم ان کنکریوں کے ساتھ اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ کو شمار کرتے ہیں۔“ انہوں نے فرمایا: ”اپنی برائیوں کو شمار کرو۔“ میں ضامن ہوں کہ نہ گننے سے تمہاری نیکیوں سے کوئی چیز ضائع نہیں ہوگی۔ اے محمد ﷺ کی امت! تم پر افسوس ہے کہ تم کتنی جلدی ہلاک ہو رہے ہو۔ یہ تمہارے نبی ﷺ کے صحابہ کثرت سے موجود ہیں۔ اور آپ ﷺ کے کپڑے ابھی بوسیدہ نہیں ہوئے اور ان کے برتن ابھی ٹوٹے۔ مجھے اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یا تو تم ایسے (بدعت والے) طریقے پر ہو جس میں محمد ﷺ کے طریقہ سے

ثُمَّ تَوَلَّى عَنْهُمْ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ
رَأَيْنَا عَامَّةَ أُولَئِكَ الْحَلْقِ يُطَاعُونَا
يَوْمَ النَّهْرِ وَإِنْ مَعَ الْخَوَارِجِ ❶

زیادہ ہدایت ہے یا تم نے گمراہی کا دروازہ کھولا ہوا ہے“
انہوں نے کہا: ”اے ابو عبد الرحمن! اللہ کی قسم! ہم نے تو
صرف بھلائی کا ارادہ کیا تھا۔“ انہوں نے کہا: ”بہت سے
لوگ نیکی کا ارادہ کرتے ہیں مگر انہیں نیکی حاصل نہیں ہوتی۔
رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ”ایک قوم قرآن پڑھے گی
جو ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا۔ اور اللہ کی قسم! میں
نہیں جانتا شاید کہ ان کے اکثر تم سے ہی ہوں۔“ پھر آپ ان
کے پاس سے واپس آئے۔ عمرو بن سلمہ کہتے ہیں ”ہم نے
ان حلقوں کے تمام لوگوں کو دیکھا۔ جو نہروان کے دن
خارجیوں کے ساتھ مل کر ہمارے خلاف جنگ کر رہے تھے۔“

فوائد: اس سے قبل تین باتیں معلوم ہوئیں (۱) صحابہ رضی اللہ عنہم کا آپس میں اہل علم کا اکرام کرنا
(۲) بدعت کو اچھائی سمجھ کر اپنایا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ بدعت معروف گناہوں سے بھی کئی گنا خطرناک ہوتی
ہے۔ کیونکہ گناہ کرنے والے آخر دل کی خلش کے ہاتھوں مجبور ہو کر توبہ کر لیتے ہیں، جب کہ بدعتی کا ساری
زندگی اس سے جان چھڑانا مشکل ہوتا ہے۔ (۳) سب سے افضل عبادت ذکر اللہ بھی اگر سنت سے ہٹ کر
کیا جائے گا تو وہ بھی باعث ضلالت و ندامت ہوگا۔ آج ہر مسلمان اپنے عمل کا جائزہ لے کہ وہ شریعت الہی
کے مطابق چل رہا ہے یا کسی مولوی صاحب کے خود ساختہ دین کا پیروکار ہے؟ (العیاذ باللہ)

211- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبٍ

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ عَبْدُ
اللَّهِ اتَّبِعُوا وَلَا تَبْتَدِعُوا فَقَدْ كُفِيتُمْ ❷
ابو عبد الرحمن کہتے ہیں کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”(سنت کی)
اتباع کرو اور بدعت مت نکالو۔ تمہیں یہی نصیحت کافی ہے۔“

فوائد: کیونکہ اتباع رسول باعث اطمینان ہے جب کہ نیا کام (بدعت) باعث خلجان ہے کہ یہ
بارگاہ الہی میں مقبول ہوتا بھی ہے کہ نہیں۔ لہذا عقلمندوں کی ترجیح پہلی ہوگی۔

212- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ

❶ ”اسنادہ جید“ مصنف ابن ابی شیبہ 306/15 رقم، المعجم الكبير رقم: 8636، امام احمد اور ترمذی رحمہما اللہ نے
مختصر ذکر کیا ہے۔ 444/1، ترمذی کتاب الفتن، باب صفة المارقة۔

❷ ”اسنادہ ضعیف“ جامع التحصيل ص: 254 کتاب الزہد امام وکیع رقم: 315، کتاب الزہد، امام احمد ص: 162۔

عَنْ أَبِيهِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ
خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَحَمِدَ اللَّهَ
وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَفْضَلَ الْهُدَى
هُدَى مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرُّ الْأُمُورِ
مُحَدَّثَاتُهَا وَكُلُّ بَدْعٍ ضَلَالَةٌ ❶

جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہمیں رسول
اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا:
”سب سے افضل طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے اور
بدترین کام نئے کام (بدعات) ہیں۔ اور ہر بدعت گمراہی
ہے۔“

فوائد: آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق بدعت بلا تفریق گمراہی ہے، یعنی بدعت حسنہ و سیئہ
کو الگ الگ کرنا غلط ہے۔ حدیث کے مطابق بدعت ایسی چیز کو کہتے ہیں جو دین اسلام میں نئی ایجاد کی گئی
ہو۔ اور وہ اس سے نہ ہو۔ لہذا بدعت ہر ایسا کام ہے جس کو حصول تقرب کے لیے کیا جائے، جبکہ قرآن و سنت
سے اس کی کوئی دلیل ملتی ہو نہ ہی خیر القرون۔ صحابہ و تابعین وغیرہم کے دور سے اس کی تائید ہوتی ہو۔

213- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ أَسْلَمَ الْمَنْقَرِيِّ

عَنْ بِلَازِ بْنِ عَصْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ
اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ وَكَانَ إِذَا كَانَ
عَشِيَّةَ الْخَمِيسِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قَامَ
فَقَالَ إِنَّ أَصْدَقَ الْقَوْلِ قَوْلُ اللَّهِ وَإِنَّ
أَحْسَنَ الْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ ﷺ
وَالشَّقَى مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ وَإِنَّ
شَرَّ الرِّوَايَا رَوَايَا الْكَذِبِ وَشَرُّ الْأُمُورِ
مُحَدَّثَاتُهَا وَكُلُّ مَا هُوَ آتٍ قَرِيبٌ ❷

بلاز بن عصمتہ کہتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
کو کہتے ہوئے سنا جب کہ آپ ہر جمعرات کے پچھلے پہر
وعظ فرمایا کرتے تھے۔ پس آپ نے فرمایا: ”سب سے
سچی بات اللہ کی ہے اور سب سے اچھا طریقہ محمد ﷺ کا
طریقہ ہے۔ اور بد نصیب وہ شخص ہے جو اپنی ماں کے پیٹ
سے ہی بد نصیب پیدا ہوا۔ اور سب سے برے راوی وہ ہیں
جو جھوٹ کو روایت کرنے والے ہیں اور سب سے برے
کام بدعات ہیں۔ ہر چیز جو آنے والی ہے وہ قریب ہے۔“

214- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عِيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَيُّوبَ

❶ ”اسنادہ حسن“ کتاب السنۃ، ابن ابی عاصم، رقم 24، کتاب السنۃ، مروزی، رقم: 73، الابانۃ، رقم: 148، صحیح
مسلم، کتاب الجمعۃ باب رفع الصوت فی الخطبۃ حدیث: 2002، سنن النسائی، کتاب العیدین، باب کیف الخطبۃ
حدیث: 1577

❷ صحیح البخاری، کتاب الاعتصام و السنۃ باب الاقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ حدیث: 6098۔ سنن ابن ماجہ، المقدمہ
باب اجتناب البدع والجدل 46۔

عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ مَا أَخَذَ رَجُلٌ بِيَدَعَةٍ فَرَجَعَ سُنَّةً ❶
ابن سیرین کہتے ہیں کہ جو آدمی بدعت کو پکڑ لے وہ سنت کی طرف نہیں لوٹتا۔

215- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ.....

عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْإِثْمَةَ الْمُضِلِّينَ ❷
ثوبان کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں اپنی امت کے حق میں گمراہ کرنے والے حکمرانوں سے ڈرتا ہوں۔“

فوائد: حکمران جب گمراہی پر آمادہ ہو جائیں تو بگاڑ پیدا ہوتے دیر نہیں لگتی۔ کیونکہ لوگ اپنے بادشاہوں کے دین پر ہوتے ہیں جیسا کہ ہمارے ملک کی اکثریت کا حال ہے۔

216- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو الْوَلِيدِ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ.....

عَنْ حَيَّةِ بِنْتِ أَبِي حَيَّةٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَجُلٌ بِالظَّهِيرَةِ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللَّهِ مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتَ قَالَ أَقْبَلْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي فِي بُغَاءٍ لَنَا فَاذْطَلَقَ صَاحِبِي يَبْغِي وَدَخَلْتُ أَنَا أَسْتَظِلُّ بِالظِّلِّ وَأَشْرَبُ مِنَ الشَّرَابِ فَقُمْتُ إِلَى لُبَيْنَةٍ حَامِضَةٍ رُبَّمَا قَالَتْ فَقُمْتُ إِلَى ضَيْحَةٍ حَامِضَةٍ فَسَقَيْتُهُ مِنْهَا فَشَرِبَ وَشَرِبْتُ قَالَتْ وَتَوَسَّمْتُهُ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللَّهِ مَنْ أَنْتَ فَقَالَ أَنَا أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ أَنْتَ أَبُو بَكْرٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِي

حیة بنت ابو حیة کہتی ہیں: دوپہر کے وقت ہمارے پاس ایک آدمی آیا، میں نے کہا: ”اے اللہ کے بندے: تو کہاں سے آیا ہے؟“ اس نے کہا: ”میں اور میرا ساتھی اپنی کوئی چیز تلاش کرنے آئے ہیں۔ میرا ساتھی تلاش کرنے لگا اور میں سایہ حاصل کرنے اور پانی پینے کے لئے آیا ہوں۔“ میں اٹھ کر تھوڑا سا کھٹا دودھ لائی اور بعض اوقات حیة نے کہا: ”میں کھٹا دھ لائی۔ میں نے اس سے اس آدمی کو پلایا تو اس نے پی لیا اور میں نے بھی پیا۔ حیة کہتی ہیں کہ میں نے اس کا تعارف پوچھا اور کہا: ”اے اللہ کے بندے تو کون ہے؟“ اس نے کہا: ”میں ابو بکر ہوں۔“ میں نے کہا: ”کیا تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھی ابو بکر ہو، جن کی خبر ہم نے سنی

❶ ”اسنادہ ضعیف“ الباعث، ابوشامہ المقدسی ص: 26۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب هلاك هذه الامة، حديث: 7187- سنن ابی داود، کتاب الفتن، باب ذكر الفتن ودلائلها، حديث: 4252- جامع ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی الاثمة المضلین حديث: 2230۔

سَمِعْتُ بِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ فَذَكَرْتُ
عَزُونا خَنَعًا وَعَزُوةً بَعْضًا بَعْضًا فِي
الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْأُلْفَةِ
وَأَطْنَابِ الْفَسَاطِيطِ وَشَبَّلِكَ ابْنُ
عَوْنٍ أَصَابِعَهُ وَوَصَفَهُ لَنَا مُعَاذُ
وَشَبَّلِكَ أَحْمَدُ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللَّهِ
حَتَّى مَتَى تَرَى أَمْرَ النَّاسِ هَذَا قَالَ مَا
اسْتَقَامَتِ الْأَئِمَّةُ قُلْتُ مَا الْأَئِمَّةُ قَالَ
أَمَّا رَأَيْتَ السَّيِّدَ يَكُونُ فِي الْحَوَاءِ
فَيَتَّبِعُونَهُ وَيَطِيعُونَهُ فَمَا اسْتَقَامَ
أُولَئِكَ . ❶

ہے؟“ اس نے کہا: ”جی ہاں۔“ حیات کہتی ہیں: ”پھر میں
نے خنعم سے اپنے جنگ کرنے کا ذکر کیا اور ہمارے ایک
دوسرے سے جاہلیت میں جنگ کرنے کا بھی ذکر کیا۔ اور
ان چیزوں کا ذکر کیا جو ہمیں اللہ نے آپس میں اُلفت و
اتفاق دیا اور خیموں کی رسیوں کی مانند کس دیا۔ اور ابن
عون نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسری میں داخل کیا اور اسے
ہمارے لیے معاذ رضی اللہ عنہ نے بھی بیان کیا اور احمد نے بھی اپنی
انگلیاں ایک دوسری میں ڈالیں۔ میں نے کہا: ”اے اللہ
کے بندے! تم کب تک لوگوں کو اس حالت میں دیکھتے
رہو گے؟“ اس نے کہا: ”جب تک پیشوا درست رہیں گے۔“
”میں نے کہا: ”پیشوا کون ہیں؟“ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”کیا
تو نے نہیں دیکھا کہ محلہ میں سردار ہوتا ہے لوگ اس کی
پیروی کرتے ہیں اور اس کی بات مانتے ہیں۔ تو یہ لوگ
جب تک درست رہے، تمہارے حالات درست رہیں
گے۔“

فوائد: معلوم ہوا معاشروں کی اصلاح کا انحصار ان کے امیروں، ان کے سرداروں پر ہے۔

217- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَخٍ لِعَدِيِّ بْنِ
أَرْطَاةَ.....

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ إِنَّ أَخَوْفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ
الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ.

ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”میں تم پر گمراہ کرنے والے پیشواؤں سے زیادہ خوف رکھتا
ہوں۔“

218- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بَيَانَ بْنِ أَبِي بَشِيرٍ.....

عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلَ
قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ كَهْتَبَةً هِيَ: أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَبِيلَهُ أَمْسَاسٍ مِنْ

ایک عورت کے پاس گئے۔ جس کا نام زینب تھا۔ قیس کہتے ہیں: کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ وہ بولتی نہیں ہے۔ ”لوگوں نے کہا: ”اس نے چپ رہ کر حج کرنے کی نیت کی ہے۔“ ابوبکر نے کہا: ”تو بات کر، یہ حلال نہیں ہے، یہ جاہلیت کے کاموں سے ہے۔“ راوی کہتا ہے: ”وہ بولنے لگی۔“ اس نے کہا: ”تو کون ہے؟“ ابوبکر نے کہا: ”میں مہاجرین میں سے ایک آدمی ہوں۔“ اس نے کہا: ”کون سے مہاجرین؟“ ابوبکر نے کہا: ”قریش کے مہاجرین۔“ اس نے کہا: ”تم کونسے قریش سے ہو؟“ ابوبکر نے کہا: ”تم بہت سوال کرنے والی ہو، میں ابوبکر ہوں۔“ اس نے کہا: ”ہم اس درست حالت پر کب تک قائم رہیں گے جس کو اللہ تعالیٰ جاہلیت کے بعد لایا؟“ ابوبکر نے کہا: ”جب تک تمہارے پیشوا تمہارے ساتھ سیدھے اور درست رہے۔“ اس نے کہا: ”کون سے پیشوا؟“ انہوں نے کہا: ”کیا تمہاری قوم کے سردار، اور بزرگ نہیں ہیں کہ جو ان کو حکم دیتے ہیں تو وہ ان کی بات کو مانتے ہیں؟“ اس نے کہا: ”کیوں نہیں۔“ انہوں نے کہا: ”وہ لوگوں کے لئے ان کی طرح ہوں گے۔“

أَبُو بَكْرٍ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ أَحْمَسَ يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ قَالَ فَرَاهَا لَا تَتَكَلَّمُ فَقَالَ مَا لَهَا لَا تَتَكَلَّمُ قَالُوا نَوْتُ حَبَّةٍ مُصْمِتَةٍ. فَقَالَ لَهَا تَكَلَّمِي فَإِنَّ هَذَا لَا يَحِلُّ هَذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ. قَالَ فَتَكَلَّمْتُ فَقَالَتْ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا أَمْرُؤٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ. قَالَتْ مِنْ أَيِّ الْمُهَاجِرِينَ؟ قَالَ مِنْ قُرَيْشٍ. قَالَتْ فَمِنْ أَيِّ قُرَيْشٍ أَنْتَ؟ قَالَ إِنَّكَ لَسْتُ لَسْتُ أَنَا أَبُو بَكْرٍ. قَالَتْ مَا بَقَاؤُنَا عَلَى هَذَا الْأَمْرِ الصَّالِحِ الَّذِي جَاءَ اللَّهُ بِهِ بَعْدَ الْجَاهِلِيَّةِ؟ فَقَالَ بَقَاؤُكُمْ عَلَيْهِ مَا اسْتَقَامَتْ بِكُمْ أَيْمَتُكُمْ قَالَتْ وَمَا الْأَيْمَةُ؟ قَالَ أَمَا كَانَ لِقَوْمِكَ رُؤَسَاءُ وَأَشْرَافٌ يَأْمُرُونَهُمْ فَيَطِيعُونَهُمْ؟ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَهُمْ مِثْلُ أُولَئِكَ عَلَى النَّاسِ. ①

219- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ.....

واصل سے بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت جس کا نام عائذہ تھا اس نے کہا: میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو مردوں اور عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے دیکھا اور وہ فرما رہے تھے: ”جو کوئی تم میں سے (اس فتنوں اور بدعات کے زمانہ

عَنْ وَاصِلٍ عَنِ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا عَائِذَةُ قَالَتْ رَأَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يُوصِي الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ وَيَقُولُ مَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ مِنْ امْرَأَةٍ أَوْ رَجُلٍ فَالْسَمَتْ

الْأَوَّلَ فَإِنَّكُمْ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ السَّمْتُ الطَّرِيقُ. ❶

(کو) پائے تو پہلی خصلت اور راستہ اپنائے ہاں پہلی خصلت اور راستہ اپنائے تو تم فطرت پر رہو گے۔“ عبد اللہ نے کہا:

”سمت راستہ کو کہتے ہیں۔“

فوائد: راستے کے چناؤ میں پہلے لوگوں کے راستے کا انتخاب کرنا چاہیے یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کا راستہ کیونکہ یہ لوگ دین فطرت، شریعت، حقیقت اور سچائی کے زیادہ قریب تھے۔

220- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْنَةَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ قَالَ لِي عُمَرُ هَلْ تَعْرِفُ مَا يَهْدِمُ الْإِسْلَامَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ يَهْدِمُهُ زَلَّةُ الْعَالِمِ وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتَابِ وَحُكْمُ الْأَئِمَّةِ الْمُضِلِّينَ. ❷

زیاد بن حدیر کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: ”کیا تو جانتا ہے کہ اسلام کو کونسی چیز گرا دیتی ہے؟“ حدیر کہتے ہیں: میں نے کہا: ”نہیں۔“ انہوں نے کہا: ”عالم کا پھسل جانا اسے گرا دیتا ہے۔ کتاب کے ساتھ منافق کا جھگڑا، اور گمراہ کرنے والے پیشواؤں کا حکم۔“

فوائد: سوا اسلام کی بربادی کا باعث بننے والے یہ تین گروہ ہیں (۱) عالم جب یہ سیدھی راہ سے بہک جائیں تو کثیر عوام کو بھی ساتھ لے ڈوبتے ہیں (۲) اسی طرح دل سے اسلام کو نہ ماننے والا جب قرآن کو لے کر بحث و مناظرے کے میدان میں اتر آئے (۳) اور گمراہ حکمران۔ آج تک انہیں تین طبقوں نے دین کو نقصان پہنچایا ہے۔

221- أَخْبَرَنَا هَارُونُ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ لَا تُجَالِسُوا أَصْحَابَ الْخُصُومَاتِ فَإِنَّهُمْ يَخُونُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ. ❸

حکم بیان کرتے ہیں کہ محمد بن علی نے کہا: ”جھگڑا کرنے والوں کے پاس مت بیٹھو۔ کیونکہ وہ اللہ کی آیات میں مداخلت کرتے ہیں۔“

222- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُبَارَكٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ سُنَّتُكُمْ وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ. بَيْنَهُمَا بَيْنٌ

مبارک بیان کرتے ہیں کہ حسن نے کہا: ”اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ تمہاری حقیقی راہ دین دو

❶ ”اسنادہ صحیح“ مصنف ابن ابی شیبہ 113/14، رقم: 17856، طبقات ابن سعد 358/8۔

❷ ”اسنادہ صحیح“ الابانة، رقم: 641، 643، الفقیہ والمتفقہ رقم: 607، جامع بیان العلم رقم: 1867۔

❸ ”اسنادہ ضعیف“ الابانة رقم: 384۔

گروہوں کے درمیان ہے۔ افراط کرنے والوں اور اس سے دُور رہنے والوں کے درمیان ہے۔ اللہ تم پر رحم کرے، اسی پر قائم رہو۔ کیونکہ گزشتہ زمانہ میں اہل سنت کم تھے اور آئندہ بھی کم ہوں گے۔ اہل سنت وہ لوگ ہیں جو عیش کرنے والوں کے ساتھ ان کی عیش میں شامل نہ ہوئے۔ اور نہ اہل بدعت کے ساتھ ان کی بدعت میں شامل ہوئے۔ اور اپنے رب سے ملتے وقت تک اپنے طریقہ پر قائم رہے۔ اللہ نے چاہا تو تم بھی ایسے ہی رہو۔“

الْغَالِي وَالْجَافِي فَاصْبِرُوا عَلَيْهَا رَحِمَكُمُ اللَّهُ فَإِنَّ أَهْلَ السُّنَّةِ كَانُوا أَقْلَ النَّاسِ فِيمَا مَضَى وَهُمْ أَقْلُ النَّاسِ فِيمَا بَقِيَ الَّذِينَ لَمْ يَذْهَبُوا مَعَ أَهْلِ الْإِتْرَافِ فِي إِتْرَافِهِمْ وَلَا مَعَ أَهْلِ الْبِدْعِ فِي بِدْعِهِمْ وَصَبِرُوا عَلَى سُنَّتِهِمْ حَتَّى لَقُوا رَبَّهُمْ فَكَذَلِكَمُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَكُونُوا. ❶

فوائد:..... اسلام افراط و تفریط کے درمیان راہ اعتدال کا نام ہے۔ لہذا ہر کام میں میانہ روی مقصود اسلام ہے۔ 223۔ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ وَمَالِكِ ابْنِ الْحَارِثِ

عبدالرحمن بن یزید سے منقول ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”سنت میں درمیانی چال چلنا، بدعت میں کوشش کرنے سے بہتر ہے۔“

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ الْقَصْدُ فِي السُّنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الْاجْتِهَادِ فِي الْبِدْعَةِ. ❷

[24]..... بَابُ الْإِقْتِدَاءِ بِالْعُلَمَاءِ علماء کی پیروی کرنے کا بیان

224۔ أَخْبَرَنَا مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ عَنْ شَرِيكِ

ابوحزہ بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم رحمہ اللہ نے کہا: ”میں نے ایسے لوگ پائے (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) اگر ان میں سے کوئی شخص ناخن کے برابر آگے نہ بڑھتا، تو میں بھی آگے نہ بڑھتا، کسی قوم کی ذلت کے لئے کافی ہے کہ ان (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کے فعل کی مخالفت کی جائے۔“

عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَقَدْ أَدْرَكْتُ أَقْوَامًا لَوْ لَمْ يُجَاوِزْ أَحَدُهُمْ ظُفْرًا لَمَا جَاوَزَتْهُ كَفَى إِزْرَاءً عَلَى قَوْمٍ أَنْ تُخَالَفَ أَفْعَالُهُمْ. ❸

❶ ”اسنادہ ضعیف“ الباعث ابوشامہ، ص: 26۔ مفتاح السنة، سیوطی ص 36۔

❷ ”اسنادہ جید“ شرح اصول اعتقاد اہل السنة رقم: 14، 114۔ جامع بیان العلم، رقم: 2334۔

❸ ”اسنادہ ضعیف والسنن صحیح“ حلیۃ الاولیاء 227/4۔

225- أَخْبَرَنَا يَعْلَى

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ أَطِيعُوا
اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولَى الْأَمْرِ
مِنْكُمْ قَالَ أُولُو الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ وَطَاعَةُ
الرَّسُولِ اتِّبَاعُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ ❶

عبدالملک بیان کرتے ہیں کہ عطاء نے یہ آیت پڑھی: ”اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکمرانوں کی اطاعت کرو۔“ (النساء: ۵۹) انہوں نے کہا: ”اولی الامر سے مراد علم اور فقہ والے ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرنا قرآن اور سنت کی پیروی کرنا ہے۔“

فوائد: ”اولی الامر“ سے علماء و حکمران دونوں ہی مراد لیے جاتے ہیں، جب کہ عطاء اس سے اہل علم مراد لیتے ہیں۔ یعنی علماء کی اطاعت بھی ضروری ہے، لیکن ان کی اطاعت ان کاموں میں ہوگی جو کہ قرآن و سنت سے ثابت ہوں کیونکہ ”اللہ“ اور ”رسول“ کے لفظ کے ساتھ تو ”اطیعوا“ آیا ہے جب کہ ”اولی الامر“ اس سے خالی ہے لہذا علماء کی اطاعت ان کی اطاعت کے تابع ہوگی۔ جیسا کہ متفق علیہ حدیث (لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ) خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی کوئی اطاعت نہیں۔

226- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَدَهَمَ قَالَ سَأَلْتُ
ابْنَ شُبْرُمَةَ عَنْ شَيْءٍ وَكَانَتْ عِنْدِي
مَسْأَلَةٌ شَدِيدَةٌ فَقُلْتُ رَحِمَكَ اللَّهُ أَنْظُرْ
فِيهَا قَالَ إِذَا وَضَحَ لِي الطَّرِيقُ
وَوَجَدْتُ الْأَثَرَ لَمْ أَحْبَسْ ❷

ابراہیم بن ادہم کہتے ہیں کہ میں نے ابن شبرمہ سے کوئی مسئلہ پوچھا اور وہ مسئلہ میرے نزدیک بہت اہم تھا، میں نے کہا: ”اللہ آپ پر رحم کرے اس میں غور کیجئے۔“ انہوں نے کہا: ”جب راستہ میرے لئے واضح ہو جائے گا اور جب میں کوئی حدیث پالوں گا تو میں اسے اپنے پاس نہیں رکھوں گا۔“

227- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ

حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ
سُلَيْمَانُ بْنُ جَابِرٍ مِنْ أَهْلِ هَجَرَ قَالَ
قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِي رَسُولُ

عوف کہتے ہیں کہ ایک آدمی جس کا نام سلیمان بن جابر ہے جو کہ ہجر والوں سے تھا۔ اس نے کہا: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”علم سیکھو

❶ ”اسنادہ صحیح“ الفقیہ والمتفقہ، رقم: 101، تفسیر طبری 147/5، الدر المنثور 176/2۔

❷ ”اسنادہ صحیح، امام دارمی رحمہ اللہ اس کو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔“

اور لوگوں کو سکھلاؤ۔ فرائض سیکھو اور لوگوں کو سکھلاؤ۔
قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھلاؤ۔ بے شک میں فوت کیا
جانے والا انسان ہوں، اور علم قبض کر لیا جائے گا اور فتنے
عام ہو جائیں گے۔ حتیٰ کہ ایک فرض میں دو آدمی اختلاف
کریں گے تو اپنے درمیان کسی کو فیصلہ کرنے والا نہیں
پائیں گے۔“

اللَّهُ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ
تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ
تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ فَإِنِّي
أَمْرٌ مَقْبُوضٌ وَالْعِلْمُ سَيَقْبُضُ وَتَظْهَرُ
الْفِتَنُ حَتَّى يَخْتَلِفَ اثْنَانِ فِي فَرِيضَةٍ لَا
يَجِدَانِ أَحَدًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا. ❶

228۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي خَلِيفَةَ قَالَ سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ مَخْرَاقٍ
ذَكَرَ.....

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذ
بن جبل اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: ”ایک
دوسرے پر اعتماد کرنا اور ایک دوسرے کی بات ماننا اور ایک
دوسرے کے لیے آسانی کرنا اور نفرت نہ پھیلانا پس وہ دونوں
یمن میں آئے تو معاذ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور انہیں اسلام
پر رغبت دلائی اور انہیں قرآن سمجھنے کا حکم دیا۔“ اور فرمایا:
”جب تم ایسے کر لو تو مجھ سے پوچھنا، میں تمہیں دوزخیوں
اور جنتیوں کے متعلق بتاؤں گا، پس جنتی دیر اللہ نے چاہا وہ
ٹھہرے۔“ پھر انہوں نے معاذ سے کہا: ”تم نے ہمیں حکم
دیا تھا کہ جب ہم قرآن سمجھ لیں اور پڑھ لیں تو ہم تم سے
پوچھیں، اور تم ہمیں دوزخیوں اور جنتیوں کے متعلق
بتاؤ گے۔ تو معاذ نے کہا: ”جب آدمی کا ذکر بھلائی سے کیا
جائے تو وہ جنتی ہے اور جس کا ذکر برائی سے کیا جائے، وہ
دوزخی ہے۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أُرْسِلَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَبَا
مُوسَى إِلَى الْيَمَنِ قَالَ تَسَانَدَا
وَتَطَاوَعَا وَبَشَّرَا وَلَا تُنْفِرَا فَقَدِمَا
الْيَمَنَ فَخَطَبَ النَّاسَ مُعَاذٌ فَحَضَّهُمْ
عَلَى الْإِسْلَامِ وَأَمَرَهُمْ بِالتَّفَقُّهِ
وَالْقُرْآنِ وَقَالَ إِذَا فَعَلْتُمْ ذَلِكَ
فَاسْأَلُونِي أَخْبِرُكُمْ عَنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ
أَهْلِ النَّارِ فَمَكَثُوا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ
يَمُكَّثُوا فَقَالُوا لِمُعَاذٍ قَدْ كُنْتَ أَمَرْتَنَا
إِذَا نَحْنُ تَفَقَّهْنَا وَقَرَأْنَا أَنْ نَسْأَلَكَ
فَتُخْبِرَنَا بِأَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ
فَقَالَ لَهُمْ مُعَاذٌ إِذَا ذُكِرَ الرَّجُلُ بِخَيْرٍ
فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِذَا ذُكِرَ بِشَرٍّ

❶ ”سندہ ضعیف وللمتن شواهد“ مستدرک حاکم، کتاب الفرائض، باب تعلموا الفرائض حدیث 8021۔ منن

الدارقطنی 81/4 حدیث: 45۔ منن الکبریٰ بیہقی 208/6، کتاب الفرائض باب الحث علی تعلیم الفرائض۔

فَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ ❶

فوائد: بندے زمین پر اللہ کے گواہ ہوتے ہیں، ان کی گواہی پر قیامت کے دن بندے کے بارے میں فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ ایک دفعہ آپ ﷺ کے پاس سے جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی تعریف کی۔ تو آپ ﷺ نے کہا واجب ہو گئی۔ دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے برائی بیان کی۔ تو آپ ﷺ نے کہا واجب ہو گئی۔ تو صحابہ رضی اللہ عنہم کے دریافت کرنے پر آپ ﷺ نے بتایا کہ تمہاری تعریف پر ایک کے لیے جنت جب کہ برائی پر دوسرے کے لیے جہنم واجب ہو گئی۔ (بخاری)

229- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ.....

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ؟ قَالَ أَتَقَاهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسَأَلُكَ قَالَ فَيُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ نَبِيُّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسَأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي خِيَارَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقَّهُوا ❷

عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن ابوسعید سے سنا، وہ اپنے باپ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”عرض کیا گیا: ”اے اللہ کے رسول! کون سے لوگ بہت اچھے ہیں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پرہیزگار لوگ۔“ لوگوں نے کہا: ”ہم آپ سے اس کے متعلق نہیں پوچھتے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یوسف بن یعقوب جو اللہ کے نبی ہیں اور وہ اللہ کے نبی کے بیٹے ہیں اور وہ اللہ کے خلیل کے بیٹے ہیں۔“ لوگوں نے کہا: ”اس کے متعلق بھی ہم نہیں پوچھ رہے ہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو پھر عرب کے قبیلوں کے متعلق تم مجھ سے پوچھتے ہو؟“ جو لوگ ان میں سے جاہلیت میں بہتر تھے وہی اسلام میں بہتر ہیں۔ جب کہ وہ سمجھ حاصل کریں۔“

فوائد: معلوم ہوا کہ (۱) جاہلیت میں خیر سے متصف لوگ اسلام قبول کر کے جب اس کے احکام و مسائل میں رسوخ حاصل کر لیں تو یہ بہترین افراد ہیں۔ (۲) آپ ﷺ غیب دان نہیں تھے، تبھی تو صحابہ کی مراد سمجھنے میں آپ کو دقت پیش آئی۔

❶ ”سندہ منقطع“ زیاد بن خارق نے ابن عمر سے نہیں سنا۔ نیز حدیث کا پہلا حصہ صحیح ثابت ہے۔

❷ صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ ”واتخذ اللہ ابراہیم خلیلاً“ حدیث: 3353۔

230- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ هُوَ ابْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يَفْقَهُهُ فِي الدِّينِ. ①

معافوہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا، وہ فرماتے تھے: ”جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرے اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے۔“

فوائد:..... جیسا کہ کائنات میں انبیاء علیہم السلام اللہ کے پسندیدہ و چنیدہ ہوتے ہیں اسی طرح ان کے ورثا کا بھی اللہ تعالیٰ انتخاب کرتے ہیں، حدیث میں ”الْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ“ علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔ آج علماء کو اپنے منصب و مقام کا لحاظ کرنا چاہیے اور اپنے کردار و عمل میں انبیاء و رسل علیہم السلام کی نقل کرنی چاہیے۔

231- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يَفْقَهُهُ فِي الدِّينِ. ②

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرے اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے۔“

232- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ.....

عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يَفْقَهُهُ فِي الدِّينِ. ③

معافوہ رضی اللہ عنہ سے روایات ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے ہیں: ”جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرے اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے۔“

233- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الزَّهْرَانِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي

① ”حدیث صحیح“ صحیح بخاری، کتاب فرض الخمس، قول اللہ تعالیٰ ”فان لله خمسہ و للرسول“ حدیث 3116،

صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب قوله تعالى لا تزال طائفة من امتي ظاهرين على الحق حدیث: 4933۔

② ”اسنادہ صحیح“ جامع ترمذی کتاب العلم، باب اذا اراد الله بعبد خيراً: 2645 الفقیہ والمتفقہ برقم: 4۔

③ تخريج سابق۔

عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ
أَنَّهُ شَهِدَ خُطْبَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي
يَوْمٍ عَرَفَةَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَيُّهَا النَّاسُ
إِنِّي وَاللَّهِ لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَلْقَاكُمْ بَعْدَ
يَوْمِي هَذَا بِمَكَانِي هَذَا فَرَحِمَ اللَّهُ مَنْ
سَمِعَ مَقَالَتِي الْيَوْمَ فَوَعَاَهَا قُرْبًا
حَامِلٍ فَقِهِ وَلَا فَقَهُ لَهُ وَرُبَّ حَامِلٍ فَقِهِ
إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ وَاعْلَمُوا أَنَّ
أَمْوَالَكُمْ وَدِمَائِكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ
كَحُرْمَةِ هَذَا الْيَوْمِ فِي هَذَا الشَّهْرِ فِي
هَذَا الْبَلَدِ وَاعْلَمُوا أَنَّ الْقُلُوبَ لَا تَغْلُ
عَلَى ثَلَاثٍ إِخْلَاصِ الْعَمَلِ لِلَّهِ
وَمُنَاصَحَةِ أُولَى الْأَمْرِ وَعَلَى لُزُومِ
جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ
تَحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ ❶

محمد بن جبیر بن مطعم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ
حجۃ الوداع کے دن عرفہ میں رسول اللہ ﷺ کے خطبہ
کے دن حاضر ہوئے۔ (آپ ﷺ نے فرمایا:) ”اے
لوگو! اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا شاید کہ اس دن کے بعد اپنی
اس جگہ پر تم سے پھر ملاقات نہ کروں اس شخص پر اللہ رحم
کرے جس نے آج میری بات کو سنا اور پھر اسے یاد کیا۔
بعض اوقات علم حاصل کرنے والا اسے نہیں سمجھتا۔ اور
بعض اوقات علم حاصل کرنے والا اس سے زیادہ فقیہ ہوتا
ہے اور جان لو کہ تمہارے مال اور تمہارے خون تم پر حرام
ہیں جس طرح تمہارے اس شہر میں اس مہینے میں اس دن
کی حرمت ہے اور جان لو کہ دل تین باتوں پر خیانت نہیں
کرتے۔ (۱) اللہ کے لئے خالص عمل کرنا۔ (۲) اور
حکمرانوں کی خیر خواہی کرنا۔ (۳) اور مسلمانوں کی جماعت
کو لازم پکڑنا کیونکہ ان کی دعا ان کے علاوہ سب کو گھیرے
ہوئے ہوتی ہے۔“

فوائد: اس سے درج ذیل باتیں معلوم ہوئیں: (۱) آپ ﷺ کے رجائیت والے کلام سے
پتہ چلا کہ آپ ﷺ غیب دان نہیں تھے۔ ورنہ آپ ﷺ قطعیت کے ساتھ کہتے کہ آئندہ تم کو مل نہ سکوں
گا (۲) علم دین کو حاصل کر کے آگے پہنچانے والا رحمت الہی کا مستحق ہے (۳) بلا اجازت کسی کا مال لینا یا جانی
نقصان پہنچانا حرام ہے۔

نیز حکمرانوں کی خیر خواہی کا مطلب ان کی معروف میں اطاعت کرنا ہے۔ اور جماعت المسلمین کو چھوڑنا
حرام ہے۔ یعنی جب مسلمان ایک خلیفہ پر متحد ہوں تو اس کے احکام سے روگردانی کرنا بغاوت اختیار کرنا

ناجائز ہے حدیث میں ہے ”مَنْ شَدَّ شَدَّ فِي النَّارِ“ (ترمذی)

234- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

محمد بن جبیر بن مطعم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منیٰ میں ”خیف“ جگہ پر کھڑے ہوئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش رکھے جس نے میری بات سنی پھر اسے یاد کیا پھر اسے اس شخص کی طرف لوٹایا جس نے اسے نہیں۔ بعض اوقات علم والے علم کو سمجھتے نہیں ہیں اور بعض اوقات سننے والا سکھانے والے سے زیادہ فقیہ ہوتا ہے اور مومن کا دل تین باتوں میں خیانت نہیں کرتا۔ (۱) اللہ کے لئے خالص عمل کرنا۔ (۲) حکمرانوں کی خیر خواہی کرنا۔ (۳) اور مسلمانوں کی جماعت کو لازمی پکڑنا کیونکہ ان کی دعا ان کے علاوہ سب کو گھیرے ہوئے ہوتی ہے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْخَيْفِ مِنْ مَنِيٍّ فَقَالَ نَصَرَ اللَّهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاها ثُمَّ أَذَاهَا إِلَى مَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا فَرُبَّ حَامِلٍ فِقْهِ لَا فِقْهَ لَهُ وَرُبَّ حَامِلٍ فِقْهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ ثَلَاثٌ لَا يُغْلُ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِيَّهِ وَطَاعَةُ ذَوِي الْأَمْرِ وَلُزُومُ الْجَمَاعَةِ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تَكُونُ مِنْ وَرَائِهِمْ. ❶

235- أَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سُلَيْمَانَ.....

عبد الرحمن بن ابان بن عثمان اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ زید بن ثابت دن کے نصف حصے میں مروان بن حکم کے پاس سے نکلے۔ ابان کہتے ہیں میں نے کہا: اس وقت مروان نے آپ سے کچھ پوچھا ہے جس کے لئے آپ اس وقت باہر آئے ہیں، میں ان کے پاس آیا میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا: ”جی ہاں! مروان سے مجھ سے ایک حدیث پوچھی ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: ”اللہ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ بِنِصْفِ النَّهَارِ قَالَ فَقُلْتُ مَا خَرَجَ هَذِهِ السَّاعَةَ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ إِلَّا وَقَدْ سَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ نَعَمْ سَأَلَنِي عَنْ حَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَصَرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا

فَحَفِظَهُ فَأَذَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ أَحْفَظُ مِنْهُ
 قَرُبَ حَامِلٍ فَقِهِ لَيْسَ بِفَقِيهِ وَرُبَّ
 حَامِلٍ فَقِهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ لَا يَعْتَقِدُ
 قَلْبُ مُسْلِمٍ عَلَى ثَلَاثٍ خِصَالٍ إِلَّا
 دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْتُ مَا هُنَّ قَالَ
 إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَالنَّصِيحَةُ لِلْوَلَاةِ
 الْأَمْرِ وَالزُّوْمُ الْجَمَاعَةِ فَإِنْ دَعَوْتَهُمْ
 تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ وَمَنْ كَانَتْ الْآخِرَةُ
 نِيَّتَهُ جَعَلَ اللَّهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ
 شَمْلَهُ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ
 كَانَتْ الدُّنْيَا نِيَّتَهُ فَرَّقَ اللَّهُ عَلَيْهِ شَمْلَهُ
 وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ
 الدُّنْيَا إِلَّا مَا قُدِّرَ لَهُ قَالَ وَسَأَلْتُهُ عَنْ
 صَلَاةِ الْوُسْطَى قَالَ هِيَ الظُّهْرُ ❶

اسے خوش رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اسے یاد کیا
 پھر اسے اس شخص کی طرف پہنچایا جو اس سے زیادہ یاد رکھنے
 والا ہے۔ بعض اوقات علم والا فقیہ نہیں ہوتا بعض اوقات علم
 سیکھنے والا، سکھانے والے سے زیادہ فقیہ ہوتا ہے۔
 مسلمانوں کا دل تین باتوں پر یقین کرے گا تو جنت میں
 داخل ہوگا۔“ زید بن ثابت کہتے ہیں: میں نے کہا: ”وہ کیا
 ہیں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”(۱) خالص عمل کرنا اور۔
 (۲) حکمرانوں کی خیر خواہی کرنا اور جماعت کو لازم پکڑنا
 کیونکہ ان کی دعا ان کے علاوہ لوگوں کو بھی گھیرتی ہے اور
 جو شخص آخرت کی نیت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں
 بے پرواہی ڈال دیتا ہے اور اللہ اس کے تمام کاموں کو
 اکٹھا کر دیتا ہے۔ اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے
 اور جس شخص کی نیت دنیا کی ہو تو اللہ اس کے تمام کاموں کو
 بکھیر دیتا ہے اور اس کی آنکھوں کے سامنے ضرورت مندی
 ہوتی ہے۔ اور اس کے پاس دنیا اتنی ہی آتی ہے جتنی اس
 کے لئے مقدر کی گئی ہے۔“ ابان کہتے ہیں: ”میں نے زید
 بن ثابت سے نماز وسطیٰ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا:
 ”وہ ظہر کی نماز ہے۔“

فوائد: جب انسان کی نظر اخروی انعامات پر ٹک جاتی ہے تو دنیاوی چکاچوند کی حرص وہوس اس
 کے دل سے نکل جاتی ہے پھر جب وہ بے پرواہ ہوتا ہے تو اس کے پاس دنیا کا سامان ناک رگڑتے ہوئے آتا
 ہے جب کہ وہ اس کے لیے بے معنی ہوتا ہے۔ اور وہ دنیاوی ہم و غم سے بے نیاز مطمئن پرسکون زندگی گزارتا
 ہے۔ جبکہ دنیا کا طالب وہ کام تو بہت کرتا ہے لیکن اس کی پوری نہیں پڑتی۔ مستقل رونا اس کا مقدر ٹھہرتا ہے اس

❶ ”اسنادہ صحیح“ موارد الزمآن ، حدیث 72,73۔ صحیح ابن حبان حدیث: 67-680، مجمع الزوائد

کے باوجود ملتا وہی ہے جو مقدر میں ہوتا ہے لہذا عقلمند کی ترجیح اول آخرت ہی ہوتی ہے۔ نیز صلاۃ الوسطی کا بیان کتاب الصلاۃ میں آئے گا۔

236- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زُبَيْدٍ الْيَامِي عَنْ أَبِي الْعَجَلَانِ

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ نَضَرَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلِّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ ثَلَاثٌ لَا يَغْلُ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ أَمْرِ مُسْلِمٍ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَالنَّصِيحَةُ لِكُلِّ مُسْلِمٍ وَلَزُومُ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ دُعَاؤُهُمْ يُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ. ①

ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا تو فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس آدمی کو خوش رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی پھر اسے اسی طرح آگے پہنچایا جیسے اس نے سنی تھی۔ بعض اوقات جس کے پاس بات پہنچائی جاتی ہے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھتا ہے۔ تین باتوں پر مسلمان آدمی کا دل خیانت نہیں کرتا (۱) اللہ کے لئے خالص عمل کرنا (۲) اور ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی کرنا۔ (۳) اور مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا، کیونکہ

ان کی دُعا انھیں پیچھے سے گھیرے رکھتی ہے۔“

[25]..... بَابُ اتِّقَاءِ الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّثَبُّتِ فِيهِ

نبی ﷺ سے حدیث نقل کرنے میں احتیاط اور اس کی تحقیق کرنے کا بیان

237- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. ②

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا اسے چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنا لے۔“

فوائد: بعثت نبوی کا مقصد قرآن کا بیان و تشریح تھی اس لیے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث الیہم کی زبان

میں بھیجا گیا (ابراہیم: 4) سو معلوم ہوا کہ حدیث قرآن کا بیان و تشریح ہے لہذا یہ بھی دین کا منبع اور احکام کا ماخذ

① ”اسنادہ ضعیف والحديث صحيح“ مجمع الزوائد حديث 588۔

② ”اسنادہ صحيح“ مصنف ابن ابی شیبہ 763/8 حديث 6302 مسند احمد 303/3، سنن ابن ماجہ المقدمہ ، باب

التغليظ في تعمد الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم ، حديث: 33۔

ٹھہرا لہذا اس میں اپنی طرف سے اضافہ یا کسی قسم کی کمی و بیشی دین میں کمی بیشی کا سبب ہے اسی لیے اس کے متعلق اس قدر شدید وعید وارد ہوئی۔

238- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ
كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ
النَّارِ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
”جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا اسے چاہئے
کہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالے۔“

239- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ
سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي
كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. ❷

عبد اللہ بن زبیر، زبیر سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے
نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص نے میری
طرف سے جھوٹی حدیث بیان کی اسے چاہئے کہ وہ اپنا
ٹھکانہ آگ میں تیار کرے۔“

240- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي الصَّبَّاحُ بْنُ مُحَارِبٍ
عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَعْلَى ابْنِ مَرْثَةَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ
مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. ❸

عمر بن عبد اللہ بن یعلیٰ بن مرثہ اپنے باپ اور اپنے دادا سے
بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص
نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا اسے چاہئے کہ اپنا
ٹھکانہ آگ میں بنالے۔“

241- أَخْبَرَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ عَتَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ
يَقُولُ لَوْلَا أَنِّي أَخْشَى أَنْ أُخْطِئَ
لَحَدَّثْتُكُمْ بِأَشْيَاءَ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ

عتاب بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو
یہ کہتے ہوئے سنا: کہ ”اگر مجھ کو غلطی کا خوف نہ ہوتا تو میں
تمہارے پاس وہ باتیں بیان کرتا جو میں نے رسول اللہ ﷺ

❶ ”اسنادہ ضعیف والحديث صحيح“ اس کی سند میں عبد الاعلیٰ راوی ضعیف ہے مگر متن صحیح ہے۔

❷ صحيح بخاری، كتاب العلم، باب من كذب على النبي ﷺ حديث: 106۔

❸ ”اسنادہ ضعیف والحديث صحيح“

اللّٰهُ ﷻ أَوْ قَالَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ
وَذَلِكَ أَنِّي سَمِعْتُهُ ﷺ يَقُولُ مَنْ
كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ
النَّارِ. ❶

سے سنیں یا انھوں نے اس طرح کہا: کہ جو رسول اللہ نے
فرمائی تھیں اور خوف یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ
کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ
باندھے اسے اپنا ٹھکانہ آگ میں بنا لینا چاہئے۔“

فوائد:..... وعید کا خوف ہی تھا جس نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی بیان حدیث میں محتاط کر دیا۔ جیسا کہ
ایک واقعہ جو کئی صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان ہوا ہم دیکھتے ہیں کہ اس کو بیان کرنے والا ایک ہی ہے یہ اسی
احتیاط کا ہی نتیجہ ہے۔

242۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَعَنْ حَمَّادِ بْنِ
أَبِي سُلَيْمَانَ وَعَنِ التَّيْمِيِّ وَعَنْ عَتَّابِ مَوْلَى ابْنِ هُرْمُزٍ سَمِعُوا.....
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ
مَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ
مِنَ النَّارِ. ❷

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
”جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے اسے اپنا ٹھکانہ
آگ میں بنا لینا چاہئے۔“

243۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ هُوَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبٍ.....
عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ
يَقُولُ عَلَى الْمُنْبَرِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَدِيثِ عَنِّي فَمَنْ قَالَ
عَلَى فَلَا يَقُلْ إِلَّا حَقًّا أَوْ إِلَّا صِدْقًا وَمَنْ
قَالَ عَلَى مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ
النَّارِ. ❸

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ
سے سنا وہ ممبر پر فرما رہے تھے: ”اے لوگو! میری طرف
سے زیادہ حدیثیں نقل کرنے سے بچو، جو شخص مجھ پر بات
کہنا چاہے وہ حق بات یا سچی بات کہے اور جو کوئی مجھ پر
ایسی بات کہے جو میں نے نہیں کہی تو اسے چاہئے کہ اپنا
ٹھکانہ آگ میں بنا لے۔“

فوائد:..... معلوم ہوا صحابہ رضی اللہ عنہم کی قلت روایت کا ایک سبب آپ ﷺ کی یہ وصیت بھی
تھی۔ روایات صرف انہیں صحابہ رضی اللہ عنہم سے زیادہ ہیں جن کا زیادہ عرصہ آپ ﷺ کے ساتھ گزرا۔ دیگر

❶ ”اسنادہ صحیح“

❷ ”اسنادہ صحیح“ مصنف ابن ابی شیبہ 763/8 حدیث: 6303۔ مسند احمد 113/3، مشکل الآثار 169/1۔

❸ ”اسناد صحیح“

صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایات نہ ہونے کے برابر ہیں۔

244- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

بَشِيرٍ.....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. ❶

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے اسے اپنا ٹھکانہ آگ میں بنا لے۔“

[26]..... بَابُ فِي ذَهَابِ الْعِلْمِ

علم کے جاتے رہنے کا بیان

245- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنْ قَبْضُ الْعِلْمِ قَبْضُ الْعُلَمَاءِ فَإِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُئُوسًا أَجْهَالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا. ❷

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں سے کھینچ کر قبض نہیں کرے گا اور لیکن علم کا قبض ہونا علماء کا فوت ہونا ہے۔ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا لوگ جاہلوں کو سردار بنا لیں گے لوگ سوال کریں گے تو وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔“

246- أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ.....

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ خُدُّوا الْعِلْمَ قَبْلَ أَنْ يَذْهَبَ قَالُوا وَكَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَفِينَا كِتَابُ اللَّهِ قَالَ فَعُضِبَ لَا يُغْضِبُهُ اللَّهُ

ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”علم کے ختم ہو جانے سے پہلے علم حاصل کر لو۔“ لوگوں نے کہا: ”اے اللہ کے نبی ﷺ! علم کیسے چلا جائے گا اور ہمارے پاس اللہ کی کتاب ہے؟“ راوی کہتا ہے کہ آپ

❶ ”اسنادہ صحیح“

❷ صحیح البخاری، کتاب العلم، باب کیف يقبض العلم، حدیث: 100۔ کتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب ما

يذكر من ذم الراي وتكلف القياس حدیث: 7303۔

غضبناک ہو گئے آپ کو اللہ غصہ نہ دلایے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہاری مائیں تم کو گم پائیں کیا بنی اسرائیل میں تورات و انجیل نہیں تھی ان کو کسی چیز کا فائدہ نہیں دیا، بے شک علم کا جانا یہ ہے کہ عالم چلے جائیں گے۔ بے شک علم کا جانا یہ ہے کہ عالم چلے جائیں گے۔“

ثُمَّ قَالَ تَكَلَّمْتُكُمْ أُمَمَاتُكُمْ أَوْلَمْ تَكُنِ التَّوْرَةُ وَالْإِنْجِيلُ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمْ شَيْئًا إِنَّ ذَهَابَ الْعِلْمِ أَنْ يَذْهَبَ حَمَلَتُهُ إِنَّ ذَهَابَ الْعِلْمِ أَنْ يَذْهَبَ حَمَلَتُهُ. ①

فوائد: تورات و انجیل کے موجود ہونے کے باوجود بنی اسرائیل سے علم کا اٹھ جانا اس سے معلوم ہوا کہ کتابوں کی موجودگی ہی صرف علم کے لیے کافی نہیں جب تک ان کو پڑھا اور سمجھا نہ جائے اس کے معنی و مفہوم پر عبور نہ حاصل کیا جائے۔ یعنی حقیقی علم فقاہت ہے۔

247- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ

خباہ کے بیٹے ہلال بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا میں نے کہا: ”اے ابو عبد اللہ! لوگوں کے ہلاک ہونے کی علامت کیا ہے؟“ انہوں نے کہا: ”جب ان کے علماء ہلاک ہو جائیں گے۔“

حَدَّثَنَا هَلَالٌ هُوَ ابْنُ خَبَابٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَا عِلَامَةُ هَلَاكِ النَّاسِ قَالَ إِذَا هَلَكَ عُلَمَاؤُهُمْ. ②

فوائد: دین سے وابستگی اصل زندگی ہے اور دین سے دوری بربادی ہے۔ جہاں جہاں بے دینی ہوگی وہاں وہاں ویرانی ہوگی اور جہاں دین کا صحیح علم ہوگا وہاں خیر ہی خیر ہوگی۔

248- أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ سَعْدِ الْجُعْفِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبِيعَةَ

سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”لوگ ہمیشہ بھلائی پر رہیں گے جب تک پہلے لوگ باقی رہیں گے حتیٰ کہ پچھلے ان سے علم پڑھ لیں۔ یا وہ بعد والوں کو علم پڑھا دیں۔ اگر وہ بعد والوں کو علم دینے سے پہلے اٹھ جائیں گے تو لوگ ہلاک ہو“

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا بَقِيَ الْأَوَّلُ حَتَّى يَتَعَلَّمَ أَوْ يُعَلَّمَ الْآخِرَ فَإِنْ هَلَكَ الْأَوَّلُ قَبْلَ أَنْ يُعَلَّمَ أَوْ يَتَعَلَّمَ الْآخِرُ هَلَكَ النَّاسُ. ③

① ”حسن بشواہد“ سنن ابن ماجہ ، المقدمة ، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم حدیث: 228۔

② ”اسنادہ صحیح“ مصنف ابن ابی شیبہ 40/15، جامع بیان العلم حدیث: 1023۔ شعب الایمان 253/2۔ حدیث: 1662، حلیۃ الاولیاء 276/4۔

③ ”اسنادہ ضعیف“ کتاب الزہد ، امام احمد ص: 151۔

جائیں گے۔“

249- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا أَبُو كُدَيْنَةَ عَنْ قَابُوسَ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ هَلْ تَذُرُونَ مَا
ذَهَابَ الْعِلْمُ قُلْنَا لَا قَالَ ذَهَابَ
الْعُلَمَاءُ ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ علم کا جانا کیا
ہے؟ ہم نے کہا: ”نہیں“ انہوں نے کہا: ”علماء کا چلے
جانا۔“

250- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَصَدَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَاصِمٍ.....

عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ أَتَدْرِي
كَيْفَ يُنْقَضُ الْعِلْمُ قَالَ قُلْتُ كَمَا
يُنْفَضُ الثَّوْبُ وَكَمَا يَقْسُو الدَّرْهَمُ
قَالَ لَا وَإِنَّ ذَلِكَ لَمِنْهُ قَبْضُ الْعِلْمِ
قَبْضُ الْعُلَمَاءِ. ❷

ابو وائل بیان کرتے ہیں کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”کیا تم
جانتے ہو کہ علم کیسے کم کیا جائے گا؟“ ابو وائل کہتے ہیں،
میں نے کہا: ”جیسے کپڑا کم ہو جاتا ہے اور جس طرح درہم
کم ہو جاتا ہے؟“ حذیفہ نے کہا: نہیں! یہ بھی اسی سے
ہے لیکن علم کا کم ہونا علماء کا فوت ہو جانا ہے۔“

251- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي
الْجَعْدِ.....

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ مَا لِي أَرَى
عُلَمَاءَكُمْ يَذْهَبُونَ وَجُهَاكُمْ لَا
يَتَعَلَّمُونَ فَتَعَلَّمُوا قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ الْعِلْمُ
فَإِنَّ رَفَعَ الْعِلْمُ ذَهَابَ الْعُلَمَاءِ. ❸

ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ”مجھے کیا ہے؟ کہ میں دیکھ رہا ہوں،
تمہارے علماء جا رہے اور تمہارے جاہل علم حاصل نہیں
کرتے علم اٹھ جانے سے پہلے علم حاصل کرو۔ علم کا اٹھ جانا
علماء کا چلے جانا ہے۔“

فوائد: معلوم ہوا لڑیچر کتابوں کا بہت زیادہ ہونا یہ کثرت علم کی علامت نہیں یہ حصول علم کا

ایک ذریعہ ہیں جب کہ علم کا اصل منبع علماء ہی ہیں۔

252- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَسَدٍ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبَثَرٌ عَنْ بَرْدٍ.....

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ
سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى بیان کرتے ہیں کہ ابو درداء نے کہا:

❶ ”اسنادہ صحیح“ کتاب العلم ابی خيثمه حديث: 53، مجمع الزوائد حديث: 1007۔

❷ ”فی اسنادہ محمد بن اسعد وفيہ كلام“ امام دارمی روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

❸ ”اسنادہ ضعیف منقطع“ سالم بن ابی الجعد نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ کتاب الزهد، امام احمد ص: 144، حلیۃ

الاولیاء 221/1، جامع بیان العلم وفضله رقم: 1044۔

قَالَ النَّاسُ عَالِمٌ وَمُتَعَلِّمٌ وَلَا خَيْرَ فِيمَا بَعْدَ ذَلِكَ. ❶
 ”علم جاننے والے اور علم سکھانے والے (بہترین) لوگ ہیں اور اس کے بعد کسی میں بھلائی نہیں ہے۔“

253- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَسَدٍ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبَّثَرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ
 عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ مُعَلِّمُ الْخَيْرِ وَالْمُتَعَلِّمُ فِي الْأَجْرِ سَوَاءٌ وَلَيْسَ لِسَائِرِ النَّاسِ بَعْدُ خَيْرٌ. ❷
 سالم بیان کرتے ہیں کہ درواء رضی اللہ عنہ نے کہا: ”جو علم سیکھے اور سکھائے دونوں اجر میں برابر ہیں اور باقی لوگوں کے لئے بھلائی نہیں۔“

254- أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ
 عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ اغْدُ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا أَوْ مُسْتَمِعًا وَلَا تَكُنِ الرَّابِعَ فَتَهْلِكَ. ❸
 حسن بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ”تم علم سیکھنے والے یا سکھانے والے یا سننے والے بنو اور چوتھی حالت میں نہ ہو تم ہلاک ہو جاؤ گے۔“

فوائد: زندگی مسلسل سیکھتے رہنے کا نام ہے جو یہی یہ سلسلہ رکھتا ہے ہلاکت کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ ہمارے السلاف کا تعلیمی شوق بڑھاپے میں بھی جوان رہتا تھا۔

255- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قَالَ سَلْمَانَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا بَقِيَ الْأَوَّلُ حَتَّى يَتَعَلَّمَ الْآخِرُ فَإِذَا هَلَكَ الْأَوَّلُ قَبْلَ أَنْ يَتَعَلَّمَ الْآخِرُ هَلَكَ النَّاسُ. ❹
 عبداللہ بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ”لوگ ہمیشہ بھلائی پر رہیں گے جب تک ان میں پہلے لوگ ہوں گے حتیٰ کہ وہ دوسروں کو علم سکھائیں گے اور جب پہلے لوگ بعد والوں کو علم سکھانے سے قبل اٹھ جائیں یا یہ کہ بعد والوں نے ابھی علم نہ پڑھا ہو۔ تو لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔“

256- أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ

❶ ”اسنادہ منقطع ضعیف“ سلیمان بن موسیٰ نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ (یہ پہلے اثر کا حصہ ہے)

❷ ”اسنادہ منقطع“ مصنف ابن ابی شیبہ 730/8 رقم: 6174۔ جامع بیان العلم وفضله رقم: 141۔

❸ ”اسنادہ ضعیف“ حسن بھری رحمہ اللہ کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ 729/8 رقم: 6171، کتاب المعرفة والتاریخ 299/3۔

❹ ”اسنادہ ضعیف“ یہ اثر 248 پر گزر چکا ہے۔

عَنِ الْأَخْنَفِ قَالَ قَالَ عُمَرُ تَفَقَّهُوا قَبْلَ
أَنْ تُسَوَّدُوا. ❶

احنف بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”علم حاصل کرو
اس سے قبل کہ تم سردار بنائے جاؤ۔“

فوائد:..... اس سے مراد بچپن ہی میں علم حاصل کرو کیونکہ بڑے ہونے پر اس کا سیکھنا ناممکن نہیں
تو مشکل ضرور ہے۔ ویسے بھی بچپن میں ذہن نشین کی ہوئی بات بھولتی نہیں ہے۔ الحفظ فی الصغر
كالنقش فی الحجر۔

257۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ رُسْتَمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
مَيْسَرَةَ.....

عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ قَالَ تَطَاوَلَ النَّاسُ
فِي الْبِنَاءِ فِي زَمَنِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ يَا
مَعْشَرَ الْعَرَبِ الْأَرْضُ الْأَرْضُ إِنَّهُ لَا
إِسْلَامَ إِلَّا بِجَمَاعَةٍ وَلَا جَمَاعَةَ إِلَّا
بِإِمَارَةٍ وَلَا إِمَارَةَ إِلَّا بِطَاعَةٍ فَمَنْ سَوَّدَهُ
قَوْمُهُ عَلَى الْفِقْهِ كَانَ حَيَاةً لَهُ وَلَهُمْ
وَمَنْ سَوَّدَهُ قَوْمُهُ عَلَى غَيْرِ فِقْهِ كَانَ
هَلَاكًا لَهُ وَلَهُمْ. ❷

تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ”حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے
زمانہ میں لوگوں نے لمبی لمبی عمارتیں بنانے میں فخر کیا تو عمر
رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”اے عرب کی حقیر قوم! زمین پر ہی رہو،
زمین کو ہی اپناؤ، کیونکہ اسلام جماعت کے ساتھ ہے اور
جماعت حکمرانی کے ساتھ ہے اور حکمرانی اطاعت کے
ساتھ ہے اور جس کو بغیر علم کے اس کی قوم سردار بنائے وہ
اپنے اور ان کے لئے ہلاکت کا سبب ہوگا۔“

فوائد:..... معلوم ہوا..... (۱) اونچی عمارتیں اسلام میں ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھی گئیں ہیں۔ جیسا
کہ حدیث جبریل میں اسے قیامت کی نشانیوں میں سے بتایا گیا ہے۔ (مسلم) اور آپ ﷺ کے دور میں
بھی جب ایک صحابی نے ذرا اونچا مکان بنایا تو آپ ﷺ نے اسے گرا دیا۔ لیکن آج کل بڑے بڑے دین
کے دعویدار کروڑوں روپیہ عمارتوں پر ضائع کر دیتے ہیں..... (۲) قوم کے سربراہ اہل علم میں سے ہونے
چاہئیں ورنہ تباہی و ہلاکت کا اندیشہ ہے۔

❶ ”اسناد صحیح“ کتاب الزہد، امام وکیع، رقم: 102 مصنف ابن ابی شیبہ 729/8، رقم: 6167، الفقیہ والمتفقہ

78/2 شعب الایمان رقم: 1669، الالماع للقاضی ص: 244۔

❷ ”اسنادہ ضعیف“ صفوان بن رستم مجہول ہے اور عبد الرحمن بن میسرہ نے تمیم داری کو نہیں پایا۔ جامع بیان العلم و فضلہ،

[27].....بَابُ الْعَمَلِ بِالْعِلْمِ وَحُسْنِ النِّيَّةِ فِيهِ

علم پر عمل اور اچھی نیت کا بیان

258- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا بَقِيَّةٌ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

أَنَّ الْمُهَاصِرَ بْنَ حَبِيبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنِّي لَسْتُ كُلَّ كَلَامٍ الْحَكِيمِ أَتَقْبَلُ وَلَكِنِّي أَتَقْبَلُ هَمَّهُ وَهَوَاهُ فَإِنْ كَانَ هَمُّهُ وَهَوَاهُ فِي طَاعَتِي جَعَلْتُ صَمْتَهُ حَمْدًا لِي وَوَقَارًا وَإِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ ❶

مہاصر بن حبیبؒ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”میں دانا کی ہر بات کو قبول نہیں کرتا لیکن میں اس کی ہر خواہش اور اس کا ارادہ قبول کرتا ہوں۔ اگر اس کا ارادہ اور اس کی خواہش میری فرماں برداری میں ہو تو اگرچہ وہ بات نہ بھی کرے، میں اس کی خاموشی کو اپنے لئے تعریف اور وقار بنا دیتا ہوں۔“

فوائد: اطاعت الہی کا ارادہ و خواہش بھی اگرچہ اس کا اظہار نہ ہی کیا گیا ہو اسے اللہ اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر اسے اس کی نیت کا اجر عطا فرمادیتے ہیں۔

259- أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ

عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ أَبْتُ الْعِلْمِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ حَتَّى يَعْلَمَهُ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ وَالْعَبْدُ وَالْحُرُّ وَالصَّغِيرُ وَالْكَبِيرُ فَإِذَا فَعَلْتُ ذَلِكَ بِهِمْ أَخَذْتُهُمْ بِحَقِّي عَلَيْهِمْ ❷

ابو زاہریہ مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”آخری زمانہ میں علم پھیلایا جائے گا حتیٰ کہ مرد اور عورت غلام اور آزاد، چھوٹا اور بڑا سب علم پڑھیں گے۔ جب ان کے ساتھ یہ معاملہ کروں گا تو اپنے حق کی وجہ سے جوان پر ہوگا ان کو پکڑ لوں گا۔“

260- أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ حُسَيْنٍ

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ مَنْ طَلَبَ شَيْئًا مِنْ هَذَا الْعِلْمِ فَأَرَادَ بِهِ مَا عِنْدَ اللَّهِ

ہشام بیان کرتے ہیں کہ حسن نے کہا: ”جو شخص اس علم سے کچھ تلاش کرے اور اس کے ساتھ اس چیز کا ارادہ کرے جو

❶ ”اسنادہ ضعیف“ مسند بن عبد اللہ ضعیف ہے امام دارمی رحمہ اللہ اس کو نقل میں متفرد ہیں۔

❷ ”اسنادہ مرسل“ حلیۃ الاولیاء 100/6، جامع بیان العلم وفضله رقم: 1210۔

يُذِرْكَ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ وَمَنْ أَرَادَ بِهِ
الدُّنْيَا فَذَلِكَ وَاللَّهُ حَظُّهُ مِنْهُ. ❶

اللہ کے پاس ہے تو اگر اللہ نے چاہا تو وہ پالے گا۔ اور جو
کوئی اس سے دنیا کا ارادہ کرے تو اللہ کی قسم! علم سے اس
کا حصہ یہی ہے۔“

فوائد: حصول علم اگر فقط حصول دنیا کے لیے ہو تو یہ آخرت میں خسارے کا باعث ہوگا جب کہ
رضائے الہی کے لیے حاصل کیا گیا علم آخرت کے ساتھ ساتھ دنیا کو بھی سنوار دیتا ہے۔

261- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

بْنِ عِيسَى قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَا
تَعْلَمُوا الْعِلْمَ لِثَلَاثِ لِمَارُوا بِهِ
السُّفَهَاءُ وَتُجَادِلُوا بِهِ الْعُلَمَاءُ
وَلِتَضْرِبُوا بِهِ وُجُوهُ النَّاسِ إِلَيْكُمْ
وَابْتَغُوا بِقَوْلِكُمْ مَا عِنْدَ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَدُومُ
وَيَبْقَى وَيَنْفَعُ مَا سِوَاهُ. ❷

ابن عیسیٰ بیان کرتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان
فرمایا: ”تین باتوں کے لئے علم نہ سیکھو، (۱) اس لئے کہ تم
اس کے ذریعے بے وقوفوں سے جھگڑا کرو۔ (۲) اس لئے
کہ عالموں سے مقابلہ کرو۔ (۳) اس لئے کہ لوگوں کے
چہرے اپنی طرف متوجہ کرو۔ اور اپنی بات کے ساتھ وہ چیز
تلاش کرو جو اللہ کے پاس ہے کیونکہ وہ ہمیشہ باقی رہے
گی۔ اور جو اس کے علاوہ ہے وہ ختم ہو جائے گی۔“

فوائد: اس عارضی لذت کے لیے برسوں محنت سراسر گھائے کا سودا ہے۔

262. وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ كُونُوا
يَنَابِيعَ الْعِلْمِ مَصَابِيحَ الْهُدَى أَحْلَاسَ
الْبُيُوتِ سُرُجَ اللَّيْلِ جُدَدَ الْقُلُوبِ
خُلُقَانَ الْيَابِ تُعْرِفُونَ فِي أَهْلِ
السَّمَاءِ وَتَخْفُونَ عَلَى أَهْلِ
الْأَرْضِ. ❸

اسی اسناد کے ساتھ ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ”علم
کے چشمے اور ہدایت کے چراغ اور گھروں کے کبل اور
رات کے چراغ بن جاؤ۔ دلوں کے راستے ہوں گے اور
کپڑے پرانے ہوں گے تو تم آسمان والوں کے ہاں
معروف ہو جاؤ گے اور زمین والوں پر چھپے رہو گے۔“

فوائد: اہل علم کی ہمیشہ ہی شان رہی ہے کہ انہوں نے ظاہر کو سنوارنے کی بجائے اندرون کو

❶ ”اسنادہ صحیح“ اقتضاء العلم والعمل رقم: 103، امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ۔

❷ ”اسنادہ ضعیف“ محمد بن عون متروک ہے۔ الفقیہ والمتفقہ رقم: 810- جامع بیان العلم رقم: 257۔

❸ ”اسنادہ ضعیف“ شعب الایمان بیہقی، رقم: 1729۔

چکایا ہے اور ہمیشہ سادگی ہی ان کا طرہ امتیاز رہی ہے۔ اور یہی اصل سرمایہ ہے۔

263- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَطْلُبُ هَذَا الْعِلْمَ أَحَدٌ لَا يُرِيدُ بِهِ إِلَّا الدُّنْيَا إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ❶

عبداللہ بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص دنیا حاصل کرنے کے لئے (دین کا) علم پڑھے اللہ اس پر قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی حرام کر دے گا۔“

264- أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ

عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِّلشَّعْبِيِّ أَفْتِنِي أَيُّهَا الْعَالِمُ فَقَالَ الْعَالِمُ مَنْ يَخَافُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ. ❷

مالک بن مغول بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے شععی سے کہا: ”اے عالم! مجھے فتویٰ دو۔“ شععی نے کہا: ”عالم تو وہ ہوتا ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے۔“

فوائد: ان کا اشارہ ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ﴾ اللہ سے اس کے عالم بندے

ہی ڈرتے ہیں۔ آیت کی طرف تھا۔

265- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مَزِيدٍ

عَنْ أَوْفَى بْنِ دَلْهَمٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ تَعَرَّفُوا بِهِ وَاعْمَلُوا بِهِ تَكُونُوا مِنْ أَهْلِهِ فَإِنَّهُ سَيَأْتِي بَعْدَ هَذَا زَمَانٌ لَا يَعْرِفُ فِيهِ تَسْعَةُ عَشْرَائِهِمُ الْمَعْرُوفَ وَلَا يَنْجُو مِنْهُ إِلَّا كُلُّ نَوْمَةٍ فَأُولَئِكَ أَئِمَّةُ الْهُدَى وَمَصَابِيحُ الْعِلْمِ لَيْسُوا بِالْمَسَايِيحِ وَلَا

اوفی بن دلہم بیان کرتے ہیں کہ انہیں علی کی طرف سے یہ خبر پہنچی کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”علم سیکھو اس سے تم مشہور ہو گے اور اس پر عمل کرو تو اس کے ساتھ تم اہل علم سے ہو جاؤ گے۔ بے شک اس کے بعد ایک زمانہ آئے گا اس میں دس آدمیوں میں سے نو آدمی اچھی بات نہیں جانیں گے۔ اور اس کی برائی سے کوئی نہیں بچے گا۔ مگر ہر گم نام نظر انداز کیا ہوا، یہی لوگ ہدایت کے پیشوا ہوں گے اور علم کے

❶ ”اسنادہ صحیح“ الی عبداللہ بن عبد الرحمن وهو مرسل“ اس کی شاہد روایت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ سنن ابن

ماجہ المقدمة رقم: 252۔ مصنف ابن ابی شیبہ 731/8، رقم: 6178۔

❷ ”اسنادہ صحیح“ مصنف ابن ابی شیبہ 48/14، رقم: 6373 حلیۃ الاولیاء 311/4۔

المَذَابِيعِ الْبَذَرِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ نَوْمَةٌ غَافِلٌ عَنِ الشَّرِّ الْمَذَابِيعِ الْبَذَرِ كَثِيرُ الْكَلَامِ ❶

چراغ۔ یہ لوگ نہ ہی فساد برپا کرنے والے ہوں گے چغل خور ہوں گے نہ باتونی اور نہ بکواس کرنے والے۔ ابو محمد نے کہا: ”نومتہ: برائی سے بے خبر کو کہتے ہیں۔“

المَذَابِيعِ: چغل خور، بہت زیادہ باتیں کرنے والا۔

فوائد: بندہ علم سے معروف اور عمل سے عالم بنتا ہے کیونکہ علم کا عمل سے بہت گہرہ تعلق ہے جیسا کہ (فاطر: 28) آیت سے واضح ہے کیونکہ علم سے خشیت حاصل ہوتی ہے اور خشیت سے عمل میں رغبت، چنانچہ عمل نہ ہو تو خشیت گئی، خشیت نہ ہو تو علم گیا۔

266- أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ

عَنْ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ بَعْدَ أَنْ تَعْلَمُوا فَلَنْ يَأْجُرَكُمْ اللَّهُ بِالْعِلْمِ حَتَّى تَعْمَلُوا. ❷

یزید بن جابر بیان کرتے ہیں کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا: ”علم سیکھنے کے بعد تم جو چاہو کرو تمہیں اللہ تعالیٰ علم کے ساتھ پناہ نہیں دے گا حتیٰ کہ تم عمل کرو۔“

فوائد: معلوم ہوا علم بلا عمل وبال ہے۔

267- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَالِدِ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مَزِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ

ابْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ أَنَّهُ أَتَى ابْنَ مُنَبِّهٍ فَسَأَلَهُ عَنِ الْحَسَنِ وَقَالَ لَهُ كَيْفَ عَقْلُهُ فَأَخْبَرَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّا لَنَسْخَرُكَ أَوْ نَجِدُكَ فِي الْكُتُبِ أَنَّهُ مَا أَتَى اللَّهُ عَبْدًا عِلْمًا فَعَمِلَ بِهِ عَلَى سَبِيلِ الْهُدَى فَيَسْلُبُهُ عَقْلُهُ حَتَّى

یزید بن جابر حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ ابن منبہ کے پاس آ کر حسن کا حال پوچھنے لگے اور انہوں نے کہا: ”اس کی عقل کیسی تھی؟“ انہوں نے اسے بتایا پھر فرمایا: ”ہم لوگ کہا کرتے تھے یا کتابوں میں پاتے تھے کہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ اللہ کسی بندے کو علم دے اور وہ ہدایت کے راستے پر ہو کر اس پر عمل کرے اور اللہ اس سے اس کی

❶ ”اسنادہ منقطع“ اوئی بن دھم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔ کتاب الزهد امام احمد 130۔ شعب الایمان رقم: 9670۔

❷ ”اسنادہ منقطع“ یزید بن جابر الادری نے معاذ بن جبل کو نہیں پایا۔ کتاب الزهد، امام ابن مبارک، 62، حلیۃ الاولیاء 236/1۔

عقل چھین لے حتی کہ اللہ اس کی روح کو اپنے پاس قبض کر لے۔“

يَقْبِضُهُ اللَّهُ إِلَيْهِ. ①

268- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ بْنِ قَيْسٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ سَيْفٍ الْحِمَصِيُّ قَالَ.....

حَدَّثَنِي أَبُو كُبَيْشَةَ السَّلُولِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ عَالِمًا لَا يَنْتَفِعُ بِعِلْمِهِ. ②

ابو کبشہ سلولی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو درداء رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے: ”قیامت کے دن مرتبے میں بدترین لوگوں میں سے وہ عالم (بھی) ہوگا جو اپنے علم سے فائدہ نہ اٹھاتا ہو۔“

269- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو قُدَّامَةَ.....

عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مَنْ يَزِدُّ عِلْمًا يَزِدُّ وَجَعًا. ③

مالک بن دینار بیان کرتے ہیں کہ ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا: ”جو شخص علم میں زیادہ ہو جاتا ہے وہ درمند بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔“

فوائد:..... علم سے معرفت الہی حاصل ہوتی ہے جوں جوں رب کی معرفت بڑھتی جاتی ہے ویسے ہی اس کی ذات کا جلال و عظمت بندے پر خوف طاری کرتا جاتا ہے۔ اور آدمی دنیا کی حقیقی لذتوں کے ساتھ ساتھ آخرت کی بہاریں حاصل کرنے والا بن جاتا ہے۔

270. وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِي أَنْ يُقَالَ لِي مَا عَلِمْتُ وَلَكِنْ أَخَافُ أَنْ يُقَالَ لِي مَاذَا عَمِلْتُ. ④

اور ابو درداء نے کہا: ”میں اپنے نفس پر اس بات سے نہیں ڈرتا کہ مجھے کہا جائے: تم نے کتنا علم پڑھا؟ مگر میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ مجھے کہا جائے: ”تو نے کیا عمل کیا؟“

① ”اسنادہ ضعیف“ سعدنا معلوم ہے۔ شعب الایمان رقم: 1883۔

② ”اسنادہ ضعیف جدًا“ ابن قاسم جس کا مکمل نام عبد الغفار بن قاسم بن قیس ہے وہ مردود و متروک راوی ہے۔ امام ابن مبارک، رقم: 40، حلیۃ الاولیاء 233/1۔

③ ”اسنادہ ضعیف“ مالک بن دینار نے ابو درداء کو نہیں پایا۔ اور ابو قدامہ حارث بن عبید ضعیف ہے، جامع بیان العلم رقم: 900۔

④ ”اسنادہ کالسابق“ مصنف ابن ابی شیبہ 311/13، رقم 16446۔ کتاب الزہد، ابن مبارک، رقم: 39، اقتضاء العلم والعمل، رقم: 54۔

فوائد: قیامت میں اعمال کا ہی حساب و کتاب ہوگا جو کہ پکڑ یا نجات کا باعث بنیں گے۔ علم کا سوال تو نہیں ہوگا البتہ یہ بلندی درجات کا باعث ضرور بنے گا۔

271- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يَذْكُرُ عَمَّنْ حَدَّثَهُ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَدَارَسُ الْعِلْمُ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِنْ إِحْيَائِهَا. ①
272- وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَأَجْزَأُ اللَّيْلِ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ فَثُلُثُ أَنَامُ وَثُلُثُ أَقُومُ وَثُلُثُ أَتَذْكُرُ أَحَادِيثَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ②

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ”ایک گھڑی علم کا پڑھنا اور پڑھانا رات بھر جاگنے سے بہتر ہے۔“
اور ابو ہریرہ نے کہا: ”میں رات کو تین حصوں میں تقسیم کر لیتا ہوں ایک تہائی حصہ میں سوتا ہوں اور ایک تہائی میں قیام کرتا ہوں اور ایک تہائی میں رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو یاد کرتا ہوں۔“

273- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ مَنْ ابْتَغَى شَيْئًا مِنَ الْعِلْمِ يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ آتَاهُ اللَّهُ مِنْهُ مَا يَكْفِيهِ. ③

حسن بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے علم سے کچھ تلاش کرے، تو اللہ اسے اتنا دے گا جو اسے کافی ہوگا۔“

[28]..... بَابُ مَنْ هَابَ الْفُتْيَا مَخَافَةَ السَّقْطِ

غلطی کے خوف سے فتویٰ دینے سے ڈرنا

274- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ

حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ حَدِيثٍ فَحَدَّثَنِيهِ فَقُلْتُ إِنَّهُ يُرْفَعُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَا عَلَى مَنْ دُونَ النَّبِيِّ ﷺ أَحَبُّ إِلَيْنَا فَإِنْ كَانَ فِيهِ زِيَادَةٌ أَوْ نَقْصَانٌ

عاصم کہتے ہیں کہ میں نے شعبی سے ایک حدیث پوچھی تو اس نے بیان کی میں نے کہا کہ یہ نبی ﷺ کی طرف مرفوع ہے۔ شعبی نے کہا: ”نہیں، یہ نبی ﷺ کے علاوہ شخص سے ہے ہمیں یہ بات پسند ہے کیونکہ اگر اس میں

① ”اسنادہ ضعیف ولكن لهذا الاثر شواهد كثيرة“ المدخل، امام بیہقی رقم: 459، جامع بیان العلم رقم: 107۔ الفقیہ والمتفقہ 14-19/1۔

② ”اسنادہ اسناد سابقہ“ امام دارمی رحمہ اللہ نقل کرنے میں متفرد ہیں۔

③ ”اسنادہ صحیح“ مصنف ابن ابی شیبہ: 553/13 رقم 17248، حلیۃ الاولیاء: 228/4۔

رقم: 1473، الكفاية ص: 206.

إِذَا حَدَّثَ حَدِيثًا قَالَ اللَّهُمَّ إِلَّا هَكَذَا
أَوْ كَشَكْلِهِ. ❶

278- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُسْلِمِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ
بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ كُنْتُ لَا تَفُوتُنِي عَشِيَّةُ
خَمِيسٍ إِلَّا آتَى فِيهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَشَيْءٍ
قَطُّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى كَانَتْ ذَاتُ
عَشِيَّةٍ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ
فَاغْرُورَقْنَا عَيْنَاهُ وَانْتَفَخَتْ أَوْذَاجُهُ
فَأَنَا رَأَيْتُهُ مُحَلُولَةً أَرْزَارُهُ وَقَالَ أَوْ مِثْلُهُ
أَوْ نَحْوَهُ أَوْ شَبِيهَهُ بِهِ. ❷

فوائد: (قَالَ رَسُولُ اللَّهِ) کس قدر ذمہ داری والا جملہ، صحابہ رضی اللہ عنہم کے فعل سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

279- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ عَنِ الشَّعْبِيِّ

وَأَبْنِ سِيرِينَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ إِذَا
حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْيَوْمِ
تَرَبَّدَ وَجْهُهُ وَقَالَ هَكَذَا أَوْ نَحْوَهُ
هَكَذَا أَوْ نَحْوَهُ. ❸

280- أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

حَدَّثَنَا تَوْبَةُ الْعَبْرِيُّ قَالَ قَالَ لِي
تَوْبَةُ عَبْرِي بَيَانُ كَرْتِي هِيَ كَمَا مَجَّهْتُ فِي كَلَامِي

❶ "اسنادہ منقطع" ربیعہ بن یزید نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ حلیۃ الاولیاء 23/1، الکفایۃ ص: 205۔

❷ "اسنادہ صحیح" مصنف ابن ابی شیبہ 753/8۔ سنن ابن ماجہ، المقلعہ: 23 باب التوقی فی الحدیث عن رسول، المحدث الفاصل 549۔

❸ "اسنادہ ضعیف" اشعث بن سوار ضعیف ہے۔

تم نے فلاں شخص کو دیکھا ہے جو کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؟“ میں ابن عمر کے پاس دو سال یا اڑھائی سال رہا تو میں نے اس حدیث کے علاوہ ان کو رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا۔“

الشَّعْبِيُّ أَرَأَيْتَ فَلَانًا الَّذِي يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ قَعْدَتْ مَعَ ابْنِ عُمَرَ سَنَتَيْنِ أَوْ سَنَةً وَنِصْفًا فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا إِلَّا هَذَا الْحَدِيثَ. ❶

فوائد: جس حدیث کے بیان میں صحابہ رضی اللہ عنہم اور ائمہ حفظہ اللہ نے اس قدر ذمہ داری کا ثبوت دیا ہو اس کے بارے میں لوگوں میں شکوک و شبہات پیدا کرنا اور عوام ذہنوں کو پراگندہ کرنا جیسا کہ منکرین حدیث کا طریقہ کار رہا ہے کس طرح درست ہو سکتا ہے۔

281- أَخْبَرَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

عبداللہ بن ابوسفر کہتے ہیں کہ شععی نے کہا: میں نے ابن عمر کے پاس ایک سال مجلس اختیار کی، میں نے انہیں رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث ذکر کرتے ہوئے نہیں سنا۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ جَالَسْتُ ابْنَ عُمَرَ سَنَةً فَلَمْ أَسْمَعْهُ يَذْكُرْ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ❷

282- أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ.....

ثابت بن قطبہ انصاری کہتے ہیں کہ عبداللہ ہمیں ایک ماہ میں دو یا تین حدیثیں بیان کرتے تھے۔

عَنْ ثَابِتِ بْنِ قُطَيْبَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُحَدِّثُنَا فِي الشَّهْرِ بِالْحَدِيثَيْنِ أَوْ الثَّلَاثَةِ. ❸

283- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ.....

عبدالملک عبید کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ بن مالک کا ہمارے پاس سے گذر ہوا تو ہم نے کہا: ”ہمیں کوئی حدیث سنائیں

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ مَرَّ بَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا بِبَعْضِ مَا

❶ ”اسنادہ صحیح“ السنن الکبریٰ 323/9، باب ما جاء فی الضب، مصنف ابن ابی شیبہ 755/8 رقم: 6278۔ المحدث الفاضل رقم: 739۔

❷ ”اسنادہ صحیح“ سنن ابن ماجہ، المقدمة: 26، باب التوقی فی الحدیث عن رسول اللہ W، مصنف ابن ابی شیبہ 755/8 رقم: 6279۔

❸ ”اسنادہ حسن“ امام دارمی بایں الفاظ روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ وَأَتَحَلَّلُ. ❶

جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔“ انہوں نے کہا: ”جی ہاں!“

284۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ.....
 عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ أَنَسٌ قَلِيلَ الْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ إِذَا حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. ❷

محمد کہتے ہیں انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی کم ہی حدیثیں بیان کرتے تھے، جب رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتے تو کہتے: ”یا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔“

فوائد:..... ”أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ“ حدیث بیان کرتے ہوئے اس کا آخر میں استعمال کرنا انتہائی پر اہمیت ہے لہذا اسے اپنانا بہتر ہے۔ اور کمال احتیاط و ورع کی نشانی ہے۔

285۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ.....
 عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ أَنَسٌ إِذَا حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا قَالَ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. ❸

محمد کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتے تو کہتے: ”جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔“

286۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ.....
 حَدَّثَنِي السَّائِبُ ابْنُ يَزِيدَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ سَعْدٍ إِلَى مَكَّةَ فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ. ❹

سائب بن یزید کہتے ہیں کہ میں سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ گیا تو میں نے انہیں رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتے نہیں سنا، حتیٰ کہ ہم مدینہ لوٹ آئے۔

287۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا بَيَّانُ عَنِ الشَّعْبِيِّ.....

❶ ”اسنادہ جید“

❷ ”اسنادہ صحیح“ مصنف ابن ابی شیبہ 754/8 رقم 6274 سنن ابن ماجہ، المقدمة، باب التوقی فی الحدیث عن رسول اللہ ﷺ الکفاہ ص: 206۔ جامع بیان العلم وفضله، رقم: 426۔

❸ ”اسنادہ صحیح“

❹ ”اسنادہ صحیح“ سنن ابن ماجہ، المقدمة، باب التوقی فی الحدیث عن رسول اللہ ﷺ، مصنف ابن ابی شیبہ 755/8۔

رقم: 6277۔

قرظہ بن کعب بیان کرتے ہیں کہ عمر نے انصار کو رخصت کیا جب وہ مدینہ سے جانے لگے تو عمر نے کہا: ”کیا تم جانتے ہو کہ میں تمہیں کیوں رخصت کرنے آیا ہوں؟“ ہم نے کہا: ”انصار کے لئے“ عمر نے کہا: ”تم ایسی قوم کے پاس جا رہے ہو جن کی زبانیں قرآن کی تلاوت کی وجہ سے کھجور کی شاخوں کی طرح ہلتی ہوں گی۔ تم ان کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے نہ روکنا اور میں تمہارا شریک ہوں۔“ قرظہ کہتے ہیں: ”میں نے ان کو کوئی حدیث نہیں سنائی حالانکہ میں نے بھی اپنے ساتھیوں کی طرح احادیث سن رکھی تھیں۔“

عَنْ قَرْظَةَ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عُمَرَ شَيَّعَ الْأَنْصَارَ حِينَ خَرَجُوا مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ أَتَذَرُونَ لِمَ شَيَّعْتُكُمْ قُلْنَا لِحَقِّ الْأَنْصَارِ قَالَ إِنَّكُمْ تَأْتُونَ قَوْمًا تَهْتَرُ أَلْسِنَتُهُمْ بِالْقُرْآنِ اهْتَزَّازَ النَّحْلِ فَلَا تَصُدُّوهُمْ بِالْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا شَرِيكُكُمْ قَالَ فَمَا حَدَّثْتُ بِشَيْءٍ وَقَدْ سَمِعْتُ كَمَا سَمِعَ أَصْحَابِي. ①

فوائد: اسلام کے بیشتر احکام احادیث کے ساتھ خاص ہیں۔ مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ان کو حدیث کے بغیر سمجھنا ناممکن ہے۔ اس لیے ان کے بارے حدیث کا بیان ناگزیر ہے۔ البتہ ایسی احادیث مثلاً جو آپ ﷺ کے ظاہری حسن کے متعلق یا اور خوبیوں کے متعلق یعنی جن کا براہ راست مسائل سے تعلق نہیں یہ دوسری قسم سے عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو روکا ہوگا۔ (واللہ اعلم)

288- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ.....

قرظہ بن کعب کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے انصار کا ایک لشکر کوفہ کی طرف بھیجا تو مجھے بھی ان کے ساتھ بھیجا اور وہ ہمارے ساتھ چلنے لگے حتیٰ کہ صرار پر آئے مدینہ کے راستہ میں ایک کنواں ہے اور وہ اپنے پاؤں سے گرد و غبار اتارنے لگے پھر انہوں نے کہا: ”تم کوفہ جا رہے ہو تم ایسی قوم کے پاس جاؤ گے جن کی آوازیں قرآن (پڑھنے) کی وجہ سے رونے کی طرح ہوں گی اور وہ کہیں گے کہ محمد ﷺ کے ساتھی آ گئے، محمد ﷺ کے ساتھی آ گئے، وہ تمہارے

عَنْ قَرْظَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَهْطًا مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى الْكُوفَةِ فَبَعَثَنِي مَعَهُمْ فَجَعَلَ يَمْشِي مَعَنَا حَتَّى أَتَى صِرَارَ وَصِرَارُ مَاءٍ فِي طَرِيقِ الْمَدِينَةِ فَجَعَلَ يَنْفُضُ الْغُبَارَ عَنْ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ تَأْتُونَ الْكُوفَةَ فَتَأْتُونَ قَوْمًا لَهُمْ أَزِيزٌ بِالْقُرْآنِ فَيَأْتُونَكُمْ فَيَقُولُونَ قَدِمَ أَصْحَابُ

پاس آئیں گے اور تم سے کوئی حدیث پوچھیں گے تو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کم روایت کرنا اور میں اس بارے میں تمہارا شریک ہوں۔“ قرظہ کہتے ہیں: ”میں لوگوں میں بیٹھتا اور وہ نبی ﷺ کی حدیث کا ذکر کرتے اور مجھے آپ کی حدیثیں سب سے زیادہ یاد تھیں جب میں ذکر کرنے لگتا تو مجھے عمر رضی اللہ عنہ کی بات یاد آتی اور میں خاموش ہو جاتا۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”ان حدیثوں کا مطلب میرے نزدیک یہ ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی لڑائی کی حدیثیں تھیں، سنن و فرائض کی حدیثیں نہ تھیں۔“

مُحَمَّدٌ قَدِيمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ فَيَأْتُونَكَمْ فَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْحَدِيثِ فَاعْلَمُوا أَنَّ أَصْبَغَ الْوُضُوءِ ثَلَاثٌ وَثِنْتَانِ تُجْزِيَانِ ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ تَأْتُونَ الْكُوفَةَ فَتَأْتُونَ قَوْمًا لَهُمْ أَزِيْزٌ بِالْقُرْآنِ فَيَقُولُونَ قَدِيمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ قَدِيمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ فَيَأْتُونَكَمْ فَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْحَدِيثِ فَأَقْلُوا الرِّوَايَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا شَرِيكُكُمْ فِيهِ قَالَ قَرِظَةُ وَإِنْ كُنْتُ لَأَجْلِسُ فِي الْقَوْمِ فَيَذْكُرُونَ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَمِنْ أَحْفَظِهِمْ لَهُ فَإِذَا ذَكَرْتُ وَصِيَّةَ عُمَرَ سَكَتُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ مَعْنَاهُ عِنْدِي الْحَدِيثُ عَنْ أَيَّامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ السُّنَنَ وَالْفَرَائِضُ. ①

289- أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ.....

عَلَقَهُمُ قَالُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ ارْتَعَدْتُ ثُمَّ قَالَ نَحْوُ ذَلِكَ أَوْ فَوْقَ ذَلِكَ. ②

علقہ کہتے ہیں کہ عبد اللہ نے کہا: ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر وہ کانپ گئے پھر کہا: ”اس طرح یا اس سے زائد۔“

290- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ ابونجیح بیان کرتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: میں ابن عمر کے

① ”اسنادہ ضعیف“ سنن ابن ماجہ، المقدمہ، باب التوقی فی الحدیث عن رسول اللہ ﷺ معرفة السنن والآثار، رقم: 17739۔

② ”اسنادہ صحیح“ مسند احمد رقم: 4016 طبع مکتب اسلامی، مستدرک حاکم: 111/1۔

ساتھ مدینہ گیا۔ میں نے انہیں رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے صرف ایک بار یہی بیان کیا کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا ایک درخت کا گودا لایا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: ”درختوں میں سے ایک درخت ہے جو مسلمان آدمی کی طرح ہے۔“ میں نے ارادہ کیا کہ میں کہوں: ”وہ کھجور کا درخت ہے۔“ پھر میں نے دیکھا کہ ”میں لوگوں میں سے چھوٹا ہوں، تو میں خاموش ہو گیا۔“ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”میری خواہش تھی کہ تم نے کہہ دیا ہوتا اور مجھے اتنا زیادہ بار ہوتا۔“

صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمْ أَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِحَدِيثٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَى بِجُمَارٍ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرًا مِثْلَ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَسَكَتُ قَالَ عُمَرُ وَدِدْتُ أَنَّكَ قُلْتَ وَعَلَى كَذَا. ❶

فوائد: اس سے درج ذیل باتیں معلوم ہوئیں: (۱) صحابہ رضی اللہ عنہم کا کم کم حدیث بیان کرنا (۲) کھجور کا درخت مسلمان کی طرح ہونا مثلاً آندھیوں، طوفانوں اور ادھر ادھر جھولنے کے باوجود اپنی جڑ پر کھڑے رہنا جس طرح مسلمان مصائب میں ڈٹا رہتا ہے۔ پھر جس طرح کھجور نرم، میٹھی اور شربتی سے لبریز ہوتی ہے اسی طرح مسلمان نرم زبان، صاحب ایمان اور باخلاق ہوتا ہے، کھجور کھانے سے تقویت ملتی ہے اسی طرح مومن کے پاس بیٹھنے سے روحانیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ (۳) چھوٹوں کا بڑوں کی محفل میں خاموشی اختیار کرنا (۴) اگر کوئی علمی بات کسی کی سمجھ میں نہ آرہی ہو تو اسے بڑوں کی محفل میں بیان کیا جاسکتا ہے۔

291- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْهَدَادِيُّ

صالح دھان کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن یزید کو کبھی یہ کہتے ہوئے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اسے بڑی بات سمجھنے اور آپ پر جھوٹ باندھنے سے پرہیز کرنے کی وجہ سے۔“

حَدَّثَنَا صَالِحُ الدَّهَّانُ قَالَ مَا سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ قَطُّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِعْظَامًا وَاتِّقَاءً أَنْ يَكْذِبَ عَلَيْهِ. ❷

292- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ عَنْ كَثْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ

❶ ”صحيح البخاری، کتاب العلم، باب قول المحدث حدثنا، حدیث: 61، صحيح مسلم۔ کتاب صفات المنافقين،

باب مثل المومن مثال النخلة، حدیث: 7030۔

❷ ”اسنادہ جید“ کتاب المعرفة امام فسوی 15/2۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ جَاءَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى كَعْبٍ يَسْأَلُ عَنْهُ وَكَعْبٌ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ كَعْبٌ مَا تُرِيدُ مِنْهُ فَقَالَ أَمَا إِنِّي لَا أَعْرِفُ لِأَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَكُونَ أَحْفَظَ لِحَدِيثِهِ مِنِّي فَقَالَ كَعْبٌ أَمَا إِنَّكَ لَنْ تَجِدَ طَالِبَ شَيْءٍ إِلَّا سَيَشْبَعُ مِنْهُ يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا طَالِبَ عِلْمٍ أَوْ طَالِبَ دُنْيَا فَقَالَ أَنْتَ كَعْبٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ لِمِثْلِ هَذَا جِئْتُ. ❶

عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کعب رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی بات پوچھنے آئے اور کعب لوگوں میں تھے کعب نے کہا: ”آپ ان سے کیا چاہتے ہیں؟“ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”آپ جان لیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے کسی کو مجھ سے زیادہ حدیثیں یاد نہیں ہیں۔“ تو کعب نے کہا: تو جس کو بھی کوئی چیز تلاش کرنے والا پائے گا وہ کسی نہ کسی دن اس سے سیر ہو جائے گا۔ مگر علم تلاش کرنے والا یا دنیا تلاش کرنے والا کبھی اس سے سیر نہیں ہوتا۔“ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”کیا تو کعب ہے؟“ انہوں نے کہا: ”ہاں۔“ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”میں اسی لئے آیا تھا۔“

293- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا شَيْبُلٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ.....

عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ قَالَ مَنْ جَمَعَ عِلْمَ النَّاسِ إِلَى عِلْمِهِ وَكُلُّ طَالِبٍ عِلْمٍ غُرْتَانُ إِلَى عِلْمٍ. ❷

طاؤس کہتے ہیں: ”عرض کی گئی اے اللہ کے رسول ﷺ! لوگوں میں زیادہ عالم کون ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنے علم کے ساتھ لوگوں کے علم کو جمع کرے اور طالب علم علم کا بھوکا ہے۔“

فوائد: معلوم ہوا علم کو مسلسل لوگوں سے حاصل کرنے سے ہی آدمی بڑا عالم بن سکتا ہے۔ اور یہ اسی کے لیے ممکن ہے جو علم کی بھوک مٹنے نہ دے۔ نیز انسان غور کرنے سے جان سکتا ہے کہ ہر دوسرے شخص میں اللہ نے کوئی نہ کوئی خوبی ضرور پیدا کی ہے۔ جس کو یہ حاصل کر کے اپنے علم میں اضافہ کر سکتا ہے۔

294- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ.....

عَنِ الْخَلِيلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ خَلِيلِ بْنِ مَرَّةَ بَيَانِ كَرْتِے هِیں كِه مَعَاوِيَه بِن قُوَّة نِه كِه:

❶ ”اسنادہ منقطع ضعيف“ مستدرک حاکم 92/1، امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”فيه انقطاع“

❷ ”اسنادہ صحيح“

”میں ایک حلقہ میں تھا جس میں بوڑھے لوگ موجود تھے اور وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے ان میں عابد بن عمرو بھی تھے ایک نوجوان لوگوں کے کنارے سے بولا: اللہ کے ذکر کی طرف متوجہ ہو جاؤ اللہ تم میں برکت کرے تو لوگوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا کہ اس نے ہمیں کس کام دیکھا ہے۔ پھر ان میں سے ایک شخص نے اس سے کہا: اس بات کا تجھے کس نے حکم دیا ہے؟“ تو یہاں سے چلا جا اگر دوبارہ تو نے یہ بات کہی تو ہم اس طرح اور اس طرح کریں گے۔“

قُرَّةَ قَالَ كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا الْمَشِيخَةُ وَهُمْ يَتَرَا جَعُونَ فِيهِمْ عَابِدُ بْنُ عَمْرِو فَقَالَ شَابٌّ فِي نَاحِيَةِ الْقَوْمِ أَفِيضُوا فِي ذِكْرِ اللَّهِ بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمْ فَنَظَرَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فِي أَيْ شَيْءٍ رَأَيْنَاهُمْ قَالَ بَعْضُهُمْ مَنْ أَمَرَكَ بِهَذَا فَمُرْ لَيْتُنْ عُذْتُ لَنَفْعَلَنَّ وَلَنَفْعَلَنَّ ❶

فوائد: یعنی مشائخ نے مسائل کے بارے گفتگو کو ذکر اللہ کے معنی میں لیا کہ دینی امور میں گفتگو بھی اللہ کے ذکر کے مترادف ہے۔

295- أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ نِعْمَ الْمَجْلِسُ مَجْلِسٌ يُنْشَرُ فِيهِ الْحِكْمَةُ وَتُرْجَى فِيهِ الرَّحْمَةُ ❷

عون بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ عبد اللہ نے کہا: ”کیسی اچھی وہ مجلس ہے جس میں علم پھیلا یا جائے اور اس میں رحمت کی امید کی جائے۔“

[29]..... بَابُ مَنْ قَالَ الْعِلْمُ الْخَشْيَةُ وَتَقْوَى اللَّهِ

اس شخص کا بیان جو کہے: ”علم اللہ کا ڈر اور خوف ہے!“

296- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ

ابودرواء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ نے اپنی نثر آسمان کی طرف اٹھائی پھر فرمایا: ”جس وقت لوگوں سے علم چھین لیا جائے گا حتیٰ کہ علم

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَشَخَّصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ هَذَا أَوَانُ يُخْتَلَسُ الْعِلْمُ مِنْ

❶ ”اسنادہ ضعیف و لکن له شواهد۔“

❷ رجالہ ثقات غیر انہ منقطع“ عون بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔ جامع بیان العلم رقم: 215۔

النَّاسِ حَتَّى لَا يَقْدِرُوا مِنْهُ عَلَى شَيْءٍ
فَقَالَ زِيَادُ بْنُ لَبِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ يَا رَسُولَ
اللَّهِ وَكَيْفَ يُخْتَلَسُ مِنَّا وَقَدْ قَرَأْنَا
الْقُرْآنَ فَوَاللَّهِ لَنَقْرَأَنَّه وَلَنُقْرِئَنَّهُ نِسَاءَنَا
وَأَبْنَاءَنَا فَقَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا زِيَادُ
إِنْ كُنْتَ لَأَعِدُّكَ مِنْ فَقَهَاءِ أَهْلِ
الْمَدِينَةِ هَذِهِ التَّوْرَةُ وَالْإِنْجِيلُ عِنْدَ
الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فَمَاذَا يُغْنِي عَنْهُمْ
قَالَ جُبَيْرٌ فَلَقِيتُ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ
قَالَ قُلْتُ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ أَخُوكَ
أَبُو الدَّرْدَاءِ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ قَالَ
صَدَقَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِنْ شِئْتَ لِأَحَدِنَا
بِأَوَّلِ عِلْمٍ يُرْفَعُ مِنَ النَّاسِ الْخُشُوعُ
يُوشِكُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَ الْجَمَاعَةِ
فَلَا تَرَى فِيهِ رَجُلًا خَاشِعًا. ❶

کی کسی چیز پر قدرت نہیں رکھیں گے۔“ زیاد بن لبید
انصاری نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! ہم سے علم کیسے چھینا
جائے گا، حالانکہ ہم قرآن پڑھتے ہیں اللہ کی قسم ہم خود بھی
پڑھیں گے اور اپنی عورتوں اور بیٹوں کو بھی پڑھائیں گے۔“
آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے زیاد! تجھے تیری ماں گم پائے،
میں تجھے مدینہ کے سمجھداروں میں شمار کرتا تھا، یہ تورات
اور انجیل یہودیوں اور عیسائیوں کے پاس ہے۔ تو انہیں
کیا فائدہ ہوا؟“ جبیر کہتے ہیں میں عبادۃ بن صامت رضی اللہ
کو ملا، میں نے کہا: ”کیا تو نے سنا ہے، جو تیرا بھائی
ابودرداء کہتا ہے؟ پھر میں نے اسے اس بات کی خبر دی جو
ابودرداء نے کہی تھی۔ اس نے کہا: ”ابودرداء نے سچ کہا
ہے اگر تو چاہے تو میں تجھے پہلے علم کے متعلق بتاؤں جو
لوگوں سے اٹھایا جائے گا وہ عاجزی ہے قریب ہے کہ تو
کسی جامع مسجد میں داخل ہو تو کوئی عاجزی کرنے والا
آدمی نہ پاؤ۔“

فوائد: معلوم ہوا خشوع و خضوع کا علم سے گہرا تعلق ہے کیونکہ علم سے رب کی معرفت اور معرفت
سے خشوع و خشیت حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ عدم خشوع عدم علم پر دلالت کرتا ہے۔ مزید اگلی حدیث دیکھئے۔
297- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ
الْكِنَانِيُّ.....

مکحول بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”عالم کی فضیلت عابد پر اس طرح ہے جس طرح میری
فضیلت تمہارے ادنیٰ پر ہے۔“ پھر آپ ﷺ نے یہ

حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ
كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ

آیت پڑھی: ”اللہ سے اس کے علماء بندے ہی ڈرتے ہیں۔“ (فاطر: ۲۸) ”بے شک اللہ اور اس کے فرشتے اور آسمان و زمین والے اور سمندر کی مچھلیاں ان لوگوں پر رحمت کی دعائیں کرتی ہیں۔ جو لوگوں کو بھلائی سکھائیں۔“

الْآيَةُ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ سَمَاوَاتِهِ وَأَرْضِيهِوَالنُّونَ فِي الْبَحْرِ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يُعَلِّمُونَ النَّاسَ الْخَيْرَ. ❶

فوائد: عابد کی عبادت کا فائدہ صرف اسی کی ذات کو جب کہ عالم کے علم کا فائدہ جمیع الناس کو ہوتا ہے لہذا اس کے بتانے سے جتنوں کو عبادت کی توفیق ملے گی ان سب کا ثواب برابر اس کے اکاؤنٹ میں جمع ہوتا جائے گا۔ نیز سبھی مخلوقات کی دعائیں بطور بونس حاصل ہوں گی۔

298۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَسَدٍ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ عَنْ سُفْيَانَ.....

لیٹ ایک آدمی سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی اس وقت تک عالم نہیں بن سکتا جب تک وہ اپنے سے بڑوں پر حسد نہ کرے اور چھوٹوں کو حقیر نہ سمجھے اور اپنے علم سے دنیا نہ تلاش کرے۔“

عَنْ لَيْثٍ عَنْ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا يَكُونُ الرَّجُلُ عَالِمًا حَتَّى لَا يَحْسَدَ مَنْ فَوْقَهُ وَلَا يَحْقِرَ مَنْ دُونَهُ وَلَا يَتَّبِعِي بِعِلْمِهِ ثَمَنًا. ❷

فوائد: عالم کے لیے ان تین چیزوں سے بری ہونا ضروری ہے: (۱) بڑوں سے حسد (۲) کمزوروں کو حقیر جاننا (۳) علم کے ذریعے دنیا طلبی۔ لیکن آج کل یہ تینوں اوصاف رزیدہ اکثر علماء نے اپنے اوپر لازم کر لیے ہیں۔

299۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ.....

مسر کہتے ہیں کہ میں نے عبدالاعلیٰ تمیمی کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”جس کو ایسا علم دیا جائے جس سے وہ نہ روئے تو وہ اس لائق ہے کہ اسے وہ علم نہ دیا جائے جو اسے نفع پہنچائے۔ کیونکہ اللہ نے عالموں کی صفت بیان کی ہے۔“

عَنْ مُسْعَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْأَعْلَى التَّمِيمِي يَقُولُ مَنْ أُوتِيَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَا يُبْكِيهِ لَخْلِيقٍ أَنْ لَا يَكُونَ أُوتِيَ عِلْمًا يَنْفَعُهُ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى نَعَتَ الْعُلَمَاءِ ثُمَّ

❶ ”حسن انشاء الله“ جامع ترمذی، کتاب العلم، باب ما جاء في فضله الفقه على العبادة رقم: 2686، المعجم الكبير طبرانی 278/8 رقم: 7911، الدر المنثور 251/5۔

❷ ”اسنادہ ضعیف“ مصنف ابن شیبہ 223/13 رقم: 16477، حلیۃ الاولیاء 306/1، جامع بیان العلم رقم: 858۔

قَرَأَ الْقُرْآنَ إِنَّ الَّذِينَ أَوْتُوا الْعِلْمَ إِلَى قَوْلِهِ يَكُونُ. ❶

پھر انہوں نے قرآن کی یہ آیت پڑھی: ”بے شک وہ لوگ جو علم دیئے گئے۔ الخ۔“ (اسراء: ۱۰۹، ۱۰۷)

فوائد: یعنی علماء کے جلیل اوصاف میں سے ایک بڑا وصف ان کا خوف الہی سے رونا ہے۔ بلکہ ایک محدث فرماتے ہیں: باعمل عالم دین دو چیزوں سے کبھی سیر نہیں ہوتا (۱) اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سے (۲) اور اپنے گناہوں کو یاد کر کے رونے سے۔

300- أَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ لَا تَكُونُ عَالِمًا حَتَّى يَكُونَ فِيكَ ثَلَاثُ خِصَالٍ لَا تَبْغِي عَلَى مَنْ فَوْقَكَ وَلَا تَحْقِرُ مَنْ دُونَكَ وَلَا تَأْخُذَ عَلَى عِلْمِكَ دُنْيَا. ❷

عبید اللہ بن عمر عمری بیان کرتے ہیں کہ ابو حازم نے کہا: ”تو اس وقت تک عالم نہیں ہو سکتا جب تک تجھ میں تین خوبیاں نہ ہوں۔ (۱) اپنے سے بڑے پر ظلم نہ کرو۔ (۲) اپنے سے چھوٹے کو حقیر نہ جانو۔ (۳) اپنے علم سے دنیا تلاش نہ کرو۔“

فوائد: عالم باعمل ہی حقیقی مقبول عالم ہے ورنہ علم بلا عمل وبال ہے اسی طرح اپنے آپ کو نمایاں کرنے کے لیے علم کا حصول گناہ کا باعث ہے۔ نیز حصول علم کے بعد ہر وقت رب تعالیٰ کی طرف دھیان رہنا چاہیے۔ تبھی علم موجب خیر ہوتا ہے۔

301- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبَثَرٌ عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى الدِّمَشْقِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ لَا تَكُونُ عَالِمًا حَتَّى تَكُونَ مُتَعَلِّمًا وَلَا تَكُونُ بِالْعِلْمِ عَالِمًا حَتَّى تَكُونَ بِهِ عَامِلًا وَكَفَى بِكَ إِثْمًا أَنْ لَا تَزَالَ مُخَاصِمًا وَكَفَى بِكَ إِثْمًا أَنْ لَا تَزَالَ مُمَارِيًا وَكَفَى بِكَ

سلیمان بن موسیٰ دمشقی ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کہا: ”تم عالم نہیں بنو گے حتیٰ کہ تم علم سیکھو اور تم علم سے عالم نہیں بن سکتے حتیٰ کہ تم اس پر عمل کرو، اور تمہارے گناہ کے لئے یہی کافی ہے کہ تم بحث کرنے والے بن جاؤ۔ اور تمہارے گناہ کے لئے یہی کافی ہے کہ اللہ کی ذات کے علاوہ باتیں کرو۔“

❶ ”اسنادہ جید“ کتاب امام ابن مبارک ص: 125، حلیۃ الاولیاء 88/5 مصنف ابن ابی شیبہ 542/13۔

❷ ”اسنادہ ضعیف“ حلیۃ الاولیاء 342/3۔

كَادِبًا أَنْ لَا تَزَالَ مُحَدِّثًا فِي غَيْرِ ذَاتِ

اللَّهِ. ①

فوائد: عالم باعمل ہی حقیقی مقبول عالم ہے ورنہ علم بلا عمل وبال ہے اسی طرح اپنے آپ کو نمایاں کرنے کے لیے علم کا حصول گناہ کا باعث ہے۔ نیز حصول علم کے بعد ہر وقت رب تعالیٰ کی طرف دھیان رہنا چاہیے۔ تبھی علم موجب خیر ہوتا ہے۔

302- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَخِيهِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

عَنْ عِمْرَانَ الْمِنْقَرِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ يَوْمًا فِي شَيْءٍ قَالَهُ يَا أَبَا سَعِيدٍ لَيْسَ هَكَذَا يَقُولُ الْفُقَهَاءُ فَقَالَ وَيَحَلْكَ وَرَأَيْتَ أَنْتَ فَقِيهًا قَطُّ إِنَّمَا الْفَقِيهُ الرَّاهِدُ فِي الدُّنْيَا الرَّاعِبُ فِي الْآخِرَةِ الْبَصِيرُ بِأَمْرِ دِينِهِ الْمُدَاوِمُ عَلَى عِبَادَةِ رَبِّهِ. ②

عمران منقری کہتے ہیں کہ میں نے ایک دن حسن سے ایک بات کہی جس کے وہ قائل تھے کہ ”اے ابوسعید! علماء تو ایسے نہیں کہتے۔ تو انہوں نے کہا: ”تجھ پر افسوس ہے کیا کبھی تو نے کوئی عالم دیکھا؟ عالم تو صرف وہ ہوتا ہے جو دنیا سے بے رغبتی کرنے والا ہو۔ اور آخرت کا خواہش مند ہو اپنے دینی کام پر نظر رکھنے والا ہو۔ اپنے رب کی عبادت پر پیشگی کرنے والا ہو۔“

303- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبَجَلِيُّ

عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قِيلَ لَهُ مَنْ أَفْقَهُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ قَالَ اتَّقَاهُمْ لِرَبِّهِ. ③

مسعر کہتے ہیں کہ سعد بن ابراہیم سے کہا گیا کہ اہل مدینہ میں سب سے زیادہ عالم کون ہے؟ ”انہوں نے کہا: ”ان میں سے وہ جو اپنے رب سے زیادہ ڈرتا ہو۔“

304- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ

عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ إِنَّمَا الْفَقِيهُ مَنْ يَخَافُ اللَّهَ. ④

لیث بن ابوسلیم بیان کرتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: ”عالم وہ ہے جو اللہ سے ڈرے۔“

① ”اسنادہ حسن“ کتاب الزہد امام وکیع، رقم: 220، اقتضاء العلم رقم: 16۔

② ”اسنادہ صحیح“ مصنف ابن ابی شیبہ: 498/13، رقم: 17037۔ حلیۃ الاولیاء: 147/2۔

③ ”حسن بالشواہد“ حلیۃ الاولیاء: 169/3۔

④ ”اسنادہ ضعیف والمعنی صحیح“ مصنف ابن ابی شیبہ: 17301 حلیۃ الاولیاء: 280/3، جامع بیان العلم

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ إِنَّ الْفَقِيهَ
حَقَّ الْفَقِيهِ مَنْ لَمْ يَقْطُ النَّاسَ مِنْ
رَحْمَةِ اللَّهِ وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُمْ فِي
مَعَاصِي اللَّهِ وَلَمْ يُؤْمَنْهُمْ مِنْ عَذَابِ
اللَّهِ وَلَمْ يَدْعِ الْقُرْآنَ رَغْبَةً عَنْهُ إِلَى
غَيْرِهِ إِنَّهُ لَا خَيْرَ فِي عِبَادَةٍ لَا عِلْمَ فِيهَا
وَلَا عِلْمٍ لَا فَهْمَ فِيهِ وَلَا قِرَاءَةَ لَا تَدَبَّرَ
فِيهَا. ❶

عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ قَالَ قَالَ عَلِيُّ
الْفَقِيهُ حَقُّ الْفَقِيهِ الَّذِي لَا يُقْبِطُ النَّاسَ
مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ وَلَا يُؤَمِّنُهُمْ مِنْ عَذَابِ
اللَّهِ وَلَا يُرَخِّصُ لَهُمْ فِي مَعَاصِي اللَّهِ
إِنَّهُ لَا خَيْرَ فِي عِبَادَةٍ لَا عِلْمَ فِيهَا وَلَا
خَيْرَ فِي عِلْمٍ لَا فَهْمَ فِيهِ وَلَا خَيْرَ فِي
قِرَاءَةٍ لَا تَدَبَّرُ فِيهَا. ②

② ”اسنادہ ضعیف“ تعلیق اول دیکھیں۔

ان لوگوں کا حال پاتا ہوں جو عمل کرنے کے لیے علم نہیں پڑھیں گے۔ اور نہ ہی عبادت کے لیے علم پڑھیں گے اور آخرت کے کام سے دنیا تلاش کریں گے۔ اور بھیڑ کے چمڑے پہنیں گے اور ان کے دل ایلوے سے بھی زیادہ کڑوے ہوں گے۔ وہ مجھے دھوکا دیں گے یا میرے ساتھ مکر کریں گے تو میں اپنی قسم اٹھاتا ہوں کہ میں ان کے درمیان ایسا فتنہ نکالوں گا جو انہیں حیران کر دے گا اور ان کے بڑے بڑے عقلمندوں کو بھی حیران کر دے گا۔“

إِنِّي لَأَجِدُ نَعْتَ قَوْمٍ يَتَعَلَّمُونَ لِبَغْيِ الْعَمَلِ وَيَتَفَقَّهُونَ لِبَغْيِ الْعِبَادَةِ وَيَطْلُبُونَ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْآخِرَةِ وَيَلْبَسُونَ جُلُودَ الضَّأْنِ وَقُلُوبُهُمْ أَمْرٌ مِنَ الصَّبْرِ فَبِئْسَ يَفْتَرُونَ أَوْ إِيَّاي يُخَادِعُونَ فَحَلَفْتُ بِي لَا تَيْحَنَ لَهُمْ فِتْنَةٌ تَتْرُكُ الْحَلِيمَ فِيهَا حَيْرَانٌ. ①

308- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ.....

ابو عمران جوئی بیان کرتے ہیں کہ ہرم بن حیان نے کہا کہ ”فاسق عالم سے بچو۔“ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو اس کی طرف لکھا: لکھا: ”فاسق عالم کون ہے؟“ اور ہرم اس سے ڈر گئے پھر عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اس نے لکھا: ”اے امیر المؤمنین! اللہ کی قسم! میں نے اپنی بات سے صرف لوگوں کی خیر خواہی کا ارادہ کیا تھا۔ اس کے بعد ایسے پیشوا ہوں گے جو علم کے ساتھ باتیں کریں گے اور فسق پر عمل کریں گے۔ اور لوگوں کو شبہ میں ڈال کر گمراہ کریں گے۔“

حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ هَرَمِ بْنِ حَيَّانَ أَنَّهُ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْعَالِمَ الْفَاسِقَ فَبَلَغَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ وَأَشْفَقَ مِنْهَا مَا الْعَالِمُ الْفَاسِقُ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ هَرَمٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ بِهِ إِلَّا الْخَيْرَ يَكُونُ إِمَامٌ يَتَكَلَّمُ بِالْعِلْمِ وَيَعْمَلُ بِالْفِسْقِ فَيُشَبِّهَهُ عَلَى النَّاسِ فَيُضِلُّوهُ. ②

فوائد: معلوم ہوا ہے عمل عالم فاسق ہے ایسوں کی صحبت سے بچنا چاہیے۔

309- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ.....

محمد بن مطرف اور عبدالعزیز بن اسماعیل بن عبید اللہ بن ابو مہاجر بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”جو کوئی اپنے دین کی عزت چاہے وہ بادشاہ کے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْمُهَاجِرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

① "اسنادہ صحیح" شعب الایمان رقم: 1918۔

② "اسنادہ صحیح" طبقات ابن سعد 96/1/7، سیر اعلام النبلاء 49/4۔

مَنْ أَرَادَ أَنْ يُكْرِمَ دِينَهُ فَلَا يَدْخُلْ عَلَى السُّلْطَانِ وَلَا يَخْلُوقَ بِالنِّسْوَانِ وَلَا يُخَاصِمَنَّ أَصْحَابَ الْأَهْوَاءِ. ❶

پاس نہ جائے اور تنہائی میں عورتوں سے نہ ملے اور خواہشات والوں سے جھگڑانہ کرے۔“

فوائد: یہ تینوں خصلتیں دین کو نقصان دینے والی ہیں۔ چنانچہ ان سے احتراز ہی بہتر ہے۔

310- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

عَنْ يُونُسَ قَالَ كَتَبَ إِلَى مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ إِيَّاكَ وَالْخُصُومَةَ وَالْجِدَالَ فِي الدِّينِ وَلَا تُجَادِلَنَّ عَالِمًا وَلَا جَاهِلًا أَمَّا الْعَالِمُ فَإِنَّهُ يَخْزَنُ عَنْكَ عِلْمَهُ وَلَا يُبَالِي مَا صَنَعْتَ وَأَمَّا الْجَاهِلُ فَإِنَّهُ يُخَشِّنُ بِصَدْرِكَ وَلَا يُطِيعُكَ. ❷

یونس کہتے ہیں کہ: مجھے میمون بن مهران نے خط لکھا کہ جھگڑے سے بچو اور دین میں جھگڑانہ کرو اور عالم اور جاہل سے جھگڑانہ کرو کیونکہ عالم کے علم کو تیری طرف سے غم پہنچے گا اور جو تو کرے گا وہ اس کی پرواہ نہیں کرے گا۔ اور جو جاہل ہیں وہ تیرے سینے کو سخت دے گا اور تیری بات نہیں مانے گا۔“

فوائد: معلوم ہوا جاہل و عالم دونوں سے جھگڑا نقصان دہ ہے کیونکہ عالم کو اس سے ٹھیس پہنچے گی وہ تیری خیر خواہی سے رک سکتا ہے جب کہ جاہل مانے گا کچھ بھی نہیں البتہ تجھے پریشان ضرور کرے گا۔

311- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِابْنِهِ دَعِ الْمِرَاءَ فَإِنَّ نَفْعَهُ قَلِيلٌ وَهُوَ يَهَيِّجُ الْعَدَاوَةَ بَيْنَ الْإِخْوَانِ. ❸

یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں کہ سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا: ”جھگڑے کو چھوڑ دو کیونکہ اس کا فائدہ کم ہے اور وہ بھائیوں کے درمیان عداوت پھیلاتا ہے۔“

312- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ

عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ مَنْ

اسماعیل بن ابوحکیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو کوئی اپنے دین کو

❶ ”اسنادہ ضعیف“ امام دارمی نقل کرنے میں متفرد ہیں۔

❷ ”اسنادہ صحیح“ حلیۃ الاولیاء 82/4، الانساب 188/3۔ الاکمال مع التعليق 254/2۔

❸ ”اسنادہ معضل“ امام دارمی متفرد ہیں۔

جَعَلَ دِينَهُ غَرَضًا لِلْخُصُومَاتِ أَكْثَرَ
التَّنْقُلِ. ❶

جھگڑے کا نشانہ بنائے گا وہ اپنے دین کو بدلتا رہے گا۔“

فوائد: دینی موضوعات پر عموماً بحث و مباحثہ کرتے رہنا یہ ثولیدہ فکری کا باعث ہے ان سے بچنا

ہی بہتر ہے۔

313- أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ كَتَبَ
عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ
إِنَّهُ مَنْ تَعَبَّدَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ مَا يُفْسِدُ
أَكْثَرَ مِمَّا يُصْلِحُ وَمَنْ عَدَّ كَلَامَهُ مِنْ
عَمَلِهِ قَلَّ كَلَامُهُ إِلَّا فِيمَا يَعْنِيهِ وَمَنْ
جَعَلَ دِينَهُ غَرَضًا لِلْخُصُومَةِ كَثُرَ
تَنَقُّلُهُ. ❶

سعید بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے
مدینہ والوں کو لکھا: ”جو کوئی بغیر علم کے عبادت کرے اس
کے نیک کاموں سے زیادہ برے کام ہوں گے۔ اور جو کوئی
اپنی باتوں کو عمل میں شمار کرے اس کی زیادہ باتیں با مقصد
ہی ہوں گی۔ اور جو اپنے دین کو جھگڑے کا نشانہ بنائے وہ
اپنے دین کو بدلتا رہے گا۔“

314- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ
الْعَزِيزِ قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ شَيْءٍ مِنَ
الْأَهْوَاءِ فَقَالَ عَلَيْكَ بِدِينِ الْأَعْرَابِيِّ
وَالْغُلَامِ فِي الْكِتَابِ وَالْأَهْلِ عَمَّا سِوَى
ذَلِكَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ كَثُرَ تَنَقُّلُهُ أَيُّ
يَنْتَقِلُ مِنْ رَأْيٍ إِلَى رَأْيٍ. ❷

جعفر بن برقان بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز سے
کسی آدمی نے خواہش کے متعلق کچھ پوچھا تو انہوں نے
کہا: ”دیہاتیوں اور مدرسے کے لڑکوں کا دین لازم پکڑو
اور جو اس کے علاوہ ہو اس سے تعلق نہ رکھو۔“ ابو محمد کہتے
ہیں کہ ”دین کو بدلنا یعنی رائے پر رائے کو بدلتے رہنا۔“

❶ ”اسنادہ صحیح“ الشریعة امام آجری ص: 62، اصول اعتقاد اہل السنۃ، اللارکائی رقم: 216۔ جامع بیان العلم وفضله: 1770۔

❷ ”رجاله ثقات غیرانہ منقطع“ سعید بن عبدالعزیز نے عمر بن عبدالعزیز کو نہیں پایا۔ جامع بیان العلم، رقم: 132۔

❸ ”اسنادہ منقطع“ جعفر بن برقان نے ابن عبدالعزیز کو نہیں پایا۔ شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ رقم: 250۔

[30]....بَابُ فِي اجْتِنَابِ الْأَهْوَاءِ

خواہشات سے بچنا

315- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ.....

اوزاعی بیان کرتے ہیں کہ عمر بن رضی اللہ عنہ عبدالعزیز نے فرمایا: ”جب تم لوگوں کو دیکھو کہ وہ اپنے عام لوگوں کے علاوہ کوئی بات کر رہے ہیں تو وہ گمراہی کی بنیاد ڈال رہے ہیں۔“

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِذَا رَأَيْتَ قَوْمًا يُنْتَبِجُونَ بِأَمْرِ دُونَ عَامَّتِهِمْ فَهُمْ عَلَى تَأْسِيسِ الضَّلَالَةِ. ①

فوائد:..... فتنے و گمراہی کی ابتدا عموماً لوگوں کی آپس میں سرگوشی سے ہی شروع ہوتی ہے۔ اہل

ضلالت پہلے آپس میں مشورہ طے کر کے پھر لوگوں میں اس کو پھیلاتے ہیں۔

316- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَقَ.....

ابن مبارک بیان کرتے ہیں کہ اوزاعی نے کہا: ”ابلیس نے اپنے دوستوں سے کہا: تم کس راستے سے ابن آدم کے پاس جاتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہر راستے سے۔“ ابلیس نے کہا: کیا تم ان کے پاس استغفار کی طرف سے بھی جاتے ہو؟ انہوں نے کہا: افسوس ہے کہ یہ ایسی چیز ہے جو توحید کے ساتھ ہی ملائی ہوئی ہے۔ ابلیس نے کہا: میں لوگوں کے درمیان ایسی چیز پھیلاؤں گا جس کی وجہ سے وہ اللہ سے استغفار نہیں کریں گے۔“ راوی کہتے ہیں: پھر اس نے لوگوں میں خواہشات کو پھیلا دیا۔“

عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ قَالَ إِبْلِيسُ لِأَوْلِيَائِهِ مِنْ أَيْ شَيْءٍ تَأْتُونَ بَنِي آدَمَ فَقَالُوا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَالَ فَهَلْ تَأْتُونَهُمْ مِنْ قَبْلِ الْإِسْتِغْفَارِ قَالُوا هَيْهَاتَ ذَاكَ شَيْءٌ قَرِينٌ بِالتَّوْحِيدِ قَالَ لِأَبْنِئَ فِيهِمْ شَيْئًا لَا يَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ مِنْهُ قَالَ فَبَتَّ فِيهِمُ الْأَهْوَاءَ. ②

فوائد:..... استغفار رب کی رحمتوں کا بہانہ اور بخششوں کا ذریعہ ہے۔ جب شیطان نے رب کو چیلنج

دیا کہ وہ ان کو دین سے گمراہ کرتا رہے گا۔ تو رب نے کہا کہ میں انہیں بخشتا رہوں گا۔ چنانچہ استغفار ابلیس کے

① اسنادہ مقطوع“ امام اوزاعی رحمہ اللہ نے عمر بن عبدالعزیز کو نہیں پایا۔ کتاب الشہد امام احمد ص 289۔ جامع بیان العلم

رقم 1774۔ شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ رقم 251۔

② ”اسنادہ صحیح“ شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ رقم 237، کتاب المعرفة للفسوی 389/3۔

راستے کی ایک بہت بڑی آفت ہے۔ سو اس کا حل اس نے خواہشات کی صورت میں نکالا ہے یہ بندے کو دین سے غافل کر کے ضلالتوں میں مبتلا کر دیتیں ہیں۔

317- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ الْمُحَارِبِيِّ.....

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ مَا أَدْرِي
أَيُّ النِّعَمَتَيْنِ عَلَيَّ أَكْبَرُ أَنْ هَدَانِي
لِلْإِسْلَامِ أَوْ عَافَانِي مِنْ هَذِهِ
الْأَهْوَاءِ. ①

اعمش بیان کرتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: میں نہیں جانتا کہ مجھ پر دو نعمتوں میں سے کون سی نعمت بڑی ہے؟ اللہ نے مجھے اسلام کی ہدایت دی یا، ان خواہشات سے نجات دی۔“

فوائد:..... اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ خواہشات سے بچت کوائمہ اپنے لیے کتنا بڑا احسان تصور کرتے تھے۔

318- أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْأَعْمَشِ.....
عَنْ حَبَّةِ بْنِ جُوَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا أَوْ
قَالَ قَالَ عَلِيٌّ لَوْ أَنَّ رَجُلًا صَامَ الدَّهْرَ
كُلَّهُ وَقَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ ثُمَّ قُتِلَ بَيْنَ
الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ لَحَشَرُهُ اللَّهُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ مَعَ مَنْ يُرَى أَنَّهُ كَانَ عَلَى
هَذِي. ②

حبہ بن جوین کہتے ہیں کہ میں نے علی سے سنایا اس نے کہا کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”اگر کوئی شخص ہمیشہ روزے رکھے اور ہمیشہ نماز پڑھے تو پھر رکن اور مقام کے درمیان مارا جائے تو قیامت کے دن اللہ اس کا حشر اس شخص کے ساتھ کرے گا جس کو وہ ہدایت پر دیکھتا تھا۔“

فوائد:..... لوگوں کا خصوصاً عزیزوں کے ساتھ صلہ رحمی کا تعلق زبان اور جسم تک ہی محدود ہے البتہ قلبی لگاؤ علمی وابتغی صالحین کے ساتھ ہونی چاہیے۔

319- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ هَارُونَ هُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ.....

عَنْ أَبِي صَادِقٍ قَالَ قَالَ سَلْمَانُ
لَوْ وَضَعَ رَجُلٌ رَأْسَهُ عَلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ
أَبُو صَادِقٍ کہتے ہیں کہ سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اگر کوئی شخص اپنا سر حجر اسود پر رکھے اور دن کو روزہ رکھے اور رات کو نماز

① ”رحالہ ثقاف“ عبد الرحمن بن محمد محارب بن مدلس ہے اور اس کا معنی ہے اس بھتہ اس میں ضعف ہے۔ حلیۃ الاولیاء 2/218۔

② ”اسنادہ ضعیف ولكن شاهد“

فَصَامَ النَّهَارَ وَقَامَ اللَّيْلَ أَعْنَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ هَوَاهُ. ❶

پڑھے، پھر رکن اور مقام کے درمیان مارا جائے تو قیامت کے دن اللہ اس کا حشر اس شخص کے ساتھ کرے گا جس کی

خواہشات پر وہ چلتا تھا۔“

320- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ هُوَ ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ عَنْ أَبِي صَادِقٍ الْأَزْدِيِّ

عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ قَالَ قَالَ عَلِيُّ كُونُوا فِي النَّاسِ كَالنَّحْلَةِ فِي الطَّيْرِ إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ الطَّيْرِ شَيْءٌ إِلَّا وَهُوَ يَسْتَضِعُّهَا وَلَوْ يَعْلَمُ الطَّيْرُ مَا فِي أَجْوَافِهَا مِنَ الْبَرَكَاتِ لَمْ يَفْعَلُوا ذَلِكَ بِهَا خَالِطُوا النَّاسَ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَأَجْسَادِكُمْ وَزَايَلُوهُمْ بِأَعْمَالِكُمْ وَقُلُوبِكُمْ فَإِنَّ لِلْمَرْءِ مَا اكْتَسَبَ وَهُوَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ مَنْ أَحَبَّ. ❷

ربیعہ بن ناجذ کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”تم لوگوں میں اس طرح رہو جس طرح شہد کی مکھیاں پرندوں میں ہوتی ہیں۔ تمام پرندے انہیں کمزور سمجھتے ہیں اگر پرندے جان لیں کہ ان کے پیٹوں میں کیسی برکت ہے تو ان کے ساتھ اس طرح نہ کریں۔ اپنی زبان اور جسم کے ساتھ لوگوں سے ملے رہو، اور اپنے اعمال اور دلوں سے ان سے الگ رہو۔ کیونکہ آدمی کے لئے وہ کچھ ہے جو اس نے کمایا۔ اور وہ قیامت کے دن اس شخص کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا تھا۔“

321- أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنِي بَقِيَّةُ

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ نِعَمَ وَزِيرُ الْعِلْمِ الرَّأْيِيُّ الْحَسَنُ. ❸

اوزعی بیان کرتے ہیں کہ زہری نے کہا: ”اچھی رائے علم بہت اچھا وزیر ہے۔“

فوائد: جو عالم جتنی اچھی رائے کا مالک ہوگا لوگوں میں اس کی مقبولیت اسی کے مطابق ہوگی۔ بشرطیکہ رائے میں آوارگی نہ ہو بلکہ کتاب و سنت کے رنگ میں رنگی ہوئی ہو۔

322- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ

عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كَفَى بِالْمَرْءِ عِلْمًا أَنْ يَخْشَى اللَّهَ وَكَفَى مُسْلِمٍ بَيَانٍ كَرْتِهِ أَنْ يَخْشَى اللَّهَ وَكَفَى عِلْمًا أَنْ يَخْشَى اللَّهَ وَكَفَى

مسلم بیان کرتے ہیں کہ مسروق نے کہا: ”آدمی کے علم کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اللہ سے ڈرے۔ اور آدمی کی

بِالْمَرْءِ جَهْلًا أَنْ يُعْجَبَ بِعِلْمِهِ. ❶
جہالت کے لئے یہی کافی ہے کہ اپنے علم کی وجہ سے غرور کرے۔“

فوائد: معلوم ہوا عجب، خود پسندی جہالت کی علامت ہے۔ بلکہ صحیح حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خشیت انسان کو دنیا و آخرت کی تمام آفتوں سے نجات دلاتی ہے اور اپنے آپ پر تعجب کرنا کہ میں بڑی عالی شخصیت ہوں، یا میرے کمالات بڑے ہیں اس طرح کی سوچ انسان کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں زیور خشیت سے آراستہ فرمائے اور عجب نفس کی ہلاکتوں سے محفوظ فرمائے۔

323. قَالَ وَقَالَ مَسْرُوقُ الْمَرْءِ حَقِيقٌ أَنْ يَكُونَ لَهُ مَجَالِسُ يَخْلُو فِيهَا فَيَذْكُرُ ذُنُوبَهُ فَيَسْتَغْفِرُ اللَّهُ تَعَالَى مِنْهَا. ❷
مسلم کہتے ہیں کہ مسروق نے کہا: ”آدمی کے لئے لائق ہے کہ اس کے لئے ایسی مجلسیں ہوں جن میں وہ تنہا رہے۔ اپنے گناہوں کو یاد کر کے اللہ سے بخشش مانگے۔“

فوائد: لوگوں کے ساتھ مجلس میں اپنے عیوب پر نظر کرنا ان کی معافی مانگنا مشکل ہے۔ آدمی لوگوں میں شرم محسوس کرتا ہے۔ اس لیے تنہائی میں زیادہ سے زیادہ استغفار کرنا چاہیے۔ تنہائی کے آنسوؤں اور استغفار کی برکتیں بے حد و حساب ہیں۔

[31]..... بَابُ مَنْ رَخَّصَ فِي الْحَدِيثِ إِذَا أَصَابَ الْمَعْنَى

جب حدیث نقل کرنے والا اس کے معنی کو پالے تو حدیث نقل کر نیکی اجازت ہے

324. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنِي مَعْنٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ.....

عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ إِذَا حَدَّثْنَاكُمْ بِالْحَدِيثِ عَلَى مَعْنَاهُ فَحَسْبُكُمْ. ❸
وائلہ بن اسقع بیان کرتے ہیں کہ جب ہم تم کو حدیث کے معنی بتلا دیں تو وہ تمہیں کافی ہے۔

فوائد: محدثین نے الفاظ سے ہٹ کر حدیث کا صرف معنی بیان کرنے کو جائز قرار دیا ہے کہ مفہوم آپ ﷺ والا ہی ہو۔ لیکن الفاظ محدث اپنی طرف سے استعمال کر لے جیسے روایت بالمعنی کہا جاتا

❶ "اسنادہ صحیح" شعب الایمان رقم: 848۔ حلیۃ الاولیاء 95/2، جامع بیان العلم وفضله رقم: 963۔

❷ "اسنادہ صحیح" مصنف ابن ابی شیبہ 403/13 رقم: 16720، حلیۃ الاولیاء 92/2۔

❸ "اسنادہ صحیح" المحدث الفاضل بین الراوی والواعی رقم: 685۔ المعجم الکبیر، 54/22، 65 رقم: 158، 128،

مستدرک حاکم 569/3۔

ہے۔ لیکن اس کے لیے حد درجہ احتیاط کی ضرورت ہے۔

325۔ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ عِيَاضٍ.....

عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا حَدَّثَ لَمْ يُقَدِّمْ وَلَمْ يُؤَخِّرْ وَكَانَ الْحَسَنُ إِذَا حَدَّثَ قَدَّمَ وَآخَرَ. ❶

ہشام بیان کرتے ہیں ابن سیرین جب کوئی حدیث بیان کرتے تو مقدم اور مؤخر نہیں کرتے تھے اور حسن جب حدیث بیان کرتے تو مقدم اور مؤخر کر لیتے۔

326۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا.....

جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ الْأَصْلِ وَاحِدٌ وَالْكَلَامِ مُخْتَلِفٌ. ❷

جریر بن حازم بیان کرتے ہیں کہ حسن حدیث بیان کرتے تو اس کا اصل ایک ہی ہوتا اور الفاظ مختلف ہوتے تھے۔

327۱۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ

الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ.....

عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الشَّاقِ بَيْنَ الرَّبِيطَيْنِ أَوْ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا إِنَّمَا قَالَ كَذًا وَكَذَا قَالَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَزِدْ فِيهِ وَلَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ وَلَمْ يُجَاوِزْهُ وَلَمْ يُقْصِرْ عَنْهُ. ❸

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”منافق کی مثال اس بکری کی طرح ہے جو دو باڑوں کے درمیان مذذب ہو تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”نہیں! آپ نے تو ایسے اور ایسے فرمایا تھا۔“ راوی کہتا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب نبی ﷺ سے کوئی حدیث سنتے تو نہ اس میں زیادتی کرتے اور نہ کمی کرتے۔ نہ اس کو زیادہ بڑھاتے اور نہ اسے مختصر کرتے۔

فوائد:..... اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں: (۱) منافق ساری زندگی یکسوئی کی دولت سے محروم

تذبذب کا شکار رہتا ہے۔ مسلمانوں کے ساتھ مفاد ہو تو ان کے ساتھ ورنہ کافروں کا ہم نوا۔ (۲) ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت باللفظ یعنی نبی ﷺ والے الفاظ ہی حدیث کے طور پر بیان کرتے تھے۔

❶ "اسنادہ صحیح" المحدث الفاضل بین الراوی والواعی رقم: 686, 687۔

❷ "اسنادہ صحیح" الکفاۃ فی قوانین الروایۃ ص: 207۔

❸ "اسنادہ صحیح" الکفاۃ عطیب بغدادی ص: 173۔

328- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُليَّةٍ

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَانَ الشَّعْبِيُّ
وَالنَّخَعِيُّ وَالْحَسَنُ يُحَدِّثُونَ
بِالْحَدِيثِ مَرَّةً هَكَذَا وَمَرَّةً هَكَذَا
فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ
فَقَالَ أَمَا إِنَّهُمْ لَوْ حَدَّثُوا بِهِ كَمَا
سَمِعُوهُ كَانَ خَيْرًا لَهُمْ. ①

ابن عون کہتے ہیں کہ شعبی اور نخعی اور حسن حدیث بیان کرتے تو ایک بار اس طرح اور ایک بار اس طرح۔ میں نے یہ بات محمد بن سیرین سے کہی تو انہوں نے کہا: ”اگر وہ اسی طرح بیان کرتے ہیں جس طرح انہوں نے آپ سے سنی تو ان کے لئے بہتر ہوتا۔“

329- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عَثَامٌ عَنِ الْأَعْمَشِ

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ
قَالَ إِنِّي لَأَسْمَعُ الْحَدِيثَ لَحْنًا فَالْحَنُ
إِتْبَاعًا لِمَا سَمِعْتُ. ②

عمارة بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ ابو معمر نے کہا: ”میں حدیث کو غلطی سمیت سنتا ہوں تو جس سے وہ سنی اس کی اتباع میں میں بھی غلط بولتا ہوں۔“

فوائد: محدثین کے کمال احتیاط کا علم ہوتا ہے کہ وہ حتی الوسع کوشش کرتے کہ الفاظ بدلنے نہ

پائیں۔

[32].... بَابُ فِي فَضْلِ الْعِلْمِ وَالْعَالِمِ

علم اور عالم کی فضیلت

330- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ رَأَى
مُجَاهِدًا طَاوُسًا فِي الْمَنَامِ كَأَنَّهُ فِي
الْكُعْبَةِ يُصَلِّي مُتَقِنًا وَالنَّبِيُّ ﷺ عَلَى
بَابِ الْكُعْبَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ
اكْشِفْ قِنَاعَكَ وَأَظْهِرْ قِرَانَتَكَ
قَالَ فَكَأَنَّهُ عَبْرُهُ عَلَى الْعِلْمِ فَانْبَسَطَ

ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں کہ مجاہد نے طاؤس کو خواب میں دیکھا گویا کہ وہ کعبہ میں سر کوڑھانے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں اور نبی ﷺ کعبہ کے دروازہ پر ہیں۔ آپ ﷺ نے اس سے کہا: ”اے اللہ کے بندے! اپنے رومال کو کھول دے اور اپنی قراءت ظاہر کر۔“ ابراہیم کہتے ہیں گویا کہ مجاہد نے اس کی تعبیر علم سے قرار دی اس کے

① "اسنادہ صحیح" المحدث الفاضل ص: 689، الکماة: 206.

② "اسنادہ صحیح" الکماة ص: 186.

بَعْدَ ذَلِكَ فِي الْحَدِيثِ. ❶

331- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانَ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ كَعْبٍ قَالَ
الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا مُتَعَلِّمٌ
خَيْرٌ أَوْ مُعَلِّمٌ. ❷

عبد اللہ بن ضمیرہ بیان کرتے ہیں کہ کعب نے فرمایا: ”علم پڑھنے والے اور پڑھانے والے کے علاوہ جو کچھ دنیا میں ہے معلوم ہے۔“

فوائد:..... دنیا کی رغبت رحمت الہی سے دوری کا باعث ہے انسان کا مقصد تخلیق چونکہ فقط عبادت الہی ہے لہذا اس مقصد کی تکمیل کے لیے ضروریات کا حصول درست البتہ کثرت کی طلب مکروہ ہے۔ آج انسان کی بے چینی و ہلاکت کا اصل سبب دنیا کی محبت اور آخرت سے غفلت ہے۔

332- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ.....
عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ
النَّاسُ عَالِمٌ وَمُتَعَلِّمٌ وَمَا بَيْنَ ذَلِكَ
هَمَجٌ لَا خَيْرَ فِيهِ. ❸

بحیر بن سعد سے روایت ہے کہ خالد بن معدان نے کہا: ”لوگ تو وہ ہیں جو عالم ہیں یا طالب علم ہیں اور جو ان کے درمیان ہیں وہ بے وقوف ہیں ان میں بھلائی نہیں۔“

333- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ هِشَامٍ.....
عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانُوا يَقُولُونَ مَوْتُ
الْعَالِمِ ثُلْمَةٌ فِي الْإِسْلَامِ لَا يَسُدُّهَا
شَيْءٌ مَا اخْتَلَفَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ. ❹

حسن سے روایت ہے کہ: لوگ کہتے تھے عالم کی موت اسلام میں سوراخ ہوتی ہے۔ جب تک اور دن رات آتے جاتے ہیں اسے کوئی چیز بند نہیں کر سکتی۔“

334- أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ
الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا مُنْذِرٌ هُوَ ابْنُ النُّعْمَانِ.....

وہب بن منبہ نے کہا: ”وہ مجلس جس میں علم کی گفتگو کی

عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنْبِهِ قَالَ مَجْلِسٌ

❶ ”اسنادہ صحیح“ لکنہ مرسل۔ حلیۃ الاولیاء 5/4۔

❷ ”اسنادہ حسن“ جامع الترمذی، کتاب الزہد، باب الدنیا ملعونۃ حدیث: 2323، سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب مثل الدنیا حدیث: 4112، مصنف ابن ابی شیبہ 534/13 حدیث: 17181، شعب الایمان حدیث: 1708۔

❸ ”اسنادہ ضعیف ولہ شاہد“ موارد الظمان رقم: 498، جامع بیان العلم وفضلہ رقم: 114 کتاب الزہد، امام احمد ص: 136۔

❹ ”اسنادہ صحیح“ کتاب الزہد امام احمد ص: 262، جامع بیان العلم رقم: 1021، شعب الایمان رقم: 1719۔

جائے۔ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ اسی قدر نماز پڑھی جائے شاید کہ لوگوں میں سے کوئی اس کی بات کو سن لے۔ تو وہ ایک برس تک یا جب تک اس کی عمر ہو اسے فائدہ دیتا رہے۔“

يَتَنَازَعُ فِيهِ الْعِلْمُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ قَدْرِهِ صَلَاةٌ لَعَلَّ أَحَدَهُمْ يَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيَنْتَفِعُ بِهَا سَنَةً أَوْ مَا بَقِيَ مِنْ عُمُرِهِ. ❶

فوائد: (مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهَا) قاعدے کے تحت عالم عابد سے کئی

درجے افضل ہے۔ اور اس پر کئی احادیث دلالت کرتی ہیں۔

335۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ قَالَ.....

سفیان فرماتے ہیں کہ: جس شخص سے اللہ تعالیٰ کا راہ کرے میں اس کے لیے علم پڑھنے اور اسے یاد کرنے سے بہتر کوئی چیز نہیں جانتا۔“

قَالَ سُفْيَانُ: مَا أَعْلَمُ عَمَلًا أَفْضَلَ مِنْ طَلَبِ الْعِلْمِ وَحِفْظِهِ لِمَنْ أَرَادَ اللَّهُ بِهِ. ❷

حسن بن صالح کہتے ہیں: ”لوگ اپنے دین میں اس علم کی طرف محتاج ہو جائیں گے جس طرح وہ کھانے اور پینے اور دنیاوی کاموں میں ایک دوسرے کے محتاج ہوتے ہیں۔“

336. وَقَالَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ إِنَّ النَّاسَ لَيَحْتَاجُونَ إِلَى هَذَا الْعِلْمِ فِي دِينِهِمْ كَمَا يَحْتَاجُونَ إِلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فِي دُنْيَاهُمْ. ❸

337۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَجَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُسَعَّرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ.....

سالم بن ابوجعد کہتے ہیں کہ ابودرداء نے کہا: ”علم پڑھو اس سے قبل کہ علم قبض کر لیا جائے۔ علم کا قبض ہونا علماء کا فوت ہونا ہے۔ اور علم پڑھانے والا اور پڑھنے والا ثواب میں برابر ہیں۔“

عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ تَعَلَّمُوا قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ الْعِلْمُ فَإِنَّ قَبْضَ الْعِلْمِ قَبْضُ الْعُلَمَاءِ وَإِنَّ الْعَالِمَ وَالْمُتَعَلِّمَ فِي الْأَجْرِ سَوَاءٌ. ❹

فوائد: وقت درس اگرچہ برابر ہوں لیکن معلم کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ مابعد کے اعتبار سے متعلم کو صرف اس کی ذات کی حد تک ہی علم کا فائدہ ہوتا ہے جب کہ معلم کا علم دوسروں کی رہنمائی کا سبب بنتا ہے۔

❶ ”اسنادہ صحیح“ امام دارمی رحمہ اللہ متفقہ ہیں۔

❷ ”اسنادہ صحیح“ حلیۃ الاولیاء 363/6، جامع بیان العلم رقم: 100,99۔

❸ ”اسنادہ صحیح“ شرف اصحاب الحدیث رقم: 178 مصنف ابن ابی شیبہ 730/8 رقم: 6172۔

❹ ”اسنادہ منقطع“

اور وہ دوسروں کی نیکیوں سے بھی حصہ پاتا ہے۔

338- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْخُرَّاسَانِيِّ عَنِ الصَّحَّاحِ وَلَكِنْ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ قَالِ حَقُّ عَلَى كُلِّ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ أَنْ يَكُونَ فَقِيهًا. ❶

ابو عبد اللہ خراسانی بیان کرتے ہیں کہ صحاح نے یہ آیت پڑھی: ”مگر چونکہ تم کتاب سکھاتے ہو اس لیے تم رب والے بن جاؤ۔“ (آل عمران: ۷۹) انہوں نے کہا: ”ہر قرآن پڑھنے والے پر لازم ہے کہ وہ فقیہ ہو۔“

فوائد: ہر مسلمان کے لیے اتنی فقہت حاصل کرنا ضروری ہے جو اس کو اطاعت الہی پر مدد فراہم کر سکے اس کے برعکس لوگوں کی راہنمائی کے لیے فقہیت کا حصول فرض کفایہ ہے دیکھیے (سورۃ توبہ: 122)

339- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ

عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ عَنِ الْحَسَنِ لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَخْبَارُ قَالِ الْحُكَمَاءُ الْعُلَمَاءُ. ❷

اشعث بن سوار بیان کرتے ہیں کہ حسن نے کہا: ”انہیں رب والے اور عالم کیوں نہیں روکتے۔“ (مائدہ: ۶۳) اس سے مراد حکماء اور علماء ہیں۔

340- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْفَزَارِيِّ

عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالِ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ قَالِ عُلَمَاءُ فَقَهَاءُ. ❸

عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر نے کہا: ”اللہ والے بن جاؤ۔“ یعنی علماء اور فقہاء بن جاؤ۔

341- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالِ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ يُرَادُ لِلْعِلْمِ الْحِفْظُ وَالْعَمَلُ وَالِاسْتِمَاعُ وَالْإِنْصَاتُ وَالنَّشْرُ. ❹

عبید اللہ بن سعید نے کہا: میں نے سفیان بن عیینہ سے سنا وہ کہتے تھے: ”علم سے مراد یاد رکھنا اور عمل کرنا اور سننا اور خاموش رہنا اور پھیلا نا ہے۔“

❶ ”اسنادہ حسن“ الکنی دولاہی 61/2، دُر منثور 47/2۔

❷ ”اسنادہ ضعیف“ اشعث بن سوار ضعیف ہے اور امام دارمی رحمہ اللہ اس حدیث کو نقل کرنے میں متفرد ہیں۔

❸ ”اسنادہ ضعیف“ ابواسحاق ابراہیم بن محمد الفزاری ان میں سے نہیں، جنہوں نے عطا سے قبل الاختلاط سنا ہے۔ شعب الایمان رقم: 1856۔ تفسیر طبری 327/3۔

❹ ”اسنادہ صحیح“ شعب الایمان رقم: 1797، حلیۃ الاولیاء 274/7، لالماع قاضی عیاض ص: 221۔

فوائد: بمطابق حدیث علم علماء کے فوت ہونے سے قبض ہوگا ظاہری بات کتابوں میں لکھا تو پھر نہیں ملے گا۔ وہ اسی طرح موجود ہوگا۔ تو یہ دو قسم کے علم ہو گئے۔ کتابوں میں مکتوب دوسرا علماء کے سینوں میں محفوظ۔ لہذا علماء کے سینوں میں موجود علم کو اصل علم قرار دیا گیا ہے اور اسی کے خاتمے کو علم کے خاتمے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس علم کا طریقہ کار یہی ہے خاموشی سے سنا جائے، حفظ کر کے عمل کیا جائے۔ پھر آگے پہنچایا جائے۔ اسی لیے سفیان رحمہ اللہ نے اسے علم سے تعبیر کیا ہے۔

342- قَالَ وَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ

اور سفیان بن عیینہ نے کہا: ”لوگوں میں سب سے زیادہ جاہل وہ ہے جو علم کو جاننے کے بعد چھوڑ دے، اور لوگوں میں سب سے زیادہ عالم وہ ہے جو علم پر عمل کرے، اور لوگوں میں سب سے افضل وہ ہے جو اللہ عزوجل کے لیے سب سے زیادہ عاجزی کرے۔“

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ أَجْهَلُ النَّاسِ مَنْ تَرَكَ مَا يَعْلَمُ وَأَعْلَمُ النَّاسِ مَنْ عَمِلَ بِمَا يَعْلَمُ وَأَفْضَلُ النَّاسِ أَخْشَعُهُمْ لِلَّهِ. ❶

343- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ هُوَ ابْنُ أَبِي أَنَيْسَةَ

سیار بیان کرتے ہیں کہ حسن نے کہا: ”دو حرص کرنے والے سیر نہیں ہوتے ایک علم میں حرص کرنے والا اس سے سیر نہیں ہوتا۔ اور دنیا میں حرص کرنے والا اس سے سیر نہیں ہوتا۔ جس شخص کا غم اور رنج اور خواہش آخرت کے متعلق ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ معاش کے لئے کافی ہوتا ہے۔ اور اس کے دل میں اس سے بے پروائی ڈال دیتا ہے اور جس شخص کا غم اور رنج اور خواہش دنیا کے متعلق ہو۔ تو اللہ اس کے کاموں کو بکھیر دیتے ہیں اور اس کی فقیری کو اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے پھر اس کی ہر صبح و شام فقیری کی حالت میں گذرتی ہے۔“

عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ مِنْهُمَا مَنْ لَا يَشْبَعَانِ مِنْهُمَا فِي الْعِلْمِ لَا يَشْبَعُ مِنْهُ وَمِنْهُمَا فِي الدُّنْيَا لَا يَشْبَعُ مِنْهَا فَمَنْ تَكُنِ الْآخِرَةُ هَمَّهُ وَبَثَّةً وَسَدَمَةً يَكْفِي اللَّهُ ضِيعَتَهُ وَيَجْعَلُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَمَنْ تَكُنِ الدُّنْيَا هَمَّهُ وَبَثَّةً وَسَدَمَةً يُفْشِي اللَّهُ عَلَيْهِ ضِيعَتَهُ وَيَجْعَلُ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ثُمَّ لَا يُصْبِحُ إِلَّا فَقِيرًا وَلَا يُمَسِّي إِلَّا فَقِيرًا. ❶

❶ ”اسنادہ صحیح“ امام دارمی روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

❷ ”اسنادہ صحیح الی الحسن“۔

فوائد: علم اور دولت دو ایسی چیزیں کہ ان کی حرص بندے کو آرام سے نہیں بیٹھنے دیتی۔ علم کا حرص طمانیت سے زندگی بسر کرتا ہے جب کہ دولت کا حرص زندگی بھر آسودگی حاصل نہیں کر سکتا ہے۔

344۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ

عَنْ عَوْنٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مِنْهُمَا مَنْ لَا يَشْبَعَانِ صَاحِبُ الْعِلْمِ وَصَاحِبُ الدُّنْيَا وَلَا يَسْتَوِيَانِ أَمَّا صَاحِبُ الْعِلْمِ فَيَزِدَادُ رِضًا لِلرَّحْمَنِ وَأَمَّا صَاحِبُ الدُّنْيَا فَيَتِمَادَى فِي الطُّغْيَانِ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ كَلَامًا إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنَ طَافِيءٌ رَأَاهُ اسْتَفْغَنِي قَالَ وَقَالَ الْآخِرُ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ. ①

عون کہتے ہیں کہ عبد اللہ نے کہا: ”دو حرص کرنے والے سیر نہیں ہوئے۔ صاحب علم اور صاحب دنیا اور وہ دونوں برابر نہیں ہوتے صاحب علم تو اللہ کی رضا کو بڑھاتا ہے اور جو صاحب دنیا ہے وہ سرکشی میں بھٹکتا رہتا ہے۔“ پھر عبد اللہ نے یہ آیت پڑھی: ”خبردار! انسان اپنے آپ کو دولت مند دیکھتا ہے تو سرکشی کرتا ہے۔“ (اقرأ: ۶) اور دوسری یہ آیت پڑھی: ”اللہ تعالیٰ سے اس کے علماء بندے ہی ڈرتے ہیں۔“ (فاطر: ۲۸)

فوائد: معلوم ہوا دولت سے سرکشی جب کہ علم سے خشیت پیدا ہوتی ہے سوانجام کے اعتبار سے

خشیت ہی بہتر ہے۔

345۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا عَنبَسَةُ بْنُ الْأَزْهَرِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ قَالَ مَنْ خَشِيَ اللَّهَ فَهُوَ عَالِمٌ. ②

عکرمہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: ”اللہ تعالیٰ سے اس کے علماء بندے ہی ڈرتے ہیں۔“ (فاطر: ۲۸) انہیں نے کہا: ”جو اللہ سے ڈرے وہی عالم ہے۔“

346۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنْهُمَا مَنْ لَا يَشْبَعَانِ طَالِبُ عِلْمٍ وَطَالِبُ دُنْيَا. ③

ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ دو حرص کرنے والے سیر نہیں ہوتے۔ ”علم کا متلاشی اور دنیا کا متلاشی۔“

① ”اسنادہ منقطع“ و له شاهد ضعيف - ايضاً۔

② ”اسنادہ ضعيف“ محمد بن حميد ضعيف ہے اور سماع بن حارث عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت میں مضطرب ہے۔

③ ”اسنادہ ضعيف“ مصنف ابن ابی شیبہ 729/8۔ رقم: 6169، جامع بيان العلم رقم: 583۔

347- أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

ربیعہ بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے وائلہ بن اسقع کو یہ کہتے ہوئے سنا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی علم تلاش کرے اور اسے پالے اس کے لئے ثواب کے دو حصے ہوں گے اگر اسے نہ پائے تو اس کے لئے ثواب کا ایک حصہ ہوگا۔“

يَزِيدُ بْنُ رَبِيعَةَ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ وَائِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ فَأَدْرَكَهُ كَانَ لَهُ كِفْلَانِ مِنَ الْأَجْرِ فَإِنْ لَمْ يَدْرِكْهُ كَانَ لَهُ كِفْلٌ مِنَ الْأَجْرِ. ①

348- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَوْفٍ

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میرے چچا نے کہا: ”مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ داؤد نبی علیہ السلام اپنی دعا میں یہ پڑھتے تھے: ”اے اللہ! تو پاک ہے تو میرا رب ہے تو عرش پر قائم ہے اور تو نے اپنا خوف ان لوگوں پر قائم کیا جو آسمان اور زمین میں ہیں اور تیری مخلوق میں سے مرتبہ میں تجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہے جسے تیرا زیادہ خوف ہے اور جسے تیرا خوف ہو اس کا علم کیا ہے۔ (یعنی اس کی کوئی حیثیت نہیں) اور جس نے تیرے حکم کی اطاعت نہ کی اس کی دانائی کیا ہے۔“

عَنْ عَبَّاسِ الْعَمِّيِّ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ دَاوُدَ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي تَعَالَيْتَ فَوْقَ عَرْشِكَ وَجَعَلْتَ خَشْيَتَكَ عَلَى مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ فَأَقْرَبُ خَلْقِكَ مِنْكَ مَنْزِلَةً أَشَدُّهُمْ لَكَ خَشْيَةً وَمَا عِلْمُ مَنْ لَمْ يَخْشَكَ وَمَا حِكْمَةُ مَنْ لَمْ يُطِعْ أَمْرَكَ. ②

فوائد: معلوم ہوا کوئی کتنا ہی عالی دماغ و دانا کیوں نہ ہو خشیت و اطاعت الہی کے بغیر وہ جاہل

ہی ہے۔ کاش یہ سچی حقیقت ہمیں سمجھ آ جائے۔

349- أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا سَلَامٌ هُوَ

ابن ابو مطیع کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہزہاز سے سنا وہ

ابْنُ أَبِي مُطِيعٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْهَزْهَازِ

① ”اسنادہ ضعیف“ یزید بن ربیعہ صنعانی، متروک، مکر الحدیث ہے۔ جامع بیان العلم رقم: 213، الفقیہ والمتفقہ 85/2۔

مسند الشہاب قضاعی رقم: 481۔

② ”اسنادہ ضعیف“ عباس امی مجہول ہے، مصنف ابن ابی شیبہ 277/10، رقم: 9430، الدر المنثور 250/5۔

يُحَدِّثُ عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ اغْدُ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا وَلَا خَيْرَ فِيمَا سِوَاهُمَا. ①
ضحاک سے بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا:
”علم پڑھنے والے یا پڑھانے والے ہو جاؤ اور جو ان کے
علاوہ ہیں اس میں بھلائی نہیں۔“

350- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
سَتَكُونُ فِتْنٌ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا
وَيُمْسِي كَافِرًا إِلَّا مَنْ أَحْيَاهُ اللَّهُ
بِالْعِلْمِ. ②
ابو امامہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب
ایسا فتنہ ہوگا کہ صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر اس
شخص کے علاوہ جسے اللہ علم کے ساتھ زندہ رکھے۔“

فوائد: یہ قرب قیامت کی علامت ہے کہ حالات اس قدر بے یقینی والے ہو جائیں گے کہ پل
پل میں انسانی کیفیت بدلے گی۔

351- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ رِيَابٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ
اغْدُ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا وَلَا تَغْدُ فِيمَا بَيْنَ
ذَلِكَ فَإِنَّ مَا بَيْنَ ذَلِكَ جَاهِلٌ وَإِنَّ
الْمَلَائِكَةَ تَبْسُطُ أَجْنِحَتَهَا لِلرَّجُلِ غَدًا
يَتَغَيُّ الْعِلْمُ مِنَ الرِّضَا بِمَا يَصْنَعُ. ③
عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں: ”تم عالم بنو یا طالب علم اس
کے درمیان میں مت رہو کیونکہ اس کے درمیان جاہل ہوتا
ہے اور جو علم حاصل کرنے کے لئے چلتا ہے فرشتے اس
سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔“

352- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ.....

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ
حسن کہتے ہیں: ”رسول اللہ ﷺ سے ان دو آدمیوں کے
متعلق پوچھا گیا جو بنی اسرائیل میں سے تھے ایک عالم تھا

① ”اسنادہ منقطع والآخر صحيح“ ضحاک بن مزاحم نے ابن مسعود سے نہیں سنا۔ لیکن مزید تفصیل کے لیے۔ 254 اور 351 دیکھیں۔

② ”اسنادہ ضعيف“ سنن ابن ماجہ۔ کتاب الفتن، باب ما یكون من الفتن رقم: 3954۔ المعجم الكبير طبرانی 2789/8 رقم: 7910۔ تاریخ بغداد 385/6۔

③ ”اسنادہ منقطع“ ہارون بن رکاب نے ابن مسعود کو نہیں پایا۔ کتاب لمعرفة والتاریخ 399/3، جامع بیان العلم رقم: 146۔

جو صرف فرض نماز پڑھتا تھا اور پھر بیٹھ کر لوگوں کو علم سکھاتا تھا اور دوسرا دن کو روزے رکھتا اور رات کو نماز پڑھتا دونوں میں سے کون سا افضل ہے؟“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس عالم کی فضیلت جو صرف فرض نماز پڑھ کر لوگوں کو علم سکھاتا ہے اس عابد پر جو دن کو روزے رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے ایسی ہے جیسی میری فضیلت تم میں سے عام شخص پر ہے۔“

أَحَدُهُمَا كَانَ عَالِمًا يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيَعْلِمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَالْآخَرَ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَضْلُ هَذَا الْعَالِمِ الَّذِي يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيَعْلِمُ النَّاسَ الْخَيْرَ عَلَى الْعَابِدِ الَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ كَفَضْلِي عَلَى أَذْنَاكُمْ رَجُلًا. ①

353- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ.....

ابن سیرین روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو سمیر بن عبد الرحمن وعظ کر رہے تھے اور حمید بن عبد الرحمن مسجد کے ایک کونے میں علمی تذکرہ کر رہے تھے۔ مجھے شک ہوا کہ میں دونوں میں سے کس کے پاس بیٹھوں تو میں سو گیا اور میرے پاس ایک آنے والا آیا اس نے کہا: ”تمہیں شک ہوا ہے کہ میں کس کے پاس بیٹھوں؟ اگر تم چاہو تو حمید بن عبد الرحمن کے پاس تمہیں جبرائیل کی جگہ دکھا دوں۔“

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا سَمِيرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقْصُ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَذْكُرُ الْعِلْمَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَمَيَّلْتُ إِلَيْهِمَا أَجْلِسُ فَنَعَسْتُ فَأَتَانِي آتٍ فَقَالَ مَيَّلْتُ إِلَيْهِمَا تَجْلِسُ إِنْ شِئْتَ أَرَيْتَكَ مَكَانَ جِبْرَائِيلَ مِنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ. ②

فوائد:..... اس علمی مجلس کی وعظ کی مجلس پر برتری ثابت ہوتی ہے۔

354- أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ رَجَاءٍ بْنِ حَيَوَةَ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ جَمِيلٍ.....

کثیر بن قیس کہتے ہیں کہ میں دمشق کی مسجد میں ابودرداء کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو ایک آدمی آیا اس نے کہا: ”اے

عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ

① ”اسنادہ منقطع“ امام دارمی اس کو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

② ”اسنادہ ضعیف“ حسن بن ذکوان مدلس ہے اس کے عنعنہ کی تصریح نہیں۔ جامع بیان العلم رقم: 219۔

فَاتَّاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ إِنِّي
 أَتَيْتُكَ مِنَ الْمَدِينَةِ مَدِينَةِ الرَّسُولِ
 ﷺ لِحَدِيثٍ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ
 تَحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَمَا
 جَاءَ بِكَ تِجَارَةً قَالَ لَا قَالَ وَلَا جَاءَ
 بِكَ غَيْرُهُ قَالَ لَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا
 يَلْتَمِسُ بِهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا
 مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ
 أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ
 طَالِبَ الْعِلْمِ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي
 السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ حَتَّى الْوَحْيَانِ فِي
 الْمَاءِ وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ
 كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ النُّجُومِ إِنَّ
 الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ
 يُورَثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَإِنَّمَا وَرَثُوا
 الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَ بِهِ أَخَذَ بِحِظِّهِ أَوْ بِحِظِّ
 وَافِرٍ ❶

ابودرداء! میں آپ کے پاس مدینہ الرسول ﷺ سے ایک
 حدیث لینے کے لئے آیا ہوں مجھے خبر ملی ہے کہ آپ رسول
 اللہ ﷺ سے اسے بیان کرتے ہیں؟“ ابودرداء نے کہا:
 ”تو تجارت کے لئے نہیں آیا؟“ اس نے کہا: ”نہیں۔“
 ”کہا: ”نہ ہی کسی اور کام کے لئے؟“ اس نے کہا:
 ”نہیں۔“ تو ابودرداء نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ
 سے سنا وہ فرماتے تھے: ”جو علم کی تلاش میں کسی راستہ پر
 چلے تو اللہ اس کی وجہ سے اس کے لئے جنت کے راستوں
 میں سے ایک راستہ آسان کر دے گا اور فرشتے طالب علم
 سے خوش ہو کر اپنے بازو اس کے نیچے بچھا دیتے ہیں اور
 جتنے لوگ آسمان و زمین میں ہیں حتیٰ کہ مچھلیاں پانی میں
 طالب علم کی بخشش کی دعا کرتے ہیں اور عالم کی فضیلت
 عابد پر ایسی ہے جیسے چاند کی فضیلت ستاروں پر۔ بے شک
 علماء، انبیاء کے وارث ہیں بے شک انبیاء نے ورثہ میں
 درہم و دینار نہیں چھوڑے انہوں نے صرف علم کا ورثہ چھوڑا
 تو جس نے علم کا حصہ لیا اس نے وافر حصہ لے لیا۔“

فوائد: علماء کی فضیلت میں اتنی بات ہی کافی ہے کہ یہ انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں اس کے بعد
 علماء کی رفعت شان معلوم کرنا چنداں مشکل نہیں۔

355۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْفَزَارِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ
 سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

❶ ”اسنادہ ضعیف لکن بشواہد یقوی، الشعب للبیہقی (1296) و أخرجه الفسوی 401/3 نیز دیکھے ترغیب
 و ترہیب 94/1۔“

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ”بھلائی کی تعلیم دینے والے کی بخشش کے لیے ہر چیز دعا کرتی ہے حتیٰ کہ سمندر میں مچھلیاں بھی۔“

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مُعَلِّمُ الْخَيْرِ يَسْتَغْفِرُ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى الْحُوتُ فِي الْبَحْرِ. ❶

356۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ رَجُلٍ يَسْلُكُ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا إِلَّا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ. ❷

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے کسی راستہ پر چلے گا اللہ اس کی وجہ سے جنت کی طرف اس کا راستہ آسان کر دیں گے اور جسے اس کا عمل پیچھے کر دے اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھائے گا۔“

فوائد: آخرت میں خاندانی شرافت کسی کام نہ آئے گی بلکہ نجات کا انحصار عمل پر ہوگا۔ آپ ﷺ قبیلہ قریش، چچا عباس، پھوپھی صفیہ، بیٹی فاطمہ سبھی کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ عمل کرو میں تمہارے کسی کام نہ آؤں گا۔ (متفق علیہ)

357۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ عَنْ يَعْقُوبَ هُوَ الْقُمَيْتِيُّ عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنَتَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ كَهْتِهِ هِيَ: ”جَوْشَخْصْ كَسِي رَاسْتَهْ طِرْ عِلْمْ كِي تَلَاشْ مِيں چلتا ہے اللہ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتے ہیں اور جو اپنے عمل کی وجہ سے پیچھے رہ جائے اسے اس کا نسب آگے نہیں بڑھا سکتا۔“

ابن شوذب بیان کرتے ہیں کہ مطرف نے اس آیت کی تفسیر میں کہا: ﴿وَلَقَدْ يَسْرُنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدْكِرٍ﴾ ”کہ کیا کوئی بھلائی کا طالب ہے کہ اس معاملہ

358۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ ابْنِ شَوْذَبٍ عَنْ مُطَرِّفٍ وَلَقَدْ يَسْرُنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدْكِرٍ قَالَ هَلْ مِنْ طَالِبٍ خَيْرٍ فَيَعَانَ

❶ ”اسنادہ جید“ مصنف ابن ابی شیبہ 728/8 رقم 6164۔ جامع بیان العلم رقم: 796۔

❷ ”اسنادہ صحیح“ سنن ابی داود، کتاب العلم، باب الحث علی طلب العلم: 3643۔ مصنف ابن ابی شیبہ

729/8 رقم: 6168۔

❸ ”اسنادہ صحیح“ مصنف ابن ابی شیبہ 728/8 رقم: 6165۔

عَلَيْهِ ❶ میں اس کی مدد کی جائے۔“

359. وَأَخْبَرَنَا مَرْوَانُ عَنْ ضَمْرَةَ قَالَ ضَمْرَةَ سے روایت ہے اس نے کہا: ”طالب علم۔“

طَالِبُ عِلْمٍ ❷

360. أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ هُوَ الْقُمِّيُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ.....

كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِذَا رَأَى طَلَبَةَ الْعِلْمِ ابودرداء رضی اللہ عنہ جب طالب علموں کو دیکھتے تو طالب علموں کو

قَالَ مَرْحَبًا بِطَلَبَةِ الْعِلْمِ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّ خُوش آمدید کہتے: اور فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوْصَى بِكُمْ ❸ نے تمہارے لیے یہی وصیت کی ہے۔“

361. أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَنْعَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ میں دو مجلسوں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ”دونوں

مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِي مَسْجِدِهِ فَقَالَ بھلائی پر ہیں اور دونوں میں سے ایک اپنے ساتھ والی سے

كَلَاهُمَا عَلَى خَيْرٍ وَأَحَدُهُمَا أَفْضَلُ افضل ہے، یہ لوگ جو اللہ کو پکارتے ہیں اور اللہ کی طرف

مِنْ صَاحِبِهِ أَمَّا هَؤُلَاءِ فَيَدْعُونَ اللَّهَ رُغبت رکھتے ہیں۔ اگر چاہے تو ان کو دے اور چاہے تو

وَيَرْغَبُونَ إِلَيْهِ فَإِنْ شَاءَ أُعْطَاهُمْ روک دے۔ اور یہ دوسرے لوگ سمجھ و علم حاصل کرتے ہیں

وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ وَأَمَّا هَؤُلَاءِ فَيَتَعَلَّمُونَ اور جاہل کو علم سکھاتے ہیں تو یہی افضل ہیں اور میں بھی

الْفِقْهَ أَوْ الْعِلْمَ وَيَعْلَمُونَ الْجَاهِلَ فَهُمْ معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔“ اس نے کہا: ”پھر آپ ﷺ

أَفْضَلُ وَإِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا قَالَ ثُمَّ اسی مجلس میں بیٹھ گئے۔“

جَلَسَ فِيهِمْ ❹

362. أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ مطرف بن عبد اللہ بن شخیر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے

أَنَّهُ قَالَ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ إِنَّ الْعِلْمَ خَيْرٌ مِنْ اپنے بیٹے سے کہا: ”اے میرے بیٹے! علم کے بغیر عمل

❶ ”اسنادہ ضعیف“ محمد بن کثیر بن ابی عطا، ضعیف ہے۔ تفسیر طبری 96-97/27

❷ ”اسنادہ حسن“ جامع بیان العلم رقم: 1945 تفسیر ابن کثیر 453/7

❸ ”اسنادہ معضل“ امام دارمی متفرد ہیں۔

❹ ”اسنادہ ضعیف“ کتاب الزہد ابن مبارک رقم: 1389۔ الفقیہ والسنن رقم: 10-11/1، مقدمہ ابن ماجہ رقم: 229۔

کرنے سے بہتر ہے کہ علم حاصل کرو۔“

الْعَمَلُ ①

فوائد: حکمت کا سب سے زیادہ حقدار مومن ہے آپ ﷺ نے فرمایا مومن کو یہ جہاں سے بھی ملے اسے لے لینی چاہیے اور اگر کسی کے پاس ہو تو وہ اپنے بھائی کو بتائے یہ اس کے لیے بہترین تحفہ ہوگا۔

363- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ.....

أَخْبَرَنَا شَرْحُبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ أَنَّهُ سَمِعَ
أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلِيِّ يَقُولُ لَيْسَ
هَدِيَّةٌ أَفْضَلُ مِنْ كَلِمَةٍ حِكْمَةٍ تُهْدِيهَا
لِأَخِيكَ ②

شرحبیل بن شریک بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ابو
عبدالرحمن جبلی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ: ”تم اپنے بھائی کو
دانائی کی بات کہو اس سے بڑھ کر کوئی ہدیہ نہیں ہے۔“

364- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ.....

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ فَضَّلُ الْعَالِمِ عَلَى
الْمُجْتَهِدِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ
خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ حَضَرَ الْفَرَسِ
الْمُضْمَرِ السَّرِيعِ ③

زہری کہتے ہیں: ”عالم کی فضیلت عابد کے مقابلہ میں سو
درجے بڑھ کر ہے ہر دو درجوں کے درمیان تعمیر کردہ تیز
رفتار گھوڑوں کی دوڑ سے پانچ سو برس کی مسافت ہے۔“

365- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي السَّكَنُ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ
مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا
مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ قَالَ
يَرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ عَلَى
الَّذِينَ آمَنُوا بِدَرَجَاتٍ ④

ابن عباس رضی اللہ عنہما آیت ﴿يَرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ﴾ کی تفسیر میں
کہتے ہیں: ”مومنوں کے مقابلہ میں علماء کو کئی درجے بلند
کرتا ہے۔“

366- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَمْرِو
بْنِ كَثِيرٍ.....

① "اسنادہ ضعیف" حبیۃ الاولیاء 2/209، الفقیہ والمتفقہ 19/1۔

② "اسنادہ صحیح" امام دارمی رحمۃ اللہ روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

③ "اسنادہ ضعیف" حبیۃ الاولیاء 3/365۔

④ "اسنادہ صحیح" مستدرک حاکم 2/481، امام حاکم نے صحیح کہا اور امام ذہبی رحمۃ اللہ نے موافقت کی ہے۔

حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کو موت آئے اور وہ علم حاصل کر رہا ہوتا کہ اس سے اسلام کو زندہ کرے۔ تو جنت میں اس کے اور نبیوں کے درمیان ایک درجے کا فاصلہ ہوگا۔“

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْإِسْلَامَ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّينَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ. ❶

367۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مِهْرَانُ حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ.....

عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ نے کہا: کہ ”عمر رضی اللہ عنہ دو تہائی علم لے گئے۔“ اس کا ذکر ابراہیم سے کیا گیا تو انہوں نے کہا: ”عمر رضی اللہ عنہ دس حصوں سے علم کے لئے گئے۔“

عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ ذَهَبَ عُمَرُ بِثُلَاثِي الْعِلْمِ فَذَكَرْتُ لِابِرَاهِيمَ فَقَالَ ذَهَبَ عُمَرُ بِتِسْعَةِ أَغْشَارِ الْعِلْمِ. ❷

368۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ هَارُونَ عَنْ أَبِيهِ.....

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ”جب اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں لوگ جمع ہوتے ہیں اور قرآن کا ذکر کرتے ہیں اور اسے آپس میں پڑھتے ہیں تو فرشتے اپنے پروں سے ان پر سایہ کیے رکھتے ہیں حتیٰ کہ وہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں۔ اور جو کوئی ایسے راستہ پر چلے جس میں اسے علم کی تلاش ہو تو اللہ اس کے ذریعے اس کے لئے جنت کے راستوں میں سے ایک راستہ آسان کر دیتے ہیں اور جسے اس کے اعمال پیچھے چھوڑ دیں وہ اپنے نسب کی وجہ سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔“

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتَذَكَّرُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَذَكَّرُونَ بَيْنَهُمْ إِلَّا أَظَلَّتْهُمْ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَتَغَيَّبُ بِهِ الْعِلْمَ سَهَّلَ اللَّهُ طَرِيقَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ. ❸

فوائد: معلوم ہوا گھر میں قرآن کی تلاوت اس کا ذکر برکت فرشتوں کی آمد کا باعث ہے تو لازماً

ایسے گھروں میں شیاطین کا ورود ممکن نہیں لہذا گھروں سے شیاطین کو بھگانے کے لیے قرآن اکسیر ہے۔ اور بالخصوص سورہ بقرہ، آیہ الکفری اور معوذات پر لازماً پابندی کرنا چاہیے۔

❶ "اسنادہ ضعیف جدا" المعجم الكبير والوسط طبرانی رقم: 9450۔

❷ "اسنادہ ضعیف" امام دارمی متفرد ہیں۔

❸ "اسنادہ صحیح" شعب الایمان رقم: 671۔

369- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ هُوَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ.....

عَنْ زَيْدٍ قَالَ غَدَوْتُ عَلَى صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيِّ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ قُلْتُ ابْتِغَاءُ الْعِلْمِ قَالَ أَلَا أُبَشِّرُكَ قُلْتُ بَلَى فَقَالَ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ. ❶

زر کہتے ہیں میں صفوان بن عسال مرادی کے پاس صبح کے وقت گیا اور میں چاہتا تھا کہ موزوں پر مسح کے متعلق ان سے پوچھوں تو انہوں نے کہا: کیسے آئے ہو؟ میں نے کہا: علم کی تلاش میں "انہوں نے کہا: "کیا تجھے خوشخبری نہ دوں؟" میں نے کہا: "کیوں نہیں۔" انہوں نے نبی ﷺ سے مرفوع حدیث بیان کرتے ہوئے کہا: "بے شک فرشتے طالب علم کے لئے اپنے بازو زمین پر بچھا دیتے ہیں اس لئے کہ وہ اس کی طلب سے خوش ہوتے ہیں۔"

[33].....بَابُ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ بِغَيْرِ نِيَّةٍ فَرَدَّهٗ الْعِلْمُ إِلَى النِّيَّةِ

اس شخص کا بیان جو بغیر نیت کے علم حاصل کرے اور علم اسے نیت کی طرف لوٹا دے

370- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِمْرَانَ.....

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ مِّنْ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ مَا كَانَ طَلَبُ الْحَدِيثِ أَفْضَلَ مِنْهُ الْيَوْمَ قَالُوا لِسُفْيَانَ إِنَّهُمْ يَطْلُبُونَهُ بِغَيْرِ نِيَّةٍ قَالَ طَلَبُهُمْ إِيَّاهُ نِيَّةٌ. ❷

یحییٰ بن یمان کہتے ہیں کہ میں چالیس برس سفیان سے سنتا رہا وہ کہتے تھے کہ آج کل علم حاصل کرنے میں جو فضیلت ہے وہ پہلے نہیں تھی لوگوں نے سفیان سے کہا: "لوگ نیت کے بغیر علم حاصل کرتے ہیں۔" سفیان نے کہا: "ان کا علم حاصل کرنا ہی نیت ہے۔"

فوائد: بلانیت علم کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ آدمی ویسے ہی چلا آئے دیکھیں یہ اہل علم کیا بحث و مباحثہ کرتے ہیں اگرچہ وہ حصول علم کے لیے نہ ہی آیا ہو اس کا اپنی مصروفیت کو چھوڑ کر علم کی محفل میں بیٹھنا ہی نیت ہے یعنی ثواب کا باعث ہے۔ جیسا کہ ذکر کی مجلس سے لوٹنے والے فرشتوں میں اللہ اپنے بندوں کی

❶ "اسنادہ حسن" صحیح ابن حبان رقم: 1319، موارد الظمان رقم: 79 مسند حمیدی رقم: 906۔

❷ "اسنادہ حسن" الجامع الاخلاق الراوی رقم: 779، المحدث الفاصل بین الراوی والواعی رقم: 40، جامع بیان العلم

مغفرت کا اعلان کرتا ہے۔ فرشتے کہتے ہیں ان میں ایک بندہ بلا نیت کسی غرض سے آیا تھا تو رب تعالیٰ فرماتا ہے: ”لَا يَشْفَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ“ ان میں بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا۔ (بخاری)

371- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ.....

عبداللہ بن الجلیج بیان کرتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: ”ہم نے یہ علم حاصل کیا اور ہماری اس کے متعلق کوئی بڑی نیت نہ تھی۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں نیت نصیب کی۔“

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَجَلَجِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ طَلَبْنَا هَذَا الْعِلْمَ وَمَا لَنَا فِيهِ كَبِيرُ نِيَّةٍ ثُمَّ رَزَقَ اللَّهُ بَعْدَ فِيهِ النِّيَّةَ. ❶

فوائد:..... پتہ چلا ابتداء فضائل سے بے خبری ہوتی ہے تو نیت اتنی پختہ نہیں ہوتی لیکن جوں جوں سمجھ پختہ ہوتی جاتی ہے نیت میں بھی پختگی آنا شروع ہو جاتی ہے۔ اور پھر اعمال میں حسن پیدا ہوتا ہے۔

372- أَخْبَرَنَا يَشْرُ بْنُ ثَابِتٍ الْبَزَارِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ.....

یونس بن عبد بیان کرتے ہیں کہ حسن نے کہا: ”بہت سی قوموں نے علم حاصل کیا مگر نہ تو اس سے اللہ کی رضا مندی چاہی نہ وہ چیز جو اس کے پاس ہے۔“ حسن کہتے ہیں: ”ان میں برابر علم رہا حتیٰ کہ انہوں نے اللہ کی رضا مندی طلب کی اور وہ چیز بھی جو اس کے پاس ہے۔“

عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَقَدْ طَلَبَ أَقْوَامُ الْعِلْمَ مَا أَرَادُوا بِهِ اللَّهُ وَلَا مَا عِنْدَهُ قَالَ فَمَا زَالَ بِهِمُ الْعِلْمُ حَتَّى أَرَادُوا بِهِ اللَّهَ وَمَا عِنْدَهُ. ❷

فوائد:..... عمل اور علم میں یہ فرق ہے کہ عمل ابتدا سے خلوص نیت سے کرنا ضروری ہے کیونکہ عمل سے فراغت کے بعد اس کا کوئی اثر نہیں رہتا۔ جب کہ علم حاصل ہونے کے بعد چھن نہیں سکتا وہ آپ کے پاس محفوظ ہو گیا اب جب بھی آپ کی نیت خالص ہوئی اس نے فائدہ دینا شروع کر دیا۔

[34]..... بَابُ التَّوْبِيخِ لِمَنْ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِغَيْرِ اللَّهِ

جو شخص اللہ کی رضا مندی کے علاوہ کسی اور غرض سے علم حاصل کرے اس کو ڈرانے کا بیان

373- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ.....

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ قَالَ أَبُو مُسْلِمٍ ابُو قِلَابَةَ كَقَتَ هِي: ابُو مُسْلِمِ خُولَانِي نَ كَقَا: ”عَلَاءِ تَيْنِ قَسْمِ كَ“

❶ ”اسنادہ حسن“ کتاب المعرفة والتاریخ 712/1، المحدث الفاصل بین الراوی والواعی رقم: 39۔

❷ اس سند کے تمام راوی ثقہ ہیں مگر حسان بن مسلم کا ترجمہ مجھے نہیں ملا، نیز امام دارمی روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

ہوتے ہیں وہ شخص جس کی اپنے علم (سے فائدہ اٹھانے میں زندگی گزری اور لوگوں کی زندگی بھی اس کے ساتھ اس کے علم میں گزری اور وہ شخص جس کی زندگی اپنے علم سے (فائدہ اٹھانے) میں گزری اور کسی کی زندگی اس کے علم سے فائدہ اٹھانے میں نہ گزری۔ اور وہ شخص کہ لوگوں کی زندگی اس کے علم سے فائدہ اٹھانے میں گزری لیکن اس نے خود اپنے علم سے فائدہ نہ اٹھایا اس لئے علم اس پر وبال بن گیا۔

الْخَوْلَانِي الْعُلَمَاءُ ثَلَاثَةٌ فَرَجُلٌ عَاشَ فِي عِلْمِهِ وَعَاشَ مَعَهُ النَّاسُ فِيهِ وَرَجُلٌ عَاشَ فِي عِلْمِهِ وَلَمْ يَعِشْ مَعَهُ فِيهِ أَحَدٌ وَرَجُلٌ عَاشَ النَّاسُ فِي عِلْمِهِ وَكَانَ وَبَالًا عَلَيْهِ. ❶

فوائد: اپنے علم سے فائدہ نہ اٹھانے سے مراد اس پر عمل نہ کرنا ہے۔ اور نہ ہی آگے پہنچانا ہے۔ رسول اللہ ﷺ اپنی دعاؤں میں ایسے علم سے پناہ مانگتے تھے۔

3741- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ

عطاء سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: موسیٰ نے اپنے رب سے کہا: ”اے میرے رب! تیرے بندوں میں سے کون بڑا حاکم ہے؟“ اللہ نے فرمایا: ”وہ شخص جو لوگوں کے لئے وہی فیصلہ کرتا ہے جو اپنے نفس کے لئے کرتا ہے۔“ موسیٰ نے کہا: ”اے اللہ! تیرے بندوں میں سب سے زیادہ بے پروا کون ہے؟“ اللہ نے فرمایا: ”وہ شخص جس کو میں نے جتنا دیا اس پر وہ راضی ہو گیا۔“ موسیٰ نے کہا: ”اے اللہ! تیرے بندوں میں سب سے زیادہ ڈرنے والا کون ہے؟“ اللہ نے فرمایا: ”جس کو میرا سب سے زیادہ علم ہے۔“

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قَالَ مُوسَى يَا رَبِّ أَيُّ عِبَادِكَ أَحْكَمُ قَالَ الَّذِي يَحْكُمُ لِلنَّاسِ كَمَا يَحْكُمُ لِنَفْسِهِ. قَالَ يَا رَبِّ أَيُّ عِبَادِكَ أَغْنَى قَالَ أَرْضَاهُمْ بِمَا قَسَمْتُ لَهُ. قَالَ: يَا رَبِّ أَيُّ عِبَادِكَ أَخْشَى لَكَ قَالَ أَعْلَمُهُمْ بِي. ❷

فوائد: معلوم ہوا بہترین حکمران عادل حکمران ہے بہترین دولت قناعت ہے اور سب سے بڑا

❶ ”اسنادہ صحیح“ مصنف ابن ابی شیبہ 55/14 رقم: 17547 حلیۃ الاولیاء 121/5۔

❷ ”اسنادہ صحیح الی عطاء وهو منقطع“ کتاب الزہد ابن مبارک 223 کتاب العلم لابی خثیمہ رقم: 86۔

عالم سب سے بڑا متقی ہے۔ لیکن دنیا کے حریصوں کو یہ حقیقت جلد سمجھ نہیں آتی۔

375- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ

عَنْ سُفْيَانَ قَالَ كَانَ يُقَالُ لِلْعُلَمَاءِ ثَلَاثَةٌ عَالِمٌ بِاللَّهِ يَخْشَى اللَّهَ لَيْسَ بِعَالِمٍ بِأَمْرِ اللَّهِ وَعَالِمٌ بِاللَّهِ عَالِمٌ بِأَمْرِ اللَّهِ يَخْشَى اللَّهَ فَذَلِكَ الْعَالِمُ الْكَامِلُ وَعَالِمٌ بِأَمْرِ اللَّهِ لَيْسَ بِعَالِمٍ بِاللَّهِ لَا يَخْشَى اللَّهَ فَذَلِكَ الْعَالِمُ الْفَاجِرُ. ❶

سفیان کہتے ہیں: پہلے کہا جاتا تھا کہ علماء کی تین قسمیں ہیں! اللہ کی ذات کا عالم لیکن اس کے حکم کو جاننے والا جو اللہ سے ڈرتا ہے۔ اور اللہ کی ذات اور اس کے حکم کا عالم جو اللہ سے ڈرتا ہے۔ پس وہ کامل عالم ہے۔ اور اللہ کے حکم کا عالم لیکن اس کی ذات کا عالم نہیں جو اللہ سے نہیں ڈرتا پس فاسق عالم ہے۔“

فوائد: اللہ کے بارے علم کی دو اقسام ہوں گی: (۱) اللہ کی ذات کا علم (۲) اللہ کے احکام کا علم۔ اس اعتبار سے علماء کی تین قسمیں بنیں: (۳) جس میں دونوں کی معرفت ہے وہ کامل عالم اور خشیت کا پیکر ہے۔ (۴) فقط پہلی قسم کا عالم یہ بھی خشیت کی بنا پر صحیح ہے۔ (۵) فقط دوسری قسم کا عالم جس میں پہلی قسم کے علم کے نہ ہونے پر خشیت نہیں وہ عالم فاسق ہے۔

376- أَخْبَرَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْعِلْمُ عِلْمَانِ فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذَلِكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَلِكَ حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى ابْنِ آدَمَ. ❷

حسن نے کہا: علم کی دو قسمیں ہیں: ”ایک وہ جو دل میں ہو، یہی فائدہ دینے والا علم ہے اور وہ علم جو زبان پر ہو یہ ابن آدم پر اللہ کی حجت ہے۔“

فوائد: جس علم کا اثر دل تک ہو وہی پر اثر اور بلندی درجات کا باعث ہے جب کہ فقط زبانی علم جس کا دل پر اثر نہ ہو یہ قیامت کے دن بندے کے پاؤں کی بیڑی بن جائے گا۔ اور اسے دردناک عذاب سے دوچار کرے گا۔

377- أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ فَضِيلِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ

عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ حَسَنِ النَّبِيِّ ﷺ سے بھی ایسے ہی حدیث بیان کرتے

❶ ”اسنادہ صحیح“ حلیۃ الاولیاء 280/7، شعب الایمان 1919۔

❷ ”اسنادہ صحیح“ مصنف ابن ابی شیبہ 235/13 رقم، تاریخ بغداد 348/4۔

ذَلِكَ. ❶

ہیں۔

378- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَّنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَعَلَّمُوا تَعَلَّمُوا فَإِذَا عِلْمُكُمْ فَأَعْمَلُوا. ❷

عبداللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ”علم حاصل کرو، علم حاصل کرو، تو جب تم حاصل کر لو پھر عمل کرو۔“

379- أَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ هُوَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَدَّبُ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ مَنْ حَدَّثَهُ.....

عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِأَرْبَعٍ دَخَلَ النَّارَ أَوْ نَحْوَ هَذِهِ الْكَلِمَةِ لِيَبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيَمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ لِيَصْرِفَ بِهِ وَجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَوْ لِيَأْخُذَ بِهِ مِنَ الْأَمْرَاءِ. ❸

ابو وائل بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا: ”جو شخص علم کو چار چیزوں کے لئے حاصل کرے وہ آگ میں داخل ہوگا یا اس طرح کی بات کی علم کے ذریعہ علماء سے مقابلہ کرے یا اس کے ذریعہ بے وقوفوں سے جھگڑا کرے یا اس کے ذریعہ سے لوگوں کی توجہ اپنی طرف کرے یا اس کے ذریعہ سے مالداروں سے مال حاصل کرے۔“

380- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ.....

عَنْ هِشَامِ صَاحِبِ الدُّسْتَوَائِي قَالَ قَرَأْتُ فِي كِتَابٍ بَلَّغَنِي أَنَّهُ مِنْ كَلَامِ عِيسَى تَعْمَلُونَ لِلدُّنْيَا وَأَنْتُمْ تُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ عَمَلٍ وَلَا تَعْمَلُونَ لِلْآخِرَةِ وَأَنْتُمْ لَا تُرْزَقُونَ فِيهَا إِلَّا بِالْعَمَلِ وَإِنَّكُمْ عُלَمَاءَ السُّوءِ الْأَجْرَ تَأْخُذُونَ

ہشام (صاحب الدستوائی) سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ”میں نے کتاب میں پڑھا تو مجھے خبر پہنچی کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے کلام سے ہے کہ: تم دنیا کے کام کرتے ہو حالانکہ دنیا میں بغیر کام کئے روزی دی جاتی ہے اور تم بڑے عالم ہو مگر مزدوری تو لے لیتے ہو مگر کام خراب کرتے ہو قریب ہے کہ کام والا تم سے اپنا کام مانگے۔ اور قریب

❶ ”اسنادہ صحیح“ امام دارمی اس کو روایت کرنے میں متقدم ہیں۔ یاد رہے! امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ المتناہیہ رقم: 89 پر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع نقل کیا ہے۔ لیکن اس کی سند میں ایک کذاب راوی ہے۔

❷ ”اسنادہ ضعیف“ مصنف ابن ابی شیبہ 294/13 رقم: 16394، حلیۃ الاولیاء 131/1، جامع بیان العلم رقم: 1266، اقتضاء العلم بالعمل رقم: 10۔

❸ ”اسنادہ ضعیف“ المطالب العالیہ رقم: 3028۔

ہے کہ تم وسیع و عریض دنیا سے نکل کر اندھیری اور تنگ قبر میں چلے جاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں گناہوں سے اس طرح منع کرتا ہے جس طرح اس نے تمہیں نماز اور روزے کا حکم دیا وہ شخص کیسے علماء سے ہوگا جو اپنی رزق پر ناراض ہو اور اپنے مرتبہ کو حقیر سمجھے۔ حالانکہ وہ جانتا ہے کہ یہ چیزیں تو اللہ کی قدرت اور اس کے علم سے ہوئی ہیں۔ اور وہ شخص کیسے علماء میں سے ہوگا جو اللہ پر ان چیزوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کو تہمت لگائے۔ جو اس نے اس کے لئے مقرر کی ہیں۔ اور جو مصائب اسے پہنچی ہیں وہ اس پر صابر اور راضی نہیں ہوتا۔ وہ شخص کیسے علماء میں شمار ہوگا جو آخرت پر دنیا کو ترجیح دیتا ہے حالانکہ آخرت دنیا سے زیادہ رغبت کے قابل چیز ہے۔ اور وہ شخص کس طرح علماء میں شمار ہوگا جس کی واپسی آخرت کی طرف ہے اور وہ دنیا کی طرف متوجہ ہے اور وہ ان چیزوں کی زیادہ خواہش کرتا ہے جو اس کے لئے نقصان دہ ہیں یا انہوں نے کہا: ان چیزوں کی طرف زیادہ محبت رکھتا ہے اس چیز سے، جو اسے نفع دے۔ وہ شخص علماء سے ہو سکتا ہے جو اس لئے علم حاصل کرے کہ اسے لوگوں کے پاس بیان کرے اور اس پر عمل کے لئے علم حاصل نہیں کرتا۔“

وَالْعَمَلُ تَضَيِّعُونَ يُوشِكُ رَبُّ الْعَمَلِ أَنْ يَطْلُبَ عَمَلَهُ وَتُوشِكُونَ أَنْ تَخْرُجُوا مِنَ الدُّنْيَا الْعَرِيضَةِ إِلَى ظُلْمَةِ الْقَبْرِ وَضِيقِهِ اللَّهُ نَهَاكُمْ عَنِ الْخَطَايَا كَمَا أَمَرَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ كَيْفَ يَكُونُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مَنْ سَخِطَ رِزْقُهُ وَاحْتَقَرَ مَنْزِلَتَهُ وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ ذَلِكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ وَقَدَرَتِهِ كَيْفَ يَكُونُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مَنْ اتَّهَمَ اللَّهَ فِيمَا قَضَى لَهُ فَلَيْسَ يَرْضَى شَيْئًا أَصَابَهُ كَيْفَ يَكُونُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مَنْ دُنِيَاهُ آثَرُ عِنْدَهُ مِنْ آخِرَتِهِ وَهُوَ فِي الدُّنْيَا أَفْضَلُ رَغْبَةً كَيْفَ يَكُونُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مَنْ مَصِيرُهُ إِلَى آخِرَتِهِ وَهُوَ مُقْبِلٌ عَلَى دُنِيَاهُ وَمَا يَضُرُّهُ أَشْهَى إِلَيْهِ أَوْ قَالَ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِمَّا يَنْفَعُهُ كَيْفَ يَكُونُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مَنْ يَطْلُبُ الْكَلَامَ لِيُخْبِرَ بِهِ وَلَا يَطْلُبُهُ لِيَعْمَلَ بِهِ. ❶

381- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ.....

حبیب بن عبید سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: پہلے کہا جاتا تھا کہ علم حاصل کرو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ، اور علم اس لیے حاصل نہ کرو، کہ تم اس سے زینت حاصل کرو قریب

عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كَانَ يُقَالُ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَانْتَفَعُوا بِهِ وَلَا تَعَلَّمُوهُ لِتَجَمَّلُوا بِهِ فَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ طَالَ

بِكُمْ عُمْرٌ أَنْ يَتَجَمَّلَ ذُو الْعِلْمِ بِعِلْمِهِ
كَمَا يَتَجَمَّلُ ذُو الْبَرَّةِ بِبِرَّتِهِ. ❶

ہے کہ تمہاری عمر لمبی ہو جائے اور علم والے اپنے علم سے
زینت حاصل کریں جس طرح لباس والا اپنے لباس سے
زینت حاصل کرتا ہے۔“

فوائد:..... جس طرح خوبصورت لباس دوسروں کے ذہن میں اچھاتاثر پیدا کرتا ہے اسی طرح
حصول علم کا بھی یہ مقصد ٹھہرا لیا جائے کہ لوگوں کو متاثر کر کے ان کے دلوں میں ایک مقام پیدا کیا جائے یہ
سوچ و فعل مذموم ہے۔ علم تو محض بھلائی حاصل کرنے، پھیلانے اور رضائے الہی حاصل کرنے کے لیے
سیکھا جاتا ہے۔

382- أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ.....

عَنِ الْأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ
لَا تَسْأَلُونِي عَنِ الشَّرِّ وَاسْأَلُونِي عَنِ
الْخَيْرِ يَقُولُهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ أَلَا إِنَّ شَرَّ
الشَّرِّ شَرَارُ الْعُلَمَاءِ وَإِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ
خَيْرُ الْعُلَمَاءِ. ❷

احوص بن حکیم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک
آدمی نے نبی ﷺ سے برائی کے متعلق پوچھا تو
آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھ سے برائی کے متعلق مت
پوچھو بھلائی کے متعلق پوچھو اس طرح آپ ﷺ نے تین
دفعہ فرمایا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”خبردار! بدترین وہ
ہے جو علماء میں سے بدترین ہو اور بہترین وہ ہے جو
بہترین علماء میں سے ہو۔“

فوائد:..... اہل علم کا بہترین لوگوں میں ہونا اس میں کوئی دورائے نہیں جیسا پیچھے گزری احادیث
سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اور اسی طرح ان کا بدترین ہونا جب یہ صحیح منہج سے ہٹ جائیں تو اس میں
بھی کوئی شک نہیں۔ کیونکہ جو جتنی بلندی سے گرے گا وہ اتنا ہی زخم زیادہ کھائے گا قیامت کو جن تین بندوں
سے جہنم بھڑکائی جائے گی ان میں سے ایک قاری ہوگا کہ جس نے دنیا کو مطمع نظر ٹھہرا لیا ہوگا اور آخرت
کو بھلا دیا ہوگا۔

383- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا بِهِ حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ.....

❶ ”اسنادہ صحیح“ کتاب الزہد، امام احمد ص: 386، ابن المبارک رقم: 1345، حلیۃ الاولیاء 102/6، اقتضاء العلم
العمل رقم: 35۔

❷ ”اسنادہ ضعیف“ احوص ضعیف الحفظ ہے اور بقیہ کی تدلیس۔

عیسیٰ بیان کرتے ہیں میں نے شععی کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”اس علم کو صرف وہی حاصل کرتے تھے جس میں دو خوابیاں اکٹھی ہوں عقل اور عبادت۔ اگر وہ عبادت کرنے والا ہوتا اور اس میں عقل نہ ہوتی تھی تو وہ کہتا تھا: ”یہ ایسی چیز ہے جسے عقلمند ہی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور وہ اسے حاصل کرتا تھا۔“ اگر وہ عقلمند ہوتا اور عابد نہ ہوتا تو وہ کہتا: ”یہ ایسی چیز ہے جسے عابد ہی حاصل کر سکتے ہیں اور وہ اسے حاصل نہ کرتا تھا۔“ شععی نے کہا: ”میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ آجکل اسے وہ لوگ نہ حاصل کرتے ہوں جن میں ان دونوں سے ایک چیز بھی نہ ہو۔ نہ عقل اور نہ عبادت۔“

عَنْ عِيسَى قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ
إِنَّمَا كَانَ يَطْلُبُ هَذَا الْعِلْمَ مَنْ
اجْتَمَعَتْ فِيهِ خَصْلَتَانِ الْعَقْلُ
وَالنُّسْلُ فَإِنْ كَانَ نَاسِكًا وَلَمْ يَكُنْ
عَاقِلًا قَالَ هَذَا أَمْرٌ لَا يَنَالُهُ إِلَّا الْعُقَلَاءُ
فَلَمْ يَطْلُبْهُ وَإِنْ كَانَ عَاقِلًا وَلَمْ يَكُنْ
نَاسِكًا قَالَ هَذَا أَمْرٌ لَا يَنَالُهُ إِلَّا
النُّسَاكُ فَلَمْ يَطْلُبْهُ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ
وَلَقَدْ رَهْبْتُ أَنْ يَكُونَ يَطْلُبُهُ الْيَوْمَ مَنْ
لَيْسَتْ فِيهِ وَاحِدَةٌ مِنْهُمَا لَا عَقْلٌ وَلَا
نُسْلٌ. ①

فوائد: سلف کی یہی خوبی تھی کہ وہ نیک اور سمجھدار لوگوں کو اس جانب راغب کرتے اور ایسے لوگ حصول علم کے بعد اس کی ترویج و ترقی میں اپنا کردار ادا کرتے جب کہ آج زوال علم کی یہی وجہ ہے کہ ہم ناکام اور نکتے لوگوں کو دین پڑھنے کے لیے مدارس جب کہ ذہن بچوں کو کالج روانہ کرتے ہیں۔ (العیاذ باللہ) اسی سوچ سے ہمارے باطن کا اچھی طرح اندازہ ہو جاتا ہے۔ کہ ہمارے دلوں میں دین کی کیا اہمیت ہے؟

384. أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ زَعَمَ لِي
سُفْيَانُ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ لَا يَطْلُبُ
الْعِلْمَ حَتَّى يَتَعَبَّدَ قَبْلَ ذَلِكَ أَرْبَعِينَ
سَنَةً. ②

ابو عاصم کہتے ہیں سفیان نے کہا: ”میرا خیال ہے کہ پہلے آدمی علم حاصل نہ کرتا تھا حتیٰ کہ وہ اس سے پہلے چالیس سال عبادت کر لے۔“

385. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانَ
أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ مَنْ طَلَبَ
الْعِلْمَ لِيَمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ وَلِيُبَاهِيَ بِهِ

ابو علاء کہتے ہیں کہ مکحول نے کہا: ”جو کوئی اس لئے علم حاصل کرے کہ اس کے ساتھ بے وقوفوں سے جھگڑا

① ”اسنادہ صحیح“ العقل و فضلہ ابن ابی دنیا رقم: 51، شعب الایمان رقم: 1801۔

② ”اسنادہ صحیح“ المحدث الفاضل بین الراوی والواعی رقم: 51

الْعُلَمَاءُ أَوْ لِيُصْرَفَ بِهِ وُجُوهُ النَّاسِ
إِلَيْهِ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ. ❶

کرے گا اور اس سے علماء سے مقابلہ کرے گا اور اس سے
لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے گا تو وہ جہنم کی آگ میں
ہوگا۔“

386- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَطَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ
عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ
لِيَمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ يُرِيدَ أَنْ يُقْبَلَ
بِوُجُوهِ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ
جَهَنَّمَ. ❷

مکحول بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو
شخص اس لئے علم حاصل کرے کہ اس کے ذریعہ علماء سے
مقابلہ کرے، اس کے ساتھ بے وقوفوں سے جھگڑا کرے یا
اس کے ساتھ وہ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہے اللہ
تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔“

387- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ
عَنْ.....

شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ”
آدمی کی بات اتنی ہی محفوظ کی جاتی ہے جتنی اس کی نیت
ہو۔“

شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
إِنَّمَا يُحْفَظُ حَدِيثُ الرَّجُلِ عَلَى قَدْرِ
نِيَّتِهِ. ❸

فوائد: مراد جو جس قدر خالص نیت، عالم باعمل ہے ہوتا لوگوں کا اسی قدر اس کے ارشادات کی
جانب دھیان ہوتا ہے۔ سمجھدار لوگ بدعمل کے قریب سے گزرنا پسند نہیں کرتے۔

388- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ
عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنْ
لَا حَسَبُ الرَّجُلِ يَنْسَى الْعِلْمَ كَانَ
يَعْلَمُهُ لِلْخَطِيئَةِ كَانَ يَعْمَلُهَا. ❹

قاسم کہتے ہیں کہ مجھے عبد اللہ نے کہا: ”میرا خیال ہے کہ
آدمی پڑھا ہوا علم اس گناہ کی وجہ سے بھول جاتا ہے جس پر
وہ عمل کرتا ہے۔“

❶ ”اسنادہ صحیح“ مصنف ابن شیبہ 731/8 رقم: 6177، جامع بیان العلم رقم: 1132۔

❷ ”رجاله ثقات غیر انہ مرسل۔“

❸ ”اسنادہ ضعیف“ امام دارمی اس کو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

❹ ”اسنادہ ضعیف“ کتاب الزہد، ابن مبارک رقم: 83، امام وکیع 269 امام احمد: 195، حلیۃ الاولیاء 131/1۔ اقتضاء

العلم العمل رقم: 96۔

فوائد: گناہ دل کو آلودہ کرنے کا سبب بنتا ہے۔ لہذا ایسا دل علم کو سمیٹ نہیں سکتا۔ امام شافعی رحمہ اللہ اپنے استاذ کعب کو حافظے کی خرابی کی شکایت کرتے ہیں تو وہ انہیں گناہ چھوڑنے کی نصیحت کرتے ہیں۔ ہمارے طالب علم با دام کثرت سے کھاتے ہیں یا مقوی دماغ نسخہ جات استعمال کرتے ہیں۔ یہ بھی درست ہے لیکن قوتِ حافظہ کے لیے سب سے بڑی اکسیر ”ترکِ گناہ“ ہے۔ گناہوں کا شائق علم کی کثرت و برکت کو حاصل نہیں کر سکتا۔

389- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ بَلَغَنِي

بے شک لقمان حکیم اپنے بیٹے سے کہتے تھے: ”اے میرے بیٹے! علم اس لئے حاصل نہ کر کہ اس سے علماء میں فخر کرے۔ یا اس سے بے وقوفوں سے جھگڑا کرے یا اس کے ساتھ مجلسوں میں ریاکاری کرے اور علم کو اس سے بے رغبت ہو کر اور جہالت میں رغبت کرتے ہوئے نہ چھوڑے۔ اے میرے بیٹے! مجلسوں کو سمجھ سوچ کر اختیار کر، اور جب تم کسی جماعت کو دیکھو کہ وہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ تو اس کے ساتھ بیٹھ جاؤ اگر تو عالم ہوگا تو تیرا علم تجھے نفع دے گا اور اگر تو جاہل ہوگا تو وہ تجھے سکھلا دیں گے۔ شاید کہ اللہ ان پر رحمت سے متوجہ ہو تو تجھے بھی ان کے ساتھ رحمت پہنچے اور جب تو ایسی مجلس کو دیکھے جو اللہ کا ذکر نہیں کرتے تو ان کے ساتھ مت بیٹھ۔ کیونکہ اگر تو عالم ہوگا تو تمہارا علم تمہیں نفع نہ دے گا اور اگر تم جاہل ہو گے تو وہ تجھے سرکشی اور جہالت میں بڑھا دیں گے اور شاید کہ اللہ ان پر عذاب سے متوجہ ہو تو تجھے بھی ان کے ساتھ سزا پہنچے۔“

أَنَّ لُقْمَانَ الْحَكِيمَ كَانَ يَقُولُ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ لَا تَعْلَمْ الْعِلْمَ لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُتَمَارَى بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ تُرَائِيَ بِهِ فِي الْمَجَالِسِ وَلَا تَتْرُكِ الْعِلْمَ زُهْدًا فِيهِ وَرَغْبَةً فِي الْجَهَالَةِ يَا بُنَيَّ اخْتَرِ الْمَجَالِسَ عَلَى غَيْرِكَ وَإِذَا رَأَيْتَ قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فَاجْلِسْ مَعَهُمْ فَإِنَّكَ إِنْ تَكُنْ عَالِمًا يَنْفَعُكَ عِلْمُكَ وَإِنْ تَكُنْ جَاهِلًا يُعَلِّمُوكَ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِمْ بِرَحْمَتِهِ فَيُصِيبَكَ بِهَا مَعَهُمْ وَإِذَا رَأَيْتَ قَوْمًا لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فَلَا تَجْلِسْ مَعَهُمْ فَإِنَّكَ إِنْ تَكُنْ عَالِمًا لَا يَنْفَعُكَ عِلْمُكَ وَإِنْ تَكُنْ جَاهِلًا زَادُوكَ غِيًّا وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِمْ بِعَذَابٍ فَيُصِيبَكَ مَعَهُمْ ❶

فوائد: علماء کے لیے صالحین اور اہل علم مجلس ہی باعث خیر ہوتی ہے جب کہ جاہل کی مصاحبت کسی طور بھی درست نہیں۔ البتہ اس کی اصلاح و تربیت کے لیے اس معصیت میں کوئی حرج نہیں۔

390- أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ

سَمِيرٍ.....

عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةٍ قَالَ لَا تُحَدِّثِ
الْبَاطِلَ الْحُكَمَاءَ فَيَمُوتُوا وَلَا
تُحَدِّثِ الْحِكْمَةَ لِلْشَفَهَاءِ فَيَكْذِبُوا
وَلَا تَمْنَعْ الْعِلْمَ أَهْلَهُ فَتَأْتُمْ وَلَا تَضَعَهُ
فِي غَيْرِ أَهْلِهِ فَتُجْهَلَ إِنَّ عَلَيْكَ فِي
عِلْمِكَ حَقًّا كَمَا أَنَّ عَلَيْكَ فِي
مَالِكَ حَقًّا. ①

کثیر بن مرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ”باطل کو
حکماء کے پاس مت بیان کرو پس وہ تم سے بغض رکھیں گے
اور بے وقوفوں کے پاس دانائی کی بات مت بیان کرو پس
وہ تمہیں جھٹلا دیں گے اور علم کو اس کے اہل سے نہ بند کر
رکھو ورنہ گنہگار ہو جاؤ گے۔ اور علم کو اس کے غیر اہل کے
پاس نہ رکھو ورنہ تم جہالت کی طرف منسوب کیے جاؤ گے۔
تم پر تمہارے علم کے متعلق لوگوں کا حق ہے جیسا کہ تم پر
تمہارے مال میں لوگوں کا حق ہے۔“

فوائد: ہر بندے سے اس کی ذہنی استعداد کے مطابق بات کرنی چاہیے کیونکہ علماء میں جہالت
کی بات ان کے بغض جب کہ جہلاء میں علم کی بات ان کے استہزاء کا باعث ہے۔ (وَضَعُ الشَّيْءَ فِي
غَيْرِ مَحَلِّهِ) شے کو اس کے غیر مقام میں رکھنا ظلم ہے۔

391- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ.....

أَنَّ أَبَا فَرُوةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ
كَانَ يَقُولُ لَا تَمْنَعْ الْعِلْمَ مِنْ أَهْلِهِ
فَتَأْتُمْ وَلَا تَنْشُرْهُ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ فَتُجْهَلَ
وَكُنْ طَبِيبًا رَفِيقًا يَضَعُ دَوَائَهُ حَيْثُ
يَعْلَمُ أَنَّهُ يَنْفَعُ. ②

فروہ بیان کرتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کہتے تھے: ”علم
والوں سے علم نہ روکو ورنہ تم گناہ گار ہو جاؤ گے اور نہ ہی تم
اس نااہل کے پاس پھیلاؤ ورنہ تم جہالت کی طرف منسوب
کیے جاؤ گے اور نرم دل طبیب کی طرح ہو جاؤ۔ جو دوا وہاں
رکھتا ہے جہاں اسے فائدہ مند لگتی ہے۔“

① ”اسنادہ صحیح“ کتاب الزہد، امام احمد ص: 386، المحدث الفاضل رقم: 804، الجامع للاحلاق الراوی وآداب
السامع رقم: 790۔

② ”اسنادہ ضعیف“ المحدث الفاضل رقم: 808، حلیۃ الاولیاء 273/7۔

392- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ عَنْ غِيلَانَ

عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ لَا تُطْعِمُ طَعَامَكَ مَنْ لَا يَشْتَهِيهِ. ❶

مطرف سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ: تم اس شخص کو اپنا کھانا مت کھلاؤ جو اس کی خواہش نہیں رکھتا۔“

فوائد: بھرے پیٹ والے کو کھلانا بیوقوفی ہے کیونکہ ان کو اس کی حاجت نہیں اسی طرح جاہلوں میں علمی گفتگو نادانی ہے۔

393- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورَ سَمِعَ

شہر بن حوشب کہتے ہوئے سنا کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا: ”اے میرے بیٹے! علم اس لئے حاصل نہ کرنا کہ اس کے ذریعہ سے علماء میں فخر کرو یا اس کے ذریعہ بے وقوفوں سے جھگڑا کرو یا اس کے ذریعہ مجلسوں میں ریاکاری کرو اور علم سے بے رغبتی اور جہالت سے رغبت کرتے ہوئے علم نہ چھوڑو اور تم جب کسی جماعت کو دیکھو کہ وہ اللہ کا ذکر کر رہے ہیں تو ان کے ساتھ بیٹھو اگر تم عالم ہو گے تو تمہارا علم تمہیں فائدہ دے گا اور اگر تم جاہل ہو گے تو وہ تجھے علم سکھادیں گے۔ اور شاید کہ اللہ ان پر اپنی رحمت کے ساتھ جہان کے تو تجھے بھی ان کے ساتھ اس کا کچھ حصہ پہنچ جائے اور جب دیکھو کہ کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کر رہے تو ان کے ساتھ نہ بیٹھو، کیوں کہ اگر تم عالم ہوتے تو تمہارا علم تمہیں فائدہ نہیں پہنچا سکے گا اور اگر جاہل ہوئے تو تمہاری گمراہی اور جہالت میں اضافہ ہی کر دیں گے اور شاید کہ اللہ تعالیٰ ان پر غصہ سے متوجہ ہو اور اس کا غصہ تمہیں بھی پہنچ جائے۔“

شَهِرَ بْنَ حَوْشَبٍ يَقُولُ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ لَا تَعْلَمِ الْعِلْمَ لِتُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ تُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ وَتُرَائِيَ بِهِ فِي الْمَجَالِسِ وَلَا تَتْرُكِ الْعِلْمَ زَهَادَةً فِيهِ وَرَغْبَةً فِي الْجَهَالَةِ وَإِذَا رَأَيْتَ قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فَاجْلِسْ مَعَهُمْ إِنْ تَكُنْ عَالِمًا يَنْفَعَكَ عِلْمُكَ وَإِنْ تَكُنْ جَاهِلًا عَلِّمُوكَ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِمْ بِرَحْمَتِهِ فَيُصِيبَكَ بِهَا مَعَهُمْ وَإِذَا رَأَيْتَ قَوْمًا لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فَلَا تَجْلِسْ مَعَهُمْ إِنْ تَكُنْ عَالِمًا لَمْ يَنْفَعَكَ عِلْمُكَ وَإِنْ تَكُنْ جَاهِلًا زَادُوكَ غِيًّا أَوْ عِيًّا وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِمْ بِسَخَطٍ فَيُصِيبَكَ بِهِ مَعَهُمْ. ❷

❶ ”اسنادہ صحیح“ المحدث الفاصل: 843، الجامع لاحلاق الراوی رقم: 738۔

❷ ”اسنادہ صحیح“ حلیۃ الاولیاء: 63-62، جامع بیان العلم رقم: 679۔

394۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثَوْبِرٍ.....

یحییٰ بن جعدہ بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”اے علم حاصل کرنے والو! اس پر عمل کرو۔ عالم صرف وہی ہے جو علم پر عمل کرے اور اس کا عمل اس کے علم کے مطابق ہو۔ عنقریب ایسی قومیں ہوں گی کہ وہ علم کو اٹھائے ہوں گے اور ان کا علم ان کی ہنسیوں سے آگے نہیں گزرے گا ان کا عمل ان کے علم کا مخالف ہوگا۔ اور باطن ان کے ظاہر کے خلاف ہوگا۔ وہ حلقے بنا کر بیٹھیں گے اور ایک دوسرے پر فخر کریں گے۔ حتیٰ کہ آدمی اپنے ہم مجلس سے اس لئے ناراض ہو جائے گا کہ وہ اور شخص کے پاس بیٹھنے لگا اور وہ اسے چھوڑ دے گا ان لوگوں کے اعمال جو ان کی مجلسوں میں ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں چڑھیں گے۔“

عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَا حَمَلَةَ الْعِلْمِ اَعْمَلُوا بِهِ فَإِنَّمَا الْعَالِمُ مَنْ عَمِلَ بِمَا عِلِمَ وَوَافَقَ عِلْمُهُ عَمَلَهُ وَسَيَكُونُ أَقْوَامٌ يَحْمِلُونَ الْعِلْمَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يُخَالِفُ عَمَلُهُمْ عِلْمَهُمْ وَتُخَالِفُ سَرِيرَتُهُمْ عَلَانِيَتَهُمْ يَجْلِسُونَ حِلَقًا فَيَبَاهِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَغْضَبُ عَلَى جَلِيسِهِ أَنْ يَجْلِسَ إِلَى غَيْرِهِ وَيَدْعُهُ أُولَئِكَ لَا تَصْعَدُ أَعْمَالُهُمْ فِي مَجَالِسِهِمْ تِلْكَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى. ❶

فوائد: صرف پڑھ کر یا دکر لینے کا نام ہی علم نہیں بلکہ عالم کہلانے کے لیے اس پر عمل کرنا ضروری ہے لغوی طور پر تو بے عمل عالم کہلا سکتا ہے لیکن شرعی طور پر جب تک اس کے علم پر عمل کی گواہی نہیں ہوگی وہ حقیقی عالم نہیں کہلائے گا۔ کیونکہ قرآن میں خشیت کو علماء کا علم ٹھہرایا گیا ہے (فاطر: 28) عمل خشیت کا مظہر ہوتا ہے۔

395۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ.....

مسلم بیان کرتے ہیں کہ مسروق نے کہا: ”آدمی کے عالم ہونے کے لئے یہی بات کافی ہے کہ وہ اللہ سے ڈرے اور آدمی کو مغرور ہونے کے لئے یہی بات کافی ہے کہ وہ اپنے عمل پر تکبر کرے۔“

عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كَفَى بِالْمَرْءِ عِلْمًا أَنْ يَخْشَى اللَّهَ وَكَفَى بِالْمَرْءِ جَهْلًا أَنْ يُعْجَبَ بِعِلْمِهِ. ❷

396۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنبَأَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُجَيْرٍ.....

معاویہ بن قرۃ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ”اگر اس

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ لَوْ أَنَّ أَدْنَى

❶ ”اسنادہ ضعیف“ اقتضاء العلم العمل رقم: 9 الجامع للاحلاق الراوي رقم: 321۔

❷ ”اسنادہ صحیح“ رقم سابق: 322۔

هَذِهِ الْأُمَّةُ عِلْمًا أَخَذَتْ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ بِعِلْمِهِ لَرَشَدَتْ تِلْكَ الْأُمَّةُ. ❶
امت کے ادنیٰ علم والے آدمی کے علم کو ہی قوموں میں سے کوئی قوم حاصل کر لے تو وہ ہدایت پا جائے۔“

397۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ.....

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لِيَصِيبُ الْبَابَ مِنَ الْعِلْمِ فَيَعْمَلُ بِهِ فَيَكُونُ خَيْرًا لَهُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا لَوْ كَانَتْ لَهُ فَبَجَعَلَهَا فِي الْآخِرَةِ. ❷
حسن سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ”جب آدمی علم کے دروازہ تک پہنچ جائے اور اس پر عمل کرے تو یہ چیز اس کے لئے تمام دنیا کے مل جانے سے بہتر ہے جبکہ وہ اسے آخرت کے کاموں میں صرف کرے۔“

فوائد: دنیاوی مال حاصل کرنے کے بعد اس کی سخاوت سے کہیں بہتر ہے کہ علم حاصل کر کے

اس پر عمل پیرا ہوا جائے۔ ”خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ“ (بخاری) حدیث اس پر شاہد ہے۔

398. قَالَ قَالَ الْحَسَنُ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا طَلَبَ الْعِلْمَ لَمْ يَلْبَثْ أَنْ يَرَى ذَلِكَ فِي بَصَرِهِ وَتَخَشُّعِهِ وَلِسَانِهِ وَيَدِهِ وَصَلَتِهِ وَزُهْدِهِ. ❸
حسن سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ”پہلے جب کوئی علم حاصل کرتا تو اس میں دیر نہیں لگتی تھی کہ اس کی نظر اور اس کی عاجزی اس کی زبان اور اس کے ہاتھ اور اس کی نماز اور اس کے زہد میں علم کا اثر دیکھا جاتا۔“

فوائد: اس علم کو خلوص سے لیا جائے تو اس کا عادات پر اثر انداز ہونا لازم ہے۔

399. قَالَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ انْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ هَذَا الْحَدِيثَ فَإِنَّمَا هُوَ دِينُكُمْ. ❹
محمد سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”تم غور کیا کرو یہ حدیث تم کس سے لے رہے ہو، کیونکہ یہ تمہارا دین ہے۔“

فوائد: حدیث دین اسلام کا منبع اور اہم ستون ہے ابتداء علماء حدیث کو لیتے ہوئے اتنی تحقیق

تفتیش نہیں کرتے تھے لیکن رفتہ رفتہ جب اسلام میں نئے نئے لوگوں کی آمد شروع ہوئی اور کئی اہل اہواء بھی در آئے اور حدیث میں رائے زنی شروع کی تو علماء نے ﴿إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا﴾ (الحجرات: 6) کے تحت راویوں میں جانچ پڑتال شروع کر دی امام محمد کا قول بھی اسی ضمن ہے۔ نیز حدیث کے اصولوں کو

❶ ”اسنادہ حسن“ امام دارمی روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

❷ ”اسنادہ صحیح“ صحیح مسلم، المقدمة باب بیان ان الاسناد من الدین۔

❸ ”اسنادہ صحیح“ صحیح مسلم، المقدمة باب بیان ان الاسناد من الدین۔

❹ ”اسنادہ صحیح“ صحیح مسلم، المقدمة باب بیان ان الاسناد من الدین۔

بدعت کہنا حماقت ہے کیونکہ یہ تمام کے تمام آیات و احادیث سے مستنبط ہیں۔

400. أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ مَا أَزْدَادَ عَبْدٌ عِلْمًا فَازْدَادَ فِي الدُّنْيَا رَغْبَةً إِلَّا أَزْدَادَ مِنَ اللَّهِ بُعْدًا. ❶

بشر بن حکم بیان کرتے ہیں میں نے سفیان کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”جس بندے کو علم زیادہ ہو۔ اور اس کی رغبت دنیا میں زیادہ ہوگئی تو وہ اللہ سے زیادہ دور ہو جاتا ہے۔“

401. أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ قَالَ مَا أَزْدَادَ عَبْدٌ بِاللَّهِ عِلْمًا إِلَّا أَزْدَادَ النَّاسُ مِنْهُ قُرْبًا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ. ❷

حسان سے مروی کہ انہوں نے کہا: ”جس بندے کو اللہ تعالیٰ کا علم زیادہ ہو اللہ کی مہربانی سے لوگ اس کے زیادہ قریب ہو جائیں گے۔“

فوائد: مال و دولت کی طرح اللہ نے اس علم میں بھی ایک چاشنی و حلاوت رکھی کہ اگر کوئی خود کسی مجبوری کی بنا پر اس کو حاصل نہ کر سکتا ہو تو وہ اہل علم کے قریب ہو کر استفادہ کی کوشش کرنے لگتا ہے۔

402. أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شُرَيْحٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمِيرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: إِنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِهِ أَذْهَبَ فَاطْلُبِ الْعِلْمَ فَخَرَجَ فَعَابَ عَنْهُ مَا غَابَ ثُمَّ جَاءَهُ فَحَدَّثَهُ بِأَحَادِيثَ فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ يَا بُنَيَّ أَذْهَبَ فَاطْلُبِ الْعِلْمَ فَعَابَ عَنْهُ أَيْضًا زَمَانًا ثُمَّ جَاءَهُ بِقِرَاطِيسَ فِيهَا كُتُبٌ فَقَرَأَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ هَذَا سَوَادٌ فِي بَيَاضٍ فَأَذْهَبَ اطلُبِ الْعِلْمَ فَخَرَجَ فَعَابَ عَنْهُ مَا غَابَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ لِأَبِيهِ سَلْنِي عَمَّا بَدَا لَكَ فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ

عمیرہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ: ”کسی آدمی نے اپنے بیٹے سے کہا: ”جاؤ! علم حاصل کرو، وہ باہر گیا تو اس سے کچھ دیر اوجھل رہا پھر آیا اور اس نے اسے کچھ حدیثیں بیان کیں تو اس کے باپ نے اس سے کہا: ”اے میرے بیٹے! جاؤ! علم کی تلاش کرو“ تو وہ اپنے باپ سے ایک عرصہ غائب رہا پھر کاغذ لے کر آیا اس میں کچھ لکھا ہوا تھا اس نے اپنے باپ کے پاس پڑھا۔ تو اس سے اس کے باپ نے کہا: ”یہ سیاہی سفیدی میں ہے، جاؤ! علم تلاش کرو۔“ پھر وہ باہر گیا اور کچھ دیر اس سے دور رہا، پھر اس کے پاس آیا اور اپنے باپ سے کہا: مجھ سے جو پوچھنا چاہو

❶ ”اسنادہ صحیح“ امام دارمی اس کو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

❷ ”صحیح“ أخرجه أبو نعیم فی الحلیة 74/6۔

پوچھ لو؟ اس کے باپ نے کہا: اگر تمہارا گزرا ایسے آدمی کے پاس سے ہو جو تمہاری تعریف کر رہا ہو اور دوسرے ایسے آدمی کے پاس سے ہو کہ وہ تمہاری عیب جوئی کر رہا ہو۔ تو تمہارا کیا حال ہوگا؟ اس نے کہا: ایسے وقت میں میں اس شخص کو ملامت نہ کروں گا جو مجھے عیب دے رہا ہو، اور نہ ہی اس شخص کی تعریف کروں گا جو میری تعریف کر رہا ہو، اس کے باپ نے کہا: اگر تو ایک پیالے کے پاس سے گزرے تو تیرا کیا حال ہوگا؟ ابو شریح نے کہا: ”میں نہیں جانتا ہوں کہ اس نے پیالہ سونے کا کہا ہے یا چاندی کا؟ سو اس کے بیٹے نے کہا: اس وقت نہ ہی میں اس پیالے کو ٹھوکر لگاؤں گا اور نہ ہی اس کے قریب ہوں گا۔“ اس کے باپ نے کہا: جاؤ! تم نے علم حاصل کر لیا۔“

فوائد: معلوم ہوا علم سے جب تک عمل کو ہمیز نہیں ملتی تب تک وہ ناقص ہی رہتا ہے۔

403۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ.....

سکن بن عمیر کہتے ہیں کہ میں نے وہب بن منبہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”اے میرے بیٹے! دانائی کو لازم پکڑ۔ کیونکہ تمام بھلائی دانائی میں ہے اور دانائی چھوٹے کو بڑے سے اور غلام کو آزاد سے بزرگی میں بڑھا دیتی ہے اور سردار کی سرداری بڑھا دیتی ہے اور فقیر کو بادشاہوں کی جگہ پر بٹھا دیتی ہے۔“

عَنِ السَّكَنِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُنْبَهٍ يَقُولُ يَا بُنَيَّ عَلَيْكَ بِالْحِكْمَةِ فَإِنَّ الْخَيْرَ فِي الْحِكْمَةِ كُلَّهُ وَتُشْرِفُ الصَّغِيرَ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْعَبْدَ عَلَى الْحُرِّ وَتُزِيدُ السَّيِّدَ سُودًا وَتُجْلِسُ الْفَقِيرَ مَجَالِسَ الْمُلُوكِ. ②

404۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنِي بَقِيَّةٌ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ.....

ابو درداء کہتے ہیں: ”اگر علم کی باتیں نہ ہوتی تو ہم کیا

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ وَمَا نَحْنُ لَوْلَا

① ”صحیح“ ملاحظہ کریں تعلق سابق۔

② ”ضعیف“ بقیہ مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

کرتے؟“

کَلِمَاتُ الْعُلَمَاءِ؟ ❶

فوائد: مجرب اور علماء و عقلاء کی باتیں سمجھداری کا بہت بڑا ذریعہ ہوتی ہیں جو کہ ان کی تفشیش یا عملی زندگی کا نچوڑ ہوتی ہیں ان کے بغیر سمجھ حاصل کرنا دشوار اور مشکل ہے۔

[35]..... بَابُ اجْتِنَابِ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ وَالْبِدْعِ وَالْخُصُومَةِ

اہل خواہشات و بدعت اور جھگڑا کرنے والوں سے پرہیز کرنا

405- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ.....

قَالَ أَبُو قَلَابَةَ لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ الْأَهْوَاءِ
وَلَا تُجَادِلُوهُمْ فَإِنِّي لَا أَمْنُ أَنْ
يَغْمِسُوكُمْ فِي ضَلَالَتِهِمْ أَوْ يَلْبِسُوا
عَلَيْكُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ. ❷

ابو قلابہ نے کہا کہ تم خواہشات والوں کے پاس نہ بیٹھو اور
نہ ہی ان سے جھگڑا کرو کیونکہ میں اس بات سے بے خوف
نہیں ہوں کہ وہ تم کو اپنی گمراہی میں ڈبو دیں گے۔ یا وہ
اس چیز کے متعلق جسے تم جانتے ہو تم پر خلط ملط کر دیں
گے۔

فوائد: ”الصَّحْبَةُ مُؤَثِّرَةٌ“ صحبت اثر انداز ہوتی ہے کے مطابق آدمی کا خواہشات کے

ماروں کی صحبت سے ان کا اثر قبول کرنا ضروری ہے اس لیے ایسوں سے بچنا ہی بہتر ہے۔

406- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ.....

عَنْ أَيُّوبَ قَالَ رَأَى سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ
جَلَسْتُ إِلَى طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ فَقَالَ لِي
أَلَمْ أَرَكَ جَلَسْتَ إِلَى طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ
لَا تُجَالِسْنَهُ. ❸

ایوب بیان کرتے ہیں مجھے سعید بن جبیر نے طلق بن
حبیب کے پاس بیٹھے ہوئے دیکھا تو انہوں نے مجھے کہا:
”میں نے تمہیں طلق بن حبیب کے پاس بیٹھے ہوئے
دیکھا تم اس کے پاس مت بیٹھا کرو۔“

407- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ.....

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ جَاءَهُ رَجُلٌ
فَقَالَ إِنَّ قُلَانًا يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ

نافع بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر کے پاس کوئی آدمی آیا اس
نے کہا: ”فلاں آدمی آپ کو سلام کہتا ہے؟“ ابن عمر رضی اللہ

❶ ”صحیح“ أخرجه الخطيب في (الفيہ والمتفقہ)

❷ ”صحیح“ أخرجه ابن بطه في (الابانة) (63) والآجری في (الشريعة) ص (671)۔

❸ ”صحیح“ أخرجه ابن وضاح في (البدع) (145)

قَالَ بَلَّغْنِي أَنَّهُ قَدْ أُحْدِثَ فَإِنْ كَانَ قَدْ أُحْدِثَ فَلَا تَقْرَأْ عَلَيْهِ السَّلَامَ. ❶

نے کہا: ”مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ اس نے بدعت نکالی ہے اگر واقعی اس نے بدعت نکالی ہے تو اس کو میرا سلام نہ کہنا۔“

408- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَغْرَاءَ.....

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ كَانَ إِبْرَاهِيمُ لَا يَرَى غِيْبَةً لِلْمُبْتَدِعِ. ❷

اعمش بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم بدعت ایجاد کرنے والے کی برائی بیان کرنے کو غیبت نہیں سمجھتے تھے۔

فوائد:..... دینی و دنیاوی سے شر سے بچانے کے لیے کسی کو کسی کی برائی کے بارے میں آگاہ کرنا غیبت میں شمار نہیں ہوتا۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایک آنے والے کے برے اخلاق کے بارے میں تنبیہ کی اور قریب آجانے پر اس سے کشادہ روئی سے بات کی (بخاری) تو یہاں پر متنبہ کرنے کا مقصد اس کے شر سے بچانا تھا۔ لہذا بدعتی کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کرنا کہ لوگ اس کی بدعت کو سنت سمجھ کر اپنا نہ لیں ضروری ہے۔ آج کل بھی اہل بدعت کی بر مار ہے متنبہ رہیں۔

409- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ.....

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ إِنَّمَا سُمِّيَ الْهُوَى لِأَنَّهُ يَهْوِي بِصَاحِبِهِ. ❸

ابن شبرمہ بیان کرتے ہیں کہ شعی نے کہا: ”خواہش کا نام ”ہوئی“ اس لئے رکھا گیا کہ وہ اپنے ساتھی کو گرا دیتی ہے۔“

فوائد:..... ”ہوئی“ کا معنی اوپر سے نیچے گرنا ہے اور خواہش بھی اس کا معنی کیا جاسکتا ہے وہ اس لیے کہ جہنم چونکہ نیچے ہے تو یہ اس کو جنت کی بلندیوں سے جہنم کی گہرائیوں میں گرانے کا سبب ہے۔

410- أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ قَالَ.....

كَانَ مُسْلِمٌ بْنُ يَسَارٍ يَقُولُ إِنَّا كُفَّاهُ وَالْمِرَاءُ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ جَهْلٍ الْعَالِمِ وَبِهَا يَنْتَفِي الشَّيْطَانُ رَلَّتَهُ. ❹

مسلم بن یسار کہتے تھے: جھگڑنے سے بچو۔ کیونکہ وہ عالم کی جہالت کا وقت ہوتا ہے اور اسی دوران میں شیطان عالم کی لغزش تلاش کرتا ہے۔“

❶ ”صحیح“ دارمی بیان کرنے میں اکیلے ہیں۔

❷ ”صحیح“ أخرجه اللالكائي في (شرح اصول اعتقاد اهل السنة) (276)

❸ ”صحیح“ أخرجه اللالكائي في (شرح اصول اعتقاد اهل السنة) (229) وابونعيم في الحلية 320/4.

❹ ”صحیح“ أخرجه الآجری في الشريعة (ص: 61) وابونعيم في الحلية (294/2)

411۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ.....

عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ دَخَلَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ الْأَهْوَاءِ عَلَى ابْنِ سِيرِينَ فَقَالَا يَا أَبَا بَكْرٍ نَحْدِثُكَ بِحَدِيثٍ؟ قَالَ لَا قَالَا فَتَقْرَأُ عَلَيْكَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ قَالَ لَا تَقْرَؤَانِ عَنِّي أَوْ لَا قَوْمًا. قَالَ: فَخَرَجَا فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَا أَبَا بَكْرٍ وَمَا كَانَ عَلَيْكَ أَنْ يَقْرَأَا عَلَيْكَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى؟ قَالَ إِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْرَأَا عَلَيَّ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَيَحَرِّقَانِيهَا فَيَقْرَأُ ذَلِكَ فِي قَلْبِي. ❶

اسماء بن عبید بیان کرتے ہیں کہ خواہشات کے پجاری دو آدمی ابن سیرین کے پاس آئے۔ انہوں نے کہا: ”اے ابوبکر! ہم تمہارے پاس کوئی حدیث بیان کریں۔“ انہوں نے کہا: ”نہیں۔“ ان آدمیوں نے کہا: ”ہم تمہارے پاس اللہ کی کتاب کی کوئی آیت پڑھیں۔“ انہوں نے کہا: ”نہیں تم میرے قریب سے اٹھ جاؤ یا میں اٹھ جاتا ہوں۔“ راوی کہتا ہے: وہ دونوں باہر چلے گئے تو لوگوں میں سے کسی نے کہا: ”اے ابوبکر! اگر وہ اللہ کی کتاب سے آپ کے پاس کوئی آیت پڑھ دیتے تو آپ پر کیا حرج تھا۔“ انہوں نے کہا: ”مجھے اس بات کا خوف ہے کہ وہ میرے پاس کوئی آیت پڑھیں اور وہ تحریف کریں جو میرے دل میں ٹھہر جائے۔“

فوائد: علماء کی بات چونکہ مطالعہ و تحقیق پر مبنی ہوتی ہے لہذا ان کی بات باعث نفع ہوتی ہے جب کہ جہلا کی بات ذہنی اختراع یا کوئی یا وہ گوئی ہوتی ہے عموماً ان کا علم سے کم ہی تعلق ہوتا ہے سو ایسی کوئی بات ذہن میں بیٹھ جانا باعث نقصان ہے۔ لہذا ایسوں کی باتوں سے احتراز ہی بہتر ہے۔

412۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ.....

عَنْ سَلَامِ بْنِ أَبِي مُطِيعٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ الْأَهْوَاءِ قَالَ لِأَيُّوبَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَسْأَلُكَ عَنْ كَلِمَةٍ قَالَ فَوَلَّى وَهُوَ يُشِيرُ بِأَصْبُعِهِ وَلَا يَصِفُ كَلِمَةً وَأَشَارَ لَنَا سَعِيدٌ بِخُصْرِهِ الْيُمْنَى. ❷

سلام بن ابو مطیع کہتے ہیں: خواہشات رکھنے والوں سے ایک آدمی نے کہا: ”اے ابوبکر! کیا میں تم سے کوئی بات پوچھوں؟“ ایوب نے منہ پھیر لیا۔ اور وہ اپنی انگلی سے اشارہ کر رہے تھے کہ آدمی بات بھی نہیں پوچھنی۔ اور سعید نے ہمارے پاس دائیں ہاتھ کی چھنگلی سے اشارہ کیا۔

❶ ”صحیح“ اخرجه ابن بطه في (الابانة) (398) والآجری فی الشریعہ (ص: 62)

❷ ”صحیح“ اخرجه ابن بطه في (الابانة) (402) وابونعیم فی الحلیۃ 9/3۔

فوائد: اگر واقعی کسی مخلص کو علم کی تلاش ہو تو ٹھیک ورنہ بے تکی سوالات اور قیل و قال سے کنارہ

کشی علماء کا شیوہ رہا ہے۔

413- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ.....

عَنْ كُثُومِ بْنِ جَبْرِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ
سَعِيدَ ابْنَ جُبَيْرٍ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ
فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ أَرِيشَانُ. ❶

کثوم بن جبر سے منقول ہے کہ ایک آدمی نے سعید بن
جبیر سے کسی چیز کے متعلق پوچھا تو انہیں نے اسے جواب
نہ دیا۔ جب ان سے کہا گیا تو انہوں نے کہا: ”وہ خواہش
والوں سے تھا۔“

414- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا فَضِيلٌ عَنْ لَيْثٍ.....

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ لَا
تُجَالِسُوا أَصْحَابَ الْخُصُومَاتِ فَإِنَّهُمْ
الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ. ❷

ابو جعفر محمد بن علی نے کہا کہ: جھگڑنے والوں کے پاس مت
بیٹھو کیونکہ وہ لوگ اللہ کی آیات میں بحث کرتے ہیں۔

فوائد: قرآنی آیات میں غور و فکر کرنا ان سے احکام مستنبط کرنا تو درست بلکہ مطلوب ہے لیکن

ان میں جھگڑا کرنا قطعی ناپسندیدہ ہے۔ ایک دفعہ آپ ﷺ نے مسجد میں صحابہ کو اس طرح بحث و جھگڑا کرتے
دیکھا تو انتہائی ناپسند فرمایا۔

415- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ.....

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ
أَنَّهِمَا قَالَا لَا تُجَالِسُوا أَصْحَابَ
الْأَهْوَاءِ وَلَا تُجَادِلُوهُمْ وَلَا تَسْمَعُوا
مِنْهُمْ. ❸

ہشام کہتے ہیں کہ حسن اور ابن سیرین دونوں نے کہا:
”خواہشات والوں کے پاس مت بیٹھو اور نہ ہی ان سے
جھگڑا کرو۔ اور نہ ہی ان سے کوئی بات سنو۔“

416- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أُمِّیَّ.....

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ إِنَّمَا سُمُّوا أَصْحَابَ
الشَّعْبِيِّ قَالُوا إِنَّمَا سُمُّوا أَصْحَابَ

شععی کہتے ہیں کہ ”خواہشات والے“ اس لیے نام رکھا گیا

❶ ”صحیح“ دارمی بیان کرنے میں اکیلے ہیں۔

❷ ”ضعیف“ أخرجه ابن بطه فی الابانة (543)

❸ ”صحیح“ أخرجه ابن عبد البر فی جامع بیان العلم (1803) وابن بطه فی الابانة: 395

الْأَهْوَاءِ لِأَنَّهُمْ يَهُوُونَ فِي النَّارِ. ❶ کہ وہ آگ میں گرتے ہیں۔“

[36].....بَابُ التَّسْوِيَةِ فِي الْعِلْمِ

علم میں مرتبے کا برابر ہونا

417- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنِ ابْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ الشَّرِيفِ وَالْوَضِيعِ عِنْدَهُ سَوَاءٌ غَيْرَ طَاوُسٍ وَهُوَ يَخْلِفُ عَلَيْهِ. ❷ سفیان بیان کرتے ہیں کہ ابو میسرہ نے کہا: ”طاؤس کے علاوہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا جس کے نزدیک معزز اور معمولی آدمی برابر ہوں اور وہ اس بات پر قسم کھاتے تھے۔“

فوائد:..... حق یہی ہے کہ اس علم شریف کے حصول میں سبھی برابر ہوں کیونکہ آپ ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کرنے سے کہیں بھی نہیں ملتا کہ آپ ﷺ نے درس و تعلیم کے وقت کبار صحابہ رضی اللہ عنہم کو خصوصی اہمیت دی ہو بلکہ سبھی برابر بیٹھتے اور علم سے برابر حصہ پاتے۔

یاد رہے! حصول علم میں اپنی بڑائی جتاتے ہوئے امتیازی سلوک کی حرص رکھنے والے علم کی روشنی سے

محروم رہتے ہیں۔

418- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ.....

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَكْرَهُ كِتَابَةَ الْعِلْمِ حَتَّى أَكْرَهَنَا عَلَيْهِ السُّلْطَانُ فَكْرَهْنَا أَنْ نَمْنَعَهُ أَحَدًا. ❸ سفیان بیان کرتے ہیں کہ زہری نے کہا: ”ہم علمی مضامین لکھنا برا سمجھتے تھے حتیٰ کہ ہمیں اس کے لکھنے پر حکمرانوں نے مجبور کیا۔ تو ہم نے اس بات کو برا جانا کہ کسی کو لکھنے سے منع

کریں۔“

419- أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ.....

حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ كَلَّمُوا مُحَمَّدًا فِي رَجُلٍ يَعْنِي يُحَدِّثُهُ فَقَالَ لَوْ كَانَ رَجُلًا مِنَ الزُّنُجِ لَكَانَ عِنْدِي وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي هَذَا سَوَاءً. ❹ ابن عون کہتے ہیں: لوگوں نے محمد سے ایک شخص کے متعلق بات کی یعنی وہ اس سے حدیث نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا: ”اگر وہ حبشیوں میں سے ہوتا تو اس بارے میں میرے نزدیک وہ اور عبد اللہ بن محمد برابر ہوتے۔“

❶ ”احسن“ اخرجہ اللالكائي في شرح اصول اعتقاد اهل السنة: 229 ❷ ”صحيح“ اخرجہ ابو نعیم في الحلیة 16/4۔

❸ ”صحيح“ اخرجہ ابن عبد البر في جامع بيان العلم 1096 وعبدالرزاق 258/11، (20486)

❹ ”صحيح“ دارمی بیان کرنے میں اکیلے ہیں۔

420- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ.....

عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الصَّلْتِ بْنِ رَاشِدٍ سَأَلَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ طَاوُسًا عَنْ مَسْأَلَةٍ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقِيلَ لَهُ هَذَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ذَلِكَ أَهْوَنُ لَهُ عَلَى. ❶

حماد بن زیاد بیان کرتے ہیں کہ صلت بن راشد نے کہا: کہ مسلم بن قتیبہ نے طاؤس سے کوئی مسئلہ پوچھا تو انہوں نے اس کا جواب نہ دیا، ان سے کہا گیا: ”یہ سلم بن قتیبہ ہے۔“ انہوں نے کہا: ”یہ اس کے لئے مجھ پر زیادہ آسان ہے۔“

فوائد:..... طاؤس رضی اللہ عنہ نے علم میں برابری کرتے ہوئے اس کی خصوصی شان کے سبب اسے خاص اہمیت نہ دی بلکہ واضح کر دیا کہ اس کا سائل ہونا، طالب علم ہونا اس کو میرے سامنے مطیع کرتا ہے میرے نزدیک یہ دوسروں کے برابر ہی ہے۔

[37].....بَابُ فِي تَوْقِيرِ الْعُلَمَاءِ

علماء کی عزت کرنا

421- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ بَقِيَّةَ قَالَ.....

حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ مَا خِفْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ مَخَافَةَ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ. ❷

حبیب بن صالح کہتے ہیں کہ میں لوگوں میں سے کسی سے اتنا نہیں ڈرتا تھا جتنا خالد بن معدان سے ڈرتا تھا۔

فوائد:..... ان کا یہ خوف ان کی ذات سے نہیں بلکہ عملی وجاہت سے تھا کہ یہ ان کے علمی جلال سے مرعوب تھے۔

422- أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ.....

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ كُنَّا نَهَابُ إِبْرَاهِيمَ هَيْبَةَ الْأَمِيرِ. ❸

سفیان بیان کرتے ہیں کہ مغیرہ نے کہا: ”ہم ابراہیم سے حکمرانوں کی طرح ڈرتے تھے۔“

423- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ.....

❶ ”صحیح“ دارمی بیان کرنے میں اکیلے ہیں۔

❷ ”صحیح“ بقیہ مدلس ہے لیکن سماع کی صراحت موجود ہے۔

❸ ”صحیح“ الفسوی فی المعرفة 604/2۔ والخطیب 297

عَنْ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ
يَوْمًا بِحَدِيثٍ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَاسْتَعَدْتُه
فَقَالَ لِي مَا كُلُّ سَاعَةٍ أُحْلَبُ
فَأَشْرَبُ. ❶

ایوب سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”سعید بن جبیر نے
ایک دن کوئی حدیث بیان کی میں ان کی طرف کھڑا ہوا
تاکہ وہ اسے دوبارہ دہرائیں تو انہوں نے مجھے کہا: ”میں
ہر وقت دودھ نہیں دوہتا کہ پیتا رہوں۔“

فوائد: یعنی میں مسلسل دودھ پینے کی وجہ سے اتنا توانا نہیں ہوں کہ ہر وقت دہرا کر توانائی
خرج کرتا رہوں۔ یعنی دہرانے سے انکار کر دیا اور ایوب ان کے علمی دبدبے کی بنا پر اصرار نہ کر سکے۔
424۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ هَارُونَ هُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ وَيَحْيَى بْنُ ضُرَيْسٍ عَنْ عَمْرِو
بْنِ أَبِي قَيْسٍ.....

عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَرِهَ
الْحَدِيثَ فِي الطَّرِيقِ. ❷

عطاء بیان کرتے ہیں کہ ابو عبد الرحمن حدیث کو راستے میں
بیان کرنے کو برا سمجھتے تھے۔

425۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ ضُرَيْسٍ حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانٍ.....

عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَحَدَّثَ بِحَدِيثٍ فَقَالَ
لَهُ رَجُلٌ مَنْ حَدَّثَكَ هَذَا أَوْ مِمَّنْ
سَمِعْتَ هَذَا فَغَضِبَ وَمَنَعَنَا حَدِيثَهُ
حَتَّى قَامَ. ❸

حبیب بن ابوثابت بیان کرتے ہیں کہ ہم سعید بن جبیر
کے پاس تھے کہ انہوں نے کوئی حدیث بیان کی ان سے
کسی آدمی نے کہا: ”آپ کے پاس یہ حدیث کس نے
بیان کی یا آپ نے یہ حدیث کس سے سنی؟“ تو وہ ناراض
ہو گئے اور اس حدیث کو ہم سے روک لیا حتیٰ کہ وہ اٹھ

گئے۔

فوائد: اس میں پوچھنے کی کراہت نہیں پوچھنا سوال کرنا متعلم کا حق ہے لیکن ادب کو ملحوظ رکھنا
ضروری ہے۔ اس آدمی کی طرح درمیان میں بول پڑنا اور بے ادبی والے انداز سے مخاطب کرنا ناروا اور غلط
ہے۔ جو کہ سعید رحمہ اللہ کو ناگوار گزرا۔

426۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ عَنْ سُفْيَانَ.....

❶ ”صحیح“ اخرجه ابن ابی شیبہ 105/9 (6688) والخطیب فی الجامع: 974۔

❷ ”ضعیف“ اخرجه الخطیب فی الجامع: 395۔

❸ ”امساده جید“ ابوشان، سعید بن شان ہے۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ لَوْ رَفَقْتُ بِابْنِ عَبَّاسٍ لَأَصَبْتُ مِنْهُ عِلْمًا كَثِيرًا. ❶

زہری بیان کرتے ہیں کہ ابوسلمی نے کہا: ”اگر تم ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ رہتے۔ تو تم اس سے بہت زیادہ علم حاصل کرتے۔“

427- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ.....

عَنْ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ بِنْتِ خَالِدٍ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْرَمَ لِلْعِلْمِ مِنْ أَبِي. ❷

ام عبداللہ بنت خالد کہتی ہیں: ”کہ میں نے علم میں اپنے باپ سے زیادہ سخی کسی کو نہیں دیکھا۔“

فوائد: علمی سخاوت یہی ہے کہ بلا تکلف ہر سائل کو جواب دیا جائے اور احادیث بیان کی جائیں انہیں انکار نہ کیا جائے۔

[38].....بَابُ فِي الْحَدِيثِ عَنِ الثَّقَاتِ ثِقَةُ لُؤْكَوْنَ سَے حَدِيثِ نَقْلِ كَرْنِے كَابِيَانِ

428- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ.....

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ قُلْتُ لِبَطَاوُسٍ إِنَّ فُلَانًا حَدَّثَنِي بِكَذَا وَكَذَا؟ قَالَ إِنْ كَانَ صَاحِبُكَ مَلِيًّا فَخُذْ عَنْهُ. ❸

اوزاعی بیان کرتے ہیں کہ سلیمان بن موسیٰ نے کہا میں نے طاؤس سے کہا: ”فلاں آدمی نے مجھے اس طرح اور اس طرح حدیث بیان کی۔“ انہوں نے کہا: ”اگر تمہارا ساتھی معتبر ہے تو اس سے حدیث لے لو۔“

فوائد: اس سے سمجھ آتی ہے کہ معتبر، ثقہ راویوں سے روایت لینا جلیل محدثین کا وتیرہ تھا اور اس کو وہ ہر وقت پیش نظر رکھتے۔

429- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ لَا يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ إِلَّا الثَّقَاتُ. ❹

مسعر کہتے ہیں کہ سعد بن ابراہیم نے کہا: ”صرف معتبر لوگوں کو رسول اللہ ﷺ سے حدیث نقل کرنی چاہئے۔“

❶ ”صحيح اخرجہ الفسوی فی المعرفة 559/1 والخطيب فی الجامع: 385۔

❷ ”ضعيف“ اس میں بقیہ بن ولید کا معنی ہے۔ اخرجہ احمد فی الجامع فی العلل 317/1 (2409) والبخاری فی الكبير 176/3۔

❸ ”حسن“ اخرجہ العقيلي فی الضعفاء 12/1 وابوزرعه فی تاريخه: 601۔ والخطيب فی الكفاية ص: 132۔

❹ ”صحيح اخرجہ الخطيب فی الكفاية ص: 32۔ ومسلم فی مقدمه 15/1، والخطيب فی الجامع: 143۔

430- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ.....

عَنْ عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ كَانُوا لَا يَسْأَلُونَ عَنِ الْإِسْنَادِ ثُمَّ سَأَلُوا بَعْدَ لِيَعْرِفُوا مَنْ كَانَ صَاحِبَ سُنَّةٍ أَخَذُوا عَنْهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبَ سُنَّةٍ لَمْ يَأْخُذُوا عَنْهُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ مَا أَظُنُّهُ سَمِعَهُ مِنْ عَاصِمٍ ①

عامم بیان کرتے ہیں کہ ابن سیرین نے کہا: ”پہلے لوگ سندوں کے متعلق نہیں پوچھا کرتے تھے پھر پوچھنے لگے تاکہ جان لیں کہ کون شخص محدث تھا لوگوں نے اس سے حدیث حاصل کی اور کون محدث نہیں تھا کہ لوگوں نے اس سے حدیث حاصل نہ کی۔“ ابو محمد کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ روایت انہوں نے عامم سے نہیں سنی۔

فوائد: ابتداء میں یہی حالت تھی کہ سبھی حدیث سے لے لی جاتی اتنی جانچ پڑتال نہ کی جاتی لیکن فتنہ پیدا ہو جانے کے بعد محدثین نے کہنا شروع کر دیا۔ (سَمُّوا لَنَا رِجَالَكُمُ) اپنے راویوں کے نام لو۔ تاکہ کھرے کھوٹے کی تمیز ہو سکے۔

431- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ.....

عَنْ عَاصِمٍ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ مَا حَدَّثْتَنِي فَلَا تُحَدِّثْنِي عَنْ رَجُلَيْنِ فَلَيْتَهُمَا لَا يَبَالِيَانِ عَمَّنْ أَخَذَا حَدِيثَهُمَا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ لَا أَظُنُّهُ سَمِعَهُ ②

عامم کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین نے کہا: ”جو آپ مجھ سے بیان کریں جو احادیث کریں تو فلاں دو آدمیوں سے بیان نہ کرو کیونکہ وہ دونوں اس بات کی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ انہوں نے اپنی حدیثیں کس سے حاصل کیں۔“ ابو محمد کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ اس نے یہ حدیث نہیں سنی۔

432- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ.....

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُقَعَاءِ قَالَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا حَدَّثْتَنِي فَحَدِّثْنِي عَنْ أَبِي زُرْعَةَ فَإِنَّهُ حَدَّثَنِي بِحَدِيثٍ ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِسَنَةٍ فَمَا أَخْرَمَ مِنْهُ حَرْفًا ③

عمارہ بن قعقاع کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”جب تم میرے پاس حدیث نقل کرو تو ابو ذر ہی سے نقل کرو کیونکہ انہوں نے مجھے حدیث بیان کی پھر ان سے ایک برس کے بعد پوچھا تو انہوں نے اس سے ایک حرف بھی کم نہیں کیا۔“

① ”حسن“ أخرجه الخطيب في الكفاية ص: 122 - وابن نعيم في الحلية: 278/2.

② ”ضعيف“ محمد راوی ضعیف ہے۔

③ ”ضعيف“ محمد بن حمید ضعیف ہے۔ أخرجه الترمذی في العلل المملوq بجامعه 51/5.

فوائد: بہتر یہی ہے کہ روایت بالکل من وعن اسی طرح بیان کی جائے البتہ اگر کوئی لفظ تبدیل بھی ہو جائے یہ روایت کی صحت میں قاذح نہیں ایسی روایت میں کوئی حرج نہیں۔ بشرط کے معنی و مفہوم میں تبدیلی واقع نہ ہو۔ اور اس چیز کا خیال گہرا عالم ہی رکھ سکتا ہے۔

433- أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ.....

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ إِنَّ هَذَا
الْعِلْمَ دِينَ فَلْيَنْظُرِ الرَّجُلُ عَمَّنْ يَأْخُذُ
دِينَهُ. ①

ابن عون کہتے ہیں کہ محمد نے کہا: ”یہ علم دین ہے۔ ہر آدمی کو
دیکھنا چاہئے کہ وہ اپنا دین کس سے حاصل کرتا ہے۔“

434- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هُشَيْمٍ.....

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانُوا إِذَا
أَتَوْا الرَّجُلَ لِيَأْخُذُوا عَنْهُ نَظَرُوا إِلَى
صَلَاتِهِ وَإِلَى سَمْتِهِ وَإِلَى هَيْئَتِهِ. ②

مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”پہلے لوگ جب
دین حاصل کرنے کے لئے کسی آدمی کے پاس جاتے تھے
تو اس کی نماز اور اس کے طریقے کی حالت کو دیکھتے تھے۔
پھر اس سے دین حاصل کرتے تھے۔“

فوائد: اس میں محدثین کی احتیاط کی جھلک دیکھی جاسکتی ہے۔ کہ انہوں نے کس طرح جانچ

پھٹک کے بعد روایت کو جمع کیا ہے۔

435- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ.....

أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانُوا
إِذَا أَتَوْا الرَّجُلَ يَأْخُذُونَ عَنْهُ الْعِلْمَ
نَظَرُوا إِلَى صَلَاتِهِ وَإِلَى سَمْتِهِ وَإِلَى
هَيْئَتِهِ ثُمَّ يَأْخُذُونَ عَنْهُ. ③

مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”پہلے لوگ جب
دین حاصل کرنے کے لئے کسی کے پاس جاتے اس کی
نماز اور اس کے طریقے اور اس کی حالت کو دیکھتے پھر اس
سے دین حاصل کرتے۔“

436- أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَوْحٍ.....

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ نَحْوَ حَدِيثِ

ہشام نے حسن سے ابراہیم کی حدیث کی طرح نقل کیا

① ”صحیح“ (399) کے تحت تخریج گزر چکی ہے۔

② ”صحیح“ اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ 225/4 والخطیب فی الجامع: 136۔

③ ”صحیح“ اخرجہ ابن ابی حاتم فی الجرح والتعديل 16/2 والخطیب فی الکفایۃ ص: 157۔

ہے۔

إِبْرَاهِيمَ ①

437- أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ

أَبِيهِ.....

ربیع بیان کرتے ہیں کہ ابو عالیہ نے کہا: ”جب ہم کسی کے پاس علم حاصل کرنے کے لئے جاتے جب وہ نماز پڑھتا ہم دیکھتے تھے اگر وہ نماز کو اچھی طرح ادا کرتا تو ہم اس کے پاس بیٹھ جاتے اور ہم کہتے تھے کہ نماز کے علاوہ دوسرے کام بھی اچھی طرح کرے گا اور اگر وہ نماز کو بری طرح ادا کرتا تھا تو اس کے پاس سے اٹھ جاتے۔ کہ وہ نماز کے علاوہ اور کاموں کو بھی زیادہ بری طرح ادا کرتا ہو گا۔“ ابو معمر کہتے ہیں: ابراہیم بن اسماعیل کے الفاظ بھی اسی طرح ہیں۔

عَنِ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ كُنَّا نَأْتِي الرَّجُلَ لِنَأْخُذَ عَنْهُ فَنَنْظُرُ إِذَا صَلَّى فَإِنْ أَحْسَنَهَا جَلَسْنَا إِلَيْهِ وَقُلْنَا هُوَ لَغَيْرِهَا أَحْسَنُ وَإِنْ أَسَاءَهَا قُمْنَا عَنْهُ وَقُلْنَا هُوَ لَغَيْرِهَا أَسْوَأُ قَالَ أَبُو مَعْمَرٍ لَفْظُهُ نَحْنُ هَذَا. ②

فوائد: نماز اسلام کی پہلی اور اہم علامت ہے یہ حقیقت ہے کہ نماز میں عہدگی بندے کے ہر کام کو سنوار دیتی ہے اور اس میں سستی کا خمیازہ ہر کام میں خسارے کی صورت میں بھگتنا پڑتا ہے۔ اہل علم کا قول ہے کہ جو شخص اپنی نماز صحیح کر لیتا ہے رب تعالیٰ اس کی زندگی کے تمام معاملات صحیح کر دیتے ہیں۔

438- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ لَا أَدْرِي سَمِعْتُهُ مِنْهُ أَوْ لَا.....

ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِينٌ فَإَنْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ. ③

ابن عون بیان کرتے ہیں کہ محمد نے کہا: ”یہ دین کا علم ہے۔ تم دیکھو کہ اپنا دین کس سے حاصل کرتے ہو۔“

439- أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ.....

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ قُلْتُ لِبَطَاوُسٍ إِنَّ فَلَانًا حَدَّثَنِي بِكَذَا وَكَذَا؟

سلیمان بن موسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے بطاؤس سے کہا: ”فلاں آدمی نے مجھے فلاں اور فلاں حدیث بیان کی۔“

① ”صحیح“ سابق اثر دیکھیے۔

② ”حسن“ أخرجه أبو نعیم فی الحلیۃ 220/2۔

③ ”اثر صحیح“ (433,399) کے تحت گزر چکی ہے۔

قَالَ فَإِنْ كَانَ صَاحِبُكَ مَلِيًّا فَخُذْ عَنْهُ. ❶

انہوں نے کہا: اگر تیرا ساتھی اعتماد والا ہو تو اس سے حدیث لے لو۔

440۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَجَّيرٍ عَنْ طَاوُسٍ.....

قَالَ جَاءَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَعِدْ عَلَيَّ الْحَدِيثَ الْأَوَّلَ قَالَ لَهُ بُشَيْرٌ مَا أَذْرِي عَرَفْتُ حَدِيثِي كُلَّهُ وَأَنْكَرْتُ هَذَا أَوْ عَرَفْتُ هَذَا وَأَنْكَرْتُ حَدِيثِي كُلَّهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا كُنَّا نَحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ لَمْ يَكُنْ يُكْذِبُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَكِبَ النَّاسُ الصَّعْبَ وَالذَّلُولَ تَرَكْنَا الْحَدِيثَ عَنْهُ. ❷

پہلی حدیث مجھے سنائیے۔ بشیر نے ان سے کہا: ”میں نہیں جانتا کہ آپ نے میری تمام حدیثیں جان لیں اور اس حدیث کو نہیں جانا۔ یا اس حدیث کو جان لیا اور میری تمام حدیثوں کو نہیں جانا۔“ طاؤس کہتے ہیں: بشیر بن کعب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور انھیں حدیث بیان کرنے لگا، تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ”ہم رسول اللہ ﷺ سے حدیث نقل کیا کرتے تھے۔ جب آپ پر جھوٹ نہیں باندھا جاتا تھا۔ جب لوگوں نے برے بھلے کاموں کو اختیار کیا تو ہم نے آپ سے حدیث نقل کرنا چھوڑ دی۔“

فوائد:..... اس سے پتہ چلتا ہے کہ جھوٹ کا فتنہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے دور میں ہی شروع ہو گیا تھا۔ چنانچہ

انہوں نے اس کے بعد احتیاط کرتے ہوئے احادیث چنیدہ لوگوں کو اور کم کم بیان کرنا شروع کر دیں۔

441۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نَحْفَظُ الْحَدِيثَ وَالْحَدِيثُ يُحْفَظُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى رَكِبْتُمُ الصَّعْبَ وَالذَّلُولَ. ❸

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ”ہم حدیث یاد رکھتے تھے اور حدیث رسول اللہ ﷺ سے یاد رکھی جاتی تھی۔ حتیٰ کہ تم سخت اور نرم سواریاں استعمال کرنے لگے۔ (یعنی تمام صحیح ضعیف رطب و یابس جمع کرنے لگے۔)“

❶ ”حسن“ (428) کے تحت تخریج گزر چکی ہے۔

❷ ”اسنادہ قوی، واخرجه مسلم فی مقدمه 12-13 وابن عدی فی الکامل 61/1-62۔

❸ ”صحیح اخرجہ مسلم فی المقدمه 13/1 وابن عدی فی الکامل 62/1۔

442- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ لَيْثٍ

عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
يُوشِكُ أَنْ يَظْهَرَ شَيَاطِينُ قَدْ أُوتِقَهَا
سُلَيْمَانُ يَفْقَهُونَ النَّاسَ فِي الدِّينِ. ❶
طاوُس بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا:
”قرب ہے کہ وہ شیطان ظاہر ہوں گے جن کو سلیمان نے
باندھ رکھا تھا۔ وہ لوگوں کو دین کی باتیں سمجھائیں گے۔“

443- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ

عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ انْظُرُوا
عَمَّنْ تَأْخُذُونَ هَذَا الْحَدِيثَ فَإِنَّهُ
دِينُكُمْ. ❷
ہشام بیان کرتے ہیں کہ محمد نے کہا: ”دیکھو تم حدیث کس
سے حاصل کرتے ہو کیونکہ یہ تمہارا دین ہے۔“

فوائد: حدیث چونکہ دین ہے لہذا اس کو لینے میں حد درجہ احتیاط لازم ہے حتیٰ کہ امام زہری رحمہ اللہ

نے یہاں تک کہا کہ سند دین کا لازمی جزو ہے یہ نہ ہو تو جو شخص جو چاہے کہے۔

[39]..... بَابُ مَا يُتَّقَى مِنْ تَفْسِيرِ حَدِيثِ النَّبِيِّ وَقَوْلٍ غَيْرِهِ عِنْدَ قَوْلِهِ ﷺ

نبی ﷺ کی حدیث کی تفسیر کرنے سے اور آپ ﷺ کے قول

کے وقت کسی دوسرے کے قول سے پرہیز کرنا

444- أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لِيُتَّقَى مِنْ
تَفْسِيرِ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَمَا
يُتَّقَى مِنْ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ. ❸
معتمر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ
ﷺ کی حدیث کی تفسیر کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔
جس طرح قرآن کی تفسیر سے پرہیز کیا جاتا ہے۔

فوائد: تفسیر کہتے ہیں ایسے اصول کا علم جس کے ذریعے اللہ کے کلام کا مطلب بندہ اپنی

استطاعت کے مطابق معلوم کرے۔ شرعی طور پر یہ بالکل جائز و روا ہے۔ بہر حال معمر رحمہ اللہ کے باپ کے قول
سے مراد ایسی تفسیر ہے جو بندہ کامل علم حاصل کیے بغیر معنی و مفہوم پر مکمل دسترس کے بغیر اپنی رائے سے قرآن
یا حدیث کا مفہوم متعین کرنا شروع کر دے یہ ممنوع و ناروا ہے۔

❶ ”ضعیف“ لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے۔ أخرجه ابن عدي في الكامل 59/1- والسيوطي في اللآلي المصنوعة 250/1-

❷ ”صحیح“ داری بیان کرنے میں اکیلے ہیں۔

❸ ”صحیح“ داری بیان کرنے میں اکیلے ہیں۔

445- أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ.....

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَا تَخَافُونَ أَنْ تُعَذَّبُوا أَوْ يُخَسَفَ بِكُمْ أَنْ تَقُولُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ فَلَانٌ ❶

معتمر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ”تم جو کہتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے فرمایا اور فلاں آدمی نے کہا تو کیا تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ تم پر عذاب کیا جائے یا تم زمین میں دھنسا دیئے جاؤ۔“

فوائد: آپ ﷺ کے قول کے مقابلے میں دوسرے کے قول کا ذکر شدید وعید کا سبب ہے سو اس سے احتراز کرنا چاہیے۔

446- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى.....

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ۞ إِنَّهُ لَا رَأْيَ لِأَحَدٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَإِنَّمَا رَأْيُ الْأَئِمَّةِ فِيمَا لَمْ يَنْزَلْ فِيهِ كِتَابٌ وَلَمْ تَمْضِ بِهِ سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا رَأْيَ لِأَحَدٍ فِي سُنَّةِ سَنَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ❷

اوزاعی کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے لکھا تھا کہ: ”قرآن میں کسی کی رائے نہیں، صرف اماموں کی اس مسئلے میں رائے ہے جس کے بارے میں نہ قرآن نازل ہوا ہو اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث گزری ہو۔ اور جس طریقہ کو رسول اللہ ﷺ نے مقرر کیا ہو اس میں کسی کی رائے نہیں ہو سکتی۔“

فوائد: عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے قول سے واضح ہو جاتا ہے کہ ائمہ حدیث ہی تفسیر کرنے کے صحیح حقدار ہیں عامی کو یہ لائق نہیں۔ اور تفسیر بالحدیث فہم قرآن کا اصل ذریعہ ہے۔

447- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ.....

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَعْكَ بَعْدَ نَبِيِّكُمْ نَبِيًّا وَلَمْ يُنْزَلْ بَعْدَ هَذَا الْكِتَابِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْهِ

معتمر بن سلیمان بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر نے کہا: ”عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا تو فرمایا: ”اے لوگو! اللہ تمہارے نبی کے بعد کوئی نبی نہیں بھیجے گا اور جو اس نے اپنے نبی پر کتاب نازل کی ہے اس کے بعد کوئی کتاب بھی نازل نہیں کرے گا جو اللہ نے اپنے نبی کی زبان پر

❶ ”صحیح“ أخرجه الخطيب في الفقيه - 380, 379، وابن عبد البر في (جامع بيان العلم) (2095, 2097, 2099)

❷ صحیح، أخرجه ابن بطه في الإبانة (100) والأحرلى (ص: 59)

حلال کر دیا ہے وہ قیامت تک حلال رہے گا اور جو اس نے اپنے نبی کی زبان پر حرام کر دیا ہے وہ قیامت تک حرام رہے گا خبردار! میں قاضی نہیں ہوں لیکن میں احکام جاری کرنے والا ہوں اور میں بدعت نکالنے والا نہیں ہوں بلکہ میں سنت کی فرمانبرداری کرنے والا ہوں۔ اور اس بات کے سوا کہ مجھ پر تم سے زیادہ بوجھ ہے میں تم سے بہتر نہیں ہوں۔ خبردار! یقیناً اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کسی کے حق میں یہ جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے اُس کی فرمانبرداری کی جائے۔ خبردار! میں نے تم کو سنا دیا۔“

كِتَابًا فَمَا أَحَلَّ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ فَهُوَ حَلَالٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَا حَرَّمَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ فَهُوَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَإِنِّي لَسْتُ بِقَاصٍ وَلَكِنِّي مُنْفِدٌ وَلَسْتُ بِمُبْتَدِعٍ وَلَكِنِّي مُتَّبِعٌ وَلَسْتُ بِخَيْرٍ مِنْكُمْ غَيْرَ أَنِّي أَثْقَلُكُمْ حِمْلًا إِلَّا وَإِنَّهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ أَنْ يُطَاعَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ إِلَّا هَلْ أَسْمَعُ. ①

448- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ.....

ہشام بن حجیر بیان کرتے ہیں کہ طاؤس عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے تو ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”تم ان کو چھوڑ دو۔“ طاؤس نے کہا: ”منع تو صرف اس بات سے کیا گیا ہے کہ انہیں نوافل کے جواز کا ذریعہ اور سبب بنالیا جائے۔“ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، میں نہیں جانتا اس کے پڑھنے سے تمہیں عذاب دیا جائے گا یا ثواب دیا جائے گا۔ کیونکہ اللہ فرماتا ہے: ”جب اللہ اور اس کا رسول ﷺ کوئی بات مقرر کر دیں تو کسی مسلمان مرد و عورت کے لائق نہیں کہ ان کو اپنے کام سے کچھ اختیار ہو اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو واضح گمراہ ہو گیا۔“ (احزاب: ۳۷) سفیان کہتے ہیں؟ ”سلما کا یہ معنی ہے کہ عصر کے بعد رات تک نماز پڑھی جائے۔“

عَنْ هِشَامِ بْنِ حَجِيرٍ قَالَ كَانَ طَاوُسٌ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اتْرُكْهُمَا قَالَ إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا أَنْ تُتَّخَذَ سُلْمًا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَإِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَا أَدْرِي أَعَذَّبَ عَلَيْهَا أَمْ تُوْجَرُ لِأَنَّ اللَّهَ يَقُولُ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ قَالَ سُفْيَانُ تَتَّخَذَ سُلْمًا يَقُولُ يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ. ②

① صحیح، أخرجه ابن سعد فی الطبقات: 250/5-251

② صحیح، أخرجه البيهقي، كتاب الصلاة، باب جماع ابواب الساعات التي نكرو فيها صلاة التطوع: 453/2، والخطيب فی الفقیة والمتفقہ (386)

فوائد: آپ ﷺ نے عصر کے بعد نماز سے منع کیا ہے جب کہ خود آپ ﷺ نے پڑھی بھی ہیں لہذا علماء کا اس میں اختلاف ہے۔ لہذا آپ ﷺ کے فرمان کی بنا پر ابن عباس علیہ السلام طاؤس کو منع فرماتے ہیں جب کہ وہ جواب میں اس کی تفسیر کرتے ہوئے اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں کہ اسے سیڑھی نہ بنایا جائے یہ ممنوع ہے تو ابن عباس علیہ السلام ان کو اس تفسیر سے نہیں روکتے جو کہ اس کے جواز پر دال۔ نیز سابقہ (446) حدیث میں عمر رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے۔ کہ تفسیر امام کر سکتا ہے عامی کو یہ حق حاصل نہیں۔ کیونکہ عامی علوم وفنون کا ماہر نہیں۔

449۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُجَالِيدٍ عَنْ عَامِرٍ.....

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِنُسخَةٍ مِنَ التَّوْرَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ نُسخَةٌ مِنَ التَّوْرَةِ فَسَكَّتْ فَجَعَلَ يَقْرَأُ وَوَجْهُهُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَتَغَيَّرُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ ثَكَلْتُكَ الشَّوَاكِلُ مَا تَرَى مَا بَوَّجَهُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَنَظَرَ عُمَرُ إِلَى وَجْهِهِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ ﷺ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ بَدَا لَكُمْ مُوسَى فَاتَّبَعْتُمُوهُ وَتَرَكْتُمُونِي لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ وَلَوْ كَانَ حَيًّا وَأَذْرَكَ نُبُوتِي لَا تَتَّبَعْنِي. ①

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تورات کا ایک نسخہ لے کر گئے۔ عرض کی! ”اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ تورات کا نسخہ ہے۔“ آپ ﷺ خاموش رہے اور عمر رضی اللہ عنہ اسے پڑھنے لگے تو رسول اللہ ﷺ کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ تو ابو بکر نے کہا: ”تجھے گم پانے والیاں گم پائیں کیا تو رسول اللہ ﷺ کے چہرے کی حالت نہیں دیکھتا؟“ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے کی طرف دیکھا اور کہا: ”میں اللہ کے غصے سے اور اس کے رسول کے غصے سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ ہم اللہ کو رب اور اسلام کو دین اور محمد ﷺ کو نبی بنانے پر راضی ہو گئے۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ اگر موسیٰ علیہ السلام تم پر ظاہر ہو جائیں تم ان کی پیروی کرنے لگو اور مجھے چھوڑ دو، تو اس طرح یقیناً تم سیدھے راستہ سے بہک جاؤ اگر وہ زندہ ہوتے اور میری نبوت کو پا لیتے تو یقیناً میری پیروی کرتے۔“

فوائد: اس حدیث سے محل استدلال یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میرے بلمقابل موسیٰ علیہ السلام کی بات بھی مانی جائے تو یہ بھی گمراہی کا سبب ہے۔ تو عام آدمی یا کسی امام کی کیا حیثیت ہو سکتی ہے۔ (اللہ سمجھنے کی توفیق دے)

450۔ حَدَّثَنَا قَيْصَةُ.....

أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي رَبَاحٍ شَيْخٍ مِنْ آلِ عُمَرَ قَالَ رَأَى سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ رَجُلًا يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ الرَّكْعَتَيْنِ يُكْثِرُ فَقَالَ لَهُ فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَيْعَذِبُنِي اللَّهُ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا وَلَكِنْ يُعَذِّبُكَ اللَّهُ بِخِلَافِ السُّنَّةِ. ❶

سفیان بیان کرتے ہیں کہ ابو رباح جو عمر کے خاندان کے ایک شیخ میں ہیں وہ کہتے ہیں کہ سعید بن مسیب نے ایک شخص کو دیکھا جو عصر کے بعد دو رکعت نماز اکثر پڑھا کرتا تھا۔ انھوں نے اس کو روکا تو وہ کہنے لگا: ”اے ابو محمد! کیا اللہ مجھے نماز پڑھنے کی بنا پر عذاب کرے؟“ انھوں نے کہا: ”نہیں۔“ لیکن سنت کے خلاف عمل کرنے پر تجھے عذاب دے گا۔“

فوائد: عصر کے بعد سنتوں کا خلاف سنت ہونا محل نظر ہے کیونکہ بعض علماء نے آپ ﷺ کے فعل کو حجت بناتے ہوئے انہیں صحیح قرار دیا ہے۔ البتہ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق خلاف سنت کام واقعی موجب ہلاکت ہے۔

[40]..... بَابُ تَعْجِيلِ عُقُوبَةٍ مَنْ بَلَغَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثٌ فَلَمْ يُعْظِمْهُ وَلَمْ يُوقِرْهُ.

اس شخص پر جلدی عذاب نازل ہونا جس کے پاس نبی ﷺ کی حدیث پہنچے اور وہ اس کی تعظیم اور توقیر نہ کرے

451۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ عَجَلَانَ عَنِ الْعَجَلَانَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخَّرُ فِي بُرْدَيْنِ خَسَفَ اللَّهُ بِهِ الْأَرْضَ فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَقَالَ لَهُ فَتَى قَدْ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ایک آدمی جوڑا پہنے ہوئے تکبر کے ساتھ چل رہا تھا اللہ نے اسے زمین میں دھنسا دیا۔ اور وہ قیامت تک اس میں دھنستا چلا جائے گا۔“ ایک نوجوان

نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! سے کہا جس کا انہوں نام لیا تھا وہ جوڑا پہنے ہوئے تھا کہ ”اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! کیا اسی طرح وہ نوجوان چلتا تھا جو زمین میں دھنسیا گیا۔“ پھر اس نے اپنا ہاتھ مارا اور اس طرح پھسلا کہ قریب تھا وہ مرجاتا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نتھنوں اور منہ کے متعلق کہا کہ ہم تیری طرف سے مذاق کرنے والوں کو کافی ہیں۔“

فوائد: اس شخص کا پھسلنا یہ یقیناً اللہ کی جانب سے تنبیہ تھی کہ اللہ نے اسے فوری مذاق کے

جواب ذلت و خسارے سے دوچار کر دیا۔

452۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ هُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ

خراش بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے ایک نوجوان کو مسجد میں کنکری پھینکتے ہوئے دیکھا تو اس سے ایک شیخ نے کہا: ”کنکری نہ پھینک کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ کنکری پھینکنے سے منع کرتے تھے تو وہ لڑکا نہ سمجھا اور خیال کیا کہ بزرگ نہیں سمجھ پائیں گے، اس لیے وہ پھر بھی کنکری پھینکنے لگا تو اس بزرگ نے اسے کہا میں تجھے حدیث بیان کر رہا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ انھوں نے کنکری پھینکنے سے منع کیا ہے اور تو یہ بھی کنکریاں پھینک رہا ہے۔ اللہ کی قسم! بیماری کی حالت میں، میں تیری بیمار پرسی نہیں کروں گا اور نہ میں تجھ سے بھی بات کروں گا۔“ تو میں نے اپنے ساتھی سے کہا: ”جس کا نام

عَنْ خِرَاشِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَتًى يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ شَيْخٌ لَا تَخْذِفْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ فَقَالَ الْفَتَى وَظَنَّ أَنَّ الشَّيْخَ لَا يَقْظُنُ لَهُ فَخَذَفَ فَقَالَ لَهُ الشَّيْخُ أُحَدِّثُكَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ الْخَذْفِ ثُمَّ تَخَذَفَ وَاللَّهِ لَا أَشْهَدُ لَكَ جَنَازَةً وَلَا أَعُوذُكَ فِي مَرَضٍ وَلَا أَكَلِمَتِكَ أَبَدًا فَقُلْتُ لِصَاحِبِ لِي يُقَالَ لَهُ مُهَاجِرٌ انْطَلِقْ إِلَى خِرَاشٍ فَاسْأَلْهُ فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ عَنْهُ فَحَدَّثَهُ ①

① متفق علیہ، أخرجه البخاری، کتاب الذبائح، باب الخذف والبنقة (5479) ومسلم، کتاب الصيد والذبائح، باب اباحة ما يستعان به على الاصطياد وكرهية الخذف (5033)

② متفق علیہ، أخرجه البخاری، کتاب التفسیر، باب (اذیایعونک تحت الشجرة) (4741) ومسلم، کتاب الصيد والذبائح، باب اباحة ما يستعان به على الاصطياد والعدو وكرهية الخذف (5025)

مہاجر ہے کہ خراش کے پاس چلو اور اس سے پوچھو۔“ تو اس نے ان کے پاس جا کر وہ حدیث پوچھی تو انہوں نے بیان کی۔

فوائد:..... معلوم ہوا کسی دینی وجہ کی بنا پر تین دن سے زیادہ قطع تعلقی کرنا جائز ہے البتہ کوئی ذاتی وجہ ہو تو تین دن سے زیادہ قطع تعلقی ناجائز ہے۔ نیز کسی شریر کی شرارتوں سے بچنے کے لیے اس سے اعراض کرنا بالکل درست ہے۔

453۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهَا لَا تَصْطَادُ صَيْدًا وَلَا تَنْكَأُ عَدُوًّا وَلَكِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ فَرَفَعَ رَجُلٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعِيدٍ قَرَابَةً شَيْنًا مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ هَذِهِ وَمَا تَكُونُ هَذِهِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَلَا أُرَانِي أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ تَهَاوَنُ بِهِ لَا أَكَلِمَتِكَ أَبَدًا. ❶

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کنکری پھینکنے سے منع کیا اور فرمایا: ”بے شک یہ کنکری پھینکنا نہ شکار کرتا ہے اور نہ دشمن کو زخمی کر کے مارتا ہے، مگر دانت توڑتا ہے اور آنکھ پھوڑتا ہے۔“ تو ایک شخص جو سعید کا رشتہ دار تھا اس نے زمین سے ایک چیز اٹھائی اور کہا: ”یہ کیا ہے؟“ تو سعید نے کہا: ”کیا میں تجھے نہیں دیکھ رہا کہ میں نے تو تجھ سے رسول اللہ کی حدیث بیان کی اور تم اس کو معمولی کام قرار دے رہے ہو میں تم سے کبھی کلام نہیں کروں گا۔“

فوائد:..... ”خذف“ کہتے ہیں انگلیوں سے پھینکنا، یعنی سبابہ انگلی اور انگوٹھے کی مدد سے۔ اس سے منع کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اس کی وجہ بھی بیان کی گئی ہے۔

454۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا كَثْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ رَأَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُغْفَلٍ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ يَخْذِفُ فَقَالَ لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْخَذْفِ وَكَانَ يَكْرَهُهُ وَإِنَّهُ

ابن بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مغفل نے اپنے ساتھیوں میں سے کسی آدمی کو کنکری پھینکتے ہوئے دیکھا انہوں نے کہا: ”کنکری نہ پھینکو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے کنکری پھینکنے سے منع کرتے تھے۔ یا اس کو برا سمجھتے تھے۔“

اور نہ تو اس سے دشمن مرتا ہے اور نہ اس سے شکار ہوتا ہے لیکن وہ کبھی آنکھ پھوڑتا ہے اور دانت توڑتا ہے۔“ پھر انہوں نے کہا: ”کیا میں نے تجھے بتایا نہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس سے منع کرتے تھے۔ پھر میں تجھے کنکری پھینکتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اللہ کی قسم! میں تجھ سے کبھی کلام نہیں کروں گا۔“

لَا يُنْكَأُ بِهِ عَدُوٌّ وَلَا يُصَادُ بِهِ صَيْدٌ وَلَكِنَّهُ قَدْ يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ ثُمَّ رَأَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ أَلَمْ أُخْبِرْكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْهَى عَنْهُ ثُمَّ أَرَاكَ تَخْذِفُ وَاللَّهِ لَا أَكَلِمَكَ أَبَدًا. ①

455- أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بِشِيرٍ.....

قنادہ بیان کرتے ہیں کہ ابن سیرین نے کسی آدمی کے پاس نبی ﷺ کی کوئی حدیث بیان کی تو اس آدمی نے کہا: ”فلاں ایسے اور ایسے کہتا ہے۔“ ابن سیرین نے کہا: ”میں تیرے پاس نبی ﷺ کی حدیث بیان کر رہا ہوں اور تو کہتا ہے کہ فلاں اور فلاں نے اس طرح اور اس طرح کہا۔ میں تجھ سے کبھی بھی بات نہیں کروں گا۔“

عَنْ قَنَادَةَ قَالَ حَدَّثَ ابْنُ سِيرِينَ رَجُلًا بِحَدِيثٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ أَنْ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ أُحَدِّثُكَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ وَتَقُولُ قَالَ فَلَانٌ لَا أَكَلِمَكَ أَبَدًا. ②

فوائد:..... سلف صالحین، محدثین کرام کا یہ وتیرہ تھا کہ وہ آپ ﷺ کے مقابلے میں کسی قول کو ترجیح کو درکنار سننا بھی گوارا نہیں کرتے تھے۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی ایسا واقعہ ثابت ہے جو کہ اگلی حدیث میں آ رہا ہے۔

456- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ.....

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم سے کسی کی بیوی مسجد میں جانے کی اجازت چاہے تو وہ اسے منع نہ کرے۔“ تو عبد اللہ کے فلاں بیٹے نے کہا: ”اللہ کی قسم ہم تو انہیں اس وقت منع کریں گے۔“

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَأْذَنْتُ أَحَدَكُمْ امْرَأَتَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعُهَا فَقَالَ فَلَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِذَا وَاللَّهِ أَمْنَعُهَا فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ

① متفق عليه، أخرجه البخاري، كتاب الذبائح والصيد، باب الخذف والبنقة (5479) ومسلم، كتاب الصيد والذبائح، باب اباحة ما يستعان به..... (1954)

② حسن، أخرجه ابو داود، كتاب الصلاة، باب ماجاء في خروج النساء إلى المساجد (567)

ابن عمر رضی اللہ عنہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے ایسی گالی دی کہ میں نے ان کو اس سے پہلے کسی کو ایسی گالی دیتے ہوئے نہیں دیکھا پھر کہا: ”میں تم سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تم کہتے ہو کہ اللہ کی قسم! ہم انہیں منع کریں گے۔“

ابْنُ عُمَرَ فَشْتَمَهُ شَتِيمَةً لَمْ أَرَهُ يَشْتِمُهَا أَحَدًا قَبْلَهُ قَطُّ ثُمَّ قَالَ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَقُولُ إِذَا وَاللَّهِ أَمْنَعُهَا. ❶

457- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ مَعْرُوفٍ

ابو مخارق کہتے ہیں کہ عبادہ بن صامت نے ذکر کیا کہ نبی ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ: ”ایک درہم کے بدلہ میں دو درہم دیئے جائیں گے۔“ تو فلاں نے کہا: ”میرا خیال ہے دست بدست ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔“ تو عبادہ نے کہا: ”میں کہتا ہوں کہ نبی ﷺ نے فرمایا اور تم کہتے ہو کہ میرا خیال ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔ اللہ کی قسم! میں اور تو ایک چھت کے سائے میں کبھی نہیں رہیں گے۔“

عَنْ أَبِي الْمُخَارِقِ قَالَ ذَكَرَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ فَقَالَ فَلَانُ مَا أَرَى بِهَذَا بَأْسًا يَدَا بِيَدٍ فَقَالَ عُبَادَةُ أَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَتَقُولُ لَا أَرَى بِهِ بَأْسًا وَاللَّهِ لَا يُظِلُّنِي وَإِيَّاكَ سَقْفٌ أَبَدًا. ❷

458- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ زَمْعَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”رات کے وقت عورتوں کے پاس نہ جاؤ۔“ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ رات کو سفر سے لوٹ کر آئے اور دو آدمی اپنے گھر والوں کے پاس گئے تو ان دونوں نے اپنی عورت کے پاس ایک آدمی کو پایا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَطْرُقُوا النِّسَاءَ لَيْلًا. قَالَ وَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَافِلًا فَانْسَاقَ رَجُلَانِ إِلَى أَهْلِيهِمَا فَكِلَاهُمَا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا. ❸

❶ متفق عليه، أخرجه البخاري، كتاب الأذان، باب، خروج النساء إلى المساجد بليل (865) ومسلم، كتاب الصلاة

باب، خروج النساء إلى المساجد إذا لم يترتب عليه فتنة (422)

❷ اسنادہ ضعیف لکن یتقوی بشواہدہ

❸ صحیح أخرجه البزار في كشف الاستار 2/186-187 (1487) والطبرانی في الكبير 11/245 (11626)

فوائد: اس حدیث میں اشارہ ہے کہ ان کو حدیث کے انکار کی بنا پر اس قبیح حالت سے دوچار

ہونا پڑا۔

459۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْأَسْلَمِيِّ.....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ نَزَلَ الْمُعْرَسَ ثُمَّ قَالَ لَا تَطْرُقُوا النِّسَاءَ لَيْلًا فَخَرَجَ رَجُلَانِ مِنْ سَمْعِ مَقَالَتِهِ فَطَرَقَا أَهْلِيهِمَا فَوَجَدَا كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا. ❶

سعيد بن مسیب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے آتے تو ”معرس“ مقام (پڑاؤ کی جگہ) پر اترتے تو دو آدمی ان لوگوں میں سے جنہوں نے آپ کی اس بات کو سنا تھا وہ باہر نکلے اور رات ہی کو اپنی عورتوں کے پاس گئے۔ تو انہوں نے اپنی بیویوں کے پاس ایک ایک آدمی کو پایا۔

460۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ.....

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَلَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يُودِعُهُ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ فَقَالَ لَهُ لَا تَبْرَحْ حَتَّى تُصَلِّيَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَخْرُجُ بَعْدَ النِّدَاءِ مِنَ الْمَسْجِدِ إِلَّا مُنَافِقٌ إِلَّا رَجُلٌ أَخْرَجَتْهُ حَاجَتُهُ وَهُوَ يُرِيدُ الرَّجْعَةَ إِلَى الْمَسْجِدِ. فَقَالَ إِنَّ أَصْحَابِي بِالْحَرَّةِ قَالَ فَخَرَجَ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ سَعِيدٌ يُؤَلِّعُ بِذِكْرِهِ حَتَّى أُخْبِرَ أَنَّهُ وَقَعَ مِنْ رَأْسِهِ فَانْكَسَرَتْ فَخِذُهُ. ❷

عبدالرحمن بن حرملة بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی سعید بن مسیب کے پاس حج یا عمرہ کے لئے رخصت ہونے کے لئے آیا تو انہوں نے اس سے کہا: ”نماز پڑھنے تک ٹھہر جاؤ۔“ کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اذان کے بعد مسجد سے صرف منافق ہی باہر جاتا ہے اس شخص کے علاوہ جو کسی ضرورت کی وجہ سے باہر گیا ہو اور مسجد کی طرف لوٹنے کا ارادہ رکھتا ہو۔“ تو اس آدمی نے کہا: ”میرے ساتھی ”حرہ“ جگہ پر ہیں۔“ عبدالرحمن کہتے ہیں: ”وہ باہر چلا گیا۔“ عبدالرحمن کہتے ہیں: ”سعید بن مسیب کو اس کا انجام سہنے اور اس دلیری کی سزا معلوم کرنے کا شوق رہا، حتیٰ کہ ان کو خبر دی گئی کہ وہ اپنی سواری سے گر پڑا اور اس کی ران کی ہڈی ٹوٹ گئی۔“

❶ مرسل سندہ حسن، أخرجه الخرائط في مساوئ الأخلاق (846)

❷ حسن، أخرجه البيهقي 3/57-56 وعبد البراق (1945)

فوائد: معلوم ہوا اسلام کے احکامات پر عمل کرتے کوئی دیر ہو بھی جائے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ بندہ کسی مصیبت سے دوچار ہو کر ہمیشہ کے لیے لیٹ ہو جائے۔

[41]..... بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُمَلَّ النَّاسَ

جو شخص اس بات کو برا جانتا ہو کہ اس کی باتوں کی وجہ سے لوگ پریشان ہو جائیں

461۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ
عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَا
تَمَلُّوا النَّاسَ. ❶
ابو احوص بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ نے کہا: ”تم لوگوں کو
پریشان نہ کیا کرو۔“

فوائد: تبلیغ ہو یا کوئی دوسرا معاملہ لوگوں کے احساسات و جذبات کا خیال رکھنا ضروری ہے تاکہ جب تک وہ دلچسپی کا مظاہرہ کریں ان سے بات کی جائے یہ نہ ہو کہ انہیں اکتاہٹ ہی میں مبتلا کر دیا جائے۔ کہ پھر وہ بات سننے سے ہی جائیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نصیحت کرنے میں ہمارا خیال رکھا کرتے تھے۔ (بخاری) آپ ﷺ روزانہ نصیحت سے بھی احتراز کرتے کہ لوگ اکتانہ جائیں بلکہ شوق برقرار رہے۔

462۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ عَنْ كُرْدُوسٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّ لِلْقُلُوبِ نَشَاطًا
وَإِقْبَالًا وَإِنْ لَهَا تَوَلِيَّةٌ وَإِذْبَارًا فَحَدِّثُوا
النَّاسَ مَا أَقْبَلُوا عَلَيْكُمْ. ❷
عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”کبھی دلوں کو
خوشی اور توجہ ہوتی ہے اور کبھی ان کو غفلت اور بے رغبتی ہوتا
ہے۔ جب تک لوگ تمہاری طرف متوجہ رہیں تو لوگوں سے
باتیں کرو۔“

463۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ قَالَ
سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ كَانَ يُقَالُ حَدَّثِ
الْقَوْمَ مَا أَقْبَلُوا عَلَيْكَ بَوُجُوهَهُمْ فَإِذَا
التَّفَتُوا فَأَعْلَمُ أَنَّ لَهُمْ حَاجَاتٍ. ❸
حسن کہتے تھے کہ: ”پہلے کہا جاتا تھا لوگوں سے باتیں کرو
جب تک وہ تمہاری طرف متوجہ رہیں اور جب وہ ادھر ادھر
دیکھنے لگیں تو جان لو کہ ان کی بھی ضروریات ہیں۔“

❶ صحیح، أخرجه ابو خيثمه في العلم (99) والخطيب في الجامع (1422)

❷ ضعيف، لیکن شواہد سے کچھ قوت پکڑ لیتی ہے، أخرجه ابو نعیم فی الحلیۃ 1/134، وابن ابی شیبہ 69/9

❸ حسن، أخرجه ابن ابی شیبہ 69/9 ومسلم، کتاب الزهد، باب التثبیت فی الحدیث (7435)

فوائد:..... سلف کا طریقہ باعث اطاعت ہے کہ مولانا صاحب خطاب کے دوراں لوگوں کی ضروریات کا خیال رکھتے ہوئے انہیں کام کی نصیحت کرے نہ کہ وہ آپ کا خطاب ختم نہ ہوتا دیکھ کر خود ہی اٹھنا شروع ہو جائیں۔

[42]..... بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ كِتَابَةَ الْحَدِيثِ
کتابت حدیث کا ناجائز سمجھنے والے شخص کا بیان

464- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَكْتُبُوا عَنِّي شَيْئًا إِلَّا الْقُرْآنَ فَمَنْ كَتَبَ عَنِّي شَيْئًا غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلْيُمَحِّهِ ❶
ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”قرآن کے علاوہ میری کوئی بات نہ لکھا کرو جو کوئی قرآن کے علاوہ میری کوئی بات لکھے تو وہ اسے مٹا دے گا۔“

فوائد:..... اس حکم کو ابتدائے اسلام پر محمول کریں گے کیونکہ آپ ﷺ کے دور میں کتابت حدیث ثابت ہے۔ متعدد احادیث اس پر دال ہیں مثلاً بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث وہ کہتے ہیں کہ میری ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث کی تعداد کے زیادہ ہونے کی وجہ میرا لکھنا تھا اور بخاری میں ہی صحیفے کا ذکر ہے جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بعض احکام کے متعلق تھا وغیرہ۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ کے دور میں بھی کتابت حدیث رواج تھا۔ البتہ مٹانے کا حکم ابتدا اسلام میں اس لیے ہو سکتا ہے کہ قرآن کی کتابت کے ساتھ حدیث مل نہ جائے۔ جب یہ خدشہ زائل ہوا تو یہ حکم بھی منسوخ ہو گیا اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے لکھنا شروع کر دیا۔ بلکہ آپ ﷺ نے خود بھی زکاۃ وغیرہ کے احکام لکھوائے۔

465- أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُمْ اسْتَأْذَنُوا النَّبِيَّ ﷺ فِي أَنْ يَكْتُبُوا عَنْهُ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُمْ ❷
ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے نبی ﷺ سے کوئی بات لکھنے کی اجازت مانگی تو آپ نے ان کو اجازت نہ دی۔

❶ صحیح، سابقہ تخریج ملاحظہ کیجئے۔

❷ صحیح، أخرجه الترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی کراهیة کتابة العلم (2667) وابن عبد البر فی جمع بیان العلم (335)

466- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ.....

عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ يَا شِبَاكُ
أُرِدُّ عَلَيْكَ يَعْنِي الْحَدِيثُ؟ مَا أُرِدْتُ
أَنْ يُرَدَّ عَلَيَّ حَدِيثٌ قَطُّ. ❶

ابن شبرمہ بیان کرتے کہ شعبی کہتے تھے: ”اے شباک! کیا میں تجھے وہ حدیث لوٹا دوں؟ حالانکہ میں نہیں چاہتا کہ کوئی مجھے دوبارہ حدیث لوٹائے۔“

467- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ.....

سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يَقُولُ حَدَّثَنَا
الزُّهْرِيُّ بِحَدِيثٍ فَلَقِيْتُهُ فِي بَعْضِ
الطَّرِيقِ فَأَخَذْتُ بِلِجَامِهِ فَقُلْتُ يَا أَبَا
بَكْرٍ أَعِدْ عَلَيَّ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثْتَنَا
بِهِ. قَالَ وَتَسْتَعِيدُ الْحَدِيثَ قَالَ قُلْتُ
وَمَا كُنْتَ تَسْتَعِيدُ الْحَدِيثَ؟ قَالَ لَا
قُلْتُ وَلَا تَكْتُبُ قَالَ لَا. ❷

مالک بن انس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ زہری ایک حدیث لائے اور میں ان سے ایک راستہ پر ملا اور ان کی سواری کی لگام پکڑ لی اور میں نے کہا: ”اے ابوبکر! جو حدیث آپ نے ہمیں بیان کی تھی اسے دوبارہ بیان کیجئے۔“ انہوں نے کہا: ”تم حدیث کو لوٹانا چاہتے ہو؟“ مالک کہتے ہیں میں نے کہا: ”آپ حدیث کو نہیں لوٹایا کرتے تھے؟“ انہوں نے کہا: ”نہیں۔“

فوائد:..... اس اثر میں محل شاہد یہ الفاظ ہیں ”ولا تكتب“ آپ لکھتے بھی نہیں تھے تو زہری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نہیں اس معلوم ہوا حدیث کی باقاعدہ کتابت نہیں تھی زیادہ حافظے پر اعتماد کیا جاتا تھا۔ لیکن بعد میں خود عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے حکم سے امام زہری رضی اللہ عنہ کو یہ مقام حاصل ہوا کہ یہ حدیث کے پہلے مدون بنے۔ (بخاری)

468- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ.....

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ كَانَ قَتَادَةُ يُكْرَهُ
الْكِتَابَةَ فَإِذَا سَمِعَ وَقَعَ الْكِتَابِ أَنْكَرَهُ
وَالْتَمَسَهُ بِيَدِهِ. ❸

اوزاعی کہتے ہیں کہ قتادہ رضی اللہ عنہ لکھنے کو برا جانتے تھے اور جب لکھنے والوں کی لکھنے کی آواز سنتے تھے تو اس کو برا سمجھتے تھے اور اپنے ہاتھ طلب کر لیتے تھے۔

❶ صحیح أخرجه ابوزرعه في تاريخه (1981) والخطيب في الجامع (361)

❷ صحیح أخرجه ابوزرعه في تاريخه (952) والخطيب في الجامع (461)

❸ ضعيف، محمد بن كثير ضعيف ہے، نیز داری بیان میں منفرد ہیں۔

469. أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ كَانَ الْأَوْزَاعِيُّ يَكْرَهُهُ. ❶

ابو مغیرہ کہتے ہیں کہ اوزاعی بھی اسے برا سمجھتے تھے۔

فوائد: ابتدا میں حفاظ، محدثین عظام کے خصوصی اہتمام کی بنا پر حدیث محفوظ تھی۔ ائمہ کے حافظے پر اعتماد تھا۔ اور سلف کا عام طریقہ نہ لکھنے کا تھا (اگرچہ لکھنے کا جواز بھی موجود تھا لہذا اس سلسلہ کے عام ہونے کی وجہ سے ائمہ کتابت حدیث سے احتراز برتتے تھے۔ پھر بعد میں جب فتنے بڑھے اور علم کے ضیاع کا خدشہ ہوا تو یہ کراہت بھی جاتی رہی محدثین نے کتابت کا خاص اہتمام شروع کر دیا۔

470. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ.....

عَنْ مَنْصُورٍ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ يَكْرَهُ الْكِتَابَ يَعْنِي الْعِلْمَ. ❷

منصور بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم لکھنے کو برا سمجھتے تھے یعنی علم کو۔

471. أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ.....

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا كِتَابًا لَا تَتَّخِذُ رَسَائِلَ النَّبِيِّ ﷺ. ❸

ابن عون بیان کرتے ہیں کہ ابن سیرین نے کہا: ”اگر میں کوئی کتاب لینا چاہتا تو نبی ﷺ کے رسائل لیتا۔“

472. أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ.....

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ رَأَيْتُ حَمَادًا يَكْتُبُ عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لَهُ إِبْرَاهِيمُ أَلَمْ أَتْلُكَ قَالَ إِنَّمَا هِيَ أَطْرَافٌ. ❹

ابن ادريس بیان کرتے ہیں کہ ابن عون نے کہا: میں نے حماد کو ابراہیم کی باتیں لکھتے ہوئے دیکھا تو اس سے ابراہیم نے کہا: ”کیا میں نے تجھے منع نہیں کیا؟“ اس نے کہا: ”یہ تو حاشیے ہیں۔“

473. أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ.....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ لَا تُخَلِّدَنَّ عَلَيَّ كِتَابًا. ❺

ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ مجھے عبیدہ نے کہا: ”میری باتوں کو چمڑے پر نہ لکھنا۔“

❷ صحیح، أخرجه أبو خيثمه في العلم (160)

❶ صحیح، داری بیان میں اکیلے ہیں۔

❸ صحیح، أخرجه الخطيب في تفسيد العلم (ص: 48)

❹ صحیح أخرجه أبو خيثمه في العلم (135) وابن أبي شيبة 50/9 (6481) وأبو نعيم في الحلية (225/4)

❺ صحیح، أخرجه ابن أبي شيبة 54/9 (6502) والخطيب في تقييد العلم، ص: 46-47

فوائد: ان کا مقصد یہ تھا کہ عارضی طور پر مجھ سے لکھ لیکن کسی ایسی شے پر نہ لکھنا جس سے پھر مٹ نہ سکے اور وہ مستقل محفوظ ہو جائے کہ کہیں کوئی خلاف شرع نکلی بات چل نہ نکلے اور بعد والے اس سے رہنمائی لینے لگیں۔

474. أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ مَا كَتَبْتُ عَنْ مُحَمَّدٍ إِلَّا حَدِيثَ الْأَعْمَاقِ فَلَمَّا حَفِظْتُهُ مَحْوَتْهُ. ❶

سعید بن عامر بیان کرتے ہیں کہ ہشام نے کہا: ”میں نے محمد سے صرف اعماق والی حدیث لکھی۔ اس کو بھی جب یاد کر لیا تو مٹا ڈالا۔ (شاید اس سے مسلم کی حدیث مراد ہو جو کتاب الفتن میں ہے، لا تقوم الساعة حتی ينزل

الروم بالاعماق۔ رقم: ۲۸۹۷)

فوائد: ”اعماق“ مدینہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔ یہ حدیث تھوڑی لمبی تھی لہذا یاد کرنے کے لیے اس کو لکھنے کی ضرورت پیش آئی۔

475. أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ مَا كَتَبْتُ حَدِيثًا قَطُّ. ❷

مروان بن محمد بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن عبدالعزیز سے یہ کہتے ہوئے سنا: ”میں نے کبھی کوئی حدیث نہیں لکھی۔“

476. أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ.....

ابراہیم سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کبھی کوئی چیز (حدیث) نہیں لکھی۔

477. أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

اسماعیل بن رجاء کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”میں نے عبیدہ سے چڑے کا ایک ٹکڑا مانگا تاکہ میں اس میں کچھ لکھوں۔“ تو انہوں نے کہا: ”اے ابراہیم! میری باتوں کو ہمیشہ کے لیے نہ لکھنا۔“

❶ صحیح، أخرجه الراهمزمی فی المحدث الفاصل (373)

❷ صحیح، أخرجه ابن عبدالبر فی جامع بیان العلم (367)

❸ صحیح أخرجه الراهمزمی فی المحدث الفاصل (367)

❹ صحیح سابقہ (473) نمبر اثر ملاحظہ فرمائیں۔

ایک ہی ہے کہ مستقل کوئی بات نہ لکھنا۔ اس میں فتویٰ کے بارے احتیاط کا پہلو مضمر ہے۔

عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ
مِثْلَهُ. ①

حکم بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نے عبیدہ کی حدیث کی
طرح نقل کیا۔

عَنْ أَبِي مُعَشَّرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ
أَنْ يُكْتَبَ الْحَدِيثُ فِي الْكُرَارِيسِ .
وَيَقُولُ يُشَبَّهَ بِالْمَصَاحِفِ . ❷

ابو معشر بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم حدیث کو کتابوں میں
لکھنے کو برا سمجھتے تھے۔ اور وہ کہتے تھے۔ کہ ”وہ قرآن کے
مشابہ ہو جائیں گی۔“

480. قَالَ يَحْيَىٰ وَوَجَدْتُ فِي كِتَابِي
عَنْ زِيَادِ الْكَاتِبِ عَنْ أَبِي مُعَشَّرٍ
وَاكْتُبَ كَيْفَ شِئْتَ. ⑤

یحییٰ کہتے ہیں: کہ میں نے اپنی کتاب میں یوں پایا کہ زیاد
کاتب ابو معشر سے نقل کرتے ہیں ”اور تم جس طرح چاہو
لکھو۔“

عَنْ نُعْمَانَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ عَبْدَةَ دَعَا بِكِتَابِهِ فَمَحَاَهَا عِنْدَ الْمَوْتِ وَقَالَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَلِيَهَا قَوْمٌ فَلَا يَضَعُونَهَا مَوَاضِعَهَا. ④

نعمان بن قیس بیان کرتے ہیں کہ عبیدہ نے اپنی کتابوں کو منگوا یا اور موت کے وقت انہیں مٹا دیا اور انہوں نے کہا: ”میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ کوئی قوم کتابوں کی وارث بنے اور وہ انہیں ان درست مرتبہ و مقام پر نہ رکھے۔“

کو دوسرے ائمہ کے اقوال سے ملا کر رائج مفہوم معلوم کیا جاسکے۔ لیکن اگر کوئی عقیدت ہر بات میں خاص امام کے موقف کو ترجیح دینے لگے تو یہ غلط ہے اور ان کے درجے میں غلو ہے۔ اور گمراہی کی راہ کھلتی ہے۔

❶ صحيح أخرجه ابن سعد 63/4

② صحيح، أخرجه ابن أبي شيبة 18/9، (6360) وابن عبد البر في الجامع (365)

③ صحیح، داری بیان میں منفرد ہیں۔

④ صحيح، أخرجه ابن أبي شيبة (6353) 17/9 وابن سعد في الطبقات 63/6

عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُكْتَبَ الْعِلْمُ فِي الْكَرَارِيسِ ①
لیث بیان کرتے ہیں کہ مجاہد کتابوں میں علم لکھنے کو برا سمجھتے تھے۔

483- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ.....

حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ مَا زَالَ هَذَا الْعِلْمُ عَزِيزًا تَلَقَّاهُ الرِّجَالُ حَتَّى وَقَعَ فِي الصُّحُفِ فَحَمَلَهُ أَوْ دَخَلَ فِيهِ غَيْرُ أَهْلِهِ. ②
ابن مبارک بیان کرتے ہیں کہ اوزاعی نے کہا یہ علم ہمیشہ عزت والا رہا اور لوگ اس کو حاصل کرتے رہے یہاں تک کہ علم کی ساری باتیں کتابوں میں پہنچ گئیں۔ یا وہ لوگ جو اس کے اہل نہ تھے وہ اس میں داخل ہو گئے۔

فوائد:..... علم جب ذہن سے اگلے ذہن میں منتقل ہوتا ہے تو وہ متحرک و نافع ہوتا ہے۔ جب کتابوں میں محفوظ ہو جائے تو ذہن پر سکون ہو جاتا ہے اور علم کتابوں تک محدود رہ جاتا ہے براہ راست علم لینے مخلص و صالح لوگ ہوتے ہیں جب کہ کتابوں کا پھر کوئی بھی وارث بن سکتا ہے۔

484- أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ.....

أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ يَكْتُبُ وَيُكْتَبُ وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ لَا يَكْتُبُ وَلَا يُكْتَبُ. ③
شعبہ بیان کرتے ہیں کہ یونس نے کہا: ”حسن لکھتے بھی تھے اور لکھاتے بھی تھے اور ابن سیرین نہ لکھتے تھے اور نہ لکھاتے تھے۔“

485- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ.....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ قَالَ بَلَغَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّ عِنْدَ نَاسٍ كِتَابًا يُعْجَبُونَ بِهِ فَلَمْ يَزَلْ بِهِمْ حَتَّى أَتَوْهُ بِهِ فَمَحَاهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا هَلَكَ أَهْلُ الْكِتَابِ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ أَقْبَلُوا عَلَى كُتُبِ عُلَمَائِهِمْ وَتَرَكَوا كِتَابَ رَبِّهِمْ. ④
ابراہیم تیمی بیان کرتے ہیں کہ ابن مسعود کو خبر پہنچی کہ لوگوں کے پاس ایک کتاب ہے وہ اس پر تعجب کرتے ہیں تو وہ ہمیشہ اس کے پیچھے پڑے رہے حتیٰ کہ لوگ وہ کتاب ان کے پاس لائے تو انہوں نے اسے مٹا ڈالا پھر انہوں نے کہا: ”تم سے پہلے اہل کتاب ہلاک ہو گئے۔ کیونکہ انہوں نے اپنے علماء کی کتابوں پر توجہ دی۔ اور اپنے رب کی کتاب کو چھوڑ دیا۔“

① صحیح بالشاہد، أخرجه ابن أبي شيبة 18/9 (6359) والخطيب في تقييد العلم (ص: 47)

② صحیح، أخرجه الخطيب في تقييد العلم (ص: 63) وابن عبد البر في جامع بيان العلم (371)

③ صحیح، دیکھئے جامع بیان العلم 1/90 (390,387)

④ صحیح، أخرجه الخطيب في تقييد العلم (ص: 56) وابن عبد البر في جامع بيان العلم (319)

فوائد: علماء کی کتابوں کا مطلب ایسی کتابیں جو ان کی آراء و اقوال پر مشتمل تھیں لہذا مستقل

قرآن و حدیث کو براہ راست چھوڑ کر ائمہ کے اقوال و آراء کے پیچھے پڑ جانا باعث گمراہی ہے۔

486- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ.....

عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبِيدَةَ أَكْتُبُ مَا
أَسْمَعُ مِنْكَ قَالَ لَا قُلْتُ فَإِنْ وَجَدْتُ
كِتَابًا أَقْرُؤُهُ قَالَ لَا ❶

محمد کہتے ہیں کہ میں نے عبیدہ سے کہا: ”جو میں آپ سے
سنتا ہوں وہ لکھ لیا کروں؟ انہوں نے کہا: ”نہیں۔“ میں
نے کہا: ”اگر میں کوئی کتاب پاؤں تو اسے پڑھوں؟“
انہوں نے کہا: ”نہیں۔“

487- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْجَرِيرِيُّ.....

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ أَلَا تُكْتُبُنَا فَإِنَّا لَا نَحْفَظُ
فَقَالَ لَا إِنَّا لَنْ نُكْتِبَكُمْ وَلَنْ نَجْعَلَهُ
قُرْآنًا وَلَكِنْ احْفَظُوا عَنَّا كَمَا حَفِظْنَا
نَحْنُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ❷

ابن نضرہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو سعید خدری سے
کہا: ”آپ ہمیں لکھواتے کیوں نہیں ہیں؟ کیونکہ ہمیں یاد
نہیں رہتا۔“ تو انہوں نے کہا: ”ہم تمہیں ہرگز نہیں
لکھوائیں گے۔ اور ہم اسے ہرگز قرآن نہیں بنائیں گے۔
اور لیکن تم ہم سے اس طرح یاد کرو جس طرح ہم رسول
اللہ ﷺ سے یاد کرتے تھے۔“

فوائد: معلوم ہوا کہ دور صحابہ رضی اللہ عنہم میں قرآن کو لکھنے کا عام رواج تھا البتہ حدیث ضرورت کی

بنا پر لکھی جاتی تھی کیونکہ ابتداء اس کے قرآن کے ساتھ اختلاط کا خطرہ تھا پھر رفتہ رفتہ یہ خطرہ کم ہوتا گیا۔

488- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ.....

قَالَ سَمِعْتُ أَبَا كَثِيرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا
هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَا يَكْتُبُ
وَلَا يُكْتَبُ ❸

ابو کثیر کہتے تھے کہ: میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہ
رہے تھے: ”ابو ہریرہ نہ لکھتا ہے اور نہ لکھواتا ہے۔“

489- أَخْبَرَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مُوسَى.....

❶ صحیح أخرجه الخطيب في تقييد العلم (ص: 45) وابن أبي شيبة (17/9) (6356)

❷ صحیح، أخرجه الخطيب في تقييد العلم (ص: 38) وابن أبي شيبة، (52/9) (6491)

❸ صحیح، أخرجه أبو خيثمه في العلم (140) وابن عبد البر في جامع بيان العلم (357)

حمید بن ہلال کہتے ہیں کہ ابو بردہ اپنے باپ کی حدیث کو لکھا کرتے تھے۔ اس کو ابو موسیٰ نے دیکھا تو مٹا دیا۔

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ أَنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ حَدِيثَ أَبِيهِ فَرَأَاهُ أَبُو مُوسَى فَمَحَاهُ. ❶

490- أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ.....

قریش بن انس کہتے ہیں کہ مجھے ابن عون نے کہا: ”اللہ کی قسم! میں نے کبھی حدیث نہیں لکھی۔“ ابن عون کہتے ہیں کہ مجھے ابن سیرین نے کہا: ”میں نے بھی کبھی کوئی حدیث نہیں لکھی۔“ اور ابن عون نے کہا: ”میرے پاس ابن سیرین نے کہا: ”میں نے بھی کبھی کوئی حدیث نہیں لکھی۔“

حَدَّثَنِي قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَوْنٍ وَاللَّهِ مَا كَتَبْتُ حَدِيثًا قَطُّ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَا وَاللَّهِ مَا كَتَبْتُ حَدِيثًا قَطُّ. ❷

ابن عون نے کہا: ”مجھے ابن سیرین نے کہا زید بن ثابت سے روایت ہے کہ مروان بن حکم جب مدینہ کا حاکم تھا اس نے چاہا کہ میں اس کے لئے کچھ لکھوں۔“ زید بن ثابت نے کہا ہے کہ میں نے یہ کام نہ کیا، اس نے کہا: ”مروان نے اپنی مجلس کے درمیان اور اپنے باقی گھر کے درمیان پردہ لگا لیا اور لوگ اس کے پاس آتے جاتے تھے اور اس جگہ پر علم کے متعلق باتیں کرتے تھے۔“ مروان اپنے ساتھیوں پر متوجہ ہوئے اور انہوں نے کہا: ”ہمارا خیال ہے کہ ہم اس کی خیانت کر رہے ہیں پھر میری طرف متوجہ ہوئے، کہتے ہیں: میں نے کہا: کیا بات ہے؟ اس نے کہا: ”ہمارا خیال ہے ہم آپ کی خیانت کر رہے ہیں۔“ میں نے کہا: ”کہا بات ہے۔“ اس نے کہا: ”ہم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ اس پردے کی اوٹ میں بیٹھے اور جو کچھ آپ ان لوگوں کو فتویٰ

491. قَالَ ابْنُ عَوْنٍ قَالَ لِي ابْنُ سِيرِينَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَرَادَنِي مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْمَدِينَةِ أَنْ أُكْتَبَهُ شَيْئًا قَالَ فَلَمْ أَفْعَلْ قَالَ فَجَعَلَ سِتْرًا بَيْنَ مَجْلِسِهِ وَبَيْنَ بَقِيَّةِ دَارِهِ قَالَ فَكَانَ أَصْحَابُهُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِ وَيَتَحَدَّثُونَ فِي ذَلِكَ الْمَوْضِعِ فَأَقْبَلَ مَرْوَانُ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَرَانَا إِلَّا قَدْ خُنَّاهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ قَالَ قُلْتُ وَمَا ذَاكَ قَالَ مَا أَرَانَا إِلَّا قَدْ خُنَّاهُ قَالَ قُلْتُ وَمَا ذَاكَ قَالَ إِنَّا أَمَرْنَا رَجُلًا يَقْعُدُ خَلْفَ هَذَا السِّتْرِ فَيَكْتُبُ مَا تُفْتِي هَؤُلَاءِ وَمَا تَقُولُ. ❸

❶ صحیح، أخرجه الخطيب في تقييد العلم (ص: 39، 40) وابن أبي شيبة 53/9 (6495)

❷ قریش بن انس کو اختلاط ہو گیا تھا اور یہ بخاری کا راوی ہے اسی راوی پر سند کا انحصار ہے۔

❸ اس کی بھی سابقہ سند ہی ہے۔ أخرجه مختصراً ابن أبي شيبة 53/9 (6497) وابن عبد البر في جامع بيان العلم (349)

دیتے ہیں اور جو کچھ آپ کہتے ہیں اسے لکھتا رہے۔“

فوائد: معلوم ہوا سا تذہ کی باتیں لکھنے یا ریکارڈ کرنے کے لیے ان سے اجازت لینا ضروری

ہے ورنہ یہ خیانت اور اخلاقاً بری حرکت ہوگی۔

492- أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ قُلْتُ لِابِرَاهِيمَ إِنَّ سَالِمًا أَتَمَّ مِنْكَ حَدِيثًا قَالَ إِنَّ سَالِمًا كَانَ يَكْتُبُ. ۝

منصور کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے کہا: ”بے شک سالم آپ سے حدیث کے اعتبار سے بڑھ کر ہیں، انہوں نے کہا: اس لیے کہ سالم لکھا کرتے تھے۔“

فوائد: سالم تابعی ہیں لہذا ان سے بھی کتابت حدیث ثابت ہوئی۔

493- أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ يَزِيدَ الْحَمَصِيُّ.....

عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ قَالَ وَقَدْتُ مَعَ أَبِي إِلَى يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ بِحَوَارَيْنَ حِينَ تُوَفِّيَ مُعَاوِيَةَ نُعْزِيهِ وَنُهْنِيهِ بِالْخِلَافَةِ فَإِذَا رَجُلٌ فِي مَسْجِدِهَا يَقُولُ أَلَا إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُرْفَعَ الْأَشْرَارُ وَتُوضَعَ الْأَخْيَارُ أَلَا إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَظْهَرَ الْقَوْلُ وَيُخْزَنَ الْعَمَلُ أَلَا إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُتْلَى الْمَثَنَاءُ فَلَا يُوجَدُ مَنْ يُغَيِّرُهَا قِيلَ لَهُ وَمَا الْمَثَنَاءُ قَالَ مَا اسْتُكْتِبَ مِنْ كِتَابٍ غَيْرِ الْقُرْآنِ فَعَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ فِيهِ هُدْيُكُمْ وَبِهِ تُجْزَوْنَ وَعَنْهُ تُسْأَلُونَ فَلَمْ أَذِرْ مِنَ الرَّجُلِ فَحَدَّثْتُ بِذَا الْحَدِيثِ بَعْدَ

عمرو بن قیس کہتے ہیں کہ: ”جب معاویہ نے انتقال کیا تو میں قاصد بن کر حواریں جگہ پر اپنے والد کے ساتھ یزید بن معاویہ کے پاس گیا تاکہ ہم اس کو تعزیت دیں اور خلافت کی مبارک باد دیں تو ایک شخص وہاں کی مسجد میں کہہ رہا تھا۔ یاد رکھو قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ باتیں عام ہو جائیں گی اور عمل کم ہو جائیں گے۔ خبردار قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بات ہے کہ ”مثناة“ پڑھی جائے کوئی شخص نہ ہوگا کہ اس کو بدل دے۔“ اس سے کہا گیا: ”مثناة، کیا چیز ہے؟“ اس نے کہا: ”قرآن کے علاوہ جو کتاب لکھی جائے۔ قرآن کو لازم پکڑو۔ کیونکہ اسی سے تم ہدایت پاؤ گے اور اس کی وجہ سے تمہیں ثواب دیا جائے اور اسی کے متعلق تم سے سوال کیا جائے گا۔“ تو میں نے جان سکا کہ وہ کون شخص ہے اس کے بعد میں نے ”حمص“ میں یہ بات بیان کی تو لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: ”کیا

آپ اسے پہچانتے ہیں؟“ میں نے کہا: ”نہیں۔“ اس نے کہا: ”وہ عبد اللہ بن عمرو تھے۔“

ذَلِكَ بِحُمُصَ فَقَالَ لِي رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ أَوْ مَا تَعْرِفُهُ قُلْتُ لَا قَالَ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو. ①

فوائد: معلوم ہوا صحابہ رضی اللہ عنہم کی ترجیح قرآن پڑھنا اور آپ ﷺ کی سنن پر عمل پیرا ہونا تھا۔ جبکہ وہ قرآن و سنت سے ہٹ کر دوسرے علوم کے پڑھنے کو گمراہی خیال کرتے تھے۔

494- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو زُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ ①

مرۃ ہمدانی بیان کرتے ہیں کہ: ”البقرۃ کندی شام سے ایک کتاب لائے اور اسے اٹھا کر عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹا دیا انہوں نے اسے دیکھا اور ایک تھال منگوایا پھر پانی منگوایا اور اس کتاب کو اس میں مل دیا اور انہوں نے کہا: ”تم سے پہلے لوگ صرف اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ انہوں نے اور کتاب کی پیروی کی اور اپنی کتابوں کو چھوڑ دیا۔“ حصین کہتے ہیں: ”مرۃ نے کہا: ”اگر وہ قرآن ہوتا یا حدیث ہوتی تو عبد اللہ بن مسعود اسے نہ مٹاتے لیکن وہ اہل کتاب کی کتاب تھی۔“

عَنْ مُرَّةَ الْهُمْدَانِيِّ قَالَ جَاءَ أَبُو قُرَّةَ الْكِنْدِيُّ بِكِتَابٍ مِنَ الشَّامِ فَحَمَلَهُ فَدَفَعَهُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَنَظَرَ فِيهِ فَدَعَا بِطُسْتٍ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَرَسَهُ فِيهِ وَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاتِّبَاعِهِمُ الْكُتُبَ وَتَرْكِهِمْ كِتَابَهُمْ قَالَ حُصَيْنٌ فَقَالَ مُرَّةٌ أَمَا إِنَّهُ لَوْ كَانَ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ السُّنَّةِ لَمْ يَمْحُهِ وَلَكِنْ كَانَ مِنْ كُتُبِ أَهْلِ الْكِتَابِ. ②

فوائد: اس میں کتابت حدیث کی صراحت ہے کہ اگر قرآن یا سنت میں سے کچھ ہوتا تو ابن مسعود علیہ السلام اسے نہ مٹاتے۔ یعنی ان کے نزدیک کتابت حدیث جائز تھی۔

495- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو ①

یحییٰ بن جعدہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک بازو کی ہڈی لائی گئی اس میں کچھ لکھا ہوا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: ”کسی قوم کی گمراہی کے لئے یہی بات کافی ہے کہ اپنے نبی کی لائی ہوئی چیز کو چھوڑ کر کسی اور نبی کی لائی ہوئی چیز کی

عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِكَتِفٍ فِيهِ كِتَابٌ فَقَالَ كَفَى بِقَوْمٍ ضَلَالًا أَنْ يَرْغَبُوا عَمَّا جَاءَ بِهِ نَبِيُّهُمْ إِلَى مَا جَاءَ بِهِ نَبِيُّ غَيْرِ نَبِيِّهِمْ أَوْ كِتَابٌ

طرف رغبت کریں، یا اپنی کتاب کے علاوہ کسی اور کی کتاب کو اختیار کریں۔“ تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل کی: ”کیا ان کو کافی نہیں کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی جو ان پر پڑھی جاتی ہے بے شک اس میں البتہ رحمت اور نصیحت ہے مومنوں کے لیے۔“ (العنکبوت: ۵۱)

غَيْرُ كِتَابِهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ لَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ الْآيَةُ. ①

فوائد: معلوم ہوا سابقہ کتب سماوی کو طلب ہدایت کے لیے پڑھنا ناجائز ہے ہاں کفار کا رد کرنے کے لیے ان کو تبلیغ کی غرض سے ان کی کتابوں سے حوالے لینے کے لیے مطالعہ کرنا اس میں کوئی حرج نہیں۔ ان شاء اللہ

496- أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

اشعث اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں اور وہ عبد اللہ کے ساتھیوں سے تھے: کہ ایک شخص کے پاس ایک صحیفہ تھا اس میں لکھا تھا: ”سبحان الله و الحمد لله و لا اله الا الله والله اكبر.“ میں نے اُسے کہا: ”مجھے بھی یہ لکھوا دو۔“ تو گویا اس نے اس میں بخل سے کام لیا اور مجھے سے وعدہ کیا کہ مجھے دے دے گا تو میں عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس وقت وہ صحیفہ ان کے ہاتھ میں تھا انہوں نے کہا: ”جو اس کتاب میں ہے۔ وہ بدعت، فتنہ اور گمراہی ہے اور اس نے اور اس جیسی چیزوں نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا۔ انہوں نے یہ باتیں لکھیں تو ان کی زبانوں نے اس پہ لذت حاصل کی اور ان باتوں کی محبت ان کے دلوں میں پلا دی گئی۔ پھر میں ہر آدمی کو حکم کرتا ہوں کہ جس کو کسی جگہ پر کسی کتاب کی خبر ہو تو وہ اس کی خبر دے اور انہوں نے اللہ کی قسم اٹھائی۔ شعبہ کہتے ہیں: میں

عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ مَعَ رَجُلٍ صَحِيفَةً فِيهَا سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَقُلْتُ أَنْسُخِنِيهَا فَكَانَتْ بِخَلٍ بِهَا ثُمَّ وَعَدَنِي أَنْ يُعْطِيَنِيهَا فَاتَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ فَإِذَا هِيَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ إِنَّ مَا فِي هَذَا الْكِتَابِ بِدْعَةٌ وَفِتْنَةٌ وَضَلَالَةٌ وَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ هَذَا وَأَشْبَاهُ هَذَا إِنَّهُمْ كَتَبُوهَا فَاسْتَلَذَّتْهَا أَلْسِنَتُهُمْ وَأَشْرَبَتْهَا قُلُوبُهُمْ فَأَعَزَّمُ عَلَى كُلِّ امْرِئٍ يَعْلَمُ بِمَكَانِ كِتَابٍ إِلَّا دَلَّ عَلَيْهِ وَأُقْسِمُ بِاللَّهِ قَالَ شُعْبَةُ فَأَقْسَمَ بِاللَّهِ قَالَ أَحْسِبُهُ أَقْسَمَ لَوْ أَنَّهَا ذُكِرَتْ لَهُ

بَدِيلٍ لِهِنْدٍ أَرَاهُ يَعْنِي مَكَانًا بِالْكُوفَةِ
بَعِيدًا إِلَّا أَتَيْتُهُ وَلَوْ مَشِيًّا ❶

گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے اس بات کی قسم کھائی کہ اگر
ان سے کسی بات کا ذکر کیا جائے جو کسی گرجے۔ میرا خیال
ہے کہ ان کی مراد یہ تھی کہ کوفہ کے کسی دور کے مقام میں ہو
تو میں وہاں جاؤں اگرچہ پیدل چل کر جانا پڑے۔“

فوائد: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جو صحیفے کو بدعت و ضلالت سے تعبیر کیا تو لازماً اس میں
غیر مسنون و طائف یاد دوسرے اقوال وغیرہ اس کی وجہ ہوں گے کیونکہ کتابت حدیث کے لیے ایسے شدید الفاظ
کا ذکر درست نہیں۔ جب کہ کتابت ثابت بھی ہے۔

497۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ
عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ بَنِي
إِسْرَائِيلَ كَتَبُوا كِتَابًا فَتَبِعُوهُ وَتَرَكَوْا
التَّوْرَةَ. ❷

ابو بردہ بیان کرتے ہیں کہ ابو موسیٰ نے کہا: ”جو کتابیں بنی
اسرائیل نے لکھیں۔ لوگوں نے ان کی پیروی کی اور
تورات کو چھوڑ دیا۔“

فوائد: اس سے مراد ان کی تاویلات پر مبنی کتب ہیں۔

498۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عُثْمَانَ أَبِي الْمُغِيرَةِ
عَنْ عَفَّاقِ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ إِنَّ نَاسًا
يَسْمَعُونَ كَلَامِي ثُمَّ يَنْطَلِقُونَ
فَيَكْتُبُونَهُ وَإِنِّي لَا أَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ
يَكْتُبَ إِلَّا كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. ❸

عفّاق محارب بنی اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے
ابن مسعود سے سنا وہ کہہ رہے تھے: ”لوگ میری باتیں سنتے
ہیں پھر اسے لکھنے کے لئے چل پڑتے ہیں۔ اور میں اللہ
عزوجل کی کتاب کے علاوہ کسی کو کوئی بات لکھنے کی اجازت
نہیں دیتا۔“

499۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ
عَنْ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ
يَقُولُ مَا كَتَبْتُ سَوْدَاءَ فِي بَيْضَاءَ وَلَا

ابن شبرمہ کہتے ہیں کہ میں نے شعبی سے سنا وہ کہہ رہے
تھے: ”میں نے سیاہی کو سفیدی میں نہیں لکھا اور نہ ہی میں

❶ صحیح أخرجه الخطيب في تقييد العلم (ص: 55) وابن أبي شيبة (53/9) (6498)

❷ صحیح ، أخرجه الخطيب في تقييد العلم (ص: 56)

❸ جيد ، دارمی بیان میں منفرد ہیں۔

اُسْتَعْدْتُ حَدِيثًا مِنْ إِنْسَانٍ. ❶
نے کسی سے کوئی حدیث دوبارہ کہلوائی ہے۔“

فوائد: ایک مرتبہ سن کر ہی اسے زبانی یاد کر لیا۔

[43]..... بَابُ مَنْ رَخَّصَ فِي كِتَابَةِ الْعِلْمِ

جس شخص کے نزدیک علمی باتیں لکھنا جائز ہے

500- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو.....

عَنْ وَهَبِ بْنِ مُنْبِهٍ عَنْ أَخِيهِ سَمِعَ أَبَا
هُرَيْرَةَ يَقُولُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْ
النَّبِيِّ ﷺ مِنِّي إِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَمْرِو فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَلَا
أَكْتُبُ. ❷

وہب بن منبہ اپنے بھائی سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”رسول اللہ ﷺ کے
اصحاب میں سے عبداللہ بن عمرو کے علاوہ کسی کو مجھے سے
زیادہ حدیثیں یاد نہ تھیں کیونکہ وہ لکھ لیتے تھے اور میں نہ
لکھتا تھا۔“

فوائد: (464) نمبر حدیث کے تحت اس کی وضاحت گزر چکی ہے۔

501- أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ﷺ بِنِ الْأَخْنَسِ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ
اللَّهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَكَ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو قَالَ كُنْتُ
أَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ أَسْمَعُهُ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ أُرِيدُ حِفْظَهُ فَتَهْتِي قُرَيْشٌ
وَقَالُوا تَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ
بَشَرٌ يَتَكَلَّمُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا
فَأَمْسَكْتُ عَنِ الْكِتَابِ فَذَكَرْتُ
ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَوْمَأَ بِإِصْبَعِهِ

عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ میں جو بات رسول اللہ
ﷺ سے سنتا تھا اسے یاد رکھنے کی غرض سے لکھ لیتا تھا۔ تو
قریش نے مجھے منع کیا۔ اور انہوں نے کہا: ”تو ہر بات جو
رسول اللہ ﷺ سے سنتا ہے لکھ لیتا ہے حالانکہ رسول
اللہ ﷺ انسان ہیں وہ غصہ اور خوشی میں بات کرتے
ہیں۔“ تو میں لکھنے سے رک گیا پھر میں نے رسول اللہ
ﷺ کے پاس اس بات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے
اپنی انگلی سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: ”لکھو!

إِلَى فِيهِ وَقَالَ اكْتُبْ فَوَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ مَا خَرَجَ مِنْهُ إِلَّا حَقٌّ. ❶
قسم اس ذات کے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس
(منہ) سے حق کے علاوہ کوئی بات نہیں نکلتی۔“

فوائد: دینی احکام میں آپ ﷺ کی زبان غلطی سے پاک تھی جیسا کہ قرآن میں ہے کہ
آپ ﷺ کی ہر بات وحی کی بنا پر ہوتی تھی۔ اس میں خواہش کو دخل نہ ہوتا (النجم: 3) نیز اس سے معلوم ہوا
آپ ﷺ نے خود حدیث لکھنے کی اجازت مرحمت فرمائی اس میں منکرین حدیث کے اعتراض کہ دور نبوی
میں حدیث نہیں لکھی گئی بہترین رد ہے۔

502- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي
هَلَالٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُخْبِرٌ.....

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ
ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی: ”اے اللہ کے رسول!
میں چاہتا ہوں کہ آپ کی حدیثیں بیان کروں اور میں چاہتا
ہوں کہ اپنے دل کے ساتھ اپنے ہاتھ کے لکھنے سے بھی مدد
لوں اگر آپ اس کو مناسب سمجھیں۔“ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: ”اگر میری حدیث ہو تو دل کے ساتھ اپنے ہاتھ
سے بھی مدد لو۔“

503- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ.....

ابو قبیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن عمرو
رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے کہا: ”ایک وقت ہم رسول اللہ
ﷺ کے گرد لکھ رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے سے
سوال کیا گیا کہ قسطنطنیہ اور رومیہ دونوں شہروں سے کون سا
پہلے فتح ہوگا؟“ نبی ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، بلکہ ہر قل کا
شہر پہلے فتح ہوگا۔“

❶ صحیح أخرجه احمد (163/2) وابن أبي شيبة (50-49/9) والحاكم في المستدرک (106-105/1)

❷ ضعيف أخرجه ابن سعد في الطبقات (9/2/4)

❸ اسنادہ قوی أخرجه احمد (174/2) وابن أبي شيبة (329/5) والطبرانی في الأوائل (61)

504- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي ضَمْرَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنْ اكْتُبْ إِلَيَّ بِمَا ثَبَتَ عِنْدَكَ مِنَ الْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبِحَدِيثِ عُمَرَةَ فَإِنِّي قَدْ خَشِيتُ دُرُوسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَهُ. ❶

عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے پاس لکھ بھیجا کہ ”تمہارے نزدیک جو رسول اللہ ﷺ کی احادیث ثابت ہیں ان کو اور عمرہ کی احادیث کو میرے پاس لکھ کر بھیجو۔ کیونکہ میں علم کے مٹ جانے اور اس کے اہل کے چلے جانے سے ڈرتا ہوں۔“

فوائد: عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے اس حکم کی بنا پر امام زہری رضی اللہ عنہ، ابوبکر بن محمد کو پہلے مدون حدیث کا اعزاز حاصل ہوا۔ بعض نے دوسروں کے نام بھی لیے ہیں لیکن راجح یہی معلوم ہوتا ہے۔ (مرآة البخاری)

505- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنْ انْظُرُوا حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاكْتُبُوهُ فَإِنِّي قَدْ خِفْتُ دُرُوسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَ أَهْلُهُ. ❷

عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے اہل مدینہ کی طرف لکھ کر بھیجا کہ ”رسول اللہ ﷺ کی حدیثوں کو دیکھو اور انہیں لکھو کیونکہ میں علم کے مٹ جانے اور ان اہل کے چلے جانے سے ڈرتا ہوں۔“

506- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ.....

عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ يَعْيُونُ عَلَيْنَا الْكِتَابَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى عَلِمُهَا عِنْدَ رَبِّي فِي كِتَابٍ. ❸

ایوب بیان کرتے ہیں کہ ابوالملیح نے کہا: لوگ ہمارے لکھنے پر نکتہ چینی کرتے تھے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اس کا علم میرے پاس کتاب میں لکھا ہوا ہے۔“ (طہ: ۵۲)

فوائد: فرعون نے کہا کہ سابقہ شرک پر فوت ہونے والوں کا کیا بنے گا تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ

❶ صحیح أخرجه الخطيب في تقييد العلم (105-106)

❷ صحیح أخرجه الرامهرمزي في المحدث الفاصل (346) والخطيب في تقييد العلم (ص: 106)

❸ صحیح أخرجه ابن ابی شیبہ (51/9) (6487) والخطيب في تقييد العلم (ص: 110)

ان کا علم میرے رب کے پاس لکھا ہوا ہے (طہ) اس آیت سے ابولیح رحمہ اللہ نے استدلال کیا کہ جب رب نے ہر قسم کا علم لکھا ہے تو ہمیں لکھنے میں کیا چیز مانع ہے۔

507۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ.....

حَدَّثَنَا سَوَادَةُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ
مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ أَبَا إِيَّاسٍ يَقُولُ كَانَ
يُقَالُ مَنْ لَمْ يَكْتُبْ عِلْمَهُ لَمْ يُعَدَّ عِلْمُهُ
عِلْمًا. ❶

سوادہ بن حیان کہتے ہیں کہ میں نے معاویہ بن قرۃ
ابویاس کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”پہلے کہا جاتا تھا جس نے اپنی
علمی باتیں نہ لکھیں اس نے علم کو علم نہ جانا۔“

فوائد: یعنی علم کی حفاظت کا بہترین طریقہ اسے لکھ لینا ہے تو گویا جو جس چیز کو جتنی اہمیت دیتا
ہے اس کی حفاظت کی اتنی ہی فکر کرتا ہے۔ لہذا جسے بھولنے کا خدشہ ہو اور پھر لکھے نہ گویا اس کے ہاں اس علم کی
کوئی قدر نہیں۔

508۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ.....
بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا كَانَ يَقُولُ لِنَبِيِّهِ يَا
بَنِي قَيْدُوا هَذَا الْعِلْمَ. ❷

حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنے بیٹوں سے کہا کرتے تھے: ”اے
میرے بیٹو! اس علم کو مقید کر لو۔“

509۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مَهْدِيٍّ بْنِ مَيْمُونٍ.....
عَنْ سَلْمِ الْعُلَوِيِّ قَالَ رَأَيْتُ أَبَانَ
يَكْتُبُ عِنْدَ أَنَسٍ فِي سَبُورَةٍ. ❸

سلم علوی کہتے ہیں کہ میں نے ابان کو دیکھا کہ وہ انس
رضی اللہ عنہ کے پاس تختی لکھ رہے تھے۔

510۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ.....
عَنِ الْحَسَنِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا أُمَامَةَ
الْبَاهِلِيَّ عَنْ كِتَابِ الْعِلْمِ فَقَالَ لَا بَأْسَ
بِذَلِكَ. ❹

حسن بن جابر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ
سے علمی باتیں لکھنے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: ”اس
میں کوئی حرج نہیں ہے۔“

❶ صحیح أخرجه ابن عبد البر في جامع بيان العلم (417) والخطيب في تقييد العلم (ص: 109)

❷ حسن أخرجه الخطيب في تقييد العلم (ص: 97) والحاكم 106/1

❸ اسنادہ جید أخرجه الخطيب في تقييد العلم (ص: 109)

❹ صحیح أخرجه ابن عبد البر في جامع بيان العلم (285) وابوزرعہ في تاريخه (1726) والخطيب في تقييد العلم

511- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ عَنْ أَبِي مُجَلِّزٍ.....

عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْلٍ قَالَ كُنْتُ أَكْتُبُ مَا أَسْمَعُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَفَارِقَهُ أَتَيْتُهُ بِكِتَابِهِ فَقَرَأْتُهُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ لَهُ هَذَا سَمِعْتُ مِنْكَ قَالَ نَعَمْ. ①

بشیر بن نہیک بیان کرتے ہیں کہ جو بات میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنتا تھا وہ لکھ لیتا تھا۔ جب میں نے اس سے الگ ہونا چاہا تو اس کے پاس اپنی کتاب لے کر آیا اور اسے پڑھا اور میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: ”کیا یہ وہی ہے جو میں نے

آپ سے سنا؟“ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“

512- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ أَسْمَعُ مِنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ الْحَدِيثَ بِاللَّيْلِ فَأَكْتُبُهُ فِي وَاسِطَةِ الرَّحْلِ. ②

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں جو حدیث ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رات کو سنتا اسے کچاوے کے آگے لکھ لیتا۔

513- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَا يُرَغَّبُ فِي الْحَيَاةِ إِلَّا الصَّادِقَةُ وَالْوَهْطُ فَأَمَّا الصَّادِقَةُ فَصَحِيفَةٌ كَتَبْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَمَّا الْوَهْطُ فَأَرَضْتُ تَصَدَّقَ بِهَا عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَقُومُ عَلَيْهَا. ③

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ”مجھے زندگی کی رغبت صرف صادقہ اور وہظ دلاتی ہیں۔ صادقہ وہ صحیفہ ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن کر لکھا تھا اور وہظ ایک زمین ہے جو عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے صدقہ میں دی تھی۔ اور وہ اس کی دیکھ بھال کرتے تھے۔“

514- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ.....

أَبِي سُفْيَانَ عَنْ عَمِّهِ عَمْرٍو بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قِيدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ. ④

عمرو بن ابوسفیان کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا کہ عمرو بن خطاب رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے: ”علم کو لکھ کر مقید کرلو۔“

① صحیح اخرجہ ابوخیثمہ فی العلم (137) وابن ابی شیبہ 50/9 (6483)

② حسن اخرجہ الخطیب فی تقييد العلم (ص: 102)

③ ضعيف اخرجہ الخطیب فی تقييد العلم (ص: 84) وابن عبد البر فی جامع بيان العلم (394)

④ ضعيف اخرجہ ابن ابی شیبہ 49/9 (6478) وابن عبد البر فی جامع بيان العلم (394) والحاكم فی المستدرک

515- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ
 أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ الثَّقَفِيُّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قِيدُوا هَذَا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ ❶

”عبدالملک بن عبداللہ بن ابوسفیان ثقفی بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”علم کو لکھ کر محفوظ کر لو۔“

فوائد: کیونکہ قرآن کے بارے میں آتا ہے یہ بندھے اونٹ سے بھی زیادہ جلدی بھاگتا ہے اگر اس کی حفاظت نہ کی جائے (بخاری) یعنی سبھی علوم جن کا ذہن سے تعلق ہے سبھی اسی قبیل کے ہیں جب کہ ان کو مقید کرنے کا بہترین طریقہ لکھنا ہی ہے۔

516- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ
 حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ كُنْتُ أُسِيرُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ لَيْلًا وَكَانَ يُحَدِّثُنِي بِالْحَدِيثِ فَأَكْتُبُهُ فِي وَاسِطَةِ الرَّحْلِ حَتَّى أَصْبَحَ فَأَكْتُبُهُ ❷

عثمان بن حکیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ رات کے وقت مکہ کے راستے میں چلتا تھا وہ مجھے سے حدیث بیان کرتے تو میں اسے کچاوے کے آگے لکھ لیتا حتیٰ کہ صبح اسے میں نقل کر لیتا۔“

517- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ عَنْ يَعْقُوبَ الْقُمِّيِّ
 عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ أَكْتُبُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي صَحِيفَةٍ وَأَكْتُبُ فِي نَعْلِي ❸

جعفر بن ابومغیرہ بیان کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر نے کہا: ”میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس صحیفہ میں لکھتا تھا اور اپنی جوتی میں لکھتا تھا۔“

فوائد: درج ذیل اور آئندہ حدیث کے ضعف کی بنا پر ابن جبیر رضی اللہ عنہ سے جوتے پر لکھنا ثابت نہیں اگر ثابت مانا بھی جائے تو اس سے مراد اشارے ہوں گے جس طرح بندہ پوری تحریر یاد کر کے اس کے اشارے دے لیتا ہے سارا واقعہ بالتفصیل ذہن میں تازہ ہو جاتا ہے۔

❶ صحیح لغیرہ داری بیان میں اکیلے ہیں۔

❷ صحیح اخرجه ابن ابی شیبہ 51/9 (6485) وابن عبدالبر فی جامع بیان العلم (405)

❸ ضعیف اخرجه الخطیب فی تقييد العلم (ص: 102)

518- أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَنَدَلُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَنْزِيُّ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ أَبِي الْمُغِيرَةِ.....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ أَجْلِسُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَكْتُبُ فِي الصَّحِيفَةِ حَتَّى تَمْتَلِءَ ثُمَّ أَقْلِبُ نَعْلِي فَأَكْتُبُ فِي ظُهُورِهِمَا. ①

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ کر صحیفے میں لکھا کرتا تھا حتیٰ کہ وہ بھر جاتا پھر میں اپنے جوتے الٹا تو اس کی پشت پر لکھتا۔

519- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا فَضِيلٌ.....

عَنْ عُبَيْدِ الْمُكْتَبِ قَالَ رَأَيْتُهُمْ يَكْتُبُونَ التَّفْسِيرَ عِنْدَ مُجَاهِدٍ. ②

عبدالمکتب بیان کرتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو دیکھا وہ مجاہد کے پاس تفسیر لکھتے۔

520- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو وَكَيْعٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْشٍ قَالَ رَأَيْتُهُمْ يَكْتُبُونَ عِنْدَ الْبَرَاءِ بِأَطْرَافِ الْقَصَبِ عَلَى أَكْفِهِمْ. ③

عبداللہ بن حنش بیان کرتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو براء کے پاس دیکھا وہ سرکنڈے کی نوک کے ساتھ اپنی ہتھیلیوں پر لکھتے تھے۔

521- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ عَنْ هَارُونَ بْنِ.....

عَنْ ثَرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ بِحَدِيثٍ فَقُلْتُ أَكْتُبُهُ عَنْكَ قَالَ فَرَّخَصَ لِي وَلَمْ يَكْذُ. ④

عنترہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہ کوئی حدیث بیان کرتے تو میں کہتا: ”میں اسے آپ کی طرف سے لکھ لوں؟ تو وہ مجھے بہت مشکل سے اجازت دیتے۔“

522- أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ شَابُورٍ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي السَّائِبِ.....

عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيَوَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ

رجاء بن حیوۃ بیان کرتے ہیں کہ ہشام بن عبدالملک نے

① ضعیف اخرجہ الرمہرمزی فی المحدث الفاصل (347) والخطیب فی تقييد العلم (ص: 102)

② صحيح اخرجہ الخطیب فی تقييد العلم (ص: 105)

③ صحيح اخرجہ ابو خيثمه فی العلم (147) وابن ابی شيبه 51/9، (6489)

④ صحيح اخرجہ ابن ابی شيبه 55/9 (6503)

اپنے عامل (گورنر) کی طرف لکھا کہ وہ مجھ سے کوئی حدیث پوچھیں۔ رجاء کہتے ہیں: ”اگر میں نے اسے اپنے پاس لکھا نہ ہوتا تو میں اسے بھول گیا ہوتا۔“

كَتَبَ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ إِلَى عَامِلِهِ أَنْ يَسْأَلَنِي عَنْ حَدِيثٍ قَالَ رَجَاءٌ فَكُنْتُ قَدْ نَسِيتُهُ لَوْلَا أَنَّهُ كَانَ عِنْدِي مَكْتُوبًا. ①

523- أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ.....

ہشام بن غاز بیان کرتے ہیں کہ ”عطاء بن ابورباح سے مسائل پوچھے جاتے تھے جو وہ جواب دیتے ان کے سامنے وہ لکھ لیے جاتے۔“

أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَارِ قَالَ كَانَ يُسْأَلُ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِبَاحٍ وَيُكْتَبُ مَا يُجِيبُ فِيهِ بَيْنَ يَدَيْهِ. ②

524- أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنِ شَابُورٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي السَّائِبِ.....

سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے غلام نافع کو دیکھا کہ وہ اپنے علم کو بولتے اور ان کے سامنے وہ لکھا جاتا تھا۔“

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى أَنَّهُ رَأَى نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يُمْلِي عِلْمَهُ وَيُكْتَبُ بَيْنَ يَدَيْهِ. ③

525- أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ.....

مبارک بن سعید بیان کرتے ہیں کہ: ”ابوسفیان رات کو دیوار پر حدیث لکھتے تھے جب صبح ہوتی اسے لکھ لیتے پھر اسے کھرچ ڈالتے۔“

حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ كَانَ سُفْيَانُ يَكْتُبُ الْحَدِيثَ بِاللَّيْلِ فِي الْحَائِطِ فَإِذَا أَصْبَحَ نَسَخَهُ ثُمَّ حَقَّهُ. ④

526- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا أَبُو غِفَارٍ الْمُثَنَّى بْنُ سَعْدِ الطَّائِي.....

عمون بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز سے کہا: ”رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے

حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي فُلَانٌ

① صحیح اخرجہ ابوزرعہ فی تاریخہ (793) والخطیب فی تقييد العلم (ص: 108)

② صحیح دارمی بیان میں اکیلے ہیں۔

③ صحیح اخرجہ ابوزرعہ فی تاریخہ (792)

④ صحیح دارمی بیان میں مفرد ہیں۔

فلاں نے مجھ سے حدیث بیان کی۔“ عمر نے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو میں نے کہا: اس نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شرم اور پرہیزگاری اور زبان کی رکاوٹ نہ کہ دل کی رکاوٹ اور سمجھ ایمان سے ہے اور یہ چیزیں ان باتوں میں سے ہیں جن سے آخرت میں زیادتی اور دنیا میں کمی ہوتی ہے۔ اور بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن سے آخرت میں زیادتی ہوتی ہے اور دنیا سے کمی ہوتی ہے اور بدزبانی اور برائی اور بخلی یہ نفاق سے ہیں اور یہ ان چیزوں سے ہیں جن سے دنیا سے زیادتی ہوتی ہے اور آخرت میں کمی ہوتی ہے اور بہت زیادہ چیزیں ایسی ہیں جن سے آخرت میں کمی ہوتی ہے۔

رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَعَرَفَهُ عُمَرُ قُلْتُ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْحَيَاءَ وَالْعَفَافَ وَالْعِيَّ عَى اللِّسَانِ لَا عِيَّ الْقَلْبِ وَالْفَقْهَ مِنَ الْإِيمَانِ وَهَنْ مِمَّا يَزِدُّنَ فِي الْآخِرَةِ وَيُنْقِصُنَ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا يَزِدُّنَ فِي الْآخِرَةِ أَكْثَرُ وَإِنَّ الْبَذَاءَ وَالْجَفَاءَ وَالشُّحَّ مِنَ النِّفَاقِ وَهَنْ مِمَّا يَزِدُّنَ فِي الدُّنْيَا وَيُنْقِصُنَ فِي الْآخِرَةِ وَمَا يُنْقِصُنَ فِي الْآخِرَةِ أَكْثَرُ. ❶

فوائد: معلوم ہوا کہ شرم و حیا اور پرہیزگاری و سکوت دنیا میں اگرچہ ان میں قلیل سا نقصان ہو سکتا ہے۔ کہ آپ کی شرافت کا ناجائز فائدہ اٹھالیا جائے لیکن ان کا اخروی فائدہ زیادہ ہے اور اسی طرح زبان آوری دھوکہ دہی، کمینگی سے اگرچہ دنیا میں تھوڑا فائدہ مل لیکن اس کا اخروی نقصان انتہائی زیادہ ہے جب کہ حقیقت فائدہ یا نقصان ہوتا وہی ہے جو مقدر میں لکھا جا چکا ہے بس ذرا دل کو تسلی دینے والی بات ہے۔

527- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ.....

ابو قلابہ کہتے ہیں کہ: ”عمر بن عبد العزیز ظہر کی نماز کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے اور ان کے پاس کاغذ تھا۔ پھر عصر کی نماز کے وقت ہمارے پاس آئے اور وہ کاغذ ان کے پاس ہی تھا۔ میں نے ان سے کہا: ”اے امیر المؤمنین! یہ کیا لکھا ہوا ہے؟“ انہوں نے کہا: ”یہ ایک حدیث ہے جو مجھ سے عون بن عبد اللہ نے بیان کی تو مجھے اچھی لگی اور میں نے اسے لکھ لیا تو اس (کاغذ) میں یہی حدیث تھی۔“

قَالَ أَبُو قَلَابَةَ خَرَجَ عَلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ وَمَعَهُ قُرْطَاسٌ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا لِصَلَاةِ الْعَصْرِ وَهُوَ مَعَهُ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هَذَا الْكِتَابُ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَدَّثَنِي بِهِ عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَأَعْجَبَنِي فَكَتَبْتُهُ فَإِذَا فِيهِ هَذَا الْحَدِيثُ. ❷

528- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا مَسْعُودٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَرَوَةَ.....

عَنْ شُرَحْبِيلَ أَبِي سَعْدٍ قَالَ دَعَا الْحَسَنُ بَنِيهِ وَبَنِي أَخِيهِ فَقَالَ يَا بَنِيَّ وَبَنِي أَخِي إِنَّكُمْ صِفَارُ قَوْمٍ يُوشِكُ أَنْ تَكُونُوا كِبَارَ آخِرِينَ فَتَعَلَّمُوا الْعِلْمَ فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ أَنْ يَرْوِيَهُ أَوْ قَالَ يَحْفَظُهُ فَلْيَكْتُبْهُ وَلْيَضَعْهُ فِي بَيْتِهِ. ①

شرجیل بن سعد بیان کرتے ہیں کہ حسن نے اپنے بیٹوں اور اپنے بھائی کے بیٹوں کو بلایا اور کہا: ”اے میرے بیٹو اور بھتیجیو! تم لوگوں میں چھوٹے ہو قریب ہے کہ (بعد والوں) میں بڑے ہو جاؤ، تم علم سیکھو۔ اور تم میں سے جس سے علمی باتیں روایت نہ ہو سکیں یا انہوں نے کہا یا نہ ہو سکیں تو وہ اسے لکھ لے اور اسے اپنے گھر میں رکھ لے۔“

فوائد:..... آج کا بچہ کل کا بزرگ ہے لہذا جو آج سیکھے گا وہی کل سکھائے گا اس لیے اس عمر کو ہرگز

ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

[44]..... بَابُ مَنْ سَنَّ سُنَّةَ حَسَنَةٍ أَوْ سَيِّئَةٍ

جو شخص برائیا اچھا طریقہ جاری کرے

529- أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ شَقِيقٍ.....

عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَنَّ سُنَّةَ حَسَنَةٍ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ سُنَّةَ سَيِّئَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ وَزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أُوزَارِهِ شَيْءٌ. ②

جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اچھا طریقہ جاری کرے اس کے بعد اس پر عمل کیا جائے تو اس شخص کے لئے اس طریقہ پر عمل کرنے والوں کو برابر اجر ہوگا اور کرنے والے کے اجر سے کچھ کم نہ ہوگا۔ اور جو شخص برا طریقہ جاری کرے تو اس کے لئے اس پر عمل کرنے والوں کے برابر گناہ ہوگا اور عمل کرنے والے کے گناہ سے کچھ کم نہ کیا جائے گا۔“

فوائد:..... یہ اہل خیر کے حق میں ایک بہترین تحفہ جب کہ اہل شر کے لیے بدترین وعید ہے۔ اس

لیے بندے کو خیر کی کنجی کے ساتھ خیر کا دروازہ کھولنا چاہیے تاکہ یہ خیر کے خزانوں سے دولت پاتا رہے۔ ”مسلم“

① ضعیف اخرجہ الخطیب فی تقييد العلم (ص: 91)

② صحيح اخرجہ مسلم، كتاب العلم، باب: من سن سنة حسنة أو سيئة (6741) وابن ماجه في المقدمة، باب من سنة حسنة أو سيئة (203)

میں جس نے خیر پر رہنمائی کی اس کے لیے عمل کرنے والے جتنا اجر ہے۔ اور اسی طرح شرکی کنجی بننے والے کی بربادی کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ جیسا کہ ابن آدم قاتیل کے بارے میں آتا ہے دنیا میں جو بھی کوئی ظلماً قتل ہوتا ہے تو اس کے گناہ کا ایک حصہ قاتیل کے حصے آتا ہے (بخاری) لہذا ایسے گناہ جن کے جاری ہو جانے کا خدشہ مثلاً الثامہ ڈال دینا وغیرہ ان سے حد درجہ احتیاط کرنی چاہیے۔

530- أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ مَوْلَى الْحُرَقَةِ عَنْ أَبِيهِ.....

ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ہدایت کی طرف بلائے۔ تو اسے ان لوگوں کے عمل کے برابر ثواب ہوگا جنہوں نے اس کی پیروی کی اور ان لوگوں کے ثواب سے اللہ کچھ کمی نہیں کرے گا اور جو شخص گمراہی کی طرف بلائے اس پر لوگوں کے گناہوں کے برابر گناہ ہوگا اور لوگوں کے گناہ سے کچھ کمی نہ کی جائے گی۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورٍ مَنْ اتَّبَعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا. ❶

فوائد:..... اس سے داعی الی اللہ کے اجر کی عظمت اور داعی الی الشر کی بد بختی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے

531- أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ يَعْنِي ابْنَ صُبَيْحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِيِّ.....

جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور لوگوں کو صدقہ کی رغبت دلائی تو انہوں نے دیر کی حتی کہ آپ کے چہرے پر غضب کے آثار ظاہر ہوئے پھر انصار میں سے ایک آدمی تھیلی لایا۔ تو لوگ بھی پیچھے آنے لگے حتی کہ آپ ﷺ کے چہرے پر خوشی دیکھی گئی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی اچھا طریقہ

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَبْطَنُوا حَتَّى بَانَ لِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ بِصُرَّةٍ فَتَابَعَ النَّاسَ حَتَّى رَأَى لِي وَجْهِهِ السُّرُورَ فَقَالَ مَنْ سَنَّ سُنَّةَ حَسَنَةٍ

جاری کرے اس کو ان لوگوں کے برابر ثواب ہوگا جنہوں نے اس پر عمل کیا اور ان کے ثواب سے کچھ کمی نہ ہوگی۔ اور جو کوئی برا طریقہ جاری کرے گا اسے لوگوں کے اعمال کے برابر گناہ ہوگا جنہوں نے اس کی پیروی کی اور ان کے گناہ سے کچھ کمی نہ ہوگی۔“

كَانَ لَهُ أَجْرُهُ وَمِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهُ وَمِثْلُ وَزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ. ❶

فوائد: معلوم ہوا جب کوئی اجتماعی نیکی کا کام شروع ہونے لگے تو سب سے پہلے شروع کرنے کی کوشش کرنی چاہیے کیونکہ اس سے بندہ بلا مشقت ایک عظیم اجر کا مستحق قرار پا جاتا ہے۔

532- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ هُوَ ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ
حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَنَا أَعْظَمُكُمْ أَجْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِأَنِّي أُجْرِي وَمِثْلُ أَجْرِ مَنْ اتَّبَعَنِي. ❷

حسان بن عطیہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے قیامت کے دن تم سب سے زیادہ اجر ملے گا کیونکہ میرے لئے میرا ثواب بھی ہوگا اور اس شخص کی مانند ثواب بھی ہوگا جس نے میری پیروی کی۔“

فوائد: اس سے پتہ چلتا ہے کہ راہنما کس قدر جزیل اجر کا مالک بنتا ہے کہ اس کے پیروکار کبھی بھی اس داعی کی عظمت کو نہیں پاسکتے۔

533- أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ بِشْرِ
عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ دَعَا إِلَى أَمْرٍ وَلَوْ دَعَا رَجُلٌ رَجُلًا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَوْقُوفًا بِهِ لَا زِمًا بِنَارِهِ ثُمَّ قَرَأَ وَقَفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ. ❸

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی کو برائی کی دعوت دے اگرچہ ایک ہی آدمی ہو تو قیامت کے دن اس کی وجہ سے روکا جائے گا۔ اور وہ اس کی پشت پر چمٹا ہوگا۔“ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ”ان کو کھڑا کرو ان سے سوال کیا جائے گا۔“ (الصف: ۲۴)

فوائد: یعنی بندہ اگر کسی ایک شخص کی بھی گمراہی کا سبب بن گیا تو اس کے اپنے اعمال اسے چھڑا

❶ صحیح اخرجہ اللالكائي في شرح اصول اعتقاد اهل السنة (5)

❷ مرسل، ضعیف داری بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

❸ اسنادہ ضعیف لیکن اس کے شواہد بھی موجود ہیں۔ ترمذی کتاب التفسیر باب: ومن سورة الصافات (3226) والحاكم

نہیں سکیں گے۔ نیز اس سے فتویٰ میں احتیاط کا بھی درس ملتا ہے۔

534۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ.....

ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ”چار چیزیں جو آدمی کو اس کی موت کے بعد دی جاتی ہیں اس کی تہائی مال جبکہ اس میں اللہ کی فرمانبرداری کرنے والا ہو۔ اور نیک اولاد جو اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے دعائیں کرے اور اچھا طریقہ جسے اس نے لوگوں کے درمیان جاری کیا اور اس کی موت کے بعد اس پر عمل کیا گیا۔ اور سو آدمی جب ایک آدمی کے لئے سفارش کریں تو ان کی سفارش ان کے متعلق قبول کی جاتی ہے۔“

فوائد:..... کوئی بھی نیکی کا کام کہ میت اس کے اجرا کا سبب بنی ہو اس کا ثواب اسے بعد میں بھی پہنچتا رہتا ہے۔ جیسے مسلم وغیرہ میں تین چیزوں کا ذکر ہے: (۱) صدقہ جاریہ (۲) لوگوں کے لیے مفید علم (۳) نیک لڑکا۔ لہذا ولد صالح سنت حسنة جو کہ مذکورہ حدیث میں ہیں ان کا اسی قبیل سے تعلق ہے۔ جب کہ اس سے ہٹ کر بھی کچھ امور میت کے لیے نافع ہوتے ہیں جن میں سے دو کا مزید ذکر اس حدیث میں ہے (۴) تہائی مال صدقہ کا ثواب جب زندگی میں مرنے والا اس کو حلال طریقے سے کما کر اس میں اللہ کے حقوق کا پاس کرتا رہا ہو۔ (۵) 100 مکمل یا اس سے کثرت مراد ہو سکتی ہے کیونکہ مسلم کی حدیث میں 40 کا عدد بھی آیا ہے۔ موصد بندے اس کے لیے سفارش کریں تو وہ بھی اس کے لیے نافع ثابت ہوتی ہے۔ نیز آج کل کئی لوگوں نے ایصالِ ثواب کے خود ساختہ انداز تراشے ہیں وہ صرف لوگوں کا مال ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ (واللہ اعلم)

[45]..... بَابُ مَنْ كَرِهَ الشُّهُرَةَ وَالْمَعْرِفَةَ

شہرت اور تعریف کو برا سمجھنے والے شخص کا بیان

535۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ.....

عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ جَهَدْنَا بِإِبْرَاهِيمَ الْأَعْمَشِ سَ مَرُوى هَ كَہ انہوں نے کہا: ”ہم نے بہت

حَتَّى أَنْ نُجْلِسَهُ إِلَى سَارِيَةِ فَأَبَى. ❶
کوشش کی کہ ابراہیم کو ستون کے ساتھ ٹیک لگا کر بٹھائیں
تو انہوں نے انکار کر دیا۔“

فوائد:..... اس میں چونکہ تکبر کا شائبہ ہوتا ہے نیز ساری مجلس میں ایک بندہ ٹیک لگائے بیٹھا ہو تو یہ
اتیاز کا باعث بنتا ہے غالباً اسی لیے وہ ممتاز ہونے کو ناپسند کرتے تھے۔ (واللہ اعلم)

536- أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ.....

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ
مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم ستون کے ساتھ ٹیک
أَنْ يَسْتَبْدَ إِلَى السَّارِيَةِ. ❷
لگانے کو برا سمجھتے تھے۔

537- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ.....

عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ كَانَ إِبْرَاهِيمُ لَا يَتَّبِعُ
مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم کوئی حدیث پہلے شروع
الْحَدِيثِ حَتَّى يُسْأَلَ. ❸
نہیں کرتے تھے حتیٰ کہ ان سے پوچھی جائے۔

فوائد:..... یعنی پوچھنے پر جواب دیتے نہ کہ توجہ حاصل کرنے کے لیے خود ہی بیان کرنا شروع

کر دیتے۔

538- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ.....

عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ كَانَ الْحَارِثُ بْنُ قَيْسٍ
خِثْمہ کہتے ہیں کہ: ”حارث بن قیس جعفی عبد اللہ کے
الْجُعْفِيُّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ
ساتھیوں میں سے تھے۔ اور وہ لوگوں کو بہت پسند تھے ان
وَكُنَّا نُوا مُعْجِبِينَ بِهِ فَكَانَ يَجْلِسُ إِلَيْهِ
کے پاس ایک دو آدمی بیٹھ جاتے اور وہ ان سے باتیں
الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ فَيَحْدِثُهُمَا فَيَاذَا
کرتے۔ جب لوگ زیادہ ہو جاتے تو وہ کھڑے ہو جاتے
كَثُرُوا قَامَ وَتَرَكَهُمْ. ❹
اور ان کو چھوڑ دیتے۔“

فوائد:..... جتنا جگمگا زیادہ ہوگا اتنی ہی شہرت و پہچان زیادہ ہوگی لہذا حارث اس سے بچنے کے لیے

تنہائی و عاجزی اختیار کرتے۔

539- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ.....

❶ صحیح اخرجہ ابوزرعہ فی تاریخہ (1997) وابن ابی شیبہ 109/9 (6680)

❷ صحیح اخرجہ ابن سعد 190/6

❸ صحیح تہذیب المرئی 273/5 معلقاً

❹ صحیح تہذیب المرئی 273/5 معلقاً

ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ علقمہ نے کہا جس وقت عبد اللہ نے وفات پائی ان سے کہا گیا اگر آپ بیٹھ جاتے تو لوگوں کو حدیث پڑھاتے۔ انہوں نے کہا: ”کیا تم چاہتے ہو کہ لوگ میرے پیچھے چلیں؟“

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قِيلَ لَهُ حِيْنَ مَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ قَعَدْتَ فَعَلَّمْتَ النَّاسَ السُّنَّةَ فَقَالَ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ يُوْطَا عَقِبِي. ①

540- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ هَارُونَ بْنَ عَنَتْرَةَ.....

سلیم بن حنظلہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ: ”ہم ابی بن کعب کے پاس آئے تاکہ ہم ان سے باتیں کریں جب وہ کھڑے ہو گئے تو ہم بھی کھڑے ہو گئے اور ان کے پیچھے چلنے لگے۔“ عمر نے ہمیں پہچان لیا اور ان کے پیچھے جا کر کوڑے سے مارا۔ راوی کہتا ہے: انہوں نے اپنے ہاتھوں سے اسے روک دیا اور انہوں نے کہا: ”اے امیر المؤمنین! ہم نے کیا کیا ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”کیا تم نہیں دیکھتے کہ جو متبوع کے لئے فتنہ ہے وہ تابع کے لئے ذلت۔“

عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ أَتَيْنَا أَبِيَّ بْنَ كَعْبٍ لِنَتَحَدَّثَ إِلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ قُمْنَا وَنَحْنُ نَمْشِي خَلْفَهُ فَرَهَقْنَا عَمْرُ فَتَبِعَهُ فَضْرَبَهُ عُمَرُ بِالذَّرَّةِ قَالَ فَاتَّقَاهُ بِذِرَاعِيهِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا نَصْنَعُ قَالَ أَوْ مَا تَرَى فِتْنَةً لِّلْمَتْبُوعِ مَذَلَّةٌ لِّلتَّابِعِ. ②

فوائد: یعنی پیروی کرنے والے کے دل میں اپنی حقارت ہوتی ہے جب کہ متبوع قائد کے لیے یہ چیز آزمائش کا سبب بن جاتی ہے کہ لوگ اس کے پیچھے پیچھے پھریں جو کہ بسا اوقات قائد کی بے اعتدالیوں کا سبب بن جاتی ہے مثلاً تکبر و دکھلاوہ وغیرہ۔

541- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ.....

منصور بیان کرتے ہیں کہ لوگ اس بات کو برا سمجھتے تھے کہ ان کے پیچھے چلا جائے۔

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانُوا يَكْرَهُوْنَ اَنْ تُوْطَا اَعْقَابُهُمْ. ③

فوائد: سیرت طیبہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے عموماً آگے چلا کرتے تھے۔

① صحیح أخرجه ابن سعد 60/6

② صحیح ابن ابی شیبہ 20/9 (6366) والبیہقی، کتاب الزهد الكبير (303)

③ صحیح العلم لأبی خيثمه (158) وابن ابی شیبہ 642/80 (5864)

542- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ.....

بسطام بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ محمد بن سیرین کے ساتھ جب کوئی آدمی چلتا تو وہ کھڑے ہو جاتے اور کہتے: ”کیا تجھے کوئی ضرورت ہے؟“ اگر اسے ضرورت ہوتی تو وہ اسے پورا کر دیتے۔ اور اگر وہ ان کے ساتھ دوبارہ چلتا تو پھر کھڑے ہو جاتے اور کہتے: ”کیا تجھے کوئی ضرورت ہے؟“

عَنْ بَسْطَامِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ إِذَا مَشَى مَعَ الرَّجُلِ قَامَ فَقَالَ أَلَيْكَ حَاجَةٌ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَضَاهَا وَإِنْ عَادَ يَمْشِي مَعَهُ قَامَ فَقَالَ أَلَيْكَ حَاجَةٌ ①

فوائد:..... معلوم ہوا بلا وجہ علما کے تعظیم کے لیے ساتھ چلنا غلط ہے جو کہ علماء کے فتنے اس کی ذلت

کا باعث ہوتا لہذا علماء کو بھی عوام کو ٹوک دینا چاہیے۔

543- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ.....

حمزہ بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”تم اس سے بچو کہ لوگ تمہارے پیچھے چلیں۔“

عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِيَّاكُمْ أَنْ تَوَطَّأَ أَغْقَابُكُمْ ②

544- أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

یثم بیان کرتے ہیں عاصم بن ضمرہ نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ سعید بن جبیر کے پیچھے چل رہے ہیں اور اس نے کہا میرا خیال ہے کہ انہوں نے ان کو روک دیا۔ اور انہوں نے کہا کہ ”تمہارا اس طرح کرنا یا تمہارا اس طرح چلنا تابع کے لئے ذلت اور متبوع کے لئے فتنہ ہے۔“

عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ أَنَّهُ رَأَى أَنَسًا يَتَّبِعُونَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ فَأَرَاهُ قَالَ نَهَاهُمْ وَقَالَ إِنَّ صَنِيعَكُمْ هَذَا أَوْ مَشِيَكُمْ هَذَا مَذَلَّةٌ لِلتَّابِعِ وَفِتْنَةٌ لِلْمَتَّبِعِ.

545- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ أَسْوَدَ.....

ابن عون کہتے ہیں کہ میں نے مکان بنانے کے متعلق محمد سے مشورہ لیا میں ”الکلاء“ مقام پر اپنا مکان بنانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے مجھے دیا اور کہا: ”جب تو بنیاد ڈالنے

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ شَاوَرْتُ مُحَمَّدًا فِي بِنَاءِ أَرْدُكْ أَنْ أُبْنِيَهُ فِي الْكَلَاءِ قَالَ فَأَشَارَ عَلَيَّ وَقَالَ إِذَا أَرَدْتَ أُسَاسَ

① صحیح داری بیان میں منفرد ہیں۔

② ضعیف البوزہ ميمون الاغور ضعیف ہے اور داری بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

کا ارادہ کرے تو مجھے اطلاع دینا حتیٰ کہ میں تیرے ساتھ جاؤں۔“ ابن عون کہتے ہیں کہ میں ان کے پاس آیا تو اس وقت ہم چلنے لگے تو ایک آدمی آیا وہ بھی ان کے ساتھ چلنے لگا وہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا: ”کیا تجھے کوئی ضرورت ہے؟“ انہوں نے کہا: ”اگر نہیں تو پھر جاؤ۔“ پھر میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے: ”تم بھی جاؤ۔“ ابن عون کہتے ہیں: ”میں گیا حتیٰ کہ میں نے راستہ بدل لیا۔“

الْبِنَاءُ لَأَذِنِي حَتَّى أَجِيءَ مَعَكَ قَالَ فَأَتَيْتُهُ قَالَ فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَمْشِي إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَمَشَى مَعَهُ فَقَامَ فَقَالَ أَلَيْكَ حَاجَةٌ قَالَ لَا قَالَ أَمَا لَا فَادْهَبْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ أَنْتَ أَيْضًا فَادْهَبْ قَالَ فَادْهَبْتُ حَتَّى خَالَفْتُ الطَّرِيقَ. ❶

فوائد: معلوم ہوا بلا وجہ علما کے تعظیم کے لیے ساتھ چلنا غلط ہے جو کہ علماء کے فتنے اس کی ذلت

کا باعث ہوتا لہذا علماء کو بھی عوام کو ٹوک دینا چاہیے۔

546- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ.....

عن نُسَيْرٍ أَنَّ الرَّبِيعَ كَانَ إِذَا أَتَوْهُ يَقُولُ أُعَوِّذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّكُمْ يَعْنِي أَصْحَابَهُ. ❷

نسیر بیان کرتے ہیں کہ ربیع کے پاس جب لوگ آتے تو وہ کہتے: ”میں تمہارے برے کاموں سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔“ یعنی اپنے ساتھیوں سے کہتے۔

فوائد: علم کی اس قدر فضیلتوں کے باوجود کفاف کی خواہش کرنا اس سے پتہ چلتا ہے کہ ائمہ علمی پھسلاہٹ یا اس میں غلطی کو کس قدر اہمیت دیتے تھے کہ وہ فضیلت کے ثواب کی بجائے غلطی کے عذاب سے زیادہ خوفزدہ رہتے تھے۔ کیونکہ کہاوت ”زَلَّ الْعَالِمُ زَلَّ الْعَالَمُ“ عالم کی پھسلاہٹ جہاں کی پھسلاہٹ ہے۔ عالم کی گمراہی دنیا کی گمراہی کا سبب بنتی ہے۔

547- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ رَجَاءِ الْأَنْصَارِيِّ.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ خَبَّابِ بْنِ الْأَرْتِ فَاجْتَمَعَ إِلَيْهِ أَصْحَابُهُ وَهُوَ سَاكِتٌ فَقِيلَ لَهُ أَلَا

عبدالرحمن بن بشر بیان کرتے ہیں کہ ہم خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ تو ان کے پاس ان کے ساتھی جمع ہو گئے اور وہ خاموش تھے ان سے کہا گیا: ”تم اپنے

تُحَدِّثُ أَصْحَابَكَ قَالَ أَخَافُ أَنْ أَقُولَ لَهُمْ مَا لَا أَفْعَلُ. ①
ساتھیوں سے باتیں کیوں نہیں کرتے؟“ انہوں نے کہا:
”میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ میں انہیں وہ بات کہہ
دوں جو میں خود نہیں کرتا۔“

548- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ.....

عَنْ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ
وَدِدْتُ أَنِّي نَجَوْتُ مِنْ عَمَلِي كَفَافًا لَا
لِي وَلَا عَلَيَّ. ②
صالح بیان کرتے ہیں کہ میں نے شعبی سے سنا انہوں نے
کہا: ”میری خواہش ہے کہ میں علم سے برابر ہو کر نجات
پاؤں میرا نہ نفع ہو اور نہ نقصان۔“

549- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ.....

عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ
يَمْشِي وَنَاسٌ يَطْشُونَ عَقِبَهُ فَقَالَ لَا
تَطْشُوا عَقِبِي فَوَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أُغْلِقُ
عَلَيْهِ بَابِي مَا تَبِعَنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ. ③
حسن بیان کرتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ چل رہے تھے اور
لوگ ان کے پیچھے چل رہے تھے تو انہوں نے کہا: ”میرے
پیچھے نہ چلو اللہ کی قسم! اگر تم جان لو کہ جو میں تم پر دروازے
بند کر دوں گا تو تم میں سے کوئی آدمی بھی میرے پیچھے نہ
آئے۔“

فوائد: اس میں آپ کی کس نفسی کا بیان ہے کہ اس قدر جلیل القدر صحابی بھی نیکی کے گھمنڈ میں

بتلا ہونے کی بجائے اپنے آپ کو حقیر خیال کرتے تھے۔

550- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ.....

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ فِتْنَةٌ
لِلْمُتَّبِعِ مَذَلَّةٌ لِلتَّابِعِ. ④
مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر نے کہا: ”جو متبوع
کے لئے فتنہ ہے وہ تابع کے لئے ذلت ہے۔“

551- أَخْبَرَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ.....

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أُمِّیِّ قَالَ مَشَوْا
خَلْفَ عَلِيٍّ فَقَالَ عَنِّي خَفَقَ نِعَالُكُمْ
سفیان بیان کرتے ہیں کہ امی نے کہا: ”لوگ علی کے پیچھے
چلے تو علی نے کہا: ”تم اپنی جوتیوں کی آواز مجھ سے دور

① حسن ان شاء الله العلم لأبي خيثمه (16)

② صحيح المعرفة للقسوى (592/2) والجامعه لابن عبد البر (1726)

③ منقطع، ضعيف أخرجه ابن أبي شيبة (6365) 20/9

④ حسن لغیره، دیکھئے، (544)

فَإِنَّهَا مُفْسِدَةٌ لِّقُلُوبِ نَوَاسِي الرِّجَالِ ❶
 کرو، کیونکہ اس سے بے وقوف لوگوں کے دل بگڑ جاتے ہیں۔“

فوائد:..... یعنی دلوں میں تکبر و نخوت پیدا ہو جاتی ہے۔

552- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ.....

عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ
 الْحَسَنَ يَقُولُ إِنَّ خَفَقَ النَّعَالِ حَوْلَ
 الرِّجَالِ قُلَّ مَا يَلْبَثُ الْحَمَقَى. ❷
 یزید بن حازم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حسن کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”لوگوں کے گرد جوتیوں کی آواز بے وقوفوں علم میں آگے بڑھنے سے پیچھے کر دیتا ہے۔“

553- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُكْتَبُ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ هُوَ ابْنُ مَالِكٍ.....

حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ إِذَا
 جَلَسَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ أَوْ الرَّجُلَانِ قَامَ
 فَتَنَحَّى. ❸
 لیث بیان کرتے ہیں کہ طاؤس کے پاس جب ایک دو آدمی بیٹھ جاتے تو وہ اٹھ جاتے اور علیحدہ ہو جاتے۔

554- أَخْبَرَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَرِيحٍ.....

عَنْ أَبِي بَرزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ عُمْرِهِ فِيمَا
 أَفْنَاهُ وَعَنْ عِلْمِهِ مَا فَعَلَ بِهِ وَعَنْ مَالِهِ
 مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ وَعَنْ
 جِسْمِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ. ❹
 ابو برزہ رضی اللہ عنہ اسلمی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن کسی انسان کے قدم نہیں ہلکیں گے حتیٰ کہ اس شخص کی عمر کے متعلق سوال ہو گا کہ اس نے اسے کہاں گزاری؟ اور اس کے علم کے متعلق پوچھا جائے گا کہ اس نے کتنا عمل کیا؟ اور اس کے مال کے متعلق سوال ہو گا کہ اسے کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اور اس کے جسم کے متعلق کہ کس چیز نے اسے بوڑھا کیا؟“

فوائد:..... سوال تو بہت سے ہوں گے لیکن ان میں سے ان چار کو خصوصی اہمیت حاصل ہونے کی

❶ صحیح ابن عبد البر نے اپنی جامع میں اسے معلقاً بیان کیا ہے۔ (899)

❷ صحیح الجامع للخطیب (934) وابن سعد : 122/1/7

❸ ضعیف لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے۔

❹ صحیح أخرجه الطبرانی فی الاوسط : 105/3 (2212) نیز آئندہ دیکھئے۔

وجہ سے خصوصاً ذکر کیا گیا ہے۔ خاص طور پر علم کے ذکر سے معلوم ہوا کہ علم برائے علم کی بجائے علم برائے عمل حقیقی نافع ہے ورنہ بلا عمل یہ بوجھ ہے قرآن میں اہل کتاب کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿مَثَلُ الَّذِينَ حُمِلُوا التَّوْرَةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْجَمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا﴾ (الجمعه: 5) کہ اہل توراۃ علم دیے جانے کے بعد بھی جب اس پر عمل پیرا نہ ہوئے تو ان کی مثال گدھے کی مثال ہے جو بوجھ اٹھائے ہوئے ہو۔

555- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ رَاشِدٍ حَدَّثَنِي قُلَانُ الْعُرَيْنِيُّ.....

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَا يَدْعُ اللَّهُ الْعِبَادَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ حَتَّى يَسْأَلَهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ عَمَّا أَفْنَوْا فِيهِ أَعْمَارَهُمْ وَعَمَّا أَبْلَوْا فِيهِ أَجْسَادَهُمْ وَعَمَّا كَسَبُوا فِيمَا أَنْفَقُوا وَعَمَّا عَمِلُوا فِيمَا عَمِلُوا. ①

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندے کو نہیں چھوڑے گا جس دن لوگ رب العالمین کے لئے کھڑے ہوں گے حتیٰ کہ ان سے چار چیزوں کے متعلق پوچھ لے۔ کہ لوگوں نے اپنی زندگیاں کہاں صرف کیں؟ اور کس چیز میں انہوں نے اپنے جسموں کو بوڑھا کیا؟ اور کہاں سے انہوں نے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اور اس علم پر کہاں تک عمل کیا؟

556- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الصَّنَابَحِيِّ.....

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَا تَزُولُ قَدَمًا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعٍ عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ جَسَدِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا وَضَعَهُ وَعَنْ عِلْمِهِ مَاذَا عَمِلَ فِيهِ. ②

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: ”قیامت کے دن انسان کے قدم نہیں ہلیں گے حتیٰ کہ چار چیزوں کے متعلق سوال ہو اس کی عمر کے متعلق کہ اسے کہاں صرف کیا؟ اور یہ کہ اس نے اپنا جسم کہاں بوسیدہ کیا؟ اور اس کے مال کے متعلق کہ اسے کہاں سے کمایا اور کیسے خرچ کیا؟ اور اس کے علم کے متعلق کہ کہاں تک اس نے عمل کیا؟“

① ضعیف اس میں جہالت ہے۔

② صحیح أخرجه البزار (3437) والخطيب في الاقتضاء (2) تاريخ بغداد (11/441-442)

557- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ.....

عَنْ يُسَيْفٍ قَالَ قَالَ لِي طَاوُسٌ مَا
تَعَلَّمْتَ فَتَعَلَّمْ لِنَفْسِكَ فَإِنَّ النَّاسَ قَدْ
ذَهَبَتْ مِنْهُمْ الْأَمَانَةُ. ❶

لیٹ کہتے ہیں کہ مجھے طاؤس نے کہا: ”تم جو علم بھی حاصل
کرو اپنے نفس کے لئے حاصل کرو۔ کیونکہ لوگوں سے
امانتیں جاتی رہیں۔“

فوائد:..... ان سے امانتیں جاتی رہیں مراد وہ اب دیئے جانے کے قابل نہیں رہے علم کو صرف خود
عمل کے لیے حاصل کرو۔

558- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ.....

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ
أُذِرْتُ النَّاسَ وَالنَّاسُ إِذَا نَسَلَتْ
لَمْ يُعْرِفْ مِنْ قَبْلِ مَنْطِقِهِ وَلَكِنْ يُعْرِفُ
مِنْ قَبْلِ عَمَلِهِ فَذَلِكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ. ❷

عمارة بن مهران کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ”میں نے لوگوں
کو اس حالت میں پایا کہ عابد جب عبادت کرتا تھا تو اپنے
کلام کی وجہ سے نہیں پہچانا جاتا تھا بلکہ اپنے علم کی وجہ سے
پہچانا جاتا تھا۔ اور وہی فائدہ مند علم ہے۔“

فوائد:..... جس طرح عابد کا پتہ کلام کی بجائے اس کے عمل سے لگتا ہے اسی طرح مفید علم وہ ہے جس
کا پتہ عمل سے لگے نہ کہ زبان سے یعنی عالم کا عمل اس کے علم کی گواہی دے تو ایسے عالم کا علم اس کے نافع ہوگا۔

[46]..... بَابُ الْبَلَاغِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَعْلِيمِ السُّنَنِ

رسول اللہ ﷺ سے سن کر لوگوں تک پہنچانے اور حدیث پڑھانے کا بیان

559- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ قَالَ سَمِعْتُ.....

عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً
وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ
وَمَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ
مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. ❸

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ
سے سنا وہ کہہ رہے تھے: ”میری طرف سے پہنچا دو اگرچہ
ایک آیت ہی کیوں نہ ہو اور بنی اسرائیل سے بیان کرو کوئی
حرج نہیں اور جو کوئی مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے
اسے اپنا ٹھکانہ آگ میں بنانا چاہئے۔“

❶ ضعیف أخرجه ابن أبي شيبة: 510/13 (17086) والرامهرمزي (704) حلية الاولياء: 11/4

❷ صحيح دارمي بيان کرنے میں مفرد ہیں۔

❸ صحيح احمد: 2/214، والبخاري في أحاديث الانبياء، باب: ما ذكر عن بني اسرائيل (3491)

فوائد: معلوم ہوا (۱) تبلیغ ہر شخص کے ذمے ہے کیونکہ چند ایک آیت تک تو ہر مسلمان کی رسائی ہوتی ہے تبلیغ صرف علماء کے لیے خاص نہیں بلکہ جسے بھی کوئی اچھی بات معلوم ہو وہ اسے آگے پہنچائے یہ لازم ہے۔ (۲) حدیث بیان کرتے ہوئے احتیاط سے کام لیا جائے اگر حدیث ضعیف ہو تو اسے نہ بیان کیا جائے اگر لازمی بیان کرنی ہو تو ساتھ اس کا ضعف بیان کر دیا جائے۔ آج کل ہمارے خطباء نے جو ساہلانہ طرزِ عمل اپنا رکھا ہے وہ یقیناً دین کے لیے نقصان دہ ہے۔

560- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ أَبُو عِيسَى الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَوْفٍ الشَّيْبَانِيُّ.....

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ لَا يَغْلِبُونَا عَلَى ثَلَاثٍ أَنْ نَأْمُرَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَنَعْلَمَ النَّاسَ السُّنَنَ. ①

ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا: ”تین باتوں پر لوگ ہم پر غالب نہ ہوں یہ کہ ہم نیکی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں اور لوگوں کو حدیث پڑھائیں۔“

فوائد: امر بالمعروف والنہی عن المنکر جب تک اس فریضے سے پہلو تہی اختیار نہ کی جائے معاشرے میں خیر کا پہلو غالب رہتا ہے ورنہ ضلالت اپنے پر پھیلانے معاشرہ کو دبوچ لیتی ہے۔ اس فریضے میں سستی دوسروں کے ساتھ ساتھ بندے کو خود لے ڈوبتی ہے۔ جیسے بنی اسرائیل کے تین گروہوں (۱) برائی کرنے والے (۲) مصلحت پسند لوگ (۳) نبی عن المنکر کرنے والوں میں سے فقط آخری گروہ ہی بچا تھا۔ اول الذکر دونوں عذاب سے دوچار ہوئے تھے۔

561- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ.....

حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ كَانَ أَبُو أَمَامَةَ إِذَا قَعَدْنَا إِلَيْهِ يَجِئُنَا مِنَ الْحَدِيثِ بِأَمْرِ عَظِيمٍ وَيَقُولُ لَنَا اسْمَعُوا وَاعْقِلُوا وَبَلِّغُوا عَنَّا مَا تَسْمَعُونَ قَالَ سُلَيْمٌ بِمَنْزِلَةِ الَّذِي يُشْهَدُ عَلَى مَا عَلِمَ. ②

سليم بن عامر بیان کرتے ہیں کہ جب ہم ابوامامہ کے پاس بیٹھتے۔ تو وہ ہمیں بڑی بڑی باتیں سناتے۔ اور لوگوں سے کہتے: ”سنو اور سوچو اور جو بات تم ہم سے سنتے ہو وہ پہنچا دو۔“

”سليم کہتے ہیں:“ (جو سن کر آگے پہنچاتا ہے) وہ اس شخص کے مرتبہ پر ہے جو اس چیز کی گواہی دیتا ہے جو وہ جانتا ہے۔“

① منقطع، ضعیف احمد: 165/5، والبیہقی فی الاعتقاد (ص: 154)

② صحیح الطبرانی الکبیر: 187/8 (7673) والجامع لابن عبد البر (726)

562- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ هُوَ ابْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ.....

حَدَّثَنِي أَبُو كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْتُ
أَبَا ذَرٍّ وَهُوَ جَالِسٌ عِنْدَ الْجُمُرَةِ
الْوُسْطَى وَقَدْ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ
يَسْتَفْتُونَهُ فَاتَاهُ رَجُلٌ فَوَقَفَ عَلَيْهِ ثُمَّ
قَالَ أَلَمْ تُنْهَ عَنِ الْفُتْيَا فَرَفَعَ رَأْسَهُ
إِلَيْهِ فَقَالَ أَرَقِيبٌ أَنْتَ عَلَيَّ لَوْ وَضَعْتُمْ
الصَّمْصَامَةَ عَلَيَّ هَذِهِ وَأَشَارَ إِلَى قَفَاهُ
ثُمَّ ظَنَنْتُ أَنِّي أَنْفَذْتُ كَلِمَةَ سَمِعْتُهَا مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ تُجِيزُوا عَلَيَّ
لَأَنْفَذْتُهَا. ❶

ابو کثیر بیان کرتے ہیں کہ میرے باپ نے کہا کہ میں ابو ذر
کے پاس گیا اور وہ جمرہ وسطیٰ، کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔
اور لوگ جمع ہو کر ان سے فتویٰ پوچھ رہے تھے۔ ان کے
پاس ایک آدمی آ کر کھڑا ہو گیا پھر اس نے کہا: ”کیا میں
نے تم کو فتویٰ دینے سے منع نہیں کیا؟“ تو انہوں نے اپنا
سر اس کی طرف اٹھا کر کہا: ”کیا تو مجھ پر نگرانی کرتا ہے؟“
اور اپنی گدی کی طرف اشارہ کر کے کہا: ”اگر تم اس پر
تلوار رکھو پھر میں گمان کروں کہ رسول اللہ ﷺ سے سنی
ہوئی بات کو اس سے پہلے ختم کر لوں گا کہ تم مجھے تلوار سے
مارو تو البتہ میں اسے ضرور ختم کروں گا۔“

فوائد: پتہ چلتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم تبلیغ دین کے کس قدر شیدائی تھے کہ جن کی قربانیاں ہم تک

دین کے پہنچنے کا سبب بنیں۔ مگر آج ہمارے پاس دین پھیلانے کے لیے وقت نہیں۔

563- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا عَبَّادُ هُوَ ابْنُ الْعَوَّامِ عَنْ عَوْفٍ.....

عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
عَنْ شَيْءٍ فَقَالَ يَا أَبَا الْعَالِيَةِ أَتُرِيدُ أَنْ
تَكُونَ مُفْتِيًا فَقُلْتُ لَا وَلَكِنْ لَا أَمْنُ أَنْ
تَذْهَبُوا وَنَبْقَى. فَقَالَ صَدَقَ أَبُو
الْعَالِيَةِ. ❷

ابو عالیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے
کوئی مسئلہ پوچھا تو انہوں نے کہا: ”اے ابو عالیہ! کیا تو
چاہتا ہے کہ تو مفتی بن جائے؟“ میں نے کہا: ”نہیں، لیکن
میں اس بات سے بے خوف نہیں کہ تم چلے جاؤ اور ہم باقی
رہ جائیں۔“ انہوں نے کہا: ”ابو عالیہ نے سچ کہا۔“

564- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا عَبَّادُ عَنْ حُصَيْنٍ.....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ عَبِيدَةُ يَأْتِي عَبْدَ
اللَّهِ كُلَّ خَمِيسٍ فَيَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ

ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ ہر جمعرات کو عبداللہ
کے پاس جاتے تھے۔ اور ان سے وہ باتیں پوچھتے تھے جو

عَابَ عَنْهَا فَكَانَ عَامَّةً مَا يُحْفَظُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِمَّا يَسْأَلُهُ عِبِيدَةُ عَنْهُ. ❶

ان سے مخفی تھیں تو اکثر وہ باتیں جو عبد اللہ کو یاد ہوتیں انہیں باتوں سے ہوتیں جو عبیدہ ان سے پوچھا کرتے تھے۔

فوائد:..... یعنی اکثر باتوں کا علم سوال کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ حصول علم کا بہترین طریقہ یہی ہے جو عبیدہ نے اپنایا کہ طالب علم خود مطالعہ کر کے سوالات جمع کر کے لے جائے تاکہ استاذ صاحب سے ان کے جواب دریافت کرے ورنہ بلا مطالعہ نہ سوالات ہی بنتے ہیں نہ استاذ سے دریافت ہی کیا جاسکتا ہے۔

565- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَسَانُ هُوَ ابْنُ مُضَرَ.....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ عِكرِمَةَ يَقُولُ مَا لَكُمْ لَا تَسْأَلُونِي أَفَلَسْتُمْ. ❷

سعید بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے سنا عکرمہ کہہ رہے تھے: ”تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم مجھ سے پوچھتے نہیں؟ کیا تم سست ہو گئے ہو؟“

فوائد:..... اہل علم کی یہ شان ہے کہ وہ سوالات کو پسند کرتے ہیں اور طلباء کو ترغیب بھی دیتے ہیں کیونکہ تکرار، مباحثہ، متعلم و معلم دونوں کے فائدے کا باعث ہے۔ سوال نہ کرنا یہ طالب علم کی سستی اور سوال کرنے نہ دینا یہ استاذ کی نالائقی کی دلیل ہے۔ بہر حال سوال برائے سوال نہ ہو بلکہ علم اور خیر کے اضافے کا باعث ہو تبھی مفید ہے۔

566- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُكْتَبِيُّ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ صَالِحٍ.....

حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ الْعِلْمُ خَزَائِنٌ وَتَفْتَحُهَا الْمَسْأَلَةُ. ❸

یونس کہتے ہیں کہ ابن شہاب نے کہا: ”علم خزانہ ہے اور سوال اس کو کھولتا ہے۔“

567- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَقَ.....

عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ مَنْ رَقَّ وَجْهُهُ رَقَّ عِلْمُهُ. ❹

جریر بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”جس کا چہرہ کمزور ہو گیا اس کا علم کمزور ہو گیا۔“

فوائد:..... مراد حصول علم کے وقت سوالات کی زیادتی مضبوط علم کا باعث ہے۔

❶ صحیح ابن ابی شیبہ : 46/9 (6469) الطبقات لابن سعد (124/6)

❷ صحیح ابن ابی شیبہ : 46-45/9، (1070)

❸ ضعیف المعرفة للفسوی 1/634، وحلیۃ الأولیاء 3/362

❹ صحیح دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

وکیج اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ شععی نے کہا:
”جس کا چہرہ کمزور ہو گیا اس کا علم کمزور ہو گیا۔“

ضمرة، حفص بن عمر سے بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”جس کا چہرہ کمزور ہو گیا اس کا علم کمزور ہو
گیا۔“

568. وَوَكَيْعٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الشَّعْبِيِّ
قَالَ مَنْ رَقَّ وَجْهُهُ جَهْلٌ عِلْمُهُ. ❶

569. وَعَنْ ضَمْرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَفْصِ بْنِ
عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَنْ
رَقَّ وَجْهُهُ رَقَّ عِلْمُهُ. ❷

570. أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ.....

جریر ایک آدمی سے بیان کرتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: ”جس
نے شرم اور تکبر کیا وہ بے علم رہا۔“

عَنْ جَرِيرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ لَا
يَتَعَلَّمُ مَنْ اسْتَحْيَا وَاسْتَكْبَرَ. ❸

فوائد: سوال ذہن میں آجائے تو پھر نہ کیا جائے اس کی دو ہی وجہیں ہو سکتی ہیں: (۱) شرم (۲)
تکبر۔ یعنی یا بندہ شرم آجائے کہ بولتا کیسا لگوں گا پتہ نہیں بات بنے گی بھی کہ نہیں۔ یا تکبر آجائے یہ شخص
میرا استاذ بننے کے لائق نہیں۔ اس کو مجھ سے زیادہ تو علم ہے اتنا علم نہیں۔ لہذا جب سوال نہیں ہوگا جہالت
مقدر ٹھہرے گی۔

571. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ.....

ہشام بن عروہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنے
بیٹوں کو جمع کر کے کہتے تھے: ”اے بیٹو! علم سیکھو۔ تم لوگوں
میں چھوٹے ہو۔ قریب ہے کہ تم بعد والوں میں بڑے ہو
جاؤ اور شیخ (زیادہ عمر والے آدمی) کے لئے یہ بات کس
قدر بری ہے کہ اس سے سوال کیا جائے اور اس کے پاس
علم نہ ہو۔“

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ
يَجْمَعُ بَيْنَهُ فَيَقُولُ يَا بَنِيَّ تَعَلَّمُوا فَإِنْ
تَكُونُوا صِغَارَ قَوْمٍ فَعَسَى أَنْ تَكُونُوا
كِبَارَ آخَرِينَ وَمَا أَقْبَحَ عَلَى خَيْخٍ
يُسْأَلُ لَيْسَ عِنْدَهُ عِلْمٌ. ❹

فوائد: عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کو حصول علم کے لیے ابھار رہے ہیں یہ بات واقعی
باعث ندامت ہے کہ بچے بڑوں سے سوال دریافت کریں جو کہ اس کے علم کے متعلق ہو اور وہ جواب نہ دے

❶ صحیح داری بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

❷ ضعیف حفص بن عمر مجہول ہے۔

❸ صحیح حلیۃ الأولیاء: 287/3، وأخرجه الفاضی عیاض (ض: 53)

❹ صحیح المحدث، الفاصل للرامهرمزی (68) والمعرفة والتاریخ للفسوی (551/1)

سکے۔ اور بچوں کے سامنے ڈلت کا سامنا ہے۔ لہذا ایسے وقت سے بچنے کے لیے ضروری ہے بچپن میں بھرپور طریقے سے علم حاصل کیا جائے۔ (وفقنا الله لذلك)

572- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْخَرِيتِ.....

عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَضَعُ عِزَّهُ بِيَانِ كَرْتِ هِي كِه اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِرْے پَاؤں
فِي رَجُلِي الْكَبَلِ وَيَعْلَمُنِي الْقُرْآنَ
میں بیڑی ڈالتے میں زنجیر ڈال دیتے تھے اور مجھے قرآن
وَالسُّنَنَ. ❶ اور حدیث پڑھاتے۔

فوائد: معلوم ہوا تعلیم میں ڈانٹ ڈپٹ بھی درست ہے اگر کوئی پڑھائی پر توجہ نہ دے رہا ہو تو اس پر سختی کی جاسکتی ہے۔ بلکہ ایک مرحلہ میں سختی ہی مفید ہوتی ہے۔

573- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ.....

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الزُّرَيْسِ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ مَنْ تَرَاسَّ سَرِيعًا أَضْرَبَ بِكَثِيرٍ مِنَ الْعِلْمِ وَمَنْ لَمْ يَتَرَاسَّ طَلَبَ وَطَلَبَ حَتَّى يَبْلُغَ. ❷
یَحْیٰ بن زُرَیْس کہتے ہیں میں نے سفیان کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”جو شخص جلد سردار بن جائے گا وہ بہت سے علم میں نقصان پہنچائے گا اور جو جلد سردار نہ بنے گا وہ علم حاصل کرتا رہے گا حتیٰ کہ وہ (اپنے مقصد اور سرداری تک) پہنچ جائے گا۔“

574- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَبَابٍ.....

عَنْ حُصَيْنِ ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ عِلْمٌ لَا يُقَالُ بِهِ كُتْرٌ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ. ❸
حصین بن عقبہ کہتے ہیں کہ سلمان نے کہا: ”علم جو بیان نہ کیا جائے وہ اس خزانے کی ماند ہے جسے خرچ نہ کیا جائے۔“

575- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ عِلْمٍ لَا يُنْتَفَعُ بِهِ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا
ابو ہریرہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”علم کی مثال جس سے فائدہ نہ اٹھایا جائے اس

❶ صحيح المعرفة والتاريخ للفسوى: 5/3

❷ ضعيف محمد بن حميد ضعيف ہے۔

❸ صحيح ابن أبي شيبة: 334/13 (16514) العلم لأبي خيثمة (12)

يُنْفِقُ مِنْهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. ❶ خزانے کی طرح جسے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے۔“

فوائد:..... ساری زندگی مال جمع کرتا رہے نہ کوئی دنیاوی آسائش اور نہ اللہ کی راہ میں دے کر اخروی فائدہ ایسا مال باعث حسرت و افسوس ہوگا اسی طرح علم بھی اگر اس سے فائدہ نہ اٹھایا گیا لوگوں کو نہ سنایا گیا تو یہ بھی فضائل سے محرومی کا سبب اور باعث حسرت ہوگا۔

576- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ إِسْحَقَ.....

عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَمِّهِ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ سَلْمَانَ كَتَبَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ إِنَّ الْعِلْمَ كَالْيَنَابِيعِ يَغْشَاهُنَّ النَّاسُ فَيَخْتَلِجُهُ هَذَا وَهَذَا فَيَنْفَعُ اللَّهُ بِهِ غَيْرَ وَاحِدٍ وَإِنَّ حِكْمَةً لَا يُتَكَلَّمُ بِهَا كَجَسَدٍ لَا رُوحَ فِيهِ وَإِنَّ عِلْمًا لَا يُخْرَجُ كَكَنْزٍ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ وَإِنَّمَا مَثَلُ الْعَالِمِ كَمَثَلِ رَجُلٍ حَمَلَ سَرَا جَا فِي طَرِيقٍ مُظْلِمٍ يَسْتَضِيءُ بِهِ مَنْ مَرَّ بِهِ وَكُلُّ يَدْعُو لَهُ بِالْخَيْرِ. ❷

موسیٰ بن یسار اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی کہ سلمان رضی اللہ عنہ نے ابو درداء رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا: ”علم کی مثال ایسی ہے جیسے چشمے ہوں جس پر لوگ جھکتے ہیں اور اس کو یہ بھی اور وہ بھی کھینچتا ہے اور بہت سے لوگوں کو اس سے اللہ فائدہ پہنچاتا ہے۔ اور اس علم کی مثال جسے بیان نہ کیا جائے اس جسم کی طرح ہے جس میں روح نہ ہو، اور اس علم کی مثال جو باہر نہیں نکالا جاتا ہے اس خزانے کی طرح ہے جسے خرچ نہ کیا جائے۔ اور عالم کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے اندھیرے راستہ میں چراغ اٹھایا۔ جو بھی اس کے پاس سے گذرتا ہے اس سے روشنی حاصل کرتا ہے اور سب اس کے لئے بھلائی کی دعا کرتے ہیں۔“

577- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيِّ.....

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَتَّبِعُ الرَّجُلَ بَعْدَ مَوْتِهِ ثَلَاثَ خِلَالٍ صَدَقَةٌ تَجْرِي بَعْدَهُ وَصَلَاةٌ وَلَدِهِ عَلَيْهِ وَعِلْمٌ

حماد بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”آدمی کی موت کے بعد تین چیزوں کا ثواب جاری رہتا ہے، صدقہ جو اس کے بعد جاری رہتا ہے۔ اور اس کی اولاد جو اس کے لئے

❶ حسن لغیرہ احمد: 449/2، والیزار: 100/1 (176) والعلم لابن عیثمہ (162)

❷ منقطع، ضعیف ابن ابی شیبہ 334/13 (16515)

اَفْشَاهُ يُعْمَلُ بِهِ بَعْدَهُ. ❶
 دعا کرتی ہے۔ اور علم جسے اس نے پھیلایا۔ اور اس کے
 بعد اس پر عمل کیا گیا۔“

578۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ
 الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا
 مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ
 ثَلَاثٍ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ صَدَقَةٍ تَجْرِي
 لَهُ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ. ❷
 ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب
 انسان فوت ہو جاتا ہے تو تین عملوں کے علاوہ اس کے تمام
 اعمال منقطع ہو جاتے ہیں: علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے،
 صدقہ جو اس کے لئے جاری ہو۔ یا نیک اولاد جو اس کے
 لئے دعا کرے۔“

فوائد: اس کی کچھ وضاحت حدیث 534 میں گزر گئی ہے۔ انسان جب فوت ہو جاتا ہے تو
 دو چیزیں اس کے نفع کا باعث بنتی ہیں: (۱) اس کا اپنا عمل (۲) غیر کا عمل۔ اپنے عمل کی مذکورہ حدیث سے
 وضاحت ہوتی ہے ان تینوں اعمال کے اجراء کا سبب اس کی اپنی جان ہے۔ اور دوسرا غیروں کے عمل سے بعض
 چیزیں ثابت ہیں۔ مثلاً کسی غیر کے لیے دعا کرنا جنازہ پڑھنے والوں کا سفارش کرنا۔ میت کے ولی کا میت کی
 طرف سے صدقہ و حج وغیرہ کرنا۔

579۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ صَالِحِ بْنِ رُسْتَمٍ الْمُزَنِيِّ عَنِ الْحَسَنِ.....
 عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ قَالَ حِينَ قَدِمَ
 الْبَصْرَةَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
 أَعْلِمُكُمْ كِتَابَ رَبِّكُمْ وَسُنتَكُمْ
 وَأَنْظِفُ طُرُقَكُمْ. ❸
 ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ جس وقت وہ
 بصرہ میں آئے۔ تو انہوں نے کہا: ”مجھے تمہاری طرف
 عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے بھیجا ہے کہ میں تمہیں تمہارے رب
 کی کتاب پڑھاؤں اور حدیث پڑھاؤں اور تمہارا راستہ
 صاف کر دوں۔“

❶ صحیح دارمی بیان کرنے میں اکیلے ہیں۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الوصیۃ، باب ما یلحق الانسان من الثواب بعد وفاته (4199) الترمذی، کتاب الأحکام، باب
 الوقف (1376)

❸ ضعیف الترمذی، کتاب العلم، باب: فضل طلب العلم (2650)

580- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلَّى حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَخْبَرَةَ.....

عَنْ سَخْبَرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضَى. ❶

سخبرہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص علم تلاش کرے وہ اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہوگا۔“

فوائد:..... گناہوں کے کفارے کی فضیلت اگرچہ حاصل نہ بھی ہو پھر بھی صحیح احادیث میں وارد فضائل اس کے جنتی ہونے میں مدد و معاون ہیں۔ جیسا کہ حدیث میں جو علم کی تلاش میں راستے پر چلا تو اللہ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتے ہیں۔ (مسلم)

[47]..... بَابُ الرِّحْلَةِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ وَاحْتِمَالِ الْعَنَاءِ فِيهِ

علم حاصل کرنے کے لئے سفر کرنا اور اس پر مشقتیں اٹھانا

581- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ.....

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ لَقَدْ أَقَمْتُ فِي الْمَدِينَةِ ثَلَاثًا مَا لِي حَاجَةٌ إِلَّا وَقَدْ فَرَعْتُ مِنْهَا إِلَّا أَنَّ رَجُلًا كَانَ يُتَوَقَّعُونَهُ كَانَ يَرَوِي حَدِيثًا فَأَقَمْتُ حَتَّى قَدِمَ فَسَأَلْتُهُ. ❷

ابو قلابہ کہتے ہیں کہ: ”میں مدینہ میں تین (روز یا مہینے یا برس) رہا۔ میں اپنی تمام ضرورتوں سے فارغ ہو گیا تھا مگر ایک آدمی سے لوگ توقع رکھتے تھے کہ وہ حدیث بیان کرے گا تو میں اور ٹھہر گیا حتیٰ کہ وہ آئے اور میں نے ان سے پوچھ لیا۔“

582- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ.....

عَنْ ابْنِ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يَقُولُ إِنْ كُنْتُ لَأَرْكَبُ إِلَى مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ فِي الْحَدِيثِ الْوَاحِدِ لِأَسْمَعَهُ. ❸

جابر کہتے ہیں کہ میں نے بسر بن عبید اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”میں ان شہروں میں سے کسی شہر کی طرف سوار ہو کر جاتا تھا تو ایک حدیث کے لیے جاتا تھا تا کہ اسے سنوں۔“

فوائد:..... سلف سے کئی ایک واقعات مذکور ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح ایک

❶ ضعیف الترمذی، کتاب العلم، باب: فضل طلب العلم (2650)

❷ صحیح المحدث الفاضل للرامهرمزی (112) والجامع للخطیب (1752)

❸ ضعیف المعرفة والتاریخ للفسوی (3/386) وجامع بیان العلم لابن عبدالبر (576)

حدیث کے لیے مشقتیں جھیل کر اور سفر کر کے انہوں نے ان کو جمع کیا جو کہ آج ہمیں ہزاروں کی تعداد میں جمع نظر آتی ہیں۔

583- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو قَطَنِ عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ.....

عَنْ أَبِي خَلْدَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ كُنَّا نَسْمَعُ الرَّوَايَةَ بِالْبَصْرَةِ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ نَرُضْ حَتَّى رَكِبْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَسَمِعْنَاهَا مِنْ أَقْوَاهِمُ. ①

ابوخلدہ بیان کرتے ہیں کہ ابو عالیہ نے کہا: ”ہم بصرہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں سے روایات کو سنتے تھے تو ہم خوش نہ ہوتے تھے حتیٰ کہ سوار ہو کر مدینہ گئے اور اہل مدینہ کے منہ سے سنیں۔“

فوائد: یعنی اگر کوئی صحابی بھی براہ راست آپ ﷺ سے سنانے کی بجائے درمیان میں کسی صحابی وغیرہ کا واسطہ ڈال دیتا تو وہ خود جا کر ان سے سنتے جو براہ راست اللہ کے رسول ﷺ سے بیان کر رہا ہو اس میں بے اعتمادی کی تو کوئی وجہ نہ تھی بس شوق ہوتا کہ سامع اور آپ ﷺ کے درمیان کم سے کم واسطے ہیں اور سند عالی بن جائے۔

584- أَخْبَرَنَا نَعِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ.....

عَبْدُ الرَّحْمَنِ التُّسْتَرِيُّ قَالَ قَالَ دَاوُدُ النَّبِيُّ ﷺ قُلْ لِصَاحِبِ الْعِلْمِ يَتَّخِذُ عَصًا مِنْ حَدِيدٍ وَنَعْلَيْنِ مِنْ حَدِيدٍ وَيَطْلُبُ الْعِلْمَ حَتَّى تَنْكَسِرَ الْعَصَا وَتَنْخَرِقَ النَّعْلَانِ. ②

عبدالرحمن قشیری بیان کرتے ہیں کہ داؤد نبی ﷺ نے فرمایا: ”علم کے شائق سے کہو وہ ایک لوہے کی لاٹھی اور لوہے کا جوتا بنا لے اور علم تلاش کرے حتیٰ کہ وہ لاٹھی ٹوٹ جائے اور جوتا پھٹ جائے۔“

فوائد: اس میں حصول علم کے لیے سخت محنت کا اشارہ ہے۔

585- أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ حُصَيْنِ ابْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ مِنْ آلِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ.....

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَلَبْتُ الْعِلْمَ فَلَمْ أَجِدْهُ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ فرماتے تھے کہ: ”میں نے علم تلاش کیا تو

① صحیح المعرفہ والتاریخ للفسوی: 1/441-442، وابوزرعہ فی تاریخہ (924) وابن عبدالبر فی المہید (56/1)

② اسنادہ مظلم، ضعیف رواہ ابن عبدالبر (جامع بیان العلم: 577) والرحلۃ للخطیب (ص: 86) ملاحظہ فرمائیں۔

أَكْثَرَ مِنْهُ فِي الْأَنْصَارِ فَكُنْتُ آتِي
الرَّجُلَ فَأَسْأَلُ عَنْهُ فَيَقَالُ لِي نَائِمٌ
فَأَتَوَسَّدُ رِدَائِي ثُمَّ أَضْطَجِعُ حَتَّى
يَخْرُجَ إِلَيَّ الظُّهْرُ فَيَقُولُ مَتَى كُنْتُ
هَاهُنَا يَا ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟
فَأَقُولُ مُنْذُ زَمَنِ طَوِيلٍ فَيَقُولُ بِئْسَ مَا
صَنَعْتَ هَلَّا أَعْلَمْتَنِي؟ فَأَقُولُ أَرَدْتُ
أَنْ تَخْرُجَ إِلَيَّ وَقَدْ قَضَيْتَ
حَاجَتَكَ. ❶

انصار سے زیادہ کسی میں نہ پایا ان میں سے جس شخص کے پاس جاتا تھا ان سے اس کے متعلق پوچھتا تو مجھے کہا جاتا: ”وہ سوئے ہوئے ہیں۔“ میں اپنی چادر کا تکیہ بناتا اور لیٹ جاتا۔ حتیٰ کہ وہ ظہر کے وقت باہر آتے تو کہنے لگتے: ”اے رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد! تم یہاں کب آئے ہو؟ تو میں کہتا: ”میں بہت دیر سے آیا ہوں۔“ تو وہ کہتا تم نے برا کیا مجھے بتایا کیوں نہیں۔ تو میں کہتا: ”میں نے پسند کیا کہ آپ اپنی تمام ضرورتوں سے فارغ ہو کر باہر آئیں۔“

فوائد: ابن عباس رضی اللہ عنہما اس قدر ذی شان تھے کہ اگر کسی کا دروازہ کھٹکا کر اسے باہر نکلنے کا کہتے تو وہ لازماً آپ کی بات سننے نکلتا آپ کی علمیت آپ کا مقام باوجود آپ کے چھوٹے ہونے کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں مسلم تھا لیکن آپ اس کو علم کا استخفاف جانتے ہوئے خود علم کی بنا پر اس بندے کی قدر کرتے ہوئے انتہائی پر مشقت انتظار کی زحمت برداشت کرتے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم علم اور اہل علم کی کس قدر تعظیم کرتے انہیں مقام سے نوازتے کیونکہ جو بندہ جس چیز کو جتنی اہمیت دیتا ہے وہ اس کے صاحب کو بھی اسی مقام سے نوازتا ہے۔ لہذا صحابہ رضی اللہ عنہم و سلف حفظہ اللہ کے ہاں اس علم شریف کا انتہائی مقام تھا لہذا ان کے نزدیک اہل علم بھی نہایت ذی شان تھے۔

586- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا: ”رسول اللہ ﷺ کی زیادہ احادیث اس قبیلہ انصار کے پاس پائی گئیں اللہ کی قسم! میں ان کے کسی صاحب کے پاس جاتا تھا تو کہا جاتا تھا کہ وہ سوئے ہوئے ہیں۔ اگر میں چاہتا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَجَدْتُ أَكْثَرَ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ هَذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَا تَبِي الرَّجُلَ مِنْهُمْ فَيَقَالُ هُوَ نَائِمٌ فَلَوْ شِئْتُ أَنْ

يُوقِظُ لِي فَأَدْعُهُ حَتَّى يَخْرُجَ
لَا سَطِيبَ بِذَلِكَ حَدِيثُهُ. ❶
کہ وہ میرے لیے جگادیے جائیں (تو وہ جگادیے جاتے) مگر میں انھیں چھوڑ دیتا یہاں تک کہ وہ باہر آتے اور میں ان سے حدیث اچھی طرح سے حاصل کر لیتا۔“

فوائد: سوعلاء کی قدر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے ہاں اس علم کا کس قدر مقام و مرتبہ ہے۔

587- أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ لَوْ رَفَقْتُ بِابْنِ عَبَّاسٍ لَأَصَبْتُ مِنْهُ عِلْمًا كَثِيرًا. ❷
ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہتا تو میں ان سے بہت زیادہ علم حاصل کر لیتا۔

588- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كُنْتُ آتِيَ بَابَ عُرْوَةَ فَأَجْلِسُ بِالْبَابِ وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أَدْخَلَ لَدَخْلِكَ وَلَكِنْ إِجْلَالًا لَهُ. ❸
زہری بیان کرتے ہیں کہ ”میں عروۃ کے دروازے کے پاس ہی بیٹھ جاتا اگر اندر جانا چاہتا تو جاسکتا تھا مگر ان کی تعظیم کی خاطر نہ جاتا تھا۔“

فوائد: یعنی معاشرت اور تعلق کے اعتبار سے اتنی بے تکلفی تھی کہ ان کے گھر اجازت کے ساتھ آجاسکتا تھا لیکن فقط علمی عظمت اس سے مانع رہتی۔

590- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ
عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا فَلَانُ هَلُمَّ فَلْنَسْأَلْ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَإِنَّهُمْ الْيَوْمَ كَثِيرٌ فَقَالَ وَاعْجَبَا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَتَرَى النَّاسَ يَحْتَاجُونَ إِلَيْكَ وَفِي النَّاسِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ
عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ فوت کئے گئے تو میں نے کسی انصاری آدمی سے کہا: ”اے فلاں! آؤ نبی ﷺ کے اصحاب سے مسائل پوچھیں۔ کیونکہ آج وہ بہت زیادہ ہیں۔“ اس نے کہا: ”اے ابن عباس رضی اللہ عنہ! تجھ پر تعجب ہے، تمہارا کیا خیال ہے کہ لوگ تمہارے محتاج ہو جائیں گے۔ حالانکہ نبی ﷺ کے اصحاب سے وہ لوگ ہیں جنہیں تم دیکھ رہے

❶ حسن العلم لأبي خيثمه (133) والمعرفة للفسوى: 540/1

❷ صحيح المعرفة للفسوى: 559/1، والجامع للخطيب (385)

❸ صحيح الجامع للخطيب (222) والمعرفة للفسوى (638/1) والحلية لأبي نعيم (362/3)

تَرَى فَتَرَكَ ذَلِكَ وَأَقْبَلْتُ عَلَى
الْمَسْأَلَةِ فَإِنْ كَانَ لَيُبْلَغُنِي الْحَدِيثُ
عَنِ الرَّجُلِ فَآتِيهِ وَهُوَ قَائِلٌ فَأَتَوَسَّدُ
رِدَائِي عَلَى بَابِهِ فَتُسْفَى الرِّيحُ عَلَى
وَجْهِهِ التُّرَابُ فَيَخْرُجُ فَيَرَانِي فَيَقُولُ
يَا ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ مَا جَاءَ بِكَ أَلَا
أُرْسَلْتَ إِلَيَّ فَآتَيْكَ؟ فَأَقُولُ لَا أَنَا
أَحَقُّ أَنْ آتَيْكَ فَأَسْأَلَهُ عَنِ الْحَدِيثِ.
قَالَ فَبَقِيَ الرَّجُلُ حَتَّى رَأَى وَقَدْ
اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَى فَقَالَ كَانَ هَذَا
الْفَتَى أَعْقَلَ مِنِّي. ❶

ہو۔“ اس آدمی نے اس کو چھوڑ دیا۔ اور میں مسائل پوچھنے
کی طرف متوجہ ہوا تو مجھے خبر پہنچی کہ فلاں آدمی کے پاس
حدیث ہے میں اس کے پاس جاتا تو وہ سویا ہوا ہوتا، میں
اس کے دروازے پر ہی اپنی چادر کا تکیہ لگا لیتا اور ہوا کی
وجہ سے میرے چہرے پر مٹی آ جاتی۔ وہ باہر نکلتا اور مجھے
دیکھتا پھر کہتا: ”اے رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد! آپ
یہاں کیوں آئے؟ میری طرف پیغام بھیجتے میں آپ کے
پاس آ جاتا؟“ میں کہتا: ”نہیں“ میں آپ کے پاس آنے
کا زیادہ حق رکھتا ہوں۔“ پھر میں ان سے حدیث پوچھتا،
وہ (انصاری) آدمی باقی رہا حتیٰ کہ اس نے مجھے دیکھا کہ
لوگ میرے پاس جمع ہیں تو اس نے کہا: ”یہ نوجوان مجھ
سے زیادہ عقلمند نکلا۔“

فوائد: معلوم ہوا! جب ابن عباس رضی اللہ عنہما انصاری کو حصول علم کے لیے متوجہ کیا تو اس سے مثبت
جواب نہ پا کر ابن عباس علیہ السلام اکیلے ہی علم کی جانب راغب ہو گئے اور مشقتیں جھیل کر علمی رتبوں سے ہمکنار
ہوئے۔ رفعت مقام کی بدولت آپ لوگوں کو پیغام کے ذریعے بلا بھی سکتے یا ان کے گھر جا کر ان کو باہر طلب
بھی کر سکتے تھے لیکن آپ نے اسے علم کے وقار کے خلاف جانا اور اس سے احتراز کیا اور اس معزز علم کی بنا ان
کو عزت دی۔

591- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْجَرِيرِيُّ.....

عبداللہ بن بریدۃ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ
میں سے ایک آدمی نے فضالہ بن عبید کے پاس جانے کے
لئے سفر کیا اور وہ مصر میں تھے اور وہ ان کے پاس گئے تو وہ
اپنی اونٹنی کو چارہ دے رہے تھے۔ تو انہوں نے کہا: ”خوش
آمدید۔“ اس آدمی نے کہا: ”میں آپ سے ملاقات کے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ رَحَلَ إِلَى فُضَالَةَ
ابْنِ عُبَيْدٍ وَهُوَ بِمِصْرَ فَقَدِمَ عَلَيْهِ وَهُوَ
يُمَدُّ لِنَاقَةٍ لَهُ فَقَالَ مَرْحَبًا قَالَ أَمَّا إِنِّي
لَمْ آتِكَ زَائِرًا وَلَكِنْ سَمِعْتُ

اَنَا وَأَنْتَ حَدِيثًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَنْهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْهُمَا أَنْ يَكُونَا عِنْدَكَ مِنْهُ عِلْمٌ قَالَا مَا هُوَ قَالَ كَذًا وَكَذًا ❶

لئے نہیں آیا ہوں۔ لیکن میں نے اور آپ نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سنی تھی۔ مجھے امید ہے کہ آپ کے پاس اس کا علم ہوگا۔“ انہوں نے کہا: ”وہ کون سی حدیث ہے؟“ انہوں نے کہا: ”اس طرح اور اس طرح ہے۔“

فوائد: حدیث سننے نہیں بلکہ صرف تصدیق کے لیے حجاز سے مصر تک کا سفر اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ کس قدر اہتمام سے اس علم کو جمع کر کے ہم تک پہنچایا گیا ہے۔ دنیا میں ایسی مثالیں ڈھونڈنا تقریباً ناممکن ہیں۔ مگر افسوس! کہ آج ہمارے بعض علماء و خطباء حدیث کی تحقیق کے لیے قریب کی لائبریری میں جانے کی جسارت بھی نہیں کرتے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

[48]..... بَابُ صِيَانَةِ الْعِلْمِ

حفاظت علم کا بیان

592- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ.....

عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ دَخَلَ السُّوقَ فَسَاوَمَ رَجُلًا بِثَوْبٍ فَقَالَ هُوَ لَكَ بِكَذَا وَكَذَا وَاللَّهِ لَوْ كَانَ غَيْرَكَ مَا أُعْطِيْتَهُ. فَقَالَ فَعَلْتُمُوهَا فَمَا رَأَيْ بَعْدَهَا مُشْتَرِيًا مِنَ السُّوقِ وَلَا بَائِعًا حَتَّى لِحَقَّ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. ❷

عبدالاعلیٰ بیان کرتے ہیں کہ حسن بازار گئے ایک آدمی سے کپڑے کی قیمت لگائی اس نے کہا: ”آپ کے لئے اتنے کا ہے، اللہ کی قسم! اگر آپ کے علاوہ کوئی اور ہوتا تو میں اسے نہ دیتا۔“ انہوں نے کہا: ”تم یہ بات کر چکے۔“ پھر اس کے بعد انہیں بازار میں نہ خریدتے ہوئے دیکھا گیا اور نہ بیچتے ہوئے حتیٰ کہ اللہ سے جا ملے۔“

فوائد: آپ کا دینی علم چونکہ آپ کے لیے دنیاوی نفع کا باعث بنا تو آپ نے اس کو انتہائی ناپسند جانا کیونکہ ان کی حصول علم کے لیے اٹھائی جانے مشقتوں کا سبب فقط آخرت ہوتی تھی۔ اس لیے امام حسن کو یہ گوارا نہ ہوا کہ اس سے کوئی دنیاوی فائدہ ملے اور پھر اس بندے کی کسی مسئلے میں رعایت رکھنی پڑے۔ آج کل اکثر اہل علم دینی علم کی بنیاد پر دنیاوی پروٹوکول کے بھرپور خواہش مند ہوئے ہیں اور معیار کا استقبال نہ ہونے پر سخت ناراض ہو جاتے ہیں۔

❶ صحیح سعید کا زید سے سماع قدیم ہے۔ واللہ اعلم

❷ صحیح عبدالاعلیٰ، ابن عامر ہے۔

593- أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ عَنْ حُسَامٍ.....

عَنْ أَبِي مُعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ لَا يَشْتَرِي مِمَّنْ يَعْرِفُهُ. ❶

ابو معشر بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم جسے پہچانتے تھے اس سے نہ خریدتے تھے۔

594- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْمُزَنِيِّ.....

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ قَسَمَ مُضْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ مَا لَا فِي قُرَاءِ أَهْلِ الْكُوفَةِ حِينَ دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَبَعَثَ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْقِلٍ بِالْفُيُورِ دِرْهَمٍ فَقَالَ لَهُ اسْتَعِنْ بِهَا فِي شَهْرِكَ هَذَا فَرَدَّهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَعْقِلٍ وَقَالَ لَمْ نَقْرَأِ الْقُرْآنَ لِهَذَا. ❷

عبید بن حسن بیان کرتے ہیں کہ جس وقت رمضان کا مہینہ ہوا تو مصعب بن زبیر نے اہل کوفہ کے علماء کو مال تقسیم کیا۔ عبدالرحمن بن معقل کی طرف دو ہزار درہم بھیجے اور ان سے کہا: ”اس مہینے میں ان سے مدد حاصل کرو۔“ عبدالرحمن بن معقل نے انہیں واپس کر دیا اور کہا: ”ہم نے قرآن اس لئے نہیں پڑھا۔“

فوائد:..... ایک تو مال اس علم کی بدولت مل رہا تھا جس کے حصول مقصد فقط آخرت تھی۔ اس لیے انہوں نے اسے ناپسند کیا دوسرا کسی سے مال لینے کے بعد بندہ اس کو بلیغ طریقے سے امر بالمعروف والنہی عن المنکر سے قاصر ہو جاتا ہے۔ لہذا ہر دولحاظ سے یہ علماء کے لیے نقصان دہ ہے۔

595- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ.....

حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ مَنْ أَرْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِمَا يَعْلَمُونَ قَالَ فَمَا يَنْفِي الْعِلْمَ مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ قَالَ الطَّمَعُ. ❸

عبید اللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے کہا: اہل علم کون ہیں؟ انہوں نے کہا: ”وہ لوگ جس چیز کو جانتے ہیں اس پر عمل کرتے ہیں۔“ انہوں نے کہا: ”علم کو لوگوں کے سینے سے کیا چیز نکالتی ہے؟“ عبداللہ بن سلام نے کہا: ”لاچ۔“

فوائد:..... اس سے دو چیزیں معلوم ہوئیں: (۱) حقیقی عالم وہ ہے جو عامل بھی ہو۔ کیونکہ علم کے لیے

❶ صحیح جدا داری بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

❷ صحیح محمد بن سعید ابن اصحابی اور عبدالسلام، ابن حرب ہے۔

❸ صحیح داری بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

خشیت و عمل لازم ہے۔ قرآن میں ہے کہ اللہ سے اس کے عالم بندے ہی ڈرتے ہیں۔ (فاطر: 28) ڈر عبادت کو مستلزم۔ (۲) علم کے لیے انتہائی نقصان دہ چیز لالچ ہے لہذا جب بھی علماء میں لالچ آئے گا وہ اپنے علم کی قدر کھو کر رسوا ہو جائیں گے۔

596۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ.....

عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ مَا أَوْى شَيْءٌ زَيْدٌ بَيَانُ كَرْتِهِ هِيَ كَمَا عَطَاءُ نَعَى كَمَا: "إِذَا أَجَبَتْ كَيْ شَيْءٍ إِلَى شَيْءٍ أَزَيْنَ مِنْ جِلْمٍ إِلَى عِلْمٍ" ① کے ساتھ جمع نہیں ہوئی جیسے بردباری علم کے ساتھ ہے۔

فوائد:..... معلوم ہوا علم طبیعت میں ٹھہراؤ سنجیدگی لاتا ہے۔ بندے میں برداشت کا مادہ پیدا کرتا ہے۔ اگر یہ اوصاف نہ ہوں تو معلوم ہو جاتا ہے کہ بندہ علم کے ثمرات حاصل نہیں کر سکا اور علم کو اچھی طرح اپنے فن کے برتن میں سمیٹ نہیں سکا۔

597۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ.....

أَخْبَرَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ قَالَ زَيْنُ الْعِلْمِ جِلْمٌ أَهْلُهُ ① عَاصِمُ أَحْوَلُ بَيَانُ كَرْتِهِ هِيَ كَمَا عَامِرُ شَعْبِي نَعَى كَمَا: "عِلْمُ كَيْ زَيْنُ إِلَى شَيْءٍ أَزَيْنَ مِنْ جِلْمٍ إِلَى عِلْمٍ" ① زینت اہل علم کی بردباری ہے۔

598۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ.....

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ مَا حَمَلَ الْعِلْمُ فِي مِثْلِ جَرَابٍ جِلْمٍ ① سَلَمَةُ بْنُ وَهْرَامٍ بَيَانُ كَرْتِهِ هِيَ كَمَا طَاوُسُ شَعْبِي نَعَى كَمَا: "بِرْدَبَارِي كَيْ تَهْلِي جَيْسِي كَيْ شَيْءٍ فِي عِلْمٍ نَحَى" ②

599۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ.....

عَنْ ابْنِ شُبْرُمَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ زَيْنُ الْعِلْمِ جِلْمٌ أَهْلُهُ ④ ابْنُ شُبْرُمَةَ بَيَانُ كَرْتِهِ هِيَ كَمَا شَعْبِي نَعَى كَمَا: "عِلْمُ كَيْ زَيْنُ إِلَى شَيْءٍ أَزَيْنَ مِنْ جِلْمٍ إِلَى عِلْمٍ" ① اہل علم کی بردباری ہے۔

600۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مُطَرِّفُ بْنُ مَازِنٍ.....

① صحیح أخرجه ابو خيثمه في العلم (81) وابن عبد البر (807)

② صحیح أخرجه ابن ابی شیبہ 596/8 (5673) والحلیة: 318/4

③ ضعيف زمعه بن صالح ضعيف ہے۔ أخرجه ابن ابی شیبہ 597/8 (5675) والحلیة 9: 24، والبيهقي في الشعب

(8531)

④ صحیح (597) میں یہ گزر چکا ہے۔

عَنْ يَعْلَى بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنْبِهِ
قَالَ إِنَّ الْحِكْمَةَ تَسْكُنُ الْقُلُوبَ
الْوَادِعَ السَّاكِنَ. ①

یعلی بن مقسم بیان کرتے ہیں کہ وہب بن منبہ نے کہا:
حکمت ٹھہرے ہوئے ساکن دل کو تسکین دیتی ہے۔“

فوائد: علم و حکمت بندے کو دنیاوی بے ثباتی اور اخروی انعامات سے شناسائی عطا کر کے اس کے دل کو سکون سے لبریز کر دیتی ہے۔

601. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ
سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ قَالَ عُثَيْدُ اللَّهِ
سِنْتُمُ الْعِلْمَ وَأَذْهَبْتُمْ نُورَهُ وَلَوْ أَذْرَكْنِي
وَأَيَّاكُمْ عُمُرًا لَأَوْجَعْنَا. ②

محمد بن احمد بیان کرتے ہیں کہ میں نے سفیان کو یہ کہتے
ہوئے سنا کہ عبید اللہ نے کہا: ”تم نے علم کو عیب دار کر دیا
ہے اور تم نے اس کی چمک زائل کر دی ہے اگر مجھے اور
تمہیں عمر مٹا دیتے تو سزا دیتے۔“

فوائد: علم کا مقصد رضائے الہی و عمل ہے۔ جو چیز اپنا مقصد کھودے وہ عیب دار و قبیح ہو جاتی ہے۔

602. أَخْبَرَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أُمِّ الْمُرَادِيِّ قَالَ
قَالَ عَلِيُّ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ فَإِذَا عَلِمْتُمُوهُ
فَاكْظُمُوا عَلَيْهِ وَلَا تَشُوْبُوهُ بِضَحَلٍ
وَلَا بَلَبٍ فَتَمُجَّهُ الْقُلُوبُ. ③

علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”علم پڑھو جب تم علم پڑھ لو تو اس پر
پردہ ڈال دو اور اس کے ساتھ ہنسی اور کھیل نہ اختیار کرو۔
ورنہ لوگوں کے دل اسے اگل دیں گے۔“

فوائد: معلوم ہوا کہ حصول علم کے سنجیدگی و متانت اس کی حفاظت کا ذریعہ ورنہ لہو و لعب اس کے زوال کا باعث بن سکتے ہیں۔

603. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْفَضِيلِ بْنِ غَزْوَانَ
عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ مَنْ ضَحَلَتْ
ضَحْكَةً مَجَّ مَجَّةً مِنَ الْعِلْمِ. ④

علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: ”جو ایک
بار ہنسا اس نے علم کو اگل دیا۔“

604. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ
عَنْ سُفْيَانَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِكَعْبٍ مَنْ

سفیان بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کعب سے کہا:

① ضعیف مطرف بن حازن ضعیف ہے، داری منفرد ہیں۔

② صحیح أخرجه الخطيب في شرف اصحاب الحديث (284)

③ صحیح الحلیہ 300/7، والجامع للخطیب (213)

④ صحیح الحلیہ 133/3-134 والشعب للبيهقي (1830)

أَرْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِمَا
يَعْلَمُونَ قَالَ فَمَا أَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ
قُلُوبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ الطَّمَعُ. ❶

”اہل علم کون ہیں؟“ انہوں نے کہا: ”جو علم پر عمل کرتے
ہیں۔“ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”علم کو علماء کے دلوں سے کوئی چیز
نکالتی ہے؟“ انہوں نے کہا: ”لاچ۔“

605- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ.....

عَنْ عُمَرَ ابْنِ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي إِيَّاسٍ قَالَ
كُنْتُ نَازِلًا عَلَى عُمَرَو بْنِ النُّعْمَانِ
فَاتَّاهُ رَسُولُ مُصْعَبِ بْنِ الرَّبِيعِ حِينَ
حَضَرَهُ رَمَضَانُ بِالْفَقَى دِرْهَمٍ فَقَالَ إِنَّ
الْأَمِيرَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَقَالَ إِنَّا
لَمْ نَدْعُ قَارِئًا شَرِيفًا إِلَّا وَقَدْ وَصَلَ إِلَيْهِ
مِنَّا مَعْرُوفٌ فَاسْتَعِنَ بِهِذَيْنِ عَلَى نَفَقَةٍ
شَهْرِكَ هَذَا فَقَالَ أَقْرِئِ الْأَمِيرَ
السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ إِنَّا وَاللَّهِ مَا قَرَأْنَا
الْقُرْآنَ نُرِيدُ بِهِ الدُّنْيَا وَدِرْهَمَهَا. ❷

عمر رضی اللہ عنہ بن ایوب کہتے ہیں کہ ابویاس نے کہا: ”میں عمرو
بن نعمان کے پاس گیا اس کے پاس مصعب بن عمیر کا
اپنی دو ہزار درہم لے کر آیا۔ اور اس وقت رمضان کا مہینہ
تھا۔ اس نے کہا: ”امیر المؤمنین تجھے سلام کہتے ہیں۔ اور
اس نے کہا: ہم نے کسی معزز عالم کو نہیں چھوڑا مگر اس کے
ساتھ کچھ نہ کچھ احسان کیا۔ آپ ان دو ہزار سے اپنے اس
مہینہ کے خرچ پر مدد حاصل کریں۔“ انہوں نے کہا: ”امیر
المؤمنین کو میرا سلام کہنا اور ان سے کہنا: ”اللہ کی قسم! ہم
نے قرآن اس لئے نہیں پڑھا کہ اس سے دنیا اور اس کے
درہم حاصل کریں۔“

[49]..... بَابُ السُّنَّةِ قَاضِيَةً عَلَى كِتَابِ اللَّهِ

حدیث کا قرآن کے حق میں فیصلہ ہونے کا بیان

606- أَخْبَرَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ.....

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ جَابِرٍ عَنِ الْمَقْدَامِ
بْنِ مَعْدِي كَرِبَ الْكِنْدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
لَهُ حَرَّمَ أَشْيَاءَ يَوْمَ خَيْرِ الْحِمَارِ
وَعِيرُهُ ثُمَّ قَالَ لِيُوشِكُ بِالرَّجُلِ
مُتَّكِنًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يُحَدِّثُ بِحَدِيثِي

حسن بن جابر بیان کرتے ہیں کہ مقدم بن معد یکرب
کندی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ: رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن
گدھا اور اس کے علاوہ کئی چیزوں کو حرام کیا پھر آپ
ﷺ نے فرمایا: ”قریب ہے کہ ایک آدمی اپنی چارپائی پر
تکیہ لگائے ہوئے ہو جب میری کوئی حدیث بیان اس سے

❶ اسنادہ معضل ضعیف ولكن يصح بالأثر (595)

❷ صحيح ابن أبي شيبة: 481/10 (10054)

يَقُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللَّهِ مَا وَجَدْنَا فِيهِ مِنْ حَلَالٍ اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ إِلَّا وَإِنْ مِمَّا حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ هُوَ مِثْلُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى. ❶

بیان کی جائے تو وہ کہے: ”ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے جس چیز کو ہم اس میں حلال پاتے ہیں اسے حلال کریں گے اور جس چیز کو ہم حرام پاتے ہیں اسے حرام کریں گے۔ خبردار! بے شک جو اللہ تعالیٰ کے رسول نے حرام کیا ہے اسی طرح ہے جو اللہ نے حرام کیا ہے۔“

فوائد: اس سے درج ذیل باتیں معلوم ہوئیں: (۱) گھریلو گدھا کھانا پہلے حلال تھا پھر خبیر کے موقع پر حرام کیا گیا۔ اس کے علاوہ وہ چیزیں نکاح متعہ وغیرہ ہے۔ (۲) قرآن کی طرح حدیث بھی حجت ہے۔ ایسا حکم جو قرآن میں نہ ہو حدیث سے ملے تو اسے اپنانا لازم ہے۔ اصل میں یہ بھی عمل بالقرآن ہے قرآن میں ہے جو رسول تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے روکیں اس سے رک جاؤ۔ (الحشر: 7) اس سے منکرین حدیث کا رد ہوتا ہے کیونکہ آپ ﷺ صراحۃً فرما رہے ہیں جو کہے کہ حدیث چھوڑو ہمیں قرآن کافی ہے تو وہ غلط کار ہے۔ (مفہوم) نیز چار پائی پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوئے اس میں آدمی کے تکبر کی جانب اشارہ ہے کہ انکار حدیث متکبرین کی علامت ہے۔

607- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْفَزَارِيِّ.....

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ السُّنَّةُ قَاضِيَةٌ عَلَى الْقُرْآنِ وَلَيْسَ الْقُرْآنُ بِقَاضٍ عَلَى السُّنَّةِ. ❷

اوزاعی بیان کرتے ہیں کہ یحییٰ بن ابوکثیر نے کہا: ”حدیث قرآن کے حق میں فیصلہ کرنے والی ہے اور قرآن حدیث کے حق میں فیصلہ کرنے والا نہیں ہے۔“

608- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ.....

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ قَالَ كَانَ جِبْرِيلُ يَنْزِلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالسُّنَّةِ كَمَا يَنْزِلُ عَلَيْهِ بِالْقُرْآنِ. ❸

اوزاعی بیان کرتے ہیں کہ حسان نے کہا: ”جبرائیل نبی ﷺ پر اسی طرح حدیث لے کر اترتے تھے جس طرح آپ پر قرآن لے کر اترتے تھے۔“

فوائد: احکام مستنبط کرنے کے اعتبار سے قرآن و حدیث برابر ہیں کیونکہ دونوں منبع وحی ہیں

❶ صحیح أخرجه أحمد (3/132) والترمذی، کتاب العلم: باب: مانہی عنه ان یقال عند حدیث النبی ﷺ (2666)

❷ صحیح الإبانة لابن بطہ (88، 89) وأخرجه المروزی فی السنة (103) وابن عبد البر فی الجامع (2353)

❸ صحیح أخرجه ابن بطہ (219) والمروزی فی السنة (102)

فرق صرف یہ ہے ایک وحی متلو اور دوسری غیر متلو ہے۔ ایک کے مکمل الفاظ اللہ تعالیٰ کے ہیں اور دوسری وحی آپ ﷺ کے ارشادات ہیں۔

609۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ.....

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ السُّنَّةُ
سُتْنَانِ سُنَّةُ الْأَخْذِ بِهَا فَرِيضَةٌ وَتَرْكُهَا
كُفْرٌ وَسُنَّةُ الْأَخْذِ بِهَا فَضِيلَةٌ وَتَرْكُهَا
إِلَى غَيْرِ حَرَجٍ ①

اوزاعی بیان کرتے ہیں کہ مکحول نے کہا: ”سنت کی دو
قسمیں ہیں: ایک وہ جس پر عمل کرنا لازم ہے اور اسے
چھوڑنا کفر ہے اور ایک وہ ہے جس پر عمل کرنا فضیلت ہے
اور اسے چھوڑ کر غیر کی طرف جانا گناہ ہے۔“

فوائد: مثلاً جس سنت کا تعلق عقائد و عبادات اور حلال و حرام وغیرہ سے ہو اس کو اپنانا لازمی ہے
اور جن کا تعلق روزمرہ عادات یا طبیعت کے میلان کے ساتھ ہو، اگر اس کو اپنانے میں کمی رہ جائے تو کوئی حرج
نہیں مثلاً آپ ﷺ کدو پسند کرتے، گریبان کا پہلا بٹن کھولے رکھتے تھے وغیرہ وغیرہ یہ امور لازمی سنت کا
درج نہیں تھے۔

610۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ.....

عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
جُبَيْرٍ أَنَّهُ حَدَّثَ يَوْمًا بِحَدِيثٍ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ
مَا يُخَالِفُ هَذَا قَالَ أَلَا أُرَانِي
أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
وَتُعَرِّضُ فِيهِ بِكِتَابِ اللَّهِ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ أَعْلَمَ بِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى
مِنْكَ ②

یعلیٰ بن حکیم بیان کرتے ہیں سعید بن جبیر نے ایک دن
نبی ﷺ کی حدیث بیان کی تو ایک آدمی نے کہا: ”قرآن
میں اس کے خلاف ہے۔“ انہوں نے کہا: ”کیا میں دیکھ
نہیں رہا کہ میں تمہارے پاس رسول اللہ ﷺ کی
حدیث بیان کر رہا ہوں اور تو قرآن کے ذریعہ سے اس کو
عیب لگا رہا ہے رسول اللہ ﷺ تجھ سے زیادہ قرآن کو
جانتے تھے۔“

① صحاح السنۃ للمروزی (105) والإبانۃ لابن بطہ (101)

② صحیح الشریعہ للآجری (ص: 58) والإبانۃ لابن بطہ (81)

[50]..... بَابُ تَأْوِيلِ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی تاویل کرنا

611- أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.....

عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ
أَنَّهُ قَالَ إِذَا حَدَّثْتُمْ بِالْحَدِيثِ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَظَنُّوا بِهِ الَّذِي هُوَ
أَهْيَأُ وَالَّذِي هُوَ أَهْدَى وَالَّذِي هُوَ
أَتَقَى. ❶

عون بن عبد اللہ کہتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”جب تم سے رسول اللہ ﷺ نے کی حدیث بیان کی جائے تو اس کا وہ مطلب سمجھو جس میں زیادہ اچھا بہتری اور ہدایت و پرہیزگاری والا ہو۔“

فوائد:..... حدیث رسول ﷺ سے تشابہات کی پیروی کرنے یا گمراہ سوچ کی آبیاری کرنے کے لیے احادیث کی تاویل کرنے کی بجائے خلوص نیت سے اقرب الی الصواب مطالب بیان کرنے چاہیں ورنہ سوائے خسارے کے کچھ حاصل ہونے والا نہیں اس کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ سلف کے اقوال کو دیکھا جائے ان کی سمجھ کو مقدم رکھا جائے۔ مگر افسوس کہ فقہ حنفی میں اس اصول کا ہرگز پاس نہیں رکھا گیا۔

612- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ.....

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ
عَلِيِّ قَالَ إِذَا حَدَّثْتُمْ شَيْئًا عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ فَظَنُّوا بِهِ الَّذِي هُوَ أَهْدَى
وَالَّذِي هُوَ أَتَقَى وَالَّذِي هُوَ أَهْيَأُ. ❷

ابو عبد الرحمن سلمی بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”جب تم سے رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کی جائے تو اس کا وہ مطلب سمجھو جس میں زیادہ ہدایت، پرہیزگاری اور بہتری ہو۔“

613- أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ صَالِحِ بْنِ عُمَرَ.....

عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ إِذَا حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

عاصم بن کلیب اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث بیان کرتے تو کہتے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص مجھ پر جان

❶ صحیح آئندہ اثر اس کا شاہد ہے۔ احمد: 385/1، وابن ماجہ فی المقدمہ، باب: تعظیم حدیث رسول اللہ ﷺ والتغلیظ

علی من عارضہ (19)

❷ صحیح

مَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ
بُوجْهِ كَرَجُوتٍ بَانِدْهُ اسے اپنا ٹھکانہ آگ میں بنا لینا
مِنَ النَّارِ ❶ چاہئے۔“

فوائد: جھوٹ گھڑنا صرف الفاظ ہی آپ کے ذمے تھوپنا نہیں بلکہ حدیث رسول کی جانتے بوجھتے اپنی ضلالت کی ترویج کے لیے تاویل بھی اسی ذمے میں آئے گی۔

614. فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا حَدَّثَ قَالَ
إِذَا سَمِعْتُ مُوَيْبِي أَحَدًا عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ فَلَمْ تَجِدْهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ أَوْ
حَسَنًا عِنْدَ النَّاسِ فَأَعْلَمُوا أَنِّي قَدْ
كَذَبْتُ عَلَيْهِ ❷
ابن عباس رضی اللہ عنہ جب کوئی حدیث بیان کرتے تو
کہتے: ”جب تم مجھ سے سنو کہ میں رسول اللہ ﷺ کی
حدیث بیان کر رہا ہوں۔ اور تم اسے قرآن یا لوگوں کے
نزدیک بہتر نہ پاؤ تو جان لو کہ میں نے آپ ﷺ پر
جھوٹ باندھا۔“

فوائد: صحیح حدیث کبھی قرآن یا فطرت و عقل کے مخالف نہیں ہوگی لیکن شرط یہ ہے کہ وہ عقل
مستقیم و کامل ہو کیونکہ بعض اوقات علم کی کمی کی بنا پر ایک حدیث خلاف عقل محسوس ہوتی اس میں حدیث کا نہیں
بلکہ عقل کا تصور ہوتا ہے۔ اسی لیے کچھ عرصے بعد جب اس کی حکمت سمجھ آتی ہے تو عقل عیش عیش کراٹھتی ہے۔
مثلاً ہاتھ چائنا یا کھانے کے برتن کو اچھی طرح صاف اگرچہ بے دین عقل اس سے کراہت کرتی ہے لیکن
تجربات ان کے فوائد کی گواہی دے رہے ہیں اور انہیں حکمت کے موتی قرار دے رہے ہیں۔

615. أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِمْرَانَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ
الْأَحْوَلِ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ إِنَّ أَزْهَدَ
النَّاسِ فِي عَالِمِ أَهْلِهِ ❸
سلیمان احوال بیان کرتے ہیں کہ عکرمہ نے کہا: عالم کو
حقارت اور بے غیبتی سے الگ تھلگ چھوڑ دینے والے اس
کے اپنے گھر کے لوگ ہوتے ہیں۔“

فوائد: دای کے نسخہ میں ہندیہ میں ”فی عالم“ کے الفاظ ہیں اور یہی زیادہ بہتر ہیں۔ نیز
مجمع الامثال میں اسی طرح کی ایک ضرب المثل بھی ہے۔ ”أَزْهَدُ النَّاسِ فِي عَالِمِ جِيرَانِهِ“ یعنی عالم کی
بے قدری کرنے میں اس سے آگے اس کے گھر اور آس پاس والے ہی ہوتے ہیں۔ جیسا کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ

❶ صحیح

❷ منقطع، ضعیف کلب بن شہاب کی کوئی روایت ابن عباس سے متصل نہیں۔

❸ صحیح داری بیان کرنے میں اکیلے ہیں۔ جبکہ اس کے شواہد موجود ہیں۔

کوان کی والدہ مجبور کر کے کسی عالم کے پاس مسئلہ دریافت کرنے لے جاتی ہیں تو وہ امام صاحب کے سامنے ہچکچاتا ہے تو آپ اسے کہتے ہیں کہ میری والدہ آپ کے جواب سے ہی مطمئن ہوں گی لہذا وہ عالم جواب دے دیتا ہے۔

[51]..... بَابُ مُذَاكَرَةِ الْعِلْمِ

علمی باتوں پر گفتگو کرنے کا بیان

617- أَخْبَرَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ وَأَبِي مَسْلَمَةَ.....

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ابونضرة بیان کرتے ہیں کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: قَالَ تَذَاكُرُوا الْحَدِيثَ فَإِنَّ الْحَدِيثَ يَهَيِّجُ الْحَدِيثَ. ❶ ”حدیث میں گفتگو کرو، کیونکہ ایک حدیث دوسری حدیث کو تازہ کرتی ہے۔“

فوائد:..... جس طرح فلسفی بات کرتا ہے تو بات سے بات نکالتا ہے اسی طرح جب اہل حدیث احادیث کا تذکرہ کرتے ہیں تو حدیث سے حدیث یاد آتی جاتی ہے۔ اور سابقہ پڑھی سنی حدیثیں مذاکرے سے تازہ ہو جاتی ہیں۔

618- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ تَذَاكُرُوا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: ”حدیث میں گفتگو کرو کیونکہ الْحَدِيثَ فَإِنَّ الْحَدِيثَ يَهَيِّجُ الْحَدِيثَ. ❷ ایک حدیث، دوسری حدیث تازہ کرتی ہے۔“

619- أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ابونضرة بیان کرتے ہیں کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: قَالَ تَذَاكُرُوا الْحَدِيثَ فَإِنَّ الْحَدِيثَ يَهَيِّجُ الْحَدِيثَ. ❸ ”حدیث میں گفتگو کرو کیونکہ ایک حدیث دوسری حدیث کو یاد دلاتی ہے۔“

620- أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ.....

❶ صحیح آئندہ حوالہ دیکھئے۔

❷ صحیح أخرجه ابن ابی شیبہ : 733/8 (6184) والرامهرمزی فی المحدث الفاصل (723) والخطیب فی الجامع (1882)

❸ صحیح سابقہ حوالہ ملاحظہ کریں۔

ابونضرۃ، ابوسعید سے نقل کرتے ہیں اور اس میں اس سے زیادہ کلام ہے۔

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ. ①

621- وَابْنُ عُلْيَةَ.....

اور جریری بھی بواسطہ ابونضرۃ ابوسعید سے یہی نقل کرتے ہیں۔

عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ. ②

ابوسلمۃ ابونضرۃ کے طریق سے ابوسعید سے یہی قول روایت کرتے ہیں اس میں اُس نے زیادہ کلام ہے۔“

622. أَخْبَرَنَا أَبُو مَسْلَمَةَ يَعْنِي عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَفِيهِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا. ③

623- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ.....

سفیان بیان کرتے ہیں کہ عمرو نے کہا: طاؤس نے مجھ سے کہا: ”ہمیں بھی ساتھ لے جاؤ ہم لوگوں میں بیٹھیں۔“

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو قَالَ قَالَ لِي طَاوُسٌ أَذْهَبُ بِنَا نَجَالِسِ النَّاسِ. ④

624- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقُمِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي الْمُغِيرَةِ.....

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ عمرو نے کہا: طاؤس نے مجھ سے کہا: ”اس حدیث میں گفتگو کرو کہیں یہ تمہیں بھول نہ جائے یہ قرآن کی طرح اکٹھی محفوظ نہیں کی گئی۔ اگر تم اس حدیث کے ساتھ مذاکرہ نہ کرو گے تو یہ تمہارے دلوں سے نکل جائے گی اور تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میں نے کل حدیث بیان کی تھی آج نہ کروں گا بلکہ گذشتہ کل بیان کرو اور آج بیان کرو اور آئندہ کل بھی بیان کرو۔“

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَذَاكُرُوا هَذَا الْحَدِيثَ لَا يَنْفَلِتُ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِثْلَ الْقُرْآنِ مَجْمُوعٌ مَحْفُوظٌ وَإِنَّكُمْ إِنْ لَمْ تَذَاكُرُوا هَذَا الْحَدِيثَ يَنْفَلِتُ مِنْكُمْ وَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ حَدَّثْتُ أَمْسٍ فَلَا أُحَدِّثُ الْيَوْمَ بَلْ حَدَّثْتُ أَمْسٍ وَلْتُحَدِّثُ الْيَوْمَ وَلْتُحَدِّثُ غَدًا. ⑤

② صحیح أخرجه الخطيب في الجامع (1883)

① صحیح سابقہ ہی مکرر ہے۔

③ صحیح گذشتہ اثر (617) ملاحظہ کیجئے۔

④ حسن داری منفرد ہیں۔

⑤ ضعیف جعفر، سعید سے روایت کرنے میں صحیح نہیں، أخرجه الرامهرمزی في المحدث الفاصل (729)

فوائد:..... حدیث کو یاد رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ایک دفعہ پڑھ کر چھوڑنے کی بجائے اس کو مسلسل دہرایا جائے کوئی بھی علم اس کو یاد رکھنے کا یہی طریقہ ہے ورنہ آہستہ آہستہ ذہن سے محو ہوتا چلا جاتا ہے۔

625- أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مِندَلُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ أَبِي الْمُغِيرَةِ.....
 حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رُدُّوا الْحَدِيثَ وَاسْتَذْكُرُوهُ فَإِنَّهُ إِنْ لَمْ تَذْكُرُوهُ ذَهَبَ وَلَا يَقُولَنَّ رَجُلٌ لِحَدِيثٍ قَدْ حَدَّثَهُ قَدْ حَدَّثْتُهُ مَرَّةً فَإِنَّهُ مَنْ كَانَ سَمِعَهُ يَزْدَادُ بِهِ عِلْمًا وَيَسْمَعُ مَنْ لَمْ يَسْمَعْ. ❶

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ”حدیث کو دہرایا کرو اور اسے یاد کیا کرو، کیونکہ اگر تم اسے یاد نہ کرو گے تو وہ بھول جائے گی اور کوئی آدمی یہ نہ کہے کہ میں نے اسی حدیث کو ایک بار بیان کر چکا ہوں کیونکہ جس نے سنی ہوگی اس کو وہ اور زیادہ معلوم ہو جائے گی اور جس نے نہ سنی ہوگی وہ اسے سن لے گا۔“

فوائد:..... معلوم ہوا حدیث کا تکرار یاد والے کے لیے پختگی جب کہ جاہل کے لیے علم باعث ہوگا۔

626- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ.....
 عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ تَذَاكَرُوا فَإِنَّ إَحْيَاءَ الْحَدِيثِ مَذَاكِرَتُهُ. ❷

یزید بن ابوزیاد بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمن بن ابولیلی نے کہا: ”تم حدیث میں گفتگو کرتے رہو کیونکہ حدیث کو زندہ رکھنا اس میں گفتگو کرنا ہے۔“

627- أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ.....
 عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ تَذَاكَرُوا الْحَدِيثَ فَإِنَّ ذِكْرَهُ حَيَاتُهُ. ❸

ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ علقمہ نے کہا: ”حدیث میں گفتگو کرو کیا کیونکہ اس میں گفتگو کرنا ہی اس کی زندگی ہے۔“

628- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ.....
 عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ ابْنُ شِهَابٍ يُحَدِّثُ الْأَعْرَابَ. ❹

زیادہ بن سعد بیان کرتے ہیں کہ ابن شہاب دیہاتی لوگوں سے حدیث بیان کرتے تھے۔

❶ ضعیف مندل بن علی ضعیف ہے۔ ❷ ضعیف المحدث الفاضل للرامهرمزی (727)

❸ صحیح أخرجه الخطيب في الجامع (1886) وابن أبي شيبة (6188) ❹ صحيح الجامع للخطيب (1888)

629- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ.....

عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ كَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ يَجْمَعُ صِبْيَانَ الْكِتَابِ يُحَدِّثُهُمْ يَحْفَظُ بِذَلِكَ. ❶

اعمش بیان کرتے ہیں کہ اسماعیل بن رجاء بچوں کو جمع کر کے ان کے پاس حدیث بیان کرتے تھے وہ اس طرح حدیث یاد کرتے تھے۔

فوائد:..... کیا بہترین طریقہ ہے کوئی آدمی میسر نہ ہو تو بچوں کو جمع کرنا ان سے احادیث کا دور کرنا چنداں مشکل نہیں۔

630- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ.....

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الشَّقَرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَ حَدِيثَكَ مَنْ يَشْتَهِيهِ وَمَنْ لَا يَشْتَهِيهِ فَإِنَّهُ يَصِيرُ عِنْدَكَ كَأَنَّهُ إِمَامٌ تَقْرَأُهُ. ❷

ابو عبد اللہ شقری بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”اپنی حدیث بیان کرتے رہو لوگ اس کی خواہش کرتے ہوں یا نہ کرتے ہوں کیونکہ وہ تمہارے نزدیک ایک کتاب کی طرح ہو جائے گی ہے جسے تم پڑھ رہے ہو۔“

فوائد:..... وعظ و تدريس میں یہ فرق ہے کہ وعظ اگر لوگوں کو اس میں دلچسپی ہو تو کرو۔ انہیں اکتاہٹ میں مبتلا نہیں کرنا چاہیے پیچھے گزر چکا۔ البتہ تدريس کے بارے سلف، ابراہیم رحمہ اللہ کی یہی رائے ہے کہ حدیث بلا اکتاہٹ کا خیال رکھے بیان کی جاسکتی کیونکہ سامع اس سے مستفید ہو یا نہ ہو البتہ استاذ کو یہ چیز لازمی نفع دے گی۔

631- أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ.....

عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ مِنَّا حَدِيثًا فَتَذَكَّرُوهُ بَيْنَكُمْ. ❸

حجاج عطاء سے بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ”جب تم ہم سے کوئی حدیث سنو تو اس پر آپس میں گفتگو کیا کرو۔“

632- أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَنْ هُشَيْمٍ.....

أَخْبَرَنَا يُونُسُ قَالَ كُنَّا نَأْتِي الْحَسَنَ يُونُسُ کہتے ہیں ہم حسن کے پاس جاتے تھے اور جب ان

❶ صحيح الجامع لابن عبد الر (712) والجامع للخطيب (780)

❷ صحيح الجامع للخطيب (1886) وابن أبي شيبة: 734/8 (6188)

❸ ضعيف حجاج بن أرطاة ضعيف هو، الجامع الخطيب (469) المحدث الفاصل للرامهرمزي (728)

فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ تَذَاكُرْنَا بَيْنَنَا. ❶ ان کے پاس سے آتے تھے تو آپس میں گفتگو کرتے تھے۔

633- أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حُنَيْنِ

ابْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ

يُرْوِيَ حَدِيثًا فَلْيُرِدْهُ ثَلَاثًا. ❷ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: ”جب تم میں سے کوئی حدیث بیان کرنا چاہے تو اسے تین بار دہرانا

چاہئے۔“

فوائد:..... سنی ہوئی بات جب تک زبان سے ادا نہ کی جائے اس کا نقش ذہن پر زیادہ گہرا نہیں ہوتا

اور وہ جلد مٹ جاتا ہے۔ لہذا علمی بات کم از کم دو تین دفعہ زبان یا قلم سے نکال لی جائے تو وہ زیادہ دیر تک یاد رہتی ہے۔

634- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي

لَيْلَى قَالَ إِحْيَاءُ الْحَدِيثِ مُذَاكِرَتُهُ.....

فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ يَرْحَمُكَ

اللَّهُ كَمْ مِنْ حَدِيثٍ أَحْيَيْتَهُ فِي صَدْرِي

كَأَنَّ قَدْ مَاتَ. ❸

عبداللہ بن شداد نے کہا: ”اللہ آپ رحم کرے، کتنی حدیثیں

جو بھول چکیں تھیں آپ نے انہیں میرے سینے میں زندہ

کیا۔“

635- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ.....

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

كَانَ الْحَارِثُ بْنُ يَزِيدَ الْعُكْلِيُّ وَابْنُ

شُبْرُمَةَ وَالْقَعْقَاعُ بْنُ يَزِيدَ وَمُغِيرَةُ إِذَا

صَلُّوا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ جَلَسُوا فِي الْفِقْهِ

فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَهُمْ إِلَّا أَذَانُ الصُّبْحِ. ❹

محمد بن فضیل اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ حارث

بن یزید عکلی اور ابن شبرمہ اور قعقاع بن یزید اور مغیرہ

جب عشاء کی نماز پڑھ لیتے تو فقہ کے لئے بیٹھتے، انہیں صبح

کی اذان کے علاوہ کوئی چیز جدا نہ کرتی۔

فوائد:..... سبحان اللہ سلف کس قدر علم کے شائق و شیداء تھے کہ علم کے لیے سونا بھول جائے ان کی

❶ صحیح داری مفرد ہیں۔

❷ صحیح الجامع الخطیب (640)

❸ ضعیف یزید بن ابی زیادہ ضعیف ہے، الجامع الخطیب (472) العلم لأبی حنیفہ (73)

❹ صحیح العلم لأبی حنیفہ (108) والمعرفہ للفسوی (2/614)

یہ مشتقین محنتیں اس دین کی آبیاری کا سبب بنیں۔ (جزاھم اللہ)

636۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ شَرِيكًا ذَكَرَ عَنْ لَيْثٍ.....

عطاء اور طاؤس و مُجَاهِدِ قَالَ عَنْ
اثنین منهم لا بأس بالسمر في
عطاء اور طاؤس اور مجاہد ان تینوں میں سے دو اصحاب سے
لیث یوں بیان کرتے ہیں: ”علمی باتوں پر رات بھر گفتگو
کرنے میں کوئی حرج نہیں۔“
الفقہہ. ①

فوائد: عشاء کے بعد آپ ﷺ نے باتیں کرنے سے منع کیا۔ (ترمذی) لیکن ترمذی میں ہی

حدیث ہے کہ آپ ﷺ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کے بعد مسلمانوں کے امور کے بارے گفتگو فرمالیا کرتے
تھے۔ لہذا اکثر علماء نے اسی بنا پر علمی و اصلاحی مجالس کے برپا کرنے کو عشاء کے بعد جائز رکھا ہے۔ جیسا کہ
پچھلی حدیث میں سلف کا فعل بھی ذکر کیا گیا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے ترجمۃ الباب باندھ کر اس مسئلہ کا جواز
صحیح حدیث سے پیش فرمایا ہے۔ نیز آئندہ آثار بھی ملاحظہ فرمائیں۔

637۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ.....

عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ لَا بَأْسَ
بِالسَّمْرِ فِي الْفِقْهِ. ②
لیث بیان کرتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: ”رات بھر علمی گفتگو
کرنے میں کوئی حرج نہیں۔“

638۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ.....

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَةٌ مِنَ
الَّيْلِ خَيْرٌ مِنْ إِحْيَائِهَا. ③
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ”ایک گھڑی علم پڑھنا، پڑھانا
رات بھر جاگنے (قیام کرنے) سے بہتر ہے۔“

639۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى عَنْ هُشَيْمٍ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ.....

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ كُنَّا نَأْتِي جَابِرَ بْنَ عَبْدِ
اللَّهِ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ تَذَاكُرْنَا
عطاء سے مروی ہے انہوں نے کہا: ”ہم جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ عنہ کے پاس جاتے اور جب وہاں سے واپس آتے تھے تو
آپس میں (علمی) گفتگو کرتے، اور زیر کو ان کی حدیثیں
سب سے زیادہ یاد ہوتیں۔“

① ضعیف آئندہ حوالہ ملاحظہ کیجئے۔

② ضعیف، العلم لا بی خیشمہ (110)

③ ضعیف ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ أخرجه معمر في جامعه الملاحق بمصنف عبدالرزاق (20469)

مروان بن محمد کہتے ہیں کہ میں نے لیث بن سعد سے یہ کہتے ہوئے سنا: ”ابن شہاب نے ایک رات عشاء کے بعد ایک حدیث کا ذکر کیا اور وہ وضو کر کے بیٹھے ہوئے تھے۔“ وہ کہتے ہیں: ”ان کی مجلس ایسے ہی رہی حتیٰ کہ صبح ہو گئی۔“ مروان کہتے ہیں: ”کہ وہ مسلسل حدیث کا ذکر کرتے رہے۔“

640. أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ تَذَاكُرَ ابْنُ شَهَابٍ لَيْلَةً بَعْدَ الْعِشَاءِ حَدِيثًا وَهُوَ جَالِسٌ مُتَوَضِّئًا قَالَ فَمَا زَالَ ذَلِكَ مَجْلِسَهُ حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ مَرْوَانُ جَعَلَ يَتَذَاكُرُ الْحَدِيثَ.

641. أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ.....

محمد بن اسحق کہتے ہیں کہ زہری نے کہا: ”جب میں عبید اللہ بن عبد اللہ سے کوئی سوال کرتا تو گویا کہ اس سوال کی وجہ سے میں نے دریا بہا دیا۔“

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كُنْتُ إِذَا لَقَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَكَأَنَّمَا أَفْجُرُ بِهِ بَحْرًا.

فوائد:..... اس میں ان کی علمی لیاقت کا بیان ہے کہ ایک سوال کے جواب میں علم کے دریا بہا

دیتے۔

642. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ.....

عثمان بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ حارث عکلی اور اس کے ساتھی رات کو بیٹھتے اور علمی گفتگو کرتے۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ الْحَارِثُ الْعُكْلِيُّ وَأَصْحَابُهُ يَتَجَالَسُونَ بِاللَّيْلِ وَيَذْكُرُونَ الْفِقْهَ.

643. أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْرَائِيلَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ أَوْ.....

ابو لاجوس بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اس حدیث میں گفتگو کرو، کیونکہ اس پر گفتگو کرنا ہی اس کی زندگی ہے۔“

عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَذَاكُرُوا هَذَا الْحَدِيثَ فَإِنَّ حَيَاتَهُ مَذَاكِرَتُهُ.

644. أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ.....

عون بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس جب ان کے ساتھی آئے۔ تو انہوں نے کہا: ”کیا تم جمع ہو کر بیٹھتے ہو؟“ انہوں نے کہا: ”ہم اسے نہیں چھوڑتے۔“ عبد اللہ

عَنْ عَوْنٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لِأَصْحَابِهِ حِينَ قَدِمُوا عَلَيْهِ هَلْ تَجَالَسُونَ قَالُوا لَيْسَ نَتْرُكُ ذَلِكَ قَالَ فَهَلْ تَزَاوَرُونَ

نے کہا: ”کیا تم ایک دوسرے سے ملاقات بھی کرتے ہو؟“ انہوں نے کہا: ”جی ہاں، اے عبدالرحمن! ہم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی کو نہیں پاتا تو وہ اس کی تلاش میں کوفہ کے آخر تک جاتا ہے حتیٰ کہ اس سے ملاقات کرے۔“ عبداللہ نے کہا: ”جب تک تم یہ کام کرتے رہو گے ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہو گے۔“

قَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ الرَّجُلَ مِنَّا لَيَفْقِدُ أَخَاهُ فَيَمْشِي فِي طَلَبِهِ إِلَى أَقْصَى الْكُوفَةِ حَتَّى يَلْقَاهُ. قَالَ فَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا فَعَلْتُمْ ذَلِكَ. ❶

645- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ.....

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ وَتَرَكْتُ الْمَذَاكِرَةَ. ❷

اوزاعی بیان کرتے ہیں کہ زہری نے کہا: ”علم کی آفت بھول جانا ہے اور گفتگو چھوڑ دینا ہے۔“

فوائد:..... کسی بھی چیز پر آنے والی آفت اس کی بربادی کا سبب ہوتی ہے۔ اسی طرح علم کے لیے بھول جانا ایک آفت جو کہ اس کو برباد کر کے رکھ دیتی ہے۔ اکثر سلف سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ لہذا یاد رکھنے کا بہترین طریقہ آپس میں علماء کا بیٹھ کر تکرار کرنا ہے۔

646- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَنبَأَنَا أَبُو عَمِيْسٍ.....

عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ آفَةُ الْحَدِيثِ النِّسْيَانُ. ❸

قاسم بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”حدیث کی آفت اسے بھول جانا ہے۔“

647- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ طَارِقٍ.....

عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ آفَةً وَآفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ. ❹

حکیم بن جابر کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا: ”ہر چیز کی آفت ہوتی ہے اور علم کی آفت اسے بھولنا ہے۔“

648- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ.....

عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

❶ منقطع ضعيف أخرجه الطبراني في الكبير: 226/9 (8979)

❷ ضعيف أوليد مدلس عن بيان كرتا ہے۔ أخرجه بن عساكر في تاريخ دمشق۔ لالزهری (235)

❸ منقطع، ضعيف مصنف ابن ابی شیبہ: 734/8 (6191)، بہر حال یہ اثر صحیح ہے چونکہ آئندہ اثر اس کا شاہد ہے۔

❹ صحیح سابقہ حوالہ دیکھئے۔

آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ وَإِضَاعَتُهُ أَنْ تُحَدِّثَ بِهِ غَيْرَ أَهْلِهِ. ①
”علم کی آفت اسے بھول جانا ہے اور اسے ضائع کرنا یہ ہے کہ اسے نا اہل کے پاس بیان کیا جائے۔“

649۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّنَا أَبُو حَمْزَةَ الثُّمَالِيُّ.....

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ غَائِلَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ. ②
حسن سے مروی ہے انہوں نے کہا: ”علم کی مصیبت یہ ہے کہ اسے بھلا دیا جائے۔“

650۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا كَهْمَسٌ.....

عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ تَذَاكُرُوا هَذَا الْحَدِيثَ وَتَزَاوَرُوا فَإِنَّكُمْ إِنْ لَمْ تَفْعَلُوا يَذْرُسُ. ③
ابن بریدہ کہتے ہیں کہ علی نے فرمایا: ”اس حدیث میں گفتگو کرتے رہو اور ایک دوسرے سے ملاقات کرتے رہو۔ کیونکہ اگر تم ایسا نہ کرو گے تو وہ (علم) مٹا دیا جائے گا۔“

651۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ.....

سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ قَالَ الزُّهْرِيُّ كُنْتُ أَحْسَبُ بَأَنِّي أَصَبْتُ مِنَ الْعِلْمِ فَجَالَسْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ فَكَأَنِّي كُنْتُ فِي شُعْبٍ مِنَ الشَّعَابِ. ④
سُفْیان کہتے ہیں کہ زہری نے کہا: ”میں گمان کرتا تھا کہ میں نے علم حاصل کر لیا ہے میں عبید اللہ کے پاس بیٹھا تو گویا میں گھائیوں میں سے ایک گھائی پر ہوں۔“

فوائد: اپنے تئیں جاہلوں میں بندہ اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھ بیٹھتا ہے۔ لیکن حقیقی علمیت کا اندازہ باہم علماء کے ساتھ مل بیٹھنے سے مسائل میں غور و خوض سے ہوتا ہے۔ کیونکہ بعض چیزیں بذاتِ خود بڑی کامل و مزین ہوتی ہیں لیکن بوقتِ تقابل ان کی اصلیت معلوم ہوتی ہے۔

[52]..... بَابُ اخْتِلَافِ الْفُقَهَاءِ

علماء کا اختلاف ہونا

652۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ.....

عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ قِيلَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَمِيدُ كَيْتَ هِيَ فِي مِثْلِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ سَلَمَةُ.....

① صحیح بطورِ اُمرش کے قول کے۔ المحدث الفاضل للرامهرمزی (793) الجامع لابن عبد البر (790)

② صحیح الجامع لابن عبد البر (689)

③ صحیح أخرجه ابن ابی شیبہ 733/8، (6185) الجامع لخطیب (387, 388)

④ صحیح التاریخ لابی زرعہ (1395)

”اگر آپ لوگوں کو ایک ہی چیز پر جمع کر دیتے (تو بہتر ہوتا)۔“ انہوں نے کہا: ”مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ وہ اختلاف نہ کریں؟“ حمید کہتے ہیں: ”پھر انہوں نے تمام مقامات یا تمام شہروں کی طرف لکھا۔ کہ ہر قوم اس چیز کے مطابق فیصلہ کرے جس پر ان کے علماء متفق ہوں۔“

لَوْ جَمَعْتُ النَّاسَ عَلَى شَيْءٍ فَقَالَ مَا يُسْرُنِي أَنَّهُمْ لَمْ يَخْتَلِفُوا قَالَ ثُمَّ كَتَبَ إِلَى الْأَفَاقِ وَإِلَى الْأَمْصَارِ لِيَقْضِيَ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ فَقَهَاؤُهُمْ. ①

فوائد: اس سے کئی ایک باتیں معلوم ہوئیں: (۱) تابعین و تبع تابعین کے سنہری دور میں ابھی تک تقلید کے جراثیم سرایت نہیں کیے تھے لوگ مختلف فقہاء میں سے جس کی بات قرآن و حدیث کے زیادہ قریب ہوتی اسے لے لیتے۔ (۲) علماء کا دلیل کی بنا پر آپس میں اختلاف نہ تو عمر رضی اللہ عنہ نے اسے معیوب سمجھا نہ اس کو ختم کرنے کی کاوش کی۔ بلکہ یہ کہا کہ مجھے ان اختلاف نہ کرنا پسند نہیں یعنی ہر مجتہد کو اپنی رائے کے اظہار اور اس پر عمل کا پورا پورا اختیار ہے۔ (۳) بہر حال اپنے گورنروں کی جانب یہی پیغام بھیجا کہ جمہور کی رائے کا احترام کیا جائے کیونکہ عموماً جمہور کا طریق ہی ہدایت کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

653- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ.....

عون بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: ”کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ اختلاف نہ کریں کیونکہ اگر وہ ایک بات پر متفق ہو جائیں اور ایک آدمی اسے چھوڑ دے تو اس نے سنت کو چھوڑ دیا۔ اور اگر وہ اختلاف کریں اور کوئی آدمی کسی ایک کے قول کو اختیار کر لے تو اس نے سنت کو اختیار کر لیا۔“

عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا أَحَبُّ أَنْ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَخْتَلِفُوا فَإِنَّهُمْ لَوْ اجْتَمَعُوا عَلَى شَيْءٍ فَتَرَكَهَ رَجُلٌ تَرَكَ السُّنَّةَ وَلَوْ اخْتَلَفُوا فَأَخَذَ رَجُلٌ بِقَوْلِ أَحَدٍ أَخَذَ بِالسُّنَّةِ. ②

فوائد: حقیقت یہی ہے کہ اجماع ایک شرعی ماخذ ہے جب سبھی علماء ایک موقف پر جمع ہو جائیں اس کے بعد آنے والوں میں سے کسی کو اس کے خلاف کی اجازت نہیں۔ کیونکہ اجماع کے ذریعے کسی حکم کے مستحکم ہو جانے کے بعد وہ سنت قرار پاتی ہے۔ اس کا انکار یا اس سے اختلاف ناجائز ٹھہرتا ہے۔

654- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ.....

① صحیح الفقیہ والمتفقہ (745)

② ضعیف المسعودی ضعیف ہے۔

عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ رُبَّمَا رَأَى ابْنُ عَبَّاسٍ الرَّأْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ. ❶
لیث کہتے ہیں کہ طاؤس نے کہا: ”ایک بار ابن عباس رضی اللہ عنہ
رائے پر قائم ہوئے پھر اسے چھوڑ دیا۔“

فوائد:..... اہل علم کی یہی شان رہی ہے انہوں نے کبھی کسی مسئلے کو انا کا مسئلہ نہیں بنایا۔ جب بھی ان
پران کے موقف کے خلاف دلیل واضح ہوئی انہوں نے اس کو چھوڑنے میں دیر نہیں لگائی۔

655- أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ عَنْ
عُرْوَةَ.....

عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ لِي
عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ إِنَّ عُمَرَ قَالَ لِي إِنِّي
قَدْ رَأَيْتُ فِي الْجَدِّ رَأْيًا فَإِنْ رَأَيْتُمْ أَنْ
تَتَّبِعُوهُ فَاتَّبِعُوهُ قَالَ عُثْمَانُ إِنْ نَتَّبِعْ
رَأْيَكَ فَإِنَّهُ رَشْدٌ وَإِنْ نَتَّبِعْ رَأْيَ
الشَّيْخِ قَبْلَكَ فَنِعْمَ ذُو الرَّأْيِ كَانَ
قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَجْعَلُهُ أَبًا. ❷
مروان بن حکم کہتے ہیں کہ مجھے عثمان بن عفان نے کہے کہ
مجھے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”میں نے دادا کے متعلق ایک رائے
قائم کی۔ اگر تم اس کی پیروی کرنا مناسب سمجھو تو اس کی
پیروی کرو۔“ عثمان نے کہا: ”اگر ہم آپ کی رائے مان
لیں گے تو بہتر ہے اور اگر آپ سے پہلے شیخ کی رائے تسلیم
کریں گے تو اچھا ہے۔ وہ بھی اچھی رائے قائم کرنے
والے تھے۔“ مروان کہتے ہیں: ”ابو بکر دادا کو باپ کے حکم
میں قرار دیتے تھے۔“

فوائد:..... اصحاب خیر، اہل علم و اہل دانش کا یہ وتیرہ رہا ہے کہ انہوں نے دوسروں کے مقابلے میں
اپنی رائے کا اظہار تو کیا ہے لیکن عوام کو مجبور نہیں کیا کہ فیصلہ ان کی رائے پر ہو اور اسے ہی ترجیح دی جائے یہی
راہ ہدایت اور بچاؤ کا راستہ ہے۔

[53]..... بَابُ فِي الْعَرَضِ..... (حدیث) پیش کرنا

656- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ.....

حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ قَالَ عَرَضْتُ عَلَى
الشَّعْبِيِّ أَحَادِيثَ الْفِقْهِ فَأَجَازَهَا لِي. ❸
عاصم احوال بیان کرتے ہیں کہ میں نے فقہ کے لئے شعبی
کے سامنے حدیثیں پیش کیں انہوں نے مجھے اسے روایت
کرنے کی اجازت دے دی۔

فوائد: روایت لینے کا جس طرح ایک طریقہ حدیث کا استاذ سے سننا ہے اسی طرح محدثین کے اس کے ساتھ مزید طریقے بیان کیے جاتے ہیں جس میں ایک عرض یعنی شاگرد استاذ پر حدیث کو پیش کرتا ہے لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ احادیث شیخ کی ذاتی ہوں کسی دوسرے شیخ سے سنی ہوئیں نہ ہوں۔ مقصد یہ ہوتا ہے کہ شیخ کے سننے سے منضبط و محفوظ ہو جائیں اور وہ محفوظ ہو جائیں عرض کا درجہ سماع کے بعد آتا ہے۔

657- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ.....

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِرَجُلٍ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ بِسَهَامٍ أُمِسْتُ بِصَاحِلِهَا قَالَ نَعَمْ. ①

سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمرو بن دینار سے کہا: ”کیا تم نے جابر بن عبد اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کو فرمایا جو تیرے لئے ہوئے مسجد سے گزرا ”اپنے تیروں کی نوک بند کر۔“ انھوں نے کہا: ”جی ہاں۔“

فوائد: اس میں بھی محل استشہاد یہی ہے کہ سفیان نے اپنے شیخ عمر پر حدیث پیش کی۔

658- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ.....

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْبَلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ. ②

سفیان کہتے ہیں میں نے عبد الرحمن بن قاسم سے کہا: ”کیا تو نے اپنے باپ سے سنا کہ وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں اس کا بوسہ لیتے تھے؟“ اس نے کہا: ”جی ہاں۔“

659- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُسْكِينُ بْنُ بُكَيْرٍ.....

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ مَنْصُورٌ بِحَدِيثٍ فَلَقِيْتُهُ فَقُلْتُ أُحَدِّثُ بِهِ عَنْكَ قَالَ أَوْ لَيْسَ إِذَا كَتَبْتُ إِلَيْكَ

شعبہ کہتے ہیں کہ میرے پاس منصور نے ایک حدیث لکھی میں ان سے ملا اور کہا: ”کیا میں آپ کی طرف سے اسے نقل کروں؟“ انھوں نے کہا: ”کیا ایسا نہیں ہے کہ جب

① متفق علیہ البخاری، کتاب الصلاة (451) باب يؤخذ بالقول والنبل اذا مر بالمسجد، ومسلم، کتاب البر والصلة، باب:

من مر بسلاح في مسجد أو سوق (2614)

② متفق علیہ البخاری، کتاب الصوم، باب القبلة للصائم (1928) ومسلم، کتاب الصيام، باب: أن القبلة في الصوم ليست

محرمه (3569)

فَقَدْ حَدَّثْتُكَ. ❶ میں نے اس کو تمہارے پاس لکھ بھیج دیا تو گویا میں نے تم

سے بیان کر دی؟“

فوائد:..... اس میں شاگرد کا استاذ پر پیش کرنا تو اس کا بیان کرنا نہیں البتہ یہ ہے کہ کوئی لکھ کر اگر حدیث دے تو یہ بھی اس کی جانب سے بیان کرنا ہوتا ہے۔

660. قَالَ وَسَأَلْتُ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيَّ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ.

شعبہ کہتے ہیں: ”میں نے ایوب سختیانی سے پوچھا تو انہوں نے بھی ایسے ہی کہا۔“

661. أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ.....

عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عَرَضْتُ
عَلَيْهِ كِتَابًا فَقُلْتُ أَرَوِيهِ عَنْكَ قَالَ
مَعْمَرٌ كَهْتِهِ هِيَ كَزَهْرِي نَعَا: مِثْلَ ذَلِكَ
أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيَّ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ. ❶
مَعْمَرٌ كَهْتِهِ هِيَ كَزَهْرِي نَعَا: مِثْلَ ذَلِكَ
أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيَّ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ. ❶

کس نے تیرے پاس اسے بیان کیا ہے؟“

فوائد:..... یعنی استاذ کو کتاب دکھا کر پوچھا کہ یہ آپ کے جانب سے بیان کر دوں تو انہوں نے پوچھا کہ میرے علاوہ یہ تمہیں کس نے بیان کی ہے یعنی اس کا بیان کرنے والا میں ہی ہوں میری لکھوائی کتاب ہی ہے لہذا مجھ سے بیان کر لو۔

662. أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَطَاءٍ مَوْلَى الْمُزَنِيِّينَ.....

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
عَرَضْتُ الْكِتَابَ وَالْحَدِيثُ سَوَاءٌ. ❸
عُرْوَةُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
عَرَضْتُ الْكِتَابَ وَالْحَدِيثُ سَوَاءٌ. ❸

فوائد:..... یعنی حدیث چاہے استاذ کے سامنے پڑھ کر پیش کی جائے یا لکھ کر کوئی فرق نہیں دونوں طرح درست ہے۔

663. أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَطَاءٍ.....

❶ صحیح دونوں ایک ہی سند سے ہیں۔ أخرجهما الفسوی فی المعرفة والتاریخ : 825/2-826 والخطیب فی الکفایة (ص 343) ❷ صحیح المعرجہ للفسوی 827/2، والکفایة للخطیب (ص: 266) ❸ ضعیف المحدث الفاصل للرامهرمزی (468) والکفایة للخطیب (ص 264)

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
عَرَضَ الْكِتَابَ وَالْحَدِيثَ سَوَاءً. ❶
جعفر بن محمد اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ قرآن اور
حدیث پیش کرنا برابر ہے۔

664- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ
كَانَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ يَرَى عَرَضَ
الْكِتَابِ وَالْحَدِيثِ سَوَاءً وَكَانَ ابْنُ
أَبِي ذُئْبٍ يَرَى ذَلِكَ. ❷
زید بن اسلم کتاب اور حدیث کو بیان کرنا برابر سمجھتے تھے۔
اور ابن ابو ذئب بھی اس کے بیان کرنے کو برا سمجھتے تھے۔

665- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ
عَنْ مَالِثِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ يَرَى
الْعَرَضَ وَالْحَدِيثَ سَوَاءً. ❸
مالک بن انس حدیث اور کتاب کے پیش کرنے کو برابر
سمجھتے تھے۔

[54]..... بَابُ الرَّجُلِ يُفْتِي بِشَيْءٍ ثُمَّ يَبْلُغُهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

فَيَرْجِعُ إِلَى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ

جو شخص کسی بات کا فتویٰ دیتا ہے پھر اس کے متعلق نبی ﷺ
کا قول معلوم ہو تو اس کی طرف لوٹ آتا ہے

666- أَخْبَرَنَا قَيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ
كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ يَقُومُ عَنْ يَسَارِهِ
فَحَدَّثْتُهُ عَنْ سَمِيعِ الزِّيَّاتِ. عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقَامَهُ عَنْ يَمِينِهِ
فَأَخَذَ بِهِ. ❹
ابراہیم کہتے تھے ایک مقتدی امام کے بائیں طرف کھڑا ہونا
چاہیے تو میں نے اسے بیان کیا کہ سمیع الزیات نے ابن
عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ”نبی ﷺ نے اسے اپنی
دائیں طرف کھڑا کیا تھا۔“ تو اس نے اسے اختیار کیا۔

668- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَنبَسَةَ بِنِ سَعِيدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ
زَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ
.....

❶ ضعیف المعرفة للفسوی 2/826

❷ ضعیف دارمی بیان میں منفرد ہیں۔

❸ صحیح الکفایۃ للخطیب (ص 270)

❹ صحیح أخرجه البخاری کتاب الأذان باب وضوء الصبیان (859) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب الدعاء فی

الصلاة اللیل وقیامہ (723)

فَقَالَ مِنْ يَوْمٍ تُوفِّي. قَالَ: وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مِنْ يَوْمٍ تُوفِّي وَسَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ مِنْ يَوْمٍ تُوفِّي. قَالَ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ مِنْ يَوْمٍ تُوفِّي. قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ مِنْ يَوْمٍ تُوفِّي. قَالَ حَمَّادٌ وَسَمِعْتُ لَيْثًا حَدَّثَ عَنِ الْحَكَمِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ مِنْ يَوْمٍ تُوفِّي. قَالَ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ يَوْمٍ يَأْتِيهَا الْخَبَرُ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَقُولُ مِنْ يَوْمٍ تُوفِّي. ❶

شروع ہوگی جس دن وہ فوت ہوا۔“ اور میں نے عطاء بن ابی رباح سے پوچھا تو انھوں نے کہا: ”اسی دن سے جس دن وہ فوت ہوا۔“ میں نے ابو قلابہ سے پوچھا تو انھوں نے کہا: ”اسی دن سے جس دن وہ فوت ہوا۔“ میں نے محمد بن سیرین سے کہا تو انھوں نے کہا: ”اسی دن سے جس دن وہ فوت ہوا۔“ حماد کہتے ہیں کہ مجھے نافع نے حدیث بیان کی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ”اسی دن سے جس دن وہ فوت ہوا۔ اور میں نے عکرمہ سے سنا، وہ کہتے تھے: ”اسی دن سے جس دن وہ فوت ہوا۔“ انھوں نے کہا کہ جابر بن زید نے کہا: اسی دن سے جس دن وہ فوت ہوا۔ وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی کہتے ہیں کہ جس دن وہ فوت ہوا، اسی دن شروع ہوگی۔ حماد کہتے ہیں: میں نے لیث سے سنا وہ حکم سے بیان کر رہے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ انھوں نے کہا کہ علی کہتے ہیں کہ جس دن اس کے پاس خبر پہنچی اس دن شروع ہوگی۔ عبداللہ بن عبدالرحمن نے کہا: ”میں کہتا ہوں، جس دن وہ فوت ہوا۔“

فوائد: ایوب رضی اللہ عنہ نے اپنے شیوخ کے مطابق جیسا سنا ویسا فتویٰ دے دیا لیکن طلق کے ملنے پر مخالف رائے کا پتہ چلا تو ان کا دھیان اس جانب گیا اور ان کی سوچ میں وسعت پیدا ہو گئی لہذا سبیل الرشاد کے حصول کے لیے کثیر شیوخ سے استفادہ ضروری ہے۔

[55]..... بَابُ الرَّجُلِ يُفْتَى بِالشَّيْءِ ثُمَّ يَرَى غَيْرَهُ

جو شخص کسی چیز کا فتویٰ دے پھر اسے بدل دے

671- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَمِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ.....

وہب بن منبہ بیان کرتے ہیں کہ حکم بن مسعود نے کہا: ”ہم عمر کے پاس مشرک میں آئے تو انہوں نے شریک نہیں کیا۔ پھر ہم ان کے پاس دوسرے سال گئے تو انہوں نے شریک کر دیا۔ ہم نے ان سے وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا: ”وہ فیصلہ اس حکم کی بنا پر تھا جو ہم نے پہلے کیا۔ اور یہ اس حکم کی بنا پر ہے جو ہم نے اب کیا۔“

عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنْبَهٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَتَيْنَا عُمَرَ فِي الْمَشْرِكَةِ فَلَمْ يُشْرِكْ ثُمَّ أَتَيْنَاهُ الْعَامَ الْمُقْبِلَ فَشَرِكْ فَقُلْنَا لَهُ فَقَالَ تِلْكَ عَلَى مَا قَضَيْنَا وَهَذِهِ عَلَى مَا قَضَيْنَا. ❶

فوائد:..... کسی نئی بات کے ظہور کے سبب اگر فتویٰ بدلنا پڑے تو انا کا مسئلہ بنائے بغیر اس کو بدل لینا چاہیے اس میں کوئی حرج نہیں۔ بلکہ یہ خدا خوف علماء کو شیوہ رہا ہے کہ وہ حقیقت بدلنے کی بجائے اپنا موقف بدل لیا کرتے تھے۔

[56]..... بَابُ فِي إِعْظَامِ الْعِلْمِ علم کی تعظیم کرنے کا بیان

672- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ.....

حجاج اسود بیان کرتے ہیں کہ ابن منبہ نے کہا: ”پہلے علم والے جو گزر چکے ہیں اپنے علم سے دنیا والوں پر کنجوسی کرتے تھے۔ تو دنیا والے ان کے علم میں رغبت کرتے تھے اور ان پر اپنی دنیا خرچ کرتے تھے۔ اور آج کل اہل علم نے دنیا والوں کے لئے اپنے علم کو عالم کر دیا ہے اور دنیا والے ان کے علم سے بے رغبت ہو گئے ہیں۔ اور انہوں نے علم والوں پر اپنی دنیا سے کنجوسی کی۔“

حَدَّثَنَا حَجَّاجُ الْأَسْوَدُ قَالَ قَالَ ابْنُ مُنْبَهٍ كَانَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيمَا مَضَى يَصْطُونُ بِعِلْمِهِمْ عَنْ أَهْلِ الدُّنْيَا فَيَرْغَبُ أَهْلُ الدُّنْيَا فِي عِلْمِهِمْ فَيَبْذُلُونَ لَهُمْ دُنْيَاهُمْ وَإِنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ الْيَوْمَ بَذَلُوا عِلْمَهُمْ لِأَهْلِ الدُّنْيَا فَزَهَّدَ أَهْلُ الدُّنْيَا فِي عِلْمِهِمْ فَضَنُّوا عَلَيْهِمْ بِدُنْيَاهُمْ. ❷

فوائد:..... علم کی بات راغب لوگوں کو ہی سنانی بتانی چاہیے جو کہ اس کے اہل ہوں اس سے علم کی قدر ہوتی ہے اور علماء کی بھی جب کہ جاہلوں کے سامنے علم کے موتی بکھیرنا بھینس کے آگے مین بجانے کے مترادف ہے۔ امام اعظم کا قول بھی گزر چکا ہے کہ علم کا ضیاع غیر اہل لوگوں میں اس کا بیان کرنا ہے۔

❶ صحیح ابن ابی شیبہ 255/11 (11144) مصنف عبدالرزاق 249/10 (19005)

❷ منقطع، ضعیف حجاج اسود نے وہب کو نہیں پایا۔

673۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْكُمَيْتِ.....

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ وَهْبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا
الضَّحَّاكُ بْنُ مُوسَى قَالَ مَرَّ سُلَيْمَانُ
بُنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يُرِيدُ
مَكَّةَ فَأَقَامَ بِهَا أَيَّامًا فَقَالَ هَلْ بِالْمَدِينَةِ
أَحَدٌ أَتَرَفَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ
فَقَالُوا لَهُ أَبُو حَازِمٍ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ لَهُ يَا
أَبَا حَازِمٍ مَا هَذَا الْجَفَاءُ. قَالَ أَبُو حَازِمٍ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَأَيُّ جَفَاءٍ رَأَيْتَ
مِنِّي. قَالَ أَتَانِي وَجُوهُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ
وَلَمْ تَأْتِنِي. قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
أَعِيدُكَ بِاللَّهِ أَنْ تَقُولَ مَا لَمْ يَكُنْ مَا
عَرَفْتَنِي قَبْلَ هَذَا الْيَوْمِ وَلَا أَنَا
رَأَيْتُكَ. قَالَ فَالْتَفَتَ سُلَيْمَانُ إِلَى
مُحَمَّدِ بْنِ شَهَابِ الزُّهْرِيِّ فَقَالَ أَصَابَ
الشَّيْخُ وَأَخْطَأْتُ. قَالَ سُلَيْمَانُ يَا أَبَا
حَازِمٍ مَا لَنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ. قَالَ لِأَنْكُمُ
أَخْرَبْتُمُ الْآخِرَةَ وَعَمَّرْتُمُ الدُّنْيَا
فَكَرِهْتُمُ أَنْ تُنْقَلُوا مِنَ الْعُمَرَانِ إِلَى
الْخَرَابِ. قَالَ أَصَبْتَ يَا أَبَا حَازِمٍ
فَكَيْفَ الْقُدُومُ غَدًا عَلَى اللَّهِ. قَالَ أَمَّا
الْمُحْسِنُ فَكَالْغَائِبِ يَقْدُمُ عَلَى أَهْلِهِ
وَأَمَّا الْمُسِيءُ فَكَالْآبِقِ يَقْدُمُ عَلَى

علی بن وہب ہمدانی بیان کرتے ہیں کہ ضحاک بن موسیٰ نے
کہا کہ سلیمان بن عبد الملک کا مدینہ سے گزر ہوا اور وہ مکہ
جانا چاہتے تھے تو چند دن مدینہ ہی میں قیام کیا انہوں نے
مدینہ والوں سے کہا: ”کیا مدینہ میں کوئی ایسا آدمی ہے جو
نبی ﷺ کے صحابہ سے ملا ہو؟“ انہوں نے کہا: ”ابو حازم
ہیں۔“ انہوں نے ان کی طرف پیغام بھیجا، جب ابو حازم،
سلیمان بن عبد الملک کے پاس آئے تو انہوں نے کہا:
”اے ابو حازم! یہ کیسی جفا ہے؟“ ابو حازم نے کہا: ”اے
امیر المؤمنین! آپ نے مجھ میں کوئی جفا دیکھی ہے؟“
انہوں نے کہا: ”میرے پاس مدینہ کے تمام لوگ آئے ہیں
اور آپ میرے پاس نہیں آئے۔“ انہوں نے کہا: ”اے
امیر المؤمنین! میں آپ کے لئے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ
آپ وہ بات کہیں جو نہ ہوئی ہو، آج سے پہلے نہ میں آپ
کو پہچانتا تھا اور نہ ہی میں نے آپ کو دیکھا تھا۔“ ضحاک
بن موسیٰ کہتے ہیں کہ سلیمان نے محمد بن شہاب زہری کی
طرف متوجہ ہو کر کہا: ”شیخ نے سچ کہا ہے اور تو نے غلطی کی
ہے۔“ سلیمان نے کہا: ”اے ابو حازم! ہمیں کیا ہے کہ ہم
موت کو برا سمجھتے ہیں۔“ ابو حازم نے کہا: ”اس لئے کہ تم
نے آخرت کو اجاڑ دیا اور دنیا کو آباد کیا اور اب آبادی سے
اجاڑ کی طرف منتقل ہونے کو برا سمجھتے ہو۔“ سلیمان نے
کہا: ”اے ابو حازم! آپ نے سچ کہا اور کل کو اللہ کے
پاس کیسے جانا ہوگا۔“ ابو حازم نے کہا: ”نیکی کرنے والا
ایسے ہوگا جیسے غائب رہنے والا اپنے گھر والوں کے پاس

جاتا ہے اور جو برائی کرنے والا ہے وہ بھاگے ہوئے غلام کی طرح ہے جو اپنے آقا کے پاس جاتا ہے۔“ سلیمان رو دیئے اور انہوں نے کہا: ”کاش میں سمجھتا کہ ہمارے لئے اللہ کے پاس کیا ہے؟“ ابو حازم نے کہا: ”اپنے اعمال کو اللہ کی کتاب پر پیش کرو۔“ سلیمان نے کہا: ”انہیں میں کہاں پاؤں گا؟“ ابو حازم نے کہا: ”نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے۔ اور بدکار لوگ دوزخ میں ہوں گے۔“ (الانفطار: ۱۳، ۱۴) سلیمان نے کہا: ”اے ابو حازم! اللہ کی رحمت کہاں ہوگی؟“ ابو حازم نے کہا: ”اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں کے قریب ہے۔“ سلیمان نے ان سے کہا: ”اے ابو حازم! اللہ کے بندوں میں سے زیادہ عزت والا کون ہے؟“ انہوں نے کہا: ”صاحب مروت اور عقل مند۔“ سلیمان نے کہا: ”کون سے اعمال زیادہ افضل ہیں؟“ ابو حازم نے کہا: ”فرائض ادا کرنا حرام کردہ چیزوں سے پرہیز کرنا۔“ سلیمان نے کہا: ”کوئی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟“ ابو حازم نے کہا: ”جس پر احسان کیا گیا ہو اس کی دعا اپنے محسن کے لئے۔“ سلیمان نے کہا: ”کونسا صدقہ افضل ہے؟“ ابو حازم نے کہا: ”مصیبت زدہ سائل کو دینا اور جتلانا کرنے والے تنگ دست کی کمائی کوشش، جس میں احسان اور تکلیف دینا نہ ہو۔“ سلیمان نے کہا: ”کون سی بات زیادہ انصاف والی ہے؟“ ابو حازم نے کہا: ”اس شخص کے پاس سچی بات کہنا جس سے تمہیں خوف ہو یا جس سے تجھے کچھ امید ہو۔“ سلیمان نے کہا: ”مومنین میں سے زیادہ عظیم کون ہے؟“ ابو حازم نے کہا:

مَوْلَاهُ. فَبَكَى سُلَيْمَانُ وَقَالَ لَيْتَ شِعْرِي مَا لَنَا عِنْدَ اللَّهِ. قَالَ اَعْرِضْ عَمَلَكَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ قَالَ وَائِي مَكَانِ اَجْدُهُ قَالَ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ. قَالَ سُلَيْمَانُ فَاَيْنَ رَحْمَةُ اللَّهِ يَا اَبَا حَازِمٍ. قَالَ اَبُو حَازِمٍ رَحْمَةُ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ يَا اَبَا حَازِمٍ فَاَيُّ عِبَادِ اللَّهِ اَكْرَمُ قَالَ اَوْلُو الْمُرُوَّةِ وَالنُّهَى. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ فَاَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اَبُو حَازِمٍ اَدَاءُ الْفَرَائِضِ مَعَ اجْتِنَابِ الْمَحَارِمِ. قَالَ سُلَيْمَانُ فَاَيُّ الدُّعَاءِ اُسْمَعُ قَالَ اَبُو حَازِمٍ دُعَاءُ الْمُحْسَنِ اِلَيْهِ لِلْمُحْسَنِ. قَالَ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ لِلْسَّائِلِ الْبَائِسِ وَجْهَهُ الْمَقْلُ لَيْسَ فِيهَا مَنْ وَلَا اَذَى. قَالَ فَاَيُّ الْقَوْلِ اَعْدَلُ قَالَ قَوْلُ الْحَقِّ عِنْدَ مَنْ تَخَافُهُ اَوْ تَرْجُوهُ. قَالَ فَاَيُّ الْمُؤْمِنِينَ اَكْبَسُ قَالَ رَجُلٌ عَمِلَ بِطَاعَةِ اللَّهِ وَذَلَّ النَّاسَ عَلَيْهَا. قَالَ فَاَيُّ الْمُؤْمِنِينَ اَحْمَقُ قَالَ رَجُلٌ اَنْحَطَّ فِي هَوَى اَخِيهِ وَهُوَ ظَالِمٌ فَبَاعَ اَخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهِ. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ اَصَبْتَ فَمَا تَقُولُ لِمَا نَحْنُ

”ایسا آدمی جو اللہ کی عبادت کرے اور لوگوں کو بھی اس کی ترغیب دے۔“ سلیمان نے کہا: ”کونسا مومن احمق ہے؟“ ابو حازم نے کہا: ”وہ آدمی جو اپنے ظالم بھائی کی خواہش میں گر گیا اور اپنی آخرت کو غیر کی دنیا کے بدلہ میں بیچ ڈالا۔“ سلیمان نے ان سے کہا: ”آپ نے سچ کہا، آپ ہمارے متعلق کیا کہتے ہیں؟“ ابو حازم نے کہا: ”اے امیر المؤمنین! مجھے معاف رکھئے۔“ سلیمان نے کہا: ”نہیں، مگر مجھے نصیحت کیجئے۔“ انہوں نے کہا: ”اے امیر المؤمنین! تمہارا باپ دادا نے لوگوں کو تلواروں سے مغلوب کر دیا اور اس ملک کو زبردستی مسلمان کے مشورے اور خوشی کے بغیر لے لیا۔ حتیٰ کہ ان میں سے بہت لوگ مارے گئے اور بڑی خوزیزی کی وہ سے دنیا سے چلے گئے۔ کاش! آپ کو علم ہوتا کہ انہوں نے کیا کہا اور ان سے کیا کہا گیا۔“ پھر ان کی مجلس کے ایک آدمی نے ابو حازم سے کہا: ”اے ابو حازم! تم نے بری بات کہی۔“ ابو حازم نے کہا: ”تو جھوٹ بول رہا ہے کیونکہ اللہ نے علماء سے وعدہ لیا ہے کہ علم کو لوگوں کے سامنے واضح کریں گے اور اسے نہیں چھپائیں گے۔“ سلیمان نے ان سے کہا: ”ہماری اصلاح کیسے ہوگی؟“ ابو حازم نے کہا: ”تم شیخی کو چھوڑ دو اور عاجزی کو تھام لو اور مال برابر تقسیم کرو۔“ سلیمان نے کہا: ”ہمارے لئے مال لینا کیسا ہے؟“ ابو حازم نے کہا: ”تم اسے جائز طریقے سے لو اور اس کے حقداروں میں صرف کرو۔“ سلیمان نے ان سے کہا: ”اے ابو حازم! آپ کو کیا ہے آپ ہمارے پاس رہیں آپ کو ہم سے فائدہ پہنچے

فِيهِ. قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ تَعْفِينِي. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ لَا وَلَكِنْ نَصِيحَةٌ تُلْقِيهَا إِلَيَّ. قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ أَبَائِكَ قَهَرُوا النَّاسَ بِالسَّيْفِ وَأَخَذُوا هَذَا الْمُلْكَ عَنْوَةً عَلَى غَيْرِ مَشُورَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَلَا رِضَاهُمْ حَتَّى قَتَلُوا مِنْهُمْ مَقْتَلَةً عَظِيمَةً فَقَدْ ارْتَحَلُوا عَنْهَا فَلَوْ أَشْعَرْتُ مَا قَالُوا وَمَا قِيلَ لَهُمْ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ بِنَسٍّ مَا قُلْتَ يَا أَبَا حَازِمٍ. قَالَ أَبُو حَازِمٍ كَذَبْتَ إِنَّ اللَّهَ أَخَذَ مِيثَاقَ الْعُلَمَاءِ لَيَبَيِّنَنَّ لِلنَّاسِ وَلَا يَكْتُمُونَهُ. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ فَكَيْفَ لَنَا أَنْ نُصْلِحَ قَالَ تَدْعُونُ الصَّلَفَ وَتَمَسْكُونَ بِالْمُرُوءَةِ وَتَقْسِمُونَ بِالسَّوِيَّةِ. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ كَيْفَ لَنَا بِالْمَأْخِذِ بِهِ قَالَ أَبُو حَازِمٍ تَأْخُذُهُ مِنْ حِلِّهِ وَتَضَعُهُ فِي أَهْلِهِ. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ هَلْ لَكَ يَا أَبَا حَازِمٍ أَنْ تَصْحَبَنَا فَتُصِيبَ مِنَّا وَنُصِيبَ مِنْكَ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ وَلِمَ ذَاكَ قَالَ أَخْشَى أَنْ أُرْكَنَ إِلَيْكُمْ شَيْئًا قَلِيلًا فَيُذَيِّبَنِي اللَّهُ ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ ارْفَعْ إِلَيْنَا حَوَائِجَكَ قَالَ

اور ہمیں آپ سے فائدہ پہنچے۔“ انہوں نے کہا: ”میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔“ سلیمان نے ان سے کہا: ”کیوں؟“ انہوں نے کہا: ”میں تمہاری طرف تھوڑا سا جھک جاؤں گا تو اللہ دنیا اور آخرت کا دو گنا عذاب مجھے چکھائے گا۔“ سلیمان نے ان سے کہا: ”اپنی ضرورتوں کو ہمارے پاس پیش کیجئے۔“ ابو حازم نے ان سے کہا: ”تو مجھے آگ سے نجات دلا کر جنت میں داخل کرے گا؟“ سلیمان نے کہا: ”مجھے اس پر اختیار نہیں ہے۔“ ابو حازم نے کہا: ”اس کے علاوہ میری کوئی ضرورت نہیں ہے۔“ سلیمان نے کہا: ”میرے لئے دعا کیجئے۔“ ابو حازم نے کہا: ”اے اللہ! اگر سلیمان تیرا دوست ہے تو دنیا اور آخرت کی تمام بھلائیاں اس کے لئے آسان کر دے اور اگر یہ تیرا دشمن ہے تو اسے پیشانی سے پکڑ کر ایسی چیز کی طرف راغب کر جسے تو پسند کرتا ہے اور جس سے تو خوش ہے۔“ سلیمان نے ان سے کہا: ”بس کیجئے۔“ ابو حازم نے کہا: ”اگر تو اس کا اہل ہے تو میں نے مختصر مگر جامع دعا کی ہے اگر تو اس کا اہل نہیں ہے تو مجھے یہ بات کیا فائدہ دے گی کہ میں ایسی کمان سے تیر چلاؤں جس میں تانت نہیں ہے۔“ سلیمان نے ان سے کہا: ”مجھے نصیحت کیجئے۔“ ابو حازم نے کہا: ”میں آپ کو نصیحت کروں گا اور مختصر کروں گا، اپنے رب کی عظمت بیان کرو اور اسے اس بات سے پاک رکھو کہ وہ تمہیں وہاں دیکھے جہاں سے اس نے منع کیا ہے یا اس جگہ نہ پائے جہاں جانے کا اس نے تجھے حکم دیا ہے۔“ اور جب سلیمان اس کے پاس سے باہر گیا۔ تو ابو حازم کی

تُنَجِّنِي مِنَ النَّارِ وَتُدْخِلْنِي الْجَنَّةَ. قَالَ سُلَيْمَانُ لَيْسَ ذَلِكَ إِلَيَّ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَمَا لِي إِلَيْكَ حَاجَةٌ غَيْرُهَا. قَالَ فَادْعُ لِي قَالَ أَبُو حَازِمٍ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ سُلَيْمَانُ وَلَيْكَ فَيَسِّرْهُ لِيخِيرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ وَإِنْ كَانَ عَدُوُّكَ فَخُذْ بِنَاصِيَّتِهِ إِلَى مَا تُحِبُّ وَتَرْضَى. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ قَطُّ قَالَ أَبُو حَازِمٍ قَدْ أُوجِزْتُ وَأَكْثَرْتُ إِنْ كُنْتُ مِنْ أَهْلِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ مِنْ أَهْلِهِ فَمَا يَنْفَعُنِي أَنْ أُرْمِيَ عَنْ قَوْسٍ لَيْسَ لَهَا وَتَرٌّ. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ أَوْصِنِي قَالَ سَأُوصِيكَ وَأُوجِزُ عَظْمَ رَبِّكَ وَنَزْهَهُ أَنْ يَرَاكَ حَيْثُ نَهَاكَ أَوْ يَفْقِدَكَ حَيْثُ أَمَرَكَ فَلَمَّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ بَعَثَ إِلَيْهِ بِمِائَةِ دِينَارٍ وَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ أَنْفِقُهَا وَلَكَ عِنْدِي مِثْلُهَا كَثِيرٌ. قَالَ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ وَكَتَبَ إِلَيْهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أُعِيدُكَ بِاللَّهِ أَنْ يَكُونَ سُؤْأَلُكَ إِسَاءَى هَزْلًا أَوْ رَدَى عَلَيْكَ بَذْلًا وَمَا أَرْضَاهَا لَكَ فَكَيْفَ أَرْضَاهَا لِنَفْسِي. وَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنَّ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ لَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهَا رِعَاءً يَسْقُونَ وَوَجَدَ مِنْ دُونِهِمْ جَارِيَتَيْنِ تَذُودَانِ فَسَأَلَهُمَا

فَقَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّى يُصْدِرَ الرِّعَاءُ
وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ فَسَقَى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّى
إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ
إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ وَذَلِكَ أَنَّهُ كَانَ
جَائِعًا خَائِفًا لَا يَأْمَنُ فَسَأَلَ رَبَّهُ وَلَمْ
يَسْأَلِ النَّاسَ فَلَمْ يَفْطِنِ الرِّعَاءُ
وَفَطِنَتِ الْجَارِيَتَانِ فَلَمَّا رَجَعَتَا إِلَى
أَبِيهِمَا أَخْبَرَتَاهُ بِالْقِصَّةِ وَبِقَوْلِهِ فَقَالَ
أَبُوهُمَا وَهُوَ شُعَيْبٌ هَذَا رَجُلٌ جَائِعٌ
فَقَالَ لِإِحْدَاهُمَا اذْهَبِي فَأَدْعِيهِ فَلَمَّا
أَتَتْهُ عَظَمَتُهُ وَغَطَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ إِنَّ
أَبِي يَدْعُوكَ لِيَجْزِيكَ أَجْرَ مَا
سَقَيْتَ لَنَا فَشَقَّ عَلَى مُوسَى حِينَ
ذَكَرَتْ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا وَلَمْ يَجِدْ
بُذًا مِنْ أَنْ يَتَّبِعَهَا إِنَّهُ كَانَ بَيْنَ الْجِبَالِ
جَائِعًا مُسْتَوحِشًا فَلَمَّا تَبِعَهَا هَبَّتْ
الرِّيحُ فَجَعَلَتْ تَصْفِقُ ثِيَابَهَا عَلَى
ظَهْرِهَا فَتَصِفُ لَهُ عَجِيزَتَهَا وَكَانَتْ
ذَاتَ عَجْزٍ وَجَعَلَ مُوسَى يُعْرِضُ مَرَّةً
وَيَغْضُ أُخْرَى فَلَمَّا عِيلَ صَبْرُهُ نَادَاهَا
يَا أُمَّةَ اللَّهِ كُونِي خَلْفِي وَأَرِنِي
السَّمْتَ بِقَوْلِكَ ذَا. فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى
شُعَيْبٍ إِذَا هُوَ بِالْعِشَاءِ مُهَيَّأً فَقَالَ لَهُ
شُعَيْبٌ اجْلِسْ يَا شَابُّ فَتَعَشَّ. فَقَالَ

طرف سودینا رہیجے اور لکھا: ”ان کو خرچ کرو آپ کے لئے
میرے پاس اس کی مثل بہت زیادہ ہیں۔“ راوی کہتا ہے
کہ ابو حازم نے واپس کر دیا اور اسے لکھا: ”اے امیر
المؤمنین! میں آپ کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں کہ آپ مجھ
سے کوئی فضول سوال کریں۔ یا آپ اور تیری بخشش کو تجھ پر
واپس کر دوں اور میں انہیں آپ کے لئے بھی پسند نہیں کرتا
اپنے لئے کیسے پسند کروں گا اور اس کی طرف یہ لکھا: ”موسیٰ
بن عمران جب مدین میں پانی کے پاس پہنچے تو وہاں
چرواہوں کو پایا۔ جو پانی پلا رہے تھے۔ اور ان کے علاوہ دو
لڑکیوں کو پایا جو (اپنے جانوروں کو) روک رہی تھیں۔
موسیٰ علیہ السلام نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا: ”ہم
چرواہوں کے لوٹ جانے کے بعد پلائیں گی کیونکہ ہمارا
باپ بہت بوڑھا ہے۔“ موسیٰ علیہ السلام نے انہیں پانی پلایا پھر
سائے کی طرف چلے۔ اور کہا: ”اے میرے رب! میں اس
بھلائی کا محتاج ہوں۔ جو تو نے میرے پاس اتاری۔“ اور
یہ بات اس وجہ سے کہی کہ وہ بھوکے اور خوفزدہ تھے۔ اور
کہیں امن نہ پایا تو اپنے رب سے سوال کیا۔ اور لوگوں
سے سوال نہ کیا۔ اور چرواہے نہ سمجھ سکے اور دونوں لڑکیاں
سمجھ گئیں۔ جب وہ اپنے باپ کے پاس واپس گئیں تو
انہوں نے اس قصے کی اور موسیٰ کی بات کی خبر دی۔ تو ان
کے باپ نے کہا اور وہ شعیب تھے: ”کہ وہ آدمی بھوکا
ہے۔“ ان دونوں میں سے ایک سے کہا کہ اسے بلا لاؤ۔
جب وہ موسیٰ کے پاس گئی تو اس کی عزت کی اور اپنے
چہرے کو چھپایا۔ اور کہنے لگی: ”میرا باپ تجھے بلا رہا ہے

تاکہ تجھے اس کی مزدوری دے جو تو نے ہمارے جانوروں کو پانی پلایا ہے۔“ جس وقت اس نے اپنے جانوروں کو پانی پلانے کی مزدوری کا ذکر کیا تو یہ بات موسیٰ علیہ السلام پر مشکل گزری۔ اور انہوں نے اس بات کے علاوہ کوئی چارا نہ سمجھا کہ اس کے پیچھے چلیں کیونکہ وہ ان پہاڑوں کے درمیان بھوکے اور خوفزدہ تھے۔ جب وہ اس کے پیچھے چلنے لگے تو ہوا تیز چلنے لگی اور اس لڑکی کے کپڑوں کو اس کی پشت سے اڑانے لگی۔ تو موسیٰ کو اس کا پچھلا حصہ نظر آنے لگا۔ اور وہ بڑے سرینوں والی تھی۔ اور موسیٰ کبھی منہ پھیر لیتے اور کبھی آنکھیں بند کر لیتے جب برداشت نہ ہوا تو اسے آواز دی: ”اے اللہ کی بندی! میرے پیچھے ہو جا اور مجھے یہ کہہ کر راستہ دکھا کہ وہ (راستہ) ہے۔“ جب شعیب کے پاس گئے تو کھانا تیار تھا۔ شعیب نے ان سے کہا: ”اے نو جوان! بیٹھ جا اور کھانا کھالے۔“ موسیٰ نے ان

لَهُ مُوسَىٰ أَعُوذُ بِاللَّهِ فَقَالَ لَهُ شُعَيْبٌ لِمَ أَمَا أَنْتَ جَائِعٌ. قَالَ بَلَىٰ وَلَكِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ هَذَا عِوَضًا لِّمَا سَقَيْتُ لَهُمَا وَإِنَّا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ لَا نَبِيعُ شَيْئًا مِنْ دِينِنَا بِمِلَّةِ الْأَرْضِ ذَهَبًا. فَقَالَ لَهُ شُعَيْبٌ لَا يَا شَابُّ وَلَكِنَّهَا عَادَتِي وَعَادَةُ آبَائِي نُقْرِي الضَّيْفَ وَنُطْعِمُ الطَّعَامَ فَجَلَسَ مُوسَىٰ فَأَكَلَ. فَإِنْ كَانَتْ هَذِهِ الْمِائَةُ دِينَارٍ عِوَضًا لِّمَا حَدَّثْتُ فَلَمِيتُهُ وَالْدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ فِي حَالٍ إِلَّا ضُطْرَارٍ أَحَلَّ مِنْ هَذِهِ وَإِنْ كَانَ لِحَقِّي لِي فِي بَيْتِ الْمَالِ فَلِي فِيهَا نُظْرَاءُ فَإِنْ سَاوَيْتَ بَيْنَنَا وَإِلَّا فَلَيْسَ لِي فِيهَا حَاجَةٌ. ❶

سے کہا: ”میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔“ شعیب نے ان سے کہا: ”کیوں، کیا تم بھوکے نہیں ہو؟“ موسیٰ نے کہا: ”کیوں نہیں مگر میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ یہ اس کے عوض میں نہ ہو جو میں نے آپ کے جانوروں کو پانی پلایا ہے۔ اور میں ایسے خاندان سے ہوں جو سونے سے بھری ہو زمین کے بدلہ میں بھی اپنے دین سے کچھ فروخت نہیں کرتے۔“ شعیب نے کہا: ”نہیں اے نو جوان! میری اور میرے آباء و اجداد کی عادت ہے کہ ہم مہمان کو دعوت دیتے ہیں اور کھانا کھلاتے ہیں۔“ تو موسیٰ بیٹھ گئے اور بیٹھ کر کھانا کھایا۔ اگر یہ سو دینار اس کے بدلہ میں ہیں جو میں نے بیان کیا ہے تو مجبوری کی حالت میں مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اس سے زیادہ حلال ہے اور اگر یہ بیت المال سے ملا ہے تو میرے علاوہ اور بہت سے حقدار ہیں۔ اور آپ نے ہمارے درمیان تقسیم میں برابری کی ہے تو ٹھیک ہے ورنہ مجھے ان کی کوئی ضرورت نہیں۔“

فوائد: حق کہنا اور ڈٹ جانا یہی علماء کی شان ہے کہ نہ تو مال کی لالچ اور نہ ہی سلطنت کا خوف کوئی بھی چیز ان کے انحراف کا باعث نہ بن سکی۔

674۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَثْمَانَ الْبَصْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقَسْمَلِيِّ

أَخْبَرَنَا زَيْدُ الْعَمِيْعَيْنِ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ أَنَّهُ قَالَ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ اْعْمَلْ بِعِلْمِكَ وَأَعْطِ فَضْلَ مَالِكَ وَاحْبِسِ الْفَضْلَ مِنْ قَوْلِكَ إِلَّا بِشَيْءٍ مِنَ الْحَدِيثِ يَنْفَعُكَ عِنْدَ رَبِّكَ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ إِنَّ الَّذِي عَلِمْتَ ثُمَّ لَمْ تَعْمَلْ بِهِ قَاطِعٌ لِحُجَّتِكَ وَمَعْدَرَتِكَ عِنْدَ رَبِّكَ إِذَا لَقِيْتَهُ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ إِنَّ الَّذِي أَمُرْتُ بِهِ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ لَيَسْغُلُكَ عَمَّا نُهِيتَ عَنْهُ مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ لَا تَكُونَنَّ قَوِيًّا فِي عَمَلٍ غَيْرِكَ ضَعِيفًا فِي عَمَلٍ نَفْسِكَ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ لَا يَسْغُلَنَّكَ الَّذِي لِيْغِيْرَكَ عَنِ الَّذِي لَكَ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ جَالِسِ الْعُلَمَاءِ وَزَاحِمَهُمْ وَاسْتَمِعْ مِنْهُمْ وَدَعْ مُنَازَعَتَهُمْ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ عَظَمَ الْعُلَمَاءُ لِعِلْمِهِمْ وَصَغُرَ الْجُهَالُ لِحُجْلِهِمْ وَلَا تُبَاعِدْهُمْ وَقَرِّبْهُمْ وَعَلِّمْهُمْ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ لَا تُحَدِّثْ بِحَدِيثٍ فِي مَجْلِسٍ حَتَّى تَفْهَمَهُ وَلَا تُجِبْ أَمْرًا فِي قَوْلِهِ حَتَّى تَعْلَمَ مَا قَالَ

زید عی بیان کرتے ہیں کہ بعض علماء نے کہا: ”اے صاحب علم! اپنے علم پر عمل کر اور اپنے مال سے زائد حصہ لوگوں کو دے اور اپنی زائد بات کو روک لے۔ صرف وہ بات کہو جو تجھے تیرے رب کے نزدیک نفع دے۔ اے صاحب علم! جس بات کا تجھے علم ہوا پھر تو نے اس پر عمل نہ کیا تو جس وقت تو اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو یہ بات تیری حجت اور معذرت کو ختم کر دی گی۔ اے صاحب علم! اللہ کی عبادت جس کا تجھے حکم کیا گیا ہے وہ تجھے اس کی نافرمانی سے روکے گی۔ جس سے تجھے منع کیا گیا ہے۔ اے صاحب علم! اپنے کام میں کمزور اور غیر کے کام میں مضبوط نہ ہو۔ اور اے صاحب علم! دوسروں کا کام تجھے اپنے کام سے نہ روکے۔ اے صاحب علم! علماء کی تعظیم کر اور ان پر ہجوم رکھ اور ان کی باتیں سنو اور ان سے جھگڑا نہ کرو۔ اے صاحب علم! علماء کے علم کی وجہ سے ان کی تعظیم کر اور جاہلوں کو ان کی جہالت کی وجہ سے چھوٹا جان اور ان کو دور نہ کر بلکہ ان کو قریب کر اور ان کو علم پڑھا اے عالم! کسی مجلس میں کوئی بات نہ کر حتیٰ کہ تو اسے سمجھ لے۔ تو کسی کی بات کا جواب نہ دے حتیٰ کہ اس کو سمجھ لے جو اس نے تجھے بات کہی۔ اے صاحب علم! اللہ سے اور لوگوں سے دھوکا نہ کھا کیونکہ اللہ سے دھوکا کھانا یہ ہے کہ اس کے حکم کو چھوڑ دیا جائے۔ اور لوگوں سے دھوکا کھانا یہ ہے کہ ان کی

خواہشات کی فرمانبرداری کی جائے۔ اور اللہ کی طرف سے اس چیز سے ڈر جس چیز سے اس نے تجھے ڈرایا ہے۔ اور لوگوں کو اس کے فتنہ سے خبردار کرو۔ اے صاحب علم! دن کی روشنی سورج کے بغیر مکمل نہیں ہوتی۔ اسی طرح علم اللہ کی فرمانبرداری کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔ اے صاحب علم! کھیتی پانی اور مٹی کے بغیر درست نہیں ہوتی اس طرح ایمان، علم اور عمل کے بغیر درست نہیں ہوتا۔ اے صاحب علم! ہر مسافر زاد راہ لیتا ہے اور قریب ہے کہ جب اسے زاد راہ کی ضرورت پڑے تو وہ چیز پائے جو اس نے زاد راہ لی ہے اس طرح ہر عمل کرنے والا جب اسے آخرت میں عمل کی ضرورت پڑے گی تو دنیا میں جو کچھ اس نے عمل کیا تھا۔ اس کا ثواب پائے گا۔ اے صاحب علم! جب اللہ تعالیٰ چاہے تو اپنی عبادت پر تجھے آمادہ کرے تو جان لے اس نے صرف یہی چاہا ہے کہ تجھ پر ظاہر کر دے کہ اس کے نزدیک تیری عزت ہے اس کے علاوہ کسی اور کی طرف نہ گھومنا ورنہ تو اس کی عزت سے ذلت کی طرف لوٹ آئے گا۔ اے صاحب علم! اگر تو پتھر اور لوہا اکٹھا کرے تو تجھ پر اس سے زیادہ آسان ہے کہ تو اپنی بات کسی ایسے آدمی کے پاس بیان کرے جو تیری بات کو نہ سمجھ سکتا ہو اور اس شخص کی مثال جو اپنی بات اس کے پاس بیان کرتا ہے جو قبول نہیں کرتا اس شخص کی طرح ہے جو مردے کو پکارتا ہے اور قبروں والوں کے لئے کھانا رکھتا ہے۔“

لَكَ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ لَا تَغْتَرَّ بِاللَّهِ وَلَا تَغْتَرَّ بِالنَّاسِ فَإِنَّ الْغُرَّةَ بِاللَّهِ تَرُكُ أَمْرِهِ وَالْغُرَّةَ بِالنَّاسِ اتِّبَاعُ أَهْوَائِهِمْ وَاحْذَرُ مِنَ اللَّهِ مَا حَذَّرَكَ مِنْ نَفْسِهِ وَاحْذَرُ مِنَ النَّاسِ فِتْنَتَهُمْ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ إِنَّهُ لَا يَكْمُلُ ضَوْءُ النَّهَارِ إِلَّا بِالشَّمْسِ كَذَلِكَ لَا تَكْمُلُ الْحِكْمَةُ إِلَّا بِطَاعَةِ اللَّهِ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ إِنَّهُ لَا يَصْلُحُ الزَّرْعُ إِلَّا بِالْمَاءِ وَالتُّرَابِ كَذَلِكَ لَا يَصْلُحُ الْإِيمَانُ إِلَّا بِالْعِلْمِ وَالْعَمَلِ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ كُلُّ مُسَافِرٍ مُتَزَوِّدٌ وَسَيَجِدُ إِذَا احتَاجَ إِلَى زَادِهِ مَا تَزَوَّدَ وَكَذَلِكَ سَيَجِدُ كُلُّ عَامِلٍ إِذَا احتَاجَ إِلَى عَمَلِهِ فِي الْآخِرَةِ مَا عَمِلَ فِي الدُّنْيَا يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَحْضَلَكَ عَلَى عِبَادَتِهِ فَأَعْلَمْ أَنَّهُ إِنَّمَا أَرَادَ أَنْ يُبَيِّنَ لَكَ كَرَامَتَكَ عَلَيْهِ فَلَا تَحْوَلَنَّ إِلَى غَيْرِهِ فَتَرْجِعَ مِنْ كَرَامَتِهِ إِلَى هَوَانِهِ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ إِنَّكَ إِنْ تَنْقُلَ الْحِجَارَةَ وَالْحَدِيدَ أَهْوَنُ عَلَيْكَ مِنْ أَنْ تُحَدِّثَ مَنْ لَا يَعْقِلُ حَدِيثَكَ وَمَثَلُ الَّذِي يُحَدِّثُ مَنْ لَا يَعْقِلُ حَدِيثَهُ كَمَثَلِ الَّذِي يُنَادِي الْمَيِّتَ وَيَضَعُ الْمَائِدَةَ لِأَهْلِ

فوائد: کیا ہی بہترین مثال ہے کہ جاہلوں میں علمی گفتگو ایسے ہی ہے کیا جیسے قبر والوں کے لیے دسترخوان لگانا یا مردے کو پکارنا۔ جس طرح مردے دسترخوان سے کچھ نہیں اٹھا سکتے۔ اسی طرح جاہلوں کے دامن ہمیشہ علم سے خالی رہتے ہیں۔

[57]..... بَابِ رِسَالَةِ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ الْخَوَّاصِ الشَّامِيِّ

عباد بن عباد خواص شامی کا خط

عبدالملک بن سلیمان ابو عبدالرحمن انطاکی کہتے ہیں کہ ابو عقبہ عباد بن عباد خواص شامی نے لکھا کہ ”حمد صلوٰۃ کے بعد تم لوگ سمجھو اور سمجھ بڑی نعمت ہے کیونکہ بہت سے عقلمند جن کا دل اس چیز کی گہرائی اور باریکی میں جانے کی وجہ کی وجہ سے جو اس کے لئے نقصان دہ ہے ضروری چیز سے فائدہ اٹھانے سے رکا ہوا ہے حتیٰ کہ وہ اسے بھول گیا۔ اور یہ بات انسان کے کمال عقل سے ہے کہ وہ اس چیز پر غور نہ کرے جو قابل غور نہیں ہے تاکہ اس کا کمال عقل اس کے لیے اچھے اعمال میں اپنے سے کم تر کے ساتھ مقابلہ کرنے میں وبال جان نہ بن جائے، شخص سے گرفت نہ کرے یا وہ جس کا دل کسی بدعت میں مشغول ہو۔ جس نے اپنے دین کو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کے علاوہ اور لوگوں کے سپرد کر دیا ہے یا اس بدعت کے متعلق اپنے رائے پر اکتفا کیا۔ کہ اس کو اسی میں ہدایت اور اس کو چھوڑنے میں گمراہی نظر آتی ہے۔ وہ گمان کرتے ہیں کہ اس نے اسے قرآن سے لیا ہے۔ حالانکہ وہ قرآن سے راہنماؤں کی طرف دعوت دیتا ہے۔ کیا اس کے اور اس کے ساتھیوں

675. أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سُلَيْمَانَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْطَاكِيُّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ الْخَوَّاصِ الشَّامِيِّ أَبِي عُتْبَةَ قَالَ أَمَّا بَعْدُ اعْقِلُوا وَالْعَقْلُ نِعْمَةٌ قُرْبَ ذِي عَقْلٍ قَدْ شُغِلَ قَلْبُهُ بِالتَّعَمُّقِ فِيمَا هُوَ عَلَيْهِ ضَرَرٌ عَنِ الْإِتِّفَاعِ بِمَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ حَتَّى صَارَ عَنْ ذَلِكَ سَاهِبًا وَمِنْ فَضْلِ عَقْلِ الْمَرْءِ تَرْكُ النَّظَرِ فِيمَا لَا نَظَرَ فِيهِ حَتَّى لَا يَكُونَ فَضْلُ عَقْلِهِ وَبَالًا عَلَيْهِ فِي تَرْكِ مُنَافَسَةِ مَنْ هُوَ دُونَهُ فِي الْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ أَوْ رَجُلٍ شُغِلَ قَلْبُهُ بِبِدْعَةٍ قَلَّدَ فِيهَا دِينَهُ رَجُلًا دُونَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَوْ اكْتَفَى بِرَأْيِهِ فِيمَا لَا يَرَى الْهُدَى إِلَّا فِيهَا وَلَا يَرَى الضَّلَالَةَ إِلَّا بِتَرْكِهَا يَزْعُمُ أَنَّهُ أَخَذَهَا مِنَ الْقُرْآنِ وَهُوَ يَدْعُو إِلَى

سے پہلے قرآن جاننے والے نہ تھے۔ جو اس کی محکم آیات پر عمل کرتے تھے اور اس کی متشابہات پر ایمان رکھتے تھے۔ اور قرآن کی طرف سے وہ نہایت کھلے ہوئے راستہ کے نشانات پر تھے۔ اور قرآن رسول اللہ ﷺ کا پیشوا تھا۔ اور رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے پیشوا تھے۔ اور آپ کے صحابہ اپنے بعد والوں کے پیشوا تھے۔ وہ لوگ تھے جو شہروں میں مشہور و معروف تھے۔ اور باوجود اس کے کہ ان کے آپس میں اختلاف تھے وہ بدعتوں کے رد میں متفق تھے۔ اور بدعتوں کو ان کی رائے نے مختلف راستوں میں حیران کر دیا۔ جو میانہ روی سے ٹیڑھے اور سیدھے راستہ سے الگ ہیں۔ اور ان کے امیروں نے ان کو گمراہی کے میدانوں میں تھکا دیا اور وہ ان میں اپنی رفتار سے بھٹکے ہوئے چلے جب شیطان نے ان کی گمراہی کے لئے کوئی بدعت نکالی تو اس کو چھوڑ کر وہ اور کی طرف مائل ہوئے کیونکہ انہوں نے اسلاف کا قول نہ دیکھا۔ اور نہ ہی مہاجرین کی فرمانبرداری کی۔“ عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے زیاد سے کہا: ”کیا تم جانتے ہو کہ اسلام کو کوئی چیز گراتی ہے؟ عالم کی بھول اور منافق کا قرآن سے جھگڑا کرنا اور گمراہ پیشوا۔ اللہ کی نافرمانی سے بچو، غیبت اور چغلی اور دوغلے پن سے بچو جو تمہارے قرآن کے حافظوں اور مسجد میں رہنے والوں میں موجود ہے اور ذکر کیا گیا ہے کہ دنیا میں دوغلہ پن اختیار کرنے والے دوزخ میں بھی ایسا ہی کریں گے۔ غیبت کرنے والا تجھ سے ملتا ہے تو تجھ سے دوسرے کی غیبت کرتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ تو اس کی غیبت کو

فَرَأَى الْقُرْآنَ أَفْهَمًا كَانَ لِلْقُرْآنِ حَمَلَةٌ قَبْلَهُ وَقَبْلَ أَصْحَابِهِ يَعْمَلُونَ بِمُحْكَمِهِ وَيُؤْمِنُونَ بِمُتَشَابِهِهِ وَكَانُوا مِنْهُ عَلَى مَنَارٍ كَوَضَحِ الطَّرِيقِ فَكَانَ الْقُرْآنُ إِمَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِمَامًا لِأَصْحَابِهِ وَكَانَ أَصْحَابُهُ أَيْمَةً لِمَنْ بَعْدَهُمْ رِجَالٌ مَعْرُوفُونَ مَسُوبُونَ فِي الْبُلْدَانِ مُتَّفِقُونَ فِي الرَّدِّ عَلَى أَصْحَابِ الْأَهْوَاءِ مَعَ مَا كَانَ بَيْنَهُمْ مِنَ الْإِخْتِلَافِ وَتَسَكُّعِ أَصْحَابِ الْأَهْوَاءِ بِرَأْيِهِمْ فِي سُبُلٍ مُخْتَلِفَةٍ جَائِرَةٍ عَنِ الْقَصْدِ مُفَارِقَةٍ لِلصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ فَتَوَهَّتْ بِهِمْ أَدِلَّةُهُمْ فِي مَهَامَةٍ مُضِلَّةٍ فَأَمَعُوا فِيهَا مُتَعَسِّفِينَ فِي تَبِيهِهِمْ كُلَّمَا أَحْدَثَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ بِدْعَةً فِي ضَلَالَتِهِمْ انْتَقَلُوا مِنْهَا إِلَى غَيْرِهَا لِأَنَّهُمْ لَمْ يَطْلُبُوا أَثَرِ السَّالِفِينَ وَلَمْ يَقْتَدُوا بِالْمُهَاجِرِينَ وَقَدْ ذَكَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لَزِيَادٍ هَلْ تَدْرِي مَا يَهْدِيهِمُ الْإِسْلَامَ زَلَّةٌ عَالِمٍ وَجِدَالٌ مُنَافِقٍ بِالْقُرْآنِ وَأَيْمَةٌ مُضِلُّونَ اتَّقُوا اللَّهَ وَمَا حَدَّثَ فِي قُرَائِكُمْ وَأَهْلِ مَسَاجِدِكُمْ مِنَ الْغِيْبَةِ وَالنَّمِيمَةِ وَالْمَشْيِ بَيْنَ النَّاسِ بِوَجْهِينِ

وَلِسَانَيْنِ وَقَدْ ذُكِرَ أَنَّ مَنْ كَانَ ذَا
وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي
النَّارِ يَلْقَاكَ صَاحِبُ الْغِيْبَةِ فَيُعْتَابُ
عِنْدَكَ مَنْ يَرَى أَنَّكَ تُحِبُّ غِيْبَتَهُ
وَيُخَالِفُكَ إِلَى صَاحِبِكَ فَيَأْتِيهِ
عَنْكَ بِمِثْلِهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ أَصَابَ عِنْدَ
كُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا حَاجَتُهُ وَخَفِيَ عَلَى
كُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا مَا أُتِيَ بِهِ عِنْدَ
صَاحِبِهِ حُضُورُهُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ
حُضُورُ الْإِخْوَانِ وَغِيْبَتُهُ عَلَى مَنْ غَابَ
عَنْهُ غِيْبَةُ الْأَعْدَاءِ مَنْ حَضَرَ مِنْهُمْ
كَانَتْ لَهُ الْأَثَرَةُ وَمَنْ غَابَ مِنْهُمْ لَمْ
تَكُنْ لَهُ حُرْمَةٌ يَفْتِنُ مَنْ حَضَرَهُ
بِالتَّزْكِيَةِ وَيُعْتَابُ مَنْ غَابَ عَنْهُ بِالْغِيْبَةِ
فَيَا لِعِبَادِ اللَّهِ أَمَا فِي الْقَوْمِ مِنْ رَشِيدٍ
وَلَا مُصْلِحٍ يَقْمَعُ هَذَا عَنْ مَكِيدَتِهِ
وَيَرُدُّهُ عَنْ عَرَضِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ بَلْ
عَرَفَ هَوَاهُمْ فِيمَا مَشَى بِهِ إِلَيْهِمْ
فَاسْتَمَكَنَ مِنْهُمْ وَأَمَكْنُوهُ مِنْ حَاجَتِهِ
فَأَكَلَ بِدِينِهِ مَعَ أَذْيَانِهِمْ قَالَ اللَّهُ
ذُبُّوا عَنْ حُرْمِ أَغْيَابِكُمْ وَكُفُّوا
الْسِّنَتَكُمْ عَنْهُمْ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ وَنَاصِحُوا
اللَّهَ فِي أَمْتِكُمْ إِذْ كُنْتُمْ حَمَلَةَ الْكِتَابِ
وَالسُّنَّةِ فَإِنَّ الْكِتَابَ لَا يَنْطِقُ حَتَّى

پسند کرتا ہے اور تیرے ساتھی کے پاس جاتا ہے تو تیرے
بارے میں اس سے اسی طرح کی باتیں کرتا ہے اور تم
دونوں سے اپنی ضرورت پوری کرتا ہے اور تم دونوں سے وہ
بات چھپی رہتی ہے جو دوسرے ساتھی کے پاس کرتا ہے
جس کے سامنے ہوتا ہے اس طرح سامنے ہوتا ہے جس
طرح دوست سامنے ہوتا ہے اور جس کی پیٹھ پیچھے ہوتا ہے
تو ایسے ہوتا ہے جیسے دشمن ہوتا ہے۔ جس کے سامنے ہوتا
ہے اس کی خصوصیت ظاہر ہوتی ہے اور جس کے پیٹھ پیچھے
ہوتا ہے۔ اس کی عزت باقی نہیں رہتی۔ جس کے پاس ہوتا
ہے، اسے تعریف سے دھوکا دیتا ہے اور جس کی سے غائب
ہوتا ہے۔ اس کی غیبت کرتا ہے۔ اے اللہ کے بندو! کیا تم
لوگوں میں کوئی اچھا آدمی اور اصلاح کرنے والا نہیں جو
اس مکاری کو ختم کرے اور اپنے مسلمان کی عزت کا دفاع
کرے، بلکہ اس کو ان کی خواہش معلوم ہوئی تو اس نے ان
سے اپنی ضرورت پوری کی اور انہوں نے بھی اس کی
ضرورت پوری کر دی۔ اور اس نے ان کے دین کے ساتھ
اپنے دین کو بھی برباد کیا۔ اس لئے تم اللہ سے ڈرو اور اپنے
غیر موجود لوگوں کی عزت سے (برائی کو) دور کرو۔ اور ان
کا ذکر بھلائی سے کرو۔ اور اللہ سے اپنی قوم کی خیر خواہی
چاہو۔ تم قرآن و حدیث کے عالم ہو اور قرآن کلام نہیں
کرتا جب تک اس سے کلام نہ کیا جائے اور سنت خود عمل
نہیں کر سکتی یہاں تک کہ اس پر عمل کیا جائے اور جاہل کیسے
جان سکے گا جب عالم ہی خاموش ہوگا اور ظاہراً بری بات
سے منع نہیں کرے گا اور جو بھلائی چھوڑ دی گئی ہے اس کا

يُنْطَقَ بِهِ وَإِنَّ السُّنَّةَ لَا تَعْمَلُ حَتَّى
يُعْمَلَ بِهَا فَمَتَى يَتَعَلَّمُ الْجَاهِلُ إِذَا
سَكَتَ الْعَالِمُ فَلَمْ يُنَكِّرْ مَا ظَهَرَ وَلَمْ
يَأْمُرْ بِمَا تُرِكَ وَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ
الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ
لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ اتَّقُوا اللَّهَ فَإِنَّكُمْ
فِي زَمَانٍ رَقَّ فِيهِ الْوَرَعُ وَقَلَّ فِيهِ
الْخُشُوعُ وَحَمَلَ الْعِلْمُ مُفْسِدُوهُ
فَأَحْبَبُوا أَنْ يُعْرِفُوا بِحَمَلِهِ وَكَرِهُوا أَنْ
يُعْرِفُوا بِإِضَاعَتِهِ فَنَطَقُوا فِيهِ بِالْهَوَى
لَمَّا أَدْخَلُوا فِيهِ مِنَ الْخَطَا وَحَرَّفُوا
الْكَلِمَ عَمَّا تَرَكُوا مِنَ الْحَقِّ إِلَى مَا
عَمِلُوا بِهِ مِنْ بَاطِلٍ فَذُنُوبُهُمْ ذُنُوبٌ لَا
يُسْتَغْفَرُ مِنْهَا وَتَقْصِيرُهُمْ تَقْصِيرٌ لَا
يُعْتَرَفُ بِهِ كَيْفَ يَهْتَدِي الْمُسْتَدِلُّ
الْمُسْتَرْشِدُ إِذَا كَانَ الدَّلِيلُ حَائِرًا؟
أَحَبُّوا الدُّنْيَا وَكَرِهُوا مَنْزِلَةَ أَهْلِهَا
فَسَارَكُوهُمْ فِي الْعَيْشِ وَزَايَلُوهُمْ
بِالْقَوْلِ وَدَافَعُوا بِالْقَوْلِ عَنْ أَنْفُسِهِمْ
أَنْ يُنْسَبُوا إِلَى عَمَلِهِمْ فَلَمْ يَتَبَرَّئُوا
مِمَّا انْتَفَوْا مِنْهُ وَلَمْ يَدْخُلُوا فِي مَا نَسَبُوا
إِلَيْهِ أَنْفُسَهُمْ لِأَنَّ الْعَامِلَ بِالْحَقِّ مُتَكَلِّمٌ
وَإِنْ سَكَتَ وَقَدْ ذُكِرَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى
يَقُولُ إِنِّي لَسْتُ كُلَّ كَلَامٍ الْحَكِيمِ

حکم نہیں کرے گا۔ حالانکہ جنہیں کتاب دی گئی تھی کہ ان
سے وعدہ لیا ہے کہ: ”وہ اسے لوگوں کے سامنے بیان
کریں گے اور اسے نہیں چھپائیں گے۔“ تم اللہ سے ڈرو،
کیونکہ تم ایسے زمانہ میں ہو جس میں پرہیز گاری کمزور اور
عاجزی کم ہو گئی ہے۔ اور علم کو اس کے بگاڑنے والوں نے
حاصل کیا اور انہوں نے اس بات کو پسند کیا کہ وہ علم
حاصل کر کے مشہور ہوں اور اس بات کو نا پسند کیا کہ علم
برباد کرنے میں مشہور ہوں۔ اس میں غلطیاں داخل کرنے
کی وجہ سے انہوں نے علم میں اپنی خواہشات کے موافق کا
کام کیا۔ اور مسائل کو انہوں نے صحیح باتوں سے پھیر کر جسے
انہوں نے چھوڑ دیا ان غلط باتوں کی طرف لے جاتے ہیں
جس پر انہوں نے عمل کیا۔ لہذا ان کے گناہ ایسے ہیں جو
بخشتے نہیں جاتے اور ان کا قصور ایسا ہے جس کا اقرار نہیں کیا
جاتا۔ جب راہبر ہی راستہ سے بھٹکا ہوا ہو تو راہ رو اور
راستہ تلاش کرنے والا سیدھی راہ کیسے پائے گا انہوں نے
دنیا کو پسند کیا اور دنیا داروں کے مرتبہ کو نا پسند کیا لہذا وہ
عیش و عشرت میں تو ان کے شریک رہے اور بات چیت
میں ان سے الگ رہے اور باتوں کے ذریعہ سے انہوں
نے اپنے آپ سے اس بات کو دور کرنا چاہا کہ دنیا داروں
کی طرف ان کی نسبت کی جائے۔ لہذا وہ جس چیز کی نفی
کرتے تھے اس سے بیزار نہ ہو سکے۔ اور جس چیز کی
طرف انہوں نے نسبت کی اس میں داخل نہ ہو سکے۔
کیونکہ جو شخص حق پر عمل کرے وہ (اپنے عمل سے) بولتا
ہے اگرچہ خاموش ہی ہو۔ اور ذکر کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ

أَتَقَبَّلُ وَلَكِنِّي أَنْظُرُ إِلَى هَمِّهِ وَهَوَاهُ
فَإِنْ كَانَ هَمُّهُ وَهَوَاهُ لِي جَعَلْتُ صَمْتَهُ
حَمْدًا وَوَقَارًا لِي وَإِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ وَقَالَ
اللَّهُ تَعَالَى مَثَلُ الَّذِينَ حُمِلُوا التَّوْرَةَ
ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا لَمْ يَعْمَلُوا بِهَا كَمَثَلِ
الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَثْقَالًا كُتِبَ عَلَيْهِ وَقَالَ
خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ قَالِ الْعَمَلُ بِمَا
فِيهِ وَلَا تَكْتَفُوا مِنَ السَّنَةِ بِأَنْتَ حَالِهَا
بِالْقَوْلِ دُونَ الْعَمَلِ بِهَا فَإِنَّ أَنْتَ حَالِ
السَّنَةِ دُونَ الْعَمَلِ بِهَا كَذِبٌ بِالْقَوْلِ
مَعَ إِضَاعَةِ الْعَمَلِ وَلَا تَعْيُوبُوا بِالْبَدْعِ
تَزِينًا بِعَيْبِهَا فَإِنَّ فَسَادَ أَهْلِ الْبَدْعِ
لَيْسَ بِزَائِدٍ فِي صَلَاحِكُمْ وَلَا تَعْيُوبُهَا
بَغْيًا عَلَى أَهْلِهَا فَإِنَّ الْبَغْيَ مِنْ فَسَادِ
أَنْفُسِكُمْ وَلَيْسَ يَنْبَغِي لِلطَّبِيبِ أَنْ
يُدَاوِيَ الْمَرَضَى بِمَا يَبْرِئُهُمْ وَيُمْرِضُهُ
فَإِنَّهُ إِذَا مَرِضَ اشْتَغَلَ بِمَرَضِهِ عَنْ
مُدَاوَاتِهِمْ وَلَكِنْ يَنْبَغِي أَنْ يَلْتَمِسَ
لِنَفْسِهِ الصِّحَّةَ لِيَقْوَى بِهِ عَلَى عِلَاجِ
الْمَرَضَى فَلْيَكُنْ أَمْرُكُمْ فِيمَا تُنْكِرُونَ
عَلَى إِخْوَانِكُمْ نَظْرًا مِنْكُمْ لِأَنْفُسِكُمْ
وَنَصِيحَةً مِنْكُمْ لِرَبِّكُمْ وَشَفَقَةً مِنْكُمْ
عَلَى إِخْوَانِكُمْ وَأَنْ تَكُونُوا مَعَ ذَلِكَ
بِعُيُوبِ أَنْفُسِكُمْ أَعْنَى مِنْكُمْ بِعُيُوبِ

فرماتا ہے: ”میں دانا کے ہر قول کو قبول نہیں کرتا، مگر میں اس کی خواہش اور ارادے کو دیکھتا ہوں اگر اس کی خواہش اور ارادہ میرے لئے ہو تو اس کی خاموشی کو اپنی تعریف اور عزت قرار دیتا ہوں اگرچہ وہ بات نہ کرے۔“ اور اللہ فرماتا ہے: ”تورات دیئے گئے لوگوں کی کی مثال جنہوں نے پھر اسے نہ اٹھایا (یعنی اس پر عمل نہ کیا) اس گدھے کی طرح ہے جو بوجھ اٹھاتا ہے۔“ (الجمعة: آیت نمبر ۵) اور اللہ فرماتا ہے: ”جو کچھ ہم نے تمہیں دیا اسے مضبوطی سے تھام لو۔“ (بقرہ: ۶۳) یعنی جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کرو۔ لہذا حدیث پر عمل کئے بغیر اس کے زبانی نسبت پر اکتفا نہ کرو کیونکہ حدیث پر عمل کئے بغیر اس کا دعویٰ کرنا قول جھٹلانا ہے اور علم کا برباد کرنا۔ اور بدعتوں کی برائی اس غرض سے نہ کرو کہ اس سے تمہیں زینت حاصل ہو۔ کیونکہ کا بگاڑ تمہاری بھلائی میں زیادتی نہیں کر سکتا۔ اور بدعات والوں پر سرکشی کرتے ہوئے انھیں عیب نہ لگاؤ۔ کیونکہ یہ سرکشی تمہارے نفسوں کی برائی کی وجہ سے ہے۔ اور حکیم کو لائق نہیں کہ وہ بیمار کا ایسی دوا سے علاج کرے جو بیمار کو تو اچھا کر دے مگر وہ خود بیمار ہو جائے۔ کیونکہ جب وہ بیمار ہو گا تو بیماروں کا علاج چھوڑ کر اپنے مرض میں مشغول ہو جائے گا۔ بلکہ اس کے لائق یہ ہے کہ اپنے نفس کے لئے صحت کا طلب گار رہے۔ تاکہ وہ بیماروں کے علاج پر قادر رہے۔ لیکن تمہارا معاملہ ان باتوں کے بارے میں جن سے اپنے بھائیوں کو منع کرتے ہو اس طرح تم اپنی جانوں کے لیے پسند کرو اور اللہ کی رضا کے لیے ان سے خیر خواہی

اور اپنے بھائیوں پر مہربانی ہو۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی ہو کہ غیروں کے عیب کی نسبت اپنے عیب کی اصلاح زیادہ مقصود ہو۔ اور یہ کہ تم لوگوں میں ایک دوسرے کو نصیحت کرتے رہو۔ اور یہ بھی ہو کہ جو شخص تمہیں نصیحت کرے اور تمہاری نصیحت قبول کرے (وہ تمہارے نزدیک نیک بخت ہو) اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”اللہ اس پر رحم کرے جو میرا عیب مجھے بتلا دے۔ تم لوگ اس بات کو پسند کرتے ہو کہ جو بات تم کہو وہ برداشت کی جائے۔ اور اگر ویسی ہی بات وہ کہے تو تم اس پر غضبناک ہو جاتے ہو۔ تم لوگوں پر ان کی ان باتوں کے متعلق غصہ میں آ جاتے ہو جن کو برا سمجھتے ہو۔ اور تم خود اسی طرح ہی کرتے ہو۔ کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ تم پر گرفت کی جائے۔ اپنی اور زمانے والوں کی رائے کو ناقص سمجھو اور بات کرنے سے پہلے یقین کر لو اور علم پڑھو اس سے قبل کہ تم عمل کرو۔ کیونکہ ایسا زمانہ آئے گا جس میں حق اور باطل خلط ملط ہو جائیں گے اور اچھی بات بری ہو جائے گی اور بری بات اچھی ہو جائے گی۔ تم سے بہت سے لوگ ایسے ہیں جو ان باتوں کے ذریعہ اللہ کے قریب ہونا چاہتا ہے، جو اس کو اللہ سے دُور کر دے اور کتنے ہی اللہ تعالیٰ سے محبت ان باتوں سے چچا ہتے ہیں، جن سے وہ ناراض ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”جس شخص کے لئے اس کا برا کام مزین کر دیا گیا ہو وہ اسے اچھا سمجھتا ہو۔“ (فاطر: ۸) لہذا شبہ کی باتوں میں توقف اختیار کرو حتیٰ کہ حق دلیل کے ساتھ واضح ہو جائے۔ کیونکہ جو بغیر علم کے

غَيْرِكُمْ وَأَنْ يَسْتَطِيعَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا النَّصِيحَةَ وَأَنْ يَحْظَىٰ عِنْدَكُمْ مَنْ بَذَلَهَا لَكُمْ وَقَبِلَهَا مِنْكُمْ وَقَدْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَحِمَ اللَّهُ مَنْ أَهْدَىٰ إِلَيَّ عُيُوبِي تُحِبُّونَ أَنْ تَقُولُوا فَيُحْتَمَلَ لَكُمْ وَإِنْ قِيلَ لَكُمْ مِثْلُ الَّذِي قُلْتُمْ غَضِبْتُمْ تَجِدُونَ عَلَى النَّاسِ فِيمَا تُنْكِرُونَ مِنْ أُمُورِهِمْ وَتَأْتُونَ مِثْلَ ذَلِكَ فَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يُوجَدَ عَلَيْكُمْ أَتِهِمُوا رَأْيَكُمْ وَرَأَىٰ أَهْلُ زَمَانِكُمْ وَتَثَبُّوا قَبْلَ أَنْ تَكْلُمُوا وَتَعْلَمُوا قَبْلَ أَنْ تَعْمَلُوا فَإِنَّهُ يَأْتِي زَمَانٌ يَشْتَبِهُ فِيهِ الْحَقُّ وَالْبَاطِلُ وَيَكُونُ الْمَعْرُوفُ فِيهِ مُنْكَرًا وَالْمُنْكَرُ فِيهِ مَعْرُوفًا فَكُمُ مِنْ مُتَقَرِّبٍ إِلَى اللَّهِ بِمَا يُبَاعِدُهُ وَمُتَحَبِّبٍ إِلَيْهِ بِمَا يُغْضِبُهُ عَلَيْهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ أَفَمَنْ زَيْنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَنًا الْآيَةُ فَعَلَيْكُمْ بِالْوُقُوفِ عِنْدَ الشُّبُهَاتِ حَتَّىٰ يَبْرُزَ لَكُمْ وَاضِحُ الْحَقِّ بِالْبَيِّنَةِ فَإِنَّ الدَّاحِلَ فِيمَا لَا يَعْلَمُ بِغَيْرِ عِلْمٍ آثِمٌ وَمَنْ نَظَرَ لِلَّهِ نَظَرَ اللَّهُ لَهُ عَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ فَاتَّمُوا بِهِ وَأُمُوا بِهِ وَعَلَيْكُمْ بِطَلَبِ أَثَرِ الْمَاضِينَ فِيهِ وَلَوْ أَنَّ الْأَحْبَارَ وَالرُّهْبَانَ

لَمْ يَتَّقُوا زَوَالَ مَرَاتِبِهِمْ وَفَسَادَ
مَنْزِلَتِهِمْ بِإِقَامَةِ الْكِتَابِ وَتَبَيَّنَ مَا
حَرَّفُوهُ وَلَا كَتَمُوهُ وَلَكِنَّهُمْ لَمَّا خَالَفُوا
الْكِتَابَ بِأَعْمَالِهِمْ التَّمَسُّوا أَنْ
يَخْذَعُوا قَوْمَهُمْ عَمَّا صَنَعُوا مَخَافَةَ أَنْ
تَفْسُدَ مَنَازِلُهُمْ وَأَنْ يَتَبَيَّنَ لِلنَّاسِ
فَسَادُهُمْ فَحَرَّفُوا الْكِتَابَ بِالتَّفْسِيرِ
وَمَا لَمْ يَسْتَطِيعُوا تَحْرِيفَهُ كَتَمُوهُ
فَسَكَتُوا عَنْ صَنِيعِ أَنْفُسِهِمْ إِبْقَاءَ عَلَى
مَنَازِلِهِمْ وَسَكَتُوا عَمَّا صَنَعَ قَوْمُهُمْ
مُصَانَعَةً لَهُمْ وَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ
الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا
تَكْتُمُونَهُ بَلْ مَالَتْ أَعْيُنُهُمْ وَرَفَقُوا لَهُمْ
فِيهِ ❶

ان باتوں میں داخل ہو وہ گنہگار ہے اور جو شخص اللہ کے
لئے مہربانی کرے اللہ اس پر مہربانی کرتا ہے۔ قرآن کو
لازم پکڑو اور اس کی فرمانبرداری کرو۔ اور اس کا ارادہ کرو۔
اور قرآن کے متعلق پہلے لوگوں کا قول تلاش کرو اگر علماء
وفقہاء کو اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ اگر وہ کتاب اور اس
کے بیانات کو جاری کریں گے تو ان کی عزت جاتی رہے گی
اور ان کا مرتبہ کم ہو جائے گا تو وہ کتاب میں تحریف نہ
کرتے اور نہ اسے چھپاتے۔ مگر جب انہوں نے کتاب
کے خلاف عمل کیا اور تو اس خوف سے کہ ان کے مرتبہ میں
کمی ہو جائے گی اور ان کی برائی لوگوں پر ظاہر ہو جائے گی
تو انہوں نے تفسیر کے ذریعہ سے کتاب میں تحریف کی۔
اور جہاں تحریف نہ کر سکے اسے چھپا لیا اور اپنے مرتبہ کو بلند
رکھنے کے لئے اپنے کام سے سکوت اختیار کیا اور قوم کی
خاطر مدارات کے لیے ان کے عمل سے سکوت اختیار کیا۔
حالانکہ اہل کتاب سے اللہ نے وعدہ لیا ہے کہ وہ اسے
لوگوں کے سامنے بیان کریں گے اور اسے نہیں چھپائیں
گے، بلکہ وہ خود ہی قوم کے افعال کے حامی بن گئے اور اس
میں ان کے دوست بن گئے۔

فوائد: بدعت کے متعلق یہ بات عقل پہ دستک دیتی ہے کہ صاحب البدعت اسی کو ہدایت خیال

کرتا ہے جب کہ اس کے چھوڑنے کو گمراہی اور جسے وہ قرآن کے موافق سمجھ رہا ہوتا ہے حقیقت میں وہ اس کے
برعکس ہوتی ہے چونکہ قرآن رسول اللہ ﷺ سے لے کر صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین سبھی نے اس کا مطالعہ کیا ہوتا
ہے اس کو سمجھا ہوتا ہے لیکن کسی کی سمجھ میں وہ نکتہ نہیں آتا جو اس صاحب کے ذہن میں سما جاتا ہے۔ یہی اس کی
گمراہی کی دلیل ہے۔

۱..... کتاب الطہارۃ

[1].....باب فَرَضِ الْوُضُوءِ وَالصَّلَاةِ

وضو اور نماز کی فرضیت کا بیان

676- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ.....

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ”جب ہمیں اس بات سے منع کیا گیا کہ ہم نبی ﷺ سے سوالات کی ابتداء کریں، تو ہم پسند کرتے تھے کہ کوئی عقلمند جنگلی اور دیہاتی نبی کریم ﷺ سے آکر کوئی بات پوچھے اور ہم آپ کے پاس موجود ہوں۔ ایک وقت ہم اسی طرح بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گیا۔ اس نے کہا: ”اے محمد ﷺ! بے شک تمہارا قاصد ہمارے پاس گیا اس نے ہم سے یہ بات کہی کہ آپ دعویٰ کرتے ہیں کہ اللہ نے آپ کو بھیجا ہے۔“ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس نے سچ کہا۔“ اس آدمی نے کہا: ”اس ذات کی قسم! جس نے آسمان کو بلند کیا، اور زمین کو بچھایا، اور پہاڑوں کو گاڑا، کیا اللہ نے آپ کو بھیجا ہے؟“ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں۔“ اس آدمی نے کہا: ”تمہارے قاصد نے ہم سے کہا ہے آپ کہتے ہیں ہم پردن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اس آدمی نے سچ کہا۔ اس آدمی نے کہا:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا نَهَيْنَا أَنْ نَبْتَدِئَ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعْجِبُنَا أَنْ يَقْدَمَ الْبَدَوِيُّ وَالْأَعْرَابِيُّ الْعَاقِلُ فَيَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَجَثَا بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَسُولَكَ أَتَانَا فَرَعَمَ لَنَا أَنْتَ تَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي رَفَعَ السَّمَاءَ وَبَسَطَ الْأَرْضَ وَنَصَبَ الْجِبَالَ اللَّهُ أَرْسَلَكَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَعَمْ. قَالَ فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنْتَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ. قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ اللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَعَمْ. قَالَ فَإِنَّ

رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرٍ فِي السَّنَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ. قَالَ فَبِأَلَدِي أُرْسَلْتَ إِلَهُ أَمَرَكَ بِهَذَا؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا فِي أُمُورِنَا الزَّكَاةَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ قَالَ فَبِأَلَدِي أُرْسَلْتَ إِلَهُ أَمَرَكَ بِهَذَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَعَمْ. قَالَ فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا الْحَجَّ إِلَى الْبَيْتِ مَنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ. قَالَ فَبِأَلَدِي أُرْسَلْتَ إِلَهُ أَمَرَكَ بِهَذَا؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَعَمْ. قَالَ فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَدْعُ مِنْهُنَّ شَيْئًا وَلَا أَجَاوِزُهُنَّ قَالَ ثُمَّ وَثَبَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ صَدَقَ الْأَعْرَابِيُّ دَخَلَ الْجَنَّةَ. ❶

اس ذات کی قسم جس نے آپ کو بھیجا، اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: جی ہاں۔ وہ شخص کہنے لگا: آپ کا قاصد کہتا ہے: ہم پر ایک سال میں ایک ماہ کے روزے فرض ہیں۔ آپ نے فرمایا: اس نے سچ کہا۔ وہ کہنے لگا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو بھیجا ہے، کیا اس بات کا آپ کو اللہ نے حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں! وہ کہنے لگا: آپ کے قاصد نے ہمیں کہا ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ ہم پر ہمارے مالوں میں زکوٰۃ فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔ وہ کہنے لگا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے، کیا اس کا آپ کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔ وہ کہنے لگا: آپ کے قاصد نے ہمیں کہا کہ آپ کہتے ہیں کہ جو شخص جانے آنے کی طاقت رکھتا ہو تو اس پر بیت اللہ کا حج فرض ہے۔ آپ نے فرمایا: اُس نے سچ کہا۔ وہ کہنے لگا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا، کیا اللہ نے اس بات کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔ اس آدمی نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں ان میں سے کسی چیز کو نہیں چھوڑوں گا اور نہ ہی ان میں زیادتی کروں گا۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”پھر اعرابی جلدی سے کھڑا ہو گیا، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اگر اس نے سچ کہا ہے تو جنت میں داخل ہو گا۔“

فوائد: اسلام کے پانچ ستون ہیں (۱) کلمہ (۲) نماز (۳) زکوٰۃ (۴) روزہ (۵) حج۔ ان میں

سے کوئی ایک نکال دیا جائے تو وہ اسلام کی عمارت گرانے کا باعث ہوگا۔ لہذا ان میں سے کسی ایک کا انکار بندے کو کافر کر دیتا ہے۔ نیز ان سب کی ادائیگی پر جنت میں داخلے کی خوشخبری سے پتہ چلتا ہے کہ ان کی ادائیگی باعث نجات ہے۔ کیونکہ یہ پانچ بنیادی ارکان اصلاح افراد و معاشرہ کا پورا پورا باب اپنے ضمن میں لیے ہوئے ہیں لہذا ان کی ادائیگی بندے کے ہر کام کو احسان کی طرف مائل کر دیتی ہے۔

677۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ.....

انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کے پاس آیا۔ اس نے کہا: ”اے بنو عبدالمطلب کے لڑکے! تجھ پر سلامتی ہو۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تجھ پر بھی۔“ اس نے کہا: ”میں آپ کے ماموؤں بنو سعد بن بکر میں سے ایک آدمی ہوں اور میں اپنی قوم کی طرف سے قاصد بن کر آیا ہوں، اور میں تم سے کچھ باتیں پوچھوں گا اور اپنے مسائل میں تم پر سختی کروں گا اور آپ کو قسم دے کر پوچھوں گا اور آپ کے قسم دلانے میں آپ پر سختی کروں گا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے بنو سعد کے بھائی! اپنے سوالات کرو۔ اس نے کہا: ”آپ کو کس نے پیدا کیا؟ اور جو آپ سے پہلے تھے انہیں کس نے پیدا کیا؟ اور جو آپ کے بعد ہوں گے انہیں کون پیدا کرے گا؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ۔“ اس نے کہا: ”میں آپ کو اسی کی قسم دیتا ہوں کیا اس نے آپ کو بھیجا ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں۔“ اس نے کہا: ”سات آسمانوں اور سات زمینوں کو کس نے پیدا کیا؟ اور ان کے درمیان رزق کس جاری کیا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے۔“ اس نے کہا: ”میں آپ کو اس کی قسم دیتا ہوں کہ اسی نے آپ کو

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أُغْرَابِيُّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا غُلَامَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ وَقَالَ إِنِّي رَجُلٌ مِنْ أَخْوَالِكَ مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ وَأَنَا رَسُولُ قَوْمِي إِلَيْكَ وَوَأَفِذُهُمْ وَإِنِّي سَأَلْتُكَ فَمُشِدُّ مَسْأَلَتِي إِلَيْكَ وَمُنَاشِدُكَ فَمُشِدُّ مُنَاشِدَتِي إِلَيْكَ. قَالَ خُذْ عَنْكَ يَا أَخَا بَنِي سَعْدٍ قَالَ مَنْ خَلَقَكَ وَخَلَقَ مَنْ قَبْلَكَ وَمَنْ هُوَ خَالِقُ مَنْ بَعْدَكَ؟ قَالَ اللَّهُ قَالَ فَنَشِدُكَ بِذَلِكَ أَهْوَأُ أُرْسَلُكَ؟ قَالَ نَعَمْ. قَالَ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ السَّبْعَ وَالْأَرْضِينَ السَّبْعَ وَأَجْرَى بَيْنَهُنَّ الرِّزْقَ؟ قَالَ اللَّهُ قَالَ فَنَشِدُكَ بِذَلِكَ أَهْوَأُ أُرْسَلُكَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِنَّا وَجَدْنَا فِي كِتَابِكَ وَأَمَرْتَنَا رُسُلُكَ أَنْ نُصَلِّيَ فِي الْيَوْمِ

وَاللَّيْلَةَ خُمُسَ صَلَوَاتٍ لِمَوَاقِيتِهَا
فَنَشَدْتُكَ بِذَلِكَ أَهْوَأُ أَمْرَكَ؟ قَالَ
نَعَمْ قَالَ فَإِنَّا وَجَدْنَا فِي كِتَابِكَ
وَأَمَرْتَنَا رُسُلَكَ أَنْ نَأْخُذَ مِنْ حَوَاشِي
أُمُورِنَا فَنَرُدُّهَا عَلَى فَقَرَاءِنَا فَنَشَدْتُكَ
بِذَلِكَ أَهْوَأُ أَمْرَكَ بِذَلِكَ قَالَ نَعَمْ
ثُمَّ قَالَ أَمَّا الْخَامِسَةُ فَلَسْتُ
بِسَائِلِكَ عَنْهَا وَلَا أَرَبَ لِي فِيهَا ثُمَّ
قَالَ أَمَّا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا عَمَلَنَ
بِهَا وَمَنْ أَطَاعَنِي مِنْ قَوْمِي ثُمَّ رَجَعَ
فَصَحَلَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ
نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ. ❶

بھیجا ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں۔“ اس نے
کہا: ”ہم نے اپنی کتاب میں پایا اور ہمیں آپ کے قاصد
وں نے حکم دیا کہ ہم رات اور دن میں پانچ نمازیں ان
کے مقررہ وقت میں ادا کریں، میں آپ کو اسی کی قسم دلاتا
ہوں کیا اسی نے آپ کو حکم دیا؟“ آپ ﷺ نے فرمایا:
”جی ہاں۔“ اس نے کہا: ”ہم نے اپنی کتاب میں پایا اور
ہمیں آپ کے قاصدوں نے حکم دیا کہ ہم اپنے مالوں سے
زکوٰۃ ادا کریں اور فقیروں کی طرف لوٹائیں، میں آپ کو
اسی کی قسم دلاتا ہوں کیا آپ کو اس نے اس کا حکم دیا؟“
آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں۔“ پھر اس نے کہا: ”جو
پانچویں بات ہے اس کے متعلق میں آپ سے نہیں پوچھوں
گانہ ہی مجھے اس کی ضرورت ہے۔“ پھر اس نے کہا: ”اس
ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں
اور میری قوم سے جس نے میری اتباع کی ہم ضرور ان
باتوں پر عمل کریں گے۔“ پھر وہ واپس چلا گیا تو نبی ﷺ
مسکرائے حتیٰ کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگیں، پھر
آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اس ذات کی قسم! جس کے
ہاتھ میں میری جان ہے اگر اس نے سچ کہا تو ضرور جنت
میں داخل ہوگا۔“

فوائد: جنت کی بشارت ان بندوں کے لیے تھی جنہوں نے اسلام اور تمام احکام کا ذکر کر کے ان
پر کار بند رہنے کی قسم کھائی تھی۔ لہذا یہ دوارکان کے ذکر والی روایت درست نہیں اور ضعیف ہونے کی بنا پر حجت
بھی نہیں بن سکتی۔

678۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ

كُهِيلٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنُ نُؤَيْفٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ.....

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بنو سعد بن بکر نے ضمام رضی اللہ عنہ بن ثعلبہ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا، وہ آپ کے پاس گیا اور اس نے اپنے اونٹ کو مسجد کے دروازے کے پاس بٹھایا، پھر اسے باندھ دیا۔ پھر مسجد میں داخل ہوا۔ اور رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ضمام قوی آدمی تھا اور اس کے بالوں کی دو چوٹیاں تھیں۔ حتیٰ کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑا ہو کر کہنے لگا: ”تم میں سے عبدالمطلب کا بیٹا کون ہے؟“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔“ اس نے کہا: ”محمد؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں۔“ اس نے کہا: ”اے عبدالمطلب کے بیٹے! میں آپ سے کچھ باتیں پوچھوں گا اور مسائل میں سختی کروں گا، آپ اپنے دل میں کچھ محسوس نہ کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں اپنے دل میں کچھ محسوس نہیں کروں گا جو چاہو پوچھو۔“ اس نے کہا: ”میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں جو آپ کا معبود ہے اور آپ سے پہلے لوگوں کا معبود ہے اور آپ کے بعد آنے والوں کا معبود ہوگا، کیا اس اللہ نے آپ کو ہماری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں۔“ اس نے کہا: ”میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جو آپ کا اور آپ سے پہلے لوگوں کا معبود ہے اور آپ کے بعد والوں کا معبود ہے، کیا اس اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ہم اس اکیلے کی عبادت کریں؟ اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں؟ اور یہ کہ ہم ان بتوں کو چھوڑ دیں جن کی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ بَنُو سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ ضَمَامَ بْنَ ثَعْلَبَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَدِمَ عَلَيْهِ فَأَنَاحَ بِعِيرِهِ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فِي أَصْحَابِهِ وَكَانَ ضَمَامٌ رَجُلًا جَلْدًا أَشْعَرَ ذَا غَدِيرَتَيْنِ حَتَّى وَقَفَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَيُّكُمْ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنِّي سَأَلْتُكَ وَمَغِلِظٌ فِي الْمَسْأَلَةِ فَلَا تَجِدَنَّ فِي نَفْسِكَ قَالَ لَا أَجِدُ فِي نَفْسِي فَسَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ قَالَ إِنِّي أُنْشُدُكَ بِاللَّهِ إِلَهَكَ وَإِلَهُ مَنْ كَانَ قَبْلَكَ وَإِلَهُ مَنْ هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكَ اللَّهُ بَعَثَكَ إِلَيْنَا رَسُولًا؟ قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ إِلَهَكَ وَإِلَهُ مَنْ كَانَ قَبْلَكَ وَإِلَهُ مَنْ كَائِنٌ بَعْدَكَ اللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تَعْبُدَهُ وَحْدَهُ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَأَنْ تَخْلَعَ هَذِهِ الْأَنْدَادَ الَّتِي كَانَتْ آبَاؤُنَا تَعْبُدُهَا مِنْ دُونِهِ قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ. قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ إِلَهَكَ وَإِلَهُ مَنْ كَانَ

قَبْلَكَ وَإِلَيْهِ مَنْ هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكَ
 اللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ نُصَلِّيَ هَذِهِ الصَّلَوَاتِ
 الْخَمْسَ قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ ثُمَّ جَعَلَ
 يَذْكُرُ فَرَائِضَ الْإِسْلَامِ فَرِيضَةُ فَرِيضَةُ
 الزَّكَاةَ وَالصِّيَامَ وَالْحَجَّ وَشَرَائِعَ
 الْإِسْلَامِ كُلَّهَا وَيُنَاشِدُهُ عِنْدَ كُلِّ
 فَرِيضَةٍ كَمَا نَاشِدُهُ فِي الَّتِي قَبْلَهَا حَتَّى
 إِذَا فَرَغَ قَالَ فَإِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
 اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
 وَسَأُؤَدِّي هَذِهِ الْفَرِيضَةَ وَأَجْتَنِبُ مَا
 نَهَيْتَنِي عَنْهُ ثُمَّ قَالَ لَا أَزِيدُ وَلَا أَنْقُصُ
 ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى بَعِيرِهِ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ حِينَ وَلَّى إِنْ يَصْدُقْ دُورُ
 الْعَقِصَتَيْنِ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ فَأَتَى إِلَى
 بَعِيرِهِ فَأُطْلِقَ عِقَالَهُ ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى قَدِمَ
 عَلَى قَوْمِهِ فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ فَكَانَ أَوَّلَ مَا
 تَكَلَّمَ أَنْ قَالَ بِاسْتِ اللَّاتِ وَالْعُزَّى
 قَالُوا مَهْ يَا ضِمَامُ اتَّقِ الْبَرَصَ وَاتَّقِ
 الْجُنُونَ وَاتَّقِ الْجُدَامَ قَالَ وَيْلَكُمْ
 إِنَّهُمْ وَاللَّهِ مَا يَضُرُّانِ وَلَا يَنْفَعَانِ إِنَّ
 اللَّهَ قَدْ بَعَثَ رَسُولًا وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ كِتَابًا
 اسْتَنْقَذَكُمْ بِهِ مِمَّا كُنْتُمْ فِيهِ وَإِنِّي
 أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا
 عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَقَدْ جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِهِ

اللہ کے علاوہ ہمارے باپ دادا پوجا کرتے تھے؟“
 آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں۔“ اس نے کہا: ”میں آپ
 کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جو آپ کا اور آپ سے پہلے لوگوں کا
 معبود ہے اور آپ کے بعد آنے والوں کا معبود ہے، کیا اللہ
 نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے کہ ہم پانچ نمازیں
 پڑھیں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں۔“ ابن
 عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ پھر وہ اسلام کے فرائض میں سے
 ایک ایک کا ذکر کرنے لگا۔ زکوٰۃ، روزے اور حج اور اسلام
 کے تمام فرائض کا اس نے ذکر کیا۔ اور ہر فرض کے لئے
 آپ کو قسم دیتا جیسے پہلی بات میں اس نے آپ کو قسم
 دی۔ حتیٰ کہ جب وہ فارغ ہوا تو اس نے کہا: ”میں گواہی
 دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اور میں گواہی دیتا
 ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے
 رسول ہیں! اور عنقریب میں اس فریضے کو ادا کروں گا اور اس
 چیز سے بچوں گا جس سے آپ نے مجھے منع کیا۔ پھر اس نے
 کہا: ”نہ میں زیادہ کروں گا اور نہ کمی کروں گا۔“ پھر وہ
 اپنے اونٹ کی طرف گیا، جب وہ جانے لگا تو رسول
 اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر دو چوٹیوں والے نے سچ کہا تو وہ
 جنت میں داخل ہوگا۔“ پھر وہ اپنے اونٹ کے پاس گیا اور
 اس کی رسی کو کھولا اور چلا گیا۔ حتیٰ کہ وہ اپنی قوم کے پاس
 واپس پہنچا اور اس کی قوم کے لوگ اس کے پاس جمع ہو
 گئے۔ پہلی بات جو اس نے کہی وہ یہ تھی: ”لات وعزى کے
 چوتروں کا نام لے کر گالی دی۔“ انہوں نے کہا: ”خبردار!
 اے ضمام! پھلہری اور جنون اور کوڑھ سے ڈر۔“ اس نے

بِمَا أَمَرَكُمْ بِهِ وَنَهَاكُمْ عَنْهُ قَالَ فَوَ اللَّهُ مَا أُمْسَى مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَفِي حَاضِرِهِ رَجُلٌ وَلَا امْرَأَةٌ إِلَّا مُسْلِمًا قَالَ يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَمَا سَمِعْنَا بِوَافِدِ قَوْمٍ كَانَ أَفْضَلَ مِنْ ضِمَامِ بْنِ ثَعْلَبَةَ. ❶

کہا: ”تم پر افسوس ہے اللہ کی قسم! وہ دونوں نہ نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان دے سکتے ہیں۔ بے شک اللہ نے ایک رسول بھیجا ہے اور اس پر ایک کتاب اتاری جس نے تمہیں ان باتوں سے نجات دی جن میں تم مبتلا ہو اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور

حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور میں تمہارے پاس اس کی طرف سے وہ چیز لایا ہوں جس کا انہوں نے تمہیں حکم دیا اور جس سے انہوں نے تمہیں منع کیا۔“ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”اللہ کی قسم! اس دن کی شام بھی نہ ہوئی تھی کہ اس کے پاس موجود تمام مرد اور عورتیں مسلمان ہو گئے۔“ کرب کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”ہم نے کسی قوم کا قاصد ضمام رضی اللہ عنہ بن ثعلبہ سے اچھا نہیں سنا۔“

فوائد: سابقہ احادیث کی طرح اس میں بھی نماز کی فرضیت کا بیان ہے، نیز لات وعزیٰ کی توہین کی پاداش میں لوگوں کا ضمام رضی اللہ عنہ کو اس کے سنگین نتائج کی دھمکی دینا ظاہر کرتا ہے کہ مشرک جسے بھی اللہ کا شریک مقرر کرتا ہے، تو شیطان مشرکانہ کمزوری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کے دل میں خوف پیدا کرنے کے لیے طرح طرح تکلیفیں پہنچاتا ہے، جس سے مشرک کا اعتقاد شریکوں پر مزید پختہ ہو جاتا ہے، لیکن توحید کا اقرار کرتے ہی بندہ جب ایمان کی قوت حاصل کرتا ہے تو شیطان اس کو نقصان پہنچانے سے عاجز آ جاتا ہے اور شیطانی تدابیر کا طلسم ٹوٹ جاتا ہے۔

[2].....بَاب مَا جَاءَ فِي الطُّهُورِ

طہارت و پاکیزگی کا بیان

679- أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ.....

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ

ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پاکیزگی نصف ایمان ہے۔ اور ”الحمد لله“ ترازو کو بھر دیتا ہے۔ اور لا الہ الا اللہ اکبر، کہنا آسمان و زمین کی فضا کو بھر دیتے ہیں، اور نماز نور ہے اور

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ
وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالْوُضُوءُ ضِيَاءٌ
وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ وَكُلُّ
النَّاسِ يَغْدُو فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ
مُؤَبِّقُهَا. ❶

صدقہ ڈھال ہے۔ اور وضو چمک ہے۔ اور قرآن تیرے
حق میں یا تیرے خلاف حجت ہے۔ اور تمام لوگ صبح
کرتے ہیں۔ پس وہ اپنے نفسوں کو بیچنے والے ہوتے ہیں
پس کوئی انہیں آزاد کر دیتے ہیں یا کوئی ہلاک کر بیٹھتے
ہیں۔“

فوائد:..... ایمان دو چیزوں کا متقاضی ہے: (۱) صفائی (۲) عمل۔ صفائی سے مراد ظاہری و باطنی
صفائی ہے۔ جب انسان کا ظاہر و باطن نجاستوں آلائشوں سے پاک ہو جاتا ہے تو اسے نصف ایمان حاصل
ہو گیا تو باقی نصف اعمال کی بدولت حاصل ہوگا۔ (۲) کلمات و عبادات کا بھی وزن ہوگا، اس کو عقل مانے یا نہ
مانے، لیکن اس بات کو جھٹلایا نہیں جاسکتا ہے۔ آج کل اگر گیس ہو اور غیرہ کو ریکارڈ کیا جاسکتا ہے بجلی کا اندازہ
لگایا جاسکتا ہے تو اللہ کے لیے ان اعمال کو تولنا کس طرح محال ہو سکتا ہے؟ (۳) نماز کا نور۔ یہ قیامت کو حاصل
ہونے والا نور ہے جس کی روشنی میں لوگ جائیں گے (۴) ”صدقہ ڈھال ہے“ مراد اس سے مصائب و آلام
سے دفاع حاصل ہوتا ہے (۵) قرآن کو پڑھ کر اس پر عمل پیرا ہونا یہ بندے کے حق میں، جب کہ عمل نہ کرنے
کی صورت میں یہ خلاف حجت ہوگا۔ (۶) نفسوں کو بیچنے سے مراد نیک و بد اعمال ہیں۔ نیک اعمال کرنے والا
رحمن کے ہاتھ جب کہ برے اعمال کرنے والا شیطان کے ہاتھ اپنے اعمال بیچ ڈالتا ہے۔

680- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ جُرَيْجٍ النَّهْدِيِّ.....

عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ عَقَدَهُنَّ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي يَدَيْ أَوْ قَالَ
عَقَدَهُنَّ فِي يَدِهِ وَيَدُهُ فِي يَدِي سُبْحَانَ
اللَّهِ نِصْفُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَأُ
الْمِيزَانَ وَاللَّهُ أَكْبَرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ
السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْوُضُوءُ نِصْفُ
الْإِيمَانِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ. ❷

بنو سلیم کا ایک آدمی بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
میرے ہاتھ میں ان کاموں کو شمار کیا، یا اس نے کہا کہ اپنے
ہاتھ پر ان کاموں کو شمار کیا اور آپ کا ہاتھ میرے ہاتھ میں
تھا۔ ”سبحان اللہ“ نصف ترازو ہے۔ اور ”الحمد للہ“
ترازو کو بھر دیتا ہے اور ”اللہ اکبر“ آسمان اور زمین کے
خلا کو بھر دیتا ہے۔ اور وضو نصف ایمان ہے اور روزہ نصف
صبر ہے۔“

❶ صحیح أخرجه مسلم، کتاب الطہارۃ، باب: فضل الوضوء (533) والترمذی، کتاب الدعوات، باب: 86 (3517)

❷ صحیح احمد 260/4، والشعب للبيهقي 291/3 (3575)

فوائد: اس حدیث سے دو مزید باتوں کا علم ہوا (۱) وضو نصف ایمان ہے (۲) روزہ نصف صبر ہے۔ صبر کی دو قسمیں ہیں (۱) خواہشات سے رک جانا (۲) مصائب پر صبر اختیار کرنا۔ روزے سے چونکہ اول الذکر صبر حاصل ہوتا ہے، لہذا اسے نصف صبر سے تعبیر کیا گیا ہے۔

681- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ.....

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تَحْصُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَقَالَ الْآخَرُ إِنَّ مِنْ خَيْرِ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةَ وَلَنْ يُحَافِظَ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ. ❶

رسول اللہ ﷺ کے غلام ثوبان بیان کرتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سیدھے رہو اور ٹیڑھے نہ ہو اور جان لو کہ تمہارا بہترین عمل نماز ہے۔“ دوسرے راوی نے کہا: ”تمہارے بہترین عملوں سے نماز ہے اور وضو کی حفاظت مومن ہی کرتا ہے۔“

فوائد: اس سے معلوم ہوا وضو پر محافظت یعنی جب بھی وضو ٹوٹے تو اسے دوبارہ بنالیا جائے، یہ ایمان کی علامت ہے۔

682- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِي حَسَّانُ ابْنُ عَطِيَّةٍ أَنَّ أَبَا كَبْشَةَ السَّلُولِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ.....

سَمِعَ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَخَيْرُ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَلَنْ يُحَافِظَ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ. ❷

رسول اللہ ﷺ کے غلام ثوبان بیان کرتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کی سیدھے رستہ کی طرف راہنمائی کرو اور میانہ روی اختیار کرو۔ اور تمہارے اعمال سے بہترین عمل نماز ہے۔ اور وضو پر ہمیشگی مومن ہی کرتا ہے۔“

❶ صحیح ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ، باب: المحافظة علی الوضوء (277) وأخرجه الخطيب في تاريخه 293/1

❷ صحیح احمد، 282/5، وابن حبان (1037) والطبرانی فی الكبير 101/2 (1444)

[3]..... بَابُ قَوْلِهِ ﴿إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ﴾..... الْآيَةُ

اللہ کے فرمان ”اور جب تم نماز کے کیے کھڑے ہونے کا ارادہ کرو تو

اپنے چہروں کو دھولو“ کی تفسیر

683- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ عَلِيٍّ.....

عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ سَعْدًا كَانَ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ وَأَنَّ عَلَيْهِ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتَلَاهِذِهِ الْآيَةَ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ الْآيَةَ. ❶

عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ سعد رضی اللہ عنہ ایک ہی وضو سے تمام نمازیں پڑھتے تھے۔ اور علی رضی اللہ عنہ ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے۔ اور پھر یہ آیت پڑھی: ”جب تم نماز میں کھڑے ہونے کا ارادہ کرو تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کو دھولو۔“ (مائدہ: ۶)

684- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ إِسْحَاقَ.....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ تَوَضَّؤَ ابْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّ ذَلِكَ قَالَ حَدَّثَنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنَ أَبِي عَامِرٍ حَدَّثَهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِالْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ فَلَمَّا شَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ أَمَرَ بِالسَّوَالِكِ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَى أَنَّ بِهِ عَلَى ذَلِكَ قُوَّةٌ فَكَانَ لَا يَدْعُ الْوُضُوءَ لِكُلِّ صَلَاةٍ. ❷

محمد بن یحییٰ بن حبان کہتے ہیں کہ میں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: ”ابن عمر کا وضو یا بغیر وضوء کی حالت میں، ہر نماز کے لئے وضو کرنا کس وجہ سے تھا؟ انہوں نے کہا: انہیں زید بن خطاب کی بیٹی اسماء نے بیان کیا کہ: ”عبد اللہ بن حنظلہ بن ابو عامر نے اس سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو پاکیزگی اور ناپاکی ہر صورت میں ہر نماز کے لئے نیا وضو کرنے کا حکم دیا گیا۔ جب آپ کو یہ بات مشکل لگی تو آپ کو ہر نماز کے لئے مسواک کا حکم ہوا۔“ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سمجھتے تھے کہ وہ اس بات پر قوت رکھتے ہیں اس لئے وہ ہر نماز کے لئے وضو کرنا نہ چھوڑتے تھے۔

❶ منقطع، ضعیف أخرجه الطبري حديث سعد في التفسير 111/6

❷ صحيح احمد: 225/5، ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب السواک (48) والحاکم 155/1-156

فوائد: نماز کے لیے طہارت، وضو شرط ہے، اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھ لی جائیں تب بھی درست ہے۔ اور ہر نماز کے لیے وضو کرنا یہ بھی اگرچہ متوضی طاہر ہی ہو اس حالت میں ”نور علی نور“ ہو جائے گا۔ نیز مسواک کا حکم ہر نماز کے لیے، یہ آپ کے ساتھ خاص ہے۔ مسلمانوں کے لیے یہ باعث فضیلت ہے، لازم نہیں۔ جیسا کہ حدیث میں ہے اگر مجھے مشقت کا ڈرنہ ہو، تو میں اسے ہر نماز کے لیے لازم قرار دے دیتا۔ (متفق علیہ)

685۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ.....

عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ حَتَّى كَانَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ صَلَّى الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَأَيْتَكَ صَنَعْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ قَالَ إِنِّي عَمَدًا صَنَعْتُ يَا عُمَرُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ فَذَلَّ فِعْلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ مَعْنَى قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ الْآيَةَ لِكُلِّ مُحَدِّثٍ لَيْسَ لِلطَّاهِرِ وَمِنْهُ قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ لَا وُضُوءَ إِلَّا مِنْ حَدِّ النَّبِيِّ وَاللَّهُ أَعْلَمُ. ①

ابن بریدہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے۔ حتیٰ کہ جب مکہ فتح ہوا تو اس دن آپ نے ایک ہی وضو سے تمام نمازیں ادا کیں۔ اور اپنے موزوں پر مسح کیا تو آپ سے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”میں نے آج آپ کو وہ کام کرتے ہوئے دیکھا ہے جو آپ نے پہلے کبھی نہیں کیا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے عمر رضی اللہ عنہ! میں نے ارادہ سے ایسا کیا ہے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”رسول اللہ ﷺ کا یہ فعل اللہ کے اس قول کے یہ معنی بتاتا ہے“ کہ: ”جب تم نماز میں کھڑے ہونے کا ارادہ کرو تو اپنے ہاتھوں اور چہروں کو دھولیا کرو۔“ یہ حکم ہر بے وضو کے لئے ہے، پاک کے لیے نہیں ہے۔ اور اسی سے نبی ﷺ کا فرمان ہے: ”بے وضو ہو جانے سے ہی وضو (لازم) ہے۔“ (واللہ اعلم)

فوائد: آپ ﷺ کا فرمانا کہ ”یہ (ایک وضو کے ساتھ کئی نمازیں پڑھنا) میں نے عمداً جان بوجھ کر کیا ہیں تو ابو محمد رضی اللہ عنہ کے مطابق اس سے یہی مطلب نکلتا ہے کہ نماز کے لیے نیا وضو تب لازم ہے، اور جب بے وضو ہو قرآن میں جو ہے کہ ”جب نماز کے لیے کھڑے ہو تو وضو کرو۔“ اس آیت کا مطلب بھی یہی ہوگا

① صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب جواز صلوات کلھا بوضوء واحد (640) والنسائی، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء لکل صلوۃ (133)

[4]..... بَابُ فِي الدَّهَابِ إِلَى الْحَاجَةِ

قضائے حاجت کے لئے جانے کا بیان

686- أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أُسْفَارِهِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا ذَهَبَ إِلَى الْحَاجَةِ أَبْعَدَ ❶

منیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”کہ میں آپ کے کسی سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ تھا اور رسول اللہ ﷺ جب قضائے حاجت کے لئے جاتے تو بہت دور جاتے۔“

فوائد:..... معلوم ہوا قضائے حاجت کے لیے حتی الوسع دور ہونا اور نظروں سے اوجھل ہو کر بیٹھنا ضروری ہے۔

687- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ وَهَبٍ.....

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا تَبَرَّزَ تَبَاعَدَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ هُوَ الْأَدَبُ. ❷

منیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب قضائے حاجت کے لئے جاتے تو بہت دور چلے جاتے۔ ابو محمد کہتے ہیں: ”یہی ادب ہے۔“

[5]..... بَابُ التَّسْتُرِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

قضائے حاجت کے وقت چھپنا

689- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ الْحَمِيرِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخَيْرُ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ اُكْتَحَلَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ مَنْ اسْتَجَمَرَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی سرمہ لگائے اسے چاہئے کہ طاق لگائے۔ اور جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا جس نے نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔ اور جو کوئی (استنجا کے لیے) ڈھیلے استعمال

❶ حسن احمد 4/248، وأبو داؤد، کتاب الطہارۃ، باب التخلی عند قضاء الحاجہ (1)

❷ صحیح سابقہ حاشیہ دیکھئے۔

کرے اسے چاہئے کہ طاق استعمال کرے، جس نے اس طرح کیا اس نے بہت اچھا کیا اور جس نے نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔ اور جو کوئی کھانا کھائے وہ (دانتوں کا) خلال کرے، جو چیز خلال کرنے سے نکالے اسے پھینک دے اور جو چیز زبان سے نکالے وہ کھا سکتا ہے۔ جو کوئی قضائے حاجت کے لئے جائے تو چھپ جائے۔ اگرچہ وہ ریت کا ٹیلہ ہی پائے۔ جسے وہ اپنے پیچھے کر لے۔ کیونکہ شیطان بنو آدم کی پیٹھوں سے کھیلتا ہے جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا اور جو نہ کرے اس پر کوئی حرج نہیں۔“

أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ مَنْ أَكَلَ
فَلْيَتَخَلَّلْ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَا لَاكَ
بِلِسَانِهِ فَلْيَتَلَعْ مَنْ أَتَى الْغَائِطَ
فَلْيُسْتَرْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ إِلَّا كَثِيبَ رَمْلِ
فَلْيُسْتَدْبِرْهُ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ يَتَلَاعَبُونَ
بِمَقَاعِدِ بَنِي آدَمَ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ
وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ. ①

فوائد: معلوم ہوا سرمہ لگانے اور قضائے حاجت کے وقت ڈھیلہ استعمال کرتے ہوئے طاق

عدد کو ملحوظ رکھنا مستحب ہے، البتہ ضروری نہیں۔ حدیث کے آخر میں قضائے حاجت کے آداب میں جو حرج کی نفی ہے وہ چھپنے سے نہیں۔ کیونکہ استتار یعنی پردہ تو لازم ہے۔ حرج کی نفی ٹیلے کے پیچھے چھپنے سے ہے کہ استتار لازم چاہے وہ کسی قسم کی آڑ کے ذریعے حاصل ہو یا خواہ بہت دور جانے یا رات کے اندھیرے وغیرہ سے حاصل ہو جائے۔

690- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ
الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ.....

عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے وقت اوٹ کے لیے ٹیلے یا کھجور کے جھنڈ کو زیادہ پسند کرتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ أَحَبَّ
مَا اسْتَرَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ لِحَاجَتِهِ هَدَفٌ
أَوْ حَائِشُ نَخْلٍ. ②

① حسن ابو داؤد، کتاب الطہارۃ، باب الاستتار فی الخلاء (35) وابن ماجہ، کتاب الطہارۃ و سننہا، باب: الاریتاد

للغائط والبول (337)

② صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب ما يستتر به لقضاء الحاجة (772) وأبو داؤد، کتاب الجہاد، باب ما يؤمر به من

القيام على الآداب والبهايم (2549)

[6]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ لِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ

قضائے حاجت یا پیشاب کے وقت قبلہ رخ ہونے کی ممانعت

691- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مَالِكٍ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ مَوْلَى سَهْلِ بْنِ حَنِيفٍ.....

سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اسے نبی ﷺ نے فرمایا: ”تو میرا قاصد بن کر اہل مکہ کے پاس جا اور کہنا کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں سلام کہتے ہیں! اور تمہیں حکم دیتے ہیں کہ جب تم قضائے حاجت کے لئے جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ پیٹھ۔“

فوائد:..... قضائے حاجت کے دوران استقبال قبلہ یا استدبار یعنی قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا ممنوع

ہے۔ کسی مجبوری کی حالت میں جائز ہے۔

692- أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ.....

ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم قضائے حاجت کے لئے یا پیشاب کے لئے جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ پیٹھ۔“ کہتے ہیں: پھر ابو ایوب نے کہا: ”ہم ملک شام آئے تو وہاں بیت الخلاؤں کو قبلہ کے رخ بنا ہوا پایا جب ہم قضائے حاجت سے واپس آتے تو اللہ سے بخشش مانگتے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”یہ حدیث (۶۹۱) عبد الکریم کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور عبد الکریم متروک کے مشابہ ہے۔“

الْكَرِيمِ وَعَبْدُ الْكَرِيمِ شِبْهُ الْمَتْرُوكِ. ②

① صحیح بالشواہد الحاکم 412/3

② متفق علیہ البخاری، کتاب الوضوء، باب: لا تستقبل القبلة بغائط أو بول (144) ومسلم کتاب الطہارۃ، باب

الاستطابة (608)

فوائد: ابویوب رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ فرماتے ہیں ہم ان بیت الخلاء میں تھوڑا رخ تبدیل کر کے بیٹھتے تھے۔ لہذا یہ احوط ہوا کہ آڑ کے باوجود رخ پھیر لیا جائے۔

[7]..... باب حدیث عمرو بن عون (لَا يَرْفَعُ ثَوْبَهُ حَتَّى يَذْنُوبَ مِنَ الْأَرْضِ)

عمرو بن عون کی حدیث (زمین کے قریب ہو کر کپڑا اٹھانا)

693- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ الْأَعْمَشِ.....

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرْفَعُ ثَوْبَهُ حَتَّى يَذْنُوبَ مِنَ الْأَرْضِ. قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ هُوَ أَذْبٌ وَهُوَ أَشْبَهُ مِنْ حَدِيثِ الْمُغِيرَةِ. ①

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنا کپڑا نہیں اٹھاتے تھے حتیٰ کہ وہ زمین کے قریب ہو جاتے۔ ابو محمد کہتے ہیں: ”یہی ادب ہے۔“ اور وہ مغیرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث (۶۸۶) سے زیادہ بہتر ہے۔

فوائد: یہ کمال حیا کی دلیل ہے، لہذا مومن کو اس سنت کا خیال رکھنا چاہیے۔

[8]..... باب الرُّخْصَةِ فِي اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ

قبلہ کی طرف منہ کرنے کی رخصت

694- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنَ حَبَّانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمَّهُ وَاسِعَ بْنَ حَبَّانَ أَخْبَرَهُ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ جَالِسًا عَلَى لِبْنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ. ②

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو اپنے گھر کی چھت پر دیکھا۔ کہ آپ دو اینٹوں پر بیت المقدس کی طرف منہ کر کے بیٹھے ہوئے تھے۔

فوائد: امت کے لیے قول رسول پر عمل کرنا ہوتا ہے، فعل رسول ﷺ اگر قول کے مخالف ہو تو

اسے خاصہ پر محمول کرنا چاہیے۔ یا ہو سکتا ہے اس کی کوئی مخفی علت ہو جس کی ہمیں خبر نہیں دی گئی۔ پھر ناظر کو مشاہدے کی غلطی بھی تو لگ سکتی ہے۔

① صحیح ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب کیف التکشف عند الحاجة (14)

② متفق علیہ البخاری، کتاب الوضوء، باب من تبرز علی لبنتين (145)

(623)

إِنِّي أُعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ. ❶ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ. ”اے اللہ!

میں خبیث جنوں اور جن زادیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

فوائد: العری کی حدیث میں اس دعا کے شروع میں ”بسم اللہ“ کے لفظ بھی آئے ہیں (فتح

الباری) یہ کہنے سے بندے کی شرمگاہ جنوں کی نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہے۔ (مفہوم، ترمذی، صحیح)

[11]..... بَابِ الْإِسْتِطَابَةِ

استنجاء کرنے کا بیان

697- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قُرْطٍ عَنْ عُرْوَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ يَسْتَطِيبُ بِهِنَّ فَإِنَّهَا تُجْزِي عَنْهُ. ❷ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی قضاے حاجت کے لئے جائے تو اپنے ساتھ تین ڈھیلے لے کر جائے، جن کے ساتھ وہ استنجاء کرے، کیونکہ وہ اسے کافی ہیں۔“

فوائد: کم از کم استنجاء میں تین ڈھیلے استعمال کرنے چاہئیں (دیکھیے صحیح مسلم عن سلمان) البتہ پاکی کے لیے زائد میں کوئی حرج نہیں۔ مجبوری کی حالت میں تین سے کم بھی ہوں تو طہارت حاصل ہو جائے گی۔

698- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْنَةَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خُزَيْمَةَ.....

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةُ أَحْجَارٍ لَيْسَ مِنْهُنَّ رَجِيعٌ يَعْنِي الْإِسْطِطَابَةَ. ❸ عمارہ بن خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین پتھر (ضروری ہیں) جن میں گوبر نہ ہو، یعنی استنجاء کے لیے۔“

❶ متفق علیہ البخاری، کتاب الوضوء، باب ما یقول عند الخلاء (142) ومسلم، کتاب الحيض، باب ما یقول اذا اراد دخول الخلاء (829)

❷ صحیح ابو داؤد، کتاب الطهارة، باب الاستنجاء بالحجارة (40) والنسائی، کتاب الطهارة، باب الاجتزاء فی الاستطابة بالحجارة دون غيرها (44)

❸ صحیح أبو داؤد، کتاب الطهارة، باب الاستنجاء بالحجارة (4) وابن ماجه، کتاب الطهارة وسننها، باب الاستنجاء بالحجارة والنهی عن الروث والرمة (315)

[12]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِسْتِجَاءِ بِعَظْمٍ اَوْ رُوْثٍ

ہڈی یا گوبر سے استنجاء کرنا

699- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ هُوَ ابْنُ أَبِي الْمُخَارِقِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مَالِكٍ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ مَوْلَى سَهْلِ بْنِ حَنِيفٍ.....

عَنْ سَهْلِ بْنِ حَنِيفٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ أَنْتَ رَسُولِي إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ فَقُلْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ وَيَأْمُرُكُمْ أَنْ لَا تَسْتَنْجُوا بِعَظْمٍ وَلَا بِعَرَّةٍ. قَالَ أَبُو عَاصِمٍ مَرَّةً وَبَيْنَهُمَا أَوْ يَأْمُرُكُمْ. ❶

سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ”تم میرے قاصد بن کر اہل مکہ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں سلام کہتے ہیں اور تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم ہڈی اور میٹھی (لید) کے ساتھ استنجاء نہ کرو۔“ ابو عاصم نے ایک بار کہا: وہ تمہیں منع کرتے ہیں، یا حکم دیتے ہیں۔

فوائد:..... ابو داؤد میں بسند حسن کوئلے کا بھی ذکر ہے کہ اس سے بھی استنجاء ممنوع ہے۔

[13]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِسْتِجَاءِ بِالْيَمِينِ

دائیں ہاتھ سے استنجاء کی ممانعت

700- أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ.....

أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَمَسُّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَمَسَّحُ بِيَمِينِهِ. ❷

ابو قتادہ اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی اپنی شرمگاہ کو اپنے دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے۔ اور نہ اپنے دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے۔“

فوائد:..... دائیں ہاتھ اس سے پاکیزگی والے اور اچھے اچھے کام کیے جاتے ہیں، مثلاً کھانا، پینا، مصافحہ کرنا وغیرہ۔ اس کے برعکس بائیں ہاتھ مکروہات کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً استنجاء، ناک صاف کرنا وغیرہ۔ لہذا اس بنا پر دائیں کو بائیں پر فضیلت دی گئی ہے۔ اور مکروہات میں دائیں ہاتھ استعمال کرنے سے روکا گیا ہے۔

❶ متفق علیہ البخاری، کتاب الوضوء، باب النهی عن الاستنجاء باليمين (153) ومسلم، کتاب الطہارۃ، باب النهی عن الاستنجاء باليمين (612)

❷ صحیح أخرجه مسلم، کتاب الطہارۃ، باب الاستطابة (609) ابو داؤد، کتاب الطہارۃ، باب: کراهية استقبال القبلة عند قضاء الحاجة (8)

[14]..... بَابُ الْاِسْتِجْاءِ بِالْأَحْجَارِ

پتھروں سے استنجاء کرنا

701- حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي

صَالِحٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِلْوَلَدِ أَعْلِمُكُمْ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَإِذَا اسْتَطَبْتُ فَلَا تَسْتَطِبْ بِيَمِينِكَ وَكَانَ يَأْمُرُنَا بِسَلَاةِ أَحْجَارٍ وَيَنْهَى عَنِ الرُّوْثِ وَالرِّمَّةِ قَالَ زَكْرِيَّا يَعْنِي الْعِظَامَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہارے لئے بچوں کے لیے باپ کی طرح ہوں میں تمہیں سکھاتا ہوں تم (قضائے حاجت کے وقت) قبلہ کی طرف منہ نہ کرو نہ پیٹھ اور جب تم استنجاء کرو تو اپنے دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کرو۔ اور ہمیں تین پتھروں کا حکم دیتے تھے اور گوبر اور رمتہ سے منع کرتے تھے۔ زکریا کہتے ہیں رمتہ سے مراد ہے بوسیدہ ہڈیاں۔“

الْبَالِيَةِ. ❶

فوائد:..... استنجاء میں ممنوعہ چیزوں کے علاوہ کوئی بھی چیز جس سے پاکی حاصل ہو جائے مثلاً نشو، پانی وغیرہ ان کا استعمال جائز ہے۔ البتہ پانی سے استنجاء افضل ہے۔

[15]..... بَابُ الْاِسْتِجْاءِ بِالْمَاءِ

پانی سے استنجاء کرنا

702- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ أَتَيْتُهُ أَنَا وَغُلَامٌ بَعْنَزَةٍ وَإِدَاوَةٌ فَيَتَوَضَّأُ. ❷

انس رضی اللہ عنہ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ ”نبی ﷺ جب قضائے حاجت کے لئے جاتے تو میں اور ایک لڑکا لوہے کی نوک والا ڈنڈا (برچھی) اور لوٹالے کر آپ کے پاس لاتے، پس آپ ﷺ وضو کرتے۔“

❶ متفق عليه البخاری الوضوء، باب الاستنجاء بالماء (150) ومسلم، كتاب الطهارة، باب الاستنجاء بالماء من التبر

703- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مُعَاذٍ.....

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ جَاءَ الْغُلَامُ بِإِذَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ كَانَ يَسْتَنْجِي بِهِ. قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَبُو مُعَاذٍ اسْمُهُ عَطَاءُ بْنُ مَنِيعٍ أَبِي مَيْمُونَةَ. ❶

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب بیت الخلاء سے نکلتے تو ایک لڑکا پانی کا لونا لے کر آتا، جس سے آپ استنجاء کرتے۔ ابو محمد کہتے ہیں: ”ابو معاذ کا نام عطاء بن منیع ابو میمونہ ہے۔“

704- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ذَرٍّ.....

عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ نَجَبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمَّتِي وَكَانَتْ تَحْتَ حُذَيْفَةَ أَنَّ حُذَيْفَةَ كَانَ يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ. ❷

مسیب بن نجبتہ کہتے ہیں کہ مجھے میری پھوپھی نے بتایا، اور وہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی کہ حذیفہ پانی سے استنجاء کرتے تھے۔

[16].... بَابُ فِيمَنْ يَمْسَحُ يَدَهُ بِالتُّرَابِ بَعْدَ الْإِسْتِنْجَاءِ

استنجاء کرنے کے بعد مٹی سے ہاتھ ملنا

705- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مَوْلَى لِأَبِي هُرَيْرَةَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ائْتِنِي بِوَضُوءٍ ثُمَّ دَخَلَ غِيْضَةً فَأَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَاسْتَنْجَى ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ بِالتُّرَابِ ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ. ❸

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے پاس پانی لاؤ، پھر آپ درختوں کے جھنڈ میں داخل ہو گئے۔ پھر میں آپ کے پاس پانی لایا تو آپ نے استنجاء کیا، پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مٹی سے ملا۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ دھویا۔“

فوائد:..... معلوم ہوا کہ قضائے حاجت کے لیے چھپ کر بیٹھنا چاہیے۔ اور استنجاء کے بعد اچھی طرح

❶ صحیح سابقہ حوالہ دیکھئے۔

❷ ضعیف اس میں جہالت ہے۔ ابن ابی شیبہ 152/1

❸ حسن ابو داؤد، کتاب الطہارۃ، باب الرجل یدلک یدہ الأرض اذا استنجی (45) والنسائی، کتاب الطہارۃ، باب دلک الید بالأرض بعد الاستنجاء (50) دیکھئے، آئندہ حدیث

پانی اور مٹی کے ساتھ ہاتھوں کو صاف کرنا چاہیے، تاکہ ہاتھ پر کوئی گندگی کا نشان یا جراثیم باقی نہ رہے۔ مٹی میں اللہ نے یہ خاصیت رکھی ہے کہ اس سے تمام جراثیم ختم ہو جاتے ہیں اور اچھی طرح صاف ہو جاتے ہیں۔ آج بڑے بڑے قیمتی صابن بھی مٹی کی افادیت کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ لیکن اگر مٹی میسر نہ ہو تو صابن سے ہاتھ دھو لیے جائیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ اس میں کچھ بندے ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں (التوبہ: 108) یہ آیت اہل قبا کے بارے میں نازل ہوئی جس میں ان کی مدح کی گئی اور وہ پانی سے استنجا کیا کرتے تھے۔ (صحیح ابن ماجہ) (۲) قضائے حاجت میں برچھی لے کر جانا یہ زمین نرم کرنے کے لیے ہوتی تاکہ پیشاب کے چھینٹے نہ اڑیں۔ نیز کھلے میدان میں موذی حشرات الارض وغیرہ مارنے کے لیے بھی مفید ہے۔ نیز معلوم ہوا پیغمبر بھی انسان ہیں اور ان کا پاخانہ بھی پاک نہیں ہوتا۔ اسی لیے آپ ﷺ اپنا ہاتھ اچھی طرح صاف کیا کرتے تھے۔ اس سلسلہ میں بدعتی غالی (غلو پسند) لوگوں نے جتنی روایات نقل کی ہیں وہ حد درجہ ضعیف، مردود اور موضوع ہیں۔

706۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَرِيرٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابراہیم بن جریر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے
عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. ① باپ نبی ﷺ نے بھی نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کیا۔

[17]..... بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ

بیت الخلاء سے نکلتے وقت کیا کہنا چاہئے

707۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ يُوسُفَ بْنِ

أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ ابوبردہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے
النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ مجھ سے بیان کیا کہ: ”نبی ﷺ جب بیت الخلاء سے نکلتے
قَالَ غُفْرَانُكَ. ② تو کہتے: ”غفرانک“

فوائد: پاخانہ پیشاب رک جائے تو بندہ کن تکالیف سے دوچار ہوتا ہے۔ یہ تو جس کو پیش آئے وہی جان سکتا ہے۔ لہذا ایسی بڑی بڑی نعمتوں کا شکر کا حقہ ادا نہ ہو تو یہ کوتاہی ہے۔ اسی لیے بیت الخلاء سے

① حسن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ، باب دلك يده بالأرض بعد الاستنجاء (359)

② صحيح أبو داود، کتاب الطہارۃ، باب ما يقول الرجل اذا خرج من الخلاء (30) والترمذی، کتاب الطہارۃ، باب

ما يقول اذا خرج من الخلاء (7)

[18]..... بَابُ فِي السُّؤَالِ

مسواک کرنا

709- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبَّابِ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي النَّاسِ رُحْمَةُ اللَّهِ بَيَان كَرْتُمْ هِيَ كَرْتُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نِي فرمایا: ”میں تمہیں مسواک کرنے کی زیادہ تاکید کر چکا ہوں۔“

السُّؤَالُ ١

فوائد:..... مسواک انتہائی پراہمیت عمل ہے یہ منہ کی پاکی اور رب کی رضا کا باعث ہے (بخاری)

آپ ﷺ اس کو انتہائی اہمیت دیتے تھے۔ حتیٰ کہ مرض الموت میں بھی عبدالرحمن رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی مسواک کرتے آپ کے پاس داخل ہوئے تو آپؐ نے ان سے لے کر لی۔

710- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لِأَمْرَتِهِمْ بِهِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ. قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يَعْنِي

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں اپنی امت پر مشکل نہ سمجھتا تو انہیں ہر نماز کے وقت اس کا حکم دیتا۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”یعنی مسواک کرنے کا۔“

السُّوَالُ ②

فوائد: اس عمل سے مسواک کی اہمیت کا اندازہ لگانا چنداں مشکل نہیں کہ نیند سے جانتے ہی

آپ کا سب سے پہلا کام یہی مسواک ہوتا۔

[19].... بَابُ السَّوَالِ مُطَهَّرَةٌ لِلْفَمِ

مسواک منہ کی صفائی ہے

711- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ هُوَ الْقَطَوَانِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ أَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ الْحَصَيْنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

① حیح البخاری، کتاب الجمعة، باب السواك يوم الجمعة (888)

② متفق عليه البخارى، كتاب الجمعة، باب السواك يوم الجمعة (887) ومسلم، كتاب الطهارة، باب السواك (588)

السَّوَالُكَ مَطَهْرَةً لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ. ①
”مسواک کرنا منہ کے لئے پاکیزگی ہے اور اللہ کی رضا حاصل کرنا ہے۔“

فوائد:..... سو معلوم ہوا وضو نماز کے لیے شرط ہے اس کے بغیر کوئی نماز قبول نہیں، فرض ہو چاہے نفل، دیگر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اچھی طرح مکمل وضو کیا جائے، اگر ذرہ بھر عضو بھی خشک رہا تو نماز نہیں ہوگی۔ اسی طرح صدقے کی قبولیت بھی حلال مال پر منحصر ہے۔ صدقہ خواہ معمولی ہو، مگر حلال سے ہو، اللہ اس سے بھی خوش ہو جاتے ہیں۔ صدقہ لاکھوں میں ہو، مگر حرام کے ذرائع سے مال کمایا گیا ہو تو اس سے صدقہ کا ذرہ بھرا جبر نہیں ملتا۔
[20]..... بَابُ السَّوَالِكَ عِنْدَ التَّهَجُّدِ

تہجد کے وقت مسواک کرنا

712- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ.....
عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَذِيفَةُ بْنُ يَسْفٍ بَيَانُ كَرْتِي هِي كَرْتِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَب تَهْجِدُ
إِذَا قَامَ إِلَى التَّهَجُّدِ يَشْرُصُ فَاَهُ كَرْتِي لِي ائْتِي تَو مَسْوَاك كَرْتِي سَاَتَهْ اِيْنِي مَنِي كَو صَا ف
بِالسَّوَالِكَ. ②

[21]..... بَابُ لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ

وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی

713- أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ.....
عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَبُو مَلِيحٍ اِيْنِي بَا پ رُئِي اللّٰهُ سِي بِيَانُ كَرْتِي هِي كَرْتِي نَبِي ﷺ
قَالَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا
صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ. ③
خِيَانَت كَا صَدَقَة قَبُول كَرْتَا هِي۔“

[22]..... بَابُ مِفْتَاحِ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ

وضو نماز کی چابی ہے

714- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

① صحيح البخارى، كتاب الصوم، باب سواك الرطب واليابس للصائم معلقا بصيغة الجزم عن عائشة تعليقاً وابن ماجه، كتاب الطهارة، باب السواك (289)

② متفق عليه البخارى، كتاب الجمعة، باب السواك، يوم الجمعة، 889، ومسلم كتاب الطهارة، باب السواك (592)

③ صحيح أبو داود، كتاب الطهارة، باب فرض الوضوء (59) والنسائي، كتاب الطهارة، باب فرض الوضوء (139)

الْحَنَفِيَّةُ.....

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ
وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ. ❶

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وضو نماز کی چابی ہے۔ اور اس کے علاوہ باتوں کو حرام کرنا اللہ اکبر کہنا ہے اور انہیں حلال کرنا سلام پھیرنا ہے۔“

[23]..... بَابُ كَمْ يَكْفِي فِي الْوُضُوءِ مِنَ الْمَاءِ

وضو کے لئے کفایت کرنے والے پانی کا بیان

715- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو رِيحَانَةَ.....

عَنْ سَفِينَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ
بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ. ❷

سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک مد سے وضو کرتے اور ایک صاع سے غسل کرتے۔

فوائد:..... ایک ”مد“ دونوں ہاتھوں کو بھرنے کے برابر (تقریباً نو چھٹا تک) اور صاع ۴ مد (تقریباً ۲ کلو ۰۰۰ گرام کا) ہوتا ہے۔ لہذا اس سے معلوم ہوا آپ ﷺ وضو و غسل کے لیے کم از کم پانی استعمال کرتے تھے۔ کیونکہ یہ بہت سے فوائد کے ساتھ ساتھ بچت اور حساب دینے میں آسانی کا باعث ہے۔ نیز یہ احتیاط پانی کی قلت کے پیش نظر بھی ہو سکتی ہے، گوکہ آج پانی کی دستیابی کے وسائل کافی ہیں، مگر پھر بھی احتیاط کا پہلو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے۔

716- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ
قَالَ.....

سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِالْمَكْوَلِ وَيَغْتَسِلُ
بِخَمْسِ مَكَاكِلَ. ❸

انس رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ: ”رسول اللہ ﷺ ایک مد سے وضو کرتے اور پانچ مد سے غسل فرما لیتے تھے۔“

❶ حسن نیز اس کے شواہد بھی موجود ہیں، جن سے یہ قوت حاصل کرتی ہے۔ دیکھئے نصب الراية 307/1-308

❷ صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب ما يكفي من الماء في الغسل والوضوء (736) والترمذي، كتاب الطهارة، باب في الوضوء بالمد (56)

❸ متفق عليه البخاري، كتاب الوضوء، باب الوضوء (201) ومسلم كتاب الحيض، باب ما يكفي من الماء في الغسل والوضوء (734)

فوائد: اس میں غسل کے لیے ۵ مد کا ذکر ہے جو کہ تقریباً اڑھائی کلو سے اوپر بنتا ہے۔

[24]..... بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْمِيْضَاةِ

لوٹے سے وضو کرنا

717- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ.....

عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مَعُوذٍ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِينَا فِي مَنْزِلِنَا فَاخُذُ مِيْضَاةً لَنَا تَكُونُ مِدًّا وَتُلْكَ مِدًّا أَوْ رُبْعَ مِدٍّ فَاسْكُبُ عَلَيْهِ فَيَتَوَضَّأُ ثَلَاثًا ①

ربیع بن معوذ بنت معوذ بن عفراء کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں ہمارے گھر تشریف آتے تو میں اپنا ایک لوٹا لیتی۔ جو کہ ایک مد اور تہائی مد کا تھا۔ یا چوتھائی مد کا ہو گا، تو میں آپ ﷺ پر پانی انڈیلتی تو آپ تین تین بار (اعضاء دھو کر) وضو کرتے۔

فوائد: سوا مد سے تین تین دفعہ اعضا کا دھولینا، یہ اس کے باکفایت ہونے پر دلالت کرتا ہے کہ اتنے پانی کو کم نہیں سمجھنا چاہیے۔

[25]..... بَابُ التَّسْمِيَةِ فِي الْوُضُوءِ

وضو میں بسم اللہ کہنا

718- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ.....

حَدَّثَنِي رُبَيْحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا وَضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ ②

ربیع بن عبد الرحمن بن ابوسعید خدری اپنے باپ اور اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص بسم اللہ نہ پڑھے اس کا وضو نہیں۔“

فوائد: وضوء شروع کرتے ہوئے بسم اللہ کہنا اس کے حکم کے بارے فقہاء کا اختلاف ہے۔ اس کی اسناد میں کلام کی بنا پر جمہور اسے سنت بتاتے ہیں۔ اور بعض ائمہ اور امام البانی رحمہ اللہ وغیرہ اس کی سند کے

① حسن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ، باب الرجل یستعین علی وضوئہ فیصب علیہ (390) والبیہقی، کتاب الطہارۃ، باب: الدلیل علی انہ یأخذ لكل عضو ماء..... (237)

② صحیح بالشواہد ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ، باب: ماجاء فی التسمیۃ فی الوضوء (397) والدارقطنی، باب التسمیۃ علی الوضوء 71/1

مجموعے طرق سے صحت حاصل کر لینے کی بنا پر اسے واجب قرار دیتے ہیں، کیونکہ حدیث کے مطابق نہ پڑھنے والے کا وضو ہی نہیں ہوتا۔ اس لیے یہی موقف درست اور زیادہ محتاط معلوم ہوتا ہے۔ (۱) باقی بسم اللہ بھول جانا اس کا حکم الگ ہے۔ جیسا کہ صحیح حدیث میں ہے کہ میری امت سے بھول، غلطی اور مجبوری کو معاف کر دیا گیا ہے۔ (ابن ماجہ) (۲) رہی اس کے کلمات کی بات تو یہ فقط ”بسم اللہ“ ہی ہیں، الرحمن الرحیم کا اضافہ رائج معلوم نہیں ہوتا۔ احمد وغیرہ میں ایک حدیث ہے کہ آپ ﷺ برتن میں ہاتھ رکھا پھر ”بسم اللہ“ فرمایا۔

[26]..... بَابُ فِيمَنْ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهُمَا

اپنے ہاتھوں کو دھونے سے پہلے برتن میں داخل کرنا

719- أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَمْرِو بْنِ.....

اوس بن ابی اوس اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ: ”انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے تین مرتبہ بہایا۔“ میں نے ان سے پوچھا: کونسی چیز تین مرتبہ بہائی۔ انہوں نے کہا: ”اپنے ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا۔“

فوائد:..... وضو شروع کرتے وقت اگر ہاتھ صاف و پاک ہوں تو انہیں برتن میں داخل کیا جاسکتا ہے ورنہ انہیں تین مرتبہ دھو کر اس میں ڈالا جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم سے نیند سے بیدار ہو تو ہاتھ دھو کر پانی میں ہاتھ ڈالے۔ کیونکہ اسے نہیں معلوم اس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری ہے۔ (متفق علیہ) اس میں بھی کئی حکمتیں پنہاں ہیں (۱) بالخصوص عرب کے لوگ ڈھیلوں سے استنجا کرتے اور ازار بند کھلا باندھتے تھے، اس لیے رات کو شرم گاہ کو ہاتھ لگنے سے ہاتھ پر نجاست لگ سکتی ہے۔ (۲) زیادہ تر صحرا اور کھلے مکانوں میں رہتے جہاں کیڑے مکوڑے کا آجانے کا خدشہ ہوتا۔ دونوں صورتوں کے احتمال کے پیش نظر ہاتھ دھونا ہی اولیٰ ہے۔

[27]..... بَابُ الْوُضُوءِ ثَلَاثًا

وضو کے اعضاء کو تین تین بار دھونا

720- أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ

بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ مَوْلَى
 عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ
 فَمَضْمَضَ وَاسْتَشْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ
 ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ
 وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ كَمَا تَوَضَّأْتُ
 ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ
 صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ
 غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. ❶

عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کے غلام حمران بن ابان بیان کرتے
 ہیں کہ: ”عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کیا۔ اور کلی کی۔ اور ناک میں
 پانی ڈالا۔ اور اپنے ہاتھوں اور چہرے کو تین تین بار دھویا۔
 اور اپنے سر کا مسح کیا۔ اور اپنے پاؤں کو تین تین بار دھویا۔“
 پھر انہوں نے کہا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح
 وضو کرتے ہوئے دیکھا، جس طرح میں نے وضو کیا۔“ پھر
 انہوں نے کہا: ”جو کوئی میرے اس وضو کی طرح وضو کرے
 گا، پھر دو رکعت نماز پڑھے گا اور ان دو رکعتوں میں اپنے
 نفس سے کوئی بات نہ کرے گا، تو اس کے پہلے گناہ بخش
 دیئے جائیں گے۔“

فوائد: وضو میں اعضا کو ایک ایک، دو دو، تین تین بار دھونا سبھی طرح سے ثابت ہے، البتہ تین
 سے زیادہ کرنا ظلم و زیادتی اور اسراف ہے۔ جیسے صحیح ابو داؤد میں آتا ہے۔ (۲) ”جو اس طرح وضو کرے“ سے
 مراد وضو کا طریقہ کار ہے، نہ کہ اعضا تین دفعہ دھونا، کیونکہ دوسری احادیث سے دو اور ایک مرتبہ بھی ثابت
 ہے (۳) ان کے بعد پڑھی جانے والی دو رکعتیں کوئی خاص نہیں، چاہے فرض ہوں یا سنت یا نفل سبھی اس
 فضیلت کا باعث ہیں۔ (واللہ اعلم)

[28]..... بَابُ الْوُضُوءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

وضو کے اعضا کو دو، دو بار دھونا

721- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو

ابْنِ

یحییٰ مازنی اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ
 بن زید نے پانی کا برتن منگوا یا پھر اسے اپنے ہاتھوں پر

يَحْيَى الْمَازِنِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
 زَيْدٍ دَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَأَكْفَأَ عَلَى يَدَيْهِ

❶ متفق علیہ البخاری، کتاب الوضوء، باب الوضوء ثلاثاً ثلاثاً (159) ومسلم، کتاب الطہارۃ، باب صفة الوضوء

فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَغَسَلَ وَجْهَهُ
ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ
مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ ❶

ڈالا اور تین بار دھویا۔ اور اپنے چہرے کو تین بار دھویا اور
اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک دو بار دھویا۔ پھر انہوں نے
کہا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح وضو کرتے
ہوئے دیکھا۔“

فوائد: معلوم ہوا کہ ایک وضو میں ہر عضو کو الگ الگ تعداد میں دھویا جاسکتا ہے۔

722- أَخْبَرَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوًا
مِنْهُ ❷

عمرو بن یحییٰ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن
زید نے نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کیا۔

[29] بَابُ الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً

وضو کے اعضاء کو ایک ایک بار دھونا

723- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
أَلَا أُتْبِكُمْ أَوْ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِوُضُوءِ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً أَوْ
قَالَ مَرَّةً مَرَّةً ❸

عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
فرمایا: ”کیا میں تمہارے پاس بیان نہ کروں، یا میں تمہیں
رسول اللہ ﷺ کے وضو کی خبر نہ دوں؟“ پھر انہوں نے
ایک ایک بار اعضاء کو دھو کر وضو کیا۔ یا راوی نے ایک ایک
بار کہا۔“

724- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ
عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً جَمَعَ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک ایک
بار اعضاء کو دھو کر وضو کیا۔ اور کلی کے لیے اور ناک میں

❶ متفق علیہ البخاری، کتاب الوضوء، باب: مسح الرأس كنه (185) ومسلم، کتاب الطہارۃ، باب فی وضوء النبی ﷺ (554)

❷ صحیح سابقہ تخریج ملاحظہ کریں۔

❸ صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب: الوضوء مرة مرة (157)

اکٹھاپانی ڈالا۔

وَالِاسْتِشْقَ ❶

[30]..... بَاب مَا جَاءَ فِي إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ

مکمل وضو کرنا

725- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ عَقِيلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يُكَفِّرُ اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَزِيدُ بِهِ فِي الْحَسَنَاتِ؟ قَالُوا بَلَى. قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكْرُوهَاتِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ❷

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”کیا میں تمہیں اس چیز کی خبر نہ دوں جس سے اللہ گناہوں کو مٹاتا ہے اور نیکیوں کو زیادہ کرتا ہے؟“ انہوں نے کہا: ”کیوں نہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نا پسندیدہ اوقات میں اچھی طرح وضو کرنا اور مسجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا، اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔“

فوائد:..... ”مکروہات“ کا مطلب انتہائی سردی میں یعنی جب پانی چھونے کو جی نہ چاہ رہا ہو وغیرہ (۲) مساجد کی طرف زیادہ قدم سے پتہ چلتا ہے، کہ گھر مسجد سے قریب ہونا کوئی زیادہ فضیلت کا باعث نہیں۔ بلکہ جتنا دور ہوگا، اتنا ہی اجر کی زیادتی کا باعث ہے۔

726- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ.....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَذَرَ بَنَحْوَهُ ❸

سعيد بن مسيب بيان کرتے ہیں کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح ذکر کرتے ہوئے سنا۔

727- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْجَهْضَمِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

❶ صحیح سابقہ تخریج ملاحظہ کریں۔

❷ صحیح ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ، باب ماجاء فی اسباغ الوضو (427)

❸ صحیح سابقہ تخریج ملاحظہ کریں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَمْرُنَا بِإِسْبَاغِ الْوُضُوءِ ❶
ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
”ہمیں مکمل وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔“

[31]..... بَاب فِي الْمَضْمُضَةِ

کلی کرنے کا بیان

728- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ.....

خالد بن علقمہ ہمدانی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عبدخیر نے بیان کیا ”علی رضی اللہ عنہ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد صحن میں آئے اور بیٹھ گئے۔ اور انہوں نے اپنے غلاموں سے کہا: ”میرے لئے وضو کا پانی لاؤ۔“ راوی کہتا ہے: ”وہ غلام علی رضی اللہ عنہ کے پاس برتن لایا، جس میں پانی تھا، اور ایک تھال لایا۔“ عبدخیر کہتے ہیں: ”ہم بیٹھ کر انہی کی طرف دیکھ رہے تھے، انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ اس میں ڈالا اور اپنا منہ بھر لیا اور کلی کی۔ اور ناک میں پانی ڈالا اور ناک کو اپنے بائیں ہاتھ سے جھاڑا، اسی طرح تین بار کیا۔“ پھر انہوں نے کہا: ”جو شخص رسول اللہ ﷺ کا وضو دیکھنا چاہے تو یہی آپ کا وضو ہے۔“

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عُلْقَمَةَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ خَيْرٍ قَالَ دَخَلَ عَلَى الرَّحْبَةِ بَعْدَ مَا صَلَّى الْفَجْرَ قَالَ فَجَلَسَ فِي الرَّحْبَةِ ثُمَّ قَالَ لِغُلَامٍ لَهُ ائْتِنِي بِطَهُورٍ قَالَ فَاتَاهُ الْغُلَامُ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ قَالَ عَبْدُ خَيْرٍ وَنَحْنُ جُلُوسٌ نَنْظُرُ إِلَيْهِ فَأَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فَمَلَأَ فَمَهُ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَشَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى فَعَلَّ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى طَهُورِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَهَذَا طَهُورُهُ. ❷

فوائد:..... وضو میں کلی و ناک میں پانی چڑھانا واجب ہے۔ احناف کے ہاں وضو میں کلی واجب نہیں۔ البتہ غسل میں واجب ہے، حالانکہ غسل اور وضو میں کلی کا فرق کسی دلیل سے ثابت نہیں۔ یہ فقہ حنفیہ کی من مرضیاں ہیں۔ اس حدیث میں کلی و پانی چڑھانے کے بارے میں صراحت نہیں، کہ ایک چلو سے یہ کام کرنا ہے یا علیحدہ علیحدہ۔ بخاری میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے صراحت مذکور ہے کہ ایک ہی چلو سے دونوں کام کیے جائیں گے۔ البتہ بعض علماء ان کو الگ الگ کرنے کی طرف بھی گئے ہیں۔ ابو داؤد کی حدیث اس بارے آتی ہے۔ لیکن وہ ضعیف ہے۔ البتہ تاریخ ابن ابی خيثمه میں صحیح روایت ہے کہ کلی اور ناک کے لیے الگ الگ پانی

❶ صحیح احمد 1/232 وابن ماجہ، کتاب الطہارۃ، باب ماجاء فی إسباغ الوضوء (426)

❷ صحیح

لہذا جائز ہے، لہذا جس طرح آسانی ہو کر لینا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

729- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ.....

حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عُقْبَةَ الْمُرَادِيُّ حَسَنُ بْنُ عُقْبَةَ الْمُرَادِيُّ
أَخْبَرَنِي عَبْدُ خَيْرٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ. ❶ ساتھ اسی طرح مجھ سے بیان کیا۔

[32]..... بَابُ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ وَالِاسْتِجْمَارِ

ناک میں پانی ڈالنا اور ڈھیلے استعمال کرنا

730- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

عَنْ عَائِدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بَيَانُ كَرْتِي هِي فِي كِي مِي نِي اَبُو هِرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ اسْتَنْشَقَ فَلَيْسَ تَنْثَرُ ❷
فَرَمَاتِي هُوِي سِنَا: ”جُو كُوِي نَاك مِي پَانِي ڈَالِي تُو اِي
چَاهِي كِي اِي جَهَاڑِي، اُو ر جُو كُوِي ڈَهِيلِي اسْتِمَال كَرِي وِي
اَنهِي طَاق اسْتِمَال كَرِي۔“

فوائد: معلوم ہوا ناک جھاڑنا واجب ہے۔

[33]..... بَابُ فِي تَخْلِيلِ اللَّحْيَةِ

داڑھی میں خلل کرنے کا بیان

731- أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ.....

عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ. ❸
شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ بَيَانُ كَرْتِي هِي كِي مِي نِي اَبُو هِرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَضُو كَرْتِي هُوِي دِي كِيَا۔ تُو اَنهِي نِي اِنِي دَاڑھِي كَا خِلَال
كِيَا اُو ر اَنهِي نِي كِيَا: ”مِي نِي رَسُو لِي اَللّٰهُ ﷺ كُو اِي
طَرَح وَضُو كَرْتِي هُوِي دِي كِيَا۔“

❶ صحیح سابقہ حدیث ہی مکرر آئی ہے۔

❷ متفق علیہ أخرجه البخاری، کتاب الوضوء، باب الاستنثار فی الوضوء (161) ومسلم، کتاب الطہارۃ، باب فی

الاستنثار والاستجمار (561)

❸ صحیح الترمذی، کتاب الطہارۃ، باب ماجاء فی تحلیل اللحية (31) وابن ماجہ، کتاب الطہارۃ، باب ماجاء فی

تحلیل اللحية (430)

فوائد: داڑھی کا خلال کرنا یہ بھی سنت رسول ﷺ ہے ضرور کرنا چاہیے۔

[34]..... بَاب فِي تَخْلِيلِ الْأَصَابِعِ

انگلیوں کا خلال کرنا

732- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَنبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمٍ.....

بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ وَافِدِ بْنِ
الْمُتَنَفِّقِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا
تَوَضَّأْتَ فَاسْبِغْ وُضُوءَكَ وَخَلِّلْ بَيْنَ
أَصَابِعِكَ. ❶

لقیط بن صبرہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تو وضو کرے تو اپنے وضو کو مکمل کرو اور اپنی انگلیوں میں خلال کرو۔“

فوائد: ثابت ہوا انگلیوں کا خلال بھی مسنون ہے۔ ضرور کرنا چاہیے۔

[35]..... بَاب وَيْلٌ لِلْأَغْقَابِ مِنَ النَّارِ

ایڑیوں کے لئے آگ کی وعید

733- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ وَيْلٌ لِلْأَغْقَابِ مِنَ النَّارِ
أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ. ❷

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(خشک) ایڑیوں کے لئے آگ کا عذاب ہے مکمل وضو کیا کرو۔“

734- أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ.....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا
هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ يَمُرُّ بِنَا وَالنَّاسُ
يَتَوَضَّئُونَ مِنَ الْمَطْهَرَةِ وَيَقُولُ أَسْبِغُوا
الْوُضُوءَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ وَيْلٌ

محمد بن زیاد کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گذرتے تھے۔ اور لوگ لوٹے سے وضو کرتے ہوئے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان کو یہ کہتے: ”وضو پورا کیا کرو۔“ کیونکہ ابوالقاسم رضی اللہ عنہ فرمایا ہے: ”ایڑیوں کے لئے آگ کا

❶ صحیح ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب فی الاستنثار (142، 143) والترمذی، کتاب الطہارۃ، باب ماجاء فی تحلیل الأصابع (38)

❷ متفق علیہ: بخاری، کتاب العلم، باب من رفع بالعلم (60) ومسلم، کتاب الطہارۃ، باب وجوب غسل الرجلین کمالہما (569)

عذاب ہے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”یہ حدیث میرے نزدیک
عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی حدیث سے زیادہ بہتر ہے۔“

لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ هَذَا
أَعْجَبُ إِلَيَّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَمْرٍو. ①

فوائد: وضو میں کسی بھی عضو کا کہیں سے خشک رہ جانا وضو نامکمل رہ جانے کا باعث ہے، باقی
اعضاء کی نسبت چونکہ یہ پاؤں، ایڑیوں میں زیادہ ہوتا ہے، لہذا اس کا خصوصی تذکرہ کیا گیا ہے۔

[36]..... بَابُ فِي مَسْحِ الرَّأْسِ وَالْأُذُنَيْنِ

سر اور کانوں کا مسح کرنا

735- أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ.....

عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ
تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا
وَبَاطِنَهُمَا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ أَوْ كَالَّذِي
صَنَعْتُ. ②

شقیق بن سلمیٰ کہتے ہیں میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے
ہوئے دیکھا۔ تو انہوں نے اپنے کانوں کی اندرونی سطح پر مسح
کیا۔ پھر انہوں نے کہا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی
طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا، جس طرح میں نے کیا۔“

فوائد: کانوں کا مسح بھی سر کے ساتھ واجب ہے الصحیحۃ میں حدیث ہے ”الْأُذُنَانِ

مِنَ الرَّأْسِ“ (کان سر کا حصہ ہیں) لہذا ان کا علم بھی سر والا ہوگا۔

[37]..... بَابُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْخُذُ لِرَأْسِهِ مَاءً جَدِيدًا

رسول اللہ ﷺ اپنے سر (کے مسح) کے لئے نیا پانی لیتے تھے

736- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيِّ
قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ
بِالْجُحْفَةِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ

عبداللہ بن زید مازنی اپنے چچا عاصم مازنی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے
ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ”جحفۃ“ مقام پر وضو
کرتے ہوئے دیکھا، پھر آپ نے کلی کی اور ناک میں پانی

① متفق علیہ البخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الأعقاب (165) ومسلم، کتاب الطہارۃ، باب وجوب غسل الرجلین
بکمالہما (573)

② حسن (731) میں اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا
ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتَّى
انْقَاهُمَا ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ
يَدَيْهِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يُرِيدُ بِهِ تَفْسِيرَ
مَسْحِ الْأَوَّلِ. ❶

۱۰ والا۔ پھر آپ ﷺ نے تین بار اپنا چہرہ دھویا، پھر اپنے
ہاتھوں کو تین بار دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر اپنے
پاؤں کو دھویا حتیٰ کہ انہیں صاف کر دیا۔ پھر اپنے سر کا اس
پانی سے مسح کیا جو آپ کے ہاتھوں کا بچا ہوا نہیں تھا۔“ ابو
محمد کہتے ہیں: ”اس حدیث سے ابو عاصم پہلے مسح کی تفسیر
کرنا چاہتے ہیں۔“

فوائد: یعنی مسح کے لیے نیا پانی لیا۔ البتہ ابوداؤد میں حسن درجے کی حدیث آتی ہے۔ جس میں
نیا پانی نہ لینے کی صراحت ہے۔ لیکن بعض علماء نے اس کے اضطراب کی جانب اشارہ کیا ہے۔ بہر حال بہتر
طریقہ اول الذکر ہی ہے البتہ دوسرے طریقے کا بھی جواز نکلتا ہے۔

[38]..... بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ

پگڑی پر مسح کرنے کا بیان

737- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ أُمِّيَّةَ
الضَّمُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ
قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَأْخُذُ بِهِ قَالَ إِي
وَاللَّهِ. ❷

جعفر اپنے باپ عمرو بن امیہ ضمیری رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں
کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں اور پگڑی پر مسح
کرتے ہوئے دیکھا۔ ابو محمد سے کہا گیا: ”آپ بھی اسے
اختیار کرتے ہیں؟“ انہوں نے کہا: ”اللہ کی قسم! جی
ہاں۔“

فوائد: عمامہ پر مسح کے دو طریقے ہیں (۱) فقط عمامے پر مسح کیا جائے۔ جیسا کہ عمرو بن امیہ
سے بخاری و احمد وغیرہ میں ثابت ہے (۲) کچھ پیشانی پر اور باقی عمامے پر مسح کیا جائے۔ دیکھیے مسلم عن
المغیرہ۔

❶ صحیح احمد 41/4، و مسلم کتاب الطہارۃ، باب فی وضوء النبی ﷺ (236)

❷ صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب المسح علی الخفین (204) والنسائی، کتاب الطہارۃ، باب المسح علی

[39]..... بَابُ فِي نَضْحِ الْفَرْجِ بَعْدَ الْوُضُوءِ

وضو کے بعد شرمگاہ پر چھینٹے مارنا

738- أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَانُ كَرْتِے ہيں كہ نبی ﷺ ايك ايك بار مَرَّةً مَرَّةً وَنَضَحَ فَرْجَهُ. ❶ وضو كيا اور آپ اپني شرمگاه پر چھينٹے مارے۔

فوائد:..... شرمگاه پر چھينٹے مارنا دفع وساوس كے ليے ہے۔ يعنى اگر شيطان وسوسہ ڈالے كہ تمہاري شرمگاه سے قطرہ نڪلا ہے۔ جس سے وضو ٹوٹ گيا ہے، تو اس كے دور كرنے كا بہترين طريقہ يہ ہے كہ بندہ شرمگاه پر پاني چھڑك لے تا كہ آدمي سمجھے كہ يہ مير اچھڑكا ہوا پاني ہے، نہ كہ شرمگاه سے نڪلا ہوا۔ جس سے وسوسہ زائل ہو جائے گا۔ (ان شاء اللہ)

[40]..... بَابُ الْمُنْدِيلِ بَعْدَ الْوُضُوءِ

وضو کے بعد رومال استعمال كرنا

739- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَأَلْتُ مِمْوَنَةَ خَالَتِي عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَتْ كَانَ يُؤْتَى بِالْإِنَاءِ فَيُفْرَغُ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيُغْسَلُ فَرْجُهُ وَمَا أَصَابَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَسَائِرَ جَسَدِهِ ثُمَّ يَتَحَوَّلُ فَيُغْسَلُ رِجْلَيْهِ ثُمَّ يُؤْتَى بِالْمُنْدِيلِ فَيَضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيَنْفُضُ أَصَابِعَهُ وَلَا يَمْسُهُ. ❶

ابن عباس بيان كرتے ہيں كہ ميں نے اپني خالہ ميمونہ سے نبی ﷺ كے جنابت كے غسل كے متعلق پوچھا، تو انہوں نے كہا: ”برتن لاي ا جاتا اور آپ دائيں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پاني ڈالتے اور اپني شرمگاه كو اور جہاں نجاست لگي ہوتی دھوتے۔ پھر نماز كے وضو كی طرح وضو كرتے پھر اپنا سر اور تمام جسم دھوتے۔ پھر جگہ بدل كر اپنے پاؤں دھوتے۔ پھر آپ ﷺ كو كپڑا ديا جاتا تو اسے اپنے آگے ركھ ليتے اور اپنے جسم كو اپنے ہاتھوں سے صاف كرتے، اس كپڑے كو استعمال نہ كرتے۔“

❶ صحيح البيهقي، كتاب الطہارۃ، باب الانتضاح بعد الوضوء لرد الوسواس 162/1

❷ متفق عليه البخاری، كتاب الغسل، باب مسح اليد بالتراب لتكون أنقى (620) ومسلم، كتاب الحيض، باب صفة

غسل الجنابة (720)

فوائد: رومال، کپڑے کا دیا جانا اس بات پر دل ہے کہ آپ ﷺ اسے استعمال کرتے تھے تبھی تو آپ ﷺ کو یہ پیش کیا جاتا تھا، جیسا کہ ترمذی میں بھی حسن درجے کی حدیث ہے، جس میں کپڑے سے وضو والے اعضاء خشک کرنے کا بیان ہے۔ لہذا اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔

[41]..... بَاب فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

740- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا هُوَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ.....

المُغِيرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَمَعَكَ مَاءٌ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَمَشَى حَتَّى تَوَارَى عَنِّي فِي مَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَعَلِيهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعِيهِ مِنْهَا حَتَّى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ ذِرَاعِيهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعُهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا. ❶

مغیرہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ میں سفر میں ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تمہارے پاس پانی ہے؟“ میں نے کہا: ”جی ہاں۔“ پھر آپ اپنی سواری سے اتر کر چلنے لگے، حتیٰ کہ رات کی تاریکی میں چھپ گئے۔ پھر آپ آئے اور میں نے آپ پر لوٹے سے پانی ڈالا۔ تو آپ نے اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا۔ اور آپ ﷺ پر اونی جبہ تھا۔ آپ ﷺ نے اپنے بازوؤں کو اس سے نہ نکال سکے تو آپ ﷺ نے جبہ کے نیچے سے ان کو نکال لیا۔ اور اپنے بازوؤں کو دھویا اور سر کا مسح کیا۔ پھر میں آپ ﷺ کے موزے اتارنے کے لئے جھکا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”انہیں رہنے دو، کیونکہ میں نے انہیں وضو کے بعد پہنا ہے۔“ پس آپ ﷺ نے ان پر مسح کیا۔

فوائد: ثابت ہوا موزوں پر مسح جائز ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ وہ طاہر ہونے کی حالت میں پہنے

گئے ہوں۔

[42]..... بَابُ التَّوْقِیْتِ فِی الْمَسْحِ

مسح کی مقررہ مدت کا بیان

741- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَیْسٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخِیمَرَةَ عَنْ شُرَیْحِ بْنِ هَانِئٍ.....

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ يَعْنِي الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ. ❶

علی رضی اللہ عنہ بن ابوطالب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں مقرر کیں۔ اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات مقرر کی۔ یعنی موزوں پر مسح کے متعلق۔“

فوائد:..... مسح کی مدت مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں ہے، جب کہ مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے۔ نیز مسح کی مدت ابتداء پہلی دفعہ مسح کرنے کے وقت سے ہوگی۔

[43]..... بَابُ الْمَسْحِ عَلَى النَّعْلَيْنِ

جو تے پر مسح کرنا

742- أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ.....

عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى النَّعْلَيْنِ فَوَسَّعَ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَعَلْتُ كَمَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ لَرَأَيْتُ أَنَّ بَاطِنَ الْقَدَمَيْنِ أَحَقُّ بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ هَذَا الْحَدِيثُ مَنْسُوخٌ بِقَوْلِهِ تَعَالَى وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ. ❷

عبد خیر کہتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا: ”انہوں نے جوتیوں پر مسح کیا اور وسیع جگہ کا مسح کیا۔ پھر انہوں نے کہا: ”اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح کرتے نہ دیکھا ہوتا۔ جس طرح میں نے کیا ہے، تو میری رائے ہوتی کہ پاؤں کے اوپر والے حصہ سے اس کا نیچے والا حصہ مسح کا زیادہ مستحق ہے۔“ ابو محمد کہتے ہیں کہ یہ حدیث اللہ تعالیٰ کے اس قول کی وجہ سے منسوخ ہے: ”اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک دھوؤ۔“ (مائدہ: 6)

❶ صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب التوقیت فی المسح علی الخفین (637) والنسائی، کتاب الطہارۃ، باب التوقیت

فی المسح علی الخفین للمقیم (128، 129)

❷ صحیح أبو داؤد، کتاب الطہارۃ، باب کیف المسح (162، 163) والدارقطنی 204/1، 205 (4)

فوائد: (۱) جوتوں پر مسح جائز ہے، مگر اس شرط پر کہ اس کے ساتھ موزہ یا جراب پہنی ہوئی ہو، کیونکہ ٹخنوں سے کم کسی چیز پر مسح نہیں ہوتا۔ (۲) حدیث کو عقل و قیاس پر ترجیح دی جائے گی (۳) ابو محمد کا اسے منسوخ قرار دینا درست نہیں۔ کیونکہ آیت میں پاؤں دھونے کا ذکر ہے۔ تو حدیث میں اس کی وضاحت ہے کہ جب پاؤں ننگے ہوں تو انہیں دھویا جائے گا۔ البتہ موزوں یا جرابوں کی صورت میں ان پر مسح کیا جائے گا۔

[44]..... بَابُ الْقَوْلِ بَعْدَ الْوُضُوءِ

وضو کے بعد کی دعا

743- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ عَنِ ابْنِ عَمٍّ.....

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں گئے، تو رسول اللہ ﷺ بیٹھے اپنے ساتھیوں سے باتیں کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص سورج کے بلند ہونے کے وقت کھڑا ہو، اور وضو کرے تو اچھا وضو کرے، پھر دو رکعت نماز پڑھے، تو گناہوں سے ایسے نکل جیسے گا، جیسے وہ اس دن (معصوم) تھا جب اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔“ عقبہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: ”اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے توفیق دی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی اس بات کو سنا، عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کہا: اور وہ میرے سامنے بیٹھے ہوئے تھے: ”کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے تیرے آنے سے پہلے اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز بات کہی ہے۔“ میں نے کہا: ”میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، وہ کونسی بات ہے؟“ تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی اچھی طرح وضو کرے اور اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائے۔ یا آپ ﷺ نے فرمایا اپنی نظر آسمان

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا يُحَدِّثُ أَصْحَابَهُ فَقَالَ مَنْ قَامَ إِذَا اسْتَقَلَّتِ الشَّمْسُ فَتَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ فَقَالَ عُقْبَةُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنِي أَنْ أَسْمَعَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَنُ الْخَطَّابِ وَكَانَ تُجَاهِمِي جَالِسًا أَتَعَجَّبُ مِنْ هَذَا فَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعَجَبَ مِنْ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَ فَقُلْتُ وَمَا ذَلِكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَقَالَ عُمَرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ رَفَعَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ قَالَ نَظَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ

کی طرف کرے۔ اور کہے: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“ تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے وہ جس سے چاہے داخل ہو جائے۔“

إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَتُحْتُّ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهِنَّ شَاءَ. ①

فوائد: صحیح مسلم میں آسمان کی جانب نظر اٹھانے کا ذکر نہیں۔ یہ ابوداؤد کے اندر ہے۔ لیکن وہ حدیث ضعیف ہے۔ اسی طرح انگلی اٹھانا بھی ثابت نہیں۔ مگر افسوس! کے غیر ثابت روایات پر عمل کرنا اور صحیح احادیث کو ٹھکرانا اہل بدعت کو شیوہ رہا ہے۔ نیز معلوم ہوا جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔

[45]..... بَابُ فَضْلِ الْوُضُوءِ

وضو کی فضیلت کا بیان

744- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

عاصم بن سفیان بیان کرتے ہیں کہ لوگ غزوہ سلاسل میں گئے۔ پھر لوٹ کر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، تو ان کے پاس ابویوب اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما تھے۔ تو ابویوب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جو اس طرح وضو کرے گا جس طرح اسے حکم دیا گیا اور اسی طرح نماز پڑھے گا جس طرح حکم دیا گیا، تو اس کے سابقہ برے کام معاف کر دیئے جائیں گے۔“ انہوں نے کہا: ”اے عقبہ! کیا ایسے ہی ہے؟“ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“

عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَّهُمْ غَزَوْا غَزْوَةَ السَّلَاسِلِ فَرَجَعُوا إِلَى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ أَبُو أَيُّوبَ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا أُمِرَ وَصَلَّى كَمَا أُمِرَ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ أَكْذَابَ يَا عُقْبَةُ قَالَ نَعَمْ. ②

745- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ.....

① صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب الذکر المستحب عقب الوضوء (552) و ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب ما یقول اذا توضأ (169)

② صحیح الطبرانی فی الکبیر 156/4، 157 (3994-3995)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوْ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنِهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ. ①

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی مسلمان یا مومن بندہ جب وضو کرتا ہے پس وہ اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے کے تمام گناہ نکل جاتے ہیں، پانی کے ساتھ، یا پانی کے آخری قطرہ سے، جو اس نے اپنی آنکھوں سے کئے ہوتے ہیں۔ جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو پانی سے یا پانی کے آخری قطرہ سے وہ گناہ نکل جاتے ہیں جو اس نے اپنے ہاتھوں سے پکڑنے کی وجہ سے کئے ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔“

فوائد: ان گناہوں سے صغیرہ گناہ مراد ہیں، کیونکہ کبیرہ گناہ توبہ سے معاف ہوتے ہیں۔

746۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ.....

عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَأَخَذَ مِنْهَا غُصْنًا يَابِسًا فَهَزَّهُ حَتَّى تَحَاثَّ وَرَقُهُ قَالَ أَمَا تَسْأَلُنِي لِمَ أَفْعَلُ هَذَا قُلْتُ لَهُ لِمَ فَعَلْتَهُ قَالَ هَكَذَا فَعَلَ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ وَصَلَّى الْخُمُسَ تَحَاثَّتْ ذُنُوبُهُ كَمَا تَحَاثَّ هَذَا الْوَرَقُ ثُمَّ قَالَ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ إِلَى قَوْلِهِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلذَّاكِرِينَ. ②

ابو عثمان بیان کرتے ہیں کہ میں سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ درخت کے نیچے بیٹھا تھا تو انہوں نے درخت کی ایک سوکھی ہوئی ٹہنی پکڑ کر اسے حرکت دی۔ حتیٰ کہ اس کے پتے جھڑ گئے۔ انہوں نے کہا: کیا تم مجھ سے نہیں پوچھو گے کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے اس سے کہا: ”آپ نے ایسا کیوں کیا؟“ انہوں نے کہا: ”اسی طرح میرے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب مسلمان وضو کرتا ہے تو اچھی طرح وضو کرتا ہے اور پانچوں نمازیں پڑھتا ہے، تو اس کے گناہ ان پتوں کی طرح جھڑے جاتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ”دن کے دونوں کناروں اور رات کے اندھیرے میں نماز پڑھو، یہ نصیحت ہے نصیحت پکڑنے والوں کے لئے۔“ یہاں تک پڑھی۔ (ہود: ۱۱۴)

① صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب الطهارة (576) والترمذی، کتاب الطهارة، باب ماجاء فی فضل الطهور (2)

② قوی بالشواہد دیکھئے۔ الترغیب والترہیب 136/1-137

[46]..... بَابُ الْوُضُوءِ لِکُلِّ صَلَاةٍ ہر نماز کے لئے وضو کرنا

747- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ لِکُلِّ صَلَاةٍ وَكَانَ أَحَدُنَا يَكْفِيهِ الْوُضُوءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ. ❶
انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے لئے وضو کیا کرتے تھے۔ اور ہم میں سے کسی کا جب تک وضو نہیں ٹوٹا تھا تو وہی (پہلا وضو) اس کے لئے کافی ہوتا تھا۔

فوائد:..... افضل یہی ہے کہ ہر نماز کے لیے وضو کیا جائے نیز آپ ﷺ سے بھی ایک وضو کے ساتھ کئی نمازیں ثابت ہیں۔

[47]..... بَابُ لَا وَضُوءَ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ

جب تک وضو نہ ٹوٹے، وضو کے عدم (وجوب) کا بیان

748- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ حَرَكَةً فِي دُبُرِهِ فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ أَحْدَثٌ أَوْ لَمْ يُحْدِثْ فَلَا يَنْصَرِفَنَّ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا. ❷
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی نماز میں اپنی دبر میں کوئی حرکت محسوس کرے پس اسے شک ہو کہ وضو ٹوٹا ہے یا نہیں، تو وہ اپنی جگہ سے نہ ہٹے، حتیٰ کہ آواز سن لے یا بدبو محسوس کرے۔“

فوائد:..... آپ کا وضو یقینی ہے، جب کہ وضو ٹوٹنے کے بارے میں شک ہے، تو یقین پر ہی عمل ہوگا۔

[48]..... بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ

نیند سے وضو کرنا

749- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنِي

❶ صحيح البخارى كتاب الوضوء، باب الوضوء من غير حدث 214 وابن ماجه، كتاب الطهارة، باب الوضوء لكل صلاة (509)

❷ مسلم، كتاب الحيض، باب الدليل على أن يتيقن الطهارة ثم شك في الحديث (803) وأبو داود، كتاب الطهارة باب إذا شك في الحديث (177)

عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ الْكَلَامِيُّ.....

معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”آنکھیں دبر کا تسمہ ہیں جب آنکھ سو جائے تو تسمہ کھل جاتا ہے۔“ ابو محمد عبد اللہ سے کہا گیا: ”کیا آپ بھی اس کے قائل ہیں۔“ انہوں نے کہا: ”نہیں، جب کھڑا کھڑا سو جائے، تو اس پر وضو نہیں ہے۔“

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّمَا الْعَيْنَانِ وَكَأَنَّ السَّهْمَ فَإِذَا نَامَتِ الْعَيْنُ اسْتَطْلَقَ الْوُكُوءُ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدَ اللَّهِ تَقُولُ بِهِ قَالَ لَا إِذَا نَامَ قَائِمًا لَيْسَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ. ❶

فوائد:..... سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، لیکن کھڑے ہونے کی حالت میں نیز اس طرح بیٹھنے سے کہ جس میں اعضاء ڈھیلے نہ پڑیں، وضو نہیں ٹوٹتا۔ جیسا کہ مسلم وغیرہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا فعل منقول ہے کہ بیٹھے بیٹھے سو جائے پھر اٹھ کر بلا وضو نماز ادا کر لیتے۔

[49].... بَابُ فِي الْمَذْيِ

مذی کا بیان

750- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ أَبِيهِ.....

سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بہت زیادہ مذی آتی تھی اور میں اس کی وجہ سے اکثر غسل کرتا تھا۔ اس بات کا میں نے نبی ﷺ سے ذکر کیا اور اس کے متعلق آپ سے پوچھا: تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تجھے اس کے لئے صرف وضو کافی ہے۔“ معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے کہا: ”جو میرے کپڑے کو لگ جائے اس کے لئے کیا حکم ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جہاں آپ کا خیال ہو کہ مذی لگی ہے، وہاں ایک چلو لے کر چھینے مار ڈالو۔“

عَنْ سَهْلِ بْنِ حَنِيفٍ قَالَ كُنْتُ أَلْقَى مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً فَكُنْتُ أَكْثِرُ الْغُسْلَ مِنْهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَسَأَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّمَا يُجْزِئُكَ مِنْ ذَلِكَ الْوُضُوءُ. قَالَ قُلْتُ فَكَيْفَ بِمَا يُصِيبُ ثَوْبِي مِنْهُ قَالَ خُذْ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَانْضَحْهُ حَيْثُ تَرَى أَنَّهُ أَصَابَهُ. ❷

❶ حسن بالشاهد الطبرانی الكبير 372/19 (875) والحلية 305/9، ويكفي نيل الأوطار 241/1-242 والمحلى

❷ صحيح ابوداؤد، كتاب الطهارة، باب في المذي (210) والترمذي، كتاب الطهارة، باب ماجاء في المذي يصيب

فوائد: ”مذی“ وہ پانی ہے جو بیوی سے بوس و کنار یا شہوت کے وقت لیس دار صورت میں نکلے اس سے وضو کیا جائے گا، اور جہاں کپڑے وغیرہ پر لگی ہو، وہاں پانی کا چھینٹا مار لیا جائے۔

[50]..... بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكْرِ

شرمگاہ کو چھونے سے وضو کرنا

751- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي ابْنُ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ.....

عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَتَوَضَّأُ الرَّجُلُ مِنْ مَسِّ الذَّكْرِ. ①
بسرۃ بنت صفوان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو اس کے بعد وضو کرے۔“

752- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ.....

عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ فَقَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ هَذَا أُوثِقُ فِي مَسِّ الْفَرْجِ وَقَالَ الْوُضُوءُ أَثْبَتُ. ②
بسرۃ بنت صفوان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے: ”جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھوئے اسے چاہئے کہ وہ وضو کرے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”شرمگاہ کو چھونے کے متعلق یہ حدیث زیادہ قوی ہے۔“

فوائد: (۱) مذکورہ حدیث میں ”فرج“ کا لفظ آیا ہے جو کہ قبل و دبیر عورت اور مرد کو شامل ہے۔ (۲) طلق رضی اللہ عنہ کی حدیث جو کہ بظاہر اس کے خلاف ہے جس میں آلہ تناسل کے چھونے کو ناقض وضو میں شمار نہیں کیا گیا۔ ان دونوں میں تطبیق یہ ہے کہ جب بلا حائل نیت شہوت سے چھوا جائے، تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ فقہاء محدثین اسی کے قائل ہیں۔

[51]..... بَابُ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو کرنا

753- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي

① صحیح ابو داؤد، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء من مس الذکر (181) والترمذی، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء من

مس الذکر (82، 84)

② صحیح بیہقی، ترجمہ گزر چکی ہے۔

عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ.....

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو واجب ہوتا ہے۔“ ابو محمد سے کہا گیا: ”کیا آپ اسے اختیار کرتے ہیں؟“ انہوں نے کہا: ”نہیں۔“

فوائد:..... پہلے یہی حکم تھا لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا جیسا کہ آگے حدیث آرہی ہے۔ لہذا اب آگ سے پکی چیز سے وضو ضروری نہیں۔

[52]..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ

آگ سے پکی چیز سے وضو چھوڑ دینے کی رخصت

754- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ.....

عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے ہاتھ میں بکری کا کندھا پکڑے کائے ہوئے (کھاتے) دیکھا، پھر نماز کے لئے بلایا گیا تو آپ ﷺ نے چھری کو پھینک دیا۔ جس سے وہ کاٹ رہے تھے، پھر کھڑے ہوئے نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔“

[53]..... بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ

دریا کے پانی سے وضو کرنا

755- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ

① صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب الوضوء مما مست النار (785) والنسائي، کتاب الطهارة، باب الوضوء مما غيرت النار (179)

② متفق عليه البخاري، کتاب الوضوء، باب من لم يتوضأ من لم شاة والسويق (208) ومسلم کتاب الحيض، باب، نسخ الوضوء مما مست النار (91)

يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ الْجَلَّاحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ الْمُخْزُومِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ.....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو مدجن سے رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ آدمی آئے۔ انہوں نے عرض کی: ”اے اللہ کے رسول! ہم دریا میں کام کرنے والے لوگ ہیں۔ کشتیوں پر سوار ہو کر شکار کرتے ہیں، اس میں ایک، دو اور تین اور چار راتیں غائب رہتے ہیں۔ اور ہم میٹھا پانی اپنے ساتھ پینے کے لیے رکھتے ہیں۔ اگر ہم اس سے وضو کریں تو ہمیں اپنی موت کا خوف ہوتا ہے کہ اس سے پاکیزگی حاصل نہیں ہوئی۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسی سے وضو کرو کیونکہ اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي مُدَلِجٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَصْحَابُ هَذَا الْبَحْرِ نَعَالِجُ الصَّيْدَ عَلَى رَمٍ فَتَغْرُبُ فِيهِ اللَّيْلَةُ وَاللَّيْلَتَيْنِ وَالثَّلَاثُ وَالْأَرْبَعُ وَنَحْمِلُ مَعَنَا مِنَ الْعَذْبِ لِشِفَاهِنَا فَإِنْ نَحْنُ تَوَضَّأْنَا بِهِ خَشِينَا عَلَى أَنْفُسِنَا وَإِنْ نَحْنُ اثْرُنَا بِأَنْفُسِنَا وَتَوَضَّأْنَا مِنَ الْبَحْرِ وَجَدْنَا فِي أَنْفُسِنَا مِنْ ذَلِكَ فَخَشِينَا أَنْ لَا يَكُونَ طَهُورًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّؤُوا مِنْهُ فَإِنَّهُ الطَّاهِرُ مَاؤُهُ الْحَلَالُ مِيتَتُهُ. ❶

فوائد: (۱) سمندر کا پانی پاک ہے اس سے طہارت حاصل کی جاسکتی ہے (۲) اس کا مردار حلال ہے اس سے مراد ہر وہ جاندار ہے جو پانی ہی میں زندہ رہ سکتا ہے، باہر آنے سے اس کی موت واقع ہو جاتی ہو، ایسا کوئی جانور مردہ بھی مل جائے تو وہ حلال ہے۔ (۳) سائل کو سوال کے متعلق اضافی چیز سے خبردار کر دینا درست ہے۔

756- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَالِكٍ قِرَاءَةً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ مِنْ آلِ الْأَزْرَقِ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَهُ.....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے سوال کیا اس نے کہا: ”ہم سمندر میں ہوتے ہیں اور“

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّا نَرَكِبُ الْبَحْرَ

❶ صحیح ابو داؤد، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء بماء البحر (83) والترمذی، کتاب الطہارۃ، باب ماجاء فی ماء البحر

أنه طهور (69)

وَمَعَنَا الْقَلِيلُ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ
عَطِشْنَا أَفَتَوَضَّأُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ الطَّهُّورُ مَاؤُهُ
الْحِلُّ مَيْتَتُهُ. ❶

ہمارے پاس تھوڑا سا پانی ہوتا ہے۔ اگر ہم اس سے وضو
کریں تو پیاسے رہ جائیں تو کیا ہم دریا کے پانی سے وضو
کر سکتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کا پانی
پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔“

[54]..... بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَاءِ الرَّائِدِ

کھڑے پانی سے وضو کرنا

757- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا
يُؤُولُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ
يَغْتَسِلُ مِنْهُ. ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم
میں سے کوئی کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے۔ کیا پھر
اسی سے غسل کرے گا۔“

فوائد:..... اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اگر غسل نہیں کرنا۔ تو پھر کھڑے پانی میں پیشاب کیا جاسکتا
ہے۔ بلکہ یہ بتانا مقصود ہے کہ عموماً قریبی گھاٹوں سے لوگ طہارت و استعمال کے لیے پانی لیتے ہیں، لہذا اس
میں گندگی نہیں ڈالنی چاہیے، کیوں کہ گندگی اس کے رنگ، بو، ذائقہ کے تبدیل ہونے سے اسے ناپاک
کردے گی۔

[55]..... بَابُ قَدْرِ الْمَاءِ الَّذِي لَا يَنْجُسُ

ناپاک نہ ہونے والے پانی کی مقدار کا بیان

758- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ
الزُّبَيْرِ.....

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ
يُسْأَلُ عَنِ الْمَاءِ يَكُونُ بِالْقَلَاةِ مِنْ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں
کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور آپ سے اس پانی
کے متعلق پوچھا جا رہا تھا جو وسیع بیابان میں ہوتا ہے اور اس

❶ صحیح تخریج گزر چکی ہے۔

❷ متفق علیہ البخاری، کتاب الوضوء، باب البول فی الماء والدائم (239) ومسلم کتاب الطہارۃ، باب النہی عن
البول فی الماء الراكد (653)

الْأَرْضِ وَمَا يَنْوُبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسَّبَاعِ فَقَالَ إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ. ❶

پر درندوں اور چوپایوں کی بھی آمد و رفت ہوتی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب پانی کے دو منکے ہوں تو اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔“

759- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سئلَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنْوُبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسَّبَاعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پانی کے متعلق پوچھا گیا، جس پر درندوں اور چوپایوں کی آمد و رفت ہوتی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب پانی دو منکے ہوں تو ناپاک نہیں ہوتا۔“

فوائد:..... اس سے ہجر مقام کے منکے مراد ہیں، جو کہ کافی بڑے ہوتے تھے، ان میں تقریباً دو سو دس (210) لیٹر پانی آجاتا تھا۔ چنانچہ پانی کی اتنی مقدار اگر ہو تو اس میں گندگی پڑنے کے سبب وہ ناپاک نہیں ہوتا، جب تک کہ اس کا رنگ، بو یا ذائقہ تبدیل نہ ہو جائے۔

[56]..... بَابُ الْوُضُوءِ بِالْمَاءِ الْمُسْتَعْمَلِ

استعمال شدہ پانی سے وضو کرنے کا بیان

760- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَأَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ جَاءَ نَبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ لَا أَغْقِلُ فَتَوَضَّأَ وَصَبَّ مِنْ وُضُوئِهِ عَلَيَّ فَعَقَلْتُ. ❸

محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا نبی ﷺ میری تیمارداری کے لئے میرے پاس آئے اور میں بیمار تھا، مجھے ہوش نہ تھا۔ آپ ﷺ نے وضو کیا اور اپنے وضو کا کچھ پانی مجھ پر ڈالا تو مجھے ہوش آ گیا۔“

❶ صحیح ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب، ما ينحس الماء (63) والترمذی، کتاب الطہارۃ، باب ما جاء في الماء لا ينحسه شيء (67)

❷ صحیح سابقہ حدیث ہی مکرر ہے۔

❸ متفق علیہ البخاری، کتاب الطہارۃ، باب صب النبي وضوءه على مغمى عليه (194) ومسلم، کتاب الفرائض، باب ميراث الكلاله (4124)

فوائد: ثابت ہوا عورت کے غسل کے بچے ہوئے پانی سے وضو اور غسل کیا جاسکتا ہے۔ البتہ جس حدیث میں منع آیا ہے (نسائی) تو وہ نہیں تشریحی ہے کہ جس سے بچنا اولیٰ، جب کہ بوقت ضرورت استعمال جائز ہے۔

[57]..... بَابُ الْوُضُوءِ بِفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ

عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا

761- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَتِ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ فَاعْتَسَلَتْ فِي جَفْنَةٍ مِنْ جَنَابَةِ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى فَضْلِهَا يَسْتَحِمُّ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ اغْتَسَلْتُ فِيهِ قَبْلَكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَى الْمَاءِ جَنَابَةٌ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی بیویوں میں سے کسی نے ایک بڑے ٹب (برتن) میں غسل جنابت کیا تو نبی ﷺ اس کے باقی ماندہ پانی سے غسل کرنے لگے، تو اس نے کہا: ”آپ سے پہلے میں نے اس میں غسل کیا ہے۔“ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جنابت پانی میں نہیں ہے۔“

فوائد: معلوم ہوا بلی کا جھوٹا پاک ہے لیکن اگر اس کے منہ پر گندگی لگی ہو تو اس کا حکم الگ ہے پھر اگر وہ دو قلوں سے کم ہے تو وہ ناپاک ہو جائے گا۔

762- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوُهُ. ❷ ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

[58]..... بَابُ الْهَرَّةِ إِذَا وَلَعَتْ فِي الْإِنَاءِ

برتن میں بلی کا منہ ڈالنا

763- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ.....

❶ صحیح الشواہد ابو داؤد، کتاب الطہارہ، باب الماء لا یحب (68) والترمذی، کتاب أبواب الطہارہ، باب ما جاء فی

الرحضة فی ذلك (65)

❷ صحیح سابقہ تخریج ملاحظہ فرمائیں..

ابوقنادہ رضی اللہ عنہ اپنی بہو کبشہ کے پاس گئے، تو اس نے ان کے لئے وضو کا پانی رکھا۔ ایک بلی آ کر اس سے پانی پینے لگی، تو ابوقنادہ نے اس کے لئے برتن کو جھکا دیا، حتیٰ کہ اس نے پی لیا۔ کبشہ کہتی ہیں کہ ابوقنادہ رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا کہ میں تعجب سے (دیکھ رہی ہوں تو انہوں نے کہا: ”اے میری بھتیجی! کیا تم تعجب کرتی ہو؟“ میں نے کہا: ”جی ہاں۔“ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ نجس نہیں ہے۔ وہ تم پر گھومنے والوں یا گھومنے والیوں سے ہے۔“

أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَأَصْغَى لَهَا أَبُو قَتَادَةَ الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبُشَةُ فَرَأَيْتُ أَنْظُرُ فَقَالَ أَتَعْجَبِينَ يَا بِنْتُ أَخِي؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَافِينِ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَافَاتِ. ①

[59]..... بَابُ فِي وُلُوغِ الْكَلْبِ

کتے کا (برتن میں) منہ ڈالنا

764- أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ مُطَرِّفٍ.....
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَالثَّامِنَةَ عَفِّرُوهُ فِي التُّرَابِ. ②

فوائد:..... (۱) معلوم ہوا کتا نجس ہے۔ (۲) کتے کا جھوٹا پانی وغیرہ ناپاک ہوگا، اس سے طہارت حاصل کرنا درست نہیں۔ (۳) کتے کے جھوٹے برتن کو سات مرتبہ دھویا جاسکتا ہے۔ جن میں سے ایک مرتبہ مٹی سے، جدید تحقیق کے مطابق کتے کی زبان میں بسا اوقات انتہائی خطرناک جراثیم ہوتے ہیں جو کہ آگے برتن میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ مٹی ان کا بہترین توڑ ثابت ہوئی ہے۔ (۴) یہ حکم بھی کتوں کا ہے۔ البتہ شکاری کتے میں شکار کی حد تک فقط اجازت ہے۔

① صحیح ابو داؤد، کتاب الطہارۃ، باب سور الہرۃ (75) والترمذی، کتاب أبواب الطہارۃ، باب ماجاء فی سور الہرۃ (92) والسنائی کتاب الطہارۃ، باب سور الہرۃ (68)

② صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، باب الأمر بقتل الکلاب وبيان نسخه (3997) وأبو داؤد، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء بسور الکلب (73)

[60].... بَابُ الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمَنِ

چوہیا کا گھی میں گرنا

765- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.....

عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِي سَمَنِ فَمَاتَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُّوْهُ. ❶

میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک چوہیا گھی میں گر کر مر گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے اور جو اس کے ارد گرد ہے پھینک دو اور باقی کھا لو۔“

فوائد:..... ثابت ہوا چوہیا بھی ناپاک ہے۔ چوہیا جس چیز میں واقع ہوا اگر تو وہ جامد ہے پھر تو ارد گرد سے صفائی کافی ہے۔ ورنہ ساری چیز ہی انڈھیل دی جائے گی۔

[61].... بَابُ الْإِتْقَاءِ مِنَ الْبَوْلِ

پیشاب سے پرہیز کرنا

766- أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ كَانَ أَحْلَهُمَا يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ وَكَانَ الْآخَرُ لَا يَسْتَنْزِهُ عَنِ الْبَوْلِ - أَوْ مِنَ الْبَوْلِ. قَالَ ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَكَسَرَهَا فَعَرَزَ عِنْدَ رَأْسِ كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا قِطْعَةً ثُمَّ قَالَ عَسَى أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا حَتَّى تَبْيَسَا. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا دو قبروں کے پاس سے گذر ہوا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان دونوں (قبر والوں) کو قبروں میں عذاب ہو رہا ہے، اور ان کو کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا۔ ان میں سے ایک چغلی کرتا تھا اور دوسرا پیشاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا۔“ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ پھر آپ نے ایک سبز ٹہنی کو توڑ کر ہر ایک قبر کے سر کے پاس گاڑا پھر آپ نے فرمایا: ”قریب ہے کہ ان کے خشک ہونے تک ان کے عذاب میں تخفیف کی جائے۔“

❶ صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب ما يقع من النجاسات في السمن والماء (235) وأبوداود، کتاب الأطعمة، باب في الفأرة تقع في السمن (3481) والنسائی، کتاب الفرع، باب الفأرة تقع في السمن (4269، 4270)

❷ متفق عليه البخاری، کتاب الوضوء، باب ماجاء في غسل البول (218) ومسلم کتاب الطہارۃ، باب الدلیل علی نجاسة البول و وجوب الاستبراء منه (675)

فوائد:..... (۱) پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا باعث عذاب ہے۔ (۲) اس سے عذاب قبر کا اثبات ہوتا ہے۔ (۳) صغیرہ گناہوں سے بھی عذاب ہوتا ہے۔ کیونکہ حدیث میں ہے ”وما یعذبان فی کبیر“ (۴) آپ کو چونکہ اطلاع مل گئی تھی کہ ان قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے تو آپ ﷺ نے ٹہنیاں لگا دیں یہ آپ ﷺ کی سفارش کا طریقہ کار تھا جو کہ قبول کی گئی، لیکن اس کو دلیل بنا کر اس کو معمول نہیں بنانا چاہیے کیونکہ اس کے علاوہ آپ ﷺ یا صحابہ رضی اللہ عنہم سے اس واقعہ کا تسلسل نہیں ملتا۔ اگر اس حدیث سے پھول چڑھانے کا جواز ملتا تو صحابہ رضی اللہ عنہم سب سے پہلے اپنے رشتہ داروں کی قبروں پر گل پاشیاں کرتے۔ مگر اہل بدعت بلا خوف و خطر احادیث کے مفہوم کو بگاڑ دیتے ہیں اور عوام کو گمراہ بناتے ہیں۔

[62]..... بَابُ الْبَوْلِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں پیشاب کرنا

767- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ.....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ أُعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا قَامَ بَالَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ قَالَ فَصَاحَ بِهِ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَفَّهُمْ عَنْهُ ثُمَّ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَى بَوْلِهِ. ❶

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کے پاس آیا، جب وہ اٹھ کر گیا تو اس نے مسجد کے ایک کونے میں پیشاب کر دیا۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”لوگ اس پر بلند آواز سے بولنے لگے تو آپ ﷺ نے انہیں روک دیا پھر آپ نے پانی کا ایک ڈول منگوا لیا اور اس کے پیشاب پر بہا دیا۔“

فوائد:

(۱) اس سے آپ کے حلم، رحمت و شفقت کا اندازہ ہوتا ہے۔
 (۲) پیشاب کو اچانک روک لینا چونکہ پریشانی و تکلیف کا باعث بنتا ہے اس لیے آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس سے روک دیا۔
 (۳) مسجد چونکہ کچی تھی اس لیے لازماً پیشاب جذب ہو گیا ہوگا ایسی حالت میں اس پر پانی بہا دینا کافی ہے۔
 (۴) مسجد کے تقدس کو پامال کرتے ہوئے شور شرابہ کرنا اس سے بڑی خرابی ہے۔

❶ متفق علیہ البخاری، کتاب الوضوء، باب صب الماء علی البول فی المسجد (132) و مسلم، کتاب الطہارۃ، باب وجوب غسل البول (658)

[63]..... بَابُ بَوْلِ الْغُلَامِ الَّذِي لَمْ يَطْعَمْ

کھانا نہ کھانے والے بچے کے پیشاب کا بیان

768- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَحَدَّثَنَا عَنْ يُونُسَ أَيْضًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ.....

عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مُحْصِنٍ أَنَّهَا أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَبْلُغْ أَنْ يَأْكُلَ الطَّعَامَ فَأَجْلَسَتْهُ فِي حِجْرِهِ فَقَالَ عَلَيْهِ قَدْ عَا بِمَاءٍ فَتَضَحَّهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ. ❶

ام قیس بنت محسن رضی اللہ عنہا اپنے بیٹے کو لے کر نبی ﷺ کے پاس آئیں، جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا۔ اس نے اسے آپ ﷺ کی گود میں بٹھا دیا، تو اس نے آپ ﷺ پر پیشاب کر دیا۔ ام قیس کہتی ہیں: ”آپ ﷺ نے پانی

منگولایا اور اس پر چھینٹے مارے اسے دھویا نہیں۔“

[64]..... بَابُ الْأَرْضِ يُطَهَّرُ بَعْضُهَا بَعْضًا

ایک زمین دوسری زمین سے پاک ہوتی ہے

769- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ.....

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُطِيلُ ذِيْلِي فَأَمْشِي فِي الْمَكَانِ الْقَدِيرِ فَقَالَتْ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُطَهَّرُهُ مَا بَعْدَهُ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَأْخُذُ بِهَذَا قَالَ لَا أَذْرِي. ❷

عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی ایک لونڈی نے ام سلمہ سے پوچھا کہ میں لمبی چادر اوڑھتی ہوں اور گندگی والی جگہ میں چلتی ہوں۔ ام سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بعد والی جگہ اسے پاک کر دیتی ہے۔“ میں نے ابو محمد سے کہا: ”کیا آپ بھی اسے اختیار کرتے ہیں؟“ انہوں نے کہا: ”میں نہیں جانتا۔“

فوائد:..... اسلام نے چونکہ پردے کو اس قدر اہمیت دی ہے کہ عورت کا پاؤں بھی ننگا ہو کر اجنبی مرد کی توجہ کا مرکز نہیں بننا چاہیے۔ اس لیے عورت کو یہ اجازت ہے کہ پاؤں سے نیچے بالشت بھر کر پڑا سکتی

❶ منفق علیہ البخاری، کتاب الوضوء، باب بول الصبیان (223) ومسلم کتاب الطہارۃ، باب حکم بول الطفل الرضيع علی کیفیۃ غسلہ (663)

❷ صحیح بالشواہد ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب فی الأذى یصیب الذیل (383) والترمذی فی ابواب الطہارۃ، باب ما جاء فی الوضوء من لموطا (143)

ہیں جب عورتوں نے گندگی کا عذر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد آنے والی مٹی اس گندگی کو پاک کر دے گی یعنی کپڑے آلودہ ہو جائیں کوئی حرج نہیں نفس آلودہ نہ ہونے پائیں۔ آپ ﷺ کا خاصہ ہے کہ آپ ﷺ کے لیے زمین مسجد اور پاکی کا باعث قرار دی گئی ہے۔

[65]..... بَابُ التَّيْمِمِ

تیمم کرنا

770- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ الْغَطَارِدِيُّ.....

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے پھر آپ اترے پانی منگوا دیا اور وضو کیا پھر نماز کے لئے اذان کہی گئی۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو ایک آدمی الگ بیٹھا تھا جس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ”اے فلاں! تجھے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟“ اس نے کہا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! میں جنبی ہوں اور پانی نہیں ہے۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مٹی کو اختیار کرو، وہی تیرے لئے کافی ہے۔“

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِوُضُوءٍ فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ نُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْقَلَمَ مِنْ صَلَاتِهِ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مَنَعَكَ يَا قُلَانُ أَنْ تُصَلِّيَ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ. ❶

771- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.....

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی سفر میں گئے، نماز کا وقت ہو گیا اور ان کے پاس پانی نہیں تھا، انہوں نے پاک مٹی سے تیمم کیا اور نماز پڑھی، پھر انہوں

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَجُلَانِ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَتْهُمَا الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَيَمَّمَا صَعِيدًا طَيِّبًا

❶ متفق علیہ البخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام (3571) ومسلم کتاب المساجد، باب قضاء الصلوة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها (1562)

فَصَلَّيَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ بَعْدَ فِي الْوَقْتِ
فَاعَادَا أَحَدُهُمَا الصَّلَاةَ بِوُضُوءٍ وَلَمْ
يُعِدِ الْآخَرُ ثُمَّ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
فَذَكَرَا ذَلِكَ فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ
أَصَبْتَ السُّنَّةَ وَأَجْزَأْتُكَ صَلَاتُكَ
وَقَالَ لِلَّذِي تَوَضَّأَ وَأَعَادَ لَكَ الْأَجْرُ
مَرَّتَيْنِ. ❶

نے (نماز کے) وقت میں ہی پانی پالیا تو ان میں سے
ایک نے وضو کر کے دوبارہ نماز ادا کی اور دوسرے نے نہ
پڑھی۔ پھر دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور اس
بات کا ذکر کیا۔ تو آپ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا۔
جس نے دوبارہ نہیں پڑھی: ”تو نے سنت کو پالیا اور
تمہارے لئے وہی نماز کافی ہے۔“ اور جس نے دوبارہ
پڑھی اس سے فرمایا: ”تمہارے لئے دوہرا اجر ہے۔“

فوائد: (۱) معلوم ہوا تیمم کی حالت میں نماز پڑھ لینے کے بعد پانی مل جانے کی صورت میں
اسے دہرانے کی ضرورت نہیں (۲) مسئلے کا علم نہ ہونے کی بنا پر اگر دوہری مشقت اٹھائی جائے گی تو اس
کا اجر بھی دوہرا ملے گا۔ لیکن سنت معلوم ہونے کے بعد ایسا کرنا ناجائز ہوگا۔

[66]..... بَابُ التَّيْمُمِ مَرَّةً

ایک ضرب سے تیمم کرنا

772- حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى عَنْ أَبِيهِ.....

عمار رضی اللہ عنہ بن یاسر بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ تیمم کے
بارے میں فرماتے تھے۔ ”تیمم کے لئے چہرہ اور ہاتھوں
کے لئے ایک ہی ضرب کافی ہے۔“ عبداللہ نے کہا: اس
کی سند صحیح ہے۔

فوائد: ”تیمم“ کا معنی: قہر و ارادہ کرنا ہے۔ جب کہ شریعت میں زمین پر ہاتھ مار کر اسے فقط منہ
اور ہاتھوں پر ملنے کا نام ہے۔ مذکورہ حدیث کے مطابق اس کے لیے ایک ہی ضرب کافی ہے۔ یہ رائج ہے۔ جن
احادیث میں دو ضربوں کا ذکر ہے، وہ ضعیف و مرجوح ہیں۔ لیکن احناف حسب عادت رائج حدیث کی مخالفت

❶ حسن ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب التیمم یجد الماء بعدما یصلی فی الوقت (338) والنسائی، کتاب الغسل، باب

التیمم لمن یجد الماء بعد الصلاة (341)

❷ سندہ صحیح جبکہ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ الدارقطنی 182/1، 183

میں ضعیف پر ہی عمل کرتے ہیں۔ نیز ”کفین“ سے صرف ہاتھ ہی مراد ہیں، کلائیوں تک۔ اور بعض احادیث میں جو بگلوں یا کہنیوں کا ذکر ہے وہ ضعیف ہے۔ نیز غسل و وضوء کے لیے ایک ہی طریقے سے تیمم کیا جائے گا۔

773۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ.....

عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا
اسْتَعَارَتْ قِلَادَةً مِنْ أَسْمَاءَ فَهَلَكَتْ
فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَاسًا مِنْ
أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا فَأَذْرَكْتَهُمُ الصَّلَاةَ
فَصَلُّوا مِنْ غَيْرِ وَضُوءٍ فَلَمَّا اتُّوا النَّبِيَّ ﷺ
شَكَّوْا ذَلِكَ إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيْمُمِ
فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكَ اللَّهُ
خَيْرًا فَوَاللَّهِ مَا نَزَلَ بِلِّكِ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا
جَعَلَ اللَّهُ لَكَ مِنْهُ مَخْرَجًا وَجَعَلَ
لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةٌ. ❶

عروہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے
اسماء رضی اللہ عنہا کا ہار پہنا وہ گم ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے
لوگوں کو اس کی تلاش میں بھیجا۔ جب نماز کا وقت ہو گیا تو
انہوں نے وضوء کے بغیر نماز پڑھی پھر وہ نبی ﷺ کے
پاس آئے اور انہوں نے اس بات کی شکایت کی تو تیمم کی
آیت نازل ہوئی۔ اسید رضی اللہ عنہ بن حضیر نے حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: ”اللہ تمہیں بہتر جزا دے، جب کبھی
کوئی مسئلہ پیش آیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے اس سے
خلاصی کی صورت نکالی اور مسلمانوں کے لئے اس میں
برکت مقرر کی۔“

فوائد: (۱) یہ غزوہ بنی مطلق کا واقعہ ہے۔ اس دوران تیمم کا حکم نازل ہوا (۲) اس واقعہ سے
علم غیب کو آپ ﷺ کے لیے ثابت کرنے کی کوشش جڑ سے کٹ جاتی ہے۔ کہ ہار اونٹ کے نیچے پڑا جب
کہ آپ ﷺ کو اس کے بارے میں خبر ہی نہ ہو سکی۔ لہذا سارا قافلہ پریشان پڑا ہے اور ہار کی تلاش میں
مارا مارا پھر رہا ہے، یعنی نہ پتہ چلے تو قریب کی خبر نہ ہو اور اللہ بتانے پہ آئے ہزاروں میل دور ہزاروں سال قبل
وبعد کی خبریں بتادیں۔ مگر اہل بدعت ایسی احادیثوں کی تاویل کرنے میں بڑے ماہر ہیں۔

[67]..... بَابُ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

جنابت سے غسل کرنا

774۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ.....

❶ متفق علیہ البخاری کتاب النکاح، باب الاستعارة الثياب للعروس وغیرھا (5164) ومسلم، کتاب الحيض، باب التيمم (815)

میمونہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے لئے پانی رکھا آپ ﷺ نے اسے اپنے ہاتھوں پر بہایا پھر اس سے اپنی شرمگاہ کو دھویا اور اسے زمین یا دیوار پر ملا۔ سلیمان نے شک کیا ہے۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر اپنا چہرہ اور بازو دھوئے۔ اور اپنے سر اور پورے جسم پر پانی بہایا۔ جب فارغ ہو گئے تو الگ ہو کر اپنے پاؤں دھوئے۔ میں نے آپ کو تولیہ دیا تو آپ نے انکار کر دیا اور اپنے ہاتھوں سے جسم کو صاف کیا۔ انہوں نے کہا: ”میں نے آپ ﷺ پر پردہ کئے رکھا حتیٰ کہ آپ نے غسل کر لیا۔“ سلیمان نے کہا: سالم نے ذکر کیا کہ نبی ﷺ کا یہ جنابت کا غسل تھا۔

عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَاءً فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَغْسِلُ بِهَا فَرْجَهُ فَلَمَّا فَرَّغَ مَسَحَهَا بِالْأَرْضِ أَوْ بِحَائِطٍ شَكَتْ سُلَيْمَانُ ثُمَّ تَمَضَّمَتْ وَاسْتَنْشَقَتْ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ وَجَسَدِهِ فَلَمَّا فَرَّغَ تَنَحَّى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ فَأَعْطَيْتُهُ مِلْحَفَةً فَأَبَى وَجَعَلَ يَنْفُضُ بِيَدِهِ قَالَتْ فَسَتَرْتُهُ حَتَّى اغْتَسَلَ قَالَ سُلَيْمَانُ فَذَكَرَ سَالِمٌ أَنَّ غُسْلَ النَّبِيِّ ﷺ هَذَا كَانَ مِنْ جَنَابَةٍ. ①

775. أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ: ”رسول اللہ ﷺ پہلے اپنے ہاتھوں کو دھوتے، پھر نماز کے وضوء کی طرح وضوء کرتے۔ پھر اپنے ہاتھ کو پانی میں داخل کرتے۔ پھر آپ اس سے اپنے بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے۔ حتیٰ کہ جب آپ سمجھتے کہ بال تر ہو گئے ہیں تو اپنے ہاتھ سے تین چلو بھر کر اپنے سر پر بہاتے پھر غسل کرتے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”یہ حدیث میرے نزدیک سالم بن ابو جعد کی حدیث سے زیادہ بہتر ہے۔“

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَدْخُلُ كَفَّهُ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا أَصُولَ شَعْرِهِ حَتَّى إِذَا خِلَّ إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ اسْتَبْرَأَ الْبَشْرَةَ غَرَفَ بِيَدِهِ ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ فَصَبَّهَا عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ اغْتَسَلَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ هَذَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حَدِيثِ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ. ②

① متفق علیہ البخاری، کتاب الغسل، باب الوضوء قبل العسل (249) ومسلم کتاب الحيض، باب صفة غسل الجنابة (720)

② صحيح مسلم، کتاب الحيض، باب صفة غسل الجنابة (716) وابوداؤد، کتاب الطهارة، باب في الغسل من الجنابة (242)

[68]..... بَابُ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

مرد اور عورت کا ایک ہی برتن میں غسل کرنا

776- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُغْتَسِلُ أَنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَيَانُ كَرْتِي هِيَ: "جَنَابَتُ كِي حَالَت مِي، مِي وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مَنْ أَوْرَسُولُ اللَّهِ ﷺ نِي كِي هِيَ بَرْتَن مِي غَسْل كَر لِيَا الْجَنَابَةُ. ❶ كَرْتِي تَحِي۔"

777- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُغْتَسِلُ أَنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَيَانُ كَرْتِي هِيَ: "مِي نِي أَوْرَسُولُ اللَّهِ ﷺ أِي هِيَ بَرْتَن سِي غَسْل كِي كَرْتِي تَحِي أَوْرُو تَانِي كَانِي هُوَا الْفَرْقُ. ❷ أِي بَرْتَن تَحِي۔"

فوائد:..... (۱) قرآن میں جیسا کہ خاوند، بیوی کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیا گیا ہے۔ لہذا ان کا آپس میں کوئی پردہ نہیں، چنانچہ وہ اکٹھے غسل بھی کر سکتے ہیں (۲) عورت اور مرد ایک دوسرے کے استعمال شدہ پانی سے طہارت حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ جب عورت نے پانی لیا تو وہ عورت کا مستعمل ہو گیا اور جب مرد نے لیا تو اس کا مستعمل ہو گیا اور آپ ﷺ کا منع کرنا کراہت پر مبنی ہے۔ (۴) بوقت ضرورت برہنہ بات بھی ہو سکتی ہے جیسا کہ دوسری احادیث میں ہے۔

[69]..... بَابُ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنَ الْجَنَابَةِ

جنابت کی حالت میں ایک بال برابر جگہ (خشک) چھوڑ دینا

778- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَادَانَ.....

❶ صحیح أخرجه البخاری، کتاب الغسل، باب غسل الرجل مع امرأته (250) ومسلم، کتاب الحيض باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة (319)
❷ صحیح سابقہ ہی مکرر آئی ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ فَعَلْ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِيُّ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي وَكَانَ يَجْزُ شَعْرَةٌ. ❶

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی جنابت کی حالت کی بال برابر جگہ چھوڑ دے اس کو پانی نہ پہنچے تو اس کے ساتھ آگ سے ایسے اور ایسے کیا جائے گا۔“ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”اسی وجہ سے میں نے اپنے سر سے دشمنی کی۔“ اور وہ بال کترواتے تھے۔

فوائد: ایک ہی غسل میں کئی بیویوں، یا ایک ہی بیوی سے ایک سے زائد مرتبہ تعلقات قائم کیے جاسکتے ہیں۔ البتہ درمیان میں غسل یا وضو کر لینا نشاط و چستی کا باعث ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ کا ہر بیوی کے پاس غسل کرنا بھی ثابت ہے۔ (ابوداؤد: حسن) آپ ﷺ کو تیس مردوں کی طاقت حاصل تھی (بخاری) چنانچہ آپ ﷺ کے لیے یہ ممکن تھا۔ لیکن عموماً ایسا آپ ﷺ کسی سفر سے واپسی پر ایسا کرتے، ورنہ آپ ﷺ باری کا خیال رکھتے تھے۔

[70]..... بَابُ الْمَجْرُوحِ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ

زخمی جنبی کا بیان

779- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ بَلَّغْنِي.....

أَنَّ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ إِنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَهُ جُرْحٌ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ أَصَابَهُ احْتِلَامٌ فَأَمَرَ بِالْإِغْتِسَالِ فَمَاتَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللَّهُ أَلَمْ

عطاء بن ابورباح کہتے ہیں کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ خبر دیتے ہوئے سنا کہ ”ایک آدمی نبی ﷺ کے زمانہ میں زخمی ہو گیا۔ پھر اسے احتلام ہوا اسے غسل کرنے کا حکم دیا گیا پس وہ مر گیا۔ اس بات کا نبی ﷺ کو پتہ چلا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان لوگوں نے اسے قتل کر دیا اللہ

❶ صحیح ابو داؤد، کتاب الطہارۃ، باب فی الغسل من الجنابة (249) وابن ماجہ کتاب الطہارۃ وسنہا، باب بحث کل شعرة جنابة (599) نیز دیکھئے نیل الأوطار 311/1 والمجموع للنووی 180/2 - 186 والعلل لدارقطنی

③ صحیح احمد، 3/252، سابقہ حوالہ ملاحظہ کریں۔

النَّاسِ وَكَانَ أَحَبَّ مَا اسْتَرَّ النَّبِيُّ ﷺ ۱
 لِحَاجَتِهِ هَدَفٌ أَوْ حَائِشٌ نَحْلٌ ۱
 کرتے تھے کہ آپ کسی ٹیلے یا کھجور کے جھنڈ میں جائیں۔“

[73]..... بَابُ الْجُنْبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ

جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ کرنا

783- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ تُصِيبُنِي الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَغْسِلَ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأَ ثُمَّ يَرْقُدَ ۲
 ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اور کہا: ”میں رات کو جنبی ہوتا ہوں۔“
 آپ ﷺ نے فرمایا: کہ ”وہ اپنی شرمگاہ کو دھوئیں پھر وضو کریں اور سو جائیں۔“

784- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنْبٌ فَقَالَتْ كَانَ يَتَوَضَّأُ وَضُوئَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَنَامُ ۳
 عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بن اسود اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ جب جنابت کی حالت میں سونا چاہتے تو کیا کرتے؟ انہوں نے کہا: ”آپ ﷺ نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے پھر سو جاتے۔“

فوائد:..... سونے یا کھانے پینے سے قبل وضو کر لینا مستحب ہے۔ ابوداؤد میں آپ ﷺ نے اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ ہو ا طیب، از کی و اطهر، کہ یہ زیادہ پاکی و طہارت کا باعث ہے۔ ان الفاظ سے ان کا مستحب ہونا معلوم ہوتا ہے۔ البتہ اہل ظاہر اس کے وجوب کے قائل ہیں یعنی اگر غسل لیٹ کرنا ہو تو وضو ضرور کرے۔

① صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب ما يستتر به لقضاء الحاجة (772) و ابوداؤد، کتاب الجہاد، باب ما يؤمر به من القيام على الدواب والبهائم (2549)

② متفق عليه البخاری، کتاب الغسل، باب الجنب يتوضأ ثم ينام (290) و مسلم کتاب الحيض، باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء (702)

③ صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب جواز نوم الجنب (698) ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب من قال يتوضأ الجنب (224)

[74]..... بَابُ الْمَاءِ مِنَ الْمَاءِ

پانی، پانی سے ہے

785- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعَادٍ وَكَانَ مَرْضِيًّا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ.....

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
ابو ایوب رضی اللہ عنہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”پانی سے پانی واجب ہوتا ہے۔“

فوائد:..... اس سے مراد کہ خروج منی سے غسل واجب ہونا ہے۔ یہ شرم و حیاء والے معنی کو ادا کرنے کا انتہائی احسن اور بلوغ انداز ہے۔ یہ حکم اب منسوخ ہے، جیسا کہ اگلی حدیث میں وضاحت آرہی ہے۔ لیکن احتلام کی صورت میں یہ حدیث ابھی بھی قابل عمل ہے۔

786- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ.....

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ وَسَمِعَ مِنْهُ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ عَشْرَةَ سَنَةً حِينَ تُوْفِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ أَنَّ الْفُتَيْبَةَ الْبَنِيَّ كَانُوا يُفْتَنُونَ بِهَا فِي قَوْلِهِ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِيهَا فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ أَمَرَ بِالْأَغْتِسَالِ بَعْدُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَقَالَ غَيْرُهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي بَعْضُ مَنْ أَرْضَى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ②

سہل بن سعد ساعدی بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا تھا اور آپ سے سنا تھا اور وہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت پندرہ برس کے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ فتویٰ جو لوگ دیتے تھے کہ ”پانی سے پانی واجب ہوتا ہے، وہ ایک رخصت تھی جس کی اجازت رسول اللہ ﷺ نے اسلام کی ابتداء میں دی تھی، پھر بعد میں آپ ﷺ نے غسل کا حکم دیا۔ عبد اللہ کہتے ہیں کہ اس کے علاوہ ایک اور شخص نے کہا کہ زہری نے کہا: ”یہ حدیث مجھ سے ایک معتبر شخص نے سہل بن سعد سے نقل کی۔“

① صحیح لیکن یہ منسوخ ہے، آئندہ حدیث دیکھئے۔

② صحیح دیکھئے آئندہ سند، نیز الناسخ والمنسوخ لابن شاہین (17) ابو داؤد کتاب الطہارۃ، باب فی الإكسال (214)

787- أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الْجَمَّالُ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ الْحَلَبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ أَبِي عَسَّانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ.....

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ
الْفُتْيَا الَّتِي كَانُوا يُفْتُونَ بِهَا الْمَاءُ مِنَ
الْمَاءِ كَانَتْ رُخْصَةً رَخَّصَهَا رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ أَوْ الزَّمَانِ
ثُمَّ اغْتَسَلَ بَعْدُ. ❶

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ مسئلہ
جس کا فتویٰ دیتے تھے کہ ”پانی سے پانی واجب ہے۔“
رسول اللہ ﷺ نے اسلام کے شروع یا ابتدائی زمانہ میں
اس کی رخصت دی۔ پھر آپ ﷺ نے غسل کا حکم دے
دیا۔

[75]..... باب فِي مَسِّ الْخِتَانِ الْخِتَانِ

شرمگاہ کا شرمگاہ کو چھونا

788- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا
جَلَسَ بَيْنَ شُعْبَيْهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَّدهَا
فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ. ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
”جب کوئی شخص اس کی چاروں شاخوں کے درمیان بیٹھے
پھر کوشش کرے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔“

فوائد:..... ”شعب“ کا معنی شاخ ہوتا ہے۔ عورت کی چار شاخوں سے مراد اس کی دو ٹانگیں
اور بازو ہیں۔ بعض نے رانیں اور پاؤں بھی مراد لیے ہیں۔ بہر حال مقصود اس سے جماع ہے ”جہدھا“
سے مراد جماع کا عمل ہے۔ چاہے حشفہ ہی غائب ہوا ہو تو غسل واجب ہو جائے گا نیز یہ حدیث ”الماء من
الماء“ والی حدیث ناسخ ہے۔

[76]..... باب فِي الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ

عورت کا نیند میں وہ چیز دیکھنا جو آدمی دیکھتا ہے

789- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

❶ صحیح ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب فی الإكسال (215) والترمذی، کتاب الطہارۃ، باب ماجاء أن الماء من الماء (110)

❷ متفق علیہ البخاری، کتاب الغسل، باب اذا التقى الختانان (291) ومسلم، کتاب الحيض، باب نسخ الماء من الماء (781)

عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہہ رہے تھے: ”میری خالہ خولہ بنت حکیم سلمیہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس عورت کے متعلق پوچھا جسے احتلام ہوتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے اسے غسل کا حکم دیا۔“

عَنْ عَطَاءِ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَأَلْتُ خَالَتِي خَوْلَةَ بِنْتُ حَكِيمِ السُّلَمِيَّةِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَرْأَةِ تَحْتَلِمُ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ. ①

فوائد: اس سے ثابت ہوا عورت کو بھی مرد کی طرح احتلام ہوتا ہے۔ اور احتلام ہونے پر غسل

لازم ہے۔

790- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عروۃ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی کہ ام سلیم یا ابوطحہ کے بیٹوں کی ماں۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اس نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! اللہ حق سے نہیں شرماتا، آپ کا اس عورت کے متعلق کیا خیال ہے جو خواب میں وہ کچھ دیکھتی ہے جو آدمی دیکھتا ہے۔ کیا وہ غسل کرے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں۔“ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے اس سے کہا: ”تجھ پر افسوس کیا، عورت بھی اس طرح دیکھتی ہے؟“ رسول اللہ ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ”تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو، اگر ایسا نہیں ہے تو بچے کی مشابہت کیسے ہوتی ہے؟“

حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ أُمَّ بَنِي أَبِي طَلْحَةَ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ أُرَأَيْتَ الْمَرْأَةَ تَرَى فِي النَّوْمِ مَا يَرَى الرَّجُلُ أَتَغْتَسِلُ قَالَ نَعَمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أُرَأَيْتَ لَكَ أُنْثَى تَرَى الْمَرْأَةَ ذَلِكَ فَانْتَفَتَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ تَرِبْتُ يَمِينُكَ فَمِنْ أَيْنَ يَكُونُ الشَّبَهُ. ②

791- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ام سلیم رسول اللہ ﷺ کے پاس

عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ

① صحیح احمد 409/6، والنسائی، کتاب الطهارة، باب غسل المرأة ترى في المنام ما يرى الرجل (198)

② صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب وجوب الغسل على المرأة بخروج المني منها (707) و ابوداؤد، کتاب الطهارة،

باب المرأة ترى ما يرى الرجل (237)

اللَّهُ ﷺ أُمُّ سُلَيْمٍ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ
فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى
الرَّجُلُ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ تَرِبْتُ يَدَاكِ
يَا أُمُّ سُلَيْمٍ فَضَحَّتِ النِّسَاءُ فَقَالَ
النَّبِيُّ ﷺ مُنْتَصِرًا لَأُمِّ سُلَيْمٍ بَلْ أَنْتِ
تَرِبْتُ يَدَاكِ إِنَّ خَيْرَ كُنَّ الَّتِي تَسْأَلُ
عَمَّا يَعْنِيهَا إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ فَلْتَفْتَسِلْ
قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَلِلنِّسَاءِ مَاءٌ قَالَ نَعَمْ
فَأَنَّى يُشَبَّهُنَّ الْوُلْدَ إِنَّمَا هُنَّ شَقَائِقُ
الرِّجَالِ ❶

آئیں اور آپ کے پاس ام سلمہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ اس نے کہا:
”عورت اپنے خواب میں وہ کچھ دیکھتی ہے جو آدمی دیکھتا ہے!“
تو ام سلمہ نے کہا: ”اے ام سلیم! تیرے ہاتھ خاک آلود
ہوں تو نے عورتوں کو رسوا کر دیا۔“ تو نبی ﷺ نے ام سلیم
کی طرف داری میں فرمایا: ”بلکہ تیرے ہاتھ خاک آلود
ہوں، تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی ضروری باتوں کے
متعلق پوچھے۔ جب عورت پانی دیکھے تو غسل کرے۔“ ام
سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا
عورتوں کو بھی احتلام ہوتا ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا:
”جی ہاں! بچے کی پھر مشابہت کہاں سے ہوتی ہے؟
عورتیں بھی مردوں کی طرح ہی ہیں۔“

فوائد: (۱) ان دونوں روایتوں میں زہری و ہشام نے اختلاف کیا ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کا یہ
مکالمہ عائشہ یا ام سلمہ کس سے ہوا تھا۔ امام ابوداؤد وغیرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ترجیح دیتے ہیں۔ جب کہ بخاری وغیرہ
ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو جب کہ امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہو سکتا ہے دونوں موجود ہوں اور دونوں سے مکالمہ ہوا
ہو (عون المعبود) (۲) پتہ چلا کہ مسئلہ دریافت کرنے میں کسی قسم کی شرم و حیاء کو آڑے نہیں آنے دینا
چاہیے۔ یہ ایک پسندیدہ فعل ہے جیسا کہ آپ ﷺ اعتراض پر ام سلیم کا ساتھ دیتے اور ان کی تعریف کرتے
ہیں (۳) بچے کے والدین مشابہت اسی پانی کی بنا پر ہوتی ہے کہ جس کا پانی غالب آجائے بچہ اسی کے مشابہ
ہو جاتا ہے۔

[77]..... باب مَنْ يَرَى بَلَلًا وَلَمْ يَذْكُرِ احْتِلَامًا

اس شخص کے متعلق جو چیز دیکھتا ہے مگر اسے احتلام یاد نہیں ہے

792- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَوْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
عَنِ الْقَاسِمِ.....

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّجُلِ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَيَانُ كَرْتِي هِيَ كَيْهَ نَبِيٍّ ﷺ نَعَمْ فَرَمَا: اس

یَسْتَقِظُ فَرَى بَلَا وَلَمْ يَذْكُرْ آدمی کے متعلق جو بیدار ہو کر تر چیز دیکھتا ہے اور اسے
اِحْتِلَامًا قَالَ لِيَغْتَسِلْ فَإِنْ رَأَى اِحْتِلَامًا احتلام یاد نہیں ہے: کہ ”اسے غسل کرنا چاہئے اگر وہ احتلام
وَلَمْ يَرِ بَلَا فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ. دیکھے اور تر چیز نہ دیکھے تو اس پر غسل نہیں ہے۔“

فوائد: لہذا تری دیکھ کر غسل کیا جائے گا احتلام معتبر نہیں ہوگا۔

[78]..... بَابُ إِذَا اسْتَقِظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ

کوئی شخص اپنی نیند سے بیدار ہو تو اسے کیا کرنا چاہیے

793- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ابُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَانُ كَرْتِے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
إِذَا اسْتَقِظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو اپنے
يَغْمِسُ يَدَهُ فِي الْوُضُوءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ہاتھ کو پانی کے برتن میں داخل نہ کرے، حتیٰ کہ اسے تین بار
ثَلَاثًا. دھو لے۔“

فوائد: دوسری حدیث میں اس کی وجہ بھی بتائی گئی ہے جو کہ یہاں مذکور نہیں، کہ سونے والے کو علم نہیں کہ اس کا ہاتھ سوتے میں کہاں کہاں لگتا رہا ہو۔

[79]..... بَابُ الرَّجُلِ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيَأْكُلُ

آدمی کا بیت الخلاء سے نکل کر کھانا کھانا

794- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ
فَدَخَلَ الْغَائِطُ ثُمَّ خَرَجَ فَأَتَى بِطَعَامٍ تھے۔ آپ قضائے حاجت کے لئے گئے واپس آئے تو کھانا
فَقِيلَ أَلَا تَتَوَضَّأُ فَقَالَ أَصَلَّى لایا گیا۔ آپ سے کہا گیا کہ آپ نے وضو نہیں کرنا؟“

① حسن ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب فی الرجل یجد البلة فی منامہ (236) والترمذی، کتاب أبواب الطہارۃ، باب ماجاء فیمن یستقیظ (113)

② متفق علیہ البخاری، کتاب الوضوء، باب الاستحمار وترأ (163) ومسلم، کتاب الطہارۃ، باب کراهۃ غمس المتوضی وغیرہ یدہ (641)

فَاتَوَضَّأُ ❶

آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں نماز پڑھنے لگا ہوں جو وضو کروں؟“

فوائد: (۱) آپ ﷺ کی چونکہ یہ عادت مبارکہ تھی کہ ہر وقت وضو کی حالت میں رہتے، اسی لیے آپ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا (۲) معلوم ہوا کہ وضو فقط نماز کے لیے شرط ہے، تلاوت وغیرہ کے لیے مستحب تو ہے، ضروری نہیں۔

[80]..... بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ

مستحاضہ کا بیان

795- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَّارَةَ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ رسول ﷺ بیان کرتی ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحش جو عبدالرحمن بن عوف کی بیوی تھیں، انہیں سات سال تک استحاضہ رہا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ حیض نہیں ہے یہ صرف ایک رگ ہے۔ جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کر کے نماز ادا کرو۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”وہ ہر نماز کے لئے غسل کرتی تھیں اور وہ اپنی بہن زینب بنت جحش کے لگن میں بیٹھتی تھیں، حتیٰ کہ خون کی سرخی پانی کے اوپر آ جاتی۔“

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ اسْتَحِضْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ وَهِيَ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ سَبْعَ سِنِينَ فَشَكَّتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ هَذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَإِنَّمَا هِيَ عِرْقٌ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِيَ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَاعْتَاسِلِي ثُمَّ صَلِّي قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ ثُمَّ تُصَلِّي وَكَانَتْ تَقْعُدُ فِي مِرْكَنٍ لِأُخْتِهَا زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حَتَّى إِنَّ حُمْرَةَ الدَّمِ لَتَعْلُو الْمَاءَ. ❷

❶ صحیح مسلم کتاب الحيض، باب جواز أكل المحدث الطعام وأنه لا (826)

❷ متفق عليه البخاری، کتاب الحيض، باب عرق الاستحاضة (327) ومسلم کتاب الحيض، باب المستحاضة وغسلها وصلاتها (754)

فوائد: عورت کو تین قسم کے خون آتے ہیں (۱) حیض یعنی ماہواری کا خون (۲) نفاس، یعنی ولادت کے بعد نفاس کا خون (۳) استحاضہ جو ان دونوں خونوں کے علاوہ ہو۔ استحاضہ کا خون کسی رگ زخم کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (۲) استحاضہ کی حالت میں عورت کا نماز کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔ یہی جمہور کا موقف ہے۔ بخاری میں ”تَوَضَّعْتُ لِكُلِّ صَلَاةٍ“ وہ ہر نماز کے لیے وضو کرے، حدیث اس کی دلیل ہے۔ (۳) ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو آپ ﷺ نے حیض سے فراغت کے موقع پر غسل کا حکم دیا، استحاضہ کے لیے غسل کرنا ان کا اپنا فعل تھا۔ (۴) ان کاٹب میں بیٹھنا خون معلوم کرنے کے لیے ہوتا کیونکہ حیض کا خون سیاہی مائل گہرا ہوتا ہے، جب کہ استحاضہ سرخی مائل پتلا ہوتا ہے، تو وہ رنگ جانچنے کے لیے اس میں بیٹھتیں۔ (۵) استحاضہ کی حالت میں بیوی سے جماع کرنا جائز ہے۔

[81]..... بَابُ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کے لئے مباشرت کرنا (یعنی بیوی کو ساتھ لیٹانا)

796- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدِّسْتَوَائِي عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ. ① عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ روزہ کی حالت میں مباشرت کر لیتے تھے۔

797- أَخْبَرَنَا أَبُو حَاتِمٍ الْبَصْرِيُّ رَوْحُ بْنُ أَسْلَمَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ.....

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ. ② عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ روزہ کی حالت میں مجھ سے مباشرت کر لیتے تھے۔“

فوائد: روزے کی حالت میں بیوی سے جماع کرنا حرام ہے۔ البتہ مباشرت یعنی بیوی کو ساتھ لیٹ لینا اور جسم سے جسم ملانا جائز ہے۔ لیکن یہ اجازت اس شخص کو ہے جو اپنے نفس پر قابو رکھتا ہو۔

[82]..... بَابُ الْحَائِضِ تَبَسُّطِ الْخُمْرَةِ..... حَيْضُ وَالِي عَوْرَتِ كَامُصْلِي بَجْهَانَا

798- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سُلَيْمَانُ أَخْبَرَنِي عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ

① متفق علیہ البخاری، کتاب الحيض، باب مباشرة الحيض (300) ومسلم، کتاب الحيض، باب مباشرة الرجل الحائض فوق الإزار (677)

② صحيح سابقہ ہی مکرر آتی ہے۔

القاسم.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”مجھے جائے نماز پکڑاؤ۔ انہوں نے کہا: میں تو حائضہ ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حیض تیرے ہاتھ میں تو نہیں۔“

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا نَارِلِيَنِ الْخُمْرَةَ قَالَتْ إِنِّي حَائِضٌ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ فِي يَدِكَ ❶

فوائد: معلوم ہوا حیض و جنابت سے مسلمان نجس نہیں ہوتا، بلکہ ظاہر ہی رہتا ہے۔ جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ مومن پلید نہیں ہوتا ہے۔ جب کہ مشرک انسان ہر حالت میں پلید ہے، جیسے کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ الْمُشْرِكِ كُنْ نَجِسٌ﴾ (توبہ: ۲۸) ”مشرک سراسر پلید ہے۔“

[83]..... بَابُ فِي دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثُّوبَ

حیض کا خون کپڑے پر لگ جانا

799- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ جَدَّتِهَا.....

أُسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ أُمْرَأَةً وَهِيَ تَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ تَصْنَعُ بِثَوْبِهَا إِذَا طَهَّرَتْ مِنْ مَحِيضِهَا قَالَ إِنْ رَأَيْتَ فِيهِ دَمًا فَحُكِّيهِ ثُمَّ اقْرُصِيهِ ثُمَّ انْضَحِي فِي سَائِرِ ثَوْبِكَ ثُمَّ صَلِّي فِيهِ ❷

اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے ایک عورت سے سنا وہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھ رہی تھی کہ عورت جب حیض سے پاک ہو جائے، تو اپنے کپڑے کو کیسے کرے؟ تو آپ نے فرمایا: اگر اس میں خون دیکھے تو اس کو رگڑے، پھر کھرچے، پھر سارے کپڑے پر چھینٹے مارے، پھر اس میں نماز پڑھ لے۔“

فوائد: معلوم ہوا حیض کا خون پلید ہے، اسے مل کر دھویا جائے گا، باقی غسل کے پانی کے ساتھ بیری کے پتوں کا استعمال جیسا کہ اگلی حدیث میں آ رہا ہے تو یہ بہتر طہارت کے لیے ہے۔ بیری کے پتے اگر میسر نہ ہوں تو مجبوری کی حالت میں اس کے متبادل صابن، شیمپو وغیرہ کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اور اسی طرح خوشبودار روئی کا فائدہ یہ ہوتا ہے حیض کا خون جو کہ کریہہ بدبودار ہوتا ہے، اس کی بو ختم ہو جائے۔

❶ صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب تناوله الحائض العمرة والثوب (687) ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب فی الحائض تناول من المسعد (261)

❷ متفق علیہ البخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الدم (227) ومسلم، کتاب الطہارۃ، باب نحاسة الدم و كيفية غسله (673)

[84]..... بَاب فِي غُسْلِ الْمُسْتَحَاضَةِ

استحاضہ والی عورت کا غسل کرنا

800- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ.....

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک انصاری عورت نے رسول اللہ ﷺ سے حیض کے متعلق پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پانی اور پیری کے پتوں سے غسل کر اور اپنے جسم کو صاف کر پھر اپنے سر پر پانی ڈالو حتیٰ کہ وہ بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے۔ پھر کستوری لگی ہوئی روئی لے۔“ اس نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! اسے کیا کروں؟“ تو آپ خاموش ہو گئے۔ اس نے پھر کہا: ”اے اللہ کے رسول! اسے کیا کروں؟ آپ خاموش رہے۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”کستوری لگائی ہوئی روئی لے اور اسے خون کے نشانات پر لگا۔“ رسول اللہ ﷺ سن رہے تھے اور انکار نہیں کیا۔

801- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت ابو حنیس رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی۔ اس نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! میں استحاضہ والی عورت ہوں، میں پاک نہیں ہوتی، تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، یہ صرف ایک رگ ہے۔ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دو، جب حیض ختم ہو جائے تو خود سے خون کو صاف کرو اور نماز پڑھو۔“

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ سَأَلَتِ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحَيْضِ قَالَ خُذِي مَاءً لَكَ وَسِدْرَكَ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَانْقِي ثُمَّ صَبِّي عَلَى رَأْسِكَ حَتَّى تَبْلُغِي شُؤُونَ الرَّأْسِ ثُمَّ خُذِي فِرْصَةَ مُمْسَكَةٍ قَالَتْ كَيْفَ أَصْنَعُ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَسَكَتَتْ قَالَتْ فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَسَكَتَتْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ خُذِي فِرْصَةَ مُمْسَكَةٍ فَتَبَّعِي بِهَا أَثَارَ الدَّمِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْمَعُ فَمَا أَنْكَرَ عَلَيْهَا. ❶

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَفَادُّعُ الصَّلَاةِ قَالَ لَا إِلَّا مَا ذَلِكِ عِرْقٌ فَإِذَا أَقْبَلَتْ الْحَيْضَةُ فَدَعِيَ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ

❶ صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب استحباب استعمال المغتسلة من الحيض..... (748) وابن ماجه، کتاب الطهارة،

باب فی الحائض کیف تغتسل (642)

فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِي. ❶

فوائد: معلوم ہوا استحاضہ کی حالت میں نماز ضرور پڑھی جائے گی، نماز کے اعتبار سے اس کا حکم

طہر والا ہی ہے۔

802- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جحش کی بیٹی رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مستحاض ہوئی، تو رسول اللہ ﷺ نے اسے ہر نماز کے لئے غسل کا حکم دیا۔ وہ بھرے ٹب میں بیٹھتی تھی۔ اور اس میں اپنے جسم کو غوطہ دیتی تھی۔ پھر وہ اس سے نکلتی خون اس پر غالب آتا پھر وہ نماز پڑھتی۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَةَ جَحْشٍ اسْتَحِضَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْغُسْلِ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَإِنْ كَانَتْ لَتَدْخُلَ الْمِرْكَنَ وَإِنَّهُ لَمَمْلُوءٌ مَاءً فَتَغْتَمِسُ فِيهِ ثُمَّ تَخْرُجُ مِنْهُ وَإِنَّ الدَّمَ لَعَالِيهِ فُتْصَلِي. ❷

803- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فلاں عورت کو رسول اللہ ﷺ نے ہر نماز کے لئے غسل کرنے کا حکم دیا۔ جب اس پر یہ کام مشکل ہوا تو آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ ظہر اور عصر کو ایک ہی غسل سے پڑھے اور مغرب اور عشاء کو ایک غسل سے جمع کرے اور فجر کے وقت غسل کرے۔ ابو محمد نے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ وہ سہلہ بنت سہیل تھیں۔ یزید بن ہارون نے کہا کہ وہ سہیلہ بنت سہل تھیں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا هِيَ فَلَانَةُ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ أَمْرَهَا بِالْغُسْلِ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَلَمَّا شَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهَا أَمَرَهَا أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ وَتَغْتَسِلَ لِلْفَجْرِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ النَّاسُ يَقُولُونَ سَهْلَةُ بِنْتُ سَهِيلٍ قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ سَهِيلَةُ

❶ متفق علیہ البخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الدم (228) ومسلم کتاب الحيض، باب المستحاضة وغسلها وصلاتها (751)

❷ متفق علیہ البخاری، کتاب الحيض، باب عرق الاستحاضة (327) ومسلم، کتاب الحيض، باب المستحاضة وغسلها وصلاتها (754)

بَنْتُ سَهْلٌ ①

فوائد: یہ سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا ہی تھیں۔ یہ استحباب پر محمول ہے۔ جیسا کہ جمہور کا موقف ہے۔ کیونکہ بیہقی وغیرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے صحیح سند سے حدیث مروی ہے کہ وہ ایک دفعہ غسل کرے گی پھر آئندہ حیض تک وضو ہی کرے۔

804- أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ.....

شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن بن قاسم سے استحاضہ والی عورت کے متعلق پوچھا، تو اس نے مجھے اپنے باپ سے خبر دی۔ کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک عورت مستحاضہ ہوئی تو اسے حکم دیا گیا..... شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن سے کہا: کیا نبی ﷺ نے اسے حکم دیا؟“ اس نے کہا: میں نبی ﷺ سے کوئی بات نقل نہیں کروں گا..... کہا: پس اسے حکم دیا گیا کہ وہ ظہر میں تاخیر کرے اور عصر میں جلدی کرے۔ اور ان دونوں نمازوں کے لئے ایک غسل کرے۔ اور مغرب میں تاخیر کرے اور عشاء میں جلدی کرے، ان دونوں نمازوں کے لئے ایک غسل کرے۔ اور صبح کے لئے غسل کرے۔

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَأَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً اسْتَحِضَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأُمِرَتْ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّبِيُّ ﷺ أَمَرَهَا قَالَ لَا أَحَدَيْتُكَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ شَيْئًا قَالَ فَأُمِرَتْ أَنْ تُوَخَّرَ الظُّهْرَ وَتُعَجَّلَ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَتُوَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجَّلَ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَتَغْتَسِلَ لِلصُّبْحِ غُسْلًا ②

805- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحش سات سال مستحاضہ رہیں۔ اور وہ عبدالرحمن بن عوف کی بیوی تھیں، اس نے اس بات کی شکایت رسول اللہ ﷺ سے کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک وہ حیض نہیں ہے وہ تو ایک رگ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَحِضْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ بَنْتُ جَحْشٍ سَبْعَ سِنِينَ وَهِيَ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَاسْتَكْتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا

① صحيح النسائي كتاب الطهارة، باب ذكر اغتسال المستحاضة (213) ابو داود، كتاب الطهارة، باب من قال تجمع

بين الصلاتين وتغتسل لهما غسلاً (294)

② صحيح أخرجه الطيالسي 63/1 (241) والبيهقي في الصلاة 352/1

ہے۔ جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کرو اور نماز پڑھو۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا وہ ہر نماز کے لئے غسل کرتی۔ پھر نماز پڑھتی۔ اس نے کہا: ”وہ اپنی بہن زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے لگن میں بیٹھتی حتیٰ کہ خون کی سرخی پانی پر آ جاتی۔“

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِحَيْضَةٍ إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ فَإِذَا أَقْبَلَتْ الْحَيْضَةَ فَدَعِيَ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَاعْتَسَلِي وَصَلِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ ثُمَّ تُصَلِّي قَالَتْ وَكَانَتْ تَقْعُدُ فِي مَرْكَنٍ لِأُخْتِهَا زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حَتَّى إِنَّ حُمْرَةَ الدَّمِّ لَتَعْلُو الْمَاءَ. ①

806۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ..... عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابوجحش نے کہا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! میں استحاضہ والی عورت ہوں، کیا نماز چھوڑ دوں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، وہ ایک رگ ہے۔ وہ حیض نہیں ہے۔ جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو۔ جب حیض جتنی مدت گزر جائے تو اپنے بدن سے خون دھوؤ اور وضو کر کے نماز پڑھو۔“ ہشام نے کہا: ”میرے والد کہتے تھے۔“ استحاضہ والی عورت پہلا غسل کرے۔ پھر اس کے بعد جو کچھ ہو تو وہ وضو کرے اور نماز پڑھے۔“

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ اسْتَحَاضُ أَفَاتَرُكُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةَ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاعْسِلِي عَنْكَ الدَّمَ وَتَوَضَّئِي وَصَلِي قَالَ هِشَامٌ فَكَانَ أَبِي يَقُولُ تَغْتَسِلُ غُسْلَ الْأَوَّلِ ثُمَّ مَا يَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ فَإِنَّهَا تَطْهَرُ وَتُصَلِّي. ②

فوائد:..... ہشام رضی اللہ عنہ کا موقف ہی جمہور کے نزدیک قابل ترجیح ہے۔

807۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا أَخْبَرَهُ.....

① صحیح احمد 83/6، ابویعلیٰ فی المسند (4405)

② صحیح شرح معانی الآثار للطحاوی (103/1)

نبی ﷺ کی بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ کہ ”رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک عورت کو بہت تیزی سے خون آتا تھا۔ اس کے لئے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”اس مرضِ استحاضہ سے پہلے جتنی راتیں اور دن اسے حیض آیا کرتا تھا ان کا خیال کر کے اور مہینہ کے اتنے ہی دن نماز چھوڑ دے۔ جب وہ وقت گزر جائے اور نماز کا وقت ہو، تو وہ غسل کرے اور کپڑا باندھے اور نماز پڑھے۔“

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ أَمْرًا كَانَتْ تُهَرِّاقُ الدَّمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَفْتَتْ أُمُّ سَلَمَةَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَسْتُ بِمَحْضُوهُنَّ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ بِهَا الَّذِي كَانَ وَقَدَرَهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ فَتَتْرَكُ الصَّلَاةَ لِذَلِكَ فَإِذَا خَلَفَتْ ذَلِكَ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتَسْتَفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ تَصَلِّي. ❶

فوائد: حیض کے خون اور استحاضہ کے خون میں درج ذیل طریقے سے فرق کیا جاسکتا ہے۔ (۱) حیض کا خون گاڑھا سیاہی مائل جب کہ استحاضہ کا خون رقیق سرخی مائل ہوتا ہے۔ (۲) مستحاضہ کو جتنے دن حیض آتا تھا، ان کا حساب لگالے باقی خون کو استحاضہ کا شمار کرے (۳) اپنی ہم عمر عورتوں کے ایامِ حیض کا اندازہ کر کے۔

808- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ غَلَبَنِي الدَّمُ قَالَ اغْتَسِلِي وَصَلِّي. ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! مجھ پر خون غالب آ گیا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”غسل کر اور نماز پڑھ۔“

809- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ بِنِ زُرَّارَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ زَوْجَ

عمرہ بنت سعد عبد الرحمن بن زرارہ بیان کرتی ہیں کہ اس نے نبی ﷺ کی زوجہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے ہوئے سنا:

❶ صحیح النسائی، کتاب الطہارۃ، باب ذکر الاغتسال من الحيض (208) ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب فی المرأة تستحاض ومن قال (274)

❷ صحیح احمد 141/6

”ام حبیبہ بنت جحش رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور وہ سات سال مستحاضہ رہیں، انہوں نے اس بات کی آپ سے شکایت کی اور اس کے متعلق فتویٰ پوچھا۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”یہ حیض نہیں، یہ ایک رگ ہے۔ غسل کرو پھر نماز پڑھو۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”ام حبیبہ ہر نماز کے لئے غسل کرتی تھیں پھر نماز پڑھتیں اور وہ لگن میں بیٹھتی تھیں تو خون کی سرخی پانی پر غالب آ جاتی پھر وہ نماز پڑھتی تھیں۔“

النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ جَاءَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَتْ اسْتَحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَاشْتَكَتْ ذَلِكَ إِلَيْهِ وَاسْتَفْتَتْهُ فِيهِ فَقَالَ لَهَا إِنَّ هَذَا لَيْسَ بِالْحَيْضَةِ إِنَّمَا هَذَا عَرُوقٌ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي. قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّي وَكَانَتْ تَجْلِسُ فِي الْمَرْكَنِ فَتَعْلُو حُمْرَةَ الدَّمِ الْمَاءَ ثُمَّ تُصَلِّي. ①

810- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ”ام حبیبہ بنت جحش، رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مستحاضہ ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ نے اسے ہر نماز کے لئے غسل کا حکم دیا۔ اور وہ اپنے جسم کو پانی سے بھرے ہوئے لگن میں غوطہ دیتی تھیں پھر وہ اس سے نکلتیں اور خون پانی پر غالب آ جاتا، پھر وہ نماز پڑھتیں۔“

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ كَانَتْ اسْتَحِيضَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْغُسْلِ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَإِنْ كَانَتْ لَتَغْمِسُ فِي الْمَرْكَنِ وَإِنَّهُ لَمَمْلُوءٌ مَاءً ثُمَّ تَخْرُجُ مِنْهُ وَإِنَّ الدَّمَ لَعَالِيهِ فَتُصَلِّي. ②

811- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ.....

زہری بیان کرتے ہیں کہ قاسم نے کہا: وہ بادیہ بنت غیلان ثقفیہ تھیں۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ أَنَّهَا كَانَتْ بَادِيَةَ بِنْتُ غَيْلَانَ الثَّقَفِيَّة. ③

① صحیح اخرجہ ابو عوانۃ 320/1، ابویعلیٰ فی المسند (4410)

② ضعیف اس میں محمد بن اسحاق مدلس راوی کا عللہ ہے، احمد 237/6، نیز (805، 802) کے تحت یہ حدیث گزر چکی ہے۔

③ مدلس، ضعیف دیکھیے اسد الغابۃ (34/7) والاصابة 151/12

عبدالرحمن بن قاسم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”وہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو تھیں جسے استحاضہ ہوا تھا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اسے ہر نماز کے لئے غسل کا حکم دیا تھا۔ جب اس پر یہ مشکل ہوا تو اسے ظہر اور عصر ایک ہی غسل سے پڑھنے کا حکم دیا گیا۔ اور مغرب اور عشاء ایک ہی غسل سے پڑھنے کا حکم دیا۔ اور صبح کے لئے وہ غسل کرتی تھیں۔“

812. وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا هِيَ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرِو اسْتَحِيضَتْ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ أَمَرَهَا بِالْغُسْلِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ فَلَمَّا جَهَدَهَا ذَلِكَ أَمَرَ أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ وَتَغْتَسِلَ لِلصُّبْحِ. ❶

813- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ.....

سعد بن ابراہیم کہتے ہیں کہ (استحاضہ کے بارے میں) ان (محدثین) کا اختلاف اس وجہ سے ہوا ہے کہ وہ تینوں (عورتیں) عبدالرحمن بن عوف کی بیویاں تھیں، چنانچہ کسی نے کہا: وہ ام حبیبہ تھیں۔“ اور کسی نے کہا: وہ بادیہ تھیں۔ اور کسی نے کہا: وہ سہلہ بنت سہیل تھیں۔“

عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِنَّمَا جَاءَ اخْتِلَافُهُمْ أَنَّهُنَّ ثَلَاثَتُهُنَّ كُنَّ عِنْدَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هِيَ أُمُّ حَبِيبَةَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ هِيَ بَادِيَةُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ هِيَ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ. ❷

814- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى.....

قعقاع بن حکیم بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سعید سے استحاضہ والی عورت کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے کہا: ”اے میرے بھتیجے! اس کے متعلق مجھ سے زیادہ جاننے والا اور کوئی نہیں۔ جب حیض آئے تو وہ نماز چھوڑ دے اور جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کرے اور نماز پڑھے۔“

أَنَّ الْقَعْقَاعَ بْنَ حَكِيمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدًا عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي مَا بَقِيَ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهَذَا مِنِّي إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَلْتَدْعِ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتَصَلِّ. ❸

❶ صحیح شرح معانی الآثار للطحاوی 101/1 والإصابة 151/12

❷ صحیح سابقہ دونوں حاشیے ملاحظہ کریں، واسد الغابۃ 34/7

❸ صحیح ابن ابی شیبہ 126/1-127، باب المستحاضة كيف تصنع؟ والبيهقي، كتاب الحيض، باب في الاستطهار

فوائد: معلوم ہوا حدیثِ نعمت کے لیے اپنی علمیت کا اظہار کرنا معیوب نہیں۔ بلکہ یہ شکرِ نعمت میں شامل ہے۔

815۔ أَخْبَرَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمَارِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدْعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَانِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ ثُمَّ تَحْتَشِي وَتَسْتَفِرُّ ثُمَّ تُصَلِّي فَقَالَ الرَّجُلُ وَإِنْ كَانَ يَسِيلُ قَالَ وَإِنْ كَانَ يَسِيلُ مِثْلَ هَذَا الْمَثْعَبِ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما استحاضہ والی عورت کے متعلق کہتے ہیں: ”وہ اپنے حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے، پھر غسل کرے، پھر روئی بھر کر کپڑا باندھے، پھر نماز پڑھے۔“ کسی نے کہا: ”اگرچہ خون بہہ رہا ہو؟“ ابن عباس نے کہا: ”اگرچہ خون پرنا لے کی طرح بہہ رہا ہو۔“

فوائد: یعنی کپڑا باندھ کر وقتی روک تھام کر کے نماز ادا کر لے۔ یہی حکم مسلسل البول والے کا ہے یا جس کی مسلسل ہوا خارج ہو رہی ہو اور پھر وہ ایک دفعہ وضو کرے پھر ہوا یا پیشاب کا خیال نہ کرے۔

816۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ.....

عَنْ عَمَارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ قَوْلًا فِي الْمُسْتَحَاضَةِ ثُمَّ رَخَّصَ بَعْدَ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ ادْخُلِي الْكُعْبَةَ وَأَنَا حَائِضٌ قَالَ نَعَمْ وَإِنْ كُنْتَ تَنْجِئِي نَجًّا اسْتَدْخِلِي ثُمَّ اسْتَفِرِّي ثُمَّ ادْخِلِي. ❷

عمار بن ابو عمار بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا استحاضہ والی عورت کے متعلق بہت سخت قول تھا۔ پھر اس کے بعد رخصت دی۔ ان کے پاس ایک عورت آئی۔ اس نے کہا: ”میں حیض (استحاضہ) کی حالت میں کعبہ میں داخل ہو سکتی ہوں؟ انہوں نے کہا: ”جی ہاں، اگر خون جاری ہو تو روئی باندھ، پھر کپڑا باندھ، پھر داخل ہو جا۔“

817۔ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ.....

عَنْ قَمِيرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُهَا عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ قَالَتْ تَنْتَظِرُ أَقْرَاءَ هَا الَّتِي كَانَتْ تَتْرُكُ فِيهَا الصَّلَاةَ قَبْلَ ذَلِكَ

قَمیر کہتی ہیں کہ اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے استحاضہ والی عورت کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے کہا: ”وہ اپنے حیض والے دنوں کو دیکھے، جن میں وہ پہلے نماز چھوڑتی تھی۔ اور جب

فَإِذَا كَانَ يَوْمُ طَهْرِهَا الَّذِي كَانَتْ
تَطْهَرُ فِيهِ اغْتَسَلَتْ ثُمَّ تَوَضَّأَتْ عِنْدَ
كُلِّ صَلَاةٍ وَصَلَّتْ. ❶

پاکیزگی کا وہ دن آئے، جس میں وہ پاک ہوتی تھی تو غسل
کرے پھر ہر نماز کے لئے وضو کرے اور نماز پڑھے۔“

فوائد: اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ غسل کا حکم منسوخ ہو گیا ہے کیونکہ آپ ﷺ کی زوجہ
محترمہ آپ کی وفات کے بعد اسے ہر نماز کے لیے وضو کا حکم دے رہی ہیں۔ اور یہی فتویٰ خود نبی ﷺ سے
آگے آنے والی حدیث (820) میں مرفوع طور پر بھی ثابت ہے۔

818- أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُعْتَمِرٍ.....

عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ حَبِيبِ عَنْ
أَبِي جَعْفَرٍ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ. ❷

اسماعیل اپنے قبیلہ کے ایک آدمی سے بیان کرتے ہیں کہ
ابو جعفر نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح ہی نقل کیا۔

819- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ قَمِيرٍ.....

عَنْ عَائِشَةَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَنْتَظِرُ
أَيَّامَهَا الَّتِي كَانَتْ تَتْرُكُ الصَّلَاةَ فِيهَا
فَإِذَا كَانَ يَوْمُ طَهْرِهَا الَّذِي كَانَتْ
تَطْهَرُ فِيهِ اغْتَسَلَتْ ثُمَّ تَوَضَّأَتْ عِنْدَ
كُلِّ صَلَاةٍ وَصَلَّتْ. ❸

عائشہ رضی اللہ عنہا سے استحاضہ والی عورت کے متعلق پوچھا گیا تو
انہوں نے کہا: ”جن دنوں میں وہ حیض کی وجہ سے نماز
چھوڑا کرتی تھی ان کا انتظار کرے، جب اس کی پاکی کا
وقت ہو، جس میں وہ پاک ہوتی تھی، تو غسل کرے۔ پھر ہر
نماز کے لئے وضو کرے اور نماز پڑھے۔“

820- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ.....

عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَدْعُ
الصَّلَاةَ أَيَّامَ حَيْضِهَا فِي كُلِّ شَهْرٍ فَإِذَا
كَانَ عِنْدَ انْقِضَائِهَا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ
وَصَامَتْ وَتَوَضَّأَتْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ. ❹

عدی بن ثابت اپنے باپ اور دادا سے بیان کرتے ہیں کہ
نبی ﷺ نے استحاضہ والی عورت کے متعلق فرمایا: ”وہ ہر
مہینے حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے۔ جب ان کے
گزرنے کا وقت ہو تو غسل کرے اور نماز پڑھے اور روزہ
رکھے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے۔“

❶ صحیح مصنف ابن ابی شیبہ 126/1، و عبد الرزاق (1170)

❷ صحیح دیکھئے حدیث نمبر 826 الثالی

❸ صحیح ابن ابی شیبہ 126/1، باب المستحاضة كيف تصنع؟

❹ صحیح بالشواہد باب شرح معانی الآثار للطحاوی 102/1، و ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب من قال تغتسل من

821- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ.....

کثیر اور حفص، حسن سے اس مستحاضہ عورت کے متعلق نقل کرتے ہیں، جو اپنے حیض کے دن پہنچا جاتی ہو۔ جب اسے طلاق دی جائے اور اسے عرصہ تک خون جاری رہے تو حیض کے دنوں کی مقدار یعنی تین حیض عدت گزارے اور نماز کے متعلق حیض کے دنوں میں ہر مہینہ نماز نہ پڑھے۔“

عَنْ كَثِيرٍ وَحَفْصِ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ إِذَا طَلَقَتْ فَيَطُولُ بِهَا الدَّمُ فَإِنَّهَا تَعْتَدُ قَدْرَ أَقْرَائِهَا ثَلَاثَ حِيضٍ وَفِي الصَّلَاةِ إِذَا جَاءَ وَقْتُ الْحِيضِ فِي كُلِّ شَهْرٍ أُمْسَكَتْ عَنِ الصَّلَاةِ. ①

822- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى.....

معتمر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے قتادہ رحمہ اللہ سے کہا: ”ایک عورت کے ایام حیض معلوم تھے۔ پھر وہ کسی ماہ حیض کے وقت سے پانچ یا چار یا تین دن زیادہ کرے۔ (تو ان زائد دنوں کا کیا حکم ہے؟)“ انہوں نے کہا: ”وہ ان میں نماز پڑھے گی۔“ میں نے کہا: دو دن؟ انہوں نے کہا: ”یہ اس کے حیض میں سے ہوں گے ہے۔“ میں نے ابن سیرین سے کہا تو انہوں نے کہا: ”عورتیں اس کے متعلق زیادہ جانتی ہیں۔“

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِقَتَادَةَ امْرَأَةٍ كَانَتْ حِيضُهَا مَعْلُومًا فَزَادَتْ عَلَيْهِ خَمْسَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ أَوْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ تُصَلِّي قُلْتُ يَوْمَئِذٍ قَالَ ذَاكَ مِنْ حِيضِهَا وَسَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ قَالَ النِّسَاءُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ. ②

فوائد:..... مرفوع احادیث میں یہ بات گزر چکی ہے کہ وہ ایام حیض کے بقدر ہی ایام گزارے گی، پھر غسل کر کے نماز پڑھے گی، ہاں اگر دنوں کی کمی بیشی کا مسئلہ ہو تو حدیث نمبر (۸۰۷) کے تحت (شرح میں) ذکر کروہ طریقوں میں کسی ایک طریقے کے ذریعے وہ ان ایام کا اندازہ لگا کر غسل کرے گی۔

823- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى.....

معتمر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ حسن نے اس عورت کے متعلق جو پاکی کے دنوں میں خون دیکھے، کہا: ”میرا خیال ہے کہ وہ غسل کرے اور نماز پڑھے۔“

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى الدَّمَ أَيَّامَ طَهْرِهَا قَالَ أَرَى أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ. ③

① صحیح دیکھئے مصنف عبدالرزاق 245/6-246 وابن ابی شیبہ 158/5

③ صحیح دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ 94/1

② صحیح دیکھئے ابن ابی شیبہ 538/2، والمحلّی 203/2

فوائد: یعنی ایسے خون کا حکم استحاضہ والا ہی ہے۔

824- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامٍ.....

شہر بن حوشب کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مستحاضہ عورت کے متعلق سوال کیا گیا۔ انہوں نے کہا: ”وہ حیض کی اس مدت کا اندازہ رکھے جس میں اسے حیض کا خون آتا تھا، پس ان ایام میں وہ نماز چھوڑ دے، پھر غسل کرے اور نماز پڑھے۔ حتیٰ کہ جب اس کے حیض کا (دوبارہ) وقت آ جائے پھر نماز چھوڑ دے۔ پھر غسل کرے۔ یہ (استحاضہ) شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ شیطان چاہتا ہے اس کے ذریعہ سے عورتوں میں سے کسی کو کافرہ (بے نماز) بنا دے۔“

عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْمَرْأَةِ تَسْتَحَاضُ قَالَ تَنْتَظِرُ قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحِيضُ فَلْتَحْرِمِ الصَّلَاةَ ثُمَّ لَتَغْتَسِلْ وَلْتَصِلْ حَتَّى إِذَا كَانَ أَوَّلُهَا الَّذِي تَحِيضُ فِيهِ فَلْتَحْرِمِ الصَّلَاةَ ثُمَّ لَتَغْتَسِلْ فَإِنَّمَا ذَاكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يُرِيدُ أَنْ يُكْفِرَ أَحَدَاهُنَّ. ❶

فوائد: استحاضہ یہ شیطان کے چوکے کا نتیجہ ہوتا ہے، جس سے مومنات کی نمازوں وغیرہ میں خلل ڈال کر ان سے کفر کروانا چاہتا ہے۔ اس لیے اس میں نماز نہیں چھوڑنی چاہیے۔

825- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ.....

محمد بن علی ابو جعفر مستحاضہ عورت کے متعلق کہتے ہیں: ”وہ اپنے حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے، پھر غسل کرے، پھر روئی کی گدی بھرے اور ہر نماز کے لئے وضو کرے۔“

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدْعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَحْتَشِي كُرْسُفًا وَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ. ❷

826- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ فِرَاسٍ.....

شعی مسروق کی عورت قمیر سے نقل کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”مستحاضہ عورت اپنے حیض کے دنوں میں بیٹھے، پھر ایک غسل کرے اور نماز کے لئے وضو کرے۔“

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ قَمِيرِ امْرَأَةٍ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ الْمُسْتَحَاضَةُ تَجْلِسُ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ. ❸

❶ حسن بوجہ شہر بن حوشب

❷ صحیح (817) کے تحت یہ گزر چکی ہے۔

❸ صحیح (818) میں یہ گزر چکی ہے۔

827- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ اسْتَحِضَتْ
امْرَأَةٌ مِنْ آلِ أَنَسٍ فَأَمَرُونِي فَسَأَلْتُ
ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَمَّا مَا رَأَتْ الدَّمَ
الْبُحْرَانِيَّ فَلَا تُصَلِّي فَإِذَا رَأَتْ الطَّهَرَ
وَلَوْ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَلْتُغْتَسِلْ
وَلْتُصَلِّ. ❶

انس بن سیرین کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ کے قبیلہ کی ایک
عورت کو استحاضہ ہوا، لوگوں نے مجھے کہا تو میں نے ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: انہوں نے کہا: ”اگر وہ گہرا سرخ
خون دیکھتی ہے تو نماز نہ پڑھے، اور جب پاکی دیکھے
اگرچہ دن کی ایک گھڑی میں ہو تو غسل کرے اور نماز
پڑھے۔“

828- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ كَانَتْ أُمُّ وَلَدٍ
لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اسْتَحِضَتْ
فَأَمَرُونِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ
فَقَالَ إِذَا رَأَتْ الدَّمَ الْبُحْرَانِيَّ فَلَا
تُصَلِّي فَإِذَا رَأَتْ الطَّهَرَ فَلْتُغْتَسِلْ
وَلْتُصَلِّ. ❷

انس بن سیرین کہتے ہیں کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ام ولد
(لوٹدی) کو استحاضہ ہوا، تو لوگوں نے مجھے کہا کہ میں ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے فتویٰ پوچھوں۔ میں نے ان سے پوچھا۔ تو
انہوں نے کہا: ”جب وہ گہرا سرخ خون دیکھے تو نماز نہ
پڑھے۔ جب پاکی دیکھے تو غسل کرے اور نماز پڑھے۔“

829- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نَصِيرٍ حَدَّثَنَا قُرَّةٌ.....

عَنِ الضَّحَّاكِ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْهُ فَقَالَتْ
إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتِ
دَمًا عَبِطًا فَأُمْسِكِي أَيَّامَ أَقْرَائِكَ. ❸

ضحاک سے مروی ہے کہ ایک عورت نے ان سے پوچھا:
میں استحاضہ میں مبتلا عورت ہوں، (میں کیسے کروں؟) اس
نے کہا: میں مستحاضہ ہوں، انہوں نے کہا: ”جب تو تازہ خون
دیکھے، تو اپنے حیض کے دنوں کی حد تک نماز سے رک جا۔“

830- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ

منصور کہتے ہیں کہ ابراہیم نے مستحاضہ عورت کے متعلق

❶ صحیح مصنف ابن ابی شیبہ 128/1، باب کیف تصنع؟

❷ صحیح سابقہ حاشیہ دیکھئے۔

❸ ضعیف حجاج بن نصیر ضعیف ہے۔

کہا: ”وہ اپنے حیض کے دنوں میں (نماز سے) بیٹھے، پھر ظہر اور عصر کے لئے ایک غسل کرے اور مغرب میں تاخیر کرے اور عشاء میں جلدی اور یہ عشاء کا وقت ہی ہوگا۔ اور فجر کے لئے ایک غسل کرے۔ روزہ نہ رکھے اور نہ ہی اس کا شوہر اس کے پاس جائے۔ اور نہ ہی وہ قرآن کو ہاتھ لگائے۔“

تَجْلِسُ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلُ الْعِشَاءَ وَذَلِكَ فِي وَقْتِ الْعِشَاءِ وَلِلْفَجْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَلَا تَصُومُ وَلَا يَأْتِيهَا زَوْجُهَا وَلَا تَمَسُّ الْمُصْحَفَ. ①

فوائد: جب مستحاضہ نماز پڑھ سکتی ہے، تو روزہ بالاولیٰ رکھ سکتی ہے، کیونکہ وہ طاہر کے حکم میں ہی ہے۔ لہذا اس کا خاوند اس سے جماع بھی کر سکتا ہے۔ جیسا کہ حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے ان کا خاوند حالت استحاضہ میں ہم بستری کر لیا کرتا تھا۔ (صحیح ابوداؤد) جمہور بھی اسی کے قائل ہیں اور اس کے قرآن چھونے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ (ان شاء اللہ)

831- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ غُسْلًا وَاحِدًا لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَغُسْلًا لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَكَانَ يَقُولُ تُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلُ الْعَصْرَ وَتُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلُ الْعِشَاءَ. ②

عطاء کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما مستحاضہ عورت کے متعلق کہتے تھے: ”وہ ظہر اور عصر کے لئے ایک غسل کرے۔ اور وہ کہتے تھے: مغرب اور عشاء کے لئے ایک غسل کرے اور وہ کہتے تھے: ظہر میں تاخیر کرے اور عصر میں جلدی کرے۔ مغرب میں تاخیر کرے اور عشاء میں جلدی کرے۔“

عثمان بن اسود کہتے ہیں کہ مجاہد نے مستحاضہ عورت کے متعلق کہا: ”جب اس کے حیض کا وقت گزر جائے تو عصر کے وقت بھر پور وضو کیا کرے، پھر ایک کپڑا لے کر اس کے ساتھ لنگوٹ باندھ لے، پھر ظہر اور عصر کی اکٹھی نماز پڑھے۔ پھر اسی طرح مغرب اور عشاء کی نماز کے وقت

832- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَاهِدٍ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ إِذَا خَلَفَتْ قُرُوءَهَا فَلِذَا كَانَ عِنْدَ الْعَصْرِ تَوَضَّأَتْ وَضُوءًا سَابِقًا ثُمَّ لَتَأْخُذُ ثَوْبًا فَلَتَسْتَفْرِ بِهٖ ثُمَّ

① صحیح مصنف عبدالرزاق (1172) والمحلّی 214/2

② صحیح مصنف ابن ابی شیبہ 137/1، باب المستحاضة كيف تصنع

کرے پھر اسی طرح کر کے صبح کی نماز پڑھے۔“

لِتُصَلِّ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ لَتَفْعَلْ
مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ لَتُصَلِّ الْمَغْرِبَ
وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا ثُمَّ لَتَفْعَلْ مِثْلَ ذَلِكَ
ثُمَّ تُصَلِّي الصُّبْحَ. ①

فوائد: اگر مستحاضہ استحباب پر عمل کرتے ہوئے غسل کرنا چاہتی ہے تو وہ آسانی کے لیے ان تین اوقات میں غسل کر لے تو یہ بھی درست ہے۔ جس طرح کہ طاقت رکھنے والی ہر نماز کے لیے غسل کر سکتی ہے

833- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو.....

عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَطَاءٍ وَسَعِيدٍ
وَعِكْرَمَةَ قَالُوا فِي الْمُسْتَحَاضَةِ
تَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ لِمَصَلَاةِ الْأُولَى
وَالْعَصْرِ فَتُصَلِّيهِمَا وَتَغْتَسِلُ لِلْمَغْرِبِ
وَالْعِشَاءِ فَتُصَلِّيهِمَا وَتَغْتَسِلُ لِمَصَلَاةِ
الْفِدَاةِ. ②

عبدالکریم کہتے ہیں کہ عطاء، سعید، اور عکرمہ نے مستحاضہ عورت کے متعلق یوں کہا: ”وہ روزانہ پہلی نماز کے لئے غسل کرے، پھر ظہر و عصر پڑھ لے۔ مغرب کے لئے غسل کرے اور عشاء بھی پڑھ لے، اور صبح کی نماز کے لئے غسل کرے۔“

834- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو زُبَيْدٍ.....

حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ
قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ ثُمَّ تَجْمَعُ
بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَإِنْ رَأَتْ شَيْئًا
اِغْتَسَلَتْ وَجَمَعَتْ بَيْنَ الْمَغْرِبِ
وَالْعِشَاءِ. ③

حصین کہتے ہیں کہ عبداللہ بن شداد نے کہا: ”مستحاضہ عورت غسل کرے اور ظہر وہ عصر جمع کرے۔ پھر اگر کچھ دیکھے تو غسل کرے اور مغرب اور عشاء کو جمع کرے۔“

① صحیح دارمی بیان میں مفرد ہیں۔

② صحیح المحلی 214/2 و مصنف عبدالرزاق (1171)

③ صحیح ابوداؤد نے حدیث 296 کے بعد معلق بیان کیا ہے۔

[85]..... بَاب مَنْ قَالَ تَغْتَسِلُ مِنَ الظُّهْرِ إِلَى الظُّهْرِ وَتَجَامَعُ وَتَصُومُ

جو کہتا ہے کہ مستحاضہ ایک ظہر سے لے کر دوسری ظہر تک ایک غسل کرے
اور اس سے صحبت کی جائے اور وہ روزہ بھی رکھے

835- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ سَمِيِّ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ
الْمُسَيَّبِ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَ
تَجْلِسُ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا وَتَغْتَسِلُ مِنَ
الظُّهْرِ إِلَى الظُّهْرِ وَتَسْتَذْفِرُ بِثَوْبٍ
وَيَأْتِيهَا زَوْجُهَا وَتَصُومُ فَقُلْتُ عَمَّنْ
هَذَا فَأَخَذَ الْحَصَا. ①

سہمی کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب سے مستحاضہ
عورت کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے کہا: ”وہ اپنے حیض
کے دنوں میں بیٹھ رہے، اور (ان کے بعد) ایک ظہر سے
دوسری ظہر تک کے لئے غسل کرے۔ اور کپڑے کی گدی
باندھے۔ اس کا خاوند اس کے پاس جائے اور وہ روزہ بھی
رکھے۔“ میں نے کہا: ”یہ کس کا قول ہے؟“ انہوں نے
کنکری اٹھائی اور اسے مارنا چاہی۔

فوائد:..... (۱) یہ بات تابعین رحمہم اللہ و صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے کہ ہر دن میں ایک غسل کر لے
یعنی ظہر سے قبل۔ جب کہ صحیح حدیث میں طہر کے بعد ایک ہی دفعہ غسل کا اثبات بھی ملتا ہے (۲) مستحاضہ روزہ
بھی رکھے گی اور ہم بستی بھی کر سکتی ہے۔ یہی قول زیادہ صحیح ہے۔

836- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ.....

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ قَالَ تَغْتَسِلُ مِنَ ظُهِرٍ إِلَى
ظُهِرٍ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَإِنْ غَلَبَهَا
الدَّمُ اسْتَشْفَرَتْ وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ
ذَلِكَ. ②

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ سعید بن مسیب نے کہا: ”وہ ایک
ظہر سے دوسری ظہر تک کے لئے غسل کرے۔ اور ہر نماز
کے لئے وضو کرے۔ اگر خون اس پر غالب آ جائے تو وہ
لنگوٹ باندھ لے اور حسن رحمہ اللہ بھی اسی طرح کہتے تھے۔“

837- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى.....

أَنَّ سُمَيَّا مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام کے غلام سہمی کہتے

① صحیح ابن ابی شیبہ 127/1، و عبد الرزاق (1179)

② صحیح ابن ابی شیبہ 127/1 و أخرج أثر الحسن، ابن ابی شیبہ 129/1

ہیں کہ قعقاع بن حکیم اور زید بن اسلم نے اس کو سعید بن مسیب کی طرف یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ استحاضہ والی عورت غسل کیسے کرے؟ انہوں نے کہا: وہ ظہر سے لے کر آئندہ ظہر تک کے لئے غسل کرے۔ اگر خون اس پر غالب ہو جائے، تو وہ ہر نماز کے لئے وضو کرے اور نماز پڑھے۔

بْنُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْقُعْقَاعَ بْنَ حَكِيمٍ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ أَرْسَلَاهُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَسْأَلُهُ كَيْفَ تَغْتَسِلُ الْمُسْتَحَاضَةُ فَقَالَ سَعِيدٌ تَغْتَسِلُ مِنَ الظُّهْرِ إِلَى مِثْلِهَا مِنَ الْغَدِ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ فَإِنْ غَلَبَهَا الدَّمُ اسْتَشْفَرْتُ وَتَوَضَّأْتُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَصَلْتُ. ①

838- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ.....

معتمر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ حسن رحمہ اللہ نے مستحاضہ عورت کے متعلق کہا: ”وہ ایک ظہر سے آئندہ ظہر تک کے لئے غسل کرے۔“

عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ إِلَى صَلَاةِ الظُّهْرِ مِنَ الْغَدِ. ②

839- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ.....

حمید کہتے ہیں کہ حسن نے کہا کہ استحاضہ والی عورت مہینہ سے اپنے حیض والے دنوں میں نماز چھوڑ دے۔ پھر ایک ظہر سے دوسری ظہر تک کے لئے غسل کرے اور ہر نماز کے لئے وضو کرے۔ اور روزہ رکھے۔ اور نماز پڑھے۔ اور اس کا شوہر اس کے پاس آئے۔

عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَدْعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ حَيْضِهَا مِنَ الشَّهْرِ ثُمَّ تَغْتَسِلُ مِنَ الظُّهْرِ إِلَى الظُّهْرِ وَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتَصُومُ وَتُصَلِّي وَيَأْتِيهَا زَوْجُهَا. ③

840- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ.....

عباد بن منصور کہتے ہیں کہ حسن اور عطاء نے اسی طرح کہا۔

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبَادِ بْنِ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَسَنِ وَعَطَاءٍ مِثْلَ ذَلِكَ. ④

① صحیح ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب من قال المستحاضة تغسل من طهر الى طهر (301) نیز (835) کے تحت گزر چکی ہے۔

② جید دیکھئے سابق تعلیق و مصنف عبدالرزاق (1210)

③ صحیح دیکھئے سابقہ حاشیہ

④ ضعیف عباد بن منصور ضعیف ہے۔

841۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ.....

عَنْ قُمَيْرٍ امْرَأَةٍ مَسْرُوقٍ أَنَّ عَائِشَةَ
قَالَتْ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ كُلَّ
يَوْمٍ مَرَّةً. ❶

مسروق کی بیوی قمر کہتی ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک مستحاضہ عورت کے متعلق کہا کہ وہ روزانہ ایک بار غسل کرے۔

842۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ.....

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ
فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ مِنْ ظَهْرِ إِلَى
ظَهْرِ قَالَ مَرْوَانُ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ. ❷

نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ استحاضہ والی عورت ایک ظہر سے لے کر دوسری ظہر تک کے لئے غسل کرے۔ مروان نے کہا: یہی قول اوزاعی کا ہے۔

843۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو.....

عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ
كُلَّ يَوْمٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْأُولَى. (لَيْسَ
هَذَا بِمَعْمُولٍ) ❸

عبد الکرم کہتے ہیں کہ سعید بن مسیب نے کہا کہ استحاضہ والی عورت ہر روز پہلی نماز کے لئے غسل کرے۔ (یہ قول قابل عمل نہیں ہے۔)

[86]..... بَابُ مَنْ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ يُجَامِعُهَا زَوْجُهَا

جو کہتا ہے استحاضہ والی عورت سے اس کا شوہر صحبت کر سکتا ہے

844۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَتَّابٌ هُوَ ابْنُ بَشِيرٍ الْجَزَرِيُّ عَنْ خُصَيْفٍ.....

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي
الْمُسْتَحَاضَةِ لَمْ يَرَبَأْسًا أَنْ يَأْتِيَهَا
زَوْجُهَا. ❹

عکرمہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما مستحاضہ عورت کے متعلق اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ اس کا شوہر اس کے پاس آئے۔

فوائد:..... یہ قول اقرب الی الصواب ہے جیسا کہ حمہ بنت جحش رضی اللہ عنہا اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا زوجہ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے اس کا ثبوت بھی ملتا ہے۔

845۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

❶ صحیح المحلّی 2/214 دیکھئے حدیث سابق (817)

❷ حسن بھجہ کیر بن معروف کی وجہ سے دیکھئے مصنف عبد الرزاق (1167)

❸ صحیح مصنف عبد الرزاق (1188، 1189)

❹ صحیح عبد الرزاق (1210)

عَنْ سَالِمِ الْأَفْطَسِ قَالَ سُئِلَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَتَجَامَعُ الْمُسْتَحَاضَةُ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَكْبَرُ مِنَ الْجَمَاعِ. ①

سالم افطس کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر سے سوال کیا گیا کہ کیا مستحاضہ عورت سے صحبت کی جاسکتی ہے؟ انہوں نے کہا: ”نماز صحبت سے بڑی ہے۔“

846- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ سُمَيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ يَأْتِيهَا زَوْجُهَا. ②

سعی کہتے ہیں کہ سعید بن مسیب نے کہا: ”مستحاضہ عورت کے پاس اس کا شوہر جاسکتا ہے۔“

847- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ.....

حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ الْحَسَنِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ قَالَ يَغْشَاهَا زَوْجُهَا. ③

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے مستحاضہ عورت کے متعلق کہا کہ اس کا شوہر اس سے صحبت کر سکتا ہے۔

848- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ يَغْشَاهَا زَوْجُهَا وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ. ④

عبداللہ بن مسلم کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر نے مستحاضہ عورت کے متعلق کہا کہ اس کا شوہر اس سے صحبت کرے خواہ خون چٹائی پر ٹپکتا ہو۔

فوائد: یعنی ایک تو یہ ہے کہ خون کچھ دیر کے لیے رکا ہوا ہے اور دوسرے یہ کہ خون جاری ہو تو

اس حالت میں بھی جماع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

849- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ.....

عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ قِيلَ لِبَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ إِنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُونُسَ يَقُولُ إِنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ لَا يَغْشَاهَا زَوْجُهَا قَالَ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُرْنِيُّ الصَّلَاةُ

حمید کہتے ہیں کہ بکر بن عبداللہ سے کہا گیا کہ حجاج بن یوسف کہتے تھے مستحاضہ عورت سے اس کا شوہر صحبت نہ کرے۔ بکر بن عبداللہ مرینی نے کہا: ”نماز زیادہ حرمت والی ہے، اس کا شوہر اس سے صحبت کرے۔“

① صحیح مصنف عبدالرزاق (1187) وابن ابی شیبہ 279/4

② صحیح مصنف عبدالرزاق (1186)

③ صحیح مصنف عبدالرزاق (1186) مصنف ابن ابی شیبہ بنہرہ 279/4

④ ضعیف عبداللہ بن مسلم ضعیف ہے۔ لیکن حدیث صحیح ہے، دیکھئے سابقہ (845, 846)

أَعْظَمُ حُرْمَةً يَغْشَاهَا زَوْجُهَا. ①

850- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ يَأْتِيهَا
عَمِيدُ كَهْتِي هِي كِه حِن نِي كِه: ”مستحاضہ عورت كے پاس
زَوْجُهَا. ② اس كا شوهر جا سكتا هے۔“

851- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ
فِي الْمُسْتَحَاضَةِ يُجَامِعُهَا زَوْجُهَا
تَدْعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ حَيْضِهَا فَإِذَا حَلَّتْ
لَهَا الصَّلَاةُ فَلْيُطَاهَا. ③
عطاء بن سائب كہتے هیں كہ عطاء نے مستحاضہ عورت كے
متعلق كہا: ”اس كا شوهر اس سے صحبت كر سكتا هے۔ اور
حيض كے دنوں ميں وہ نماز چھوڑ دے گی۔ پس جب وہ
نماز كے ليے پاك ہو جائے گی تو اس كا شوهر اس كے پاس
جائے۔“

852- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرْعَةَ الْخَارِفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ
الْمُسْتَحَاضَةُ يُجَامِعُهَا زَوْجُهَا. ④
شعبي كہتے هیں كہ علي بن ابی حمزہ نے كہا: ”مستحاضہ عورت سے
اس كا شوهر صحبت كر سكتا هے۔“

853- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَ
الْحَسَنِ وَعَطَاءٍ قَالُوا فِي الْمُسْتَحَاضَةِ
تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَتَصُومُ رَمَضَانَ
وَيَغْشَاهَا زَوْجُهَا. ⑤
قتادہ كہتے هیں سعيد بن مسيب اور حسن اور عطاء نے
مستحاضہ كے متعلق يوں كہا: ”وہ غسل كرے۔ اور نماز پڑھے
اور رمضان كے روزے ركھے، اور اس كا شوهر اس سے
صحبت كر سكتا هے۔“

① منقطع، ضعيف ابن ابی شيه 279/4، باب من قال يأتي المستحاضه زوجها

② صحيح ويكفي سابقه (847)

③ ضعيف أخرجه ابن ابی شيه 279/4، باب من قال يأتي المستحاضه زوجها

④ اسنادہ ضعيف ولكن له شواهد، ابن ابی شيه 279/4

⑤ صحيح ابن ابی شيه 279/4

[87]..... بَابُ مَنْ قَالَ لَا يُجَامِعُ الْمُسْتَحَاضَةُ زَوْجَهَا

جو یہ کہتا ہے کہ مستحاضہ عورت سے اس کا شوہر صحبت نہ کرے

854- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ.....

عَنْ حَفْصِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانَ يَقُولُ
الْمُسْتَحَاضَةُ لَا يَغْشَاهَا زَوْجُهَا قَالَ
أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ لِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
الْقَطَّانُ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ هَذَا عَنْ
الْحَسَنِ ①

حفص کہتے ہیں کہ حسن کہتے تھے، مستحاضہ عورت سے اس کا
شوہر صحبت نہ کرے۔ ابو نعمان کہتے ہیں کہ مجھے یحییٰ بن
سعید قطان نے کہا: ”میں کسی کو نہیں جانتا کہ اس نے یہ
قول حسن سے نقل کیا ہو۔“

855- أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ.....

عَنْ خَالِدٍ قَالَ كَانَ مُحَمَّدٌ يَكْرَهُ أَنْ
يَغْشَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ
مُسْتَحَاضَةٌ ②

خالد کہتے ہیں کہ محمد اس بات کو برا سمجھتے تھے کہ آدمی
استحاضہ کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کرے۔

فوائد:..... یہ اور آئندہ آنے والے اقوال سبھی مرجوح ہیں، جیسا کہ پیچھے وضاحت ہو چکی ہے۔

856- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ
الْمُسْتَحَاضَةُ لَا يَأْتِيهَا زَوْجُهَا وَلَا
تَصُومُ وَلَا تَمَسُّ الْمُصْحَفَ ③

منصور کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”مستحاضہ عورت کے
پاس اس کا شوہر نہ جائے۔ اور نہ وہ روزے رکھے۔ اور نہ
قرآن کو ہاتھ لگائے۔“

857- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ الْأَعْوَرُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ قَمِيرٍ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ الْمُسْتَحَاضَةُ لَا
يَأْتِيهَا زَوْجُهَا ④

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”استحاضہ والی
عورت کے پاس اس کا شوہر نہ جائے۔“

① صحیح ولکنہ شاذ دیکھئے (847، 850، 853)

② صحیح ابن ابی شیبہ 378/4

③ صحیح مصنف عبدالرزاق (1193)

④ صحیح ابن ابی شیبہ (278/4)

858- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْحَارِثِ.....

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ يُقَالُ
الْمُسْتَحَاضَةُ لَا تُجَامِعُ وَلَا تَصُومُ وَلَا
تَمَسُّ الْمُصْحَفَ إِنَّمَا رُخِصَ لَهَا فِي
الصَّلَاةِ قَالَ يَزِيدُ يُجَامِعُهَا زَوْجُهَا وَيَحِلُّ
لَهَا مَا يَحِلُّ لِلطَّاهِرَةِ ❶

منصور کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا : کہا جاتا تھا کہ :
”مستحاضہ عورت سے صحبت نہ کی جائے، اور نہ وہ روزے
رکھے، اور نہ وہ قرآن کو ہاتھ لگائے۔ صرف اسے نماز کی
رخصت دی گئی ہے۔“ یزید کہتے ہیں: ”اس کا شوہر اس
سے صحبت کرے۔ اس (عورت) کے لیے وہ سب کچھ
حلال ہے، جو طاهر عورت کے لیے حلال ہے۔“

فوائد:..... یزید رحمہ اللہ کا قول یہی درست ہے مستحاضہ کا حکم طہر والا ہی ہے۔

[88]..... بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْثَرِ الْحَيْضِ

زیادہ سے زیادہ مدت حیض کے متعلق اقوال کا بیان

859- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ.....

حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ
تُمْسِكُ الْمَرْأَةُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي حَيْضِهَا
سَبْعًا فَإِنْ طَهَّرَتْ فَذَلِكَ وَإِلَّا
أُمْسَكْتَ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعَشْرِ فَإِنْ
طَهَّرَتْ فَذَلِكَ وَإِلَّا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ
وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ ❷

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ”عورت اپنے حیض میں
سات دن تک نماز سے رکی رہے اگر وہ پاک ہو گئی تو
(ٹھیک)، ورنہ سات اور دس کے درمیانی مدت تک رکی
رہے۔ اگر وہ پاک ہوئی تو (ٹھیک) ورنہ غسل کرے اور
نماز پڑھے اور وہ مستحاضہ ہے۔“

فوائد:..... حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت کے متعلق علماء و فقہاء میں اختلاف ہے، چونکہ اس کے

متعلق کوئی صحیح، صریح دلیل نہیں ملتی، لہذا ہر کوئی اپنی ترجیح کے مطابق قیاس آرائی کرتا ہے۔ چار مسلک میں
سے احناف کے نزدیک زیادہ سے زیادہ پندرہ دن۔ اور مالکیہ کے نزدیک مختلف عورتوں میں مختلف مدت ہوتی
ہے۔ مثلاً (15-3-20) دن جب کہ شافعیہ و حنابلہ کے نزدیک 15 دن اور ان کی راتیں ہیں۔ ہمارے ہاں
راج موقوف مالکیہ کا ہے۔

❶ سندہ حسن دیکھئے گزشتہ اثر (856)

❷ صحیح ہشیم سے سماع کی صراحت بھی منقول ہے۔

860- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنِ الرَّبِيعِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْحَيْضُ رُبْعٌ كَهْتِ هِي كِه حَسَن نِي كِه: ”حِيض دس دن تِك هِي، جو عَشْرٌ فَمَا زَادَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ.“^① اس سِي زَاكِد هُو وَهُ اسْتَحَاضَه هِي۔“

861. وَقَالَ عَطَاءُ الْحَيْضُ خَمْسَ عَشْرَةَ. اور عَطَاء نِي كِه: ”حِيض پندرہ دن تِك هِي۔“

862- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ.....

عَنْ أَبِي إِيَّاسٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسِ ابُو اِيَّاس مُعَاوِيَه بِن قُرَّة كِهتِي هِي كِه اَنَس بِن مَالِك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِن مَالِكٍ قَالَ الْحَيْضُ عَشْرَةٌ فَمَا زَادَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ.“^② نِي كِه: ”حِيض دس دن تِك هوتا هِي پَس جو اس سِي زَاكِد وَهُ اسْتَحَاضَه هِي۔“

863- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ثَابِتٍ.....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مُحَمَّد بِن زِيَد كِهتِي هِي كِه سَعِيد بِن جَبِير نِي كِه: ”حِيض كِي قَالَ الْحَيْضُ إِلَى ثَلَاثِ عَشْرَةٍ فَمَا زَادَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ.“^③ مَدَت تِيرَه دن تِك هِي جو زَاكِد هُو وَهُ اسْتَحَاضَه هِي۔“

864- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ.....

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ ابُو اِيَّاس مُعَاوِيَه بِن قُرَّة كِهتِي هِي كِه اَنَس بِن مَالِك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نِي كِه: ”حِيض كِي مَدَت دس دن تِك هِي۔ پھر وَهُ اسْتَحَاضَه هُوگا۔“ هِيَ مُسْتَحَاضَةٌ.“^④

865- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ثَابِتٍ.....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مُحَمَّد بِن زِيَد كِهتِي هِي كِه سَعِيد بِن جَبِير نِي كِه: ”حِيض كِي قَالَ الْحَيْضُ إِلَى ثَلَاثَةِ عَشْرِ يَوْمًا فَمَا مَدَت تِيرَه دن تِك هِي۔ پَس جو اس كِي علاوہ هِي وَهُ اسْتَحَاضَه

① حسن ربیع بن صبیح کی بناء پر، مصنف عبدالرزاق (1151)

② حسن البیهقی، کتاب الحيض، باب اکثر الحيض 321/1، وابن ابی شیبہ 283/5 باب ماقالوا فی الحيض

③ ضعیف جدًا ابن ابی شیبہ 283/5، باب، ماقالوا فی الحيض وعبدالرزاق (1150)

④ صحیح أخرجه ابن ابی شیبہ 283/5، باب ماقالوا فی الحيض

⑤ ضعیف جدًا (862) كِي تَحْت گزر چكي هِي۔ نيز دیکھئے ابن عدی 598/2

سِوَى ذَلِكَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ ❶ ہے۔

866۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ.....

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ”جب عورت (مسل) خون دیکھے تو وہ نماز سے رکی رہے۔ اپنے حیض کے ایک یا دو دن بعد تک، پھر وہ اس کے بعد مستحاضہ ہے۔“

عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا رَأَتْ الدَّمَ فَإِنَّهَا تُمَسِّكُ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ أَيَّامٍ حَيْضُهَا يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ هِيَ بَعْدَ ذَلِكَ مُسْتَحَاضَةٌ ❷

فوائد: یہ ایک یا دو دن، بطور احتیاط ہیں۔

867۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَلْدِيِّ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةٍ.....

انس سے روایت ہے کہ مستحاضہ تین، چار، پانچ، چھ، سات، آٹھ، نو، دس دن تک (استحاضہ کی بجائے حیض ہی سمجھتی ہوئی) انتظار کرے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَنْتَظِرُ ثَلَاثًا أَرْبَعًا خَمْسًا سِتًّا سَبْعًا ثَمَانِيًا تِسْعًا عَشْرًا ❸

868۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ.....

عطاء سے روایت ہے کہ ہمیں خبر پہنچی کہ مستحاضہ اپنے حیض پر ایک دن مزید انتظار کر سکتی۔

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ بَلَّغْنَا أَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَنْتَظِرُ أَعْلَى أَقْرَائِهَا يَوْمًا ❹

869۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ.....

ربیع بن صبیح اس شخص سے بیان کرتے ہیں جس نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ”جو خون دس دن سے زیادہ ہو وہ استحاضہ ہے۔“

حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ عَنْ مَنْ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَا زَادَ عَلَى الْعَشْرِ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ ❺

❶ صحیح دیکھے سابقہ (863)

❷ صحیح دیکھے سابقہ (859)

❸ ضعیف جدًا أخرجه ابن ابی شیبہ 283/5

❹ ضعیف ابن جریر عدلس کا معتمد ہے دیکھے مصنف عبدالرزاق (1157)

❺ منقطع ضعیف داری بیان کرنے میں مفرد ہیں۔

870۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ مُهْلَهْلٍ عَنْ سُفْيَانَ.....

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَقْصَى الْحَيْضِ خَمْسَ عَشْرَةَ. ❶
ابن جریرؒ بیان کرتے ہیں کہ عطاءؒ نے کہا: ”حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دن ہے۔“

[89]..... بَابُ فِي أَقَلِّ الْحَيْضِ

حیض کی کم سے کم مدت

871۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ.....

قَالَ سُفْيَانُ بَلَّغَنِي عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ أَذْنَى الْحَيْضِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ سَأَلَ عَبْدُ اللَّهِ الدَّارِمِيُّ تَأْخُذُ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ إِذَا كَانَ عَادَتَهَا وَسَأَلْتُهُ أَيْضًا عَنْ هَذَا قَالَ أَقَلُّ الْحَيْضِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَأَكْثَرُهُ خَمْسَ عَشْرَةَ. ❷
سُفیان کہتے ہیں کہ مجھے انسؓ کی طرف سے اس بات کا پتہ چلا کہ انہوں نے کہا: ”حیض کی کم سے کم مدت تین دن ہے۔“ عبداللہ دارمیؒ سے سوال کیا گیا: ”کیا آپ بھی اسے اختیار کرتے ہیں؟“ انہوں نے کہا: ”جی ہاں، جب اس کی یہ عادت ہو۔ اور اس کے متعلق میں نے ان سے بھی پوچھا۔“ انہوں نے کہا: ”حیض کی کم سے کم مدت ایک دن اور ایک رات ہے اور زیادہ سے زیادہ پندرہ دن ہے۔“

فوائد:..... زیادہ سے زیادہ مدت کی طرح حیض کی کم از کم مدت کے بارے بھی اختلاف ہے۔ چاروں مسالک میں یہ احناف کے نزدیک 3 دن، مالکیوں کے نزدیک کم از کم کوئی مدت نہیں، جبکہ شوافع وحنابلہ کے نزدیک کم از کم ایک دن ایک رات ہے۔

872۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ هُوَ أَبُو سَعْدٍ الصَّاعَانِيُّ عَنْ سُفْيَانَ.....

عَنِ الرَّبِيعِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَذْنَى الْحَيْضِ ثَلَاثٌ. ❸
ربیعؒ بیان کرتے ہیں کہ حسنؒ نے کہا: ”حیض کی کم از کم مدت تین دن ہے۔“

❶ صحیح دارقطنی 208/1، بخاری نے اسے کتاب الحيض، باب اذا حاضت في شهر ثلاث حيض میں معلق بیان کیا ہے۔ حافظ ابن حجر نے فتح الباری 425/1 میں کہا ہے کہ دارمی نے اسے صحیح سند سے موصولاً بیان کیا ہے۔

❷ منقطع، ضعیف دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

❸ اسنادہ ضعیف محمد بن ابی زکریا ضعیف ہے۔

873- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ.....

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ
مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ كَهْتَهُ هِيَ كَهْتَةُ عَطَاءٍ نَعَى: "حَيْضُ كَمِازِ
أَدْنَى الْحَيْضِ يَوْمٌ". ❶

874- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ.....

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا
رَأَتْ الدَّمَ قَبْلَ حَيْضِهَا يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ
فَهُوَ مِنَ الْحَيْضِ. ❷

فوائد: حیض میں چند دن آگے پیچھے ہو سکتے ہیں، اس لیے حسن رحمہ اللہ کا قول قابل عمل ہوگا۔

[90].... بَابُ فِي الْبُكَرِ يَسْتَمِرُّ بِهَا الدَّمُ

کنواری عورت کے متعلق جسے خون ہمیشہ جاری رہتا ہے

875- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ.....

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ وَقَيْسِ بْنِ
سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُمَا قَالَا فِي الْبُكَرِ إِذَا
نَفِسَتْ فَاسْتُحِضَتْ قَالَا تُمَسِّكُ عَنْ
الصَّلَاةِ مِثْلَ مَا تُمَسِّكُ الْمَرْأَةُ مِنْ
نِسَائِهَا. ❸

876- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ
قَالَ سُفْيَانُ إِذَا كَانَتِ الْمَرْأَةُ أَوَّلَ مَا
تَحِضُّ تَجْلِسُ فِي الْحَيْضِ مِنْ نَحْوِ
نِسَائِهَا سُئِلَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هَذَا فَقَالَ
هُوَ أَشْبَهُ الْأَشْيَاءِ. ❹

محمد بن یوسف بیان کرتے ہیں کہ سفیان نے کہا: "عورت
پہلے حیض ہی سے استحاضہ والی ہو جائے تو اپنے خاندان کی
عورتوں کے حیض کے برابر بیٹھے۔" اس کے متعلق عبد اللہ
سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: "یہ سب اقوال سے زیادہ
درست ہے۔"

❶ صحیح أخرجه دارقطنی 802/1، والبیہقی فی العدد 419/7

❷ صحیح وهیب بن خالد، وہ یونس بن عبید ہے۔

❸ صحیح مصنف عبدالرزاق (1200)

❹ صحیح مصنف عبدالرزاق (1203)

فوائد: لہذا جس عورت کو اپنے ایام حیض کی خبر نہ ہو، تو وہ اپنے خاندان کی دوسری عورتوں پر اپنے آپ کو قیاس کرے گی۔ جب کہ حدیث 807 میں مذکور دو طریقوں کے مطابق تمیز نہ ہو سکتی ہو۔

[91]..... بَاب فِي الْكَبِيرَةِ تَرَى الدَّمَ

بوڑھی عورت کے متعلق جو خون دیکھے

877- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْكَبِيرَةِ تَرَى
الدَّمَ قَالَ لَا نَرَاهُ حَيْضًا. ❶

لیث کہتے ہیں کہ عطاء نے اس بوڑھی عورت کے متعلق جو خون دیکھے یہ کہا: ”وہ اسے حیض خیال نہ کرے۔“

فوائد: وہ بوڑھی عورتیں جن کو حیض کا خون آنا بند ہو چکا ہے۔ تو وہ اگر خون دیکھتی ہیں تو وہ ان کا حکم استحاضہ والا ہی ہوگا۔ جیسا کہ اگلے آثار میں بھی آرہا ہے۔ اگرچہ ان میں ضعف ہے لیکن قرین قیاس یہی معلوم ہوتا ہے۔ (واللہ اعلم)

878- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِيهِ ابْنُ جُرَيْجٍ.....

عَنْ عَطَاءٍ فِي امْرَأَةٍ تَرَكَهَا الْحَيْضُ
ثَلَاثِينَ سَنَةً ثُمَّ رَأَتْ الدَّمَ فَأَمَرَ فِيهَا
بِشَأْنِ الْمُسْتَحَاضَةِ. ❷

ابن عطاء کہتے ہیں کہ عطاء نے اس عورت کے متعلق کہا جس کو تیس برس سے حیض نہ آیا ہو، پھر وہ خون دیکھے تو اس کے متعلق حکم دیا کہ ”وہ استحاضہ والی عورت کی طرح کرے۔“

879- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْكَبِيرَةِ
تَرَى الدَّمَ قَالَ هِيَ بِمَنْزِلَةِ
الْمُسْتَحَاضَةِ تَفْعَلُ كَمَا تَفْعَلُ
الْمُسْتَحَاضَةُ. ❸

ابن جریج نے اس بوڑھی عورت کے متعلق کہا، جو خون دیکھے کہ ”اس کی حیثیت مستحاضہ عورت والی ہے، وہ ایسے ہی کرے جیسے مستحاضہ کرتی ہے۔“

880- حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ.....

❶ ضعیف لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے۔

❷ ضعیف ابن جریج کا معنی ہے۔ عبدالرزاق (1181) نیز دیکھے آئندہ اثر۔

❸ ضعیف سابقہ اثر ملاحظہ کریں۔

حجاج، عطاء اور حکم بن عتیۃ سے اس عورت کے متعلق جسے حیض نہ آتا ہو یہ نقل کرتے ہیں کہ: ”جب وہ خون دیکھے تو وضو کرے اور نماز پڑھے اور غسل نہ کرے۔“ عبد اللہ سے بڑھیا کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: ”وہ وضو کرے اور نماز پڑھے اور جب اسے طلاق دی جائے تو مہینوں کے حساب سے عدت پوری کرے۔“

عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَالْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ فِي الَّتِي قَعَدَتْ مِنَ الْمَحِيضِ إِذَا رَأَتْ الدَّمَ تَوَضَّأَتْ وَصَلَّتْ وَلَا تَغْتَسِلُ سَأَلَ عَبْدُ اللَّهِ عَنِ الْكَبِيرَةِ قَالَتْ تَوَضَّأُ وَتُصَلِّي وَإِذَا طَلِقَتْ تَعْتَدُ بِالْأَشْهُرِ. ❶

فوائد: ”یائسات“ یعنی جنہیں حیض نہ آتا ہو ان کی عدت تین ماہ ہی ہے۔ جیسا کہ یہ قرآن

سے ثابت ہے۔ (الطلاق: 4)

[92]..... بَابُ فِي أَقَلِّ الطَّهْرِ

پاکی کی کم از کم مدت

881. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ الطَّهْرُ خَمْسُ عَشْرَةَ. ❷
محمد بن یوسف کہتے ہیں کہ سفیان نے کہا: ”پاکی کی کم از کم مدت پندرہ دن ہے۔“

فوائد: ”طہر“ ایسے وقت کو کہتے ہیں جب عورت حیض و نفاس سے پاک ہو۔ اس کی مدت میں اختلاف ہے۔ جمہور کے نزدیک اس کی کم از کم مدت 15 دن۔ جب کہ زیادہ سے زیادہ کا کوئی اعتبار نہیں۔ کیونکہ بسا اوقات یہ سال دو سال کا بھی ہو جاتا ہے۔ جب کہ حنابلہ کم از کم 13 دن بیان کرتے ہیں۔ صحیح بات یہی ہے کہ اس کی مدت کا تعین کرنا مشکل ہے۔

882. أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ.....

مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”جب عورت ایک ماہ یا چالیس دن میں تین دفعہ حائضہ ہو کہا: پس جب عورتوں میں سے معتبر گواہ اس کے لئے گواہی دے دیں کہ عورتوں کے حیض کی طرح جو حیض مشہور ہے۔ جس سے عورت کے لئے نماز حرام ہو جاتی ہے کہ اسے خون نظر آتا

عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِي شَهْرٍ أَوْ فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثَلَاثَ حِيضٍ قَالَ فَإِذَا شَهِدَ لَهَا الشُّهُودُ الْعُدُولُ مِنَ النِّسَاءِ أَنَّهَا رَأَتْ مَا يُحَرِّمُ عَلَيْهَا الصَّلَاةَ مِنْ طُمُوثٍ

❶ ضعیف حجاج بن أُرطاة ضعیف ہے۔

❷ صحیح دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

رہا ہے تو اس کی مدت پوری ہو گئی۔ ابو محمد نے کہا: ”میں نے یزید بن ہارون کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”پندرہ روز کی پاکی بہتر ہے۔“

النِّسَاءِ الَّذِي هُوَ الطُّمْتُ الْمَعْرُوفُ
فَقَدْ خَلَا أَجْلَهَا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ
سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ يَقُولُ
أَسْتَحِبُّ الطَّهْرَ خَمْسَ عَشْرَةَ. ❶

فوائد: یعنی اگر کوئی عورت اپنی کم از کم مدت حیض و طہر ظاہر کر کے جلد چھٹکارہ حاصل کرنا چاہے تو اس کے بیان کی شہادتوں سے تسلی کی جائے گی، پھر حکم لگایا جائے گا۔
883- أَخْبَرَنَا يَعْلَى.....

اسماعیل کہتے ہیں کہ عامر نے کہا: ”ایک عورت اپنے شوہر سے جھگڑتی ہوئی علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئی، جس نے اسے طلاق دی تھی۔ اس نے کہا: ”مجھے ایک مہینہ میں تین حیض آئے۔“ علی رضی اللہ عنہ نے شریح رحمہ اللہ سے کہا: ”ان کے درمیان فیصلہ کرو۔“ اس نے کہا: ”اے امیر المؤمنین! آپ کے یہاں موجود ہوتے ہوئے؟“ علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ”ان کے درمیان فیصلہ کرو۔“ اس نے کہا: ”اے امیر المؤمنین! آپ کے یہاں موجود ہوتے ہوئے؟“ علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ”ان کے درمیان فیصلہ کرو۔“ اس نے کہا: ”اگر خاص اس عورت کے خاندان کے دیندار اور ایمان دار لوگوں میں سے کوئی عورت آ کر کہے کہ اسے تین حیض آئے ہیں اور ہر حیض کے بعد وہ پاک ہو جاتی تھی اور نماز پڑھتی تھی۔ تو یہ بات اس کے لئے جائز ہوگی، ورنہ نہیں۔“ تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ”قالون، قالون۔“

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ جَاءَتْ
امْرَأَةً إِلَى عَلِيٍّ تُخَاصِمُ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا
فَقَالَتْ قَدْ حِضْتُ فِي شَهْرٍ ثَلَاثَ
حِيضٍ. فَقَالَ عَلِيُّ لِشَرِيحِ أَقْضِ
بَيْنَهُمَا. قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَأَنْتَ هَا
هُنَا قَالَ أَقْضِ بَيْنَهُمَا قَالَ يَا أَمِيرَ
الْمُؤْمِنِينَ وَأَنْتَ هَا هُنَا قَالَ أَقْضِ
بَيْنَهُمَا قَالَ إِنْ جَاءَتْ مِنْ بَطَانَةِ أَهْلِهَا
مِمَّنْ يُرْضَى دِينُهُ وَأَمَانَتُهُ تَزْعُمُ أَنَّهَا
حَاضَتْ ثَلَاثَ حِيضٍ تَطْهَرُ عِنْدَ كُلِّ
قُرْءٍ وَتُصَلِّيُ جَازَ لَهَا وَإِلَّا فَلَا فَقَالَ
عَلِيُّ قَالُونَ وَقَالُونَ بِلِسَانِ الرُّومِ
أُحْسَنْتَ. ❷

”رومی زبان میں ”قالون“ کے معنی ہیں ”تو نے اچھا کیا“

فوائد: اس سے درج ذیل باتیں معلوم ہوئیں: (۱) کبار اہل علم کی موجودگی میں صغار ان کے

کہنے یا اجازت سے اپنی رائے پیش کر سکتے ہیں (۲) اس اثر کے مطابق طہر کی مدت 10 دن سے بھی کم بنتی ہے۔ لہذا کم از کم مدت کا فیصلہ کرنا مشکل ہے۔ اس کو عورتوں کی طبیعت پر ہی چھوڑ دیا جائے گا۔

884- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ قَالِ الْحَيْضُ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ أَتَقُولُ بِهَذَا قَالَ لَا سُبُلَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ شُرَيْحٍ تَقُولُ بِهِ قَالَ لَا وَقَالَ ثَلَاثَ حَيْضٍ فِي الشَّهْرِ كَيْفَ يَكُونُ. ❶

خالد حذاء کہتے ہیں کہ عکرمہ نے یہ آیت پڑھی: ”عورتوں کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے رحموں میں پیدا شدہ چیز کو چھپائیں۔“ ابو محمد سے کہا گیا کہ: ”کیا تم بھی اس کے قائل ہو؟“ تو انہوں نے کہا: ”نہیں۔“ اور عبد اللہ سے شرح کی حدیث کے متعلق پوچھا گیا کہ: ”آپ اس کے قائل ہیں؟“ انہوں نے کہا: ”نہیں۔“ اور انہوں نے کہا: ”ایک مہینہ میں تین حیض کس طرح ہو سکتے ہیں؟“

فوائد:..... آیت میں ہے کہ وہ اپنے پیٹوں میں جو چیز ہے اسے ظاہر کریں، بتادیں۔ عکرمہ رحمہ اللہ اس سے حیض مراد لیتے ہیں جب کہ ابو محمد رحمہ اللہ کی رائے میں یہ نہیں تھی کیونکہ اس سے بچہ مراد ہے۔

[93]..... بَابُ الطَّهْرِ كَيْفَ هُوَ

پاکی کیسے حاصل ہوتی ہے؟

885- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُلْيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ.....

عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ كَانَتْ عَائِشَةُ تَنْهَى النِّسَاءَ أَنْ يَنْظُرْنَ لَيْلًا فِي الْمَحِيضِ وَتَقُولُ إِنَّهُ قَدْ يَكُونُ الصُّفْرَةُ وَالْكُدْرَةُ. ❷

عمرہ کہتی ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا عورتوں کو اس بات سے منع کرتی تھیں کہ وہ رات کو حیض دیکھیں، اور فرماتی تھیں کہ: کبھی وہ زرد اور مٹیالے رنگ کا ہوتا ہے۔“

فوائد:..... حیض کا خون تین طرح کا ہوتا ہے: (۱) گہرا سیاہی مائل جیسے پیچھے گزر چکا ہے۔ (۲)

یا زرد (۳) یا خاکی۔

تورات کو دیکھنے سے اسی لیے روکا جا رہا ہے کہ رات کو جانچنا مشکل ہوتا ہے، ہو سکتا انجانے میں عورت اسے طہر سمجھ بیٹھے۔

886- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مَوْلَاةٍ عَمْرَةَ قَالَتْ.....

كَانَتْ عَمْرَةَ تَأْمُرُ النِّسَاءَ أَنْ لَا يَغْتَسِلْنَ حَتَّى تَخْرُجَ الْقُطْنَةُ بَيْضَاءَ. ❶
عمرۃ کی لونڈی سے بیان کرتے ہیں کہ عمرۃ عورتوں کو حکم دیتی تھی کہ وہ غسل نہ کریں حتیٰ کہ روئی سفید نکل آئے۔

فوائد:..... حیض کے ایام کے دوران اگر زردی یا خاکی رنگ نظر آتا ہے تو یہ حیض کی علامت ہی ہے۔ اس دوران عورت اگر (جو روئی اس نے اپنی شرمگاہ پر باندھی ہو) اس پر سفیدی نظر آئے، تو وہ طہر ہوگا۔ البتہ ایام حیض کے بعد جو کہ ہر عورت کو اپنے معلوم ہوتے ہیں۔ اگر زردی یا خاکی رنگ بھی نظر آتا ہے تو وہ طہر ہی ہوگا۔ جیسے کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم طہر کے بعد زردی یا خاکی رنگ کے خون کو کچھ شمار نہیں کرتی تھیں۔ (صحیح ابوداؤد)

887- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ.....

قَالَ سُفْيَانُ الْكُدْرَةُ وَالصُّفْرَةُ فِي أَيَّامِ الْحَيْضِ حَيْضٌ وَكُلُّ شَيْءٍ رَأَتْهُ بَعْدَ أَيَّامِ الْحَيْضِ مِنْ دَمٍ أَوْ كُدْرَةٍ أَوْ صُفْرَةٍ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ سِوَلِ تَأْخُذُ بِقَوْلِ سُفْيَانَ قَالَ نَعَمْ. ❷
سفیان کہتے ہیں کہ حیض کے دنوں میں زرد اور نیالہ رنگ حیض کہلائے گا۔ اور ایام حیض کے بعد خون، نیالے، یا زرد رنگ کا جو کچھ بھی دیکھے وہ استحاضہ ہے۔ “عبداللہ سے سوال کیا گیا کہ ”آپ سفیان کے قول کو اختیار کرتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔“

فوائد:..... واضح ہوا کہ ایام حیض میں یہ رنگ (نیالہ پن وغیرہ) حیض، جب کہ بعد کے ایام میں طہر شمار ہوگا۔

888- أَخْبَرَنَا يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ صَاحِبَتِهِ.....

فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَكَانَتْ فِي حَجْرِ عَمْرَةَ قَالَتْ أُرْسِلَتْ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَى عَمْرَةَ بِكُرْسُفَةٍ قُطْنٍ فِيهَا كَالصُّفْرَةِ
فاطمۃ بنت محمد، جو عمرۃ کی گود میں تھیں، وہ کہتی ہیں کہ ”قریش کی ایک عورت نے عمرۃ کے پاس روئی کا ایک ٹکڑا بھیجا جس میں زردی سی لگی ہوئی تھی۔ وہ اس سے پوچھتی تھی کہ

❶ ضعیف اس میں جہالت ہے، ابن ابی شیبہ 94/1، باب فی الطہر ماہو

❷ صحیح مصنف عبدالرزاق (1203)

تَسْأَلُهَا هَلْ تَرَى إِذَا لَمْ تَرَ الْمَرْأَةَ مِنَ الْحَيْضَةِ إِلَّا هَذَا أَنْ قَدْ طَهَرَتْ فَقَالَتْ لَا حَتَّى تَرَى الْبَيَاضَ خَالِصًا. ①

آپ کی کیا رائے ہے کہ جب عورت کو حیض میں سے اس رنگ کے علاوہ کچھ نظر نہ آئے تو کیا وہ پاک ہوگی؟ عمرہ نے کہا: ”نہیں، جب تک وہ خالص سفیدی نہ دیکھے۔“

فوائد:..... خالص سفیدی دیکھنے کا حکم اس عورت کے لیے جو نئی نئی حائضہ ہونا شروع ہوئی ہے، اور جسے اپنے ایام کی صحیح خبر نہیں۔ جب کہ جن کو خبر ہو تو وہ طہر کے ایام میں زرد خاکی رنگ کچھ شمار نہیں کریں گی (کما تقدم)

889- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ.....

حَدَّثَنِي فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ كُنَّا نَكُونُ فِي حَجْرِهَا فَكَانَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ ثُمَّ تَطْهَرُ فَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي ثُمَّ تَنْكُسُهَا الصُّفْرَةَ الْيَسِيرَةَ فَتَأْمُرُنَا أَنْ نَعْتَزِلَ الصَّلَاةَ حَتَّى لَا نَرَى إِلَّا الْبَيَاضَ خَالِصًا. ②

فاطمہ بیان کرتی ہیں کہ اسماء نے کہا اور ہم سب اس کی پرورش میں تھیں۔ اور ہم میں سے بعض کو حیض ہوتا تھا۔ پھر وہ پاک ہوتی اور غسل کر کے نماز ادا کرتی۔ پھر کچھ زردی لوٹ آتی تھی، تو وہ ہمیں حکم کرتی تھیں کہ وہ نماز سے علیحدہ رہیں، حتیٰ کہ ہم خالص سفیدی دیکھ لیں۔“

890- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ.....

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ الْكُدْرَةُ وَالصُّفْرَةُ وَالذَّمُّ فِي أَيَّامِ الْحَيْضِ بِمَنْزِلَةِ الْحَيْضِ. ③

ابن جریج کہتے ہیں کہ عطاء نے کہا کہ مٹیالہ اور زرد رنگ کا خون حیض کے دنوں میں حیض ہی کے مرتبہ پر ہے۔

891- أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى.....

عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ

عطاء بن ابورباح کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”جب

① ضعیف أخرجه البيهقي في الحيض 336/1، باب الصفرة والكدر في أيام الحيض

② صحيح مصنف ابن أبي شيبة 94/1، باب في الطهر ماهو؟ وبما يعرف؟ والبيهقي في الحيض 336/1

③ ضعیف ابن جریر عن سے روایت کرتا ہے، دیکھئے مصنف عبدالرزاق (1158) وابن ابی شیبہ 94/1

انہا قالت إذا رأت الدَّم فلتُمسِكْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَرَى الطُّهْرَ أَبْيَضَ كَالْقَصَّةِ ثُمَّ لَتَغْتَسِلْ وَتُصَلِّيَ. ❶
عورت کو خون نظر آئے تو وہ نماز سے رک جائے۔ حتی کہ اسے پاکی چونے کی طرح (سفید) نظر آئے پھر غسل کر کے نماز ادا کرے۔“

892۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ.....

عَنْ عَامِرِ الْأَحْوَلِ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ لَا يَعُدُّ الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ وَلَا مِثْلَ غَسَالَةِ اللَّحْمِ شَيْئًا. ❷
عامر احول بیان کرتے ہیں کہ ”حسن زرد اور میالہ رنگ (طہر) شمار نہیں کرتے تھے۔ اور نہ اس پانی کے سے رنگ کو جس میں گوشت دھویا گیا ہو۔“

893۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ.....

عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا لَا نَعُدُّ الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ شَيْئًا. ❸
محمد کہتے ہیں کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”ہم زرد اور میالے رنگ کو کچھ شمار نہیں کرتے تھے۔“

[94]..... بَابُ الْكُدْرَةِ إِذَا كَانَتْ بَعْدَ الْحَيْضِ

اس میالے رنگ کے متعلق جو حیض کے بعد ظاہر ہو

894۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى.....

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى الدَّمَ فِي أَيَّامِ طُهْرِهَا قَالَ أَرَى أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ. ❹
معتمر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں ”کہ حسن نے اس عورت کے متعلق کہا: ”جسے اپنے پاکی کے دنوں میں خون نظر آئے۔ انہوں نے کہا: ”میرا خیال ہے وہ غسل کرے اور نماز ادا کرے۔“

فوائد:..... یہ قول صحیح ہے جیسا کہ (893) حدیث سے واضح ہے۔

895. وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَمْ يَكُونُوا
ابن سیرین نے کہا: ”لوگ میالے اور زرد رنگ میں

❶ حسن البیهقی فی الحيض، باب الصفرة والكدرۃ فی أيام الحيض 336/1 ومالك فی الطہارۃ باب طہر الحائض (99)

❷ صحیح آئندہ اثر (894) دیکھئے۔

❸ صحیح أخرجه البخاری، کتاب الحيض، باب الصفرة والكدرۃ فی غیر أيام الحيض (326) وابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب المرأة ترى الكدرۃ (307، 308)

❹ صحیح أخرجه ابن ابی شیبہ 94/1، باب فی المرأة تطهر ثم ترى الصفرة بعد الطهر۔

کچھ حرج نہیں جانتے تھے۔“

يَرُونَ بِالْكَدْرَةِ وَالصُّفْرَةِ بَاسًا. ❶

896- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ.....

عبدالاعلیٰ بیان کرتے ہیں کہ محمد بن حنفیہ نے اس عورت کے متعلق کہا جو پاکی کے بعد زردی دیکھے۔ انہوں نے کہا: ”وہ تری ہے۔ اسے دھو وے اور وضو کرے اور نماز پڑھے۔“

عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى الصُّفْرَةَ بَعْدَ الطَّهْرِ قَالَ تِلْكَ التَّرِيَّةُ تَغْسِلُهُ وَتَوَضُّأُ وَتُصَلِّي. ❷

897- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَحَجَّاجٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ.....

یونس اور حمید بیان کرتے ہیں کہ حسن نے کہا: ”غسل کے بعد تر چیز پاکی کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔“ عبداللہ نے کہا: ”وہ تری زرد اور میالہ رنگ ہے۔“

عَنْ يُونُسَ وَحُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَيْسَ فِي التَّرِيَّةِ شَيْءٌ بَعْدَ الْغُسْلِ إِلَّا الطَّهُّورُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ التَّرِيَّةُ الصُّفْرَةُ وَالْكَدْرَةُ. ❸

898- حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَعَقَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ.....

حارث بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ”جب عورت غسل کے ایک یا دو دن بعد (زرد یا میالی) تری دیکھے وہ پاکیزگی حاصل کر لے اور نماز پڑھے۔“

عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ إِذَا رَأَتْ الْمَرْأَةُ التَّرِيَّةَ بَعْدَ الْغُسْلِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ فَإِنَّهَا تَطْهَرُ وَتُصَلِّي. ❹

899- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ.....

قیس بیان کرتے ہیں کہ عطاء نے کہا: ”غسل کے بعد تری (زردی سی) پاکی کے علاوہ اور کچھ نہیں۔“

عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ لَيْسَ فِي التَّرِيَّةِ بَعْدَ الْغُسْلِ إِلَّا الطَّهُّورُ. ❺

900- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ.....

❶ صحیح ابن ابی شیبہ 93/1-94، باب فی المرأة تطهر ثم ترى الصفرة بعد الطهر

❷ ضعیف ابن ابی شیبہ 93/1، باب فی المرأة تطهر ثم ترى الصفرة بعد الطهر

❸ صحیح دیکھئے ابن ابی شیبہ 94/1

❹ حسن مصنف عبدالرزاق (1161) وابن ابی شیبہ 93/1 باب فی المرأة تطهر ثم ترى الصفرة بعد الطهر

❺ صحیح مصنف ابن ابی شیبہ 94/1، باب فی المرأة تطهر ثم ترى الصفرة بعد الطهر نیز آئندہ (905، 907) اثر دیکھئے۔

اُمّ ہذیل بیان کرتی ہیں کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا جنہوں نے نبی ﷺ کی بیعت کی تھی، انہوں نے کہا: ”ہم غسل کے بعد میا لے اور زرد رنگ کو کچھ نہیں شمار کرتی تھیں۔“

عَنْ أُمِّ الْهَذِيلِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ وَكَانَتْ قَدْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كُنَّا لَا نَعْتَدُ بِالْكُدْرَةِ وَالصُّفْرَةِ بَعْدَ الْغُسْلِ شَيْئًا. ①

901- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ.....

یونس بیان کرتے ہیں کہ حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: ”جب عورت غسل کے ایک یا دو دن کے بعد گاڑھا، تازہ خون دیکھے تو وہ نماز سے ایک روز رک جائے پھر اس کے بعد استحاضہ ہوگا۔“

عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا رَأَتْ الْحَائِضُ دَمًا عَبِيطًا بَعْدَ الْغُسْلِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ فَإِنَّهَا تُمْسِكُ عَنِ الصَّلَاةِ يَوْمًا ثُمَّ هِيَ بَعْدَ ذَلِكَ مُسْتَحَاضَةٌ. ②

فوائد: حسن رضی اللہ عنہ کی مراد یہ ہے کہ ایک کی کمی بیشی ممکن ہے۔ لہذا شک رفع کرنے کے لیے

اتار کا جائے گا، اگر اس کے بعد بھی خون جاری رہے تو اسے استحاضہ شمار کیا جائے گا۔

902- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ.....

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب عورت حیض سے پاک ہو جائے۔ پھر طہر کے بعد اسے کچھ نظر آئے، جو اسے شک میں ڈالے تو یہ شیطان کا رحم میں چوکا لگانا ہے، جب صرف نکسیر یا خون کے قطرے، یا گوشت دھوئے ہوئے پانی کی طرح دیکھے، تو وضو کرے جس طرح نماز کے لئے وضو کرتی ہے۔ پھر نماز پڑھے، اور اگر تازہ خون ہو جس میں کوئی شک نہ ہو تو نماز چھوڑ دے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”میں نے یزید بن ہارون کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”جب عورت کی (حیض کی مدت) سات دن ہو، پھر وہ پاکی دیکھے اور وہ نکاح کرے پس وہ دس دنوں کے درمیان خون دیکھے، تو نکاح جائز اور

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِذَا تَطَهَّرَتِ الْمَرْأَةُ مِنَ الْمَحِيضِ ثُمَّ رَأَتْ بَعْدَ الطَّهْرِ مَا يَرِيهَا فَإِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فِي الرَّجَمِ فَإِذَا رَأَتْ مِثْلَ الرَّعَافِ أَوْ قَطْرَةِ الدَّمِ أَوْ غَسَالَةِ اللَّحْمِ تَوَضَّأَتْ وَضُوءَهَا لِلصَّلَاةِ ثُمَّ تُصَلِّي فَإِنْ كَانَ دَمًا عَبِيطًا الَّذِي لَا خَفَاءَ بِهِ فَلْتَدَعْ الصَّلَاةَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ يَقُولُ إِذَا كَانَ أَيَّامُ الْمَرْأَةِ سَبْعَةً فَرَأَتْ الطَّهْرَ بَيَاضًا فَتَزَوَّجَتْ ثُمَّ

① صحيح الحاكم 1/174، وابوداؤد في الطهارة، باب في المرأة ترى الكدرة والصفرة بعد الطهر (307)

② صحيح دارمي منفرد ہیں۔

صحیح ہے۔ اگر وہ سات دن سے کم مدت میں پاکی دیکھے اور نکاح کرے پھر خون دیکھے تو وہ نکاح جائز نہیں، وہ حیض ہے۔“ عبد اللہ سے سوال کیا گیا: ”کیا آپ اس کے قائل ہیں۔“ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“

رَأَتْ الدَّمَ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعَشْرِ
فَالنِّكَاحُ جَائِزٌ صَحِيحٌ فَإِنْ رَأَتْ
الطُّهْرَ دُونَ السَّبْعِ فَتَزَوَّجَتْ ثُمَّ رَأَتْ
الدَّمَ فَلَا يَجُوزُ وَهُوَ حَيْضٌ وَسُئِلَ عَبْدُ
اللَّهِ تَقُولُ بِهِ قَالَ نَعَمْ. ①

فوائد: یزید بن ہارون رحمہ اللہ کے قول سے معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک طہر کی کم از کم مدت دس دن ہے، اگر حیض کے خون کے بند ہونے کے دس دن بعد پھر خون آجاتا ہے تو یہ درمیانے دس دن طہر کے شمار ہوں گے اور اس میں کیا گیا نکاح وغیرہ جائز ہوگا، لیکن اگر خون کی بندش 7 دن سے زیادہ رہتی ہے تو یہ حیض کے ایام ہی شمار ہوں گے۔ ان میں کیا گیا نکاح وغیرہ ناجائز تصور ہوگا۔

903- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ شَرِيكَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ

عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ فِي الْمَرْأَةِ يَكُونُ
حَيْضُهَا سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ ثُمَّ تَرَى كُثْرَةً
أَوْ صَفْرَةً أَوْ تَرَى الْقُطْرَةَ أَوْ الْقُطْرَتَيْنِ مِنْ
الدَّمِ أَنَّ ذَلِكَ بَاطِلٌ وَلَا يَضُرُّهَا شَيْءٌ. ②

حارث بیان کرتے ہیں: علی رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے متعلق کہا جس کو چھ یا سات دن حیض آتا ہے، پھر وہ ٹیالہ یا زرد رنگ دیکھے۔ یا خون کے ایک یا دو قطرے دیکھے، تو وہ باطل اس سے کچھ نقصان نہیں ہوگا۔“

فوائد: یہ حدیث اگرچہ ضعیف، لیکن بات صحیح ہے، کیونکہ یہ زردی یا ٹیالہ خون ایام طہر کا ہے۔ لہذا ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے مطابق اس کی کچھ اہمیت نہیں۔

904- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكَ

عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ
الْمَرْأَةِ تَغْتَسِلُ مِنَ الْحَيْضِ فَتَرَى
الصُّفْرَةَ قَالَ تَوَضَّأُ وَتَنْضَحُ. ③

عبد الکریم نے کہا: ”میں نے عطاء سے اس عورت کے متعلق پوچھا جو حیض کا غسل کرتی ہے، پھر وہ زرد رنگ دیکھتی ہے؟ انہوں نے کہا: ”وضو کرے اور چھینٹے مارے۔“

① حسن ابن ابی شیبہ 93/1، باب فی المرأة تطهر ثم ترى الصفرة بعد الطهر

② ضعیف شریک نے ابواسحاق سے اخیر عمر میں سماع کیا

③ حسن ابن ابی شیبہ 94/1 باب فی المرأة تطهر ثم ترى الصفرة بعد الطهر

905۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ.....

عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ قَالَ تَدْعُ
الصَّلَاةَ فِي قُرُوبِهَا ذَلِكَ يَوْمًا أَوْ
يَوْمَيْنِ ثُمَّ تَغْتَسِلُ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ
الْأُولَى نَظَرْتَ فَإِنْ كَانَتْ تَرِيَّةً
تَوَضَّأَتْ وَصَلَّتْ وَإِنْ كَانَ دَمًا أَخْرَبَ
الظُّهَرَ وَعَجَّلَتْ الْعَصْرَ ثُمَّ صَلَّتَهُمَا
بِغُسْلٍ وَاحِدٍ فَإِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ
نَظَرْتَ فَإِنْ كَانَتْ تَرِيَّةً تَوَضَّأَتْ
وَصَلَّتْ وَإِنْ كَانَ دَمًا أَخْرَبَ الْمَغْرِبَ
وَعَجَّلَتْ الْعِشَاءَ ثُمَّ صَلَّتَهُمَا بِغُسْلٍ
وَاحِدٍ فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ نَظَرْتَ فَإِنْ
كَانَتْ تَرِيَّةً تَوَضَّأَتْ وَصَلَّتْ وَإِنْ كَانَ
دَمًا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتِ الْغَدَاةَ فِي كُلِّ
يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ
الْأَقْرَاءُ عِنْدِي الْحَيْضُ. ❶

عطاء نے استحاضہ والی عورت کے متعلق کہا: ”وہ اپنے حیض
میں ایک یا دو دن نماز چھوڑ دے۔ پھر غسل کرے۔ جب
ظہر کا وقت ہو تو وہ دیکھے اگر تری ہو تو وضو کر کے نماز
پڑھے۔ اور اگر خون ہو تو ظہر میں تاخیر کرے اور عصر میں
جلدی کر کے ان دونوں نمازوں کو ایک ہی غسل سے
پڑھے۔ پھر جب سورج غروب ہو تو دیکھے، اگر تری ہو تو
وضو کر کے نماز پڑھے اور اگر خون ہو تو مغرب میں تاخیر اور
عشاء میں جلدی کر کے دونوں نمازوں کو ایک ہی غسل سے
ادا کرے۔ پھر جب فجر طلوع ہو تو دیکھے اگر تری ہو تو وضو
کر کے نماز ادا کرے اور اگر خون ہو تو غسل کر کے فجر کی
نماز پڑھے۔ وہ روزانہ تین بار ایسا کرے۔“ ابو محمد نے کہا:
”میرے نزدیک اقراء سے مراد نزدیک حیض ہے۔“

فوائد: یہ مستحاضہ کے متعلق وارد ہونے والے غسل اور وضو کے حکم میں ایک بہترین تطبیق
ہے۔ بہر حال یہ ضروری نہیں۔ دونوں حالتوں میں غسل بھی درست ہے اور وضو بھی، تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔
906۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِعْتَكَفَ
وَاعْتَكَفَ مَعَهُ بَعْضُ نِسَائِهِ وَهِيَ
مُسْتَحَاضَةٌ تَرَى الدَّمَ قُرْبًا وَضَعَتِ
الطُّسْتَ تَحْتَهَا مِنَ الدَّمِ وَزَعَمَ

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے اعتکاف کیا۔
اور آپ ﷺ کے ساتھ آپ کی کسی بیوی نے بھی
اعتکاف کیا اور وہ مستحاضہ تھیں۔ وہ خون دیکھتیں تو بعض اوقات
اپنے نیچے طشت رکھ لیتیں۔“ عکرمہ نے کہا: عائشہ رضی اللہ عنہا نے

أَنَّ عَائِشَةَ رَأَتْ مَاءَ الْعُصْفَرِ فَقَالَتْ: كَسَمَ كَاطِي دِيكْهَا تَوَانِهُوْنِ لِي فَرَمَايَا: ”گویا کہ یہ وہی چیز کَانَ هَذَا شَيْءٌ كَانَتْ فَلَانَةٌ تَجِدُهُ. ❶ ہے جو فلاں عورت بھی پاتی ہے۔“

فوائد: اس سے ثابت ہوا، مستحاضہ طاہرہ کے حکم میں ہی ہے، وہ مسجد بھی جاسکتی ہے۔ اعتکاف بھی بیٹھ سکتی ہے۔ اور قرآن کریم کو بھی چھو سکتی ہے۔

907۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ.....

عَنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَطْهَرُ مِنَ الْمَحِيضِ ثُمَّ تَرَى الصُّفْرَةَ؟ قَالَ: تَوَضَّأُ. ❷ حجاج کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے اس عورت کے متعلق پوچھا جو حیض سے پاک ہوتی ہے، پھر زرد رنگ دیکھتی ہے۔ انہوں نے کہا: ”وہ وضو کرے۔“

908. قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: قَرَأْتُ عَلَى زَيْدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ هُوَ: ابْنُ أَنَسٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ كَانَتْ حَيْضُهَا سَبْعَةَ أَيَّامٍ فَرَأَدَتْ حَيْضَتُهَا قَالَ: تَسْتَطْهَرُ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ. ❸ ابو محمد کہتے ہیں میں نے زید بن یحییٰ پر پڑھا، وہ مالک بن انس سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے ان سے (امام مالک سے) اس عورت کے متعلق پوچھا جو سات روز حالت حیض ہوتا تھا، پھر اس کا حیض بڑھ گیا؟ انہوں نے کہا: ”وہ (زیادہ سے زیادہ) مزید تین دن کے بعد پاک ہو جائے گی۔“

[95]..... بَابُ الْمَرْأَةِ تَطْهَرُ عِنْدَ الصَّلَاةِ أَوْ تَحِيضُ

اس عورت کے متعلق جو نماز کے وقت پاک ہوتی ہے یا حیض میں مبتلا ہوتی ہے

909۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ عَوَامٍ.....

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا طَهَرَتِ الْمَرْأَةُ فِي وَقْتِ صَلَاةٍ فَلَمْ تَغْتَسِلْ وَهِيَ قَادِرَةٌ عَلَى أَنْ تَغْتَسِلَ قَضَتْ تِلْكَ الصَّلَاةَ. ❹ ہشام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ”جب عورت کسی نماز کے وقت پاک ہو جائے، پھر وہ غسل کی قدرت رکھنے کے باوجود غسل نہ کرے، تو اس نماز کی قضا ادا کرے۔“

❶ صحیح احمد 131/6، والبخاری، کتاب الحيض، باب الاعتكاف للمستحاضة (309، 310، 311)

❷ ضعیف حجاج بن أرطاة ضعیف ہے دیکھئے اثر نمبر (899، 905)

❸ صحیح دیکھئے التمهيد 76/16

❹ صحیح ابن ابی شیبہ 337/2، باب فی الحائض تطهر آخر النهار

فوائد: لہذا جو عورت حیض سے پاک ہو جائے لیکن اس نے کسی وجہ سے غسل نہ کیا ہو تو وہ اس وقت رہ جانے والی نماز کو قضاء کے طور پر لازمی ادا کرے گی۔

910۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ.....

عمر و کہتے ہیں کہ حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: ”جب عورت دو رکعت نماز پڑھ لے۔ پھر وہ حیض میں مبتلا ہو جائے تو جب پاک ہو تو اس نماز کی قضا ادا نہ کرے۔“

911۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا الْمُعَمَّرِيُّ أَبُو سُفْيَانَ مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ

عَنْ مُعَمَّرٍ عَنْ قَتَادَةَ..... الخ ②

912۔ قَالَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ.....

حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ تَطْهَرُ عِنْدَ الظُّهْرِ فَتُؤَخِّرُ غُسْلَهَا حَتَّى يَدْخُلَ وَقْتُ الْعَصْرِ قَالَا: تَقْضَى الظُّهْرُ. ③

913۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنبَأَنَا يُونُسُ عَنْ الْحَسَنِ. ④

914۔ وَمُغِيرَةُ عَنْ غَامِرٍ..... الخ ①

915۔ وَعَبِيدَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْمَرْأَةِ تَقَرَّبَتْ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى يَدْخُلَ عَلَيْهَا الْحَيْضُ قَالُوا تُعِيدُ تِلْكَ الصَّلَاةَ. ⑥

ان سب نے کہا: ”وہ اس نماز کو (پاکیزگی اختیار کرنے پر) لوٹائے گی۔“

① صحیح: ابن ابی شیبہ 339/2 ② صحیح: مصنف عبدالرزاق (1288) ③ صحیح مصنف عبدالرزاق (1288)

④ صحیح: ابن ابی شیبہ 337/2، باب فی الحائض تطہر آخر النہار، مصنف عبدالرزاق (1286)

⑤ صحیح: دیکھئے مصنف عبدالرزاق (1289)، وابن ابی شیبہ 339/2

⑥ صحیح: ابن ابی شیبہ 339/2

فوائد: یہی بات قرین قیاس معلوم ہوتی ہے کہ ایسی عورت طہارۃ کے بعد اس نماز کو دھرائے گی۔

916۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ.....

ابو سلیمان اور یونس کہتے ہیں کہ حسن رضی اللہ عنہ سے اس عورت کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ جس پر نماز کا وقت ہو گیا پھر اس نے غفلت اختیار کی حتیٰ کہ حیض آ گیا۔ ”جب وہ غسل کرے تو اس نماز کی قضا کرے۔“

إِذَا اغْتَسَلَتْ. ❶

917۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ.....

ہشام حسن رضی اللہ عنہ اور قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ دونوں نے فرمایا: ”جب عورت نماز کو ضائع کر دے۔ حتیٰ کہ اسے حیض آ جائے تو جب وہ پاک ہو اس پر قضا ہوگی۔“

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ وَقَتَادَةَ قَالَا: إِذَا ضَيَّعَتِ الْمَرْأَةُ الصَّلَاةَ حَتَّى تَحِيضَ فَعَلَيْهَا الْقَضَاءُ إِذَا طَهَّرَتْ. ❷

918۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ.....

مغیرہ امام شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ”جب عورت غفلت کرے۔ پھر حائضہ ہو جائے تو اس نماز کی قضا دے۔“

عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِذَا فَرَطَتْ ثُمَّ حَاضَتْ قَضَتْ. ❸

919۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا عَنْ يَعْقُوبَ.....

ابو یوسف سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ”جب عورت کو نماز کے وقت حیض آئے تو اس پر قضا نہیں ہوگی۔“ ابو محمد نے کہا: ”یعقوب، قعقاع کے بیٹے اور ”مرو“ کے قاضی ہیں اور ابو یوسف مکہ کے شیخ ہیں۔“

عَنْ أَبِي يُوسُفَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: إِذَا حَاضَتْ الْمَرْأَةُ فِي وَقْتِ الصَّلَاةِ فَلَيْسَ عَلَيْهَا الْقَضَاءُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يَعْقُوبُ هُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ قَاضِي مَرُو وَأَبُو يُوسُفَ شَيْخٌ مَكِّيٌّ. ❹

920۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ.....

❶ صحیح: سابقہ (913) نیز آئندہ اثر ملاحظہ کریں۔

❷ صحیح: (913، 916) کے تحت گزر چکا ہے۔

❸ صحیح: دیکھئے سابقہ اثر (914)

❹ صحیح: داری بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

عَنْ حَجَّاجٍ وَقَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا طَهَرْتُ قَبْلَ الْمَغْرِبِ صَلَّيْتُ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ، وَإِذَا طَهَرْتُ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلَّيْتُ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ. ❶

حجاج اور قیس عطاء سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ”جب عورت مغرب سے پہلے پاک ہو تو ظہر و عصر کی نماز بھی ادا کرے اور جب فجر سے پہلے پاک ہو تو مغرب اور عشاء کی نماز بھی ادا کرے۔“

فوائد: مغرب سے پہلے پاک ہونے والی نے چونکہ صرف عصر کو ہی پاکی کی حالت میں پایا ہے جو کہ وجوب صلاۃ کا سبب ہے لہذا صرف عصر کی اس پر فرض ہوگی ظہر کی ادائیگی ضروری نہیں جیسا کہ آگے انس رضی اللہ عنہ سے بھی یہ مروی ہے۔ (واللہ اعلم)

921- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ.....

عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ. ❷

علی بن زید سعید بن مسیب سے اس طرح روایت کرتے ہیں۔

922- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ.....

عَنْ مِقْسَمٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ. ❸

مقسم کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کہا۔

923- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ.....

حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ الْحَسَنِ فِي الْحَائِضِ تُصَلِّي الصَّلَاةَ الَّتِي طَهَرْتُ فِي وَفَّيْهَا. ❹

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے حائضہ عورت کے متعلق کہا: ”وہ جس وقت پاک ہو اسی وقت کی نماز پڑھے گی۔“

924- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ.....

عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ وَمُجَاهِدٍ قَالُوا: إِذَا طَهَرَتِ الْحَائِضُ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلَّيْتُ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَإِذَا طَهَرْتُ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ

ابن ابونجیح عطاء، طاؤس اور مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ”جب حائضہ عورت فجر سے پہلے پاک ہو تو مغرب اور عشاء کی نماز ادا کرے گی اور اگر سورج غروب ہونے سے پہلے پاک ہو تو ظہر اور عصر کی

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 336/2، 337، باب فی الحائض تطہر آخر النہار۔

❷ اسنادہ ضعیف، لیکن حدیث اقبل کی بناء پر قوت حاصل کر لیتی ہے۔

❸ صحیح: مصنف ابن ابی شیبہ 337/2، باب فی الحائض تطہر آخر النہار۔

❹ صحیح: مصنف عبدالرزاق (1286)

نماز ادا کرے گی۔

صَلَّتِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ. ❶

925۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ.....

جب وہ دن کے آخر میں پاک ہو تو ظہر اور عصر کی نماز پڑھے اور جب وہ رات کے آخر میں پاک ہو تو مغرب اور عشاء کی نماز ادا کرے۔“

عَنِ الْحَكَمِ فِي الْحَائِضِ إِذَا رَأَتْ
الظُّهْرَ آخِرَ النَّهَارِ صَلَّتِ الظُّهْرَ
وَالْعَصْرَ وَإِذَا طَهَّرَتْ آخِرَ اللَّيْلِ
صَلَّتِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ. ❷

محمد بن یوسف، سفیان، لیث اور طاؤس نے بھی ایسے ہی کہا۔

926۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ
سُفْيَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ مِثْلَهُ. ❸

927۔ أَخْبَرَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ.....

شعبہ کہتے ہیں کہ مغیرہ نے کہا ابراہیم کہتے تھے: ”جب عورت عصر کی نماز کے وقت پاک ہو تو ظہر و عصر کی نماز پڑھے۔“

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ كَانَ
إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ: إِذَا طَهَّرْتُ عِنْدَ الْعَصْرِ
صَلَّتِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ. ❹

928۔ أَخْبَرَنَا أَبُو زَيْدٍ قَالَ.....

شعبہ کہتے ہیں میں نے حماد سے پوچھا انہوں نے کہا: ”جب عورت نماز کے وقت پاک ہو تو وہ نماز پڑھے۔“

قَالَ شُعْبَةُ: سَأَلْتُ حَمَّادًا قَالَ: إِذَا
طَهَّرْتُ فِي وَقْتِ صَلَاةٍ صَلَّتْ. ❺

929۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يُونُسَ وَحُمَيْدٍ.....

حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انس نے کہا: ”جب عورت نماز کے وقت پاک ہو تو وہی نماز ادا کرے اس کے علاوہ کوئی نماز نہیں پڑھے گی۔“

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ إِذَا طَهَّرْتُ فِي وَقْتِ صَلَاةٍ صَلَّتْ
تِلْكَ الصَّلَاةَ وَلَا تُصَلِّيْ غَيْرَهَا. ❻

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 337/2

❷ صحیح: مصنف عبدالرزاق (1282) وابن ابی شیبہ 337/2

❸ ضعیف: ابن ابی شیبہ 337/2، باب الحائض تطهر آخر النهار اسی طرح دیکھئے مصنف عبدالرزاق (1282)

❹ صحیح: مصنف ابن ابی شیبہ 337/2

❺ صحیح: دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

❻ صحیح: دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

930۔ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ قَرَأْتُ عَلَى.....

زَيْدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ
عَنِ الْمَرْأَةِ تَطْهَرُ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ تُصَلِّي
الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ قُلْتُ: فَإِنْ كَانَ طَهَرُهَا
قَرِيبًا مِنْ مَغِيبِ الشَّمْسِ قَالَ: تُصَلِّي
الْعَصْرَ وَلَا تُصَلِّي الظُّهْرَ وَلَوْ أَنَّهَا لَمْ
تَطْهَرُ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ لَمْ يَكُنْ
عَلَيْهَا شَيْءٌ. سُئِلَ عَبْدُ اللَّهِ تَأْخُذُ بِهِ؟
قَالَ: لَا. ❶

زید بن یحییٰ امام مالک سے بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں
کہ میں ان سے اس عورت کے متعلق پوچھا جو عصر کے بعد
پاک ہو تو انہوں نے کہا: وہ عصر اور ظہر کی نماز پڑھے گی۔
میں نے کہا: ”اگر وہ سورج غروب ہونے کے قریب پاک
ہو؟ تو انہوں نے کہا: وہ عصر کی نماز پڑھے اور ظہر کی نہ
پڑھے، اور اگر وہ پاک نہ ہو حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے
تو اس پر کچھ بھی نہیں۔“ عبد اللہ سے سوال کیا گیا: کیا
آپ بھی اسے اختیار کرتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: نہیں۔“

فوائد:..... یعنی اگر عورت ظہر کے آخری اور عصر کے اول میں پاک ہوئی ہے تو یہ چونکہ جمع صوری
کا وقت جس میں دونوں نمازیں اکٹھی کر کے بھی پڑھی جاسکتی ہیں لہذا یہ عورت دونوں نمازیں ہی غسل کر کے
ادا کرے گی۔ لیکن اگر عصر کا اول وقت گزر چکا ہے تو اب صرف عصر ہی ادا کرے گی یہ بات درست معلوم ہوتی
ہے۔ (واللہ اعلم)

[96]..... بَابُ إِذَا اخْتَلَطَتْ عَلَى الْمَرْأَةِ أَيَّامُ حَيْضِهَا فِي أَيَّامِ اسْتِحَاضَتِهَا

جب عورت کے حیض اور استحاضہ کے دن متشابہ ہو جائیں

931۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعَثَاءِ الْمُحَارِبِيِّ.....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:
كَتَبْتُ إِلَيْهِ امْرَأَةً إِنِّي قَدْ اسْتَحِضْتُ
مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَبَلَّغْنِي أَنَّ عَلِيًّا قَالَ
تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:
مَا نَجِدُ لَهَا غَيْرَ مَا قَالَ عَلِيُّ. ❷

سعید بن جبیر ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ
انہیں ایک عورت نے لکھ کر بھیجا کہ ”میں اتنے عرصہ سے استحاضہ
میں مبتلا ہوں مجھے یہ خبر ملی کہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہے: ”استحاضہ
والی عورت ہر نماز کے وقت غسل کرے۔“ ابن عباسؓ نے
کہا: ”ہم علی رضی اللہ عنہ کے قول کے علاوہ اور کچھ نہیں پاتے۔“

فوائد:..... استحاضہ کے بیان میں یہ بات پہلے گزر چکی ہے کہ مستحاضہ کے لیے غسل مستحب جبکہ وضو

❶ صحیح: داری بیان کرنے میں مفرد ہیں۔

❷ صحیح: مصنف عبدالرزاق (1178) شرح معانی الآثار للطحاوی 101/1

ضروری ہے۔ لیکن ابن عباس رضی اللہ عنہما اور علی رضی اللہ عنہ کو وضو کی خبر نہ ہونا یہ اس بات کی خبر دیتی ہے عہد صحابہ اور ان کے قریبی زمانے میں حدیثیں مکمل طور پر جمع نہ تھیں کسی کو کوئی حدیث معلوم ہوتی اور کسی کو نہ، اس لیے بعض کسی مسئلے سے متعلق حدیث سے واقف ہوتے اور بعض اجتہاد دورائے سے کام لیتے لیکن بعد والوں کے لیے جب کہ احادیث جمع ہو چکیں ہیں کسی طور پر بھی یہ جائز نہیں کہ وہ مخالف دلیل مل جانے کے باوجود کسی کے قول و فعل کو حجت بنائے اور اس پر ڈٹا رہے یہ سوائے گمراہی کے اور کچھ نہیں۔

932- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ.....

حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَوْ عِكْرِمَةُ قَالَ: أَبُو سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا عِكْرِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَهْتُمْ هِيَ كَهْتُمْ زَيْنَبُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَتْ زَيْنَبُ تَعْتَكِفُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ تُرِيقُ الدَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ. ❶

ابو سلمہ رضی اللہ عنہ یا عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ”زینب رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ساتھ اعتکاف بیٹھیں اور انہیں استحاضہ کا عارضہ لاحق تھا آپ ﷺ نے اسے ہر نماز کے وقت غسل کرنے کا حکم دیا۔“

فوائد: یہ حکم استحباب پر مبنی ہے اس امر کو وجوب سے پھیرنے والا قرینہ صارفہ وضو کے حکم والی

حدیث ہے جو کہ (803) کے فوائد میں گزر چکی ہے۔

933- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ.....

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ عَلِيًّا وَابْنَ مَسْعُودٍ كَانَا يَقُولَانِ: الْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ. ❷

یحییٰ بن ابوکثیر کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ دونوں کہتے تھے: ”مستحاضہ ہر نماز کے وقت غسل کرے۔“

934- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ.....

حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ يَقُولُ: تَغْتَسِلُ بَيْنَ كُلِّ صَلَاتَيْنِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَاحِدًا. قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ: وَكَانَ الزُّهْرِيُّ وَمَكْحُولٌ يَقُولَانِ: تَغْتَسِلُ

اوزاعی کہتے ہیں کہ میں نے عطاء بن ابورباح کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ: ”استحاضہ والی عورت ہر دو نمازوں کے لئے غسل کرے اور فجر کے لئے ایک غسل کرے۔“ اوزاعی نے کہا: ”زہری اور مکحول بھی کہتے تھے کہ وہ ہر نماز کے وقت غسل کرے۔“

❶ صحیح: مصنف عبدالرزاق (117) والبیہقی فی الحیض، باب غسل المستحاضة 351/1

❷ منقطع، ضعیف: ابن ابی شیبہ 127/1، باب المستحاضة کیف تصنع؟

عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ ❶

935- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ هِشَامِ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِي عَنْ يَحْيَى بْنِ

أَبِي كَثِيرٍ

ابوسلمہ کہتے ہیں کہ ام حبیبہ اور وہب نے کہا کہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کا خون جاری تھا تو اس کے متعلق انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ نے حکم دیا: ”وہ ہر نماز کے وقت غسل کرے اور نماز پڑھے۔“

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ وَهَبُ: أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ كَانَتْ تُهْرَاقُ الدَّمَ وَأَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَهَا: أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ

صَلَاةٍ وَتُصَلِّيَ. ❷

936- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ ”ایک عورت نے ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ابن جبیر رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا کہ میں استحاضہ والی عورت ہوں اور پاک نہیں ہوتی۔ اور میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتی ہوں کہ تم مجھے فتویٰ دو، میں نے لوگوں سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: ”علی رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ ہر نماز کے لئے غسل کرے۔“ (سعید بن جبیر کہتے ہیں) میں نے پڑھا اور اپنے ہاتھ سے جواب لکھا کہ: ”میں اس کے لئے علی رضی اللہ عنہ کے قول کے علاوہ اور کچھ نہیں پاتا۔“ تو کہا گیا کہ: ”کوفہ کا علاقہ بہت ٹھنڈا ہے۔“ انہوں نے کہا: ”اگر اللہ چاہتا تو اسے اس سے بھی سخت مصیبت میں مبتلا کر دیتا۔“

سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَقُولُ: كَتَبَتْ امْرَأَةٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ الزُّبَيْرِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ وَإِنِّي أَذْكُرُ كَمَا اللَّهُ إِلَّا أَفْتَيْتُمَانِي: وَإِنِّي سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا كَانَ عَلِيُّ يَقُولُ: تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَقَرَأْتُ وَكَتَبْتُ الْجَوَابَ بِيَدِي مَا أَجَدُ لَهَا إِلَّا مَا قَالَ عَلِيُّ فَقِيلَ إِنَّ الْكُوفَةَ أَرْضٌ بَارِدَةٌ فَقَالَ: لَوْ شَاءَ اللَّهُ لَابْتَلَاهَا بِأَشَدِّ مِنْ ذَلِكَ. ❸

937- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ قَيْسٍ

مجاہد کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا گیا اس عورت

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ

❶ صحیح: (831، 833، 920) کے تحت اثر گزر چکا ہے۔

❷ صحیح: ابوداؤد، کتاب الطهارة، باب من روى أن المستحاضة..... 293، والبيهقي کتاب الحيض، باب غسل

المستحاضة 351/1

❸ صحیح: مصنف عبدالرزاق (1179) وشرح معانی الآثار للطحاوی 100/1

کا علاقہ بہت ٹھنڈا ہے (تو پانچ وقت غسل کرنا مشکل ہے)۔ انہوں نے کہا: ”وہ ظہر میں تاخیر کرے اور عصر میں جلدی کرے اور ایک غسل کرے، پھر مغرب میں تاخیر اور عشاء میں جلدی کر کے ایک غسل کرے اور فجر کے لئے الگ غسل کرے۔“

أَرْضَهَا أَرْضٌ بَارِدَةٌ فَقَالَ: تُؤَخِّرُ الظُّهْرَ
وَتُعَجِّلُ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلُ غُسْلًا
وَتُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلُ الْعِشَاءَ
وَتَغْتَسِلُ غُسْلًا وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ
غُسْلًا. ❶

938- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ.....

عروۃ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ”ننیب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جہش کی بیٹی جو عبدالرحمن بن عوف کے نکاح میں تھی اسے استحاضہ تھا وہ لگن سے نکلتی تھی تو خون اس پر غالب ہوتا تھا پھر بھی وہ نماز پڑھتی تھی۔“

عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ
سَلَمَةَ أَنَّ ابْنَةَ جَحْشٍ كَانَتْ تَحْتَ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَكَانَتْ
تُسْتَحَاضُ فَكَانَتْ تَخْرُجُ مِنْ مِرْكَنِيهَا
وَأِنَّ لَعَالِيهِ الدَّمُ فَتُصَلِّي. ❷

939- أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ سَعِيدٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ إِسْحَقَ.....

اوزاعی کہتے ہیں کہ میں نے زہری اور یحییٰ بن ابوکثیر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ”عورت ہر نماز کے لئے الگ ایک غسل کرے۔“ اوزاعی کہتے ہیں: ”مجھے مکحول سے بھی اسی طرح خبر پہنچی۔“

حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ
وَيَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ يَقُولَانِ: تَفْرِدُ
لِكُلِّ صَلَاةٍ اغْتِسَالَةً: قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ:
وَبَلَّغَنِي عَنْ مَكْحُولٍ مِثْلَ ذَلِكَ. ❸

940- أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعَيْبِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ.....

عطاء کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے تھے: ”استحاضہ والی عورت ہر دو نمازوں کے لئے ایک غسل کرے اور صبح کی نماز کے لئے الگ غسل کرے۔“

أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ
يَقُولُ: لِكُلِّ صَاحِبَةٍ اغْتِسَالَةٌ وَتَفْرِدُ
لِصَلَاةِ الصُّبْحِ اغْتِسَالَةً. ❹

941- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ.....

❶ صحیح: شرح معانی الآثار 101/1-102

❷ صحیح: ابن ابی شیبہ، 1/138، باب المستحاضہ کیف تصنع، والاستذکار لابن عبد البر 228/3

❸ صحیح: دارمی بیان کرنے میں اکیلے ہیں۔

❹ صحیح: (831، 922) کے تحت گزر چکی ہے۔

عَنْ حَمَّادِ الْكُوفِيِّ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ
إِبْرَاهِيمَ فَقَالَتْ: إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَقَالَ
عَلَيْكَ بِالْمَاءِ فَانْضَحِيهِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ
الدَّمَ عَنْكَ. ①

حماد کوفی کہتے ہیں کہ ایک عورت نے ابراہیم سے سوال کیا
کہ: میں استحاضہ والی عورت ہوں تو انہوں نے کہا: ”پانی
سے چھینٹے مار کیونکہ اس سے تیرا خون رک جائے گا۔“

فوائد: وقتی طور پر یہ طریقہ اختیار کیا جائے تاکہ نماز اچھے طریقے سے ادا ہو سکے۔

942۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ.....

حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمُطْلَقَةِ
الَّتِي ارْتَيْبَ بِهَا تَرْبِصُ سَنَةً فَإِنْ
حَاضَتْ وَإِلَّا تَرْبِصَتْ بَعْدَ انْقِضَاءِ
السَّنَةِ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ فَإِنْ حَاضَتْ وَإِلَّا
فَقَدْ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا. ②

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے اس طلاق شدہ عورت کے متعلق
کہا جس کو (حیض بند ہونے کی وجہ سے) شک ہو جائے
کہ ”وہ ایک سال انتظار کرے۔ اگر حیض آجائے تو ٹھیک
ورنہ سال گزرنے کے بعد تین ماہ انتظار کرے۔ اگر حیض آ
جائے ٹھیک ورنہ اس کی عدت پوری ہوگئی۔“

فوائد: یہ اس عورت کے لیے جسے حیض آتا تھا طلاق کے ایام میں بندش ہوگئی اب چونکہ حمل

کا شک ہے لہذا شک رفع کرنے کے لیے اسے سال تک انتظار کرنا پڑے گا۔

943. أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ
سُئِلَ مَالِكٌ عَنْ عِدَّةِ الْمُسْتَحَاضَةِ
إِذَا طَلِقَتْ فَحَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ
شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ
قَالَ: عِدَّتُهَا سَنَةٌ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: هُوَ
قَوْلُ مَالِكٍ. ③

عبد اللہ بن مسلمہ کہتے ہیں کہ امام مالک سے پوچھا گیا کہ
استحاضہ والی عورت کو طلاق دی جائے تو اس کی عدت کیا
ہے؟ انہوں نے ابن شہاب سے نقل کیا کہ سعید بن مسیب
نے کہا: ”اس کی عدت ایک برس ہے۔“ ابو محمد کہتے ہیں:
”یہی قول امام مالک کا ہے۔“

فوائد: یہ اس صورت میں جب مستحاضہ کو حیض نہ آ رہا ہو کیونکہ حیض کی صورت میں حیض کا ہی

شمار ہوگا۔

① صحیح: حجاج، ابن منہال جبکہ حماد ابن سلمہ مراد ہے۔

② حسن: دیکھئے مصنف عبدالرزاق (11098)

③ صحیح: مالک فی الطلاق، باب جامع عدة الطلاق (71) وابن ابی شیبہ 158/5، باب ما قالوا فی الرجل يطلق امرأته

944- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ

عمر بن دینار کہتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ بن زید سے اس عورت کے متعلق پوچھا گیا جسے جوانی طلاق دی گئی ہو اور بڑھا پے کے بغیر ہی اس کا حیض بند ہو گیا ہو۔ انہوں نے کہا: ”حیض کے بغیر ہی حیض شمار کرے۔“ اور طاؤس نے کہا: ”یعنی کہ تین ماہ۔“

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَأَلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْمَرْأَةِ تَطَلَّقَ وَهِيَ شَابَةٌ فَتَرْتَفِعُ حَيْضَتُهَا مِنْ غَيْرِ كِبَرٍ قَالَ: مَنْ غَيْرِ حَيْضٍ تَحِيضٌ وَقَالَ طَاوُسٌ: ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ. ❶

فوائد: اس کا حکم بھی (الطلاق: 4) میں ”یائسات“ والا ہوگا۔

945- أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى

معمر کہتے ہیں کہ زہری نے کہا: ”جب آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے پھر اسے ایک یا دو حیض آئے پھر حیض بند ہو گیا۔ اگر بڑھا پے کی وجہ سے ہے تو تین ماہ عدت پوری کرے اور اگر جو ان ہے اور اسے شک ہو گیا ہے تو وہ شک کے بعد ایک سال عدت پوری کرے۔“

عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَحَاضَتْ حَيْضَةً أَوْ حَيْضَتَيْنِ ثُمَّ ارْتَفَعَتْ حَيْضَتُهَا إِنْ كَانَ ذَلِكَ مِنْ كِبَرٍ اعْتَدَتْ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ وَإِنْ كَانَتْ شَابَةً وَارْتَابَتْ اعْتَدَتْ سَنَةً بَعْدَ الرَّبِيبَةِ. ❷

946- أَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنَا عُندَرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

قنادہ رضی اللہ عنہ عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ”استحاضہ والی عورت اور وہ عورت جس کا حیض قائم نہ رہے اور ایک ماہ میں ایک دفعہ کبھی دو دفعہ حیض آتا ہے تو اس کی عدت تین ماہ ہے۔“

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: الْمُسْتَحَاضَةُ وَالَّتِي لَا يَسْتَقِيمُ لَهَا حَيْضٌ فَتَحِيضُ فِي شَهْرٍ مَرَّةً وَفِي الشَّهْرِ مَرَّتَيْنِ عِدَّتُهَا ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ. ❸

947- أَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ

ہشام حماد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا:

عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَمَادٍ قَالَ: تَعْتَدُ

❶ صحیح: مصنف عبدالرزاق (11122)

❷ صحیح: عبدالرزاق (11097) والطبری 141-140/28

❸ صحیح: عبدالرزاق (11123) والطبری فی التفسیر 141/28 وابن ابی شیبہ 159-158/5

بِالْأَقْرَاءِ. ❶ ”استحاضہ والی عورت حیض کے شمار سے عدت گزارے۔“

948۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ.....

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ابن شہاب سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں
قَالَ: عِدَّةُ الْمُسْتَحَاضَةِ سَنَةٌ. ❷ نے کہا: ”استحاضہ والی عورت کی عدت ایک سال ہے۔“

فوائد: دیکھیے سابقہ فوائد نمبر 943۔

949۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا هُثَيْمٌ.....

عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ یونس کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ”استحاضہ والی عورت حیض
الْمُسْتَحَاضَةُ تَعْتَدُ بِالْأَقْرَاءِ. ❸ کے شمار سے عدت گزارے۔“

950۔ أَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى.....

عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: بِالْأَقْرَاءِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: بِالْأَقْرَاءِ
قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: أَهْلُ الْحِجَازِ يَقُولُونَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: أَهْلُ الْحِجَازِ يَقُولُونَ
الْأَقْرَاءُ الْأَطْهَارُ وَقَالَ أَهْلُ الْعِرَاقِ: ”قروء۔“ سے مراد پاکی ہے اور اہل عراق نے کہا: اس
هُوَ الْحَيْضُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: وَأَنَا أَقُولُ سے مراد حیض ہے۔“ عبد اللہ کہتے ہیں: ”میں بھی کہتا ہوں
هُوَ الْحَيْضُ. ❹ اس سے مراد حیض ہی ہے۔“

فوائد: ”قروء“ کے لفظ میں فقہاء نے اختلاف کیا ہے کہ اس کا معنی طہر ہے یا حیض۔ احناف

قرء سے حیض، جبکہ شافعی و مالکی طہر مراد لیتے ہیں۔ جب کہ اس کا رائج معنی حیض ہی ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا تھا ”أَنْ تَعْتَدَ بِثَلَاثِ حَيَضٍ“ کہ تو تین حیض عدت گزائے اور امام ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ”قرء“ کا لفظ شارع کے کلام میں حیض کے معنی میں ہی استعمال ہوا ہے۔ اگرچہ یہ لفظ لغت میں دونوں معنوں کے لیے مشترک استعمال ہوتا ہے۔

951۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ.....

❶ صحیح: دیکھیے ابن ابی شیبہ 5/158 اس میں اس کا شاہد ہے۔

❷ صحیح: دیکھیے سابقہ (943)

❸ صحیح: ابن ابی شیبہ 5/158

❹ صحیح: ابن ابی شیبہ 5/138

حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُونُسُ كَهْتَهُ هِيَ كَهْ حَسَنُ نَعَى كَهَى: "مستحاضہ حیض کے شمار سے عدت گزارے۔" ❶

فوائد: صحیح بات یہی ہے کہ مستحاضہ اگر حیض کی تمیز کر سکتی ہو تو وہ حیض کے مطابق ہی عدت گزارے گی۔

952- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ عَنِ الْهَقْلِ بْنِ زِيَادٍ.....

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ شَابَةٌ تَحِيضُ فَأَنْقَطَعَ عَنْهَا الْمَحِيضُ حِينَ طَلَّقَهَا فَلَمْ تَرَدِّمَا كَمْ تَعْتَدُ؟ قَالَ: ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ. ❷

اوزاعی کہتے ہیں میں نے زہری سے اس مرد کے متعلق پوچھا جس نے اپنی بیوی کو طلاق دی جبکہ وہ جوان تھی اسے حیض آتا تھا جب اس نے طلاق دی تو اس کا حیض بند ہو گیا اسے خون نظر نہیں آیا وہ کتنی عدت گزارے؟ انہوں نے کہا: "تین ماہ۔"

953. قَالَ: وَسَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَحَاضَتْ حَيْضَتَيْنِ ثُمَّ ارْتَفَعَتْ حَيْضَتُهَا كَمْ تَرَبَّصُ؟ قَالَ: عِدَّتُهَا سَنَةً قَالَ: وَسَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ تَحِيضُ تَمْكُثُ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ ثُمَّ تَحِيضُ حَيْضَةً ثُمَّ يَتَأَخَّرُ عَنْهَا الْحَيْضُ ثُمَّ تَمْكُثُ السَّبْعَةَ الْأَشْهُرَ وَالْثَمَانِيَةَ ثُمَّ تَحِيضُ أُخْرَى تَسْتَعْجِلُ إِلَيْهَا مَرَّةً وَتَسْتَأْخِرُ أُخْرَى كَيْفَ نَعْتَدُ؟ قَالَ: إِذَا اخْتَلَفَتْ حَيْضَتُهَا عَنْ أَقْرَانِهَا فَعِدَّتُهَا سَنَةً. ❸

اوزاعی کہتے ہیں میں نے زہری سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس نے اپنی عورت کو طلاق دی پھر اسے دو حیض آئے پھر حیض بند ہو گیا تو وہ کتنی دیر عدت گزارے؟ انہوں نے کہا: "اس کی عدت ایک سال ہے۔" اوزاعی کہتے ہیں میں نے زہری سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس نے اپنی بیوی کو طلاق دی اسے اس طرح حیض آتا ہے کہ تین ماہ تک رکا رہتا ہے پھر ایک حیض آتا ہے، پھر ٹھہر جاتا ہے تو سات آٹھ ماہ تک ٹھہرا رہتا ہے، پھر ایک حیض آتا ہے پھر دوسرا حیض آتا ہے، ایک دفعہ جلدی اور دوسری بار ٹھہر کر، تو وہ کیسے عدت گزارے؟ انہوں نے کہا: "جب اس کے حیض اور پاکی میں اختلاف ہو تو اس کی عدت ایک سال ہے۔"

❶ صحیح: (949) ملاحظہ کیجئے نیز دیکھئے عبدالرزاق (11127)

❷ اسنادہ حید: موسیٰ بن خالد کو ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے اور وہ مسلم کے رجال میں سے ہے۔

❸ صحیح: (941) ملاحظہ کیجئے۔

میں نے کہا: ”اگر اس نے طلاق دی اور اسے ہر سال ایک بار حیض آتا ہے تو وہ کتنی عدت گزارے؟ انہوں نے کہا: ”اگر اسے اس طرح حیض آتے ہیں اسے معلوم ہیں تو ہماری رائے ہے کہ وہ انہی کے حساب سے عدت گزارے۔“

955. قُلْتُ: وَكَيْفَ إِنْ كَانَ طَلَّقَ وَهِيَ تَحِيضٌ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً كَمْ تَعْتَدُ؟ قَالَ: إِنْ كَانَتْ تَحِيضٌ أَقْرَأُهَا مَعْلُومَةٌ هِيَ أَقْرَأُهَا فَإِنَّا نُرَى أَنْ تَعْتَدَ أَقْرَأَهَا. ❶

فوائد: یہ بات قرین صواب معلوم نہیں ہوتی ہے کیونکہ عدت کا مقصد استبراء رحم ہے لہذا وہ سال گزرنے سے معلوم ہو جاتا ہے لہذا اس طرح کے مسئلے سے دو چار عورت ایک سال ہی عدت گزارے۔ (واللہ اعلم)

956. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ.....

اوزاعی کہتے ہیں میں نے زہری سے اس آدمی کے متعلق - پوچھا جو ایسی لونڈی خریدتا ہے جو حیض کو نہیں پہنچی اور نہ ہی اس طرح کی عمر والیوں کو حمل ہوتا ہے تو کتنا عرصہ اس سے دور رہے؟ انہوں نے کہا: ”تین ماہ۔“ اور یحییٰ بن کثیر نے کہا: ”پینتالیس دن۔“

عَنِ الْوَزَاعِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَتَّاعُ الْجَارِيَةَ لَمْ تَبْلُغِ الْمَحِيضَ وَلَا تَحْمِلُ مِثْلَهَا بِكُمْ يَسْتَبْرِئُهَا؟ قَالَ: بِثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ. ❷
957. وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ:
بِخَمْسَةِ وَأَرْبَعِينَ يَوْمًا. ❸

فوائد: یہ انہوں نے تین طہر و حیض کم از کم مدت مراد لی ہے کہ اتنے دنوں میں عورت عدت سے فارغ ہو سکتی ہے لہذا وہ کم از کم مدت ہی گزارے۔

958. أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ حَمَّادٍ.....

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ استحاضہ والی عورت کے متعلق کہتے تھے: ”وہ ہر نماز کے وقت غسل کرے اور نماز پڑھے۔“

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ: تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّي. ❹

❶ صحیح: سابقہ سند ہی ہے۔

❷ صحیح: (1217) میں دوبارہ آئے گی۔

❸ صحیح: (1218) میں دوبارہ آئے گی۔

❹ صحیح: ابن ابی شیبہ 127/1، باب المستحاضة كيف تصنع؟

اور حماد نے کہا: ”اگر استحاضہ والی عورت بھول کر چند ماہ نماز چھوڑ دے تو وہ ان کی قضا ادا کرے۔“ ان سے کہا گیا کہ وہ ان کی قضا کیسے کرے؟ انہوں نے کہا: ”اگر وہ طاقت رکھے تو ایک ہی دن میں ان کو پورا کرے؟“ عبداللہ سے کہا گیا: ”کیا آپ بھی اس کے قائل ہیں؟“ انہوں نے کہا: ”اللہ کی قسم! جی ہاں۔“

960. وَقَالَ حَمَّادٌ: لَوْ أَنَّ مُسْتَحَاضَةً جَهِلَتْ فَتَرَكَتِ الصَّلَاةَ أَشْهُرًا فَإِنَّهَا تَقْضِي تِلْكَ الصَّلَوَاتِ قِيلَ لَهُ: وَكَيْفَ تَقْضِيهَا؟ قَالَ: تَقْضِيهَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ إِنْ اسْتَطَاعَتْ قِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ تَقُولُ بِهِ؟ قَالَ: إِي وَاللَّهِ. ❶

فوائد: یہ انتہائی ناقابل تلافی کوتاہی ہے بہر حال اب وہ معافی مانگ کر آئندہ اس کا اعادہ نہ

کرے تو اسے قضاء کی ضرورت نہیں۔ (واللہ اعلم)

[97]..... بَابُ فِي الْحُبْلَى إِذَا رَأَتْ الدَّمَ

حاملہ عورت کا بیان کہ جب وہ خون دیکھے

961- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ.....

مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ”میں نے زہری سے حاملہ عورت کے متعلق پوچھا جو خون دیکھتی ہے؟“ انہوں نے کہا: ”نماز چھوڑ دے۔“

حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ؟ فَقَالَ: تَدْعُ الصَّلَاةَ. ❷

فوائد: حاملہ کے حائضہ ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔ مالکی و شوافع کے نزدیک وہ

حائضہ ہو سکتی ہے جب کہ احناف و حنابلہ کے نزدیک یہ ممکن نہیں۔ لیکن شیخ عبدالرحمن سعدی امام احمد سے ایک دوسری روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ حائضہ ہو سکتی ہے اور یہی بات درست معلوم ہوتی ہے۔ لہذا اگر دورانِ حمل حیض آجائے تو عورت نماز چھوڑ دے گی۔ لیکن یاد رہے ایسا بہت کم ہے۔ (واللہ اعلم)

962- أَخْبَرَنَا عُبيدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى.....

عثمان بن اسود کہتے ہیں: میں نے مجاہد سے اپنی بیوی کے متعلق پوچھا کہ اس نے خون دیکھا ہے اور میرا خیال ہے وہ حاملہ بھی ہے؟ انہوں نے کہا: یہ رحموں میں کمی کی وجہ

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ امْرَأَتِي رَأَتْ دَمًا وَأَنَا أَرَاهَا حَامِلًا؟ قَالَ: ذَلِكَ غَيْضُ

❶ صحیح: دارمی مفرد ہیں۔

❷ صحیح: مالک کتاب الطہارۃ، باب جامع الحيضة (103) و مصنف عبدالرزاق (1209)

سے ہے۔ ”اللہ جانتا ہے جو ہر مؤنث حاملہ ہوتی ہے اور جو رحم میں کم ہوتا ہے اور بڑھتا ہے۔“ (رعد: ۸) جو کچھ رحم میں کم ہوتا ہے اتنا ہی حالت حمل میں وہ دیکھ لیتی ہے۔“

الْأَرْحَامُ ﴿اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا تَغِيصُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ﴾ ﴿فَمَا غَاصَتْ مِنْ شَيْءٍ رَأَتْ مِثْلَهُ فِي الْحَمْلِ. ①

963۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ.....

عاصم احوال عکرمہ سے اس آیت ”اللہ جانتا ہے جو ہر مؤنث حاملہ ہوتی ہے اور جو رحموں میں کم ہوتا ہے اور بڑھتا ہے اور ہر چیز اس کے پاس اندازے کے ساتھ ہے۔“ (رعد: ۸) کی تفسیر کے متعلق کہتے ہیں کہ: یہ حمل کے باوجود حیض ہے اور حمل میں جتنے دن بھی حیض ہو، اتنا ہی حمل کی طہارت کے دنوں میں اضافہ ہوتا ہے۔“

عَنْ عَاصِمٍ الْأُحْوَلِ عَنْ عِكْرِمَةَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ ﴿اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا تَغِيصُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ﴾ قَالَ: ذَلِكَ الْحَيْضُ عَلَى الْحَبْلِ لَا تَحِيضُ يَوْمًا فِي الْحَبْلِ إِلَّا زَادَتْهُ طَاهِرًا فِي حَبْلِهَا. ②

964۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ.....

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”حاملہ جب خون دیکھے تو نماز سے رک جائے حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائے۔“

عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَمْرٌ لَا يُخْتَلَفُ فِيهِ عِنْدَنَا عَنْ عَائِشَةَ: الْمَرْأَةُ الْحُبْلَىٰ إِذَا رَأَتْ الدَّمَ أَنَّهَا لَا تُصَلِّي حَتَّى تَطْهُرَ. ③

965۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ.....

عاصم کہتے ہیں کہ عکرمہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا: ”جو رحموں میں کم ہوتا ہے۔“ وہ حمل کی حالت میں حیض ہے۔ اور اس آیت کی تفسیر میں کہا: ”جو رحموں میں زیادہ ہوتا ہے۔“

حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ عِكْرِمَةَ ﴿وَمَا تَغِيصُ الْأَرْحَامُ﴾ قَالَ هُوَ الْحَيْضُ عَلَى الْحَبْلِ ﴿وَمَا تَزْدَادُ﴾ قَالَ: فَلَهَا

کہ اس سے مراد عورت کے ہر اس دن کے بدلے جس میں اسے حمل میں حیض آیا ہو اس کی پاکی میں ایک دن زیادہ ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ پاکی کے نو ماہ مکمل کرے۔“

بِكُلِّ يَوْمٍ حَاضَتْ فِي حَمْلِهَا يَوْمًا تَزْدَادُ فِي طَهْرِهَا حَتَّى تَسْتَكْمِلَ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ طَاهِرًا. ①

966- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ.....

ابو بشر کہتے ہیں کہ مجاہد نے اس آیت کی تفسیر میں کہا: ”جو رحموں میں کم ہوتا ہے۔“ جب عورت کو حمل کی حالت میں حیض آئے تو اس کے بچہ میں اتنی کمی ہوگی۔ اور جب نو ماہ سے بڑھ جائے تو جو کمی ہوئی وہ پوری ہوگئی۔“

عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ﴾ قَالَ: إِذَا حَاضَتْ الْمَرْأَةُ وَهِيَ حَامِلٌ قَالَ يَكُونُ ذَلِكَ نَقْصَانًا مِنَ الْوَلَدِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى تِسْعَةِ أَشْهُرٍ كَانَ تَمَامًا لِمَا نَقَصَ مِنْ وَلَدِهَا. ②

فوائد: دورانِ حمل چونکہ حیض کا خون بچے کی پرورش کا ذریعہ بنتا ہے۔ لہذا جب وہ حیض کی صورت میں خارج ہونا شروع ہو جائے گا تو وہ بچے کے لیے نقصان کا باعث بنے گا لیکن ایامِ حمل بڑھ جاتے ہیں تو بچے کا یہ نقصان پورا ہو جاتا ہے۔

967- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ.....

حمید، بکر بن عبد اللہ مزنی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ”میری بیوی حمل کی حالت میں حائضہ ہو جاتی تھی۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”میں نے سلیمان بن حرب سے سنا وہ کہتے تھے میری بیوی حمل کی حالت میں حائضہ ہو جاتی تھی۔“

عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ: أُمْرَأَتِي تَحِيضُ وَهِيَ حُبْلَى. ③
967. قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ حَرْبٍ يَقُولُ: أُمْرَأَتِي تَحِيضُ وَهِيَ حُبْلَى. ④

968- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ.....

یحییٰ بن سعید، عائشہ بنتی نبیہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ”جب حاملہ خون دیکھے تو نماز سے رک جائے

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: إِذَا رَأَتْ الْحُبْلَى الدَّمَ فَلْتُمْسِلْ

① صحیح: الطبری فی التفسیر 111/13

② صحیح: الطبری فی التفسیر 110-109/13

③ صحیح: دارمی مفرد ہیں۔

④ صحیح: دارمی مفرد ہیں۔

کیونکہ وہ حیض ہے۔“

عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ حَيْضٌ. ❶

عبداللہ بن مسلمہ کہتے ہیں امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں بیان کیا کہ ان کو بھی یہ خبر پہنچی کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی طرح کہا۔

969. أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلُ ذَلِكَ. ❷

970. أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ.....

لیٹ کہتے ہیں کہ شععی نے اس حاملہ عورت کے متعلق کہا جو خون دیکھے: ”اگر خون تازہ ہو تو وہ غسل کرے اور نماز پڑھے۔ اور اگر تری (زرد یا نیلے رنگ کا پانی) دیکھے تو وضو کر کے نماز پڑھے۔“

عَنْ لَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ: إِنْ كَانَ الدَّمُ غَبِيظًا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ وَإِنْ كَانَتْ تَرِيَّةً تَوَضَّأَتْ وَصَلَّتْ. ❸

فوائد: یہ تب ہے جب اسے استحاضہ کا خون سمجھا جائے جب کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

ابو مغیرہ، اوزاعی سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

971. أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ مِثْلَهُ. ❹

972. أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبَادُ هُوَ ابْنُ الْعَوَّامِ.....

ہشام کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ”اگر عورت کو اس طرح خون آئے جیسے اس کو پہلے حیضوں میں خون آتا تھا۔ تو نماز چھوڑ دے اور اگر ایک یا دو دن آئے تو نماز نہ چھوڑے۔“

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِنْ كَانَتْ تَرَاهُ كَمَا كَانَتْ تَرَاهُ قَبْلَ ذَلِكَ فِي أَقْرَائِهَا تَرَكَتِ الصَّلَاةَ وَإِنْ كَانَ إِنَّمَا هُوَ فِي الْيَوْمِ أَوْ الْيَوْمَيْنِ لَمْ تَدَعْ الصَّلَاةَ. ❺

فوائد: یعنی اگر سابقہ حیض کی عادت کے مطابق ہو تو یہ حیض شمار ہوگا ورنہ (استحاضہ کی طرح)

کوئی طبعی مسئلہ سمجھا جائے گا۔

❶ ضعیف: جبکہ اس کے برعکس حدیث مروی ہے، دیکھئے آئندہ (973)

❷ ضعیف: ابن ابی شیبہ 2/212، باب فی الحامل تری الدم أتصلی أم لا

❸ صحیح: دارمی مفرد ہیں۔

❹ صحیح: ابن ابی شیبہ 2/212، باب فی الحامل تری الدم أتصلی أم لا

❺ صحیح: ابن ابی شیبہ 2/212، باب فی الحامل تری الدم أتصلی أم لا

973- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مَطَرٍ.....

عطاء، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے
اس حاملہ کے بارے میں جسے خون نظر آئے کہا: ”وہ اسے
نماز سے نہیں روکتا۔“
صَلَاةً ❶

فوائد:..... عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ قول ثابت نہیں بلکہ اس کے برعکس ثابت ہے۔ لیکن آگے ائمہ کے اقوال اس کے مطابق صحیح سند سے آرہے ہیں۔ ان میں رائج بات یہی معلوم ہوتی ہے جیسا کہ پیچھے 761 کے تحت وضاحت ہو چکی ہے اور آثار بھی شاہد ہیں کہ دورانِ حمل حیض آسکتا ہے اس لیے اس خون کو حیض پر ہی محمول کیا جائے گا لیکن اگر کوئی طبی وجہ معلوم ہو جاتی ہے تو پھر اسے کچھ نہیں سمجھا جائے گا اور آئندہ اقوال کے مطابق عمل کیا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

974- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ مَطَرٍ.....

عطاء، عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے
حاملہ کے بارے میں کہا جسے خون نظر آئے: ”وہ غسل
کرے اور نماز پڑھے۔“ یزید نے کہا: ”وہ غسل نہ کرے۔“
عبداللہ کہتے ہیں: ”میں بھی یزید کی طرح ہی کہتا ہوں۔“
بِقَوْلِ يَزِيدٍ ❷

975- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ.....

یونس کہتے ہیں کہ حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: ”جو حاملہ خون دیکھے وہ
استحاضہ کی طرح ہے اس کے علاوہ کہ وہ (مستحاضہ) نماز کو
نہیں چھوڑتی۔“
أَنَّهَا لَا تَدْعُ الصَّلَاةَ ❸

976- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ.....

❶ ضعیف: مطر کی عطاء سے بیان کردہ روایات ضعیف ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ 212/2، باب فی الحامل تری الدم أتصلی

أم لا والبیہقی فی العدد 423/7

❷ ضعیف: الدارقطنی 219/1 (63) والبیہقی فی العدد 23/6 باب الحيض على الحمل

❸ صحیح: عبدالرزاق (1210) نیز دیکھئے: آئندہ اثر (979)

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ قَالَ: تَغْسِلُ عَنْهَا الدَّمَ وَتَتَوَضَّأُ وَتُصَلِّي. ①
 مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے اس حاملہ کے متعلق کہا جسے خون نظر آئے: ”وہ خون کو دھو کر وضو کرے اور نماز پڑھے۔“

977- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ.....

حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ عَطَاءٍ وَالْحَكَمِ قَالَا إِذَا رَأَتْ الْحَامِلُ الدَّمَ تَوَضَّأَتْ وَصَلَّت. ②
 حجاج کہتے ہیں کہ عطاء اور حکم دونوں نے کہا: ”جب حاملہ خون دیکھے وہ وضو کر کے نماز پڑھے۔“

978- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعٍ هُوَ ابْنُ أَبِي رَاشِدٍ.....

عَنْ عَطَاءٍ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ قَالَ: تَوَضَّأُ وَتُصَلِّي. ③
 ”عطاء نے حاملہ کے متعلق جسے خون نظر آئے یہ کہا: ”وہ وضو کر کے نماز ادا کرے۔“

979- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ يُونُسَ عَنْ الْحَسَنِ قَالَ: هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ. ④
 یونس کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ”وہ مستحاضہ کی جگہ پر ہے۔“

980- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ جَرِيرٍ.....

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا يَكُونُ حَيْضٌ عَلَى حَمْلٍ. ⑤
 مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”حمل حیض نہیں ہوتا۔“

981- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ.....

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ قَالَ هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ. ⑥
 ہشام کہتے ہیں کہ حسن نے حاملہ کے متعلق کہا جسے خون نظر آئے: ”وہ استحاضہ والی کے مرتبہ پر ہے۔“

① صحیح: ابن ابی شیبہ 2/212، باب فی الحامل تری الدم أتصلی أم لا۔ نیز آئندہ (982) اثر ملاحظہ کیجئے۔

② صحیح: دیکھئے آئندہ اثر۔

③ صحیح: ابن ابی شیبہ 2/12، فی الحامل تری الدم أتصلی أم لا۔

④ صحیح: (975) کے تحت گذر چکا ہے۔ آئندہ (981) دیکھئے۔

⑤ صحیح: سابق (972) ملاحظہ کیجئے۔

⑥ صحیح: دیکھئے گزشتہ (975، 979)

982۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ.....

عَنْ مُعِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: إِذَا رَأَتْ
الْحَامِلُ الدَّمَ لَمْ تَدْعُ الصَّلَاةَ. ❶
منغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”حاملہ جب خون دیکھے تو
نماز نہ چھوڑے۔“

983۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ.....

عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَطَاءٍ وَالْحَكَمِ بْنِ
عُتَيْبَةَ أَنَّهُمَا قَالَا فِي الْحُبْلَى وَالَّتِي
قَعَدَتْ عَنِ الْمَحِيضِ: إِذَا رَأَتْ الدَّمَ
تَوَضَّأَتْ وَصَلَّتْ وَلَا تَغْتَسِلَانِ. ❷
حجاج کہتے ہیں کہ عطاء اور حکم بن عتبیبہ دونوں نے حاملہ اور
اس عورت کے متعلق جو حیض سے نا امید ہو گئی ہو، کہا:
”جب وہ دونوں خون دیکھیں تو وضو کریں اور نماز
پڑھیں۔ غسل نہ کریں۔“

984۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ عَنْ حَمَّادِ.....

عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَغْتَسِلَانِ
وَتُصَلِّيَانِ. ❸
مطر کہتے ہیں کہ عطاء نے کہا: ”وہ دونوں غسل کریں اور نماز
پڑھیں۔“

985۔ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى الدِّمَشْقِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى.....

عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَجَاحٍ عَنْ غَائِشَةَ
قَالَتْ: إِنَّ الْحُبْلَى لَا تَحِيضُ فَإِذَا رَأَتْ
الدَّمَ فَلْتُغْتَسِلْ وَلْتُصَلِّ. ❹
عطاء بن ابورباح کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”حاملہ
حائضہ نہیں ہو سکتی۔ جب وہ خون دیکھے تو غسل کر کے نماز
ادا کرے۔“

986۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ.....

عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا
رَأَتْ الدَّمَ وَهِيَ تَمَخَّضُ قَالَ: هُوَ
حَيْضٌ تَتْرُكُ الصَّلَاةَ. ❺
حکم کہتے ہیں کہ ابراہیم نے حاملہ عورت کے متعلق کہا کہ:
”جب اسے خون نظر آئے اور وہ خالص خون ہو تو وہ حیض
ہے وہ نماز چھوڑ دے۔“

فوائد: یہی درست معلوم ہوتا ہے کہ اگر اثر و قرآن سے اس کا حیض ہونا معلوم ہو جائے تو اسی

❶ صحیح: دیکھئے گزشتہ (976، 980)

❷ ضعیف: حجاج بن ارطاة ضعیف ہے۔

❸ ضعیف: مطر عن عطاء ضعیف ہے۔

❹ حسن: عبدالرزاق (1214)

❺ اسنادہ قوی: ابن ابی شیبہ 2/213 باب ما فیہ اذا رأتہ وہی تطلق

① صحیح: ابن ابی شیبہ 2/213

تو پاک ہی ہے اور اگر پاکی نہ دیکھے تو نماز سے پانچ چھ دن رک جائے۔ پھر اگر وہ پاکی دیکھے تو وہ پاک ہے ورنہ وہ پچاس دن نماز سے رکی رہے اگر پاکی دیکھے تو وہ پاک ہے ورنہ وہ استحاضہ والی ہے۔“

رَأَتْ الطَّهْرَ فَذَاكَ وَإِنْ لَمْ تَرَ الطَّهْرَ
أُمْسَكْتُ عَنِ الصَّلَاةِ أَيَّامًا خَمْسًا سِتًّا:
فَإِنْ طَهَّرْتُ فَذَاكَ وَإِلَّا أُمْسَكْتُ عَنِ
الصَّلَاةِ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْخَمْسِينَ، فَإِنْ
طَهَّرْتُ فَذَاكَ وَإِلَّا فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ. ❶

فوائد: رائج موقف یہی ہے کہ 40 دنوں کے بعد عورت استحاضہ کے حکم میں ہوگی۔ جیسا کہ امام ترمذی صحابہ اور اہل علم کا 40 دن پر اجماع نقل کرتے ہیں۔ (ترمذی، کتاب الطہارۃ حدیث 139 کے بعد) حسن رحمہ اللہ (50) جب کہ شافعی (60) بتاتے ہیں بقیہ تقریباً سبھی 40 پر متفق ہیں۔

990۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُيَيْدٍ.....

حسن، عثمان بن ابوعاص کے متعلق کہتے ہیں کہ: ”کہ وہ چالیس دن تک نفاس والی عورت کے قریب نہ جاتے تھے۔“ اور حسن نے کہا: ”نفاس پختالیس روز سے پچاس روز تک ہے جو اس سے زیادہ ہو وہ استحاضہ ہے۔“

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ
أَنَّهُ كَانَ لَا يَقْرُبُ النَّفْسَاءَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا
وَقَالَ الْحَسَنُ: النَّفْسَاءُ خَمْسَةٌ
وَأَرْبَعُونَ إِلَى خَمْسِينَ فَمَا زَادَ فَهِيَ
مُسْتَحَاضَةٌ. ❷

حسن کہتے ہیں کہ عثمان بن ابوالعاص نے کہا: ”نفاس والی عورت کی مدت چالیس روز ہے اگر پاک ہو جائے تو ٹھیک ورنہ اس سے آگے نہ گزرے حتیٰ کہ نماز پڑھے۔“

991۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ.....
عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ
قَالَ: وَقْتُ النَّفْسَاءِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فَإِنْ
طَهَّرْتُ وَإِلَّا فَلَا تُجَاوِزُهُ حَتَّى
تُصَلِّيَ. ❸

992۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....
عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنْ كَانَ
اشعث کہتے ہیں کہ عطاء نے کہا: ”اگر نفاس والی عورت کی

❶ ضعیف: (858) کے تحت گزر چکی ہے۔

❷ ضعیف: حسن کا عثمان سے سماع ثابت نہیں۔ مصنف عبدالرزاق (1201)

❸ ضعیف: البیہقی فی الحیض 341/1، باب النفاس وعبدالرزاق (1202)

لِلنَّفَسَاءِ عَادَةٌ وَإِلَّا جَلَسْتُ أَرْبَعِينَ
کوئی عادت ہو تو ٹھیک ہے اگر نہیں تو وہ چالیس روز تک
بیٹھی رہے۔“ ❶

فوائد: 40 دن کے بعد آنے والے خون کے بارے رائج بات یہی ہے جیسا کہ 988 کے تحت
محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ کا قول بھی گزر چکا ہے۔

993۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: النَّفَاسُ
ابن جریج کہتے ہیں کہ عطاء نے کہا: ”نفاس بھی حیض ہی
حِضٌّ. ❷ ہے۔“

فوائد: یہ اثر اگرچہ ثابت نہیں البتہ صحیح بات یہی ہے کہ دونوں احکام کے اعتبار سے یکساں ہیں
کیونکہ حیض کا خون جو کہ حمل کے دوران بند ہو جاتا ہے اور بچے کی پرورش کا سبب بنتا ہے تو ولادت کے بعد وہی
مسلل جاری ہوتا ہے۔

994۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ.....

عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِلَتٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
یوسف بن ماکہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا:
قَالَ: تَنْتَظِرُ النَّفَسَاءُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ
”نفاس والی عورت چالیس دن تک انتظار کرے۔“
نَحْوَهَا. ❸

[99]..... بَابُ فِي الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ تُصَلِّي فِي ثَوْبِهَا إِذَا طَهَرَتْ

حائضہ کے متعلق کہ جب وہ پاک ہو جائے تو اپنے انہی کپڑوں میں نماز پڑھ سکتی ہے

995۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ جَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي سَهْلٍ الْبَصْرِيِّ
عَنْ مُسَّةَ.....

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَتْ النَّفَسَاءُ
ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا: ”رسول اللہ
تَجَلَّسَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
کے زمانہ میں نفاس والی عورتیں چالیس دن یا راتیں
أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَكَانَتْ
بیٹھتی تھیں اور ہم میں سے بعض عورتیں چہرے کی چھائیوں

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 368/4، باب ما قالوا فی النفساء

❷ ابن جریج مدلس عن سے روایت کرتا ہے۔

❸ صحیح: ابن ابی شیبہ 368/4، باب ما قالوا فی النفساء، والبیہقی فی الحیض 341/1 النفاس

إِحْدَانَا تَطْلُبِي الْوَرُسَ عَلَى وَجْهِهَا مِنْ
الْكَلَفِ. ❶

کی وجہ سے ورس نامی گھاس کا لیپ کرتی تھیں۔“

فوائد: ”ورس“ نامی بوٹی فقط عرب میں یمن کے علاقے میں ہوتی ہے اور یہ رنگائی ولیپ وغیرہ کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔

996۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ جَلْدٍ.....

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ أَنَّ امْرَأَةً لِعَائِدِ بْنِ
عَمْرِوٍ نَفَسَتْ فَجَاءَتْ بَعْدَ مَا مَضَتْ
عِشْرُونَ لَيْلَةً فَدَخَلَتْ فِي لِحَافِهِ
فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ قَالَتْ: أَنَا فُلَانَةُ إِنِّي
قَدْ تَطَهَّرْتُ فَرَكَضْتُ بِرِجْلِهِ فَقَالَ: لَا
تَغْرِبِي عَنْ دِينِي حَتَّى تَمُضِيَ أَرْبَعُونَ
لَيْلَةً. ❷

معاویہ بن قرۃ بیان کرتے ہیں کہ عائذ بن عمرو کی بیوی کو
نفاس ہوا تو وہ بیس راتیں گزرنے کے بعد آئی اور ان کے
لحاف میں داخل ہوتی تو انھوں نے کہا: ”یہ کون ہے؟“ اس
نے کہا: ”میں فلاں ہوں کیونکہ میں پاک ہو گئی ہوں۔“
اس نے اسے اپنے پاؤں سے مارا اور کہا: ”تو مجھے میرے
دین سے نہ پھسلا حتیٰ کہ چالیس دن گزر جائیں۔“

997۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ.....

عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهِلِكٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ: النَّفْسَاءُ تَجْلِسُ نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِينَ
يَوْمًا. ❸

یوسف بن ماہک کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا:
”نفاس والی عورتیں چالیس دن گزرنے کا انتظار کرے۔“

998۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ
مَاهِلِكٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: النَّفْسَاءُ
تَنْتَظِرُ نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا. ❹

عمرو بن عون نے بھی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی
اسناد سے اسی طرح کہا۔

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 368/4، باب ما قالوا فی النفساء کم تجلس حتی یغشاها زوجها۔ احمد 300/6،
والحاکم 175/1

❷ ضعیف جداً: ابن ابی شیبہ 367/4، باب ما قالوا فی النفساء کم تجلس حتی یغشاها زوجها والدارقطنی 222/1

❸ صحیح: دیکھئے سابقہ (994)

❹ صحیح: سابقہ ہی مکرر آئی ہے۔

999۔ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ.....

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْحَسَنَ قَالَ
فِي النِّفْسَاءِ الَّتِي تَرَى الدَّمَ: تَرَبَّصُ
أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ تُصَلِّيْ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ
شَهْرَيْنِ ثُمَّ هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ. ❶

معتمر اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ حسن نے نفاس والی
جو خون دیکھے کے متعلق کہا: ”وہ چالیس دن انتظار کرے پھر
نماز پڑھے۔“ شعبی نے کہا: ”دو ماہ انتظار، پھر بھی اگر وہ
خون دیکھتی ہے تو وہ استحاضہ والی عورت کے مرتبہ پر ہے۔“

فوائد: دو ماہ والا قول جمہور کے نزدیک مرجوح ہے جیسا کہ گزر چکا ہے۔

1000۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ.....

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَفْطُسُ
قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَارِثِ عَنْ
مَكْحُولٍ قَالَ: الْمَرْأَةُ تَنْتَظِرُ مِنَ الْعَلَامِ
ثَلَاثِينَ يَوْمًا وَمِنَ الْجَارِيَةِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا
يَعْنِي النِّفْسَاءَ قَالَ مَرْوَانُ: هُوَ قَوْلُ
سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ
هُمَا سَوَاءٌ. ❷

ابراہیم بن سلیمان افطس کہتے ہیں کہ میں نے علاء بن
حارث سے سنا کہ مکحول نے کہا: ”عورت اگر لڑکے کو جنم
دے تو تیس دن انتظار کرے، اگر لڑکی ہو تو چالیس دن
انتظار کرے یعنی کہ نفاس والی عورت۔“ مروان کہتے ہیں:
”سعید بن عبد العزیز کا قول بھی یہی ہے اور اوزاعی نے
کہا: ”وہ دونوں برابر ہیں۔“

فوائد: درست یہی ہے کہ نفاس کے حوالے سے لڑکے اور لڑکی میں کوئی فرق نہیں۔

1001۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ.....

حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِذَا
رَأَتْ الدَّمَ عِنْدَ الطَّلُقِ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ
فَهُوَ مِنَ النِّفْسَاءِ. ❸

یونس، حسن سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ”جب
عورت کو دردِ زہ کے وقت ایک یا دو دن پہلے خون نظر آئے
تو وہ نفاس ہوگا۔“

فوائد: سابقہ اقوال کے مطابق یہی درست معلوم ہوتا ہے کہ یہ حیض یا نفاس کا خون شمار کیا جائے

اگرچہ عطاء ربیعہ کی رائے اس کے برعکس ہے (واللہ اعلم)

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 4/368-367 باب ما قالوا فی النفساء

❷ صحیح: دارمی مفرد ہیں۔

❸ صحیح: دارمی مفرد ہیں۔

1002- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ.....

عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْحَامِلِ
تَرَى الدَّمَ وَهِيَ تَطْلُقُ قَالَ: تَصْنَعُ مَا
تَصْنَعُ الْمُسْتَحَاضَةُ. ①

ابن جریج، عطاء سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس
حاملہ عورت کے متعلق کہا: جسے دردِ زہ کی حالت میں خون
نظر آئے کہ: ”وہ ایسے ہی کرے جیسے مستحاضہ کرتی ہے۔“

[100]..... بَابُ الْمَرْأَةِ تُجْنِبُ ثُمَّ تَحِيضُ

اس عورت کا بیان جو پہلے جنبی ہو اور پھر اسے حیض آجائے

1003- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْمَرْأَةِ تُجْنِبُ
ثُمَّ تَحِيضُ قَالَ: تَغْتَسِلُ. ②

مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”جس عورت کو جنابت کی
حالت میں حیض آئے وہ غسل کرے۔“

فوائد:..... دورانِ جنابت حیض آنے پر غسل ضروری معلوم نہیں ہوتا کیونکہ غسل سے مقصود طہارت
کا حصول ہے جب کہ دورانِ حیض وہ ناممکن ہے۔ لہذا یہ کار لا حاصل کی طرح ہے بہر حال اگر غسل کر لیا جائے
تو کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا جبکہ بہت سے ائمہ کے اقوال بھی اس کے مؤید ہیں۔ (واللہ اعلم)

1004- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ. ③

ہشام حسن سے اسی طرح کی روایت بیان کرتے ہیں۔

1005- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَطَاءٍ
قَالَ: الْحَيْضُ أَكْبَرُ. ④

علاء بن مسیب، عطاء سے روایت کرتے ہیں کہ ”حیض
(ناپاکی سے) بڑھ کر ہے۔“

فوائد:..... عطاء رضی اللہ عنہ کا بھی یہی موقف ہے کہ حیض جنابت کی بنسبت بڑی ناپاکی ہے لہذا حیض کی
موجودگی میں جنابت کا غسل چنداں اہم نہیں۔

1006- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ.....

① صحیح: ابن ابی شیبہ 2/213 باب فی الحامل تری الدم

② صحیح: ابن ابی شیبہ 1/77 باب فی المرأة تجنب ثم تحيض ، وعبدالرزاق (1059)

③ صحیح: عبدالرزاق (1300)

④ صحیح: عبدالرزاق (1060)

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ غَشِيَ
امْرَأَتَهُ فَحَاضَتْ فَقَالَ: تَغْتَسِلُ أَحَبُّ
إِلَيَّ. ❶

مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے اس شخص کے متعلق کہا جس
نے اپنی بیوی سے صحبت کی پھر اسے حیض آئے: ”میرے
نزدیک بہتر یہ ہے کہ وہ غسل کرے۔“

1007- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ.....

عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَالنَّخَعِيِّ قَالَا
لَتَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ. ❷

حجاج کہتے ہیں عطاء اور نخعی دونوں نے کہا کہ: ”اسے
چاہئے وہ غسل جنابت کرے۔“

1008- حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ حَمَّادٍ.....

عَنْ عَامِرِ الْأَحْوَلِ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَ ذَلِكَ. ❸

عامر احوال کہتے ہیں کہ حسن نے بھی اسی طرح کہا۔

1009- أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ.....

حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ: سُئِلَ
عَنْهَا حَمَّادٌ فَقَالَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ:
تَغْتَسِلُ. ❹

علاء بن مسیب کہتے ہیں کہ حماد سے اس کے متعلق سوال کیا
گیا تو انہوں نے کہا: ابراہیم کہتے ہیں: ”وہ غسل کرے۔“

1010- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ ابْنِ فَضِيلٍ.....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:
تَغْتَسِلُ. ❺

محمد بن سالم کہتے ہیں کہ شعبی نے کہا: ”وہ غسل کرے۔“

[101]..... بَابُ الْحَائِضِ تَوَضُّأً عِنْدَ وَقْتِ الصَّلَاةِ

حیض والی عورت کا نماز کے وقت غسل کرنا

1011- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ.....

❶ صحیح: (1003) کے تحت گزر چکی ہے۔

❷ ضعیف: حجاج بن ارطاة ضعیف ہے۔

❸ صحیح: دیکھئے۔ (1004)

❹ صحیح: ابن ابی شیبہ 77/1 باب فی المرأة تحب ثم تحيض

❺ ضعیف: دارمی مفرد ہیں۔

یحییٰ بن ایوب کہتے ہیں کہ میں نے حکم بن عتیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”لوگ حائضہ کے متعلق یہ پسند کرتے تھے کہ وہ نماز کے وضو کی طرح وضو کرے پھر وہ نماز کے وقت اللہ کی تکبیر اور تسبیح بیان کرے۔“

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ
الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ يَقُولُ: كَانَ يُعْجِبُهُمْ
فِي الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ أَنْ تَوَضَّأَ وَضُوءَهَا
لِلصَّلَاةِ ثُمَّ تُسَبِّحَ اللَّهَ وَتُكَبِّرَهُ فِي
وَقْتِ الصَّلَاةِ. ①

فوائد: حائضہ کے لیے ذکر و اذکار کی ممانعت نہیں، جیسا کہ حج میں حائضہ عورت کو سوائے طواف کے تمام احکام بجالانے ہوتے ہیں اس کی دلیل صحیح بخاری میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حائضہ تکبیر و تہلیل وغیرہ کر سکتی ہے لیکن ہر نماز کے وقت وضو کر کے اس کا اہتمام کرنا، اس کی کوئی دلیل نہیں ملتی، لہذا یہ ضروری نہیں۔

1012- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

سلیمان تیمی کہتے ہیں کہ میں نے ابو قلابہ سے کہا: ”حیض والی عورت ہر نماز کے وقت وضو کرے اور اللہ کا ذکر کرے؟“ تو انہوں نے کہا: ”میں نے اس کی کوئی دلیل نہیں پائی۔“

عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي
قَلَابَةَ الْحَائِضُ تَتَوَضَّأُ عِنْدَ وَقْتِ كُلِّ
صَلَاةٍ وَتَذْكُرُ اللَّهَ فَقَالَ: مَا وَجَدْتُ
لِهَذَا أَصْلًا. ②

1013- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ

خالد بن یزید صدیقی اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ عقبہ بن عامر جہنی حیض والی عورت کو حکم دیا کرتے تھے کہ: ”وہ نماز کے وقت وضو کرے اور اپنی مسجد کے صحن میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر اور تسبیح بیان کرے۔“

حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الصَّدْفِيُّ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ
كَانَ يَأْمُرُ الْمَرْأَةَ الْحَائِضَ عِنْدَ أَوَانِ
الصَّلَاةِ أَنْ تَوَضَّأَ وَتَجْلِسَ بِفَنَاءِ مَسْجِدِهَا
فَتَذْكُرَ اللَّهَ وَتُسَبِّحَ. ③

1014- حَدَّثَنَا يَعْلَى

① صحیح: داری منفرد ہیں۔

② صحیح: ابن ابی شیبہ 342/2، باب الحائض هل تسبح؟

③ خالد بن یزید الصدقی کا ترجمہ نہیں ملا، ابن ابی شیبہ 343/2

عبدالملک کہتے ہیں کہ عطاء سے حیض والی عورت کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ قرآن پڑھے؟ انہوں نے کہا: ”چند آیات کے ٹکڑوں کے علاوہ کچھ نہ پڑھے لیکن ہر نماز کے وقت وضو کرے پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور تسبیح، تکبیر کہے اور اللہ عزوجل سے دعا کرے۔“

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ أَتَقْرَأُ؟ قَالَ: لَا إِلَّا طَرَفَ الْآيَةِ وَلَكِنْ تَوَضَّأُ عِنْدَ وَقْتِ كُلِّ صَلَاةٍ ثُمَّ تَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَتُسَبِّحُ وَتُكَبِّرُ وَتَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ. ❶

فوائد: حائضہ و جنبی کے قرآن پڑھنے کے متعلق اختلاف ہے کیونکہ اس کے متعلق وارد ہونے والی تقریباً تمام روایات ضعیف ہیں لہذا ابن باز رحمہ اللہ ان اقوال کو جمع کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ علما کے دو اقوال میں سے صحیح ترین قول یہ ہے کہ حیض و نفاس والی عورت کے لیے قرآن پڑھنا جائز ہے، رہا جنبی تو وہ جب تک غسل نہ کرے قرآن نہیں پڑھ سکتا۔ (فتاویٰ ابن باز مترجم 50/1) فرق اس لیے بھی درست ہے کہ حائضہ کے لیے حقیقی مجبوری ہے کہ وہ ایک مدت تک پاک نہیں ہو سکتی جب کہ جنبی آدمی اگلی گھڑی طہارت حاصل کر سکتا ہے۔ وہ اگر شائق تلاوت ہے تو فوراً غسل کر لے۔

1015- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ.....

شیبانی اور یحییٰ بن ابوعمر ہیں جو اہل رملہ سے تھے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں مکحول نے بیان کیا کہ: ”حائضہ عورت کو نماز کے اوقات میں وضو کرنے اور قبلہ رخ ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کا حکم دیا جائے۔“

حَدَّثَنَا الثَّيْبَانِيُّ وَهُوَ يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرٍو مِنْ أَهْلِ الرَّمْلَةِ حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ قَالَ: تُؤْمَرُ الْحَائِضُ تَوَضَّأُ عِنْدَ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ وَتَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَتَدْعُو اللَّهَ. ❷

[102]..... بَابُ فِي الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ

حیض والی عورت روزے کی قضا کرے اور نماز کی قضا نہ کرے

1016- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

حماد، ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ”جب حیض والی عورت اور جنبی سجدہ تلاوت سنیں تو جنبی

عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا سَمِعَ الْحَائِضُ وَالْجُنْبُ السَّجْدَةَ يَغْتَسِلُ

الْجُنُبُ وَيَسْجُدُ وَلَا تَقْضِي الْحَائِضُ
غسل کرے اور سجدہ کرے اور حائضہ سجدہ نہ کرے کیونکہ
لَا نَهَا لَا تُصَلِّي. ①
وہ نماز نہیں پڑھتی۔“

فوائد: سجدہ تلاوت کے بارے فقہاء میں اختلاف ہے رائج یہی ہے کہ یہ سنت ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ
کے بارے آتا ہے کہ انہوں نے جمعہ کے دن منبر پر سورۃ نحل پڑھی تو نیچے اتر کر سجدہ کیا جبکہ اگلے جمعے
پھر تلاوت کی تو سجدہ نہ کیا اور کہا کہ ہمیں ان کا حکم نہیں (مفہوم: بخاری) لہذا جب یہ ضروری قرار نہیں پایا تو جنبی
وحائضہ کے لیے اس کی ادائیگی لازم قرار نہ پائی البتہ جنبی اگر غسل کر کے سجدہ کر لے تو یہ اس کے حق میں
بہتر ہے ماسوائے حائضہ کے کہ وہ اس قابل نہیں۔

1017- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْحَائِضِ
مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے حائضہ کے متعلق کہا کہ:
تَسْمَعُ السَّجْدَةَ قَالَ: لَا تَقْضِي. ②
”جب وہ آیت سجدہ سنے تو سجدہ نہ کرے۔“

1018- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ وَجَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ سَعِيدٍ.....

عَنْ أَبِي مُعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَيْسَ
ابو معشر کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”اس کے ذمہ کچھ نہیں
عَلَيْهَا شَيْءٌ. ③
ہے۔“

1019- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ مُعْتَبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ.....

عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّا
اسود کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”ہم رسول اللہ ﷺ
نَحِيضُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَا يَأْمُرُ
کے پاس حائضہ ہوتی تھیں تو آپ ﷺ ہم میں سے کسی
امْرَأَةً مِّنَ بَرَدِ الصَّلَاةِ. ④
کو نماز لوٹانے کا حکم نہ دیتے تھے۔“

1020- أَخْبَرَنَا أَبُو التُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ.....

عَنْ مُعَاذَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ
معاذ کہتے ہیں کہ کسی عورت نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے
أَتَقْضِي إِحْدَانَا صَلَاةَ أَيَّامٍ حَيْضِهَا؟
پوچھا: ”کیا ہم سے کوئی حیض کے دنوں کی نماز کی قضا
فَقَالَتْ: أَحْرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟ قَدْ كَانَتْ إِحْدَانَا
کرے؟۔“ انہوں نے کہا: ”کیا تم حرور یہ ہو؟۔“ ہمیں

① صحیح: مصنف عبدالرزاق (1232) وابن ابی شیبہ 340/2 باب الحائض لا تقضي الصلاة

② صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

③ صحیح: سابقہ دونوں آثار ملاحظہ کیجئے۔

④ ضعیف: ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب ماجاء فی قضاء رمضان (1670)

تَحِيضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَا
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ کے زمانہ میں حیض آتا تھا تو آپ ﷺ
ہمیں نماز کی قضا کا حکم نہیں دیتے تھے۔“
تَوَمَّرُ بِقَضَاءِ ❶

فوائد: ”حروریہ“ یہ حروراء مقام کی طرف نسبت ہے جو کہ کوفہ کے قریب ہے یہ خارجیوں کے لیے بولا جانے والا لفظ ہے کیونکہ انہوں نے سب سے پہلے خروج کر کے اس مقام پر اجتماع کیا تھا یہ دور صحابہ میں ظاہر ہونے والا انتہائی تشدد گروہ تھا جو کہ مرتکب کبیرہ کو کافر گردانتے تھے۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم انہیں ”کلاب النار“ کے لقب سے موسوم کرتے تھے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ حائضہ روزوں کے ساتھ فوت شدہ نمازوں کی بھی قضائی دے گی۔ جبکہ مذکورہ حدیث کے مطابق حائضہ پر نمازوں کی قضائی لازم نہیں۔

1021. أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْلِ عَنْ مُعَاذَةَ
قَالَ أَبُو النُّعْمَانِ: كَانَ حَمَّادًا فَرَّقَ
حَدِيثَ أَيُّوبَ فَجَاءَ بِهِذَا. ❶

ابو نعمان نے کہا: ”گویا کہ حماد نے ایوب کی حدیث کو
ٹکڑے کر کے اس ٹکڑے کو بیان کیا ہے۔“

فوائد: مذکورہ اثر سے واضح ہوا کہ سلف صالحین پوری حدیث کی بجائے صرف مطلوبہ ٹکڑے کو بیان کرنا جائز سمجھتے تھے۔

1022. أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ غَامِرٍ قَالَ:
إِذَا سَمِعْتَ الْحَائِضَ السَّجْدَةَ فَلَا
تَسْجُدُ. ❷

عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ عامر نے کہا: ”جب حائضہ
عورت آیت سجدہ سنے تو سجدہ نہ کرے۔“

1023. أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ خَالِدِ الْحَذَاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ:
لَا تَسْجُدُ الْمَرْأَةُ الْحَائِضُ إِذَا سَمِعَتْ
السَّجْدَةَ. ❸

خالد حذاء کہتے ہیں کہ ابو قلابہ نے کہا: ”حائضہ آیت سجدہ
سننے پر سجدہ نہ کرے۔“

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحيض، باب لا تقضي الحائض الصلاة (321) ومسلم کتاب الحيض، باب وجوب قضاء
❷ صحيح مسلم، کتاب الحيض (335)
❸ اسنادہ ضعیف: لیکن اثر بعد والے آثار سے قوت حاصل کر لیتا ہے۔
❹ صحيح: دارمی منفرد ہیں۔

1024- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدٍ.....

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ لِلْحَائِضِ أَنْ تَسْجُدَ إِذَا
سَمِعَتِ السَّجْدَةَ. ❶

حسن بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ ابراہیم حائضہ عورت کے لیے
اس بات کو برا سمجھتے تھے کہ وہ سجدہ سن کر سجدہ کرے۔“

1025- أَخْبَرَنَا يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَوْنٍ.....

عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَجَلَانَ قَالَ: سَأَلْتُ
ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النُّفَسَاءِ وَالْحَائِضِ هَلْ
تَقْضِيَانِ الصَّلَاةَ إِذَا تَطَهَّرْنَ؟ قَالَ: هُوَ
ذَا أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ فَلَوْ فَعَلْنَا ذَلِكَ
أَمَرْنَا نِسَاءَنَا بِذَلِكَ. ❷

ابو غالب عجلان کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے
حیض اور نفاس والی عورت کے متعلق پوچھا کہ جب وہ
پاک ہو جائے تو نماز کی قضا کرے؟ انہوں نے کہا: ”یہ
رسول اللہ ﷺ کی بیویاں ہیں اگر وہ ایسا کرتی ہیں تو ہم
بھی اپنی بیویوں کو ایسا کرنے کا حکم دیں۔“

1026- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ لَيْثٍ.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ: أَتَتْ امْرَأَةً إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ:
أَقْضِي مَا تَرَكْتُ مِنْ صَلَوَاتِي فِي
الْحَيْضِ عِنْدَ الطُّهْرِ؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ:
أَحْرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
فَكَانَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ وَتَطْهَرُ فَلَا
يَأْمُرُنَا بِالْقَضَاءِ. ❸

عبد الرحمن بن قاسم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک
عورت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی تو اس نے کہا: ”میں نے
جو نمازیں حیض میں چھوڑی ہیں کیا پاکی کے بعد ان کی قضا
کروں؟“ انہوں نے کہا: ”کیا تو حروریہ ہے؟ ہم میں
سے کوئی جب رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں حائضہ ہو کر
غسل طہارت کرتی تو آپ ﷺ نماز قضا کرنے کا حکم
نہیں دیتے تھے۔“

1027- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا شَرِيكٌ.....

عَنْ كَثِيرِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ قَالَ: قُلْتُ
لِفَاطِمَةَ يُعْنَى بِنْتُ عَلِيٍّ أَتَقْضِينَ صَلَاةَ

کثیر بن اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے فاطمہ یعنی علی کی بیٹی
سے کہا: ”کیا تم حیض کے دنوں کی نمازوں کی قضا کرتی

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 14/2

❷ صحیح: دارمی مفرد ہیں۔

❸ متفق علیہ: (1019) (1020) (1021) کے تحت یہ حدیث گزر چکی ہے۔

أَيَّامِ حَيْضِكَ؟ قَالَتْ: لَا. ❶
ہو؟۔“ انہوں نے کہا: ”نہیں۔“

1028- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ الرَّشَكِيِّ قَالَ.....

سَمِعْتُ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ سَأَلَتْهَا امْرَأَةً
أَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ؟ قَالَتْ:
أَحْرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟ قَدْ حِضْنَ نِسَاءُ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهُنَّ يَجْزِينَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ:
مَعْنَاهُ أَنَّهُنَّ لَا يَقْضِينَ. ❷
معاذہ کہتی ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی عورت نے پوچھا:
”کیا حائضہ اپنی ان دنوں کی نماز کی قضا کرے؟۔“ تو انہوں
نے کہا: ”کیا تو حروریہ ہے؟ رسول اللہ ﷺ کی ازواج
کو حیض آیا تو آپ نے ان کو حکم دیا کہ وہ کافی ہیں۔“ عبد اللہ
کہتے ہیں: ”اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ قضا نہ کریں۔“

[103]..... بَابُ الْحَائِضِ تَذَكُّرُ اللَّهِ وَلَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ

حائضہ عورت کا اللہ عزوجل کا ذکر کرے اور قرآن نہ پڑھے

1029- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْحَائِضُ
وَالْجُنْبُ يَذْكُرَانِ اللَّهَ وَيُسَمِّيَانِ. ❸
مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”حائضہ اور جنبی اللہ کا
ذکر کر سکتے ہیں اور نام لے سکتے ہیں۔“

فوائد:..... حائضہ و جنبی کے لیے اذکار کرنے میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے کہ آپ ﷺ ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے رہتے تھے (مسلم و ابوداؤد) نیز آپ ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا
کو دورانِ حج جب وہ حائضہ ہو گئیں تو انہیں فرمایا تھا کہ طواف کے علاوہ کبھی افعال سرانجام دو (بخاری) لہذا
مذکورہ دلائل کے بعد اذکار کی مشروعیت میں کوئی شک و شبہ نہیں رہتا۔

1030- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ.....

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ
وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُمَا قَالَا: لَا يَقْرَأُ
الْجُنْبُ وَالْحَائِضُ آيَةً تَامَةً يَقْرَأُ
الْحَرْفَ. ❹
سفیان کہتے ہیں مجھے خبر ملی کہ ابراہیم اور سعید بن جبیر
دونوں نے کہا: ”جنبی اور حیض والی عورت پوری آیت نہ
پڑھیں۔ قرآن کا کوئی ٹکڑا یا حرف پڑھ لیں۔“

❶ ضعیف: ابن ابی شیبہ 340/2 باب الحائض لا تقضي الصلاة

❷ صحیح مسلم، کتاب الحيض (335) (68)

❸ صحیح: مصنف عبد الرزاق (1305)

❹ ضعیف: ابن ابی شیبہ 102/1 باب من رخص للجنب أن يقرأ من القرآن

فوائد: آیت قرآن کریم کی ایک چھوٹی سے چھوٹی اکائی ہے۔ ایک آیت پڑھنا گویا قرآن کی تلاوت کرنا ہے۔ جبکہ ایک آیت سے بھی کم پڑھنا تلاوت کے زمرے میں نہیں آتا بلکہ اذکار و دعا کی قسم بن جاتی ہے۔ لہذا جو اہل علم جنبی و حائضہ کے لیے تلاوت کو ناجائز تصور کرتے ہیں ان کے نزدیک وہ قرآن کی مکمل آیت تلاوت نہیں کر سکتے۔ جب کہ آیت کا کچھ حصہ پڑھنا اس کے لیے جائز ہے جیسا کہ ان کے لیے اذکار کے جواز کی گزشتہ فوائد میں بحث گزر چکی ہے۔

1031- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا شَرِيكُ.....

عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ: الْجُنُبُ فِرَاسُ كَهْتِي هِي كِه عَامِرِنِي كِه: ”حَائِضُ اُور جَنبِي قُرْآن نِه پڑھیں۔“ وَالْحَائِضُ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ. ①

1032- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ.....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ أَوْ إِبْرَاهِيمُ كَهْتِي هِي كِه عُمَرُ بْنِي اُس بَات كُونَا پَسَنِد سَمَجْتِي تَهِي يَا اُس يَنْهَى أَنْ يَقْرَأَ الْجُنُبُ. قَالَ شُعْبَةُ: بَات سِي مَنع كَرْتِي تَهِي: ”كِه جَنبِي قُرْآن پڑھیں۔“ شُعْبَةُ وَجَدْتُ فِي الْكِتَابِ وَالْحَائِضُ. ② كَهْتِي هِي: ”مِي نِي حَائِضُ كِي مَتَعَلَق بَهِي كِتَاب مِي پايَا۔“

فوائد: حائض و جنبی کے حق میں تلاوت قرآن مکروہ ہونا ہی رائج معلوم ہوتا ہے۔ جیسا کہ عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے نیز جواز قراءت کے بارے میں ابن عباس علیہ السلام سے بھی ان کا قول بخاری میں تعلیقاً مروی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ بھی ایام حیض میں عائشہ رضی اللہ عنہا کو سوائے طواف کے سبھی افعال حج کی ادائیگی کی اجازت سے والی حدیث سے اس کے جواز کی طرف ہی گئے ہیں۔ جبکہ دوسری طرف تلاوت قرآن کی ممانعت کے بارے آنے والی تقریباً تمام روایات ضعیف ہیں جن کو بنیاد بنا کر ائمہ نے اس کی تلاوت کو ناجائز ٹھہرایا ہے لہذا طرفین کے دلائل سے تلاوت قرآن کی کراہت رائج معلوم ہوتی ہے۔ (واللہ اعلم)

1033- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ.....

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَرْبَعَةٌ لَا حَمَّادُ كَهْتِي هِي كِه اِبْرَاهِيمُ نِي كِه: چَار شَخْصُ قُرْآن نِه يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ عِنْدَ الْخَلَاءِ وَفِي پڑھیں: ”بیت الخلاء میں جانے والا، حمام میں جانے والا،

① حسن: ابن ابی شیبہ 102/1، 103 باب من كره أن يقرأ الحنب القرآن

② صحيح: مصنف عبدالرزاق (1307) وابن ابی شیبہ 102/1

الْحَمَّامُ وَالْجُنْبُ وَالْحَائِضُ إِلَّا الْآيَةَ
وَنَحْوَهَا لِلْجُنْبِ وَالْحَائِضِ. ❶
جنبی اور حائضہ مگر ایک آیت یا اس کے قریب پڑھ لینا
جنبی اور حائضہ کے لئے جائز ہے۔“

1034- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ.....

عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَحَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالُوا:
الْحَائِضُ وَالْجُنْبُ يَسْتَفْتِحُونَ الْآيَةَ
وَلَا يُتِمُّونَ آخِرَهَا. ❷
حجاج نے کہا کہ عطاء اور حماد، ابراہیم اور سعید بن جبیر نے
کہا: ”حائضہ اور جنبی کوئی آیت شروع کریں تو اسے آخر
تک پورا نہ کریں۔“

1035- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ.....

عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ فِي
الْحَائِضِ قَالَ: لَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ. ❸
عاصم احوال کہتے ہیں کہ ابو عالیہ نے حائضہ کے متعلق کہا:
”وہ قرآن نہ پڑھے۔“

1036- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا السَّائِبُ بْنُ عُمَرَ.....

عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ
تَرْقِي أَسْمَاءَ وَهِيَ غَارِلٌ. ❹
ابن ابوملیکہ کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا حیض کی حالت میں
اسماء کو دم کرتی تھیں۔“

1037- أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ.....

حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: الْجُنْبُ
يَذْكُرُ اسْمَ اللَّهِ. ❺
ہشام کہتے ہیں کہ قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”جنبی اللہ کا ذکر کر سکتا
ہے۔“

1038- أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

عَنْ سَيَّارٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: كَانَ يُقَالُ:
لَا يَقْرَأُ الْجُنْبُ وَلَا الْحَائِضُ وَلَا يَقْرَأُ
فِي الْحَمَّامِ وَحَالَانِ لَا يَذْكُرُ الْعَبْدُ
سیار نے کہا: ابو وائل کہتے تھے: ”کہا جاتا تھا کہ جنبی،
حائضہ اور حمام میں جانے والا قرآن نہ پڑھے۔ دو حالتیں
ایسی ہیں جن میں بندہ اللہ کا ذکر نہ کرے۔ بیت الخلاء میں

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 1/141، باب الرجل یذکر اللہ وهو علی الخلاء أو یجامع

❷ ضعیف: ابن ابی شیبہ 1/102 من رخص للجنب أن یقرأ القرآن

❸ صحیح: ابن ابی شیبہ 1/103، باب من رخص للجنب

❹ صحیح: ابن ابی ملیکہ، وہ عبد اللہ بن عبد اللہ ہے۔

❺ صحیح: عبد الرزاق (1302)

فِيهِمَا اللَّهُ عِنْدَ الْخَلَاءِ وَعِنْدَ الْجَمَاعِ
إِلَّا أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ بَدَأَ فَسَمَّى
اللَّهَ. ❶

اور صحبت کے وقت، جب آدمی اپنی بیوی کے پاس جائے تو
بسم اللہ سے شروع کرے۔“

فوائد: ”کہا جاتا تھا“ اس سے واضح ہوتا ہے کہ کوئی صریح دلیل نہ تھی البتہ لوگوں میں یہ بات
مشہور تھی کہ (۱) حائضہ و جنبی (۲) حمام میں داخل ہونے والا (”حمام“ عرب میں جسم کو گرمانے، اس میں
سینے کے ذریعے فاسد مادوں کے اخراج کے لیے کمرے بنائے ہوتے تھے جن میں لوگ کپڑے وغیرہ اتار کر
داخل ہوتے) (۳) بیت الخلاء جانے والا (۴) جماع کرنے والا، یہ تلاوت نہ کریں۔ یعنی ان حالتوں میں
تلاوت ادب کے خلاف سمجھی جاتی تھی۔ لیکن حیض و جنابت کا حکم ذرا مختلف ہے جیسا کہ گزر چکا ہے۔

1039- أَخْبَرَنَا يَعْلَى.....

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ فِي
الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ تَقْرَأُ قَالَ: لَا إِلَّا
طَرَفَ الْآيَةِ. ❷

عبد الملک کہتے ہیں کہ عطاء رضی اللہ عنہ سے حائضہ کے متعلق
پوچھا گیا کہ: ”کیا وہ قرآن پڑھ سکتی ہے؟“ انہوں نے
کہا: ”آیات کے ٹکڑوں کے علاوہ اور کچھ نہیں پڑھ سکتی۔“

1040- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ.....

عَنْ أَبِي عَطَّافٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:
أَرْبَعٌ لَا يَحْرُمْنَ عَلَى جُنُبٍ وَلَا حَائِضٍ
سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ
(دارمی) سے پوچھا گیا کہ کیا جنبی ایک ایک آیت پڑھ سکتا
ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے اچھا نہیں لگتا (کہ وہ ایسا
کرے۔)

يُعْجِبُنِي. ❸

[104]..... بَابُ الْحَائِضِ تَسْمَعُ السَّجْدَةَ فَلَا تَسْجُدُ

حائضہ سجدہ سنے تو سجدہ نہ کرے

1041- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ

❶ صحیح: أخرجه مختصراً ابن أبي شيبة 102/1، باب من كره أن يقرأ الحنب القرآن

❷ صحیح: دیکھئے سابقہ (1014) ❸ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔

عُبَيْدُ اللَّهِ.....

عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ صُبَيْحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْحَائِضِ تَسْمَعُ السَّجْدَةَ؟ قَالَ: لَا تَسْجُدُ لِأَنَّهَا صَلَاةٌ. ❶

مسلم بن صبیح سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حیض والی عورت کے متعلق پوچھا گیا: ”کیا وہ سجدہ کرے؟۔“ انہوں نے کہا: ”وہ سجدہ نہ کرے کیونکہ وہ نماز ہی ہے۔“

فوائد:..... حائضہ عورت جب اس سے بہتر فعل نماز ادا نہیں کر سکتی تو اس کے لیے سجدہ کیسے ضروری ہو سکتا ہے۔ جبکہ اس کا حکم بھی ندب ہے۔

1042- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ.....

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَآبِي الضَّحَى قَالَا: لَا تَسْجُدُ. ❷

حسن بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ ابراہیم اور ابو زحیٰ دونوں نے کہا: ”وہ سجدہ نہ کرے۔“

1043- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ.....

عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَا: لَيْسَ عَلَيْهَا ذَلِكَ الصَّلَاةُ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ. ❸

حجاج کہتے ہیں کہ ابراہیم اور سعید بن جبیر نے کہا: ”حائضہ پر سجدہ فرض نہیں ہے۔ نماز فرضیت میں اس سے بڑھ کر ہے۔“

1044- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ.....

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: مُنَعْتُ خَيْرًا مِنْ ذَلِكَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ. ❹

ابن جریج کہتے ہیں کہ عطاء نے کہا: ”حیض والی عورت سجدہ سے بہتر چیز سے روک دی گئی یعنی نماز سے۔“

1045- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُنْدَرٌ.....

عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا تَسْجُدُ. ❺

اشعث کہتے ہیں کہ حسن نے کہا کہ: ”وہ سجدہ نہ کرے۔“

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 14/2

❷ صحیح: ابن ابی شیبہ 14/2 باب الحائض تسمع السجدة

❸ ضعیف: ابن ابی شیبہ 14/2 باب الحائض تسمع السجدة

❹ اسنادہ ضعیف: لیکن ماقبل و مابعد سے تقویت حاصل ہو جاتی ہے، ابن ابی شیبہ 14/2 الحائض تسمع السجدة

❺ صحیح: ابن ابی شیبہ 14/2 الحائض تسمع السجدة

1046- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ.....

عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى الطُّهْرَ فَتَسْمَعُ السَّجْدَةَ؟ قَالَ: لَا تَسْجُدُ حَتَّى تَغْتَسِلَ. ❶

یونس کہتے ہیں کہ زہری نے اس عورت کے متعلق جسے پاکی نظر آئے اور وہ سجدہ کی آیت سنے، فرمایا: تو وہ سجدہ نہ کرے حتیٰ کہ غسل کرے۔

1047- أَخْبَرَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ذَرًّا عَنْ وَاثِلِ بْنِ مِهَانَةَ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِلنِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ لَيْسَتْ مِنْ عِلْيَةِ النِّسَاءِ لِمَ؟ أَوْ بِمَ؟ أَوْ فِيمَ؟ قَالَ: إِنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتُكْفِرْنَ الْعَشِيرَ قَالَ: وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: مَا مِنْ نَاقِصِي الدِّينِ وَالْعَقْلِ أَغْلَبَ لِلرِّجَالِ ذَوِي الْأَمْرِ عَلَى أَمْرِهِمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ رَجُلٌ لِعَبْدِ اللَّهِ: مَا نُقْصَانُ عَقْلِيهَا؟ قَالَ جُعِلَتْ شَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ. قَالَ: سُنِلَ مَا نُقْصَانُ دِينِهَا؟ قَالَ: تَمُكُّ كَذًا وَكَذًا مِنْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لَا تُصَلِّيَ لِلَّهِ صَلَاةً. ❷

عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عورتوں سے فرمایا: ”صدقہ کرو کیونکہ تم زیادہ آگ والیاں ہو۔“ تو ایک عورت نے جو اونچے درجے والی عورتوں میں سے نہیں تھی، کہا کیوں؟ کس وجہ سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیونکہ تم زیادہ لعنت کرتی ہو اور شوہروں کی ناشکری کرتی ہو۔“ ابن مہانہ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے یہ بھی کہا: ”دین اور عقل میں ناقص ہو کر عورتوں سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے جو اختیار والے مردوں کے اختیار پر غالب ہو۔“ ایک شخص نے کہا: ان کی عقل میں کیا نقصان ہے؟ تو انہوں نے کہا: دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر قرار دی گئی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پوچھا گیا کہ ان کے دین کا کیا نقصان ہے؟ انہوں نے کہا: ”وہ کئی کئی رات اور دن رکی رہتی ہیں اور اللہ کے لیے نماز نہیں پڑھتیں۔“

فوائد:..... اس حدیث سے درج ذیل باتیں معلوم ہوئیں: (۱) عورتوں کی خطاؤں کی کثرت کی بنا پر انہیں صدقے کا خصوصی حکم ہے (۲) صدقہ جہنم کی آگ کو ٹھنڈا کرنے اور مصائب سے چھٹکارے کا سبب ہے (۳) جہنم میں اکثر آبادی عورتوں کی ہوگی اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ خاوندوں کی ناشکری اور آپس میں لعن

❶ صحیح: داری منفرد ہیں۔

❷ حسن: وائل بن کی وجہ سے۔

طعن بہت کرتی ہیں (۴) عورت، مرد کے مقابلہ میں دینی اور دنیوی اعتبار سے کم ہے (۵) دو عورتوں کی گواہی ان کے نقصان عقل کی وجہ سے ایک مرد کے قائم مقام ہوگی۔ انفرادی اعتبار سے اگرچہ کوئی عورت کسی مرد سے زیادہ ذہین ہو سکتی ہے بہر حال مجموعی اعتبار سے عقل و دین میں مرد ہی کو فوقیت حاصل ہے اور یہ حدیث اس کی صریح دلیل ہے۔

[105]..... بَابُ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ تُصَلِّي فِي ثَوْبِهَا إِذَا طَهَّرَتْ

حائضہ عورت کا اپنے کپڑوں میں نماز پڑھنا جب وہ پاک ہو جائے

1048- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِذَا طَهَّرَتِ الْمَرْأَةُ
مِنَ الْحَيْضِ فَلْتَسْبِعْ ثَوْبَهَا الَّذِي يَلِي
جِلْدَهَا فَلْتَغْسِلْ مَا أَصَابَهُ مِنَ الْأَذَى
ثُمَّ تُصَلِّي فِيهِ. ❶

عبدالرحمن بن قاسم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”جب عورت حیض سے پاک ہو جائے
تو اپنے اس کپڑے کو تلاش کرے جو اس کے جسم پر لگا تھا
پھر اس کی گندگی کو دھو کر اس میں نماز پڑھ سکتی ہے۔“

فوائد: معلوم ہوا کہ حائضہ کا جسم پاک ہی ہوتا ہے وہ نجس نہیں ہوتا۔ نجاست حقیقی نہیں بلکہ حکمی
ہے اس لیے اس سے مس ہونے والا کپڑا یا کوئی دوسری چیز پاک ہی متصور ہوں گے ان میں نماز ادا کرنے میں
کوئی حرج نہیں البتہ حیض کا خون ناپاک ہے وہ اگر کپڑوں کو لگا ہوگا تو اسے دھونا یا اچھی طرح کھرج کر صاف
کر لینا ضروری ہے۔

1049- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ.....

عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ
يَكُونُ لِإِحْدَانَا الدَّرْعُ فِيهِ تَحِيضٌ وَفِيهِ
تُجْنِبُ ثُمَّ تَرَى فِيهِ الْقُطْرَةَ مِنْ دَمٍ
حَيْضَتِهَا فَتَقْصَعُهُ بِرِيقِهَا. ❷

عطا کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہم میں سے کسی
عورت کے پاس قمیص ہوتی تھی اسی میں اسے حیض آتا اور
وہ اس میں جنبی ہوتی تو پھر اگر اس میں اپنے حیض کے خون
کا کوئی قطرہ دیکھتی تو اسے تھوک لگا کر اپنے ناخنوں سے مل
دیتی تھی۔“

❶ صحیح: البیہقی، کتاب الصلاة، باب ذکر البیان أن النضح 604/2 - 407

❷ صحیح ابو داؤد، کتاب الطہارۃ، باب المرأة تغسل ثوبها الذي تلبس في حیضها (364) وعبدالرزاق (1229)

1050۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْهَذَلِيُّ.....

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: إِنَّ إِحْدَاكُنَّ تَسْبِقُهَا الْقُطْرَةُ مِنَ الدَّمِ فَإِذَا أَصَابَتْ إِحْدَاكُنَّ ذَلِكَ فَلْتَقْصَعُهَا بِرِيقِهَا. ❶

حسن رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں کہ ام سلمہ نے کہا: ”تم سے کسی ایک کو خون کا قطرہ نظر آتا ہے جب تم میں سے کسی کو یہ معاملہ درپیش ہو تو اس پر تھوک لگا کر اپنے ناخنوں سے مل دے۔“

1051۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ.....

عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِذَا غَسَلَتِ الْمَرْأَةُ الدَّمَ فَلَمْ يَذْهَبْ فَلْتَغْرِهُ بِصُفْرَةٍ وَرْسٍ أَوْ زَعْفَرَانٍ. ❷

معاذہ عدویہ بیان کرتی ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ”جب کوئی عورت خون دھوئے پھر بھی اس کا نشان نہ جائے تو اس کپڑے کو ورس کے زرد رنگ سے یا زعفران سے متغیر کر دے۔“

فوائد:..... یعنی خون دھونے کے بعد اس کا اثر و نشان باقی بھی رہ جائے تو کوئی حرج نہیں جیسا کہ پچھلے دونوں آثار سے بھی واضح ہے لیکن اس کی بدنمائی کو چھپانے کے لیے اس کا رنگ تبدیل کرنا اچھا ہے۔

1052۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ الرِّشَكِ قَالَ: سَمِعْتُ.....

مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهَا امْرَأَةٌ: الدَّمُ يَكُونُ فِي الثَّوْبِ فَأُغْسِلُهُ فَلَا يَذْهَبُ فَأُقِطِّعُهُ قَالَتْ الْمَاءُ طَهُورٌ. ❸

معاذہ عدویہ کہتی ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی عورت نے کہا: ”کپڑے میں خون دھونے اس کا نشان باقی رہے تو میں اسے کاٹ دیتی ہوں۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”پانی پاک کر دیتا ہے۔“

1053۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ.....

حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ صُبْحٍ قَالَ: سَمِعْتُ خِلَاسَ بْنَ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبُو الْقَاسِمِ

جابر بن صبح کہتے ہیں کہ میں نے خلاس بن عمرو سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ”رسول اللہ ﷺ ابو القاسم ایک ہی اوڑھنی میں میرے

❶ ضعیف: ابوبکر الحدادی متروک الحدیث ہے۔ داری منفرد ہیں۔

❷ صحیح: ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب المرأة تغسل ثوبها (357) والبیہقی، کتاب الصلاة، باب ما يستحب من استعمال..... 408/2

❸ صحیح: البیہقی، کتاب الصلاة، باب ذکر البیان ان الدم..... 408/2

یَكُونُ مَعِيَ فِي الشَّعَارِ الْوَاحِدِ وَأَنَا حَائِضٌ طَامِثٌ إِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ غَسَلَ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَعُدَّهُ إِلَى غَيْرِهِ وَصَلَّى فِيهِ ثُمَّ يَعُودُ وَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ غَسَلَ مَكَانَهُ لَمْ يَعُدَّهُ إِلَى غَيْرِهِ وَصَلَّى فِيهِ. ❶

ساتھ ہوتے اور میں حیض کی حالت میں لیٹی ہوتی۔ اگر آپ ﷺ کو مجھ سے کچھ لگ جاتا تو آپ ﷺ اسے دھو ڈالتے اس کے علاوہ باقی کپڑا نہ دھوتے۔ اور اسی میں نماز پڑھ لیتے۔ پھر واپس آتے اور پھر اگر آپ ﷺ کو مجھ سے کوئی چیز لگ جاتی تو اسی طرح کرتے۔ اتنی ہی جگہ دھوتے باقی کپڑے کو نہ دھوتے اور اسی میں نماز پڑھ لیتے۔“

فوائد: (۱) معلوم ہوا حائضہ کے ساتھ ایک چادر میں لیٹنا جائز ہے (۲) وہ طاہرہ ہی ہے (۳) جنبی کا بھی یہی حکم سمجھا جائے گا۔ موجودہ دور میں کسی بھی صابون سے طہارت حاصل کر لینا درست ہے۔

1054- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ.....

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: فِيمَا تَلَبَّسَ الْمَرْأَةُ مِنَ الثِّيَابِ وَهِيَ حَائِضٌ إِنْ أَصَابَهُ دَمٌ غَسَلَتْهُ وَإِلَّا فَلَيْسَ عَلَيْهَا غُسْلُهُ وَإِنْ عَرَقَتْ فِيهِ فَإِنَّهُ يُجْزئُهَا أَنْ تَنْضَحَهُ. ❷

حماد کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”عورت کو جن کپڑوں میں حیض آئے اگر اسے خون لگے تو اسے دھو دے۔ ورنہ اسے دھونا لازم نہیں ہے۔ اگر اسے اس میں پسینہ آئے تو اسے یہ کافی ہے کہ اس پر پانی کے چھینٹے مارے۔“

1055- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى.....

عَنْ عُثْمَانَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: الْمَرْأَةُ الْحَائِضُ تَصَلِّي فِي ثِيَابِهَا الَّتِي تَحِیْضُ فِيهَا إِلَّا أَنْ يُصِيبَ شَيْئًا مِنْهَا دَمٌ فَتَغْسِلَ مَوْضِعَ الدَّمِ. ❸

عثمان کہتے ہیں مجاہد نے کہا: ”حائضہ اپنے انہیں کپڑوں میں نماز پڑھ لے جس میں اسے حیض آیا اگر اسے خون لگ جائے تو خون والی جگہ کو دھو دے۔“

1056- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ.....

❶ صحیح: مسند موصلی میں اس کے شاہد موجود ہیں۔

❷ صحیح: ابن ابی شیبہ، باب فی المرأة یصیب ثیابها من دم حیضها (95/1)

❸ صحیح: ابن ابی شیبہ، باب فی المرأة یصیب ثیابها من دم حیضها (96/1)

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الدَّمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ: حَتَّى يَتَمَّ رُشِيهِ بِالمَاءِ. ①

اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے حیض کے خون کے متعلق پوچھا جو کپڑوں کو لگ جاتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے کھرچ کر اس پر پانی کے چھینٹے مارو۔“

1057- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ.....

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْحَائِضُ لَا تَغْسِلُ ثَوْبَهَا إِذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ دَمٌ. ②

مغیرہ کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: ”حیض والی عورت کے کپڑے کو جب خون نہ لگا ہو تو وہ اپنے کپڑے نہ دھوئے۔“

1058- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ.....

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ امْرَأَةً تَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ثَوْبِهَا إِذَا طَهَّرَتْ مِنْ مَحِيضِهَا كَيْفَ تَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ: إِنْ رَأَيْتَ فِيهِ دَمًا فَحُكِّهِ ثُمَّ اقْرِصِيهِ بِمَاءٍ ثُمَّ انْضَحِي فِي سَائِرِهِ فَصَلِّي فِيهِ. ③

اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے ایک عورت سے سنا جو رسول اللہ ﷺ سے اپنے کپڑوں کے متعلق پوچھ رہی تھی کہ وہ جب حیض سے پاک ہو جائے تو انہیں کیا کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تجھے ان میں خون نظر آئے تو اسے کھرچ دے پھر اسے پانی لگا کر انگلیوں سے مل دے۔ پھر اس پر چھینٹے مار کر اس میں نماز پڑھ لے۔“

1059- أَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثَابِتِ الْحَدَّادِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ دِينَارٍ مَوْلَى أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مَحْصَنٍ.....

عَنْ أُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّمِ الْحَيْضَةِ يَكُونُ فِي الثَّوْبِ فَقَالَ: اغْسِلِيهِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَحُكِّهِ

ام قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے حیض کے خون کے متعلق پوچھا جو کپڑوں میں لگ جاتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے پانی اور بیری سے دھو دو اور

① متفق علیہ: أخرج البخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الدم (227) ومسلم، کتاب الطہارۃ، باب النجاسة (291)

② صحیح: دارمی مفرد ہے۔

③ صحیح: دیکھئے سابقہ (799، 1056)

بِضْلَعٍ ❶

اسے انگلیوں سے مل دو۔“

فوائد:..... بیری کے پتوں میں چونکہ صفائی کی اہلیت زیادہ ہوتی ہے لہذا اس کا بھی ذکر کر دیا ورنہ اس کا استعمال ضروری نہیں۔

1060۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ.....

سَمِعْتُ كَرِيمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ
وَسَأَلْتُهَا امْرَأَةً فَقَالَتْ الْمَرْأَةُ يُصِيبُ
ثَوْبَهَا مِنْ دَمٍ حِيْضَتِهَا؟ فَقَالَتْ:
لَتَغْسِلُهُ بِالْمَاءِ قَالَتْ: فَإِنَّا نَغْسِلُهُ فَيَبْقَى
أَثَرُهُ؟ قَالَتْ: إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ. ❷

کریمہ کہتی ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، ان سے
کسی عورت نے پوچھا تھا کہ عورت کے کپڑے کو حیض کا
خون لگ جاتا ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”اسے چاہئے کہ
اسے پانی سے دھو ڈالے۔“ اس نے کہا: ”ہم اسے دھوتے
ہیں تو اس کا نشان باقی رہتا ہے؟“ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا:
”یقیناً پانی پاک کر دیتا ہے۔“

1061۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ.....

حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ:
كَانَتْ عَائِشَةُ تَرَى الشَّيْءَ مِنَ
الْمَحِيضِ فِي ثَوْبِهَا فَتَحْتُهُ بِالْحَجَرِ أَوْ
بِالْعُودِ أَوْ بِالْقُرْنِ ثُمَّ تَرُشُهُ. ❸

ابن جریج کہتے ہیں کہ عطاء نے کہا: ”عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے
کپڑوں میں جب حیض سے کچھ لگا ہوا دیکھتی تو اسے پتھر،
لکڑی یا سینگ سے کھرچ دیتی، پھر اس پر چھینٹے مارتی۔“

[106]..... بَابُ فِي عَرَقِ الْجَنْبِ وَالْحَائِضِ

حائضہ اور جنبی کے پسینہ کے متعلق

1062۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ.....

عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ
جُبَيْرٍ عَنِ الْجَنْبِ يَعْرقُ فِي الثَّوْبِ ثُمَّ
يَمْسَحُهُ بِهِ؟ قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ. ❹

عثمان بن خثیم کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر سے جنبی کے
پسینہ کے متعلق پوچھا جو کپڑوں میں ہو پھر وہ اسے مس کرے؟
انہوں نے کہا: ”اس میں کوئی حرج نہیں۔“

❶ صحیح: احمد 356/6، و ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب المرأة تغسل ثوبها الذي تحيض فيه (363)

❷ حسن: ابن ابی شیبہ 198/1، باب فی الدم يغسل من الثوب فيبقى اثره نیز (1253) میں صحیح سند سے گزر چکی ہے۔

❸ صحیح: عبدالرزاق (1228)

❹ صحیح: ابن ابی شیبہ 191/1، باب فی الجنب يعرق فی الثوب

فوائد: جنبی کا جسم پاک ہوتا ہے لہذا اس سے نکلنے والے سینے کا بھی یہی حکم ہوگا جیسا کہ سابق ولاحق آثار اس بات پر شاہد ہیں جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو جب وہ آپ ﷺ سے ملنے کے بعد کھسک گئے تھے تو واپسی پر جب وہ غسل کر کے آئے تو ان کو آپ ﷺ نے کہا کہ مومن پاک ہی ہوتا ہے۔ (مفہوم) اس حدیث سے امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی جنبی سینے کے پاک ہونے پر استدلال کیا ہے۔

1063- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بِعَرَقِ الْجَنْبِ فِي الثَّوْبِ بَأْسًا. ①

عبداللہ بن عثمان بن خثیم کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر رحمہ اللہ اس بات میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے کہ جنبی کا پسینہ کپڑے میں لگ جائے۔

1064- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ.....

عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بِهِ بَأْسًا. ②

عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ بھی اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

1065- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ.....

عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: مَا كُلُّ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ كَانُوا يَجِدُونَ ثَوْبَيْنِ فَقَالَ إِذَا اغْتَسَلْتَ أَلَسْتُ تَلْبَسُهُ لَذَلِكَ بِذَلِكَ. ③

حمید کہتے ہیں کہ حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: ”رسول اللہ ﷺ کے تمام صحابہ کے پاس دو کپڑے نہیں تھے اور حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”جب تم غسل کرتے ہو تو ان کو نہیں پہنتے ہو تو یہ اسی وجہ سے ہے۔“

1066- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ.....

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: أَنَّ عَائِشَةَ سُئِلَتْ عَنْ الرَّجُلِ يُصِيبُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يَلْبَسُ الثَّوْبَ فَيَعْرِقُ فِيهِ فَلَمْ تَرَبِهِ بَأْسًا. ④

قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو عورت سے صحبت کرے پھر کپڑے پہنے تو اس میں پسینہ آئے؟ تو اس میں انہوں نے کوئی حرج نہ سمجھا۔“

1067- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ.....

① صحیح: سابقہ حدیث ہی مکرر آئی ہے۔

② صحیح: ابن ابی شیبہ 191/1، باب فی الجنب یعرق فی الثوب

③ صحیح: دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

④ صحیح: عبدالرزاق (1431) وابن ابی شیبہ 191/1، باب فی الجنب یعرق فی الثوب

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ يَغْرُقَ الْجَنْبُ وَالْحَائِضُ فِي الثُّوبِ يُصَلِّي فِيهِ. ❶

ابن جریج کہتے ہیں کہ امام عطاء رحمہ اللہ نے کہا: ”اس بات میں کچھ حرج نہیں کہ جنبی اور حائضہ اس کپڑے میں نماز پڑھیں جس میں انہیں پسینہ آئے۔“

1068- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ.....

عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْجَنْبِ يَغْرُقُ فِي ثَوْبِهِ قَالَ: لَا يَضُرُّهُ وَلَا يَنْضَحُهُ بِالْمَاءِ. ❷

ابو حمزہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے جنبی شخص کے متعلق کہا: ”اس کے کپڑے میں پسینہ آئے تو اس کو کچھ نقصان نہیں اور نہ ہی وہ پانی سے اس پر چھینٹے مارے۔“

1069- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامٍ.....

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْحَائِضِ إِذَا عَرِقَتْ فِي ثِيَابِهَا فَإِنَّهُ يُجْزئُهَا أَنْ تَنْضَحَهُ بِالْمَاءِ. ❸

حماد کہتے ہیں کہ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے کہا: ”حائضہ کو جب کپڑے میں پسینہ آئے تو پانی سے چھینٹے مارنا ہی اس کے لئے کافی ہے۔“

فوائد:..... چھینٹے مارنا محض تکلف ہی ہے جبکہ سابقہ فوائد و آثار سے معلوم ہو چکا ہے کہ جنبی کا پسینہ پاک ہوتا ہے۔

1070- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ.....

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَغْرُقُ فِي الثُّوبِ وَهُوَ جُنْبٌ ثُمَّ يُصَلِّي فِيهِ. ❹

نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو جنابت کی حالت میں کپڑوں میں پسینہ آتا تھا پھر وہ انہی کپڑوں میں نماز پڑھ لیتے تھے۔

1071- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ هِشَامٍ هُوَ ابْنُ حَسَّانَ.....

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بَأْسًا بِغُرْقِ الْحَائِضِ وَالْجُنْبِ. ❺

عکرمہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما حائضہ اور جنبی کے پسینہ میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے۔

❶ ضعیف: ابن ابی شیبہ 191/1، باب فی الجنب یغرق فی الثوب

❷ ضعیف: ابن ابی شیبہ 191/1، باب فی الجنب یغرق فی الثوب

❸ صحیح: سابقہ حوالہ ملاحظہ کیجئے۔

❹ صحیح: مالک، کتاب الطہارۃ، باب جامع غسل الجنابة (89) وابن ابی شیبہ 191/1، باب فی الجنب یغرق فی الثوب

❺ صحیح: مصنف عبدالرزاق (1430) وابن ابی شیبہ 191/1 باب فی الجنب یغرق فی الثوب

[107]..... بَابُ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

حائضہ سے بوس و کنار یا مباشرت کرنا

1072- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ.....

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: مَا يَحِلُّ لِي مِنْ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ؟ قَالَ: لَتَشُدَّ عَلَيْهَا إِزَارُهَا ثُمَّ سَأَلْتُكَ بِأَعْلَاهَا. ❶

زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ میرے لئے میری حائضہ بیوی سے کیا چیز حلال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ اپنا تہہ بند مضبوطی سے باندھے، پھر اس سے اوپر والے حصہ پر تجھے اختیار ہے۔“

فوائد:..... یہ حدیث اگرچہ معطل ہونے کی بنا پر ضعیف ہے بہر حال مسئلہ اسی طرح ہے، کہ حیض کی حالت میں عورت سے مباشرت کرنے یعنی جسم سے جسم ملانے میں کوئی حرج نہیں۔ عورت اپنا لنگوٹ باندھ لے تاکہ حیض کا خون نہ لگے اور مرد حرام جگہوں سے بچا رہے۔ اس کے بعد عورت کے بقیہ جسم سے فائدہ بلاشبہ جائز ہے جیسا کہ آئندہ آثار و احادیث سے بات مزید واضح ہو جائے گی۔

1073- أَخْبَرَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ.....

عَنْ نَافِعٍ قَالَ: أُرْسِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لِيَسْأَلَهَا: هَلْ يُبَاشِرُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ؟ فَقَالَتْ: لَتَشُدَّ إِزَارُهَا عَلَى أَصْلِهَا ثُمَّ يَبَاشِرُهَا. ❷

نافع کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ ”کیا آدمی اپنی حائضہ بیوی سے مباشرت کر سکتا ہے؟“ تو انہوں نے کہا: ”عورت اچھی طرح ازار باندھے پھر وہ آدمی اس سے مباشرت کر سکتا ہے۔“

1074- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.....

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْحَائِضُ يَأْتِيهَا زَوْجُهَا فِي مَرَاقِهَا وَبَيْنَ أَفْخَازِهَا

حماد کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ: ”حائضہ سے اس کا شوہر اس کے پیٹ کے نیچے اور زانوؤں میں صحبت کر سکتا

❶ معضل، ضعیف: مالک کتاب الطہارۃ، باب ما یحل للرجل امرأته وہی حائض (95) والبیہقی، کتاب النکاح، باب

أتيان الحائض 191/7

❷ رجالہ ثقات: مالک، کتاب الطہارۃ، باب ما یحل للرجل من امرأته وہی حائض (97) والبیہقی، کتاب النکاح، باب

إتيان الحائض 191-190/7

فَإِذَا دَفَقَ غَسَلْتُ مَا أَصَابَهَا وَاعْتَسَلَ ۝
ہے جب اسے انزال ہو جائے تو عورت کو جو کچھ لگا ہوا ہو
اسے دھو لے اور وہ شخص غسل کرے۔“

فوائد:..... اس سے معلوم ہوا کہ سلف کے نزدیک سبیلین چھوڑ کر باقی اعضاء سے استمتاع جائز ہے، مزید آئندہ اثر ملاحظہ کیجیے۔

1075- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى.....

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ: سَأَلْتُ
عَبْدَ الْكَرِيمِ عَنِ الْحَائِضِ فَقَالَ قَالَ
إِبْرَاهِيمُ: لَقَدْ عَلِمْتُ أُمَّ عِمْرَانَ أَنِّي
أَطْعُنُ فِي أَلَيْتِهَا يَعْنِي وَهِيَ حَائِضٌ. ۝

عبد اللہ بن عدی کہتے ہیں کہ میں نے عبد الکریم سے حائضہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: ابراہیم (نخعی) فرماتے تھے: ”ام عمران (ان کی بیوی) جانتی ہے کہ میں اس کے سرین میں چوٹ لگاتا ہوں جب کہ وہ حائضہ ہوتی تھی۔“

1076- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ.....

حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ: سَأَلَ
رَجُلٌ عَطَاءً عَنِ الْحَائِضِ فَلَمْ يَرِ بِمَا
دُونَ الدَّمِ بَأْسًا. ۝

مالک بن مغول کہتے ہیں کہ کسی آدمی نے عطاء سے حائضہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے خون والی جگہ کے علاوہ کچھ حرج نہیں سمجھا۔“

1077- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ.....

عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ
إِذَا حِضْتُ أَمْرِي النَّبِيُّ ﷺ فَاتَّزَرُّ
وَكَانَ يَبَاشِرُنِي ۝

اسود کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”جب میں حائضہ ہوتی تو نبی ﷺ مجھے حکم دیتے، میں تہ بند باندھتی اور آپ ﷺ مجھ سے مباشرت کرتے۔“

1078- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ.....

① صحیح: عبد الرزاق (971) معناه

② صحیح: دارمی مفرد ہیں۔

③ منقطع، ضعیف: مالک نے عطاء سے نہیں سنا۔ دارمی بیان کرنے میں مفرد ہیں۔

④ متفق علیہ: أخرجه البخاری، کتاب الحيض، باب مباشرة الحائض (300) ومسلم کتاب الحيض، باب مباشرة

الحائض فوق الإزار (293)

حَدَّثَنِي مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ: مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنْ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ؟ قَالَتْ: مَا فَوْقَ الْإِزَارِ. ❶

میمون بن مهران کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ حیض کی حالت میں آدمی کے لئے اس کی بیوی سے کیا حلال ہے؟ انہوں نے کہا: ”جو تہہ بند سے اوپر ہے۔“

فوائد: تہہ بند سے نیچے بھی مثلاً عورت کی رانیں اور ٹانگوں سے بھی استمتاع میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا اثر بھی آگے آرہا ہے جس سے زیریں حصے سے استمتاع کا جواز ملتا ہے۔

1079- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَوْشَنِ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ.....

عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنْ امْرَأَتِهِ إِذَا كَانَتْ حَائِضًا؟ قَالَتْ: كُلُّ شَيْءٍ غَيْرِ الْجِمَاعِ قَالَ: قُلْتُ: فَمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ مِنْهَا إِذَا كَانَا مُحْرِمَيْنِ؟ قَالَتْ: كُلُّ شَيْءٍ غَيْرِ كَلَامِهَا. ❷

مسروق کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: ”جب آدمی کی بیوی حائضہ ہو تو آدمی پر اس سے کیا چیز حرام ہے؟ انہوں نے کہا: ”جماع کے علاوہ ہر چیز حلال ہے۔“ مسروق کہتے ہیں: میں نے کہا: ”جب وہ دونوں احرام کی حالت میں ہوں تو آدمی کے لئے اس کی بیویوں سے کیا چیز حلال ہے؟“ اس نے کہا: ”بات چیت کے علاوہ ہر چیز حرام ہے۔“

فوائد: یہ چھوٹ ایام حیض میں ہے جب دونوں حلال ہوں جبکہ احرام کی حالت میں یہ بھی جائز نہیں۔

1080- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ..... عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لِإِنْسَانٍ اجْتَنِبْ شِعَارَ الدَّمِ. ❸

ایک آدمی کہتا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک شخص سے کہا: ”خون کے وقت پرہیز کرو۔“

1081- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ، باب فی الرجل مالہ من امرأته اذا كانت حائضاً 255/4

❷ صحیح: سابقہ حدیث عائشہ ملاحظہ کیجئے۔

❸ ضعیف: الجلد بن ایوب ضعیف ہے نیز عائشہ سے بیان کرنے والا مجہول ہے۔

عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِذَا كَفَّ الْأَذَى يَغْنَى الدَّم. ❶
اسماعیل کہتے ہیں کہ شعبی نے کہا: ”جب ناپا کی یعنی خون سے بچا، تو کوئی حرج نہیں۔“

فوائد: شعبی رضی اللہ عنہ کا یہ قول ان کے تفرد پر محمول کیا جائے گا۔

1082- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ
عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ تُؤْتِيَ الْحَائِضُ بَيْنَ فَحْذَيْهَا وَفِي سُرَّتَيْهَا. ❷
لیث کہتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: ”اس بات میں کچھ حرج نہیں کہ حائضہ سے اس کے زانوؤں اور ناف کی جگہ سے آیا جائے۔“

1083- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ لَيْثٍ
عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: يُقْبَلُ بِهِ وَيُدْبَرُ إِلَّا الدُّبْرَ وَالْمَحِيضَ. ❸
مجاہد سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”عورت سے آگے اور پیچھے سے صحبت کی جائے مگر دبر اور محیض (حیض والی جگہ) سے بچا جائے۔“

1084- أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ وَيزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي لِحَافٍ فَوَجَدْتُ مَا تَجِدُ النِّسَاءُ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”مَا لَكَ أَنْفُسُ؟“ قُلْتُ: وَجَدْتُ مَا تَجِدُ النِّسَاءُ قَالَ: ”ذَلِكَ مَا كَتَبَ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ“ قَالَتْ: فَقُمْتُ فَأُصْلِحْتُ مِنْ شَأْنِي ثُمَّ رَجَعْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ادْخُلِي فِي اللَّحَافِ فَدَخَلْتُ. ❹
ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں ایک لحاف میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھی میں نے وہ چیز پائی جو عورتیں پاتی ہیں۔ میں اٹھ کر کھڑی ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تجھے کیا ہوا؟ کیا تجھے حیض آیا ہے؟“ میں نے کہا: ”میں وہ چیز پاتی ہوں جو عورتیں پاتی ہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ وہ چیز ہے جو اللہ نے آدم کی بیٹیوں کے لئے لکھ دی ہے۔“ ام سلمہ کہتی ہیں: ”میں کھڑی ہوئی اور اپنی حالت درست کی پھر واپس آئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لحاف میں داخل ہو جاؤ۔“ میں داخل ہو گئی۔

❶ صحیح: أخرجه الطبري في التفسير 384/2

❷ ضعیف: لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے۔ لیکن ابن ابی شیبہ 4/256 میں حسن کا اثر اس کا شاہد ہے جو کہ حسن درجے کا ہے۔

❸ ضعیف: لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے۔ داری بیان کرنے میں اکیلے ہیں لیکن سابقہ اثر دیکھئے۔

❹ حسن: احمد 6/298 وابن ماجه، کتاب الطہارۃ، باب ما للرجل من امرأته إذا كانت حائضاً (637)

فوائد: معلوم ہوا حالت حیض میں ویسے نہیں لیٹا جائے گا بلکہ تہہ بند، لنگوٹ وغیرہ کا اہتمام لینا جائز ہے۔

1085- أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: بَيْنَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُضْطَجِعَةً فِي الْخِمِيلَةِ إِذْ حِضْتُ فَأَنْسَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيضَتِي فَقَالَ: أَنْفَسْتِ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ: دَعَانِي فَأَضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخِمِيلَةِ قَالَتْ وَكَانَتْ هِيَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْتَسِلَانِ مِنَ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَكَانَ يُقْبِلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ. ①

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لحاف میں لیٹی ہوئی تھی۔ تو مجھے حیض آگیا میں کھسک گئی میں نے اپنے حیض کے کپڑے پکڑے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تجھے حیض آیا ہے؟“ میں نے کہا: ”جی ہاں۔“ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے (بعد ازاں پھر) بلایا اور میں پھر آپ کے ساتھ کمر میں لیٹ گئی۔ زینب بنت ام سلمہ کہتی ہیں ”کہ ام سلمہ اور رسول اللہ ﷺ جنابت کی حالت میں ایک ہی برتن میں غسل کرتے۔ اور روزے کی حالت میں آپ ﷺ ان کو بوسہ دیتے۔“

فوائد: اس سے درج ذیل مزید باتیں معلوم ہوئیں: (۱) میاں بیوی اکٹھے غسل کر سکتے ہیں (۲) روزے کی حالت میں بوس و کنار کیا جاسکتا ہے لیکن یہ اجازت اس کے لیے ہے جس کو اپنی طبیعت پر ضبط و کنٹرول حاصل ہے اگر حرام کے ارتکاب کا خدشہ ہو تو پھر بچنا ہی بہتر ہے۔

1086- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْشُرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ فَوْقَ الْإِزَارِ وَهِيَ حَائِضٌ. ②

عبد اللہ بن شداد کہتے ہیں کہ ميمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں میں سے کسی بیوی سے حیض کی حالت میں تہہ بند سے اوپر مباشرت کرتے۔

① متفق علیہ أخرجه البخاری، کتاب الحيض، باب من سَمِيَ النِّفَاسَ حَيْضًا (298) ومسلم، کتاب الحيض، باب الاضطجاع مع الحائض في لحاف واحد (296)

② صحيح دیکھئے سنن البيهقي 191/7

1087- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ.....

عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عُمَرُو بْنُ شُرْحَبِيلٍ،
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يَأْمُرُ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَنْ تَشُدَّ
عَلَيْهَا إِزَارَهَا ثُمَّ يَبْسُرُهَا. ❶
ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:
”جب ہم میں سے کوئی حائضہ ہوتی تو رسول اللہ ﷺ
مضبوطی سے تہ بند باندھنے کا حکم دیتے پھر آپ ﷺ اس
سے مباشرت کرتے۔“

1088- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ.....

عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ
كُنْتُ أَتَزِرُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُدْخِلُ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي لِحَافِهِ. ❷
ابو میسرہ کہتے ہیں کہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے کہا: ”میں حیض
کی حالت میں تہ بند باندھتی پھر رسول اللہ ﷺ کے
ساتھ لحاف میں داخل ہوتی۔“

1089- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ
جُبَيْرٍ مَا لِلرَّجُلِ مِنْ امْرَأَتِهِ إِذَا كَانَتْ
حَائِضًا؟ قَالَ: مَا فَوْقَ الْإِزَارِ. ❸
یزید بن ابوزیاد کہتے ہیں ابن جبیر سے سوال کیا گیا کہ مرد
کے لئے اپنی حائضہ بیوی سے کون سی چیز حلال ہے؟
انہوں نے کہا: ”جو تہ بند سے اوپر ہو۔“

1090- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ.....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عُبَيْدَةَ فِي
الْحَائِضِ قَالَ الْفِرَاشُ وَاحِدٌ وَاللُّحْفُ
شَتَّى فَإِنْ كَانُوا لَا يَجِدُونَ رَدَّ عَلَيْهَا
مِنْ لِحَافِهِ. ❹
محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ عبیدہ نے حائضہ کے متعلق
کہا: ”بستر ایک ہو اور لحاف الگ الگ ہوں اگر وہ نہ پائے
تو آدمی اپنا لحاف اس پر ڈال دے۔“

1091- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ.....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ:
محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ شریح نے کہا: ”آدمی کے لئے

❶ صحیح: سابقہ (1077) کے تحت تخریج ملاحظہ کریں۔

❷ صحیح: البیہقی، کتاب الطہارۃ، باب الرجل یصیب من الحائض ما دون الجماع 314/1

❸ ضعیف: یزید بن ابی زیادہ ضعیف ہے۔ ابن ابی شیبہ 254/4، باب فی الرجل مالہ من امرأته وہی حائض

❹ صحیح: أخرجه الطبري في التفسير 382/2

اس کی حائضہ بیوی سے ناف سے اوپر جائز ہے۔“

لَهُ مَا فَوْقَ السَّرَرِ أَوْ السَّرَّةِ. ❶

فوائد: یہ احتیاط کے زیادہ قریب ہے البتہ ٹانگوں سے استمتاع بھی جائز ہے جیسا کہ پیچھے گزر

چکا ہے اور آئندہ بھی آرہا ہے۔

1092- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ.....

یزید بن ابی بابتوس کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”رسول

يَزِيدُ ابْنِ بَابُوسَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

اللہ ﷺ حیض کی حالت میں مجھے چمٹا لیتے اور میرے سر

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَشَّحُنِي وَأَنَا

کا بوسہ لیتے اور میرے اور آپ ﷺ کے درمیان کپڑا

حَائِضٌ وَيُصِيبُ مِنْ رَأْسِي وَيَبْنِي

ہوتا۔“

وَبَيْنَهُ ثَوْبٌ. ❷

1093- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ.....

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ”یہودیوں کی کسی عورت کو

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ الْيَهُودَ كَانُوا إِذَا حَاضَتِ

جب حیض آتا تو وہ اس کے ساتھ نہ کھاتے اور نہ چنبیلکہ

الْمَرْأَةُ فِيهِمْ لَمْ يَأْكُلُوهَا وَلَمْ يُشَارِبُوهَا

اسے گھر سے نکال دیتے۔ اور وہ ان کے ساتھ گھروں میں

وَأَخْرَجُوهَا مِنَ الْبَيْتِ وَلَمْ تَكُنْ مَعَهُمْ

نہ رہتی۔“ تو نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو اللہ

فِي الْبُيُوتِ فَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ

تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ”سوال کرتے ہیں آپ سے

ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى

حیض کے متعلق کہہ دیجئے کہ وہ تکلیف و گندگی ہے۔“

﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ

(البقرة: ۲۲۲) تب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا

أَذَى﴾ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ

کہ: ”وہ اپنی عورتوں کے ساتھ کھائیں پیئیں اور انہیں اپنے

يَأْكُلُوهُنَّ وَأَنْ يُشَارِبُوهُنَّ وَأَنْ يَكُنَّ

ساتھ گھروں میں رکھیں اور لوگ ان کے ساتھ جماع کے

مَعَهُمْ فِي الْبُيُوتِ وَأَنْ يَفْعَلُوا كُلَّ

علاوہ ہر کام کریں۔“ تو یہودیوں نے کہا: ”یہ جب ہمارے

شَيْءٍ مَا خَلَا النِّكَاحَ فَقَالَتْ

کسی کام کو چھوڑنا چاہتا ہے تو اس میں ہماری مخالفت کرتا

الْيَهُودُ مَا يُرِيدُ هَذَا أَنْ يَدَعَ شَيْئًا مِنْ

ہے۔“ عباد بن بشر اور اسید بن حضیر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ

أَمْرِنَا إِلَّا خَالَفْنَا فِيهِ فَجَاءَ عَبَادُ بْنُ بَشِيرٍ

کے پاس جا کر اس کی خبر دی اور کہا: ”اے اللہ کے رسول!

وَأُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

❶ صحیح: عبدالرزاق (1239) والتفسير للطبري 384/2

❷ صحیح: ابوداؤد الطيالسي 62/1 (238) والبيهقي في الحیض، باب مباشرة الحائض فيما فوق الإزار 312/1

ہم لوگ حیض کی حالت میں ان سے صحبت نہ کریں۔“ تو رسول اللہ ﷺ کا چہرہ سخت متغیر ہو گیا حتیٰ کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ ﷺ ان دونوں سے ناراض ہو گئے ہیں وہ دونوں اٹھ کر باہر چلے گئے اور آپ ﷺ کے پاس دودھ کا ہدیہ بھیجا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے آدمی بھیج کر انہیں واپس بلایا۔ وہ دونوں آئے تو ہم نے جان لیا کہ آپ ﷺ ان سے ناراض نہیں ہوئے۔“

فَأَخْبَرَاهُ بِذَلِكَ وَقَالَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نُنِكَحُهُنَّ فِي الْمَحِيضِ؟ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَمَعُّرًا شَدِيدًا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَقَامَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةُ بَنِي قَبْعَةَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي آثَارِهِمَا فَرَدَّهُمَا فَسَقَاهُمَا فَعَلِمْنَا أَنَّهُ لَمْ يَغْضَبْ عَلَيْهِمَا. ❶

فوائد: یہ زیادہ احتیاط کی بات ہے کہ رخصت کے باوجود حائضہ سے دور رہنا، اگر ایسا ہو تو بہت اچھا ہے۔

1094- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو هَلَالٍ.....

شیبہ بن ہشام را سبی کہتے ہیں کہ میں نے سالم بن عبد اللہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو اپنی بیوی کے ساتھ حیض کی حالت میں ایک ہی لحاف میں لیٹتا ہے؟ تو انہوں نے کہا: ”ہم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے خاندان کے لوگ حیض کی حالت میں ان سے الگ رہتے تھے۔“

حَدَّثَنِي شَيْبَةُ بْنُ هِشَامٍ الرَّاسِبِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الرَّجُلِ يُضَاجِعُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي لِحَافٍ وَاحِدٍ؟ فَقَالَ: أَمَّا نَحْنُ آلَ عُمَرَ فَتَهَجُرُهُنَّ إِذَا كُنَّ حَيَضًا. ❷

1095- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ.....

نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”جب عورت جنبی اور حائضہ نہ ہو تو اس کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔“

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا بَأْسَ بِفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ مَا لَمْ تَكُنْ جُنْبًا أَوْ حَائِضًا. ❸

فوائد: جنبی و حائضہ کے بچے ہوئے پانی سے طہارت حاصل کی جاسکتی ہے لیکن اس میں

❶ صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب جواز غسل المرأة الحائض رأس زوجها (302)

❷ حسن: ابن ابی شیبہ 255/4، باب الرجل ماله من امرأته اذا كانت حائضًا

❸ صحیح: ابن ابی شیبہ، باب الوضوء بفضل المرأة 33/1 وعبد الرزاق (394)

بعض لوگوں کے نزدیک کراہت ہے اس کی تفصیل 777 نمبر حدیث کے تحت گزر چکی ہے۔

1096۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ غِيلَانَ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: تَضَعُهُ
وَضَعًا يَغْنِي عَلَى الْفَرْجِ. ①
غیلان کہتے ہیں کہ حکم نے کہا: ”تم کوئی چیز رکھ سکتے ہو۔
یعنی شرمگاہ پر (پھر ان سے مباشرت کر سکتے ہو)۔“

فوائد:..... آپ ﷺ کا فرمانا ان سے نکاح یعنی جماع، دخول کے علاوہ بھی کچھ حلال ہے
جیسا کہ سابقہ حدیث 1093 میں ہے اس سے مذکورہ حدیث کے مفہوم کو تقویت حاصل ہوتی ہے (واللہ اعلم)
1097۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حَبِيبِ مَوْلَى
عُرْوَةَ عَنْ نُدْبَةَ مَوْلَاةٍ مَيْمُونَةَ.....

عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ كَانَ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ
وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ يَبْلُغُ
أَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ أَوْ الرُّكْبَتَيْنِ
مُحْتَجِزَةً بِهِ. ②
نبی ﷺ کی بیوی میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: ”نبی ﷺ
اپنی بیویوں کو حیض کی حالت میں مباشرت کرتے تھے۔
جب اس کے بدن پر تہہ بند بندھا ہوتا تھا۔ جو آٹھویں ران یا
زانوؤں تک پہنچا ہوتا۔“

[108]..... بَابُ الْحَائِضِ تَمْشِطُ زَوْجَهَا

حائضہ کا اپنے شوہر کو کنگھی کرنا

1098۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَرْجُلُ رَأْسِ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ. ③
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ”میں حیض کی حالت میں رسول
اللہ ﷺ کے سر میں کنگھی کرتی۔“

فوائد:..... ثابت ہوا عورت گھر کے جمیع کام سرانجام دے سکتی ہے اس کا جسم، ہاتھ بھی پاک ہیں۔

① صحیح: ابن ابی شیبہ 255/4، باب فی الرجل مالہ من امرأته وہی حائض

② صحیح: دیکھئے گزشتہ اثر (1086)

③ صحیح: مالک، کتاب الطہارۃ، باب طہر الحائض (104) والبخاری، کتاب الحيض، باب غسل الحائض رأس

زوجها وترجلها ومسلم، کتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها (297)

1099- أَخْبَرَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ.....

ہشام بن عروہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”میں حیض کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے سر میں کنگھی کرتی تھی۔“

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَرْجِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ. ①

1100- أَخْبَرَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ.....

نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی لونڈیاں حیض کی حالت میں ان کے پاؤں دھوتیں اور انہیں جائے نماز دیتیں۔“

عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كُنَّ جَوَارِي ابْنِ عُمَرَ يَغْسِلْنَ رِجْلَيْهِ وَهُنَّ حَائِضٌ وَيُعْطِيْنَهُ الْخُمْرَةَ. ②

1101- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْمُقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ هَانِيٍّ عَنْ أَبِيهِ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”میرے پاس برتن لایا جاتا تھا اور میں حیض کی حالت میں منہ لگا کر اس سے پانی پیتی تھی اور جہاں میں نے منہ لگایا ہوتا اسی جگہ سے منہ لگا کر رسول اللہ ﷺ پانی پیتے تھے۔ اور گوشت والی ہڈی لائی جاتی میں اسے دانتوں سے نوچتی تھی۔ جہاں میں نے منہ لگایا ہوتا اسی جگہ پر منہ لگا کر آپ ﷺ بھی اسے نوچتے تھے۔ حیض کی حالت میں آپ مجھے تہ بند باندھنے کا حکم دیتے اور مجھ سے مباشرت کرتے۔“

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُوتِي بِالْإِنَاءِ فَأَضَعُ فَمِي فَأَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ فَيَضَعُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَهُ عَلَى الْمَكَانِ الَّذِي وَضَعْتُ فَيَشْرَبُ وَأُوتِي بِالْعَرِيقِ فَانْتَهَسُ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى الْمَكَانِ الَّذِي وَضَعْتُ فَيَنْتَهَسُ ثُمَّ يَأْمُرُنِي فَاتَزِرُ وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يَأْشِرُنِي. ③

فوائد:..... اس سے معلوم ہوا کہ حائضہ و جنبی کا لعاب بھی پاک ہوتا ہے اپنی اہلیہ سے پیار و ملاطفت

انتہائی پسندیدہ فعل ہے۔

1102- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

① صحیح: سابقہ تعلق ملاحظہ کیجئے۔

② صحیح: مالک، کتاب الطہارۃ، باب جامع غسل الجنابة (90) وعبدالرزاق (1255)

③ صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب غسل الحائض رأس (300)

مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”کہا جاتا تھا کہ حائضہ کے ہاتھ میں حیض نہیں ہوتا وہ اپنے ہاتھ دھو کر آٹا گوندھے اور نیند بنائے۔“

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: الْحَائِضُ لَيْسَتْ الْحَيْضَةُ فِي يَدِهَا تَغْسِلُ يَدَهَا وَتَعْجِنُ وَتَبْدُ. ①

1103- أَخْبَرَنَا أَبُو زَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”کہا جاتا تھا کہ حائضہ کے ہاتھ میں حیض نہیں ہوتا اور وہ کہتے تھے کہ حیض والی عورت قبیلے کی پیاری ہوتی ہے۔“

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ يَقُولُ: إِنَّ الْحَائِضَ حَيْضَتُهَا لَيْسَتْ فِي يَدِهَا وَكَانَ يَقُولُ: الْحَائِضُ حُبُّ الْحَيِّ. ②

1104- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ.....

سفیان کہتے ہیں کہ حماد نے کہا میں نے ابراہیم سے یہودی اور نصرانی، مجوسی اور حائضہ سے مصافحہ کرنے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اس میں وضو تجویز نہیں کیا۔

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَمَادٍ قَالَ: سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُصَافَحَةِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَالْمَجُوسِيِّ وَالْحَائِضِ فَلَمْ يَرَفِهِ وَضُوءًا. ③

فوائد: کفار و مشرکین کے بارے جو یہ آتا ہے ”إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ“ مشرک پلید ہیں۔

اس کا مطلب ہے کہ یہ پلیدگی معنوی ہے حسی نہیں۔

1105- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ السُّدِّيُّ.....

عبداللہ ہی کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا: ”رسول اللہ ﷺ مسجد میں تھے۔ آپ ﷺ نے کسی لونڈی سے کہا: مجھے جائے نماز پکڑاؤ۔ عائشہ کہتی ہیں: آپ ﷺ کا ارادہ تھا کہ وہ اسے بچھائیں اور آپ ﷺ اس پر نماز پڑھیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا وہ حیض والی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”حیض اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْبُهَيْ قَالَ: حَدَّثَنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لِلْجَارِيَةِ: نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ. قَالَتْ: أَرَادَ أَنْ يَبْسُطَهَا وَيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ: إِنَّهَا حَائِضٌ فَقَالَ: إِنَّ حَيْضَتَهَا لَيْسَ فِي يَدِهَا. ④

① صحیح: داری مفرد ہیں۔

② صحیح: داری مفرد ہیں۔

③ صحیح: عبدالرزاق (455)

④ حسن: دیکھئے آئندہ حدیث (1111)

1106- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ.....

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُخْرِجُ إِلَى رَأْسِهِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَغْسِلُهُ يَغْنَى: وَهُوَ مُعْتَكِفٌ. ①

عروہ کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”رسول اللہ ﷺ مسجد سے اپنے سر کو نکالتے اور میں اسے دھوتی یعنی کہ آپ ﷺ اعتکاف کی حالت میں ہوتے۔“

1107- أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ.....

عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ تُوَضَّيَ الْحَائِضُ الْمَرِيضُ. ②

مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم اس بات میں کچھ حرج سمجھتے تھے کہ حائضہ بیمار کو وضو کرائے۔

1108- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ.....

عَنِ الْأُسُودِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْسِلُ رَأْسَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ. ③

اسود کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”میں حیض کی حالت میں نبی ﷺ کے سر کو دھوتی تھی۔“

1109- أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ.....

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ كُنْتُ أَغْسِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ وَهُوَ عَاكِفٌ. ④

عروہ کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”میں رسول اللہ ﷺ کے سر کو حیض کی حالت میں دھوتی جبکہ آپ ﷺ حالت اعتکاف میں ہوتے۔“

1110- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ.....

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ مُغِيرَةَ قَالَ: أَرْسَلَ أَبُو ظَبْيَانَ إِلَى إِبْرَاهِيمَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْحَائِضِ تَوَضُّأً الْمَرِيضِ؟ قَالَ: نَعَمْ

شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے مغیرہ سے سنا، انہوں نے کہا: ابو ظبیان نے ابراہیم کی طرف کسی آدمی کو بھیجا کہ وہ ان سے پوچھے: ”کیا حائضہ بیمار کو وضو کرا سکتی ہے؟“ انہوں نے

① صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها (298) (8)

② صحیح: یہ حدیث مطولاً (1110) میں آرہی ہے۔

③ متفق علیہ: أخرجه البخاری، کتاب الحيض، باب مباشرة الحائض (301) ومسلم، کتاب الحيض، باب جواز غسل

الحائض رأس زوجها (297)

④ صحیح: دیکھئے گزشتہ (1106)

کہا: ”جی ہاں! اور وہ اسے ٹیک لگا سکتی ہے؟ یعنی کہ نماز میں۔“ انہوں نے کہا: ”نہیں۔ میں نے مغیرہ سے کہا تو نے ابراہیم سے اس کو سنا؟ انہوں نے کہا: ”نہیں۔“ امام عبداللہ داری کہتے ہیں کہ: ٹیک لگنے سے مراد نماز میں ٹیک لگانا ہے۔

وَتُسْنِدُهُ؟ قَالَ: لَا فَقُلْتُ لِلْمُغِيرَةِ: سَمِعْتَهُ مِنْ إِبْرَاهِيمَ؟ قَالَ: لَا. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَتُسْنِدُهُ يَعْنِي فِي الصَّلَاةِ. ❶

فوائد: بہر حال صحیح یہی معلوم ہوتا ہے کہ وضو کروانے میں کوئی حرج نہیں۔

1111- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سُلَيْمَانُ أَخْبَرَنِي عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: ”نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ.“ قَالَتْ: إِنِّي حَائِضٌ. قَالَ: ”إِنَّهَا لَيْسَتْ فِي يَدِكَ.“ ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے کہا: ”مجھے جائے نماز پکڑاؤ۔“ انہوں نے کہا: ”میں حائضہ ہوں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے۔“

1112- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ.....

عَنْ كَثِيرِ بْنِ شَنْظِيرٍ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ امْرَأَةٍ حَائِضٍ شَرِبَتْ مِنْ مَاءٍ أَيْتَرَضًا بِهِ؟ فَضَحِكَ وَقَالَ نَعَمْ. ❸

کثیر بن شنظیر کہتے ہیں کہ حسن سے پوچھا گیا حائضہ سے پانی پیا جائے یا اس سے وضو کیا جائے؟ تو وہ ہنسنے اور کہا: ”جی ہاں۔“

1113- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ.....

عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ مُوَ اكَلَةِ الْحَائِضِ قَالَ: ”وَ اكْلُهَا.“ ❹

حرام بن معاویہ اپنے چچا عبداللہ بن سعد سے بیان کرتے ہیں کہ: ”میں نے نبی ﷺ سے حائضہ کے ساتھ کھانا کھانے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے ساتھ کھاؤ۔“

❶ منقطع، ضعیف: عبدالرزاق (1259) نیز دیکھئے گزشتہ اثر (1107)

❷ صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها (298) ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب فی الحائض تناول من المسجد (261)

❸ صحیح: عبدالرزاق (391) وابن ابی شیبہ 34/1، باب فی فضل شراب الحائض

❹ صحیح: احمد 342/4، والترمذی، کتاب الطہارۃ، باب فی موكلة الحائض سورها (133)

1114۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ
 جَارِيَتَهُ أَنْ تُنَاولَهُ الْخُمْرَةَ مِنَ
 الْمَسْجِدِ فَنَقُولُ: إِنِّي حَائِضٌ فَيَقُولُ:
 إِنَّ حَيْضَتَكَ لَيْسَتْ فِي كِفْلِكَ
 فَتُنَاولُهُ. ❶

نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں اپنی کسی لونڈی سے
 کہتے: ”مجھے جائے نماز پکڑاؤ؟۔“ وہ کہتی: ”میں حائضہ
 ہوں۔“ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے: ”تیرا حیض تیرے ہاتھ میں
 نہیں ہے۔“ تو وہ ان کو جائے نماز پکڑا دیتی۔

1115۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ
 عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ:
 سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ مُوَائِلَةِ
 الْحَائِضِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”إِنَّ
 بَعْضَ أَهْلِی لِحَائِضٍ وَإِنَّا لَمُتَعَشُونَ إِنْ
 شَاءَ اللَّهُ جَمِيعًا.“ ❷

حرام بن حکیم اپنے چچا رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں
 نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے حائضہ کے ساتھ
 کھانے کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے
 فرمایا: ”میری ایک بیوی حائضہ ہے اور ہم انشاء اللہ رات کا
 کھانا اکٹھے کھائیں گے۔“

1116۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
 الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ
 لَا تَرَى بَأْسًا أَنْ تَمَسَّ الْحَائِضُ
 الْخُمْرَةَ. ❸

قاسم بیان کرتے ہیں: کہ ”عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات میں حرج
 نہیں سمجھتی تھیں کہ حائضہ جائے نماز کو ہاتھ لگائے۔“

فوائد: سابقہ و مذکورہ قرائن سے معلوم ہوا کہ عورت کے ہاتھ پاک ہیں وہ جائے نماز وغیرہ
 کو چھو سکتی ہے۔ البتہ قرآن چھونے کے بارے میں اختلاف ہے بعض محدثین و فقہاء دلائل کی بنا پر اسے جائز
 قرار دیتے ہیں جبکہ ائمہ اربعہ اور جمہور علماء اسے ممنوع قرار دیتے ہیں اور جمہور کی بات ہی قوی معلوم ہوتی
 ہے۔ (واللہ اعلم)

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 360/2، باب فی الحائض تناول الشئ من المسجد

❷ صحیح: سابقہ (1114) ملاحظہ کیجئے۔

❸ صحیح۔

[109]..... بَابُ مُجَامَعَةِ الْحَائِضِ إِذَا طَهَّرَتْ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ

حائضہ سے پاکی کے وقت غسل کرنے سے پہلے صحبت کرنا

1117- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَيُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ.....

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَاهِدٍ فِي الْحَائِضِ إِذَا طَهَّرَتْ مِنْ الدَّمِ لَا يَقْرُبُهَا زَوْجُهَا حَتَّى تَغْتَسِلَ. ❶
عثمان بن اسود کہتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: ”حیض والی عورت جب خون سے پاک ہو جائے تو اس کا شوہر غسل سے پہلے اس سے صحبت نہ کرے۔“

فوائد: انقطاع حیض کے بعد غسل سے پہلے عورت کے پاس جانے کے بارے علماء کا اختلاف ہے وجہ اختلاف سورۃ بقرہ (۲۲۲) میں آنے والا ”تَطَهَّرْنَ“ کا لفظ ہے اس سے پہلے ”حَتَّى تَطَهَّرْنَ“ کا لفظ جس سے سبھی کے نزدیک انقطاع حیض مراد ہے جبکہ ”تطهرون“ سے بعض انقطاع حیض اور بعض نے غسل مراد لیا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی اس سے پانی کے ذریعے طہارت مراد لیتے ہیں (تیسیر العلی القدر) نیز جمہور اور امام مالک رحمہ اللہ بھی غسل ضروری خیال کرتے ہیں۔ دوسری طرف ابن حزم رحمہ اللہ اور البانی رحمہ اللہ وغیرہ بلا غسل بھی قربت کو جائز خیال کرتے ہیں لہذا بہتر یہی معلوم ہوتا ہے بلکہ نفاست و شریعت کا بھی یہی تقاضا ہے کہ عورت سے غسل کے بعد ہی مقاربت اختیار کی جائے (واللہ اعلم)

1118- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى.....

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَاهِدٍ مِثْلَهُ سَوَاءً. ❷
عثمان بن اسود، امام مجاہد سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

1119- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: سَأَلَ سُفْيَانُ أَيْجَامُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِذَا انْقَطَعَ عَنْهَا الدَّمُ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ؟ فَقَالَ: لَا. فَقِيلَ: أَرَأَيْتَ إِنْ تَرَكَتِ الْغُسْلَ يَوْمَئِذٍ أَوْ أَيَّامًا؟ قَالَ: تُسْتَتَابُ. ❸
محمد بن یوسف کہتے ہیں کہ سفیان سے سوال کیا گیا کہ جب عورت سے خون ختم ہو جائے تو آدمی غسل کرنے سے پہلے اس سے جماع کر سکتا ہے؟ انہوں نے کہا: ”نہیں۔“ کہا گیا: ”اس کے متعلق کیا رائے ہے کہ وہ ایک یا دو دن غسل کو چھوڑے رکھے۔ انہوں نے کہا: ”اس سے تو بہ کرائی جائے۔“

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 96/1، باب فی المرأة ینقطع عنها الدم فیاتیہا قبل أن تغتسل

❷ صحیح: (1122) میں یہ حدیث آ رہی ہے۔ ❸ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔

فوائد: انقطاع حیض کے بعد بلا وجہ غسل نہ کرنا اور نمازیں ضائع کرتے رہنا یہ کبیرہ گناہوں میں سے جس سے توبہ ضروری ہے بہر حال مقاربت کے حوالے سے غسل کا انتظار ہی بہتر ہے۔

1120۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ.....

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ مُجَاهِدٍ
﴿وَلَا تَقْرُبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ﴾ قَالَ:
حَتَّى يَنْقُطَ الدَّمُ ﴿فَإِذَا تَطَهَّرْنَ﴾
قَالَ: إِذَا اغْتَسَلْنَ. ①

سفیان اس شخص سے بیان کرتے ہیں جو انھیں مجاہد سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے یہ آیت پڑھی: ”عورتوں کے قریب نہ جاؤ حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائیں۔“ (البقرہ: ۲۲۲) انہوں نے کہا: ”اس کی تفسیر یہ ہے کہ حتیٰ کہ خون ختم ہو جائے۔“ جب وہ پاک ہو جائیں۔“ کی تفسیر یہ ہے کہ ”جب وہ غسل کر لیں۔“

1121۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ.....

عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ
﴿حَتَّى يَطْهُرْنَ﴾ قَالَ: إِذَا انْقَطَعَ
الدَّمُ. ﴿فَإِذَا تَطَهَّرْنَ﴾ قَالَ:
اغْتَسَلْنَ. ②

ابن ابونجیح کہتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: ”حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائیں۔“ کا مطلب یہ ہے کہ جب خون ختم ہو جائے۔“ جب وہ پاک ہو جائیں۔“ انہوں نے کہا: ”اس سے مراد یہ ہے کہ وہ غسل کر لیں۔“

1122۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى.....

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْأَسْوَدِ قَالَ: سَأَلْتُ
مُجَاهِدًا عَنْ امْرَأَةٍ رَأَتْ الطُّهُرَ أَيَحِلُّ
لِزَوْجِهَا أَنْ يَأْتِيَهَا قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ؟
قَالَ: لَا. حَتَّى تَحِلَّ لَهَا الصَّلَاةُ. ③

عثمان بن اسود کہتے ہیں کہ میں نے مجاہد سے پوچھا جب کوئی عورت پاک ہو جائے تو اس کے خاوند کے لئے غسل سے پہلے اس سے صحبت کرنا حلال ہے؟ انہوں نے کہا: ”نہیں، حتیٰ کہ اس کے لئے نماز حلال ہو جائے۔“

فوائد: یہ غسل کی جانب اشارہ ہے کیونکہ نماز طہارت کے بغیر حلال نہیں ہوتی۔

1123۔ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ هُوَ ابْنُ زِيَادٍ.....

① ضعیف: نیز آئندہ اثر ملاحظہ کیجئے۔

② صحیح: التفسیر للطبری، 385/1-386، وعبدالرزاق (1272)

③ صحیح: ابن ابی شیبہ 96/1، باب فی المرأة ینقطع عنها الدم

حجاج بن ارطاة کہتے ہیں کہ میں نے عطاء اور میمون بن مہران سے سوال کیا اور حماد، ابراہیم سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ”اس سے صحبت نہ کرے حتیٰ کہ وہ غسل کر لے۔“

حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً وَمَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ وَحَدَّثَنِي حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالُوا: لَا يَغْشَاهَا حَتَّى تَغْتَسِلَ. ①

1124- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ.....

ہشام، حسن سے اس آدمی کے متعلق روایت کرتے ہیں جو پاکی کے وقت غسل سے پہلے اپنی بیوی سے صحبت کرے انہوں نے کہا: ”وہ حائضہ ہے جب تک غسل نہ کرے اور اس پر کفارہ ہے۔ اور مرد پر لازم ہے کہ جب تک وہ غسل نہ کرے اس سے پہلی حالت پہ رہے۔“

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يَطْأُ امْرَأَتَهُ وَقَدْ رَأَتْ الطَّهْرَ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ قَالَ: هِيَ حَائِضٌ مَا لَمْ تَغْتَسِلَ وَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ وَلَهُ أَنْ يَرَا جَعَهَا مَا لَمْ تَغْتَسِلَ. ②

فوائد: غسل سے پہلے بیوی کے ساتھ مقاربت کرنے پر کفارہ کا لازم ہونا یہ محل نظر ہے جبکہ کئی

علماء جب اس کے قائل بھی ہوں البتہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ خلاف اولیٰ ہے (واللہ اعلم)

1125- أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ.....

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ”اپنی بیوی سے صحبت نہ کرے۔“

حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا يَغْشَاهَا زَوْجُهَا. ③

1126- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ يَقُولُ.....

ابوالخیر مرثد بن عبد اللہ یزنی کہتے ہیں کہ میں نے عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے: ”اللہ کی قسم! میں اپنی بیوی سے اس دن مباشرت نہیں کرتا جس دن وہ پاک ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ ایک دن گزر جائے۔“

قَالَ أَبُو الْخَيْرِ مَرْثَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ: وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَجَامِعُ امْرَأَتِي فِي الْيَوْمِ الَّذِي تَطْهَرُ فِيهِ حَتَّى يَمُرَّ يَوْمٌ. ④

① صحیح: (1117) کے تحت یہ اثر گزر چکا ہے۔

② صحیح: (1117) کے تحت یہ اثر گزر چکا ہے۔

③ صحیح: الطبری فی التفسیر 386/2

④ صحیح: داری بیان کرنے میں مفرد ہیں۔

فوائد: حضرت عقبہ بن النضرؓ کی یہ احتیاط قابل تحسین ہو سکتی ہے ضروری نہیں۔

1127۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ.....

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى الطُّهْرَ أَيَّابَهَا زَوْجَهَا قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ؟ قَالَ: لَا حَتَّى تَغْتَسِلَ. ❶

عبدالملک کہتے ہیں کہ عطاء سے اس عورت کے متعلق پوچھا گیا جو پاکی دیکھتی ہے کہ کیا غسل سے پہلے اس کا شوہر اس سے مباشرت کرے؟ انہوں نے کہا: ”نہیں، حتیٰ کہ وہ غسل کر لے۔“

1128۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ.....

عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ يَنْقُطِعُ عَنْهَا الدَّمُ قَالَ: إِنْ أَدْرَكَهُ الشَّبَقُ غَسَلَتْ فَرْجَهَا ثُمَّ أَتَاهَا. ❷

لیث بن ابوسلیم عطاء سے اس عورت کے متعلق نقل کرتے ہیں جس کا حیض کا خون رک جائے، انہوں نے کہا: ”اگر اس پر شہوت غالب آ جائے۔ تو عورت اپنی شرمگاہ دھو لے۔ پھر مرد اس کے پاس آئے۔“

1129۔ أَخْبَرَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ شَرِيكًا وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: الْمَرْأَةُ يَنْقُطِعُ عَنْهَا الدَّمُ أَيَّابَهَا زَوْجَهَا قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ فَقَالَ: قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ رَخَّصَ فِي ذَلِكَ لِلشَّبَقِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: أَخَافُ أَنْ يَكُونَ ذَا خَطَأٍ أَخَافُ أَنْ يَكُونَ مِنْ حَدِيثِ لَيْثٍ لَا أَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الشَّبَقُ الَّذِي يَشْتَهِي. ❸

فروہ بن ابو مغراء کہتے ہیں کہ میں نے شریک سے سنا ان سے کوئی آدمی پوچھ رہا تھا کہ: ”جس عورت کا خون ختم ہو جائے اس کا شوہر غسل سے پہلے اس سے صحبت کر سکتا ہے؟“ تو عبدالملک نے کہا کہ عطاء بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے شہوت غالب آنے والے کے لئے رخصت دی۔ ابو محمد دارمی کہتے ہیں کہ ”مجھے خوف ہے کہ راوی سے خطا ہوئی ہو اور مجھے خوف ہے کہ یہ حدیث لیث کی روایت سے ہو میں اسے عبدالملک کی روایت سے نہیں جانتا۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”الشبق، وہ شخص ہے جو شہوت کی خواہش والا ہو۔“

❶ صحیح: (1117، 1123) کے تحت گزر چکی ہے۔

❷ ضعیف: ابن ابی شیبہ 96/1

❸ حسن: شریک کی وجہ سے

[110]..... بَابُ فِي الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ تَخْتَضِبُ وَالْمَرْأَةِ تُصَلِّي فِي الْخِضَابِ
حائضہ عورت کے متعلق جو خضاب لگائے اور عورت کا خضاب لگا کر نماز پڑھنے کے متعلق
1130- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَ زَعَمَ لَنَا هُشَيْمٌ.....

عَنْ أَبِي حُرَّةٍ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابوحة واصل بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ”میں
عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: رَأَيْتُ نِسَاءً مِنْ نِسَاءِ الْمَدِينَةِ يُصَلِّينَ فِي الْخِضَابِ. ❶
نے مدینہ کی کئی عورتوں کو خضاب لگائے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔“

فوائد:..... خضاب، یہ بالوں کو رنگنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اس اثر کے ضعیف ہونے کی وجہ
سے اس سے حجت پکڑنا درست معلوم نہیں ہوتا بہر حال آگے صحیح آثار آرہے ہیں جن سے معلوم ہوگا کہ نماز
کے اوقات کے علاوہ یہ بلا کراہت درست ہے۔

1131- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ.....
عَمَّنْ سَمِعَ عَائِشَةَ سُئِلَتْ عَنِ الْمَرْأَةِ
تَمْسَحُ عَلَى الْخِضَابِ؟ فَقَالَتْ: لَا لِأَنَّ
تُقَطَّعَ يَدِي بِالسَّكَاكِينِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ
ذَلِكَ. ❷
”عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس عورت کے متعلق پوچھا گیا جو
خضاب پر مسح کرتی ہو؟“ تو انہوں نے کہا: ”اگر میرے
ہاتھ چھری سے کاٹ دیئے جائیں تو یہ بات میرے نزدیک
(خضاب لگا کر مسح کرنے سے) زیادہ بہتر ہے۔“

1132- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ.....
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ
تُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي الْخِضَابِ؟ قَالَتْ:
اسْأَلْتِيهِ وَرَغْمًا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: أَبُو سَعِيدٍ
هُوَ: ابْنُ أَبِي الْعَنْبَسِ وَأَسْمُ أَبِي الْعَنْبَسِ
سَعِيدُ بْنُ كَثِيرٍ بْنِ عُبَيْدٍ. ❸
ابو سعید کہتے ہیں کہ کسی عورت نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا:
”کیا عورت خضاب لگا کر نماز پڑھ سکتی ہے؟“
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”نہ چاہتے ہوئے بھی اسے اتار دو۔“
ابو محمد دارمی کہتے ہیں: ”ابو سعید ابو عنبس کا بیٹا ہے اور ابو
عنبس کا نام سعید بن کثیر بن عبید ہے۔“

❶ ضعیف: ہشیم دلس عن سے بیان کرتے ہیں۔

❷ ضعیف فیہ: جہالۃ، ابن ابی شیبہ 129/1، باب المرأة تختضب وهي على وضوء والبيهقي في الطهارة 77/1

❸ صحيح: ابن ابی شیبہ 119/1، باب المرأة تختضب وهي على غير وضوء والبيهقي في الطهارة 77/1، باب فزع

الخضاب عند الوضوء

1133۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنَّ نِسَاؤُنَا يَخْتَضِبْنَ بِاللَّيْلِ فَإِذَا أَصْبَحْنَ فَتَحْنَهُ فَتَوَضَّأْنَ وَصَلَّيْنَ ثُمَّ يَخْتَضِبْنَ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الظُّهْرِ فَتَحْنَهُ فَتَوَضَّأْنَ وَصَلَّيْنَ بِأَحْسَنِ خِضَابٍ وَلَا يَمْنَعُ مِنَ الصَّلَاةِ. ①

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”ہمارے گھر کی عورتیں رات کو خضاب لگاتی تھیں اور جب صبح ہوتی تو اسے اتار دیتیں اور وضو کر کے نماز پڑھتیں، پھر نماز کے بعد خضاب لگاتیں اور جب ظہر کا وقت ہوتا تو اسے اتار دیتیں پھر وضو کر کے نماز پڑھتیں تو یہی خضاب اچھا ہو جاتا تھا اور نماز سے بھی نہیں روکتا تھا۔“

1134۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ.....

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ نِسَاءَ ابْنِ عُمَرَ كُنَّ يَخْتَضِبْنَ وَهُنَّ حِيضٌ. ②

نافع کہتے ہیں کہ ”ابن عمر رضی اللہ عنہ کی عورتیں حیض کی حالت میں خضاب لگاتیں۔“

فوائد:..... حیض کی حالت میں خضاب کا یہ فائدہ ہے کہ بار بار لگانے اتارنے کی مشقت سے بچا جاسکتا ہے۔

1135۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةَ.....

عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنَّ نِسَاؤُنَا إِذَا صَلَّيْنَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ اخْتَضِبْنَ فَإِذَا أَصْبَحْنَ أَطْلَقْنَهُ وَتَوَضَّأْنَ وَصَلَّيْنَ وَإِذَا صَلَّيْنَ الظُّهْرَ اخْتَضِبْنَ فَإِذَا أَرَدْنَ أَنْ يُصَلِّيْنَ الْعَصْرَ أَطْلَقْنَهُ فَأَحْسَنَ خِضَابَهُ وَلَا يَحْسِبُنَ عَنِ الصَّلَاةِ. ①

ابو مجلز کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ”ہماری عورتیں جب عشاء کی نماز سے فارغ ہوتیں تو خضاب لگاتیں۔ اور جب صبح ہوتی تو اسے اتار کر وضو کر کے نماز پڑھتیں۔ اور جب ظہر کی نماز پڑھ لیتیں تو خضاب لگاتیں اور جب عصر کی نماز کا ارادہ کرتیں تو اسے اتار دیتیں ان کا یہی خضاب اچھا ہو جاتا تھا اور نماز میں بھی رکاوٹ نہیں ہوتی تھی۔“

① صحیح: ابن ابی شیبہ 120/1 باب المرأة تختضب وهي على غير وضوء

② صحیح: دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

③ صحیح: دیکھئے گزشتہ (1133)

[111]..... بَابُ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ

حیض کی حالت میں مرد کا اپنی عورت کے پاس جانے کا بیان

1136- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ح وَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ.....

عَنْ عَامِرٍ فَيَمْنُ أَتَى أَهْلَهُ وَهِيَ حَائِضٌ
قَالَ ذَنْبٌ أَتَاهُ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَيَتُوبُ إِلَيْهِ
وَلَا يَعُودُ. ❶

عامر اس شخص کے بارے میں کہتے ہیں: جو حیض کی حالت میں اپنی بیوی کے پاس جائے کہ وہ ایک گناہ کا مرتکب ہوا لہذا وہ اللہ سے بخشش مانگے اور توبہ کرے اور دوبارہ ایسا نہ کرے۔“

فوائد:..... حالت حیض میں بیوی سے جماع کرنا حرام ہے لیکن اگر کوئی اس حرام کام کا ارتکاب کر بیٹھے تو اس بارے کوئی صریح مرفوع روایت نہ ہونے کی بنا پر اہل علم میں اختلاف ہے بغیر کسی کفارے کے کچھ اس پر توبہ کو لازم قرار دیتے ہیں جب کہ بعض ابن عباس علیہ السلام کی موقوف حدیث سے حجت پکڑتے ہوئے توبہ کے ساتھ ساتھ دینار یا نصف دینار صدقہ کو لازم قرار دیتے ہیں احتیاطاً ثانی الذکر بات ہی رائج معلوم ہوتی ہے۔ (واللہ اعلم) سو یہاں پر ان اہل علم کے اقوال کا ذکر ہے جو کہ فقط توبہ کے قائل ہیں۔

1137- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْمُثَنَّى.....

عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ. ❷

1138- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَأَبُو النُّعْمَانِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْقَعْقَاعِ.....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
قَالَ: ذَنْبٌ أَتَاهُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ. ❸

محمد بن زید کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر نے کہا: ”جو حیض کی حالت میں صحبت کرے وہ گنہگار ہے لیکن اس پر کفارہ نہیں۔“

1139- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قَاسِمٍ عَنْ أَبِيهِ

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 32/4/1 و عبد الرزاق (1268)

❷ صحیح بشواہدہ: ابن ابی شیبہ 32/4/1 و عبد الرزاق (1269)

❸ صحیح: ابن ابی شیبہ 32/4/1

اِنَّهُ سُوِّلَ عَنِ الَّذِي يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: يَعْتَذِرُ إِلَى اللَّهِ وَيَتُوبُ إِلَى اللَّهِ. ❶

سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو حیض کی حالت میں اپنی بیوی کے پاس جائے؟ انہوں نے کہا: ”وہ شخص اللہ سے معافی مانگے اور توبہ کرے۔“

1140- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ يَعْنِي إِذَا وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ. ❷

ابن جریج کہتے ہیں کہ عطاء نے کہا: ”تو اللہ سے بخشش طلب کر اور تجھ پر کوئی کفارہ نہیں ہے یعنی جب حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کرے۔“

1141- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ.....

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْخَطَّابِ الْعَنْبَرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: سُوِّلَ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ الرَّجُلِ يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ؟ قَالَ: يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ. ❸

مالک بن خطاب عنبری کہتے ہیں کہ ابن ابو ملیکہ سے میرے سامنے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو حیض کی حالت میں اپنی بیوی کے پاس جائے؟ انہوں نے کہا: ”وہ اللہ سے بخشش طلب کرے۔“

1142- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ.....

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي أَبُولُ دَمًا قَالَ تَأْتِي امْرَأَتَكَ وَهِيَ حَائِضٌ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَعُدْ. ❹

ابو قلابہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اس نے کہا: ”میں نے خواب میں دیکھا ہے گویا میں خون کا پیشاب کر رہا ہوں۔“ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”کیا تو حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کرتا ہے؟“ اس نے کہا: ”جی ہاں۔“ ابو بکر نے کہا: ”اللہ سے ڈرو، اور دوبارہ ایسا نہ کرنا۔“

1143- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ فِي

ہشام کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین نے اس شخص کے متعلق کہا

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 32/4/1

❷ صحیح بشواہدہ: دیکھئے سابقہ (1137)

❸ صحیح بشواہدہ: مالک بن خطاب بارے جرح و تعدیل مروی نہیں، باقی رجال ثقات ہیں۔

❹ منقطع، ضعیف: ابو قلابہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا، أخرجه عبدالرزاق (1270) وابن ابی شیبہ 31/4/1

الَّذِي يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ
قَالَ يَسْتَغْفِرُ اللَّهُ. ❶

جو اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں صحبت کرے؟ انہوں نے کہا: ”وہ اللہ سے بخشش طلب کرے۔“

[112]....بَاب مَنْ قَالَ عَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ

جو کہتا ہے کہ حائضہ سے صحبت پر کفارہ ہے

1144- أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ إِبْرَاهِيمَ.....

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَمِعْتُ
الْحَسَنَ يَقُولُ فِي الَّذِي يُفْطِرُ يَوْمًا مِنْ
رَمَضَانَ قَالَ: عَلَيْهِ عِتْقُ رَقَبَةٍ أَوْ بَدَنَةٍ
أَوْ عِشْرِينَ صَاعًا لِأَرْبَعِينَ مَسْكِينًا
وَفِي الَّذِي يَغْشَى امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ
مِثْلُ ذَلِكَ. ❶

یزید بن ابراہیم کہتے ہیں کہ میں نے حسن کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ: ”جو شخص رمضان کے ایک دن کا روزہ چھوڑ دے تو اس کے ذمہ غلام یا لونڈی کا آزاد کرنا یا ایک قربانی کا جانور (اونٹ) یا چالیس مسکینوں کو بیس صاع کھلانا لازم ہے۔ اور یہی اس شخص پر ہے جو اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں صحبت کرے۔“

فوائد:..... حسن رحمہ اللہ اس قول میں متفرد ہیں اس باب میں زیادہ مشہور دو قول ہی ہیں سابق تو بہ

والا، اور لاحق صدقے والا۔

1145- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ خُصَيْفٍ.....

عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يَأْتِي
امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: يَتَصَدَّقُ
بِنِصْفِ دِينَارٍ. ❶

مقسم کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ”نبی ﷺ نے اس شخص کے متعلق فرمایا جو حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کرے: ”وہ نصف دینار صدقہ کرے۔“

1146- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ.....

عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الَّذِي
يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: يَتَصَدَّقُ

مقسم کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ”جو شخص حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کرے وہ ایک دینار یا

❶ صحیح: عبدالرزاق (1297) وابن ابی شیبہ 32/3/1

❷ صحیح: ابن ابی شیبہ 32/4/1

❸ حسن: احمد 272/1، وابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب فی إتيان الحائض (266)

بِدِينَارٍ أَوْ نِصْفِ دِينَارٍ شَكَّ الْحَكَمُ. ❶

نصف دینار صدقہ کرے۔ ”حکم کو شک ہوا ہے۔

فوائد: مذکورہ حدیث میں آدھا دینار یا ایک دینار کا ذکر ہے، اس میں ”اَوْ“ تخییر کے لیے ہے یا شک کی وجہ سے صحیح یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ تخییر کے لیے جیسا کہ صحیح ابوداؤد میں ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی کی روایت ہے کہ اگر ابتدائے حیض ہو تو ایک دینار، جب کہ اخیر میں نصف دینار صدقہ کرنا ہوگا، اور ترمذی میں ہے کہ خون سرخ ہو تو ایک دینار جب کہ زرد ہو تو نصف دینار صدقہ کرنا ہوگا۔

1147- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ.....

عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الَّذِي يَغْشَى امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ نِصْفِ دِينَارٍ قَالَ شُعْبَةُ: أَمَّا حِفْظِي فَهُوَ مَرْفُوعٌ وَأَمَّا فَلَانٌ وَفَلَانٌ فَقَالَا: غَيْرُ مَرْفُوعٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: حَدَّثَنَا بِحِفْظِكَ وَذَعُ مَا قَالَ فَلَانٌ وَفَلَانٌ فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا أَحَبُّ إِلَيَّ عَمَرْتُ فِي الدُّنْيَا عُمَرُ نُوْحٍ وَأَنِّي حَدَّثْتُ بِهِذَا أَوْ سَكْتُ عَنْ هَذَا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ وَكَانَ وَالِي عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَلَى الْكُوفَةِ. ❷

مقسم کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس شخص کے متعلق جو حالت حیض میں اپنی بیوی سے صحبت کرتا ہے کہا کہ: ”وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔“ شعبہ کہتے ہیں مجھے اس طرح یاد ہے کہ وہ مرفوع حدیث ہے مگر فلاں اور فلاں کہتے ہیں کہ مرفوع نہیں ہے۔ بعض لوگوں نے کہا: آپ ہم سے اپنی یاد کے موافق بیان کریں اور فلاں اور فلاں کے قول کو چھوڑ دیں تو شعبہ نے کہا: ”اللہ کی قسم! مجھے یہ بات پسند نہیں کہ مجھے دنیا میں سیدنا نوح علیہ السلام کی عمر دی جائے اور میں اس کو بیان کروں یا خاموشی اختیار کروں۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”عبدالحمید زید بن عبدالرحمن بن زید بن خطاب کے بیٹے تھے۔ عمر بن عبدالعزیز کی طرف سے کوفہ کے گورنر تھے۔“

فوائد: (۱) یہ حدیث اگرچہ موقوف بھی ہو تب بھی یہ حکماً مرفوع ہی ہوگی کیونکہ ایسی بات صحابی اپنے پاس سے نہیں کہہ سکتا ہے۔ (۲) لوگوں نے جب شعبہ رضی اللہ عنہ کو اپنے حافظے سے سنانے کو کہا تو انہوں نے

❶ صحیح: احمد، 1/230، و ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب فی أتیان الحائض (264)

❷ صحیح: المتقی لابن ابی جارود (109)

کہا کہ مجھے بیان حدیث سے کوئی لالچ نہیں بلکہ میں تبلیغ کے فریضے کی وجہ سے ادائیگی کر رہا ہوں۔ لہذا جو حقیقت ہے اسے کھول کر بیان کرنا ضروری ہے۔

1148۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ.....

عَنْ رَجُلٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا أَتَاهَا فِي دَمٍ فِدِينَارٌ وَإِذَا أَتَاهَا وَقَدْ انْقَطَعَ الدَّمُ فَنِصْفُ دِينَارٍ. ①

کسی آدمی سے نقل کیا گیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”جب آدمی حیض کی حالت میں صحبت کرے تو ایک دینار ہے اور جب خون بند ہونے پر صحبت کرے تو نصف دینار ہے۔“

1149۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خُصَيْفٍ.....

عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الَّذِي يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ بِنِصْفِ دِينَارٍ. ②

مقسم کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی ﷺ نے اس شخص کے متعلق فرمایا جو حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کرے کہ: ”وہ نصف دینار صدقہ کرے۔“

1150۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ.....

عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: كَانَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ امْرَأَةٌ تَكْرَهُ الْجِمَاعَ فَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَهَا اعْتَلَّتْ عَلَيْهِ بِالْحَيْضِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَإِذَا هِيَ صَادِقَةٌ فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِخُمُسِي دِينَارٍ. ③

عبد الحمید بن زید بن خطاب کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کی ایک بیوی تھی جو صحبت کو ناپسند کرتی تھی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جب بھی اس سے صحبت کرنا چاہتے تو وہ حیض کا بہانہ کر دیتی۔ ایک دفعہ انہوں نے اس سے صحبت کی تو وہ واقعی حیض کی حالت میں تھی۔ پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آئے آپ ﷺ نے انہیں دینار کا پانچواں حصہ صدقہ کرنے کا حکم دیا۔“

1151۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مِقْسَمٍ.....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَإِنْ

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب حیض کی حالت میں آدمی بیوی کے پاس جائے تو اگر تازہ

② صحیح: دیکھئے سابقہ (1145)

① ضعیف: اس میں جہالت ہے۔

③ معضل، ضعیف: دیکھئے ابوداؤد (266) والبیہقی 316/1

خون ہو تو وہ ایک دینار صدقہ کرے، اور اگر زرد رنگ کا ہو تو نصف دینار صدقہ کرے۔“

دینار. ❶

1152۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ هُوَ: ابْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ.....

عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الَّذِي يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ. ❷

مقسم کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو حیض کی حالت میں اپنی بیوی کے پاس جائے، انہوں نے کہا: ”ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔“ اور ابراہیم نے کہا: ”وہ اللہ سے بخشش طلب کرے۔“

1153۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى.....

عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِدِينَارٍ. ❸

عطاء کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”جب کوئی آدمی حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کرے اس پر لازم ہے کہ وہ ایک دینار صدقہ کرے۔“

1154۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ.....

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ جَامَعَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ. ❹

عبد الملک کہتے ہیں کہ عطاء نے اس شخص کے متعلق کہا جو اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں صحبت کرے کہ: ”وہ ایک دینار صدقہ کرے۔“

1155۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى.....

عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ نِصْفِ دِينَارٍ. ❺

مقسم کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ: ”وہ (حائضہ سے صحبت کرنے والا) ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔“

❶ عبد الکریم ابن مالک یا ابوامیہ ہے لہذا اس کی صحت بارے قطع حکم لگانا مشکل ہے۔ دیکھئے معجم الطبرانی الکبیر (12135)

❷ صحیح: یہ ابن عباس پر موقوف ہے۔
❸ ضعیف: محمد بن ابی لیلیٰ ضعیف ہے۔ دیکھئے گزشتہ (1151)

❹ صحیح: ابن ابی شیبہ 32/4/1

❺ ضعیف: دیکھئے گزشتہ (1153)

1156۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ سَعِيدٍ.....

شعیب بن اسحاق کہتے ہیں کہ اوزاعی نے اس آدمی کے متعلق کہا جو حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کرے یا اس حالت میں کہ اسے پاکی نظر آئے اور ابھی تک اس نے غسل نہ کیا ہو کہ ”وہ اللہ سے بخشش مانگے اور دینار کا پانچواں حصہ صدقہ کرے۔“

عَنْ شُعَيْبِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ فِي رَجُلٍ يَغْتَسِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ أَوْ رَأَتْ الطَّهْرَ وَلَمْ تَغْتَسِلْ قَالَ: يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَيَتَصَدَّقُ بِخُمْسِ دِينَارٍ. ①

فوائد:..... صدقہ کرنا اچھی عادت ہے البتہ اس حالت میں صدقہ ضروری نہیں۔ بس یہ ہے کہ اس خلاف اولیٰ کہا جاسکتا ہے جیسا کہ گزر چکا ہے۔

1157۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ.....

عبد الملک کہتے ہیں کہ عطاء نے کہا: ”جب کوئی اپنی حائضہ بیوی سے صحبت کرے تو وہ نصف دینار صدقہ کرے۔“ کسی آدمی نے کہا: ”حسن کہتے ہیں کہ وہ ایک غلام آزاد کرے۔“ فرمایا: ”میں تمہیں منع نہیں کرتا جتنا تم سے ہو سکے اللہ کے قریب ہو جاؤ۔“

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ بِنِصْفِ دِينَارٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: فَإِنَّ الْحَسَنَ يَقُولُ: يُعْتِقُ رَقَبَةً فَقَالَ: مَا أَنَهَاكُمْ أَنْ تَقْرَبُوا إِلَى اللَّهِ مَا اسْتَطَعْتُمْ. ②

فوائد:..... معلوم ہوا گناہ سرزد ہو جانے کے بعد جتنی نیکیاں کی جائیں اچھی بات ہے کیونکہ قاعدہ ہے ”إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ“ نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔

1158۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى.....

عطاء کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس شخص کے متعلق کہا جو اپنی حائضہ بیوی سے صحبت کرے کہ۔ ”کہ وہ ایک دینار صدقہ کرے۔“

عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الَّذِي يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ. ③

① صحیح

② اسنادہ جید

③ ضعیف: یہ موقوف ہے (1155) کے تحت گزر چکی ہے۔

[113]..... بَابُ إِيْتَانِ النِّسَاءِ فِي أَذْبَارِهِنَّ

عورتوں سے دبر میں صحبت کرنا

1159- أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ.....

عَنِ ابْنِ سَابِطٍ قَالَ: سَأَلْتُ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ: ابْنُ أَبِي بَكْرٍ قُلْتُ لَهَا: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ شَيْءٍ وَأَنَا أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْهُ؟ قَالَتْ: سَلْ يَا ابْنَ أَخِي عَمَّا بَدَا لَكَ قَالَ: أَسْأَلُكَ عَنْ إِيْتَانِ النِّسَاءِ فِي أَذْبَارِهِنَّ فَقَالَتْ: حَدَّثَنِي أُمُّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَتْ الْأَنْصَارُ لَا تُجَبِّي وَكَانَتْ الْمُهَاجِرُونَ يُجَبِّي فَتَزَوَّجَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَجَبَّاهَا فَأَبَتْ الْأَنْصَارِيَّةُ فَأَتَتْ أُمَّ سَلَمَةَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهَا فَلَمَّا أَنْ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ اسْتَحْيَتْ الْأَنْصَارِيَّةُ وَخَرَجَتْ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: "ادْعُوهَا لِي فَدُعِيَتْ لَهُ فَقَالَ لَهَا: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأَتُوا حَرْثَكُمْ أَنِّي شِئْتُمْ﴾ صَمَامًا وَاحِدًا وَالصَّمَامُ: السَّبِيلُ الْوَاحِدُ. ❶

ابن سابط کہتے ہیں کہ میں نے حفصہ بنت عبد الرحمن (عبد الرحمن، یہ سیدنا ابو بکر کے بیٹے ہیں) سے کہا: ”میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں لیکن شرماتا ہوں کہ تم سے اس کے متعلق پوچھوں“ حفصہ نے کہا: ”اے بھتیجے! جو چاہے پوچھو۔“ عبد الرحمن نے کہا: ”میں عورتوں سے دبر میں صحبت کے متعلق آپ سے پوچھتا ہوں۔“ حفصہ نے کہا: ”ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بیان کیا کہ انصار اپنی عورتوں کو منہ کے بل نہیں لٹاتے تھے اور مہاجرین منہ کے بل لٹاتے تھے پھر ایک مہاجر نے انصاری عورت سے نکاح کیا تو اسے منہ کے بل لٹانا چاہا، انصاری عورت نے انکار کر دیا وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور اس بات کا ذکر کیا۔ جب نبی ﷺ آئے تو انصاری عورت شرما کر باہر چلی گئی پھر ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کے پاس اس بات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس عورت کو میرے پاس بلاؤ۔“ وہ آپ ﷺ کے پاس بلائی گئی تو آپ ﷺ نے اس کے سامنے یہ آیت پڑھی: ”تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں تم جیسے چاہو اپنی عورتوں کے پاس جاؤ۔“ (البقرة: ۲۲۳) سوراخ ایک ہوا ور سام ایک راستہ کو کہتے ہیں۔“

فوائد:..... اس حدیث سے درج ذیل فوائد حاصل ہوئے (۱) شرعی مسئلہ پوچھنے میں میں شرم نہیں

کرنی چاہیے کیونکہ اس میں شرم باعث جہالت و ہلاکت ہے (۲) اگر کوئی قابل حیا مسئلہ دریافت کرنے میں ہچکچائے تو اس کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے نہ کہ اس سے پہلو تہی برتی جائے (۳) یہاں عورتوں کو ان کی دبروں میں آنے سے مراد عورت سے پشت کی جانب سے ”قبُل“ میں جماع ہے (۴) مقام دخول ایک ہی ہو تو کوئی سا طریقہ بھی استعمال کیا جائے تو وہ حلال ہے۔ البتہ عورت کی دُبر میں جماع کرنے والا لعنتی ہے۔

1160- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ

صَالِحٍ

مجاہد کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو تین بار قرآن سنایا ہر آیت پر ٹھہر کر میں ان سے پوچھتا کہ یہ آیت کس کے متعلق نازل ہوئی میں نے کہا: ”اے ابن عباس! آپ بتائیں کہ اللہ تعالیٰ کے ایک فرمان کا مطلب کیا ہے کہ ”جب وہ پاک ہو جائیں تو جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے وہاں سے جاؤ۔“ (بقرہ: ۲۲۲) انہوں نے فرمایا: ”جہاں سے تمہیں حیض کی حالت میں الگ رہنے کا حکم فرمایا تھا۔“

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَقَدْ عَرَضْتُ الْقُرْآنَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ أَقِفُ عِنْدَ كُلِّ آيَةٍ أَسْأَلُهُ فِيْمَ أَنْزِلَتْ وَفِيمَ كَانَتْ؟ فَقُلْتُ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ (البقرة: ۲۲۲) قَالَ: مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ أَنْ تَعْتَزِلُوهُنَّ. ❶

فوائد: (۱) معلوم ہوا کہ ائمہ کس قدر اہتمام سے قرآن کی تعلیم حاصل کرتے تھے کہ ایک ایک

آیت کو رک کر سمجھتے (۲) حالت حیض میں جس جگہ سے روکا گیا ہے حالت طہر میں اسی جگہ آنا ہے۔

1161- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عثمان بن اسود کہتے ہیں کہ مجاہد نے اس آیت کے بارے میں کہا: ”ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا۔“ (البقرہ: ۲۲۲) کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس جگہ کا حکم دیئے گئے ہیں جہاں سے حیض کی حالت میں منع کئے گئے تھے۔“

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ قَالَ: أَمَرُوا أَنْ يَأْتُوا مِنْ حَيْثُ نُهُوا. ❷

1162- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب النکاح، باب فی جامع النکاح (2164)

❷ صحیح: ابن ابی شیبہ 4/232-233 باب فی قوله (فاتوھن من حیث امرکم اللہ) والتفسیر للطبری 2/388

اعمش کہتے ہیں کہ ابورزین نے اس آیت کے بارے میں کہا کہ ”ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے۔“ (البقرہ: ۲۲۲) ”اس کا مطلب ہے پاکی سے پہلے۔“

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ ﴿فَأْتَوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ قَالَ مِنْ قَبْلِ الطُّهْرِ. ①

1163- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا شَرِيكُ.....

ابراہیم بن مہاجر کہتے ہیں کہ مجاہد نے اس آیت: ”جو تمہارے رب نے تمہارے لئے تمہاری بیویوں سے پیدا کیا تم اسے چھوڑ دیتے ہو۔“ (الشعراء: ۱۶۶) کے بارے میں کہا: ”اللہ کی قسم! وہ حیض کی جگہ ہے۔“

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَرْوَاجِكُمْ﴾ قَالَ: هُوَ وَاللَّهُ الْقُبْلُ. ②

1164- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ.....

خالد بن رباح کہتے ہیں کہ عکرمہ نے اس آیت: ”تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں ان کے پاس جہاں سے چاہو جاؤ۔“ (البقرہ: ۲۲۳) کے بارے میں کہا: ”وہ صرف شرمگاہ ہے۔“

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ رَبَاحٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ قَالَ: إِنَّمَا هُوَ الْفَرْجُ. ③

فوائد: معلوم ہوا ”اَنَّى شِئْتُمْ“ سے مراد کھیت میں آنے کے لیے سمت متعین نہیں البتہ کھیت متعین ہے جدھر سے بھی آؤ، آنا کھیت ہی میں ہے جو کہ اگلی شرم گاہ ہے۔ مسئلہ کی نوعیت و کیفیت کو سمجھانے کے لیے قرآنی اسلوب بے مثال ہے۔

1165- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ.....

علی بن علی رفاعی کہتے ہیں کہ میں نے حسن کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”یہودی مسلمانوں پر سخت اعتراض کرنے میں کوتاہی نہیں کرتے تھے وہ کہتے تھے: ”اے محمد ﷺ کے اصحاب! واللہ! تمہارے لئے اپنی عورتوں سے ایک ہی طریقہ سے صحبت کرنا جائز ہے۔“ تو اللہ نے یہ آیت نازل

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَلِيٍّ الرَّفَاعِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: كَانَتْ الْيَهُودُ لَا تَأَلُّوْا مَا شَدَّدَتْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ كَمَا نُوَا يَقُولُونَ يَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْتُوا نِسَائَكُمْ

① صحیح: التفسیر للطبری 389/2 وابن ابی شیبہ 233/4 باب فی قوله ﴿فَأْتَوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾

② حسن: ابن ابی شیبہ 232/4 صحیح: ابی ابی شیبہ 239/4، باب فی قوله تعالیٰ ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ﴾

إِلَّا مِنْ وَجْهِ وَاحِدٍ قَالَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَاتُّوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ فَخَلَّى اللَّهُ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَبَيْنَ حَاجَتِهِمْ. ❶

کی: ”تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں تم جہاں سے چاہو ان کے پاس جاؤ۔“ تو اللہ نے مومنوں کو ان کی ضرورت پر کھلا چھوڑ دیا۔

1166- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ..... عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿فَاتُّوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ قَالَ: انْتَهَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهَا وَمِنْ خَلْفِهَا بَعْدَ أَنْ يَكُونَ فِي الْمَتَى. ❷

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ”تم جہاں سے چاہو اپنی کھیتی میں جاؤ۔“ انہوں نے کہا: ”تم ان کے آگے اور پیچھے سے صحبت کرو مگر وہ صحبت کرنے کی جگہ ہو۔“

1167- أَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ..... حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَصْنَعُونَ فِي الْحَائِضِ نَحْوًا مِنْ صَنِيعِ الْمَجُوسِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَنَزَلَتْ ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذَى فَأَعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرُبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ﴾ فَلَمْ يَزِدْ الْأَمْرُ فِيهِنَّ إِلَّا شِدَّةً. ❸

خالد کہتے ہیں کہ عکرمہ نے کہا: جاہلیت کے زمانہ میں لوگ حائضہ مجوسیوں جیسا برتاؤ کرتے تھے نبی ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی: ”لوگ تم سے حیض کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دیجئے وہ نا پاک ہے حیض میں عورتوں سے الگ رہو ان کے پاس نہ جاؤ حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائیں۔“ (البقرہ: ۲۲۲) تو ان کے بارے میں سختی اور بڑھ گئی۔

1168- أَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ عَنْ سُفْيَانَ..... عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿قُلْ﴾

ابن ابونجیح کہتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: ”قُلْ هُوَ أَذَى“

❶ صحیح: ابی ابی شبیہ 232/4

❷ ضعیف: التفسیر للطبری 392/2

❸ صحیح: سنداً بیان کرنے میں داری منفرد ہیں، أخرجه مختصراً ابن ابی شبیہ 229/4

هُوَ أَذَى ۝ قَالَ: هُوَ الدَّمُ. ❶ (البقرة: ۲۲۲) سے مراد خون ہے۔“

1169- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ.....

عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ ۝ «قُلْ هُوَ أَذَى» ۝ معمر کہتے ہیں کہ قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: «قُلْ هُوَ أَذَى»

قَالَ: قَدْزُرُ. ❷ (البقرة: ۲۲۲) کا مطلب گندگی ہے۔“

1170- أَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَاطٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ لَيْثًا حَدَّثَ.....

عَنْ عِيسَى بْنِ قَيْسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ۝ «نِسَاؤُكُمْ حَرْثُ لَكُمْ فَأَتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ» قَالَ: إِنْ شِئْتَ فَأَعْزِلْ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَعْزِلْ. ❸

عِيسَى بْنُ قَيْسٍ کہتے ہیں کہ سعید بن مسیب نے اس آیت:

”تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں تم جہاں سے چاہو ان کے پاس جاؤ۔“ کے بارے میں کہا: ”اگر تم چاہو تو عزل کرو اور اگر چاہو تو نہ کرو۔“

فوائد:..... عزل کہتے ہیں کہ مرد اپنی بیوی کی شرمگاہ میں دخول کرے لیکن اخراج منی کے وقت عضو مخصوص کو باہر نکال لے تاکہ پانی اندر نہ گرنے پائے۔ حمل سے بچنے کے لیے اس طریقے کو اختیار کیا جاتا ہے۔ اس کی مشروعیت کے بارے میں اختلاف ہے۔ لیکن اتنی بات پکی ہے کہ اللہ تعالیٰ جس جان کو پیدا کرنا چاہیں وہ پیدا ہو کر رہتی ہے، پھر عزل کا کیا فائدہ؟ جب کہ عزل سے بیوی کے حق پر بھی ڈاکہ ڈالا جاتا ہے جو کہ درست نہیں۔ واللہ اعلم

1171- أَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ.....

عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَيْفَ شِئْتَ يَعْنِي: نُتِيهَا فِي الْفَرْجِ. ❹ عوف کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ”جیسے تو چاہے۔“ یعنی کہ شرمگاہ میں صحبت کر۔

1172- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ.....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ الْيَهُودَ قَالُوا لِلْمُسْلِمِينَ: مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ وَهِيَ مُدْبِرَةٌ جَاءَ وَلَدُهُ أَحْوَلَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ۝ «نِسَاؤُكُمْ حَرْثُ لَكُمْ فَأَتُوا

جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہودی مسلمانوں کو کہتے تھے: ”جو شخص اپنی بیوی سے دبر کی طرف سے صحبت کرتا ہے اس کی اولاد بھنگی ہوتی ہے۔“ تو اللہ نے یہ

آیت نازل کی: ”عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں تم چاہو اپنی

حَرُّكُمْ اَنْى شِئْتُمْ. ﴿١﴾ کھیتی کے پاس جاؤ۔“ (البقرة: ۲۲۳)

1173- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ.....

عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ ﴿ فَاتُّوا حَرُّكُمْ اَنْى شِئْتُمْ ﴾ قَالَ: يَأْتِي أَهْلَهُ كَيْفَ شَاءَ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَبَيْنَ يَدَيْهَا وَمِنْ خَلْفِهَا. ﴿٢﴾

خالد حداء کہتے ہیں کہ عکرمہ نے اس آیت کی تفسیر کی: ”جہاں سے تم چاہو اپنی کھیتی میں جاؤ۔“ (البقرة: ۲۲۳) جس طرح کوئی چاہے اپنی بیوی سے صحبت کرے۔ کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر، آگے سے یا پیچھے سے۔“

1174- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ﴿ فَاتُّوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمْ اللَّهُ ﴾ قَالَ: فِي الْفُرَجِ. ﴿٣﴾

یزید بن ولید کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے (البقرة: ۲۲۲)۔“ اس کا مطلب ہے ”شرمگاہ۔“

فوائد:..... یعنی ”حَيْثُ أَمَرَكُمْ اللَّهُ“ سے سمت نہیں بلکہ کھیتی مراد ہے۔ جہاں کا تمہیں حکم دیا ہے یعنی شرم گاہ کا۔

[114]..... بَابُ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبْرِهَا

جو شخص اپنی بیوی سے دبر میں صحبت کرتا ہے

1175- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى.....

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبْرِهَا فَهُوَ مِنَ الْمَرْأَةِ مِثْلُهُ مِنَ الرَّجُلِ، ثُمَّ تَلَا ﴿ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ فَإِذَا

عثمان بن اسود کہتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: ”جو اپنی بیوی سے دبر میں صحبت کرتا ہے وہ اس طرح ہے جس طرح اس نے کسی مرد سے یہ کام کیا۔“ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: ”لوگ تم سے حیض کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دیجئے کہ وہ ناپاکی ہے حیض میں عورتوں سے الگ رہو اور ان کے قریب نہ جاؤ حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائیں جب وہ پاک ہو

① صحیح: ابن ابی شیبہ 4/230 باب فی قوله تعالى (نساؤکم حرث لکم) والبیہقی فی معرفة السنن والآثار 10/160 (14052)

② صحیح: ابن ابی شیبہ 4/229 باب فی قوله تعالى (نساؤکم حرث لکم)

③ صحیح: ابن ابی شیبہ 4/232 باب فی قوله (فاتوہن من حیث امرکم اللہ) والتفسیر للطبری 2/388

تَطَهَّرْنَ فَأَتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ؟
 أَنْ تَعْتَزِلُوهُنَّ فِي الْمَحِيضِ: الْفَرْجُ ثُمَّ
 تَلَا ﴿يَسْأُوكُمْ حُرَّتْ لَكُمْ فَأَتُوا
 حُرَّتَكُمْ أَنْتُمْ سِتُّمْ﴾ قَائِمَةً وَقَاعِدَةً
 وَمُقْبِلَةً وَمُدْبِرَةً فِي الْفَرْجِ. ❶

جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے۔“ (البقرہ: ۲۲۲) اور حیض میں ان سے الگ رہنے سے مراد شرمگاہ سے الگ رہنا ہے۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: ”تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں جہاں سے تم چاہو اپنی کھیتوں کے پاس جاؤ۔“ (البقرہ: ۲۲۳) یعنی کھڑے ہو کر، بیٹھے ہوئے، منہ سامنے کئے ہوئے یا پیٹھ پھیرے ہوئے۔ مگر شرمگاہ میں۔

فوائد: ”دُبر“ یعنی پاخانے والی جگہ میں جماع کرنا موجب لعنت ہے جیسا کہ آگے آثار واحادیث میں واضح طور پر آ رہا ہے جبکہ مذکورہ اثر سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل علم بیوی یا مرد کی دبر میں آنے کو برابر خیال کرتے تھے۔ سب سے پہلے اس بُرے فعل کا آغاز قوم لوط علیہ السلام میں ہوا۔ قرآن کریم میں ہے کہ لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کو روکتے ہوئے فرمایا کہ ”یہ ایسی بیماری جسے تم سے پہلے کسی نے نہیں اپنایا (عنکبوت: 28) اسی بنا پر اسے لواطت سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ نیز شرم گاہ کو کھیتی قرار دیا گیا ہے اور کھیت وہ ہوتا ہے جہاں دانہ ڈالنے سے وہ اگے جب کہ دبر میں کرنے سے کبھی بچہ پیدا نہیں ہوتا لہذا کھیتی سے مراد ”قُبُل“ ہی ہے۔

1176- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حَكِيمِ الْأَثَرِمِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهَجَمِيِّ.....

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنی حائضہ بیوی سے یا دبر میں صحبت کرے یا کاہن کی بات کی تصدیق کرے تو اس نے اس چیز کا کفر کیا جو محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل کی گئی۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوْ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا، أَوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ. ❷

فوائد: ”کاہن“ جو آئندہ کی خبریں بتائے بہر حال معلوم ہوا کہ دبر میں صحبت کرنا یہ کفریہ کام ہے۔ کفر سے یہاں تشدید و تغلیظ مراد ہے۔ جیسا کہ امام ترمذی رحمہ اللہ اس حدیث کے ذکر کے بعد بیان کرتے

❶ صحیح التفسیر للطبری، 2/387-388 وابن ابی شیبہ 4/232

❷ صحیح أخرجه احمد 2/408 والبخاری فی الكبير 3/16-17 وابن ماجه، کتاب الطہارۃ، باب النہی عن أتیان

ہیں کیونکہ حیض کی حالت میں مقاربت کرنے سے ہم بتا چکے ہیں کہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرنا پڑے گا جس سے اس کے کبیرہ گناہ ہونے کا علم ہوتا ہے۔ لہذا یہ بھی کبیرہ گناہ شمار ہوں گے ہاں اگر کوئی ان اسلامی احکام کا انکار کرتے ہوئے ان افعال کو سرانجام دے گا تو پھر یہ کفر اپنے حقیقی معنی میں ہوگا۔ نیز طبی نکتہ نظر سے حالت حیض میں مباشرت کرنا اور دُبر میں صحبت کرنی کئی بیماریوں کا موجب ہے۔

1177- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو هَلَالٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الشَّقَرِيِّ

عَنْ أَبِي الْقَعْقَاعِ الْجَرُمِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ آتَى امْرَأَتِي حَيْثُ شِئْتُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: وَمِنْ أَيْنَ شِئْتُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: وَكَيْفَ شِئْتُ؟ قَالَ: نَعَمْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ هَذَا يُرِيدُ الشُّوْءَ قَالَ: لَا، مَحَاشُ النِّسَاءِ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ سِوَالِ عَبْدِ اللَّهِ تَقُولُ بِهِ قَالَ: نَعَمْ. ❶

ابو قعقاع جریمی کہتے ہیں کہ ایک آدمی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے کہا: ”اے ابو عبدالرحمن! کیا میں اپنی بیوی سے جس طرح چاہوں صحبت کروں؟“ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“ اس نے کہا: ”اور جہاں سے چاہوں؟“ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“ ایک آدمی نے ان سے کہا: ”اے ابو عبدالرحمن! یہ برائی کا ارادہ کرتا ہے۔“ انہوں نے کہا: ”نہیں عورتوں کے پاخانہ کی جگہ تم پر حرام ہے۔“ عبداللہ سے پوچھا گیا: ”کیا آپ بھی اس کے قائل ہیں؟“ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“

1178- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ دَاوُدَ

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ إِتْيَانَ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا وَيَعِيَهُ عَيًّا شَدِيدًا. ❷

عکرمہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اس بات کو برا سمجھتے تھے کہ آدمی اپنی بیوی کی دُبر میں صحبت کرے اور اس کو بہت سخت عیب ناک سمجھتے تھے۔

1179- حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عَلِيَّةٍ

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ﴿إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِينَ﴾ قَالَ مَا نَزَى

ابونجیح کہتے ہیں کہ عمرو بن دینار نے اس آیت کے بارے میں کہا: ”تم بے حیائی کی طرف آتے ہو جو جہاں والوں سے کسی نے تم سے پہلے نہیں کی۔“ (سورۃ عنکبوت: ۲۸)

❶ حسن: ابن ابی شیبہ 4/252 باب ماجاء فی أتیان النساء فی أَدْبَارِهِنَّ

❷ صحیح: البہیقی کتاب النکاح، باب أتیان النساء فی ادبارھن 7/199 والتفسیر للطبری 2/393

③ صحیح: دیکھئے ابن ابی شیبہ 4/251 و سنن البیہقی 7/198

سعید بن یسار ابو الحباب کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ”آپ لونڈیوں کے متعلق تحمیس کرنے میں کیا فرماتے ہیں؟“ انہوں نے کہا: ”تحمیس کسے کہتے ہیں؟ تو میں نے دبر کا ذکر کیا انہوں نے کہا: ”کیا مسلمانوں میں سے کوئی ایک مسلمان یہ بھی کرتا ہے؟“

عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَبِي الْحَبَابِ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: مَا تَقُولُ فِي الْجَوَارِي حِينَ أُحْمِضُ بِهِنَّ؟ قَالَ وَمَا التَّحْمِيزُ؟ فَذَكَرْتُ الدُّبُرَ. فَقَالَ: هَلْ يَفْعَلُ ذَلِكَ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. ❶

فوائد: اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اس فعل کو کس قدر شنیع خیال کرتے تھے کہ اسے

مسلمانوں کی شان کے لائق ہی نہیں سمجھتے تھے۔

1183- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُصَيْنٍ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِي وَكَانَ مِنْ أَسَنَائِي.....

ہرمی بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے مجلس میں بنو واقف کی عورتوں کی حالت کا ذکر کیا اور ان سے صحبت کا ذکر کیا تو خزیمہ بن ثابت نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اے لوگو! اللہ حق بات کہنے سے نہیں شرمانا، تم عورتوں سے ان کی دبر میں صحبت نہ کرو۔“

حَدَّثَنِي هَرَمِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: تَذَاكَرْنَا شَأْنَ النِّسَاءِ فِي مَجْلِسِ بَنِي وَاقِفٍ وَمَا يُؤْتَى مِنْهُنَّ فَقَالَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ. ❷

1184- أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ.....

نصیف کہتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: لوگ عورتوں سے حیض کی حالت میں صحبت کرنے سے پرہیز کرتے تھے اور ان کی دبر میں صحبت کرتے تھے تو رسول اللہ ﷺ سے لوگوں نے اس کے متعلق پوچھا تو اللہ نے یہ آیت نازل کی: ”لوگ تجھ سے حیض کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دیجئے وہ گندگی ہے

حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانُوا يَجْتَنِبُونَ النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَيَأْتُونَهُنَّ فِي أَدْبَارِهِنَّ فَسَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ

❶ صحیح شرح معانی الآثار للطحاوی 41/1 والنسائی فی الکبری (8979)

❷ صحیح دیکھے الکبری لنسائی (8982-8983)

أَذَى فَاغْتَرِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ
وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهَرْنَ فَإِذَا
تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ
اللَّهُ ﴿فِي الْفَرْجِ وَلَا تَعْدُوهُ﴾ ❶

عورتوں سے حیض میں الگ رہو اور ان کے قریب نہ جاؤ
حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائیں جب وہ پاک ہو جائیں تو جہاں
سے تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے ان کے پاس جاؤ۔“ (البقرة: 222)
یعنی کہ شرمگاہ میں اور اس سے آگے نہ بڑھو۔“

1185- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي أَبَانُ بْنُ
صَالِحٍ.....

عَنْ طَاوُسٍ وَسَعِيدٍ وَمُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ
أَنَّهُمْ كَانُوا يُكْرَوْنَ إِيَّانَ النِّسَاءِ فِي
أَذْبَارِهِنَّ وَيَقُولُونَ: هُوَ الْكُفْرُ. ❷

طاؤس اور سعید اور مجاہد اور عطاء سب اس بات کو برا سمجھتے
ہیں کہ عورتوں کی دبر میں صحبت کی جائے۔ اور وہ کہتے ہیں:
”یہ کفر ہے۔“

فوائد:..... اس کفر سے حدیث نمبر 1176 میں مذکورہ کفر کی طرف اشارہ ہے جس کی وضاحت وہاں
پر ہو چکی ہے۔

[115]..... بَابُ اغْتِسَالِ الْحَائِضِ إِذَا وَجَبَ الْغُسْلُ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ تَحِيضَ

حائضہ عورت کا غسل کرنا جب حیض سے پہلے اس پر غسل واجب ہو

1186- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ.....
حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ وَالزُّهْرِيِّ
قَالَا: الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَالْحَيْضِ
وَاحِدٌ. ❸

اوزاعی کہتے ہیں کہ عطاء اور زہری دونوں نے کہا: ”حیض
اور جنابت کا غسل ایک ہی ہے۔“

فوائد:..... حیض سے قبل اگر جنابت بھی لاحق ہو تو فراغ حیض کے بعد دونوں کے لیے ایک ہی
غسل کافی ہے جب کہ بعض حیض کی حالت میں غسل جنابت ضروری خیال کرتے ہیں جیسا کہ پیچھے گزر چکا
ہے۔ لیکن اول الذکر موقف ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتا ہے۔ (واللہ اعلم)

1187- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ.....

❶ حسن: التفسير للطبري 381/2

❷ صحيح: ابن أبي شيبة، باب في المرأة تغتسل 74/1

❸ صحيح: ابن أبي شيبة، باب في المرأة تغتسل 74/1

ابراہیم کہتے ہیں کہ حذیفہ نے اپنی بیوی سے کہا: ”اپنے بالوں میں پانی سے خلال کر اس سے قبل کہ اس کو آگ کی لپٹ پہنچے جو ان پر رحم نہیں کرے گی۔“

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: خَلِّیْ شَعْرَکَ بِالْمَاءِ قَبْلَ أَنْ تَخْلَلَهُ نَارُ قَلِيلَةِ الْبُقْیَا عَلَیْهِ. ❶

1188۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْحَنْفِیِّ.....

جمیع بن عمیر جو تیم اللہ بن ثعلبہ کے بیٹوں سے ہے۔ انہوں نے کہا: ”میں اپنی والدہ اور خالہ کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو ان میں سے ایک نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: ”رسول اللہ ﷺ تو اس طرح وضو کرتے تھے جس طرح نماز کا وضو ہوتا ہے اور اپنے سر پر تین دفعہ پانی بہاتے تھے۔ اور ہم اپنے سروں پر چوٹی کی وجہ سے پانچ مرتبہ پانی بہاتیں۔“

حَدَّثَنِی جُمَیْعُ بْنُ عُمَیْرِ أَحَدُ بَنِی تَیْمِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أُمِّی وَخَالَتِی عَلَی عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا إِحْدَاهُمَا کَیْفَ تَصْنَعِیْنَ عِنْدَ الْغُسْلِ؟ فَقَالَتْ: کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ یَتَطَهَّرُ طَهْوَرَةً لِلصَّلَاةِ وَیَفِیضُ عَلَی رَأْسِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَنَحْنُ نَفِیضُ عَلَی رُءُوسِنَا خَمْسًا مِنْ أَجْلِ الصَّفْرِ. ❷

فوائد:..... صحیح حدیث میں دوران غسل تین دفعہ سر پر پانی ڈالنے کا حکم ہے جو کہ مرد و عورت کے لیے برابر ہے یہی درست ہے جب کہ مذکورہ حدیث ضعیف ہونے کی وجہ سے حجت نہیں۔

1189۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ یَزِيدَ بْنِ زَادٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ.....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے اس عورت کے متعلق پوچھا جو اپنے بال کھول کر غسل کرتی ہے؟ تو انہوں نے کہا: ”یوں اگر وہ اس کے لیے اوقیہ خرچ کر دے تو اس کو کافی ہے کہ اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالے۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ الْمَرْأَةِ تَغْتَسِلُ تَنْقُضُ شَعْرَهَا؟ فَقَالَتْ: بَخٍ وَإِنْ أَنْفَقَتْ فِيهِ أَوْقِيَةً؟ إِنَّمَا يَكْفِيهَا أَنْ تُفْرِغَ عَلَی رَأْسِهَا ثَلَاثًا. ❸

فوائد:..... معلوم ہوا اگر عورت غسل کے لیے اپنے سر کے بال کھول لے تو یہ طہارت کے لیے

❶ منقطع، ضعیف: ابراہیم نے حذیفہ کو نہیں پایا۔ أخرجه ابن ابی شیبہ 74/1

❷ ضعیف: ابو دائود، کتاب الطہارۃ، باب فی الغسل من الجنابة (241) والبیہقی، کتاب الطہارۃ، باب غسل المرأة من

الجنابة والحیض 180/1

❸ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (1048)

زیادہ عمدہ ہے اگرچہ نہ کھولنے کا بھی جواز ہے جس طرح کہ آگے آرہا ہے اور سر کو اچھی طرح تر کرنے کے لیے زیادہ پانی کے استعمال میں بھی کوئی حرج نہیں۔

1190۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ.....

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: تَخْلِلُهُ عَنْ عَلْقَمَةَ كَهْتِ هِيَ كَقَوْلِهِ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: "عَوْرَتُ ابْنِ الْغُلَيُّوْنَ بِأَصَابِعِهَا. ❶

1191۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ حَجَّاجٍ.....

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ فِي الْحَائِضِ وَالْجُنُبِ يَصُبُّانِ الْمَاءَ صَبًّا وَلَا يَنْقُضَانِ شُعُورَهُمَا. ❷

فوائد: حائضہ اور جنبی دونوں کے غسل کا طریقہ ایک ہی ہے البتہ سر کے بال کھولنے کے بارے عائشہ رضی اللہ عنہا سے حکم مروی ہے کہ حائضہ اپنے بال کھولے (ابن ماجہ) لیکن اس حکم کو بعض علماء نے استحباب پر محمول کیا ہے کیونکہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں اپنے سر کے بال باندھ لیتی ہوں کیا غسل جنابت کے لیے ان کو کھولوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تم اپنے سر پر تین چلو پانی بہا دیا کرو، اتنا ہی کافی ہے۔ (احمد، مسلم) اس روایت کے ایک لفظ میں حیض کے لفظ بھی آتے ہیں۔ نیز عائشہ رضی اللہ عنہا سے بال نہ کھولنے کا جواز بھی ملتا ہے۔ (مسلم، کتاب الحيض) البتہ اولیٰ اور زیادہ صحیح یہی ہے کہ غسل کے لیے بالوں کو کھولا جائے۔

1192۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ.....

عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ. ❸

1193۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ.....

عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: قَالَ إِبْرَاهِيمُ: إِذَا مَنْصُورٌ كَهْتِ هِيَ كَقَوْلِهِ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: "عَوْرَتُ ابْنِ الْغُلَيُّوْنَ بِأَصَابِعِهَا. ❹

❶ ضعیف: أخرجه ابن أبي شيبة باب في المرأة تفتسل أنقض شعرها 74/1

❷ ضعیف: ابن أبي شيبة 74/1

❸ ضعیف: ابن أبي شيبة 74/1

بَلَّتْ أَصُولَهُ وَأَطْرَافَهُ لَمْ تَنْقُضْهُ. ❶ جڑوں اور کناروں کو تر کر لے تو وہ بال نہ کھولے۔“

1194۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ.....

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ نِسَاءَ ابْنِ عُمَرَ وَأُمَّهَاتِ أَوْلَادِهِ كُنَّ إِذَا اغْتَسَلْنَ لَمْ يَنْقُضْنَ عِقْصَهُنَّ مِنْ حَيْضٍ وَلَا جَنَابَةٍ. ❷

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نافع نے کہا: ”ابن عمر کی بیویاں اور ان کی ام ولد لونڈیاں جب حیض اور جنابت کا غسل کرتی تھیں تو بالوں کی چوٹیاں نہیں کھولتی تھیں۔“

فوائد:..... اس اثر سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حیض و جنابت میں بال کھولنا فرض نہیں۔ بس بندھے بالوں کی جڑوں میں انگلیاں داخل کر کے تین دفعہ پانی بہا لیا جائے۔

1195۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ.....

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: لَا تَنْقُضْنَ عِقْصَكُنَّ مِنْ حَيْضٍ وَلَا مِنْ جَنَابَةٍ. ❸

”ام سلمہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”عورتیں حیض اور جنابت کے وقت (غسل کے) وقت اپنے بالوں کی چوٹیاں نہ کھولیں۔۔۔“

1196۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ.....

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي أَشَدُّ ضَفَرَ رَأْسِي أَوْ عُقْدَهُ قَالَ: أَحْفِنِي عَلَى رَأْسِكَ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ ثُمَّ اغْمِزِي عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَفْنَةٍ غَمْرَةً. ❹

نبی ﷺ کی بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک عورت آئی۔ اس نے کہا: میں اپنے سر کی چوٹی یا گرہیں مضبوط باندھتی ہوں یا اس نے کہا: گرہ لگاتی ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالو اور ہر لپ کے بعد نیچوڑ ڈالو۔“

1197۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ.....

عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حُذَيْفَةَ

ہمام بن حارث کہتے ہیں کہ حذیفہ نے اپنی بیوی سے کہا:

❶ صحیح: دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

❷ صحیح: ابن ابی شیبہ باب فی المرأة تغتسل ۱/74

❸ ضعیف: ام محمد امیہ یا امیہ بنت عبداللہ ہیں اور شرط ابن حبان پر ہیں۔

❹ صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب حکم ضفائر المغتسلۃ 330

أَنَّهُ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: اسْتَاصِلِي الشَّعْرَ لَا تَحْلَلِي نَارَ قَلِيلٍ بُقْيَاهَا عَلَيْهِ قَالَ مَنْصُورٌ: يَعْنِي الْجَنَابَةَ. ❶

”اپنے بالوں کی جڑوں تک انگلیاں پہنچا، تاکہ اس کو آگ نہ پہنچے جو ان پر رحم نہیں کرے گی۔“ منصور کہتے ہیں: ”یعنی جنابت کے غسل کے وقت۔“

فوائد: معلوم ہوا دوران غسل بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچانا ضروری ہے اس میں سستی غسل میں کمی اور خسارے کا باعث ہے۔

1198- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ.....

عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: اسْتَاصِلِي الشَّعْرَ بِالمَاءِ لَا تَحْلَلِي نَارَ قَلِيلٍ بُقْيَاهَا عَلَيْهِ. ❷

ہمام بن حارث کہتے ہیں کہ حذیفہ نے اپنی بیوی سے کہا: ”پانی کو بالوں کی جڑوں تک پہنچا، تاکہ ان پر وہ آگ نہ پہنچے جو ان پر رحم نہ کرے گی۔“

1199- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى.....

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: إِذَا اغْتَسَلَتِ الْمَرْأَةُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَلَا تَنْقُضْ شَعْرَهَا وَلَكِنْ تَصُبِّ الْمَاءَ عَلَى أَصُولِهِ وَتَبْلُهُ. ❸

ابوزبیر کہتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”جب عورت جنابت کا غسل کرے تو اپنے بالوں کو نہ کھولے البتہ وہ بالوں کی جڑوں پر پانی ڈالے اور انہیں گिला کرے۔“

1200- أَخْبَرَنَا يَعْلَى.....

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ تُصَيِّهَا الْجَنَابَةَ وَرَأْسُهَا مَعْقُوصٌ تَحْلَلُ؟ قَالَ: لَا وَلَكِنْ تَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا الْمَاءَ صَبًّا حَتَّى تُرَوِّيَ أَصُولَ الشَّعْرِ. ❹

عبد الملک کہتے ہیں کہ عطاء نے اس عورت کے متعلق کہا جس کو جنابت ہو اور اس کے سر کے بال بندھے ہوئے ہوں کیا وہ اسے کھول دے؟ انہوں نے کہا: ”نہیں، مگر وہ اپنے سر پر پانی ڈالے۔ حتیٰ کہ بالوں کی جڑیں تر ہو جائیں۔“

❶ صحیح: البیہقی، کتاب الطہارۃ، باب غسل المرأة من الجنابة والحيض 180/1 وابن ابی شیبہ 74/1

❷ حسن: جعفر بن حارث کی وجہ سے۔

❸ ضعیف: حجاج بن ارقطہ ضعیف ہے۔ أخرجه ابن ابی شیبہ 74/1 باب فی المرأة تغتسل

❹ صحیح: عبدالرزاق (1055) نیز دیکھئے اثر (1056)

1201- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْإِمْنَهَالِ حَدَّثَنِي حَبِيبَةُ بِنْتُ حَمَادٍ.....

حَدَّثَنِي عُمَرَةُ بِنْتُ حَيَّانَ السَّهْمِيَّةُ
قَالَتْ: قَالَتْ لِي عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ:
أَمَا تَسْتَطِيعُ إِحْدَاكُنَّ إِذَا طَهَّرْتَ مِنْ
حَيْضِهَا أَنْ تُدْخِنَ شَيْئًا مِنْ قُسْطٍ فَإِنْ
لَمْ تَجِدْ فَشَيْئًا مِنْ آسٍ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ
فَشَيْئًا مِنْ نَوَى فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَشَيْئًا مِنْ
مِلْحٍ. ①

عمرہ بنت حیان سہمیہ کہتی ہیں کہ مجھے ام المؤمنین عائشہ
رضی اللہ عنہا نے کہا: ”کیا تم میں سے کوئی عورت اس بات کی
طاقت نہیں رکھتی کہ جب وہ حیض سے پاک ہو تو قسط کی
دھونی لے، اگر وہ نہ پائے تو آس کی، اگر وہ بھی نہ پائے تو
کھجور کی گٹھلی سے اور اگر وہ بھی نہ پائے تو نمک سے۔“

1202- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ.....

عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
إِذَا اغْتَسَلَتِ الْمَرْأَةُ مِنَ الْحَيْضِ فَلْتَمَسْ
أَثَرَ الدَّمِ بِطَبِيبٍ. ②

معاذہ عدویہ کہتی ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”جب کوئی
عورت حیض کا غسل کرے تو خون کے نشان پر خوشبو
لگائے۔“

1203- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ.....

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ نِسَاءَهُ
وَأُمَّهَاتِ أَوْلَادِهِ كُنَّ يَغْتَسِلْنَ مِنَ
الْحَيْضَةِ وَالْجَنَابَةِ وَلَا يَنْقُضَنَّ
شُعُورَهُنَّ وَلَكِنْ يُبَالِغْنَ فِي بَلِّهَا. ③

نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی بیویاں اور ام ولد لونڈیاں
جب حیض اور جنابت کا غسل کرتی تھیں تو اپنے بالوں کو
نہیں کھولتی تھیں مگر ان کو تر کرنے کی کوشش کرتی تھیں۔“

فوائد: یہ اثر بھی (1191) کے تحت بیان کردہ موقف کی تقویت کا باعث ہے کہ حیض و جنابت

میں سر کے بال کھولنا فرض نہیں۔ ہاں حیض کے بعد کھولنا مستحب ضرور ہے۔ واللہ اعلم

[116]..... بَابُ دُخُولِ الْحَائِضِ الْمَسْجِدَ

حائضہ کا مسجد میں داخل ہونا

1204- أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ.....

① ضعیف: آئندہ اثر ملاحظہ کیجئے۔ ② صحیح: ابو النعمان وہ محمد بن الفضل ہیں۔

③ صحیح: ابن ابی شیبہ 74/1 باب فی المرأة تغتسل ٱتنقض شعرها

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ تَتَنَاوَلَ الْحَائِضُ مِنَ الْمَسْجِدِ الشَّيْءَ. ❶

مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ حائض مسجد سے کوئی چیز پکڑ لے۔“

فوائد: اس مسئلہ کی دلیل صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے جس میں آپ ﷺ نے انہیں مسجد سے مصلیٰ پکڑوانے کا کہا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حائضہ کا جسم پاک ہے اسی سے بعض اہل علم حائضہ کے مسجد میں داخلے کو بھی روا سمجھتے ہیں بشرطیکہ کوئی ضرورت ہو بلا وجہ داخلہ درست نہیں (واللہ اعلم)

1205- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْحَارِثِ

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ تَتَنَاوَلُ الْحَائِضُ الشَّيْءَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَلَا تَدْخُلُهُ. ❷

منصور کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”حائضہ مسجد سے کوئی چیز پکڑ سکتی ہے مگر وہ اس میں داخل نہیں ہو سکتی۔“

فوائد: یہ قول مرجوح ہے کیونکہ جب وہ کوئی شے پکڑ سکتی ہے تو کوئی شے مسجد میں رکھنے پر بھی کوئی حرج نہیں ہونا چاہیے۔ البتہ ایسا بوقت اشد ضرورت ہی کرنا چاہیے۔

1206- أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ

حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: الْجُنُبُ يَأْخُذُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَلَا يَضَعُ فِيهِ. ❸

ہشام کہتے ہیں کہ قتادہ نے کہا: ”جنبی مسجد سے کوئی چیز پکڑ لے مگر اس میں رکھے نہیں۔“

1207- أَخْبَرَنَا يَعْلَى

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْحَائِضِ: تَنَاوَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الشَّيْءَ قَالَ: نَعَمْ إِلَّا الْمُصْحَفَ. ❹

عبد الملک کہتے ہیں کہ عطاء سے کہا گیا: ”حائضہ مسجد سے کوئی چیز پکڑ سکتی ہے؟“ انہوں نے کہا: ”جی ہاں! قرآن کے علاوہ۔“

فوائد: حائضہ کا قرآن پکڑنا اگرچہ اس کو بعض اہل علم کے عائشہ رضی اللہ عنہا والی حدیث ”إِنَّمَا حَيَضَتْكَ لَيْسَتْ فِي يَدِكَ“ کی وجہ سے جائز قرار دیا ہے۔ جب کہ رائج اس کا درست نہ ہونا ہی ہے۔

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 360/2

❷ حسن: ابن ابی شیبہ 360/2 باب فی الحائض تناول الشیء من المسجد

❸ صحیح: مصنف ابن ابی شیبہ 360/2 باب فی الحائض تناول الشیء من المسجد

❹ صحیح: ابن ابی شیبہ 360/2 باب فی الحائض

جیسا کہ نیل الاوطار میں ہے اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ جسے حدیث اکبر لاحق ہو اس کے لیے قرآن پکڑنا جائز نہیں صرف امام ابو داؤد نے اس کی مخالفت کی ہے جیسا کہ امام شوکانی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے۔

[117]..... بَابُ مُرُورِ الْجُنْبِ فِي الْمَسْجِدِ

جنبی کا مسجد سے گزرنے کا بیان

1208- أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ.....

عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ
وَلَا جُنْبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ قَالَ هُوَ
الْمُسَافِرُ. ❶

ابو مجلز کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ کے قول ”اور نہ
جنبی مگر راستہ سے گزرنے والا۔“ [النساء: ۴۳] کی تفسیر
کرتے ہوئے کہا ہے: ”وہ مسافر ہو۔“

فوائد:..... جنبی وحائضہ ضرورت کے وقت مسجد میں داخل ہو سکتے ہیں اس میں سے گزر سکتے ہیں
جیسا کہ مذکورہ اثر میں آیت سے استدلال کیا گیا ہے اصل میں یہ آیت ان انصاریوں کے بارے میں تری جن
کے دروازے مسجد میں کھلتے تھے تو انہیں جنابت کی حالت میں مجبوراً مسجد سے گزرنا پڑتا تو ان کو اس سے
اجازت مل گئی۔ نیز ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اسے مسافر کے لیے خاص کرنا محل نظر ہے۔

1209- أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ.....

حَدَّثَنَا سَلْمُ الْعُلَوِيُّ عَنْ أَنَسٍ وَلَا جُنْبًا
إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ قَالَ الْجُنْبُ يَجْتَازُ
بِالْمَسْجِدِ وَلَا يَجْلِسُ فِيهِ. ❷

سلم علوی کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں
کہا: ”اور نہ جنبی مگر راستہ سے گزرنے والا۔“
(النساء: ۴۳) ”جنبی مسجد سے گذر سکتا ہے اور اس میں
بیٹھ نہیں سکتا۔“

1210- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ وَأَبُو نَعِيمٍ عَنْ شَرِيكَ.....

عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ أَبِي
عَبِيدَةَ قَالَ الْجُنْبُ يَمُرُّ فِي الْمَسْجِدِ
وَلَا يَقْعُدُ فِيهِ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ وَلَا جُنْبًا
إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ. ❸

عبد الکریم جزری کہتے ہیں کہ ابو عبیدہ نے کہا: ”جنبی مسجد
سے گذر جائے مگر اس میں بیٹھ نہیں سکتا۔“ پھر انہوں نے
یہ آیت پڑھی: ”اور نہ جنبی مگر گزرنے والا راستہ سے۔“
(نساء: ۴۳)

❶ صحیح: التفسیر للطبری 97/5

❷ ضعیف: أخرجه البيهقي في الصلاة، باب، الجنب يمر في المسجد ماراً ولا يقيم فيه 443/2

❸ حسن: أخرجه ابن أبي شيبة 146/1 باب الجنب يمر في المسجد قبل أن يغتسل والتفسير للطبری 99/5

1211- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ.....

عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ وَسَلِيمٍ عَنْ
سَعِيدٍ قَالَا يَمُرُّ وَلَا يَقْعُدُ فِيهِ. ❶
” (جبھی مسجد سے) گذر تو سکتا ہے مگر اس میں بیٹھ نہیں
سکتا۔“

1212- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى.....

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا
نَمْشِي فِي الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ جُنُبٌ لَا
نَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا. ❷
ابوزبیر کہتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”ہم جنابت کی
حالت میں مسجد میں چلتے تھے اور ہم اس میں کچھ حرج نہیں
سمجھتے تھے۔“

فوائد: مسجد میں بلا حرج چلنا پھرنا اس کو ”عابری سبیل“ کے معنی میں ہی لیں گے کیونکہ سابقہ
آیت میں جبھی کو مسجد سے بچنے کی صراحت ہے۔

[118]..... بَابُ التَّعْوِيذِ لِلْحَائِضِ

حائضہ کے تعویذ کے متعلق

1212- أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ.....

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ فِي
الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ فِي عُقُوقِهَا التَّعْوِيذُ أَوْ
الْكِتَابُ قَالَ إِنْ كَانَ فِي أُدِيمٍ فَلْتَنْزِعْهُ
وَإِنْ كَانَ فِي قَصَبَةٍ مُصَاغَةٍ مِنْ فِصَّةٍ
فَلَا بَأْسَ إِنْ شَأَتْ وَضَعَتْ وَإِنْ
شَأَتْ لَمْ تَفْعَلْ قِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ تَقُولُ
بِهَذَا قَالَ نَعَمْ. ❸
عبدالملک کہتے ہیں کہ عطاء نے اس حائضہ کے متعلق کہا
جس کے گلے میں تعویذ یا اور کوئی لکھی ہوئی چیز ہو اگر
چمڑے میں ہو تو اسے اتار دے۔ اور اگر نرسل میں ہو جو
چاندی سے بنی ہوتی ہے تو کچھ حرج نہیں ہے اگر چاہے تو
اتار دے اور اگر چاہے تو نہ اتارے۔“ عبداللہ سے کہا گیا:
”آپ بھی ایسے ہی کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“

فوائد: (۱) تعویذ وغیرہ لٹکانا شرک ہے۔ البتہ قرآنی تعویذ یا جو شرک سے مبرا ہو اس بارے اہل

❶ حسن: التفسیر للطبری 99/5

❷ صحیح: البیہقی کتاب الصلاة، باب، الحنب یمر فی المسجد ماراً ولا یقیم فیہ 443/2 دیکھئے الدر المنثور 122/2

❸ صحیح: مصنف عبدالرزاق (1348)

علم کا اختلاف ہے جبکہ اس میں بھی رائج یہی ہے کہ یہ مکروہ ہے۔ جیسا کہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے باب باندھا ہے ”بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّعْلِيْقِ“ اور امام عبد الرحمن مبارک پوری رحمہ اللہ بھی اسی کو ترجیح دیتے ہیں (۲) بیت الخلاء میں اگر کسی چیز پر اللہ کا نام نقش ہو تو اسے لیجانے سے بچنا چاہیے جیسا کہ ابو داؤد میں روایت ہے کہ آپ ﷺ بیت الخلاء میں اپنی انگوٹھی اتار لیتے تھے کیونکہ محمد، رسول، اللہ کندہ تھا۔ یہ روایت اگرچہ ضعیف ہے بہر حال اہل علم اس کے ہی قائل و فاعل ہیں۔

[119].... بَابُ الْحَائِضِ إِذَا طَهَّرَتْ وَلَمْ تَجِدْ الْمَاءَ

حائضہ جب پاک ہو جائے اور پانی نہ پائے

1213- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَوْذَبٍ.....

مطر کہتے ہیں کہ میں نے حسن اور عطاء سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس کے ساتھ سفر میں اس کی بیوی کو حیض آجائے پھر وہ پاک ہو جائے اور پانی نہ پائے؟ ان دونوں نے کہا: ”وہ تیمم کرے اور نماز پڑھے۔“ مطر کہتے ہیں: میں نے ان سے کہا: کیا اس کا شوہر اس سے صحبت کر سکتا ہے؟ انہوں نے کہا: ”جی ہاں نماز اس سے بڑی ہے۔“

حَدَّثَنَا عَنْ مَطَرٍ قَالَ سَأَلْتُ الْحَسَنَ وَعَطَاءَ عَنِ الرَّجُلِ تَكُونُ مَعَهُ امْرَأَتُهُ فِي سَفَرٍ فَتَحِيضُ ثُمَّ تَطْهَرُ وَلَا تَجِدُ الْمَاءَ قَالَا تَتِيمَّمُ وَتُصَلِّي قَالَ قُلْتُ لَهُمَا يَطْوُرُهَا زَوْجُهَا قَالَا نَعَمْ! الصَّلَاةُ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ. ①

فوائد:..... معلوم ہوا انقطاع حیض کے بعد اگر پانی دستیاب نہ ہو تو تیمم کو اپنایا جائے گا اور نماز ادا کی جائے گی۔ نیز ہم بستری بھی کی جاسکتی ہے یہ رائے صائب معلوم ہوتی ہے۔

1214- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ.....

ابن جریج کہتے ہیں کہ عطاء نے اس عورت کے متعلق کہا جو پاک ہوتی ہے اور پانی نہیں پاتی، کہا کہ جب وہ تیمم کر لے تو اس کا شوہر اس سے صحبت کر سکتا ہے۔“ عبد اللہ سے پوچھا گیا: ”آپ بھی ایسے کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ”اللہ کی قسم! جی ہاں۔“

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ تَطْهَرُ وَلَا تَجِدُ الْمَاءَ قَالَ يُصِيْهَا زَوْجُهَا إِذَا تَيَمَّمَتْ سَأَلَ عَبْدُ اللَّهِ تَقُولُ بِهَذَا قَالَ إِي وَاللَّهِ. ②

① حسن: ابن ابی شیبہ 97/1 باب من اذا طهرت وهي في سفر تتيمم۔ والبيهقي في الحيز 310/1

② حسن: ابن ابی شیبہ 97/1 باب من اذا طهرت وهي في سفر تتيمم۔ والبيهقي في الحيز 310/1

[120]..... بَابُ اسْتِبْرَاءِ الْأَمَةِ

لوٹڈی سے استبراء کرنا

1215- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ.....

عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ فِي اسْتِبْرَاءِ الْأَمَةِ لیث کہتے ہیں کہ طاؤس نے لوٹڈی سے علیحدہ رہنے کے
 إِنَّ لَمْ تَكُنْ تَحِيضُ قَالَ خُمْسَةٌ متعلق کہا اگر اسے حیض نہ آئے تو پینتالیس دن علیحدہ
 وَأَرْبَعِينَ ① رہے۔

فوائد:..... وہ لوٹڈی جسے حیض آتا ہے اس کی عادت آزاد عورت کے مقابلے میں نصف یعنی ایک
 حیض ہے (ابوداؤد) لیکن اگر حیض نہ آتا ہو تو جتنی دیر میں تسلی نہ ہو جائے اتنی دیر لوٹڈی سے علیحدگی اختیار کرنا
 افضل واولیٰ ہے۔ مذکورہ 45 دن والا اثر اگرچہ ضعیف ہے لیکن آگے صحیح بھی آرہا ہے اور 3 ماہ بھی سلف سے
 ثابت ہے۔

1216- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ.....

عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ خالد حداء کہتے ہیں کہ ابو قلابہ نے کہا: ”تین ماہ علیحدہ
 ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ ② رہے۔“

1217- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ.....

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ اوزاعی کہتے ہیں کہ میں نے زہری سے اس آدمی کے متعلق
 الرَّجُلِ يَتَّاعُ الْجَارِيَةَ لَمْ تَبْلُغِ پوچھا جو لوٹڈی خریدتا ہے جسے حیض نہیں آتا اور نہ ہی اسے
 الْمَحِيضُ وَلَا تَحْمِلُ مِثْلَهَا كَمْ مل ہوتا ہے کہ وہ اس سے کتنی دیر علیحدہ رہے؟ انہوں نے
 يَسْتَبْرِئُهَا قَالَ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ ③ کہا: ”تین ماہ۔“

1218- وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ

بِخُمْسَةٍ وَأَرْبَعِينَ يَوْمًا ④

1219- أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ.....

① ضعیف: ابن جریر عن سے بیان کرتے ہیں، أخرجه عبدالرزاق (925)
 ② ضعیف ولكن له شواهد: أخرجه ابن ابی شیبہ 226/4 دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ 122/5-127 باب کم عدة الأمة
 ③ حسن: أخرجه البيهقي في العدد 45/7 باب في استبراء من ملك أمة
 ④ صحيح: دیکھئے گزشتہ (956)

عَنْ يَحْيَى بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ
بِشَهْرِ سُئِلَ عَبْدُ اللَّهِ بِأَيِّهِمَا تَقُولُ قَالَ
ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ أَوْ ثَقُّ وَشَهْرٌ يَكْفِي. ❶

یحییٰ بن بشر کہتے ہیں کہ عکرمہ نے کہا: ”ایک ماہ۔“ عبد اللہ
سے پوچھا گیا: آپ ان دونوں باتوں میں سے کس کے
قائل ہیں؟ انہوں نے کہا: تین ماہ بہتر ہیں اور ایک ماہ بھی

کافی ہے۔“

فوائد: مذکورہ اثر سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ ایک ماہ بھی انتظار صحیح ہے۔ لیکن تین ماہ اولیٰ ہیں
مراد جتنی مدت زیادہ ہوگی اتنی تسلی زیادہ ہوگی۔



۲..... کتاب الصلاة

[1]..... بَاب فِي فَضْلِ الصَّلَوَاتِ

نمازوں کی فضیلت

1220- أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ.....

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوباتِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ عَذِبٍ عَلَى بَابٍ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ ❶

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فرضی نمازوں کی مثال اس چلتی ہوئی نہر کی طرح ہے جو کسی کے دروازے پر بہہ رہی ہو اور وہ روزانہ اس سے پانچ بار غسل کرتا ہو۔“

فوائد:..... اس حدیث میں فرض نمازوں کو نہر کی مثال سے بیان کیا گیا ہے جیسے آدمی نہر میں بار بار نہائے تو اس کے جسم پر کوئی میل باقی نہیں رہتی، اسی طرح فرض نمازوں سے بھی آدمی کے صغیرہ گناہ جھڑ جاتے ہیں۔

1221- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ.....

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ مَاذَا تَقُولُونَ ذَلِكَ مُبْقِيًا مِنْ ذَرْنِهِ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ ذَرْنِهِ قَالَ كَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

ابو سلمہ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”تمہارا کیا خیال ہے اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ روزانہ اس سے پانچ بار غسل کرے تو تمہارا کیا خیال ہے؟ کہ اس کے جسم پر میل باقی رہے گی؟“ انہوں نے کہا: ”اس کے جسم پر میل نہیں رہے گی۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسی طرح پانچ نمازوں کی

يَمْحُو اللَّهُ بِهِنَ الْخَطَايَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ عِنْدِي أَصَحُّ ❶
مثال ہے جن سے اللہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔“ عبد اللہ کہتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میرے نزدیک بہت صحیح ہے۔

فوائد: معلوم ہوا کہ فرائض گناہوں کے کفارے کا سبب ہے اس سے انسانی لغزشیں بخش دی جاتی ہیں۔ یہ صغیرہ گناہوں کے متعلق ہے کیونکہ کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے بخشے نہیں جاتے۔

[2]..... بَابُ فِي مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ

نماز کے اوقات کے متعلق

1222- أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ.....

مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فِي زَمَنِ الْحِجَابِ وَكَانَ يُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ جَابِرٌ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ وَهِيَ حَيَّةٌ أَوْ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ حِينَ تَجِبُ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ رُبَّمَا عَجَلَ وَرُبَّمَا أَخَّرَ إِذَا اجْتَمَعَ النَّاسُ عَجَلَ وَإِذَا تَأَخَّرُوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ رُبَّمَا كَانُوا أَوْ كَانَ يُصَلِّيَهَا بَغْلَسَ ❷
محمد بن عمرو بن الحسن بن علی نے کہا: ہم نے حجاج کے زمانہ میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اوقات نماز کے متعلق پوچھا اور وہ نماز کو اس کے وقت سے تاخیر کر کے پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا: ”نبی ﷺ ظہر کی نماز اس وقت پڑھا کرتے تھے جب سورج ڈھلتا تھا۔ اور عصر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب اس کی دھوب ابھی تیز ہوتی۔ یا اس کا رنگ صاف ہوتا۔ اور مغرب کی نماز اس وقت پڑھا کرتے تھے جب سورج غروب ہوتا تھا۔ اور عشاء کی نماز کبھی جلدی پڑھ لیتے اور کبھی تاخیر کرتے۔ اور صبح کی نماز (اکثر) اندھیرے میں پڑھتے تھے۔“

فوائد: حدیث سے درج ذیل مسائل معلوم ہوئے (۱) ظہر کا وقت سورج ڈھلتے ہی شروع ہو جاتا ہے (۲) عصر کا وقت تب شروع ہوتا ہے کہ سورج ابھی صاف و بلند ہو۔ حدیث جبریل میں ہے انہوں

❶ صحیح: مسلم، کتاب المساجد، باب المشی الی الصلاة تمحی بہ الخطایا (1521)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ، باب الصَّلَاةِ الْخَمْسَةِ كِفَارَةً (528) و مسلم، کتاب المساجد، باب

المشی الی الصلاة تمحی بہ الخطایا (1520)

1223- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ.....

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ
أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ
الرُّبَيْرِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخَّرَ
الصَّلَاةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُودٍ
الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا هَذَا يَا مُغِيرَةُ أَلَيْسَ
قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ جِبْرِيلَ نَزَلَ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ
صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ صَلَّى
فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ بِهَذَا
أُمِرْتُ قَالَ ااعْلَمْ مَا تَحَدِّثُ يَا عُرْوَةُ أَوْ
أَنَّ جِبْرِيلَ أَقَامَ وَقْتُ الصَّلَاةِ لِرَسُولِ
اللَّهِ ﷺ قَالَ كَذَلِكَ كَانَ بَشِيرُ بْنُ
أَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
عُرْوَةُ وَلَقَدْ حَدَّثْتَنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ

ابن شہاب کہتے ہیں کہ ایک دن عمر بن عبدالعزیز نے نماز تاخیر سے پڑھی تو عروۃ بن زبیر ان کے پاس گئے اور انہیں اس بات کی خبر دی کہ مغیرہ بن شعبہ نے بھی ایک دن نماز تاخیر سے پڑھی تو ابومسعود انصاری ان کے پاس گئے انہوں نے کہا: ”مغیرہ یہ کیا بات ہے؟ کیا تم جانتے نہیں ہو کہ جبریل رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئے اور انہوں نے نماز پڑھی پھر رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی۔ پھر انہوں نے نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی، پھر انہوں نے نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی۔ پھر انہوں نے نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی۔ پھر انہوں نے نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی۔“ عبد بن عبد العزیز نے کہا: ”عمر بن عبد العزیز نے کہا اے عروہ! جو تم کہہ رہے ہو میں خوب جانتا ہوں کہ جبرائیل نے رسول اللہ ﷺ کے لئے وقت مقرر کیا۔“ عروہ نے کہا: ”بشیر بن ابومسعود اپنے باپ سے اسی طرح بیان کرتے تھے۔“ عروہ کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ

فی حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ ❶ رسول اللہ ﷺ جب عصر کی نماز پڑھتے تو دھوپ آپ

کے حجرے میں ہوتی۔ اس سے قبل کہ وہ چھت پر چڑھے۔

فوائد: آپ ﷺ کے حجرے چھوٹے چھوٹے تھے لہذا ایسے حجرے کے صحن میں دھوپ کا اترنا اسی وقت ممکن ہے جب سورج ابھی خوب بلند ہوا تو معلوم ہوا عصر کی نماز اول وقت جب کہ سورج ابھی بلند ہو پڑھنا افضل ہے۔

[3]..... بَابُ فِي بَدْءِ الْأَذَانِ

اذان کی ابتدا کے متعلق

1224- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ.....

محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ: ”رسول اللہ ﷺ جس وقت تشریف لائے ابو محمد کہتے ہیں: یعنی مدینہ میں تو لوگ بلائے بغیر نماز کے وقت نماز کے لئے جمع ہوتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ارادہ کیا کہ یہودیوں کی سرنگی کی طرح سرنگی بجائیں جس سے وہ اپنی نمازوں کے لئے بلائے جائیں پھر آپ نے اسے برا سمجھا تو ناقوس بنانے کا حکم دیا تاکہ اسے بجا کر مسلمانوں کو نماز کے لئے بلایا جائے لوگ اسی حالت میں تھے کہ حارث بن خزرج کے بھائی عبداللہ بن زید بن عبد ربہ نے خواب دیکھا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! گزشتہ رات میرے پاس کوئی گھومنے لگا: اور ایک آدمی میرے پاس سے گزرا جس کے سبز کپڑے تھے اور وہ اپنے ہاتھ میں ناقوس اٹھائے ہوئے تھا میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! تو اس ناقوس کو بیچے گا اس نے کہا:

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ قَدِمَهَا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يَعْني الْمَدِينَةَ إِنَّمَا يُجْتَمَعُ إِلَيْهِ بِالصَّلَاةِ لِحَيْنِ مَوَاقِيتِهَا بِغَيْرِ دَعْوَةٍ فَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُجْعَلَ بُوقًا كَبُوقِ الْيَهُودِ الَّذِينَ يَدْعُونَ بِهِ لِصَلَاتِهِمْ ثُمَّ كَرِهَهُ ثُمَّ أَمَرَ بِالنَّاقُوسِ فَنُحِتَ لِيُضْرَبَ بِهِ لِلْمُسْلِمِينَ إِلَى الصَّلَاةِ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ إِذْ رَأَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ أَخُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ طَافَ بِيَ اللَّيْلَةَ طَائِفٌ مَرَّي رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ يَحْمِلُ نَاقُوسًا فِي يَدِهِ

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب مواقیت الصلاة، باب وقت المغرب (560) ومسلم کتاب المساجد، باب استحباب

التبکیر بالصبح فی أول وقتها (1458)

فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَتَبِعُ هَذَا النَّاظُوسَ
فَقَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِهِ قُلْتُ نَدْعُو بِهِ إِلَى
الصَّلَاةِ قَالَ أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَيْرٍ مِنْ
ذَلِكَ قُلْتُ وَمَا هُوَ قَالَ تَقُولُ اللَّهُ
أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ
أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى عَلَى
الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى
الْفَلَاحِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ
أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ غَيْرَ
كَثِيرٍ ثُمَّ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ وَجَعَلَهَا وَتَرَا
إِلَّا أَنَّهُ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ
الصَّلَاةُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ فَلَمَّا خَبَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ
إِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقُمَ مَعَ
بِلَالٍ فَأَلْقَاهَا عَلَيْهِ فَإِنَّهُ أُنْذِيَ صَوْتًا
مِنْكَ فَلَمَّا أَدْنَى بِلَالٌ سَمِعَهَا عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
يَجْرُ إِزَارُهُ وَهُوَ يَقُولُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ
وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ
مَا رَأَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِلَّهِ الْحَمْدُ فَذَلِكَ

آپ اسے کیا کریں گے؟ میں نے کہا: ہم اس سے لوگوں
کو نماز کی طرف بلائیں گے اس نے کہا: کیا میں تمہیں اس
سے بہتر چیز کی خبر نہ دوں؟ میں نے کہا: وہ کیا ہے؟ اس
نے کہا: تم کہو: ”اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا
ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے میں گواہی
دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا
ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں
کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ
محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز کی طرف آؤ، نماز کی
طرف آؤ، فلاح کی طرف آؤ، فلاح کی طرف آؤ، اللہ
سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کے علاوہ کوئی
معبود نہیں ہے، پھر تھوڑی دیر ٹھہرا تو پھر اسی طرح کہا مگر
لفظوں کو طاق کیا اور ان لفظوں کو دوبار کہا: تحقیق نماز کھڑی
ہوگئی، بے شک نماز کھڑی ہوگئی، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت
بڑا ہے، اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ جب اس نے رسول
اللہ ﷺ کو اس کی خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا:
”اگر اللہ نے چاہا تو یہ خواب سچا ہے تم بلال کے پاس جا
کر اسے یہ الفاظ سکھلا دو۔ کیونکہ اس کی آواز تم سے بلند
ہے۔“ جب بلال نے اذان کہی تو عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے
اسے سنا اور وہ اپنے گھر میں تھے اور وہ رسول اللہ ﷺ
کی طرف چلے اور اپنی چادر کو گھسیٹ رہے تھے اور وہ کہہ
رہے تھے: ”اے اللہ کے نبی! مجھے اس ذات کی قسم جس
نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں نے بھی ایسے ہی
خواب میں دیکھا ہے۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”الحمد لله: یہ اور مضبوط ہو گیا۔“

اُثْبِتُ. ❶

فوائد:..... (۱) سچا خواب علم نبوت کا چھایا لیساں حصہ ہے یہ خواب دیکھنے والے کی عزت و کرامت کو ظاہر کرتا ہے لہذا اس سے عبد اللہ بن زید، عمر رضی اللہ عنہ کی عظمت ظاہر ہوئی (۲) ثابت ہوا اذان دوہری جب کہ اقامت اکہری کہی جاتی ہے (۳) اذان اونچی آواز والے کو دینی چاہیے۔

1224۔ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِيهِ سَلَمَةُ قَالَ حَدَّثَنِيهِ ابْنُ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي هَذَا الْحَدِيثَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ.....

الْحَارِثُ التِّيمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ .

حارث تیمی کہتے ہیں کہ محمد نے اپنے باپ عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ سے اس حدیث کو بیان کیا۔

1225۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَقَ قَالَ.....

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التِّيمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ ابْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالنَّاقُوسِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ. ❷

محمد بن عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ نے بیان کیا کہ میرے والد عبد اللہ بن زید نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے ناقوس کا حکم دیا پھر انہوں نے پہلی حدیث کی طرح ہی ذکر کیا۔

[4]..... بَابُ فِي وَقْتِ أَذَانِ الْفَجْرِ فجر کی اذان کے متعلق

1226۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ.....

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ يَرْفَعُهُ قَالَ إِنَّ بِلَالًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ مَرْفُوعِ بَيَانٍ كَرْتِ هَوَّيْ كَهْتِ

❶ متفق عليها البخاری، کتاب مواقیات الصلاة، باب مواقیات الصلاة وفضلها (521) ومسلم کتاب المساجد، باب، اوقات الصلوات الخمس (394)

❷ صحيح أخرجه البيهقي في دلائل البقرة 17/7-18 وابن ماجه، كتاب الأذان والسنة فيها، باب، بدء الأذان (706)

يُؤَذِّنُ بَلِيلٍ فَكُلُّوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ①
ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بلالؓ رات کو اذان دیتا ہے تو تم کھاؤ اور پیو حتیٰ کہ ابن ام مکتومؓ اذان دے۔“

فوائد: (۱) ثابت ہوا تہجد کی اذان دی جاسکتی ہے جیسا کہ بلال رضی اللہ عنہ دیتے تھے (۲) سحری کے وقت کے اختتام کا تھوڑا آگے پیچھے ہو جانا معیوب نہیں کیونکہ ابن ام مکتوم نابینے صحابی تھے طلوع فجر دیکھ کر فوری اذان نہیں دے سکتے تھے حتیٰ کہ انہیں کہا جاتا کہ آپ ﷺ نے صبح کر دی صبح کر دی۔
1227۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ حَدَّثَنَا عَبْلَةُ أَخْبَرَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنِ الْقَاسِمِ

عائشہ کہتی ہیں کہ نبی ﷺ کے دو مؤذن تھے بلال اور ابن ام مکتوم تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلال رات کو اذان کہتا ہے تو تم کھاؤ اور پیو حتیٰ کہ تم ابن ام مکتوم کی اذان سنو۔ قاسم کہتے ہیں: ”ان دونوں کے درمیان اتنا فرق تھا کہ وہ نیچے اترتا تھا اور وہ اوپر چڑھتا تھا۔
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ مُؤَذِّنَانِ بَلَالٌ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ بَلَالًا يُؤَذِّنُ بَلِيلٍ فَكُلُّوا وَاشْرَبُوا حَتَّى تَسْمَعُوا أَذَانَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَقَالَ الْقَاسِمُ وَمَا كَانَ بَيْنَهُمَا إِلَّا أَنْ يَنْزِلَ هَذَا وَيَرْقَى هَذَا ②

فوائد: اس سے دونوں اذانوں کے درمیان وقت کی کمی کو اظہار کرنا مقصود ہے یعنی تھوڑی دیر بعد ہی فجر کی اذان دے دی جاتی نہ کہ حقیقتاً ایسا ہوتا ورنہ تو دو اذانوں کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ کیونکہ بلال کی اذان قیام اللیل کرنے والے کو تنبیہ کرنے کے لیے ہوتی کہ وہ اب سحری کھالے۔

[5]..... بَابُ التَّوْبِ فِي أَذَانِ الْفَجْرِ

فجر کی اذان میں توبہ کہنا

1228۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ الْمُؤَذِّنِ أَنَّ سَعْدًا كَانَ يُؤَذِّنُ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ حَفْصٌ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ كَيْفَ هُوَ يَقُولُ فِي بَدْءِ الْأَذَانِ (189)

① صحیح: سابقہ حدیث ہی مکرر ہے۔ سابق ولاحق ملاحظہ کریں۔

② صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب کیف الأذان (499) والترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی بدء الأذان (189)

أَهْلِي أَنْ بَلَالًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يُؤَذِّنُهُ لِمَا لَصَلَاةِ الْفَجْرِ فَقَالُوا إِنَّهُ نَائِمٌ
فَنَادَى بَلَالٌ بِأَعْلَى صَوْتِهِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ
مِنَ النَّوْمِ فَأَقْرَتْ فِي أَذَانِ صَلَاةِ الْفَجْرِ
قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يُقَالُ سَعَدُ الْقَرْظُ ①

کے پاس صبح کی نماز کی خبر دینے گیا لوگوں نے کہا:
آپ ﷺ سوئے ہوئے ہیں۔ تو بلال رضی اللہ عنہ نے اپنی بلند
آواز سے کہا: ”نماز نیند سے بہتر ہے۔“ تو یہ جملہ فجر کی
نماز کی اذان میں مقرر کر دیا گیا۔ ابو محمد کہتے ہیں کہ سعد
قرظ کے ساتھ مشہور ہے۔

فوائد: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ یہ کلمہ اذان فجر کا حصہ ہے جو صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

[6] بَابُ الْأَذَانِ مَثْنَى وَمَثْنَى مَرَّةً

اذان دو دفعہ اور اقامت ایک دفعہ کہنا

1229- أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي الْمَثْنَى

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ الْأَذَانُ عَلَى
عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَثْنَى مَثْنَى
وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَالَ
قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ فَإِذَا
سَمِعْنَا الْإِقَامَةَ تَوَضَّأَ أَحَدُنَا وَخَرَجَ ②

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ: ”رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں
اذان کے الفاظ دو دو مرتبہ تھے اور اقامت کے الفاظ ایک
ایک مرتبہ۔ البتہ جب قد قامت الصلوٰۃ کہتے تو دو دفعہ
کہتے۔ جب ہم اقامت سنتے تو ہم میں سے بعض اس
وقت وضو کر کے جاتے۔“

فوائد: معلوم ہوا اذان کے کلمات دوہرے جب کہ اقامت اکہری کہی جائے گی جبکہ دوہری

اقامت تب ہے جب کہ اذان ترجیع سے کہی گئی ہو۔ جیسا کہ آئندہ آرہا ہے۔

1230- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَمَرَ بَلَالٌ
أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ ③

ابو قلابہ کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ”بلال کو حکم دیا گیا کہ
وہ اذان جفت اور اقامت طاق کہے۔“

① متفق عليه البخاری، کتاب الأذان، باب أذان أعمى (617)

② صحيح البخاری، کتاب الأذان، باب الأذان قبل الفجر (622)

③ ضعيف أخرجه الطبرانی في الكبير (5449) 40/6

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَمِيرُ بَلَاءٍ
أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ إِلَّا
الْإِقَامَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ

ابو قلابہ کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ”بلال کو حکم دیا گیا کہ وہ
اذان کو جفت اور ’قد قامت الصلوة‘ کے علاوہ اقامت کو
طاق کہے۔“

[7]..... بَابُ التَّرْجِيعِ فِي الْأَذَانِ

ابو محذورہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تقریباً بیس آدمیوں کو اذان کہنے کا حکم دیا تو آپ ﷺ کو ابو محذورہ کی آواز زیادہ پسند آئی آپ ﷺ نے اسے اذان سکھلائی۔ ”اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے“ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز کی طرف آؤ، نماز کی طرف آؤ، فلاح کی طرف آؤ

عَنْ أَبِي مُحَدُّورَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
أَمَرَ نَحْوًا مِنْ عِشْرِينَ رَجُلًا فَأَذَّنُوا
فَاعْجَبَهُ صَوْتُ أَبِي مُحَدُّورَةَ فَعَلَّمَهُ
الْأَذَانَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ
اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ
اللَّهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ
اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى
عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى
عَلَى الْفَلَاحِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ اللَّهُ
أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْبَاقِمَةُ

مَثْنَى مَثْنَى . ❶

فلاح کی طرف آؤ اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا
ہے اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور اقامت کے الفاظ
دو دو مرتبہ سکھائے۔

فوائد: معلوم ہوا ترجیع کے ساتھ اذان یعنی شہادتین کے کلمات کو دوہرا کر اذان پڑھنا اور
دوہری اقامت یہ ابو محمد زورہ رضی اللہ عنہ کا طریقہ تھا جو کہ انہیں نبی ﷺ نے سکھایا تھا یہ واقعہ جنگ حنین سے واپسی کا
ہے اس کے بعد ابو محمد زورہ رضی اللہ عنہ مکہ کے مؤذن مقرر کر دیے گئے اذان کے لیے بلند آواز والے آدمی کا انتخاب
کرنا چاہیے جیسا کہ پیچھے عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گزر چکا ہے اسی طرح آواز کی خوبصورتی کا خیال
رکھنا بھی ضروری جیسا کہ مذکورہ حدیث میں درج ہے۔

1233- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَامِرٌ
الْأَحْوَلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنِي مَكْبُحُولٌ أَنَّ ابْنَ
مُحَيْرِيزٍ.....

حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا مَحْذُورَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ
كَلِمَةً وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً . ❷
ابو محمد زورہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے
اذان کے ۱۹ کلمے سکھائے۔ اور اقامت کے سترہ کلمے
سکھائے۔“

[8]..... بَابُ الْإِسْتِدَارَةِ فِي الْأَذَانِ

اذان میں دائیں اور بائیں منہ کرنا

1234- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ
رَأَى بَلَالًا أَدَّنَ قَالَ فَجَعَلْتُ أَتَّبِعُ فَاهُ
هَاهُنَا وَهَاهُنَا بِالْأَذَانِ . ❸
عون بن ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ
انہوں نے بلال کو اذان کہتے ہوئے دیکھا ابو جحیفہ کہتے
ہیں: ”میں ان کے منہ کو دیکھنے لگا کہ وہ اپنے منہ کو ادھر اور
ادھر کر رہے تو میں بھی اذان میں اس طرح کرنے لگا۔“

❶ متفق علیہ البخاری، کتاب الأذان، باب بدء الأذان (603) ومسلم، کتاب الصلاة، باب الأمر يشفع الأذان وإيتار الإ
قامة (836) ❷ صحيح سابقه مكررا آئی ہے۔

❸ صحيح أخرجه البيهقي في الصلاة 1/416 باب من قال تشيئة الإقامة وتجمع الأذان أخرجه مسلم كتاب الصلاة، باب
صفة الأذان (840) وابو داؤد، كتاب الصلاة باب كيف الأذان (500)

1235- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ.....

ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں کہ: ”بلال رضی اللہ عنہ نے برچھی گاڑی
پھر اذان کہی اور اپنی انگلیوں کو اپنی کانوں میں ڈالا اور میں
نے ان کو دیکھا کہ وہ دائیں بائیں منہ کرتے ہیں۔ عبد اللہ
نے کہا: ”ثوری کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔“
حَدِيثُ الثَّوْرِيِّ أَصَحُّ. ❶

فوائد:..... کانوں میں انگلیاں ڈالنا مستحب ہے یہ آواز کی بلندی کا باعث ہیں اسی طرح جسم کو
گھمائے بغیر گردن کو ادھر ادھر گھمانا یہ بھی مسنون ہے جیسا کہ مسلم و ابوداؤد میں حدیث آتی ہے۔

[9]..... بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْأَذَانِ

اذان کے وقت دعا کرنا

1236- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُوسَى هُوَ ابْنُ يَعْقُوبَ
الزَّمْعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ بْنُ دِينَارٍ قَالَ.....

سہل بن سعد کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو
وقت ایسے ہیں جن میں دعا رد نہیں ہوتی یا فرمایا دعا کم ہی
رد ہوتی ہے اذان کے وقت اور لڑائی کے وقت دعا کرنا
جب وہ ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہوں۔“
أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ لَتَنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ أَوْ قَلَّ مَا
تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ الْبَدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ
حِينَ يُلْحِمُ بَعْضُهُ بَعْضًا. ❷

فوائد:..... لہذا ان دو وقتوں کی فضیلت ثابت ہوئی قبولیت دعا کے لیے یہ انتہائی اہم ہیں۔

[10]..... بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْأَذَانِ

اذان کے وقت کیا کہنا چاہئے

1237- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ.....

ابو سعید کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس
وقت تم مؤذن کی آواز سنو تو اسی طرح کہو جس طرح وہ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ
إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا

❶ صحیح: ابو داؤد کتاب الصلاة، باب کیف الاذان (503) وابن ماجہ، کتاب الاذان، باب الترجیع فی الاذان (708)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلاة، باب سترۃ المصلی (1119) و مسلم کتاب الصلاة باب فی المؤذن یستد یرفی

أذانه (520)

کہتا ہے۔“

يَقُولُ ١.

1238- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ الْحَارِثِ.....

عیسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں کہ: ”ہم معاویہؓ کے پاس گئے اس نے اذان کہی اس نے اللہ اکبر، اللہ اکبر کہا معاویہ نے بھی اللہ اکبر، اللہ اکبر کہا مؤذن نے کہا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ معاویہ نے بھی کہا: میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ معاویہ نے کہا: میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں: مجھے میرے بعض ساتھیوں نے بتایا کہ جب مؤذن نے کہا: حَسْبِيَ عَلَى الصَّلَاةِ تو معاویہ نے کہا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پھر معاویہ نے کہا: میں نے تمہارے نبی کو اس طرح کہتے ہوئے سنا۔“

عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى مُعَاوِيَةَ فَنَادَى الْمُنَادِي فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ أَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ قَالَ وَاَنَا أَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ قَالَ أَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللَّهِ قَالَ وَاَنَا أَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللَّهِ قَالَ يَحْيَى وَ أَخْبَرَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا اَنَّهُ لَمَّا قَالَ حَسْبِيَ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ مُعَاوِيَةُ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ يَقُولُ هَذَا ٢.

1239- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ.....

محمد بن عمرو اپنے باپ اور دادا سے بیان کرتے ہیں کہ: ”معاویہ نے کہ سنا مؤذن نے کہا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ تو معاویہ نے بھی کہا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ مؤذن نے کہا: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ مؤذن نے کہا: اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ . اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ تو معاویہ نے بھی کہا:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ مُعَاوِيَةَ سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ الْمُؤَذِّنُ أَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ أَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ

١ متفق عليه سابق تعلق ملاحظہ کریں۔

٢ حسن أخرجه أبو داود، كتاب الجهاد، باب الدعاء عند اللقاء (2540)

أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ . أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
 رَسُولُ اللَّهِ . مَوْزَنَ نِيَّ : حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ .
 حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ تَوْمَعَاوِيَةَ نِيَّ : لَا حَوْلَ وَلَا
 قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مَوْزَنَ نِيَّ : ”حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ .
 حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ تَوْمَعَاوِيَةَ نِيَّ : لَا حَوْلَ وَلَا
 قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ . مَوْزَنَ نِيَّ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَوْ
 مَعَاوِيَةَ نِيَّ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پھر معاویہ نے کہا: اسی طرح
 رسول اللہ ﷺ نے کیا۔“

[11]..... بَابُ الشَّيْطَانِ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ فَرَّ

شیطان جب اذان سنے تو بھاگ جاتا ہے

1240- أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ
إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ أَذْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ
ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ الْأَذَانَ فَإِذَا
قُضِيَ الْأَذَانُ أَقْبَلَ وَإِذَا ثُوبٌ أَذْبَرَ
فَإِذَا قُضِيَ التَّوْبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ

① متفق عليه: البخارى، كتاب الأذان، باب ما يقول اذا سمع المنادى (611) ومسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن (836)

بَيِّنَاتُ الْكَافِرِيَّةِ وَنَفْسِهِ فَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرْ قَبْلَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ ثَوْبٌ يَعْنِي أُقِيمُ ❶

واپس آ جاتا ہے حتی کہ وہ آدمی کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ فلاں فلاں بات یاد کر جسے وہ پہلے بھولا ہوتا ہے اسے وہ یاد کرواتا ہے۔ ”ابو محمد کہتے ہیں: ”تھویب سے اقامت مراد ہے۔“

فوائد:..... اذان کی آواز شیطان کے لیے انتہائی تکلیف دہ ہے۔ بلکہ ہر وہ کلمہ جس میں اللہ تعالیٰ کی کبریائی تقدیس، تسبیح کا ذکر ہوتا ہے ذریات شیطان کے لیے تکلیف دہ ہے۔

[12]..... بَابُ كَرَاهِيَةِ الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ النِّدَاءِ

اذان کے بعد مسجد سے نکلنے کی ممانعت

1241- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ.....

عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيِّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَأَى رَجُلًا خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا أَدَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ أَمَا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ❷

ابو شعثاء محاربی کہتے ہیں: ”جب مؤذن نے اذان کہی تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کسی آدمی کو مسجد سے نکلتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے کہا: ”اس نے ابوالقاسم رضی اللہ عنہ کی نافرمانی کی۔“

فوائد:..... معلوم ہوا اذان ہو جانے کے بعد مسجد سے نکلنا مشروع نہیں ہاں وضو بنانے کے لیے یا کسی ضرورت کی بنا پر لوٹ آنے کی نیت سے نکلنا جائز ہے۔

[13]..... بَابُ فِي وَقْتِ الظُّهْرِ

ظہر کے وقت کے متعلق

1180- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ ❸

انس بن مالک کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سورج کے ڈھلنے کے وقت باہر نکلے اور انہیں ظہر کی نماز پڑھائی۔“

❶ صحیح: أخرجه البخاری، کتاب الجمعة، باب یحبیب الإمام علی المنبر إذا سمع النداء (914)

❷ حسن: شرح معانی الآثار للطحاوی 1/145

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب فضل التأذین (608) ومسلم کتاب الصلاة، باب فضل الأذان وهرب الشیطان

عند سماعه (857)

فوائد:..... ظہر کی نماز کا وقت سورج ڈھلتے ہی شروع ہو جاتا ہے اور ادائیگی ظہر کا یہی بہترین وقت ہے اگرچہ ظہر کا وقت سائے کے ایک مثل ہونے تک پھیلا ہوا ہے۔ جیسا حدیث جبریل سے واضح ہے۔ (صحیح ترمذی)

[14]..... بَابُ الْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ

ظہر کو ٹھنڈے وقت میں پڑھنا

1243- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب گرمی بہت زیادہ ہو تو ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔ کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہوتی ہے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”میرے نزدیک یہ تاخیر اس وقت ہوتی ہے جب گرمی لوگوں کو تکلیف دے۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فِتْحِ جَهَنَّمَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ هَذَا عِنْدِي عَلَى التَّأْخِيرِ إِذَا تَأَذُّوا بِالْحَرِّ. ❶

فوائد:..... گرمی کی شدت میں نماز کو تھوڑا موخر کر لینا مستحب ہے گرمی کی شدت جہنم کی شدت کے

سبب ہے۔

[15]..... بَابُ وَقْتِ الْعَصْرِ

عصر کا وقت

1244- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

انس کہتے ہیں: ”رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے پھر کوئی جانے والا ”عوالی“ کی طرف جاتا پھر واپس آتا اور سورج ابھی بلند ہوتا۔“

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الدَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِيهَا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً. ❷

❶ صحیح: مسلم کتاب المساجد، باب النهی عن الخروج من المسجد إذا اذن المؤذن (1487) و ابو داؤد، کتاب

الصلاة، باب الخروج من المسجد بعد الأذان (536)

❷ صحیح: أخرجه البخاری، کتاب مواقیب الصلاة، باب وقت الظهر عند الزوال (540) والنسائی کتاب المواقیب،

باب، أول وقت الظهر (495)

فوائد: مذکورہ حدیث دلیل ہے کہ عصر کو اس کے اول وقت پڑھنا ہی افضل ہے جو کہ سائے ایک مثل ہونے پر شروع ہوتا ہے۔ ”عوالی“ مدینہ سے باہر بالائی طرف بستیاں تھیں جو کہ مختلف فاصلوں پر ڈیرے تھے۔ وہاں پر جا کر واپس آنا تبھی ممکن ہے جب عصر کو اول وقت میں ادا کیا گیا ہو۔

[16] بَابُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

مغرب کا وقت

1245- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ غِيَسَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ.....

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ سَاعَةً تَغْرُبُ الشَّمْسُ إِذَا غَابَ حَاجِبُهَا. ❶
سلمۃ بن اکوع کہتے ہیں کہ نبی ﷺ مغرب کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج غروب ہو جاتا یعنی کہ اس کا کنارہ غائب ہو جاتا۔“

[17] بَابُ كَرَاهِيَّةِ تَأْخِيرِ الْمَغْرِبِ

مغرب میں تاخیر کی ممانعت

1246- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ عُمَرَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ.....

عَنِ الْعَبَّاسِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ مَا لَمْ يَنْتَظِرُوا بِالْمَغْرِبِ اسْتَبَاكَ النُّجُوم. ❷
عباس کہتے ہیں: کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میری امت ہمیشہ بھلائی پر رہے گی جب تک وہ مغرب کے وقت ستاروں کے ظاہر ہونے کا انتظار نہ کرے۔“

فوائد: ثابت ہوا مغرب کو غروب آفتاب کے فوری بعد اول وقت میں پڑھنا افضل ہے۔

[18] بَابُ وَقْتِ الْعِشَاءِ

عشاء کا وقت

1247- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ ثَابِتٍ حَبِيبِ بْنِ

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب مواقیات الصلاة، باب الابراد بالظهر فی شدة الحر (536) ومسلم۔ کتاب المساجد باب استحباب الابراد بالظهر فی شدة الحر (1394)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب مواقیات الصلاة، باب وقت العصر (548) ومسلم کتاب المساجد، باب استحباب التبکیر بالصلاة (1407)

سَالِم

نعمان بن بشیرؓ نے کہا: ”اللہ کی قسم! میں اس نماز کے وقت کو سب لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز اس وقت پڑھتے تھے۔ جب تیسری تاریخ کو چاند ڈوبتا ہے۔“ یحییٰ نے کہا: ”ابوعوانہ نے یہ حدیث بشیر بن ثابت کی کتاب سے لکھوائی۔“

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَعْلَمُ النَّاسَ بِوَقْتِ هَذِهِ الصَّلَاةِ يَعْنِي صَلَاةَ الْعِشَاءِ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّيْهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةِ قَالَ يَحْيَى أَمَلَهُ عَلَيْنَا مِنْ كِتَابِهِ عَنْ بَشِيرِ

بْنِ ثَابِتٍ ❶

فوائد:..... تیسری رات کے چاند کے ڈوبنے کا وقت قریباً غروب آفتاب کے ڈھائی، تین گھنٹے کے بعد ہوتا ہے۔ معلوم ہوا لوگوں کی آسانی کے لیے آپ ﷺ عشاء کو شروع وقت میں ادا کر لیتے تھے۔ البتہ مستحب وقت تاخیر سے ادا کرنا ہی ہے تحدیث نعمت یا یقینی علم کی خبر دینے کے لیے اپنی فضیلت بیان کی جاسکتی ہے۔

[19].... بَاب مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَأْخِيرِ الْعِشَاءِ

عشاء کی نماز کی تاخیر کو پسند کرنا

1248- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ وَعَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں: ”کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات عشاء کی نماز میں تاخیر کی قریب تھا کہ رات کا تہائی حصہ گزر جاتا تو آپ تشریف لائے اور لوگ متفرق طور پر حلقوں کی شکل میں سو رہے تھے۔ آپ ﷺ غصہ میں آ گئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر کوئی آدمی لوگوں کو ایک ہڈی یا دو موٹے کھروں کے لئے بلائے تو وہ اس کے لئے دوڑے آئیں گے اور لوگ اس نماز سے غائب ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْعِشَاءِ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى كَادَ أَنْ يَذْهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ قَرِيبُهُ فَجَاءَ وَفِي النَّاسِ رُقُودٌ وَهُمْ عَزُوزٌ وَهِيَ حَلَقٌ فَغَضِبَ فَقَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا نَذَى النَّاسَ وَقَالَ عَمْرُو نَذَبَ النَّاسَ إِلَى عَرَقٍ أَوْ مِرْمَاتَيْنِ لَأَجَابُوا إِلَيْهِ وَهُمْ

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب مواقیات الصلاة، باب وقت المغرب (561) ومسلم کتاب المساجد، باب بیان أن أول

يَتَخَلَّفُونَ عَنْ هَذِهِ الصَّلَاةِ لَهُمُتُ أَنْ
أَمَرَ رَجُلًا يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ اتَّخَلَفَ
عَلَى أَهْلِ هَذِهِ الدُّوَرِ الَّذِينَ يَتَخَلَّفُونَ
عَنْ هَذِهِ الصَّلَاةِ فَأُضْرِمَهَا عَلَيْهِمْ
بِالنِّيرَانِ ①

میں چاہتا ہوں کہ کسی آدمی کو حکم دوں کہ وہ نماز پڑھائے
اور میں ان لوگوں کے گھروں میں جاؤں جو اس نماز سے
پیچھے ہیں ان کے گھروں سمیت انہیں آگ لگا دوں۔“

فوائد:..... (۱) عشا کو مؤخر کرنا مستحب ہے (۲) جماعت کو چھوڑنے پر مالی تنبیہ کی جاسکتی ہے (۳) پہرے
یا کسی فلاح کے کام کے لیے جماعت کو چھوڑا جاسکتا ہے۔ اگر اس کی اہمیت ہو کہ وہ کام ہر صورت کرنا ہے۔
1249- أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
بِالْعِشَاءِ حَتَّى نَادَاهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
قَدْ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ
مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ يُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَاةَ
غَيْرُكُمْ وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ يُصَلِّي يَوْمَئِذٍ
غَيْرُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ②

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی
نماز میں اتنی تاخیر کی حتیٰ کہ عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے آپ کو
آواز دی کہ عورتیں اور بچے سو گئے تو رسول اللہ ﷺ باہر
آئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے علاوہ اور کوئی
اہل زمین سے اس نماز کو نہیں پڑھتا اور اس زمانہ میں مدینہ
والوں کے علاوہ اور کوئی نماز نہیں پڑھتا تھا۔“

1250- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ أَنَّ أُمَّ
كُلثُومَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَتْهُ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى ذَهَبَ عَامَةُ اللَّيْلِ
وَرَقَدَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ فَصَلَّاهَا
فَقَالَ إِنَّهَا لَوْ قُتِلَتْ لَوْ لَا أَنْ أَشُقَّ

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے
تاخیر کی۔ حتیٰ کہ رات کا کافی حصہ گزر گیا اور مسجد والے بھی
سو گئے پھر آپ باہر آئے اور انہیں نماز پڑھائی۔ پھر
آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہی اصل وقت ہے اگر میں اپنی

① صحیح بالشواہد ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب فی وقت المغرب (418) وابن ماجہ، کتاب الصلاة، باب وقت الصلاة
باب فی وقت العشاء الآخرة (419) والنسائی، کتاب المواقیت، باب الشفق (527)

② صحیح ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب فی وقت العشاء الآخرة (419) والنسائی، کتاب المواقیت، باب الشفق (527)

امت پر مشکل نہ سمجھتا تو اسی وقت کا حکم دیتا۔“

عَلَى أُمَّتِي . ❶

فوائد: معلوم ہوا حصول فضیلت سے رفع مشقت اولیٰ ہے اگر ممکن ہو تو عشاء کی تاخیر کو ہی

اپنایا جائے گا۔ لیکن جماعت چھوڑنا درست نہیں۔

1251- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ أَنبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ عَطَاءٍ.....

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات نماز میں تاخیر کی تو کہا گیا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! نماز پڑھائیے۔ عورتیں اور بچے سو گئے ہیں۔“ آپ ﷺ اپنے ایک بازو سے پانی صاف کرتے ہوئے باہر آئے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: ”اگر میں اپنی امت پر مشکل نہ سمجھتا تو یہی افضل وقت ہے۔“

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَ الصَّلَاةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ
فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةُ نَامَ النِّسَاءُ
وَالْوِلْدَانُ فَخَرَجَ وَهُوَ يَمْسَحُ الْمَاءَ
عَنْ شِقِّهِ وَهُوَ يَقُولُ هُوَ الْوَقْتُ لَوْلَا أَنْ
أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي . ❷

[20]..... بَابُ التَّغْلِيْسِ فِي الْفَجْرِ

فجر کی نماز کو اندھیرے میں پڑھنا

1252- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کی بیویاں فجر کی نماز نبی ﷺ کے ساتھ پڑھتی تھیں۔ پھر وہ اپنی چادریں اوڑھ کر اس سے پہلے واپس آ جاتی تھیں کہ وہ پہنچانی جائیں۔“

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ
يُصَلِّينَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْفَجْرَ ثُمَّ
يَرْجِعْنَ مُتَلَفِعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ قَبْلَ أَنْ
يُعْرِفْنَ . ❸

❶ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب المساجد، باب ماروی فی التخلّف عن الجماعة (1480) وابن ماجه، كتاب المساجد

والجماعات بصلاة العشاء والفجر فی جماعة (797)

❷ متفق عليه: البخاری، كتاب الأذان، باب وضوء الصبيان ومتى يجب عليهم (862) ومسلم، كتاب المساجد، باب

وقت العشاء (534)

❸ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب المساجد، باب وقت العشاء وتأخيرها (1443) والنسائي، كتاب المواقيت باب

آخر وقت العشاء (535)

فوائد: (۱) معلو ہوا فجر کی نماز اندھیرے میں ادا کی جائے گی (۲) عورتوں کے نہ پہنچانے جانے کا مطلب یہ ہے کہ دور سے دیکھنے پر معلوم نہیں ہوتا تھا کہ عورت ہے یا مرد (۳) عورتیں مسجد میں نماز ادا کر سکتی ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ خوشبو کے استعمال اور اظہارِ زینت سے مکمل پرہیز کرنے والی ہوں۔

[21]..... بَابُ الْإِسْفَارِ بِالْفَجْرِ

فجر کو روشنی میں پڑھنا

1253- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
أُسْفِرُوا بِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ
لِلْأَجْرِ ۝
رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”صبح کی نماز روشنی میں پڑھو کیونکہ اس میں زیادہ ثواب ہے۔“

فوائد: جیسا کہ پچھلی حدیث میں گزرا ہے کہ آپ ﷺ فجر کو اندھیرے میں ادا کرتے تھے نیز آپ ﷺ کے بعد خلفاء راشدین کا بھی یہی معمول رہا ہے کیونکہ سیدنا عمر، سیدنا علی اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہم پر فجر کی تاریکی میں ہی حملے ہوئے لہذا اس کو مد نظر رکھتے ہوئے یہی تطبیق دی جاسکتی ہے کہ ”اسفروا الصبح“ سے مراد طلوع فجر ہے۔ یعنی فجر اچھی طرح واضح ہو جائے ہو سکتا ہے لوگ جلدی میں طلوع فجر کا خیال نہ رکھتے ہوں۔ لہذا انہیں اس کام سے روکا جا رہا ہو نیز امام طحاوی کہتے ہیں کہ فجر کی قراءت اسی قدر لمبی کی جائے کہ اختتام نماز تک روشنی ہو جائے اور امام خطابی فرماتے ہیں کہ افضل یہی ہے کہ طلوع فجر کے بعد جلد ہی اسے ادا کیا جائے۔ (عون المعبود)

1254- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ نَوِّرُوا بِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَإِنَّهُ
أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ ۝
رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فجر کی نماز روشنی میں پڑھو کیونکہ اس میں زیادہ ثواب ہے۔“

① متفق علیہ البخاری، کتاب مواقیات الصلاة، باب النوم قبل العشاء لمن غلب (571) ومسلم، کتاب المساجد باب وقت العشاء وتاخيرها (1450)

② صحيح مسلم، کتاب المساجد، باب، استحباب التبكير بالصبح (1400) والنسائي کتاب المواقيت، باب التغليس في الفجر (545)

1255- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ.....

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُجْلَانَ نَحْوَهُ أَوْ
أُسْفَرُوا ❶

[22]..... بَابُ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةٍ فَقَدْ أَدْرَكَ

جس شخص نے ایک رکعت پالی اس نے نماز کو پالیا

1256- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ
أَدْرَكَ مِنْ صَلَاةٍ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَهَا ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جس نے کسی نماز کی ایک رکعت کو پالیا اس نے اس نماز

کو پالیا۔“

فوائد:..... معلوم ہوا کہ نماز کے انتہاء وقت سے قبل اگر ایک رکعت ادا کر لی گئی ہے خصوصاً فجر و عصر

کی نماز میں اب اگلی رکعتیں اگر چہ طلوع یا غروب آفتاب کے دوران بھی ادا کر لی جائیں تو وہ نماز ہو جائے گی۔

1257- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ.....

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ ❸

ابو سلمہ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

1258- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ

وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ يُحَدِّثُونَهُ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ

مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ

تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا وَمَنْ

أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ

پہلے عصر کی ایک رکعت پالی اس نے اس نماز کو پالیا۔“

❶ صحیح: أخرجه الترمذی، کتاب الصلاة باب ماجاء فی الإسفار بالفجر (154) والنسائی، کتاب مواقیات الصلاة، باب الإسفار (547)

❷ صحیح: مصنف عبد الرزاق (2159) نیز سابق حدیث ملاحظہ کریں۔

❸ حسن: سابقہ حوالہ دیکھئے۔

تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا. ❶

[23].... بَابُ الْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ

نمازوں کی حفاظت کرنا

1259- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجِ أَبِي السَّمْحِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ مَسْجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ. ❷

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم کسی آدمی کو مسجد میں بیٹھا ہوا دیکھو۔ تو اس کے ایمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”اللہ کی مسجدوں کو ایمان والے ہی آباد کرتے ہیں۔“ (توبہ: ۸۱)

فوائد:..... یہ روایت اگرچہ ضعیف ہے البتہ آیت سے استدلال یہی ہوتا ہے کہ مسجدوں کا خیال رکھنے والے ان کی آبادی کا بندوبست کرنے والے اہل ایمان ہیں۔

1260- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي سَهْلٍ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ. ❸

عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی گویا کہ اس نے آدھی رات قیام کیا۔ اور جس نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی گویا کہ اس نے پوری رات قیام کیا۔“

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب مواقیات الصلاة، باب من ادرك من الصلاة ركعة (580) ومسلم، کتاب المساجد، باب من

ادرك ركعة من الصلاة فقد (1370)

❷ متفق علیہ: سابقہ حدیث دیکھئے۔

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب مواقیات الصلاة، باب من ادرك من الفجر ركعة (579) ومسلم، کتاب المساجد، باب من

ادرك ركعة من الصلاة 1373

فوائد: یہ حدیث اللہ کی کمال مہربانی کی دلیل ہے کہ وہ کس طرح اپنے بندوں کو نوازتا ہے نیز یہ نمازیں اگرچہ ان میں مشقت زیادہ ہوتی ہے جیسا کہ آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق یہ نمازیں منافقوں پر بھاری ہیں لہذا اللہ نے انہیں فضیلت بھی اسی قدر عطا کر دی ہے۔

[24]..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ فِي أَوَّلِ الْوَقْتِ

اول وقت نماز پڑھنے کو پسند کرنا

1261- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ عِزَارٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ أَوْ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى مِيقَاتِهَا . ①

ولید بن عیزار کہتے ہیں کہ میں نے ابو عمرو و شیبانی سے سنا کہ وہ عبد اللہ کے مکان کی طرف اشارہ کر کے کہہ رہے تھے کہ اس گھر والے نے نبی ﷺ سے پوچھا: ”کونسا عمل اللہ کے نزدیک زیادہ افضل ہے یا زیادہ پیارا ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نماز کو وقت پر پڑھنا۔“

فوائد: معلوم ہوا عمومی حالات میں بہترین کام نماز کو وقت پر ادا کرنا ہے اگرچہ پیش آمدہ

حالات کی بنا پر افضلیت کا حکم مختلف ہوتا رہتا ہے۔

1262- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِسْحَقَ بْنِ كَعْبٍ بْنِ عَجْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ كَعْبٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ سَبْعَةٌ مِّنَا ثَلَاثَةٌ مِنْ عَرَبِنَا وَأَرْبَعَةٌ مِنْ مَوَالِينَا أَوْ أَرْبَعَةٌ مِنْ عَرَبِنَا وَثَلَاثَةٌ مِنْ مَوَالِينَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ مِنْ بَعْضِ حُجْرِهِ حَتَّى جَلَسَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا

کعب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سات آدمی مسجد میں تھے۔ ان میں سے تین عرب سے تھے اور چار ہمارے آزاد کردہ غلاموں سے تھے یا چار عرب سے تھے اور تین ہمارے آزاد غلاموں سے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ اپنے حجرے سے نکل کر ہمارے پاس آئے حتیٰ کہ آپ ہمارے پاس بیٹھ گئے تو آپ ﷺ

① ضعیف: الترمذی، کتاب التفسیر، باب تفسیر سورة التوبة (3093) وابن ماجه کتاب المساجد والجماعات باب

لزوم المساجد وانتظار الصلاة (806)

يُجْلِسُكُمْ هَاهُنَا قُلْنَا انْتَظِرُوا الصَّلَاةَ
قَالَ فَكَتَبَتْ بِإِصْبَعِهِ فِي الْأَرْضِ
وَنَكَسَ سَاعَةً ثُمَّ رَفَعَ إِلَيْنَا رَأْسَهُ فَقَالَ
هَلْ تَذَرُونَ مَا يَقُولُ رَبُّكُمْ قَالَ قُلْنَا
اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ مَنْ
صَلَّى الصَّلَاةَ لَوْ قُتِلَ فَأَقَامَ حَدَّهَا كَانَ
لَهُ بِهِ عَلَى عَهْدٍ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ
يُصَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قُتِلَ وَلَمْ يَقُمْ حَدَّهَا لَمْ
يَكُنْ لَهُ عِنْدِي عَهْدٌ إِنْ شِئْتُ أُدْخِلْتُهُ
النَّارَ وَإِنْ شِئْتُ أُدْخِلْتُهُ الْجَنَّةَ . ❶

نے فرمایا: ”تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟“ ہم نے کہا: ”نماز
کے انتظار میں۔“ کعب کہتے ہیں کہ آپ ﷺ اپنی انگلی
سے زمین کریدتے رہے اور تھوڑی دیر سر جھکائے رکھا پھر
آپ ﷺ نے ہماری طرف اپنا سر اٹھا کر فرمایا: ”کیا تم
جانتے ہو؟ کہ تمہارا رب کیا فرماتا ہے؟“ کعب کہتے ہیں
ہم نے کہا: ”اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔“
آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ فرماتا ہے: جس نے نماز کو
اس کے وقت پر پڑھا اور اس کے ارکان کو پوری طرح ادا
کیا تو اس کے لئے مجھ پر ذمہ ہوگا کہ میں اسے جنت میں
داخل کروں گا اور جس نے نماز کو اس کے وقت پر نہ پڑھا
اور نہ ہی اس کے ارکان مکمل ادا کئے تو میرے پاس اس کی
کوئی ذمہ داری نہیں اگر چاہوں تو اسے آگ میں داخل
کردوں اگر چاہوں تو اسے جنت میں داخل کردوں۔“

فوائد: (۱) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجالس امیر و غریب کی تمیز نہ تھی بلکہ مل جل کر بیٹھتے (۲) جو
اہتمام کے ساتھ نماز کی ادائیگی کرتا ہے وہ جنت میں داخلے کا مستحق ہے جبکہ ادائیگی میں کوتاہی منزل کو بے کار
کرنا ہے۔

[25]..... بَابُ الصَّلَاةِ خَلْفَ مَنْ يُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا

اس شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جو نماز کے وقت میں تاخیر کرتا ہے

1263- أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الصَّامِتِ

ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس سے فرمایا:

”جب تم ان لوگوں میں رہ جاؤ گے جو نماز کے وقت میں

عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ كَيْفَ

أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُونَ

الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ قَالَ صَلَّى الصَّلَاةَ لَوْ قَتِلَ وَأَخْرَجَ
فَإِنْ أَقِيَمَتِ الصَّلَاةُ وَأَنْتَ فِي
الْمَسْجِدِ فَصَلِّ مَعَهُمْ ①

تاخیر کریں گے تو تم کیا کرو گے؟“ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا:
”اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔“ آپ ﷺ
نے فرمایا: ”نماز کو وقت پر پڑھ کر باہر نکل جانا اور اگر
جماعت کھڑی ہو جائے اور تو مسجد میں ہی ہو تو پھر ان کے
ساتھ نماز پڑھ لینا۔“

فوائد:..... (۱) نماز کو وقت پر ادا کرنا ضروری ہے اس کے لیے جماعت کا انتظار نہیں کیا جائے گا
(۲) ادائیگی صلاہ کے ساتھ ساتھ فتنہ و تفرقہ سے بچنا بھی لازم ہے۔ (۳) فریضے کی ادائیگی کے بعد اگر
جماعت مل جائے تو اس کے ساتھ شامل ہونا لازم ہے۔ البتہ جماعت کی نماز نفل کی نیت سے پڑھی جائے گی
آئندہ حدیث دیکھیے۔

1264- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍاءُ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الصَّامِتِ.....

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا
أَبَا ذَرٍّ كَيْفَ تَصْنَعُ إِذَا أَدْرَكْتَ أَمْرَاءَ
يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا قُلْتُ مَا
تَأْمُرُنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ صَلَّى الصَّلَاةَ
لَوْ قَتِلَ وَأَجْعَلَ صَلَاتِكَ مَعَهُمْ نَافِلَةً
قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ ابْنُ الصَّامِتِ هُوَ ابْنُ
أَخِي أَبِي ذَرٍّ ②

ابوذر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابوذر!
تم اس وقت کیا کرو گے؟ جب تم ایسے حکمرانوں کو پاؤ گے
جو نماز کے وقت تاخیر کریں گے۔“ میں نے کہا: ”اے اللہ
کے رسول اس کے متعلق آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟“
آپ ﷺ نے فرمایا: ”نماز کو اس کے وقت پر پڑھ لینا
اور ان کے ساتھ اپنی نماز کو نفل بنا لینا۔“ ابو محمد کہتے ہیں:
”ابن صامت ابوذر کے بھتیجے ہیں۔“

[26]..... بَابُ مَنْ نَامَ عَنْ صَلَاةٍ أَوْ نَسِيَهَا

جو شخص نماز سے سو جائے یا اسے بھول جائے

1265- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ.....

① صحيح البخاری، کتاب الجہاد، باب فضل الجہاد والسير (2782) والترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی الوقت

الاول من الفضل (170)

② صحيح دارمی مفرد ہیں۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِيَذْكُرِي. ❶

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص نماز بھول جائے یا اس وقت سو جائے تو جب اسے یاد آئے وہ اسے پڑھ لے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”میری یاد کے لئے نماز قائم کرو۔“ (طہ: ۱۴)

فوائد:..... (۱) بھول کر یا سونے کی وجہ سے نماز کا نکل جانا قابلِ مواخذہ نہیں بلکہ جاگ یا یاد آتے ہی اسے پڑھ لینا چاہیے یہی اسکا کفارہ ہے (۲) معلوم ہوا کہ ان دونوں حالتوں میں انسان مکلف نہیں ہوتا۔

[27]..... بَابُ فِي الَّذِي تَفَوُّتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ

اس شخص کے متعلق جس کی عصر کی نماز فوت ہو جائے

1266- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ يَرْفَعُهُ قَالَ إِنَّ الَّذِي تَفَوُّتُهُ الصَّلَاةُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وَتَرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ. ❷

سالم اپنے باپ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوع بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو جائے گویا کہ اس کا مال اور اس کا اہل ہلاک ہو گیا۔“

فوائد:..... انسان کا دنیا میں سب سے قیمتی متاع یہی آلِ اولاد اور گھریا رہی ہوتا ہے ان کا چھن جانا گویا کہ دنیا تباہ ہو جانا ہے لہذا اس سے عصر کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ مگر افسوس کہ کئی مسلمانوں کو یہ نماز ترک کرتے ہوئے احساس تک نہیں ہوتا۔

1267- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ فَاتَتْهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وَتَرَ أَهْلَهُ وَوَلَدَهُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَوْ مَالَهُ. ❸

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو گئی گویا کہ اس کی اولاد اور اس کے اہل برباد و ہلاک ہو گئے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”یا اس کا مال۔“

❶ صحیح: مسلم، کتاب المساجد، باب کراهية تأخير الصلاة عن وقتها (1466) والنسائي، کتاب الإقامة، باب الصلاة مع أئمتہ الجور (777)

❷ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔ مسلم فی المساجد (1466)

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب مواقيت، باب من نسي صلاة (598) ومسلم، کتاب المساجد، باب قضاء الصلاة فائتة واستحباب (1564)

[28]..... بَاب فِي الصَّلَاةِ الْوُسْطَى

نماز وسطی کے متعلق

1268- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدَةَ.....

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْخُنْدَقِ مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ نَارًا كَمَا حَبَسُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ. ❶

علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خندق کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کافروں کی قبروں اور ان گھروں کو آگ سے بھر دے جس طرح انہوں نے ہمیں نماز وسطی سے روکے رکھا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔“

فوائد:..... صلاۃ وسطی کی تعیین و تحدید کے متعلق علماء کے کم و بیش سترہ مختلف اقوال ہیں لیکن ان سب میں سے زیادہ صحیح یہ ہے کہ یہ نماز عصرہء (نیل الاوطار) نیز یہ صریح صحیح حدیث اس کی پختہ دلیل ہے۔

[29]..... بَاب فِي تَارِكِ الصَّلَاةِ

نماز ترک کرنے والے کے متعلق

1269- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ.....

حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ أَوْ قَالَ جَابِرٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ إِلَّا تَرَكْتُ الصَّلَاةَ قَالَ لِي أَبُو مُحَمَّدٍ الْعَبْدُ إِذَا تَرَكَهَا مِنْ غَيْرِ عَذْرٍ وَعِلَّةٍ وَلَا بُدَّ مِنْ أَنْ يُقَالَ بِهِ كُفْرٌ وَلَمْ يَصِفْ بِالْكَفْرِ. ❷

ابوزبیر کہتے ہیں کہ انہوں نے جابر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندے اور شرک کے درمیان یا کفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”بندہ جب عذر اور سبب کے بغیر نماز چھوڑے تو ضروری ہے کہا جائے اس میں کفر ہے مگر اس نے کفر کو بیان نہیں کیا۔“

فوائد:..... وجوب صلاۃ کا منکر اگر نماز چھوڑے تو وہ بالاتفاق کافر ہے البتہ وجوب کا قائل اگر سستی و کاہلی سے چھوڑے تو اس بارے فقہائے امت کا اختلاف ہے لیکن رائج یہی ہے کہ اگر تو وہ جاہل ہے تو اسے

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب مواقیب الصلاة، باب اثم من فاتته العصر (552) ومسلم کتاب المساجد، باب التغلیظ فی

تفویت الصلاة العصر (1416)

❷ متفق علیہ: سابقہ حدیث مکرر آتی ہے۔

بتایا جائے گا جب کہ وجوب کا علم ہونے کے بعد چھوڑے تو اس سے توبہ کروائی جائے گی اگر توبہ کر لے تو ٹھیک ورنہ اس کا حالت کفر میں ہونا واضح ہے۔ بے نماز کے کفر کے درج ذیل دلائل ہیں۔ (۱) (أَقِمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ (الروم: 13) نماز قائم کرو مشرک نہ بنو۔ (۲) آپ ﷺ نے فرمایا ہمارے اور کافروں کے درمیان عہد نماز ہے جس نے اسے چھوڑا اس نے کفر کیا۔ نیز جمہور، مالک شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے وجوب کا اعتقاد رکھتے ہوئے محض سستی و کاہلی سے نماز چھوڑنے پر وہ کافر نہیں ہوتا بلکہ فاسق ہو جائے گا وہ توبہ کر لے تو ٹھیک ورنہ محض زانی کی طرح اسے تلوار کے ساتھ بطور حد قتل کیا جائے گا لہذا نماز دین کا ایک انتہائی اہم رکن ہے اس کے بغیر دین اپنی بنیاد پر کھڑا نہیں رہ سکتا حدیث میں ہے ”معاذی اللہ کی اصل اسلام اور نماز اس کا ستون ہے“ (ترمذی) چنانچہ اسے کسی بھی حالت میں چھوڑنا روا نہیں۔

[30]..... بَابُ فِي تَحْوِيلِ الْقِبْلَةِ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ إِلَى الْكَعْبَةِ

بیت المقدس سے کعبہ کی طرف قبلہ بدلنے کے متعلق

1270- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فِي قُبَاءٍ جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ وَأَمَرَ أَنْ يُسْتَقْبَلَ الْكَعْبَةُ فَاسْتَقْبَلُوهَا وَكَانَ وُجُوهُ النَّاسِ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا فَوَجَّهُوا إِلَى الْكَعْبَةِ. ۝

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ: ”ایک دفعہ لوگ فجر کی نماز کے لیے قبا مسجد میں تھے ایک آدمی آیا اس نے کہا: ”رسول اللہ ﷺ پر قرآن نازل ہوا ہے اور آپ کو کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا۔“ تو لوگوں نے اس طرف منہ کر لیا اور لوگوں کا چہرہ شام کی طرف تھا۔ وہ گھومے اور انہوں نے کعبہ کی طرف چہرہ کر لیا۔“

فوائد:..... (۱) معلوم ہوا اسلام میں خبر واحد حجت ہے۔ مقلدین کو اپنے خود ساختہ اصولوں کی تصحیح کرنی چاہیے (۲) نماز کی اصلاح کے لیے دوران نماز حرکت جائز ہے (۳) یہ حدیث نسخ الحدیث بالقرآن کی بھی مثال ہے کیونکہ بیت المقدس کی جانب نماز کا حکم قرآن میں نہیں اتر ا تھا بلکہ اس کا عملی ثبوت آپ کی سنت سے ہی ملتا تھا۔

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الجہاد، باب الدعاء علی المشرکین بالہزيمة والزلزلة (2931) ومسلم کتاب

المساجد، باب ماجاء فی صلاة الوسطی (1419)

1271- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عِكْرِمَةَ.....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يُصَلُّونَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ ①

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں عرض کی گئی: ”اے اللہ کے رسول! جو لوگ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے اور اب وہ فوت ہو چکے ہیں ان کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ”اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ تمہارے ایمان کو ضائع کر دے۔“ (بقرہ: ۱۴۳)

فوائد: یعنی جو لوگ کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا نہیں کر سکے بلکہ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے ہی فوت ہو گئے انہیں انکے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملے گا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی نمازوں کو ایمان قرار دیا ہے۔

[31]..... بَابُ فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ نماز شروع کرنے کے متعلق

1272- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ حَدَّثَنَا بُذَيْلُ الْعَقِيلِيُّ عَنْ أَبِي الْجَوَزَاءِ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ وَيَفْتَتِحُ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَيَخْتِمُهَا بِالتَّسْلِيمِ ②

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ: ”رسول اللہ ﷺ اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کرتے تھے۔ اور الحمد للہ رب العالمین سے قرأت شروع کرتے تھے اور سلام کے ساتھ نماز کو ختم کرتے تھے۔“

فوائد: (۱) نماز کی ابتداء تکبیر سے ہوگی (۲) باواز بلند نیت سے نماز کی ابتداء نہیں کی جائے گی کیونکہ نیت دل کے فعل کا نام ہے۔ النِّيَّةُ فِعْلُ الْقَلْبِ (۳) آپ ﷺ عموماً ”الحمد لله“ سے قراءت شروع کرتے تھے قراءت کی ابتداء ”بسم اللہ“ سے کرنے کے بھی اگرچہ دلائل ملتے ہیں اور شوافع بھی اسی کے قائل لیکن جمیع احادیث کو جمع کرنے سے یہی بات رائج معلوم ہوتی ہے کہ بسم اللہ کو سراپڑھا جائے اور قراءت کو الحمد لله سے شروع کیا جائے، جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے رسول اللہ ﷺ، ابو بکر و

① صحیح بالشواہد براء کی متفق علیہ حدیث اس کی شاہد ہے دیکھئے، بخاری کتاب الإیمان، باب الصلاة من الإیمان (40) ومسلم، کتاب المساجد، کتاب الصلاة، باب تحويل القبلة من القدس الى الكعبة (525)

② صحیح مسلم، کتاب الصلاة، ما یجمع صفة الصلاة (1 1 1 0) وابن ماجہ، کتاب اقامة الصلاة والسنة فیہا، باب القراءة (812)

عمر رضی اللہ عنہما قراءت ”الحمد لله“ سے شروع کرتے (بخاری) (۴) نماز کا خاتمہ سلام کے ذریعے ہوگا گوزمار کریا کسی اور طریقے سے نماز کو ختم کرنا خلاف سنت ہے۔

[32]..... بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو اٹھانا

1273- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ إِلَّا رَفَعَ يَدَيْهِ
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو ضرور بلند کرتے۔

مَدَّ ۝

[33]..... بَابُ مَا يُقَالُ بَعْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

نماز شروع کرنے کے بعد کیا کہنا چاہئے

1274- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ.....

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرْتُمْ قَالَ وَجْهَتْ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا

علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے۔ پھر کہتے: ”میں نے اپنے چہرے کو یک سو اس ذات کے لئے مطیع کیا جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز میری قربانی میری زندگی اور موت اللہ رب العالمین کے لئے ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی بات کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں تو میرا مالک ہے اور میں تیرا غلام ہوں میں نے

① صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب من لم يذكر الرفع عند الركوع (753) والترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء

عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ
بِذُنُوبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا لَا يَغْفِرُ
الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ
الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ
وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا
إِلَّا أَنْتَ لَتَيْلِكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ
كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ
أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ
أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ . ❶

اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا
ہوں میرے سب گناہوں کو بخش دے۔ تیرے علاوہ کوئی
گناہوں کو بخشے والا نہیں ہے اچھے اخلاق کی طرف میری
رہنمائی کر تیرے علاوہ کوئی اچھے اخلاق کی رہنمائی کرنے
والا نہیں اور برائی کو مجھ سے دور کر دے تیرے علاوہ اسے
کوئی دور کرنے والا نہیں۔ اے اللہ میں حاضر ہوں تمام
بھلائیاں تیرے ہاتھ میں ہیں اور برائی کی نسبت تیری
طرف نہیں ہے میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں تو بابرکت
ہے اور تو ہی بلند ہے میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری
طرف رجوع کرتا ہوں۔“

فوائد: تکبیر تحریمہ کے بعد سکتے ہیں کہ جس کا ذکر آگے آ رہا ہے یہ دعائیں پڑھی جائیگی ان میں
اپنی بے بسی کا اقرار اور مالک کی عظمت کا اظہار ہے۔

1275- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي
الْمُتَوَكِّلِ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَكَبَّرَ قَالَ
سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ
وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ
وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ
الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمَزِهِ
وَنَفْسِهِ وَنَفْخِهِ ثُمَّ يَسْتَفْتِحُ صَلَاتَهُ قَالَ
جَعْفَرُ وَفَسَّرَهُ مَطَرُ هَمَزِهِ الْمَوْتَةُ

ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب
رات کو اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے اور کہتے: ”اے اللہ تو پاک
ہے اپنی تعریف کے ساتھ۔ اور تیرا نام برکت والا ہے اور
تیری ذات بلند ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ میں
شیطان مردود سے سننے اور جاننے والے اللہ کی پناہ میں آتا
ہوں۔ میں اس کے دوسوں سے اور اس کی پھونکوں سے
اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔“ پھر اپنی نماز
شروع کرتے۔ حضرت جعفر کہتے ہیں کہ مطر نے اس

وَنَفَثُهُ الشَّعْرُ وَنَفْثُهُ الْكِبَرُ. ❶
حدیث کی تفسیر یوں کی ہے کہ: ”ہمزہ کے معنی جنون ہے اور نفثہ کے معنی شعر اور نفثہ کے معنی غرور ہے۔“

فوائد: (۱) معلوم ہوا شیطان درج ذیل اثر ڈالتا ہے جو کہ انتہائی خطرناک ہیں لہذا ان سے خصوصی پناہ مانگی گئی ہے (۱) اسکا دماغ خراب کر دینا (۲) بندے کو فضول شعر و شاعری کی طرف راغب کرنا۔ (۳) تکبر میں مبتلا کر دینا (اعاذنا اللہ منها) (۲) آپ ﷺ سے اس دعا کا ذکر نفل نمازوں کے اندر ہے۔

[34]..... بَابُ كَرَاهِيَةِ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نماز میں اونچی آواز سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کی ممانعت

1276- أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ.....

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوا يَفْتَحُونَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ بِهِذَا نَقُولُ وَلَا أَرَى الْجَهْرَ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. ❷
انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”نبی ﷺ اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم الحمد لله رب العالمين سے قرأت شروع کرتے تھے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”ہم بھی اسی کے قائل ہیں اور ہماری یہ رائے نہیں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اونچی آواز سے پڑھی جائے۔“

الرَّحِيمِ. ❷

فوائد: قراءت ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ اونچی آواز میں پڑھنے کے بارے میں اختلاف ہے رائج یہی ہے کہ اسے پست آواز میں پڑھا جائے ہاں کبھی جہراً بھی پڑھ لی جائے تو کوئی حرج نہیں جیسا کہ اس بارے میں مجر اور انس رضی اللہ عنہم کی احادیث آتی ہیں لیکن وہ کلام سے خالی یا صریح نہیں لہذا امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں عام اوقات میں پوشیدہ پڑھنا ہی سنت ہے جب کہ بعض اوقات اونچی آواز سے پڑھنا بھی جائز ہے اور یہی مسلک معتدل ہے (مجموع الفتاویٰ) نیز عبد الرحمن مبارکپوری بھی اسی کے قائل ہیں (تحفۃ الاحوذی)

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب من رأى الاستفتاح بسبحانك (775) والترمذی، کتاب الصلاة، باب ما يقول

عند افتتاح الصلاة (242)

❷ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب حجة من قال لا يجهر بالبسملة (809) و ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب من لم

يرالجهر بيسم الله الرحمن الرحيم (782)

[35].... بَابُ قَبْضِ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا

1277- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ.....

عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ يَدَهُ
الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى قَرِيبًا مِنْ
الرُّسْغِ. ①

عبدالجبار بن وائل بیان کرتے ہیں کہ ان کے باپ نے
کہا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ اپنا دایاں
ہاتھ بائیں ہاتھ پر گٹ کے قریب رکھتے تھے۔

فوائد:..... (۱) احادیث میں ہاتھ باندھنے کے تین طریقے مروی ہیں (۱) دائیں کو بائیں ہاتھ پر
(۲) دائیں ہاتھ کو کلائی پر (۳) دائیں ہاتھ کو بازو پر (دیکھیے وائل بن حجر کی حدیث: صحیح ابوداؤد) (۲) نماز
میں ہاتھ کہاں باندھنے چاہئیں؟ صحیح اور رائج موقف یہی ہے کہ سینے پر باندھے جائیں۔ حضرت وائل بن
حجر رضی اللہ عنہ سے روایت کہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ((فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى
عَلَى الْيُسْرَى عَلَى صَدْرِهِ)) آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر رکھا، اپنے سینے پر (صحیح ابن
خزیمہ 479، السنن الکبریٰ 2/30) سیدنا حضرت بلب طائی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ((وَرَأَيْتُهُ يَضَعُ عَلَى
صَدْرِهِ)) میں نے آپ ﷺ کو دیکھا آپ (ہاتھ) اپنے سینے پر رکھتے تھے۔ (مسند احمد 5/226
حدیث 22313) ان دونوں مقبول روایات کی تائید مرسل حدیث سے بھی ہوتی جو کہ حنفی مقلدین کے ہاں
حجت ہے اعلاء السنن 10/82) حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَضَعُ يَدَهُ
الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ يَشُدُّ بَيْنَهُمَا عَلَى صَدْرِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ)) (سنن ابی داؤد۔
حدیث 759) نبی کریم ﷺ اپنا دایاں ہاتھ نماز میں اپنے بائیں ہاتھ پر رکھ کر اپنے سینے پر باندھتے تھے۔

یاد رہے! زیر ناف ہاتھ باندھنے والی روایات سخت ضعیف ہیں بلکہ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ
مُتَّفَقٌ عَلَى ضَعْفِهِ اس کے ضعیف ہونے اتفاق ہے مگر حنفی مقلدین محض اہل حدیث کی مخالفت میں آج
تک اس ضمن میں بعید تاویلات و تحریفات کرتے آرہے ہیں اور وہ اپنے موقف کو ثابت کرنے میں بُری طرح
ناکام ہیں۔

① صحیح کتاب الصلاة، باب وضع يده اليمنى على اليسرى بعد تكبيرة الإحرام (894) والنسائي، كتاب الافتتاح، باب
موضع اليمين من الشمال في الصلاة (888)

[36]..... بَاب لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

سورة فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی

1278۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ
 عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَلَا صَلَاةَ لَهُ. ❶

عبادہ بن صامت کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 ”جو شخص سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔“

فوائد: معلوم ہوا پھر نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنا لازم ہے وہ نماز چاہے جنازہ کی ہو عیدین کی ہو، خسوف، کسوف غرض کوئی نماز ہو یہ جمیع صلوات کی سبھی رکعات میں لازماً پڑھی جائے گی جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے نماز پڑھی اور اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی پس وہ ناقص ہے ناقص، ناقص ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا تو اس کو دل میں پڑھ (مسلم) مدرسہ نبوت کے پہلے شیخ الحدیث سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی صراحت کے بعد کسی قسم کے اختلاف کی گنجائش باقی نہیں رہتی، مگر پھر بھی حنفی مقلدین قیل وقال سے باز نہیں آتے۔ (اللہ یہدیہم) اسی طرح عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نماز فجر میں آپ ﷺ کے پیچھے تھے آپ ﷺ نے قرآن پڑھا وہ آپ ﷺ پر بھاری ہو گیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا شاید تم امام کے پیچھے کچھ پڑھتے ہو ہم نے کہا ہاں! اللہ کے رسول نے آپ ﷺ نے فرمایا سوائے فاتحہ کے اور کچھ نہ پڑھا کرو کیونکہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورت فاتحہ نہ پڑھے (ابوداؤد، امام بیہقی نے اسے صحیح، جب کہ ترمذی و رد دارقطنی نے اس حسن کہا ہے) لہذا مذکورہ دلائل سے بالجزم ثابت ہو جاتا ہے کہ سورۃ فاتحہ نماز میں پڑھنا فرض ہے برابر ہے کہ بندہ اکیلا ہو یا امام کے پیچھے، نیز صحیح مسلم میں صحیحاً مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے نماز کو اپنے اور بندے کے درمیان تقسیم کر دیا ہے اور پھر آگے سورۃ فاتحہ کا ذکر ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ سورۃ فاتحہ ہی نماز ہے لہذا ان صریح دلائل کو جھٹلانا جاہلی تعصب یا تقلیدی جاود کا کرشمہ تو ہو سکتا ہے عمل بالنسۃ ہرگز نہیں (العباد باللہ) (۱) البتہ آیت ﴿فَاقْرَءْ وَامَّا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ﴾ سے مذکورہ دلائل کا رد کرنا صحیح نہیں کیونکہ یہ آیت عام ہے اور حدیث (لا صلوة) اس کی تخصیص کرتی ہے۔ (۲) اسی

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب وجوب القراءة للإمام والمأموم فی الصلوات کلہا فی الحضر والسفر

..... (756) ومسلم کتاب الصلاة باب وجوب قراءة الفاتحة فی کل رکعة وأنه اذا لم یحسن الفاتحة (872)

طرح ﴿إِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ یہاں ”انصتوا“ یعنی خاموشی سے یہ مراد لینا ہے کچھ پڑھنا نہیں یہ استدلال بھی درست نہیں کیونکہ انصات، اور پڑھنا ایک دوسرے کی ضد نہیں جیسے پیچھے مسلم کی حدیث میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”تو اپنے دل میں پڑھ لے“ اس سے معلوم ہوتا ہے زبان سے خاموش رہتے ہوئے دل میں قراءت کر لینا مذکورہ آیت کے خلاف نہیں اس کی مزید وضاحت (1280) کے فوائد میں دیکھئے۔

[37]..... بَابُ فِي السَّكْتَيْنِ دوسکتوں کے متعلق

1279- أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ.....

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَسْكُتُ سَكَّتَيْنِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عُمَرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَتَبُوا إِلَى أَبِي بَنِي كَعْبٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ أَنْ قَدْ صَدَّقَ سَمُرَةُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ كَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ ثَلَاثَ سَكَّاتٍ وَفِي الْحَدِيثِ الْمَرْفُوعِ سَكَّتَانِ ①

سمرہ رضی اللہ عنہ بن جندب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو سکتے کرتے ایک اس وقت جب نماز شروع کرتے اور دوسرا جب قرأت سے فارغ ہوتے۔ عمران بن حصین نے اس کا انکار کیا تو لوگوں نے ابی بن کعب کی طرف لکھا ابی بن کعب نے جواب دیا: ”سمرہ نے سچ کہا۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”قنادہ کہتے تھے: تین سکتے ہیں مرفوع حدیث میں دو ہی سکتے ہیں۔“

فوائد:..... (۱) مذکورہ حدیث میں ”حسن عن سمرہ“ سند مختلف فیہ ہے لہذا امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کا حسن۔ جب کہ ترمذی کے شارح احمد شاہ رحمہ اللہ اور زبیر علی زئی رحمہ اللہ کے نزدیک یہ حدیث صحیح ہے چنانچہ اس سے دوسکتوں کا ثبوت ملتا ہے جبکہ امام البانی رحمہ اللہ اسے ضعیف قرار دیتے ہیں لہذا ان کے نزدیک متفق علیہ سکتہ ایک ہے قراءت کو شروع کرتے ہوئے۔ (۲) قنادہ رحمہ اللہ نے جو تین سکتوں کا ذکر کیا ہے وہ تیسرا سورۃ فاتحہ کے بعد ہے۔

1280- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي

① ضعیف: ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب السکة عند الافتتاح (777) والترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی

زُرْعَةُ بْنُ عَمْرٍو

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر اور قرأت کے درمیان سکتہ کرتے یعنی کہ ہلکا سا سکتہ تو میں نے آپ سے کہا: ”اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے آپ کو تکبیر اور قرأت کے درمیان سکتہ کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ کیا پڑھتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں کہتا ہوں: اے اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری ڈال دے جیسے تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری ڈالی۔ اے اللہ میرے گناہوں کو صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً حَسِبْتُهُ قَالَ هُنِيَّةٌ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَى وَأُمِّى يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِسْكَاتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَاى كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَاى كَمَا يَنْقَى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَاى بِالْقَلْجِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ . ❶

فوائد: مذکورہ حدیث دلیل ہے کہ سکوت اور قراءۃ ایک دوسرے کے مخالف نہیں جیسا کہ

(1278) میں اس کا ذکر آیا ہے۔

[38] بَابُ فِي فَضْلِ التَّائِمِينَ آمین کہنے کی فضیلت کے متعلق

1281- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب قرآن پڑھنے والا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہتا ہے اور اس کے پیچھے والے لوگ آمین کہتے ہیں تو ان کی آمین اگر آسمان والوں کی آمین کے موافق ہو جائے تو ان کے پہلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَالَ الْقَارِئُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقَالَ مَنْ خَلْفَهُ آمِينَ فَوَافَقَ ذَلِكَ أَهْلَ السَّمَاءِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ . ❷

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب ما یقول عند التکبیر (744) و مسلم کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب

ما یقال بین تکبیرۃ الإحرام والقراءۃ (1353)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب جهر المأموم بالتأمین (782) و مسلم، کتاب الصلاة، باب التسمیع

والتحمید التأمین (919)

1282- أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُولُ آمِينَ وَإِنَّ الْإِمَامَ يَقُولُ آمِينَ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب امام ’غیر المغضوب علیہم ولا الضالین‘ کہے تو تم آمین کہو۔ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل جائے اس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔“

فوائد: (۱) آمین کہنا ضروری ہے۔ (۲) امام کے ”ولا الضالین“ کے بعد فوری آمین کہی جائے کیونکہ اس وقت فرشتے آمین کہتے ہیں تو انکی موافقت گناہوں کی بخشش کا باعث ہے۔

[39]..... بَابُ الْجَهْرِ بِالتَّامِينِ

اونچی آواز سے آمین کہنا

1283- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرِ بْنِ الْعَنْبَسِ

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَرَأَ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ آمِينَ وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ ❷

وائل بن حجر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب ولا الضالین پڑھتے تو بلند آواز سے آمین کہتے۔

فوائد: معلوم ہوا آمین اونچی آواز سے پکاری جائے گی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے استاذ امام عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حرم میں 200 صحابہ رضی اللہ عنہم کو پایا سبھی اونچی آواز میں آمین کہتے تھے۔ اسی طرح عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”یہود تم سے کسی بات پر اتنا حسد نہیں کرتے جتنا سلام اور آمین کہنے سے کرتے ہیں“ (ابن ماجہ: صحیح) اس سے بھی آمین اونچی کہنے کی دلیل ملتی ہے بہر حال اتنی اونچی

❶ متفق علیہ البخاری، کتاب الأذان، باب جهر الإمام بالتأمين (780) ومسلم کتاب الصلاة، باب التسميع والتحميد والتأمين (914)

❷ صحيح أخرجه ابو داود، کتاب الصلاة، باب التأمين وراء الإمام (932) والترمذی فی أبواب الصلاة، باب ماجاء فی التأمين (248)

آواز نہ نکالی جائے کہ انسان عجز و انکساری سے ہی نکل جائے اور خشوع و خضوع جاتا رہے۔ صحیح بخاری میں باب جہر الامام بالتائین کے بعد ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے آمین کہی تو مقتدیوں کی آواز سے مسجد گونج اٹھی۔ یعنی تمام صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم نے با آواز بلند آمین کہی اور یہ سلسلہ حریم شریفین میں آج تک تواتر سے جاری ہے۔ مگر مزاج مقلدین پر یہ بھی ناگوار ہے۔ (واللہ اعلم)

[40]..... بَابُ التَّكْبِيرِ عِنْدَ كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ

ہر بار سر جھکانے اور اٹھانے کے وقت اللہ اکبر کہنا

1283م۔ أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

ابوبکر بن عبدالرحمن اور ابوسلمہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب وہ رکوع کرتے تو اللہ اکبر کہتے جب اپنا سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے پھر کہتے: ربنا ولك الحمد پھر سجدہ کرتے اور اللہ اکبر کہتے پھر اپنا سر اٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے پھر دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے پھر انہوں نے کہا: ”مجھے اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میری نماز تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے مشابہہ ہے ہمیشہ آپ کی یہی نماز رہی حتیٰ کہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا صَلَّيَا خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَلَمَّا رَكَعَ كَبَّرَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ وَكَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ حِينَ قَامَ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ شَبْهًا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا زَالَ هَذِهِ صَلَاتُهُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا.

1284۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ عَلْقَمَةَ.....

عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب جہر الإمام بالتائین (780) ومسلم کتاب الصلاة، باب التسمیع والتحمید والتائین (914)

② صحیح: أخرجه ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب التائین وراء الإمام (932) والترمذی فی أبواب الصلاة، باب ماجاء فی التائین (248)

يُكَبِّرُ فِي كُلِّ رَفْعٍ وَوَضْعٍ وَقِيَامٍ وہ سر جھکانے اور اٹھانے، کھڑا ہونے اور بیٹھنے کے وقت ہر دفعہ اللہ اکبر کہتے۔

فوائد: معلوم ہوا ہر خفض و رفع، یعنی جھکتے، اٹھتے وقت تکبیر کہی جائے گی۔

[41]..... بَابُ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

رکوع اور سجود میں رفع الیدین کرنا

1285- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا دَخَلَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ أَوْ فِي السُّجُودِ ①

سالم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے تو اسی طرح کرتے۔ اور دو سجدوں کے درمیان یا سجدہ میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔“

فوائد: (۱) رفع الیدین یعنی ہاتھوں کا اٹھانا جہاں نماز میں حسن کا باعث ہے وہاں اس میں انتہا درجہ کی عاجزی پائی جاتی ہے آدمی اپنے ہاتھ کو اٹھا کر اللہ کے سامنے تین مقامات پر اپنی بے بسی کا اظہار کرتا ہے مگر حنفی حضرات نے اس عظیم مسنون عمل کو بھی تقلید کی بھینٹ چڑھا کر اختلافی مسئلہ بنا دیا ہے جبکہ مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا تین جگہوں پر رفع الیدین کرنا سنت ہے (۱) تکبیر تحریمہ (۲) رکوع جاتے (۳) رکوع سے اٹھتے وقت۔ اس کے علاوہ ایک چوتھی جگہ بھی ہے جیسا کہ بخاری میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے (اِذَا قَامَ مِنَ الرُّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ) جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو ہاتھ اٹھاتے۔ (۲) ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھایا جائے گا۔ اگرچہ کانوں تک بلند کرنے کے الفاظ بھی آتے ہیں جیسا کہ آئندہ روایت میں آرہے ہیں لہذا اس سے معلوم ہوا کہ کانوں کو ہاتھ لگانا ضروری نہیں صرف ان کی سیدھ میں بلند کرنا ہی کافی ہے (۳) سجدوں میں رفع الیدین نہیں کیا جائے گا بہر حال مذکورہ حدیث بارے امام علی بن المدینی رحمہ اللہ

① متفق علیہ: أخرجه البخاری، کتاب الأذان، باب إتمام التكبير في الركوع (785) ومسلم، کتاب الصلاة، باب أثبات التكبير في كل خفض ورفع في الصلاة (865)

② صحيح مسلم، کتاب الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين (859) وابوداؤد، کتاب الصلاة، باب رفع اليدين في الصلاة (721)

فرماتے ہیں کہ زہری عن سالم عن ابیہ کی سند سے یہ حدیث میرے نزدیک مخلوق پر واضح حجت اور دلیل ہے جو بھی اسے سنے لازم ہے کہ اس پر عمل کرے کیونکہ اس کی سند میں کوئی عیب و نقص نہیں (التلخیص الحبیر) خلافت نبیہتی میں ہے کہ ”موت تک آپ ﷺ کی یہی نماز رہی“ امام ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رفع الیدین کی حدیث 17 صحابہ سے مروی ہے (فتح الباری) جب کہ انکی اپنی تحقیق کے مطابق تقریباً عشرہ مبشرہ سمیت پچاس صحابہ نے اسے نقل کیا ہے لہذا رفع الیدین آپ ﷺ کی ثابت و متواتر محکم و غیر منسوخ سنت ہے جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ اپنے رسالہ ”جزء رفع الیدین“ میں حسن رحمہ اللہ اور حمید رحمہ اللہ سے حکایت کرتے ہیں (أَنَّ الصَّحَابَةَ كَانُوا يَفْعَلُونَ ذَلِكَ) تمام صحابہ یہ عمل کرتے تھے امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں حسن رحمہ اللہ نے کسی ایک صحابی کو بھی مستثنیٰ نہیں کیا (تحفہ)۔ اور حجر بن نصر مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رفع الیدین کی مشروعیت پر اہل کوفہ کے سوا سبھی علماء امصار نے اجماع کیا ہے (فتح الباری) نیز حنفی شیوخ الحدیث بھی لکھتے ہیں کہ رفع الیدین کے منسوخ ہونے کوئی حدیث ثابت نہیں اور ثبوت رفع الیدین والی احادیث درجہ تواتر تک ہیں۔ بہر حال آپ ﷺ کا رفع الیدین کو سرکش گھوڑوں کی دُموں سے تشبیہ دے کر (أُسْكِنُوا فِي الصَّلَاةِ) (مسلم) کا حکم وینایہ دوران سلام اٹھائے جانے والے ہاتھوں کے بارے تھا جو کہ لوگ سلام پھیرتے ہوئے اٹھاتے تھے جیسا کہ مسلم میں ہی مذکورۃ باب میں ہی اس کا ذکر آتا ہے اسی طرح ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث جو کہ ابو داؤد میں مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں تم سب سے زیادہ نبی ﷺ کی نماز کے مشابہ نماز پڑھتا ہوں پھر انہوں نے صرف پہلی دفعہ میں رفع الیدین کیا۔ اول تو اس کی صحت میں کافی بحث ہے اور اگر صحیح بھی ہو تو صحیح، صریح، مرفوع، متواتر احادیث کے مقابلے میں اسے نہیں مانا جائے گا اور ویسے بھی یہ عدم رفع الیدین کے بارے میں صریح نہیں۔ (واللہ اعلم)

1286- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ.....

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَازِي أُذُنَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ①

مالک بن حویرث کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب اللہ اکبر کہتے تو اپنے ہاتھ اٹھاتے حتیٰ کہ اپنے کانوں کے برابر کر لیتے۔ اور جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے (تو دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے)۔

① صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب استحباب رفع الیدین (863) و ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب من ذکر أنه یرفع یدیه

فوائد: پچھلی حدیث میں کندھوں کا ذکر ہے جب کہ اس میں کانوں تک ہاتھ اٹھانے کا ذکر ہے لہذا دونوں حدیثوں پر الگ الگ عمل بھی کیا جاسکتا ہے اور یوں جمع بھی دی جاسکتی ہے کہ انگلیاں کانوں تک اور انگوٹھے کندھے کے برابر اٹھالیے جائیں۔ (واللہ اعلم)

1287- أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ حَدَّثَنِي أَبُو الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَصْبِيِّ

عَنْ وَائِلِ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ يُكَبِّرُ إِذَا خَفَضَ وَإِذَا رَفَعَ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ التَّكْبِيرِ وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ قَالَ قُلْتُ حَتَّى يَبْدُوَ وَضَحُ وَجْهِهِ قَالَ نَعَمْ. ۝

وائِل حضری کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ جب سر جھکاتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب سر اٹھاتے اور تکبیر کے وقت اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے۔ اور اپنے دائیں اور بائیں سلام پھیرتے۔“ راوی کہتا ہے: میں نے کہا: حتی کہ آپ کے چہرے کی سفیدی ظاہر ہو جاتی؟ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“

فوائد: (۱) اس حدیث میں فقط تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھانے کا ذکر ہے اس کا یہ مطلب نہیں بقیہ جگہوں پر رفع الیدین نہیں کیا جائے گا کیونکہ عدم الذکر سے عدم الشئ لازم نہیں آتی دوسرا سابقہ احادیث میں رفع الیدین کے مزید مقامات کا ذکر ہے لہذا ثقہ کی زیادتی مقبول ہوتی ہے اس لیے اس زیادتی کو قبول کیا جائے گا۔ (۲) وائل بن حجر رضی اللہ عنہ جو کہ 9 ہجری کو اسلام لائے وہ آپ ﷺ سے رفع الیدین والی نماز نقل کرتے اسی طرح اگلے سال وہ پھر تشریف لائے تو آپ ﷺ کو اسی طرح نماز پڑھتے پاتے ہیں (بحوالہ ابوداؤد) اس صحیح حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کا موت تک آخری عمل کیونکہ اگلے سال ۱۰ ہجری کو جب آئے تو اسی سال آپ ﷺ کی وفات ہوئی ہے رفع الیدین کے ساتھ نماز پڑھنے کا ہی ذکر ہے۔ مزید اس مسئلہ میں امام گوندلوی رحمہ اللہ کی التحقیق الراخ اور مولانا زبیر علی زئی کی نورالعین کا ضرور مطالعہ فرمائیں۔ (واللہ اعلم)

[42]..... بَابُ مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ

امامت کا زیادہ حق دار کون ہے؟

1288- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ

مالک بن حویرث کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ گیا۔ اور ہم نو جوان تھے۔ ہم نے آپ ﷺ کے پاس بیس دن قیام کیا۔ اور رسول اللہ ﷺ بہت نرم دل تھے۔ جب آپ نے دیکھا کہ ہمیں اپنے گھر والوں سے ملنے کا شوق ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے گھر والوں کے پاس واپس جاؤ۔ اور انہی میں رہو اور ان کو حکم کرو اور سکھلاؤ اور اسی طرح نماز پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے پھر جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی اذان کہے۔ پھر تمہارا بڑا امامت کروائے۔“

عَنْ مَالِثِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِي وَنَحْنُ شَبَبَةٌ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَفِيقًا فَلَمَّا رَأَى شَوْقَنَا إِلَى أَهْلِينَا قَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَكُونُوا فِيهِمْ فَمَرُّوهُمْ وَعَلِمُوهُمْ وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤْذِنُ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيُؤْمَكُمُ أَكْبَرُكُمْ. ❶

1289- أَخْبَرَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تین آدمی جمع ہو جائیں تو ان میں سے ایک ان کی امامت کروائے اور امامت وہ کروائے جس کا علم زیادہ ہو۔“

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اجْتَمَعَ ثَلَاثَةٌ فَلْيُؤْمَهُمْ أَحَدُهُمْ وَأَحْقُهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَبُهُمْ. ❷

فوائد: (۱) تین بندے ہوں تو جماعت کروالینی افضل ہے نیز دو بندے بھی جماعت کروا سکتے ہیں جیسا کہ آگے آرہا ہے۔ (۲) امامت کا زیادہ حقدار قرآن کو زیادہ پڑھنے والا اس کی سمجھ رکھنے والا ہے یہی صحیح ہے پچھلی حدیث میں جو ”اکبر“ کا ذکر ہے تو ان کی ترتیب اس طرح مسلم میں ہے کہ امامت اچھی قراءت والا کروائے اگر قراءت میں برابر ہوں تو سنت کو زیادہ جاننے والا اس میں بھی برابر ہوں تو پہلے ہجرت کرنے والا اس میں بھی برابر ہوں تو پھر زیادہ عمر والا جب کہ اکبر کے لفظ کی یہ توضیح ممکن ہے مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ آنے والے چونکہ برابر علم حاصل کرتے رہے اس لئے ان میں سے اکبر کی تخصیص کر دی

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان باب، الأذان للمسافر إذا كانوا جماعة والإقامة وكذلك بعرفة وجمع (230) ومسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب من أحق بالإمامة (1533)

❷ صحيح مسلم، کتاب المساجد، باب من أحق بالإمامة (1527) والنسائي، کتاب الإمامة، باب اجتماع القوم في موضع هم فيه سواء (781)

کیونکہ وہ علم میں برابر تھے۔ نیز ابو داؤد کی ایک حدیث میں یہ تصریح بھی مذکور ہے کہ ہم ان دنوں علم میں قریب قریب تھے۔

[43]..... بَابُ مَقَامٍ مَنْ يُصَلِّي مَعَ الْإِمَامِ إِذَا كَانَ وَحْدَهُ

اس شخص کے کھڑا ہونے کے متعلق جو امام کے ساتھ اکیلا نماز پڑھے

1290- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ.....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ خَالَتِي مِمْوَنَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ الْعِشَاءِ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ أَنَا أَمَ الْغُلَامِ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا فَقَامَ فَصَلَّى فَجِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ ①

ابن عباسؓ کہتے ہیں: میں اپنی خالہ میمونہ کے پاس تھا عشاء کے بعد نبی ﷺ آئے تو آپ نے چار رکعت نماز پڑھی پھر کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”بچہ سو گیا ہے؟“ یا آپ نے اس طرح کی کوئی اور بات کہی پھر آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو میں آپ کے بائیں طرف جا کر کھڑا ہو گیا آپ نے مجھے ہاتھ سے پکڑ کر دائیں طرف کھڑا کر لیا۔“

فوائد:..... (۱) معلوم ہوا جب دو بندے جماعت کروائیں تو امام بائیں جانب کھڑا ہوگا (۲) اس دور کے بچوں میں اتباع اور عمل کے شوق کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے (۳) نماز کو درست کرنے کے لیے دوران نماز حرکت جائز ہے۔

[44]..... بَابُ فِيمَنْ يُصَلِّي خَلْفَ الْإِمَامِ وَالْإِمَامُ جَالِسٌ

اس شخص کے متعلق جو بیٹھے ہوئے امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہے

1291- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ.....

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَكِبَ فَرَسًا فَصَرَعَ عَنْهُ فَجَحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَصَلَّى صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ جَالِسٌ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ گھوڑے پر سوار ہوئے۔ تو اس سے گر گئے آپ کی دائیں طرف خراشی گئی پھر آپ ﷺ نے نمازوں سے کوئی ایک نماز بیٹھ کر پڑھائی

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الوضوء، باب التخفيف في الوضوء (138) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب

الدعاء في صلاة الليل وقيامه (1790)

فَصَلَّيْنَا مَعَهُ جُلُوسًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ
إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَلَا تَخْتَلِفُوا
عَلَيْهِ فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا
رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا
قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا
وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا
فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعُونَ ①

تو ہم نے بھی آپ کے ساتھ بیٹھ کر نماز پڑھی۔ اور جب
آپ فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”امام اس لئے
بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے تم امام کی مخالفت نہ
کرو جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھائے تم بھی کھڑے ہو کر
نماز پڑھو جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو جب وہ
سراٹھائے تم بھی سراٹھاؤ جب وہ ’سمع اللہ لمن
حمدہ‘ کہے تو تم ’ربنا لك الحمد‘ کہو اگر وہ بیٹھ کر
نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔“

فوائد: (۱) رائج اور صحیح موقف یہی ہے کہ امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو بھی کھڑے ہو کر اور اگر
کھڑے ہو کر پڑھائے تو پھر بھی پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی جائے (۲) ”سمع اللہ“ کے جواب میں
”ربنا لك الحمد“ کے بارے میں بھی اختلاف ہے جب کہ اس میں بھی رائج یہ ہے کہ مقتدی بھی سمع اللہ
کہے دیکھیے (1349)

1292- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ

عبداللہ کہتے ہیں کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا۔ اور میں
نے ان سے کہا: ”کیا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی بیماری
کے متعلق نہ بتائیں گی؟ انہوں نے کہا: ”کیوں نہیں؟ رسول
اللہ ﷺ بیماری کی وجہ سے بوجھل ہو گئے تو آپ ﷺ
نے فرمایا: ”کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟“ ہم نے کہا: ”نہیں
اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ آپ کا انتظار کر رہے
ہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے لئے لگن میں پانی
رکھو۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ”ہم نے ایسے ہی کیا تو
آپ نے غسل کیا پھر اٹھنے کی کوشش کی تو آپ پر بے ہوشی

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْتُ
عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَلَا تُحَدِّثِينِي
عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ بَلَى
ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَصَلَّى
النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي
الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ
ذَهَبَ لِيَنْوُءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ
أَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان باب انما جعل الإمام ليوتم به (689) ومسلم کتاب الصلاة باب ائتمام المأموم

طاری ہو گئی۔ پھر افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟“ ہم نے کہا: ”نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے لئے لگن میں پانی رکھو۔“ ہم نے ایسے ہی کیا پھر آپ ﷺ نے جماعت کے لئے جانے کی کوشش کی تو آپ پر غشی طاری ہو گئی پھر افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟“ ہم نے کہا: ”نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔“ عائشہ کہتی ہیں: لوگ مسجد میں بیٹھے عشاء کی نماز کے لئے نبی ﷺ کا انتظار کر رہے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ: ”رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر کو پیغام بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔“ تو پیغام دینے والا ان کے پاس گیا اور اس نے کہا: ”رسول اللہ ﷺ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔“ ابوبکر بہت نرم دل تھے انہوں نے کہا: ”اے عمر رضی اللہ عنہ! لوگوں کو نماز پڑھاؤ۔“ عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: ”آپ اس کے زیادہ مستحق ہیں۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ”پھر ان دنوں میں ابوبکر نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ”پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنی طبیعت ہلکی محسوس کی تو دو آدمیوں کے درمیان باہر گئے جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے تو نبی ﷺ نے ان کی طرف اشارہ کیا وہ پیچھے نہ ہٹے اور آپ ﷺ نے دونوں آدمیوں سے فرمایا: ”مجھے ابوبکر کے پہلو میں بٹھا دو۔“ تو انہوں نے آپ کو ابوبکر کے پہلو میں بٹھا دیا عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:

يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْطَبِ فَفَعَلْنَا ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأَغْمَى عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَتْ وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِبُصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ قَالَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيَّ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَاتَاهُ الرَّسُولُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُكَ بِأَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ رَجُلًا رَقِيقًا يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ قَالَتْ فَصَلَّى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ قَالَتْ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِيفَةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِبُصَلَاةِ الظُّهْرِ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَأَاهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ لَا يَتَأَخَّرَ وَقَالَ لَهُمَا أَجْلِسَانِي إِلَى جَنْبِهِ فَأَجْلَسَاهُ إِلَيَّ جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي وَهُوَ قَائِمٌ بِبُصَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِبُصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ ﷺ قَاعِدٌ قَالَ

”ابوبکر کھڑے ہو کر نبی ﷺ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھا رہے تھے اور لوگ ابوبکر کی نماز کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے نبی ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔“ عبید اللہ کہتے ہیں: ”میں عبد اللہ بن عباس کے پاس گیا میں نے ان سے کہا: ”کیا میں آپ کے سامنے رسول اللہ ﷺ کی مرض کا حال بیان کروں جو عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا ہے؟ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ان کے سامنے پیش کی انہوں نے اس سے کچھ انکار نہ کیا اس کے علاوہ انہوں نے کہا: ”عائشہ رضی اللہ عنہا نے تیرے پاس اس آدمی کا نام لیا جو عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا؟“ میں نے کہا: ”نہیں۔“ انہوں نے کہا: ”وہ علی بن ابوطالب تھے۔“

عَبِيدُ اللَّهِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ أَلَا أُعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثْتَنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ حَدِيثَهَا عَلَيْهِ فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَسَمْتُ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا فَقَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ۝

فوائد: (۱) مذکورہ حدیث کے مفہوم بارے اختلاف ہے بعض روایات میں ہے کہ آپ ﷺ امام تھے (بخاری) بعض میں ابوبکر رضی اللہ عنہ امام تھے (ترمذی و احمد) جب کہ مسلم میں ہے لوگ پہلے کھڑے تھے پھر ابوبکر اشارے پر بیٹھ گئے بہر حال رائج یہی معلوم ہوتا ہے جو کہ پیچھے گزر چکا ہے۔ (۲) نماز باجماعت کی اہمیت کا اندازہ لگا جاسکتا ہے کہ بار بار افاقہ ہونے پر نماز کے لیے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں (۳) ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا اندازہ ہوتا ہے نیز اس میں آپ کی خلافت کا بھی اشارہ ہے۔ (۴) عائشہ رضی اللہ عنہا کا آپ ﷺ کو مسجد لانے والوں میں علی رضی اللہ عنہ کا نام نہ لینا یہ ناراضی کی بناء پر تھا اسی لیے راوی خصوصاً اس کا ذکر کر رہا ہے۔

[45]..... بَابُ الْإِمَامِ يُصَلِّي بِالْقَوْمِ وَهُوَ أَنْشَرُ مِنْ أَصْحَابِهِ

امام اپنے مقتدیوں سے اونچی جگہ پر نماز پڑھائے

1293- أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْشُرُ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ كَيْفَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَئِذٍ

دیکھا آپ ممبر پر بیٹھے ہوئے تھے آپ نے اللہ اکبر کہا لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ اللہ اکبر کہا پھر آپ نے ممبر پر ہی رکوع کیا پھر آپ نے سر اٹھایا تو پچھلے پاؤں اترے اور ممبر کی جڑ میں سجدہ کیا۔ پھر واپس ہوئے حتیٰ کہ آپ اپنی پوری نماز سے فارغ ہو گئے۔ ابو محمد کہتے ہیں: ”امام کے لئے رخصت ہے کہ اپنے مقتدیوں سے اونچی جگہ پر کھڑا ہو اور اتنے کام کو نماز میں بھی جائز رکھا۔“

اللَّهُ ﷻ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ فَكَبَّرَ النَّاسُ خَلْفَهُ ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَنَزَلَ الْقَهْقَرَى فَسَجَدَ فِيهِ أَصْلَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ حَتَّى فَرَغَ مِنْ آخِرِ صَلَاتِهِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ فِي ذَلِكَ رُخْصَةً لِلْإِمَامِ أَنْ يَكُونَ أَرْفَعَ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَدَرُ هَذَا الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ أَيْضًا . ❶

فوائد: امام کا مقتدیوں سے اونچا کھڑا ہونا ناروا ہے اسے مقتدیوں کے برابر کھڑا ہونا چاہیے جیسا کہ دارقطنی و ابو داؤد و غیرہما میں ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے اس معنی روایت آتی ہے ہاں کسی ضرورت کی بناء پر کھڑے ہونے میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ مذکورہ حدیث سے ثابت ہو رہا ہے کہ آپ ﷺ تعلیم کی غرض سے ممبر پر کھڑے ہو گئے۔

[46]..... بَابُ مَا أُمِرَ الْإِمَامُ مِنَ التَّخْفِيفِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں امام کو تخفیف کرنے کا حکم

1294- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ.....

ابو مسعود انصاری کہتے ہیں: ”ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اس نے کہا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کی قسم! میں صبح کی نماز میں اس وجہ سے تاخیر کرتا ہوں کہ فلاں شخص صبح کی نماز بہت طویل کرتا ہے۔“ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نصیحت کے وقت اس دن سے زیادہ غضب ناک نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے لوگو! تم سے بعض لوگ لوگوں کو متنفر کرتے ہیں۔ جو لوگوں کو

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ إِنِّي لَا تَأْخُرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فِيهَا فَلَانٌ فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنْفِرِينَ فَمَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب الصلاة، باب الاستعانة بالنجار والصناع في أعواد المنبر والمسجد (447) ومسلم،

کتاب المساجد، باب جواز الخطوة والخطوتين في الصلاة (1216)

فَبِإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ. ❶
نماز پڑھائے اسے چاہئے کہ وہ تخفیف کرے۔ کیونکہ ان میں بوڑھے، کمزور اور حاجت مند ہوتے ہیں۔“

فوائد: امام کو مقتدیوں کا خیال رکھنا چاہیے یہ نہ ہو کہ اس کا تقویٰ و خشیت دوسروں کے لیے فتنے کا سبب بن جائے اور وہ خیر کے کاموں سے متنفر ہو جائیں۔

[47] بَابُ مَتَى يَقُومُ النَّاسُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو لوگ کب کھڑے ہوں

1296- أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي. ❷
عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو کھڑے نہ ہو حتیٰ کہ تم مجھے دیکھ لو۔“

فوائد: ثابت ہوا نماز کے لیے کھڑے ہونے کے لیے اقامت و رویت دونوں ضروری ہے ہماری تھوڑی سی بے صبری ہمیں سنت سے محروم کر دے اس سے احتراز ہی بہتر ہے۔

1297- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي. ❸
عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو کھڑے نہ ہو حتیٰ کہ مجھے دیکھ لو۔“

[48] بَابُ فِي إِقَامَةِ الصُّفُوفِ

صف سیدھی کرنے کے متعلق

1298- حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ وَسَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ
.....

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب العلم، باب الغضب فی الموعظة والتعليم اذا رأى مايكره (90) ومسلم، کتاب الصلاة، باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة فی تمام الحديث (1044)

❷ صحيح: أخرجه البخاری، کتاب الأذان، باب متى يقوم الناس إذا رأوا الامام عند الإقامة (637) ومسلم، کتاب المساجد، باب متى يقوم الناس للصلاة (604)

❸ صحيح سابقہ ہی مکرر ہے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ بَيَانُ كَرْتِهِ هِيَ كَيْفَ نَبِيٌّ ﷺ نَافِيَا: "أَبْنِي صَفِيْن سِيْدِي كَرُو كِيُونَكْ صَف سِيْدِي كَرْنَا بِيْ اِنْ حِيْزُوْنَ تَمَامِ الصَّلَاةِ ❶

سے ہے جن سے نماز پوری ہوتی ہے۔"

فوائد: معلوم ہوا صف بنانے میں کوتاہی نماز میں نقص کا سبب ہے اس لیے اسے خصوصی توجہ دینی چاہیے جب کہ ہمارا حال یہ ہے کہ ہم اکثر کرکھڑے ہو جاتے ہیں حالانکہ نبی رحمت ﷺ کا فرمان ہے "لِيُنَوِّا بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ" (ابوداؤد) اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ۔ آپ ﷺ بندوں کے ذریعے صفیں درست کرواتے لیکن آج نہ ائمہ ہی اس جانب توجہ کرتے ہیں اور نہ ہی عمل بالسنة کا دم بھرنے والے اس کا خیال رکھتے ہیں۔ (اللّٰهُمَّ وَفَّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَىٰ)

[49]..... بَابُ فَضْلِ مَنْ يَصِلُ الصَّفَّ فِي الصَّلَاةِ

اس شخص کی فضیلت جو نماز میں صف ملاتا ہے

1299- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْسَجَةَ

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ لَا تَخْتَلِفْ قُلُوبُكُمْ قَالَ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ أَوِ الصُّفُوفِ الْأَوَّلِ ❷

براء بن عازب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اپنی صفیں سیدھی کرو تمہارے دلوں میں اختلاف نہیں پڑے گا۔" اور آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ پہلی صف یا آپ نے فرمایا پہلی صفوں پر رحمت کرتا ہے اور فرشتے ان کے لئے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔"

فوائد: (۱) امام کا متقدموں کو صفیں بنانے اور سیدھی کرنے کا حکم دینا سنت نبوی ﷺ ہے (۲) اسلام کا ہر حکم اخروی فوائد کے ساتھ ساتھ دنیاوی نفع کا بھی باعث ہے اگرچہ وہ ہمارے ذہن میں نہ بھی آئے جیسے کہ صفوں کی برابری دلوں میں محبت و موافقت کا سبب ہے۔ صفوں کی درستی کے بارے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کر کے فرمایا: فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يُلْزَقُ مِنْكِبِهِ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَرُكْبَتَهُ

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب إقامة الصف، من تمام الصلاة (723) ومسلم، کتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف وأقامتها وفصل الأول (974)

❷ صحيح: ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب لتسوية الصفوف (664) والنسائی، کتاب الإمامة، باب كيف يقوم الإمام الصفوف (810)

بِرُكْبَةٍ صَاحِبِهِ وَكَعْبَهُ بِكَعْبِهِ (ابوداؤد: صحیح) میں نے دیکھا آدمی اپنے کندھے، ٹخنے گھٹنے کو اپنے ساتھی کے کندھے، گھٹنے، ٹخنے کے ساتھ ملاتا تھا۔ لہذا یہ سنت اب بہت کم نظر ہے کچھ تو اس کا ویسے ہی انکار کرتے ہیں (یہدیہم اللہ) جب کہ کچھ مان کر بھی نہیں مانتے (وَقَقَهُمُ اللَّهُ لَذَلِكَ) (۳) پہلی صف کے اہتمام کی خصوصی رغبت دی گئی ہے لہذا اس فضیلت کے حصول میں رغبت کرنی چاہیے۔

[50]..... بَابُ فِي فَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ

پہلی صف کی فضیلت

1300- أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ.....

عَنْ عُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْأَوَّلِ ثَلَاثًا وَلِلصَّفِّ الثَّانِي مَرَّةً ①
عرباض بن ساریہ بیان کرتے ہیں کہ ”رسول اللہ ﷺ پہلی صف کے لئے تین بار بخشش کی دعا کرتے تھے اور دوسری صف کے لیے صرف ایک بار۔“

فوائد:..... اللہ اکبر، پیچھے اللہ کی رحمت، فرشتوں کی دعا کا تذکرہ ہوا اب آپ ﷺ بھی پہلی صف کے لیے بخشش کی دعا کر رہے ہیں جب کہ ہم اس فضیلت کے حصول میں اسی قدر مست ہیں بسا اوقات پہلی صف میں جگہ ہونے کے باوجود پیچھے ہی بیٹھ جاتے ہیں حالانکہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو اس کے اجر کا پتہ چل جائے تو قرعہ اندازی کر کے اس کو حاصل کریں۔ (مسلم)

1301- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْبِيُّ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَقِيرٍ.....

عَنْ عُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ②
عرباض بن ساریہ نبی ﷺ سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

[51]..... بَابُ مَنْ يَلِي الْإِمَامَ مِنَ النَّاسِ

لوگوں میں سے امام کے قریب کون شخص ہو

1302- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ

① صحیح النسائی، کتاب الإمامة، باب فضل الصف الأول والثانی (816) و ابن ماجہ، کتاب اقامة الصلاة، باب فضل الصف المقدم (996)

② صحیح سابقہ ہی مکرر ہے۔

أَبِي مَعْمَرٍ

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ لِيَلِينِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فَأَنْتُمْ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا ❶

ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نماز میں ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے: ”تم مختلف نہ ہو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف ہو جائے گا تمہارے عقلمند اور سمجھدار لوگوں کو میرے قریب کھڑے ہونا چاہیے پھر وہ جوان کے قریب ہیں پھر وہ جوان کے قریب ہیں۔“ ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”آج کل تم لوگوں میں بہت سخت اختلاف ہے۔“

فوائد: (۱) صفوں کی درستی کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے کہ آپ ﷺ خود انہیں سیدھا کروا رہے ہیں (۲) اگلی صف میں امام کے قریب سمجھدار لوگ کھڑے ہوں۔

1303- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيَلِينِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَإِيَّاكُمْ وَهَوَاشَاتِ الْأَسْوَاقِ ❷

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے عقل مند اور سمجھدار لوگوں کو میرے قریب کھڑے ہونا چاہیے پھر وہ جوان کے قریب ہیں پھر جوان کے قریب ہیں اور تم الگ نہ رہو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف ہو جائے گا اور بازار کے فتنوں سے بچو۔“

فوائد: (۱) ”ہوش“ کہتے ہیں لوگوں میں ہلچل پیدا ہونا اور ہیجان و اضطراب پیدا ہونا۔ مراد صفیں درست کرواتے ہوئے بھی ایک دوسرے کو سیدھا کرتے کرواتے بازار میں ہلچل و ہیجان میں مبتلا نہ ہوں بلکہ پرسکون و باوقار انداز میں صفیں درست کروائی جائیں۔

❶ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف وأقامتها وفضل الأول فالأول منها (971) وابدؤاؤد، کتاب الصلاة، باب من يستحب أن يلي الإمام في الصف وكرهية التأخر (674)

❷ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف وأقامتها وفضل الأول (973) وابدؤاؤد، کتاب الصلاة، باب من يستحب أن يلي الإمام في الصف، كراهية التأخر (674)

[52]..... بَابُ أَيِّ صُفُوفِ النِّسَاءِ أَفْضَلُ

عورتوں کی کوئی صف افضل ہے

1304- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أُولَاهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أُولَاهَا. ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مردوں کی بہترین صف پہلی اور بری کچھلی ہے اور عورتوں کی اچھی صف کچھلی ہے اور بری پہلی ہے۔“

فوائد:..... سبحان اللہ کیا خوب تقسیم ہے اختلاط کے فتنے کا کیا زبردست توڑ ہے کہ عورتیں مردوں کے آخر سے صفیں بنانا شروع کریں تاکہ مردوں سے زیادہ سے زیادہ دور رہ سکیں۔

[53]..... بَابُ أَيِّ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ أَثْقَلُ

منافقوں پر کوئی نماز مشکل ہے

1305- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ.....

عَنْ أَبِي بَنِ كَعْبٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَشَاهِدُ فَلَانٌ قَالُوا لَا فَقَالَ أَشَاهِدُ فَلَانٌ فَقَالُوا لَا لِنَفَرٍ مِنَ الْمُنَافِقِينَ لَمْ يَشْهَدُوا الصَّلَاةَ فَقَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ أَثْقَلُ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا. ❷

ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی پھر اپنا چہرہ ہماری طرف کر کے کہا: ”کیا فلاں حاضر ہے؟“ لوگوں نے کہا: ”نہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا فلاں حاضر ہے؟“ لوگوں نے کہا: ”ہیں“ منافقوں کی ایک جماعت جو نماز میں حاضر نہیں ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نمازوں میں سے دو نمازیں منافقوں پر مشکل ہوتی ہیں اگر وہ جان لیں کہ دونوں میں کیا فضیلت ہے تو وہ ان میں ضرور حاضر ہوتے اگرچہ ان کو سرینوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے۔“

❶ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف وأقامتها وفضل الأول (973) وابدؤاؤد، کتاب الصلاة، باب من يستحب أن يلي الإمام في الصف، كراهية التأخر (674)

❷ صحیح: ابدؤاؤد، کتاب الصلاة، باب في فضل صلاة الجماعة (554) والنسائي، کتاب الإمامة، باب الجماعة إذا كانوا اثنين (842)

فوائد: (۱) آپ ﷺ کا طریقہ کار تھا اگر کسی میں کوئی برائی دیکھتے تو اسے براہ راست تنبیہ کی بجائے ساری مجلس و اجتماع کو مخاطب کر کے تو اس برائی کی شاعت بیان فرمادیتے جب کہ منافقین و اہل اہواء کا نام لے کر بھی بیان کر دیتے ہیں تاکہ ان کی حقیقت آشکار ہو جائے۔ معلوم ہوا ایسے منافقوں کی اسلام میں کوئی وقعت و حیثیت نہیں (۲) منافقین پر دو نمازیں بھاری ہیں ایک تو فجر دوسری عشاء جس کا ذکر آگے آرہا ہے لہذا اگر کوئی مخلص مسلمان ان میں سستی کا مرتکب ہو رہا ہے تو اسے اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیے۔ (۳) شعر ہے ”بِقَدَرِ الْكَدِّ تُكْسَبُ الْمَعَالِي“ محنت کے بقدر ہی بلندیاں حاصل ہوتی ہیں۔ اسی طرح اگر یہ نمازیں مشکل و بھاری ہیں تو ان کا میزان میں وزن بھی اسی قدر بھاری ہوگا لہذا ان میں خوب رغبت سے شریک ہونا چاہیے۔

1306. قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ابِیْ بَصِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي النَّبِيِّ ﷺ وَ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي . ①
ابو محمد کہتے ہیں: عبد اللہ بن ابوبصیر نے کہا: ”مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے ابی سے اور ابی نے نبی ﷺ سے اس حدیث کو سنا:

1307. أَخْبَرَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ أَبِي بَنٍ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذَلِكَ . ②
ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

1308. أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَنٍ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ . ③
عبد اللہ بن ابوبصیر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ابی بن کعب نے نبی ﷺ سے اسی حدیث کی طرح بیان کیا۔

1309. أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ صَلَاةٍ أَثْقَلُ عَلَى الْمُنَافِقِينَ
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”منافقوں پر عشاء اور فجر کی نماز سے زیادہ کوئی نماز مشکل

مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَصَلَاةِ
الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا
وَلَوْ حَبُّوا. ❶

نہیں ہوتی اور اگر وہ جان لیں کہ ان میں کیا فضیلت ہے تو
وہ ان میں ضرور حاضر ہوں۔ اگرچہ انہیں سرینوں کے بل
چل کر آنا پڑے۔“

فوائد: منافق آخرت سے کنارہ کشی اختیار کیے ہوتا ہے اسے فقط دنیا سے غرض ہوتی ہے جیسا
کہ دور نبوی کے منافقوں کی مثلہ سے واضح ہے۔

[54]..... بَابُ فِيمَنْ تَخَلَّفَ عَنِ الصَّلَاةِ

اس شخص کے متعلق جو نماز سے پیچھے رہ جائے

1310- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَ فِتْيَانِي فَيَجْمَعُوا
حَطَبًا فَأَمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ
أُخَالِفَ إِلَى أَقْوَامٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنْ هَذِهِ
الصَّلَاةِ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ لَوْ كَانَ
عَرَفًا سَمِينًا أَوْ مُعَرِّقَتَيْنِ لَشَهِدُوها وَلَوْ
يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبُّوا. ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: ”میں نے ارادہ کیا کہ اپنے کسی نوجوان کو حکم دوں کہ
وہ لکڑیاں اکٹھی کرے پھر میں کسی آدمی کو حکم دوں کہ وہ
لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان کے پیچھے جاؤں جو اس
نماز میں حاضر نہیں ہوئے پھر انہیں ان کے گھروں سمیت
جلا دوں اگر یہاں ایک موٹی ہڈی یا دو اچھے کھر ہوتے تو
ان کے لئے ضرور حاضر ہوتے۔ اگر وہ جان لیں کہ ان
میں کیا فضیلت ہے تو وہ سرینوں کے بل چل کر بھی آ
جاتے۔“

[55]..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ إِذَا كَانَ مَطَرٌ فِي السَّفَرِ

جب سفر میں بارش ہو تو جماعت کے ساتھ نماز ترک کرنے کی رخصت

1311- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ.....

❶ صحیح کتاب المساجد، باب ماروی فی التخلف عن الجماعة (1480) وابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات،

باب صلاة العشاء والفجر فی جماعة (797)

❷ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب ماروی فی التخلف عن الجماعة (1481)

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ نَزَلَ بِضُجْنَانَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى الصَّلَاةَ فِي الرَّحَالِ ثُمَّ أَخْبَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ أَوْ مَطِيرَةٍ أَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى الصَّلَاةَ فِي الرَّحَالِ . ❶

نافعؓ کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ ایک سردی کی رات میں ضجنان جگہ پر اترے۔ انہوں نے مؤذن کو حکم دیا تو اس نے پکارا: نماز گھروں میں پڑھ لیں۔ پھر انہوں نے بتایا کہ: ”نبی ﷺ جب سردی کی رات سفر میں ہوتے یا بارش ہوتی تو آپ مؤذن کو حکم دیتے تو وہ پکارتا: ”الصلاة في الرحال“

فوائد: معلوم ہوا سخت سردی یا بارش کے دوران ”الصلاة في الرحال“ کہنا سنت ہے یہ چاہے اذان کے بعد کلمات کہہ لیے جائیں یا جملتین کے بعد مؤذن کا اختیار ہے۔
[56]..... بَابُ فِي فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ
باجاماعت نماز کی فضیلت

1312- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ.....

أَبِي هِنْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَجُلٌ صَلَّى فِي بَيْتِهِ ثُمَّ أَدْرَكَ الْإِمَامَ وَهُوَ يُصَلِّيُ أَبْصَلِي مَعَهُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ بَأَيْتِهِمَا يَحْتَسِبُ قَالَ بِأَيْتِي صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ فَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمِيعِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ وَحَدَهُ بِضْعًا وَعِشْرِينَ جُزْأً . ❶

ابو ہندؓ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب سے کہا کہ ایک آدمی نے اپنے گھر میں نماز پڑھی پھر اس نے امام کو نماز پڑھاتا ہوا پایا کیا وہ امام کے ساتھ نماز پڑھے گا؟ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“ میں نے کہا: ان دونوں نمازوں میں وہ کسے فرض شمار کرے گا؟ انہوں نے کہا: ”جو اس نے امام کے ساتھ نماز پڑھی کیونکہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اس کے اکیلے نماز پڑھنے سے بیس سے زیادہ درجے افضل ہے۔“

فوائد: سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے قول کے موافق مرفوع حدیث بھی مروی ہے۔ چنانچہ اگر

❶ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب الصلاة في الرجال في العطر (1600) و ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب التحلف عن الجماعة في الليلة الباردة (1060) .

❷ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاة الجماعة (1476) وابن ماجہ، کتاب الصلاة والجماعات، باب فضل الصلاة في جماعة (789)

اکیلے میں نماز پڑھ لی ہو تو پھر جماعت کی حاضری کے وقت دوبارہ دوہرائی جائے گی۔

1313۔ أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ سَبْعًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً. ❶
عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اس کے اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجے افضل ہے۔“

فوائد:..... جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا یہ اکیلے نماز پڑھنے سے 27 درجے افضل ہے جب کہ بعض روایتوں میں 25 درجے آئے ہیں۔ امام ابن حجر رحمہ اللہ نے ان کے درمیان توفیق کے گیارہ اقوال ذکر کئے ہیں ان میں سے رائج اسے قرار دیا ہے کہ 25 درجے سری نمازوں کے ساتھ خاص ہیں جب کہ 27 جہری کے ساتھ (واللہ اعلم) (فتح الباری)

[57]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ مَنَعِ النِّسَاءِ عَنِ الْمَسَاجِدِ وَكَيْفَ يَخْرُجْنَ إِذَا خَرَجْنَ عَوْرَتُونَ كُومَسْجِدٍ فِي جَانِبِهِ مَنَعٌ نَهَى كَرْنًا چاہیے اور جب وہ جائیں تو کس طرح جائیں؟
1314۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنْتُ أَحَدَكُمْ زَوْجَتَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعُهَا. ❷
ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کی بیوی مسجد میں جانے کی اجازت مانگے تو اسے منع نہ کرے۔“

فوائد:..... معلوم ہوا اگر عورت مسجد میں نماز پڑھنے کا ارادہ ظاہر کرے تو اسے روکنا نہیں چاہیے لیکن شرط یہ ہے کہ فتنے کا خطرہ نہ ہو جیسا کہ آئندہ احادیث میں خوشبو نہ لگانے کا ذکر آ رہا ہے یہ اصل میں فتنے سے بچنے کی جانب اشارہ ہے۔

1315۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اللہ کی بندویوں کو اللہ کی مسجدوں سے منع نہ کرو“

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة (645) ومسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاة الجماعة..... (650)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب النکاح، باب استئذان المرأة زوجها في الخروج الى المسجد وغيره (5238) ومسلم، کتاب الصلاة، باب خروج النساء الى المساجد، اذا لم يترتب عليه فتنة (987)

وَلْيَخْرُجْنَ إِذَا خَرَجْنَ تَفْلَاتٍ ① جب کہ وہ مسجد میں جائیں تو خوشبو لگاتے ہوئے نہ ہوں۔“

1316- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ.....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بِإِسْنَادِهِ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ التَّفْلَةُ الَّتِي لَا طِيبَ لَهَا. ② محمد بن عمرو اسی حدیث کی اسناد کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ کہ سعید بن عامر نے کہا: ”التفلة وہ عورت ہے جسے خوشبو نہ لگی ہو۔“

[58]..... بَابُ إِذَا حَضَرَ الْعِشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

جب کھانا حاضر ہو اور نماز کھڑی ہو جائے

1317- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وُضِعَ الْعِشَاءُ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَبْدُئُوا بِالْعِشَاءِ. ③ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کھانا رکھا جائے اور نماز کا وقت ہو جائے تو کھانا شروع کرو۔“

فوائد:..... نماز کے اندر ہر قسم کے ہوموم و غموم کو پس پشت ڈال کر کھڑے ہونا چاہیے اس مذکورہ حکم کا بھی یہی مقصد ہے کہ دوران نماز کہیں ذہن کھانے میں ہی نہ کھویا رہے بلکہ بندہ کھانے سے فراغت حاصل کر کے پھر نماز کی جانب متوجہ ہو۔

1318- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَسَلِيمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا حَضَرَ الْعِشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَبْدُئُوا بِالْعِشَاءِ. ④ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کھانا حاضر ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو پہلے کھانا کھا لو۔“

① صحیح: أخرجه ابوداؤد، كتاب الصلاة، باب في خروج النساء الى المسجد (565)

② حسن :

③ صحیح مسلم، كتاب المساجد، باب كراهة الصلاة بحضرة الطعام (1243) والترمذی، كتاب الصلاة، باب ماجاء اذا حضرت العشاء (353)

④ صحیح مسلم، كتاب المساجد، باب كراهة الصلاة بحضرة الطعام (1241) والترمذی، كتاب الصلاة، باب ماجاء اذا حضر العشاء (353)

[59]..... بَابُ كَيْفَ يُمَشَّى إِلَى الصَّلَاةِ

نماز کی طرف کیسے جانا چاہئے

1319- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا
 أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَلَا تَأْتَوْهَا تَسْعُونَ
 وَأَتَوْهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَمَا
 أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا ①

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
 ”جب تم نماز کے لئے جاؤ تو دوڑ کر مت جاؤ بلکہ تم چل کر
 جاؤ اور اطمینان اختیار کرو اور جو نماز تم پا لو وہ پڑھ لو اور جو تم
 سے فوت ہو جائے تو پوری کرلو۔“

فوائد:..... (۱) مؤمن کو اسلام نے ایک عزت دی ہے اس لیے اس کا تقاضا ہے کہ وہ کسی حالت میں
 بے وقار نظر نہ آئے ایسی حرکت جو کہ اگرچہ خیر کے حصول کے لیے ہی ہو اس میں بھی وقار کو ملحوظ رکھنا
 ضروری ہے (۲) ”جو پا لو پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے پورا کرلو“ مذکورہ روایت میں ”اتمّوا“ جب کہ
 بعض میں ”فأقضّو“ کے الفاظ آئے ہیں اگرچہ بعض نے ”قضّوا“ کے معنی کو ترجیح دیتے ہیں کہا ہے
 بالکل انہی حالات میں فوت شدہ نماز کو پورا کرنے کا کہا ہے کہ دونوں کے ایک ہی معنی پورا کرنے کے ہی ہیں
 کیونکہ ”قضّی“ صیغہ بھی پورا کرنے کے معنی میں آتا ہے جیسا کہ قرآن میں ہے ﴿إِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ﴾
 (الجمعة)

1320- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ.....

أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَمَا
 أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا سَبَقْتُمْ فَأَتِمُّوا ②

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
 فرمایا: ”جب تم نماز کے لئے جاؤ تو اطمینان اختیار کرو جس
 قدر تم پاؤ پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہوگئی اسے پوری کرلو۔“

[60]..... بَابُ فِي فَضْلِ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ

مسجد کی طرف پیدل جانے کی فضیلت

1321- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ.....

① متفق عليه: البخاری، کتاب الأذان، باب لا یسعی الی الصلاة ولیأتی بالسکينة والوقار (636) ومسلم، کتاب
 المساجد، باب استحباب اتیان الصلاة بوقار وسکينة (1358)

② متفق عليه: البخاری، کتاب الأذان، باب قول الرجل فاتتنا الصلوة (635) ومسلم، کتاب المساجد، باب استحباب
 اتیان الصلاة بوقار وسکينة (1362)

عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ
بِالْمَدِينَةِ لَا أَعْلَمُ بِالْمَدِينَةِ مَنْ يُصَلِّي
إِلَى الْقِبْلَةِ أَبْعَدَ مَنْزِلًا مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ
وَكَانَ يَشْهَدُ الصَّلَوَاتِ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ فَقِيلَ لَهُ لَوْ ابْتَعْتَ حِمَارًا
تَرْكَبُهُ فِي الرَّمْضَاءِ وَالظُّلُمَاءِ قَالَ
وَاللَّهِ مَا يَسُرُّنِي أَنْ مَنُزِلِي بِلِزْقِ
الْمَسْجِدِ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ بِذَلِكَ
فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
كَيْمَا يُكْتَبَ أَثْرِي وَخُطَايَ وَرُجُوعِي
إِلَى أَهْلِي وَإِقْبَالِي وَإِذْ بَارِي أَوْ كَمَا
قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْطَاكَ
اللَّهُ ذَلِكَ كُلَّهُ وَأَعْطَاكَ مَا
اِحْتَسَبْتَ أَجْمَعُ أَوْ كَمَا قَالَ ❶

ابی بن کعب کہتے ہیں کہ مدینہ میں ایک آدمی تھا اور میں
نہیں جانتا کہ قبلہ کی جانب پڑھنے والوں میں سے اس
سے زیادہ کسی کا مکان مسجد سے دور ہو اور وہ ہمیشہ رسول
اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں حاضر ہوتا اس سے کہا گیا اگر
تم ایک گدھا خرید لو اور اندھیرے اور گرمی میں اس پر سوار
ہو کر مسجد میں جایا کرو اس نے کہا: ”اللہ کی قسم! مجھے یہ
بات پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد سے ملا ہو۔“ نبی ﷺ کے
پاس یہ بات بیان کی گئی تو آپ نے اس آدمی سے اس
کے متعلق پوچھا اس نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! تاکہ
میرے قدموں کے نشان اور میرا اپنے گھر والوں کی طرف
لوٹ کر جانا اور میری آمد و رفت لکھی جائے گی۔“ یا اس
طرح کے اور الفاظ اس نے کہے تو رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تمہیں یہ سب چیزیں دے اور تجھے ان
سب چیزوں کا بدلہ دے جن کو تو نے ثواب گمان کیا ہے۔“
یا آپ نے اسی طرح کے اور الفاظ کہے۔

فوائد: معلوم ہوا مسجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے اسی لیے
مدینہ کے اطراف میں رہنے والے جب مسجد نبوی کے گرد خالی جگہ دیکھ کر ادھر منتقل ہونے لگے تو آپ ﷺ
نے انہیں روک دیا۔

[61]..... بَابُ فِي صَلَاةِ الرَّجُلِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحَدُّهُ

صف کے پیچھے اکیلے آدمی کا نماز پڑھنا

1322- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو زُبَيْدٍ هُوَ عَبَثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ
بْنِ يَسَافٍ قَالَ أَخَذَ بِيَدِي زِيَادُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ فَأَقَامَنِي عَلَى شَيْخٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ.....

❶ صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل كثرة الخطا الى المساجد (1512) و ابوداؤد، کتاب
الصلاة، باب ماجاء في فضل المشي الى الصلاة (557)

وابصہ بن معبد بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کے پیچھے ایک آدمی نے نماز پڑھی اور وہ صف میں نہیں ملا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے نماز لوٹانے کا حکم دیا۔ ابو محمد کہتے ہیں: ”امام احمد بن حنبل عمرو بن مرہ کی حدیث کو صحیح کہتے تھے۔ اور میں یزید بن زیاد بن ابوجعد کی حدیث پر عمل کرتا ہوں۔“

يُقَالُ لَهُ وَابِصَةُ بْنُ مَعْبِدٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي هَذَا الرَّجُلُ يَسْمَعُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ صَلَّى خَلْفَهُ رَجُلٌ وَلَمْ يَتَّصِلْ بِالصُّفُوفِ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ كَانَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ يُثَبِّتُ حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ وَأَنَا أَذْهَبُ إِلَى حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ①

1323- أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عُبيدِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ.....

وابصہ بن معبد بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے صفوں کے پیچھے اکیلے نماز پڑھی تو نبی ﷺ نے اسے نماز لوٹانے کا حکم دیا۔ ابو محمد کہتے ہیں: ”میں بھی اسی کا قائل ہوں۔“

عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبِدٍ أَنَّ رَجُلًا صَلَّى خَلْفَ الصُّفُوفِ وَحْدَهُ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُعِيدَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَقُولُ بِهَذَا ②

فوائد: بلاوجہ صف سے الگ کھڑے ہو کر یا پیچھے اکیلے نماز ادا کرنے سے نماز نہیں ہوتی ہاں اگر

کسی سبب کی بنا پر ہو تو پھر کوئی حرج نہیں مثلاً کوئی اور آدمی میسر ہی نہیں وغیرہ۔ (واللہ اعلم بالصواب)

1324- أَخْبَرَنَا عُبيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ.....

انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ ان کی دادی ملیکہ نے رسول اللہ ﷺ کو اس کھانے کی دعوت دی جو انہوں نے تیار کیا تھا آپ نے کھایا پھر فرمایا: ”کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔“ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ایک

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ قُومُوا فَلَا صَلَیَ بِكُمْ قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدْ اسْوَدَّ

① صحیح: الترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی الصلاة خلف الصف وحده (230)

② صحیح: سابقہ دونوں تعلیقات دیکھئے۔

مِنْ طُولِ مَا لَبَسَ فَنَضَحَتْهُ بِمَاءٍ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَصَفَّتْ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَأَاهُ وَالْعَجُوزُ وَرَأَانَا فَصَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ ❶

چٹائی کی طرف گیا جو زیادہ استعمال کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی میں نے اس پر پانی چھڑکا اور رسول اللہ ﷺ اس پر کھڑے ہوئے میں نے اور ایک یتیم لڑکے نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور بڑھیا ہمارے پیچھے تھی آپ ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی پھر فارغ ہو گئے۔“

فوائد: معلوم ہوا اگر مجبوراً صف میں اکیلے کھڑے ہونا پڑے تو نماز ہو جائے گی (ان شاء اللہ) جمہور اسی کو ترجیح دیتے ہیں نیز اگلی صف سے آدمی کھینچنے والی حدیث ضعیف ہے اس لیے ناقابل حجت ہے۔

[62]..... بَابُ قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ

ظہر کی نماز میں قرأت کی مقدار

1325- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَادَانَ عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ أَبِي الصَّدِيقِ النَّاجِيِّ

ابوسعید بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں تین آیتوں کے برابر کھڑے ہوتے تھے۔ اور پچھلی دو رکعتوں میں اس کی نصف مقدار اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کی مقدار پڑھتے اور بعد کی دو رکعتوں میں اس کی آدھی مقدار۔“

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُومُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ عَلَى قَدْرِ النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ وَفِي الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ عَلَى قَدْرِ النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ ❷

فوائد: ثابت ہوا ظہر کی بعد والی دو رکعتوں کے اندر بھی قراءت جائز ہے۔

1326- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَادَانَ عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بَشِيرٍ

❶ متفق علیہ: البخاری کتاب الصلاة، باب الصلاة علی الحصر (380) ومسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة،

باب جواز الجماعة فی النافلة والصلاة علی الحصر وخمرة (1497)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب وجوب القراءة للإمام والمأموم فی الصلوات كلها..... (755) ومسلم،

کتاب الصلاة باب القراءة فی الظهر والعصر (1015)

عَنْ أَبِي الصَّدِيقِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بَنِيهِ وَزَادَ قَدْرَ قِرَاءَةِ الْم تَنْزِيلِ السَّجْدَةِ. ①

ابو صدیق، ابو سعید سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں اور اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ ﷺ اس میں الم تنزیل السجدة کی مقدار پڑھتے تھے۔ اور بعض اوقات ہمیں بھی کوئی آیت سنا دیا کرتے تھے پہلی رکعت کو طویل کرتے۔“

1327- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ.....

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ. ②

جابر بن سمرہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں ”والسما و الطارق“ اور ”والسما ذات البروج“ پڑھتے تھے۔“

فوائد:..... (۱) مذکورہ و سابقہ روایت کے مطابق مسنون قراءت کا اہتمام افضل ہے۔ (۲) دوسری نمازوں میں کچھ قراءت اونچی کر دینا جائز ہے۔ (بعض کلمات)

[63].... بَابُ كَيْفِ الْعَمَلِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت کیسے کی جائے

1328- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ.....

أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَبِسُورَتَيْنِ مَعَهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا آيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى. ③

ابو قتادہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ: ”یقیناً نبی ﷺ ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور ان کے ساتھ کوئی دو سورتیں پڑھتے تھے۔ اور بعض اوقات ہمیں کوئی آیت سنا دیا کرتے تھے اور پہلی رکعت کو طویل کرتے۔“

فوائد:..... پہلی رکعت کو لمبا کرنے کی یہی حکمت ہے کہ اگر کوئی پیچھے رہ گیا ہے تو وہ بھی نماز

میں شامل ہو جائے۔

① صحیح سابقہ حاشیہ دیکھئے۔

② حسن: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب قدر قرائة فی صلاة الظهر والعصر (307)

③ متفق علیہ: البخاری کتاب الأذان باب القراءۃ فی الظهر (759) ومسلم، کتاب الصلاة، باب القراءۃ فی الظهر والعصر (1012)

1329- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ.....

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بِإِسْنَادِهِ
نَحْوَهُ. ❶

اوزاعی کہتے ہیں کہ یحییٰ نے اسی سند سے اسی طرح بیان کیا۔

1330- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ.....

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ
حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي
الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ
بِأَمِّ الْكِتَابِ وَبِسُورَتَيْنِ وَفِي الْآخِرَتَيْنِ
بِأَمِّ الْكِتَابِ وَكَانَ يُسْمِعُنَا آيَةً وَكَانَ
يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مَا لَا يُطِيلُ
فِي الثَّانِيَةِ وَهَكَذَا فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ
وَهَكَذَا فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ. ❷

عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں:
”کہ نبی ﷺ ظہر کی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ
اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف
سورۃ فاتحہ پڑھتے اور کوئی آیت کبھی ہمیں بھی سنا دیتے۔
پہلی رکعت اتنی طویل کرتے تھے کہ دوسری رکعت اتنی
طویل نہ کرتے تھے اسی طرح عصر کی نماز میں کرتے اسی
طرح صبح کی نماز میں کرتے۔“

فوائد:..... (۱) دوسری دو رکعتوں میں قراءت کا اختیار ہے (۲) پہلی رکعت لمبی جب کہ دوسری
پہلی کی نسبت ہلکی پڑھنا سنت ہے۔

[64]..... بَابُ فِي قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ

نمازِ مغرب میں قرأت کی مقدار کا بیان

1331- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُتْبَةَ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّهَا
سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ
بِالْمُرْسَلَاتِ. ❸

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ام فضل نے نبی ﷺ
کو مغرب کی نماز میں سورۃ مرسلات پڑھتے ہوئے سنا۔

❶ صحیح: سابق ولاحق ملاحظہ کیجئے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب القراءة فی الظهر والبصر (451)

❸ متفق علیہ: کتاب الأذان، باب القراءة فی المغرب (723) ومسلم کتاب الصلاة، باب القراءة فی الصبح (1045)

1332- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ.....

جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ جَبْرِ بْنَ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ ❶
 جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ: ”معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے پھر اپنی قوم کے پاس جا کر انہیں نماز پڑھاتے۔ ایک رات انہوں نے جا کر نماز پڑھائی اور سورہ بقرہ پڑھی تو انصار کا ایک آدمی اپنی نماز پڑھ کر چلا گیا۔ اسے خبر پہنچی کہ معاذ رضی اللہ عنہ نے اسے برا بھلا کہا اس نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کی شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو تین دفعہ فتنے میں ڈالنے والا کہا پھر آپ نے اسے مفصل کے وسط سے دو سورتوں کا حکم دیا۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”ہم بھی اسی کو اختیار کرتے ہیں۔“

[65]..... بَابُ قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ

عشاء میں قرأت کی مقدار

1333- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ.....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّيُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّيُ بِهِمْ فَجَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى الْعَتَمَةَ وَقَرَأَ الْبَقْرَةَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّى ثُمَّ ذَهَبَ فَلَمَّا كَانَ مُعَاذًا يَنَالُ مِنْهُ فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمُعَاذٍ فَاتِنًا فَاتِنًا أَوْ فَتَانًا فَتَانًا ثُمَّ أَمَرَ بِسُورَتَيْنِ مِنْ وَسْطِ الْمُفْصَلِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ نَأْخُذُ بِهَذَا ❷

فوائد:..... (۱) کسی پیش آمدہ عذر کی بناء پر جماعت کو چھوڑا جاسکتا ہے (۲) امام کا مقتدیوں کا خیال نہ رکھنا ان کو فتنے میں مبتلا کرنے کے مترادف ہے (۳) متفل امام کے پیچھے فرائض والوں کی نماز ہو جاتی ہے (۴) اگر نیت مختلف کر لی جائے تو یہ ایک نماز کو دو دفعہ پڑھنے کے مترادف نہیں ہوگا (۵) اختلاف نیت جائز ہے۔ (۶) احناف، اختلاف نیت کے قائل نہیں۔

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب الحھر فی المغرب (765) ومسلم، کتاب الصلاة، باب القراءة فی الصبح .

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب اذا صلی ثم ام قوما (711) ومسلم، کتاب الصلاة، باب القراءة فی العشاء

[66]..... بَابُ قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِي الْفَجْرِ

فجر میں قراءت کی مقدار کا بیان

1334- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

زیاد بن علاقہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا کو یہ کہتے سنا کہ: ”انہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو صبح کی دو رکعتوں میں سے کسی رکعت میں ”وَالنَّخْلَ بِسِقَاتٍ“ پڑھتے ہوئے سنا۔“ شعبہ کہتے ہیں: میں نے ان سے دوسری دفعہ پوچھا تو انہوں نے کہا: ”میں نے آپ کو سورۃ قاف پڑھتے ہوئے سنا۔“

عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَى يَقُولُ إِنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعَهُ يَقْرَأُ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الصُّبْحِ وَالنَّخْلَ بِاسِقَاتٍ قَالَ شُعْبَةُ وَسَأَلْتُهُ مَرَّةً أُخْرَى قَالَ سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ (ق) ①

1335- أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ.....

قطبہ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ: ”میں نے نبی ﷺ کو فجر کی پہلی رکعت میں ”وَالنَّخْلَ بِاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعُ نَضِيدٍ“ پڑھتے ہوئے سنا۔“

عَنْ قُطَيْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى وَالنَّخْلَ بِاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعُ نَضِيدٍ. ②

1336- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ سَرِيعٍ.....

عمرو بن حریث بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے صبح کی نماز میں ”إِذَا الشَّمْسُ كُورَتْ“ پڑھتے ہوئے سنا جب آپ ”وَاللَّيْلَ إِذَا عَسْعَسَ“ پر پہنچے تو میں نے اپنے دل میں کہا: ”وَاللَّيْلَ إِذَا عَسْعَسَ“ کیا معنی ہیں؟

عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذَا الشَّمْسُ كُورَتْ فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى هَذِهِ الْآيَةِ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ جَعَلْتُ أَقُولُ فِي نَفْسِي مَا اللَّيْلُ إِذَا عَسْعَسَ. ③

① صحیح مسلم کتاب الصلاة، باب القراءة فی الصبح (457) والنسائی، کتاب الافتتاح، باب القراءة فی الصبح (949)

② صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب القراءة فی الصبح (1025) والترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی القراءة فی صلاة الصبح (306)

③ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب القراءة فی الصبح (1023) والترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی القراءة فی صلاة الصبح (306)

1337- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ.....

عَنِ الْوَلِيدِ عَنْ عُمَرَو بْنِ حُرَيْثٍ
ولید عمرو بن حریش سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔
بَنَحْوِهِ. ❶

1338- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ.....

عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ
أَبِي عَلَى أَبِي بَرَزَةَ الْأَسْلَمِيِّ وَهُوَ عَلَى
عُلُوِّيَّةٍ مِنْ قَصَبٍ فَسَأَلَهُ أَبِي عَنْ وَقْتِ
صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ كَانَ
يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُونَ الظُّهْرَ إِذَا
دَخَصَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ
ثُمَّ يَنْطَلِقُ أَحَدُنَا إِلَى أَهْلِهِ فِي أَقْصَى
الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ قَالَ وَنَسِيتُ
مَا ذَكَرَ فِي الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ
يُؤَخَّرَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الَّتِي تَدْعُونَ
الْعَتَمَةَ وَكَانَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ
الصُّبْحِ وَالرَّجُلُ يَعْرِفُ جَلِيسَهُ وَكَانَ
يَقْرَأُ فِيهَا مِنَ السِّتِينَ إِلَى الْمِائَةِ. ❷

سیار بن سلامہ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ ابو ہریرہ
اسلمی کے پاس گیا۔ اور وہ نزل کے بالا خانے پر تھے
میرے والد نے ان سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے
وقت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: ”ہجیر جسے تم ظہر
کہتے ہو رسول اللہ ﷺ اس وقت پڑھتے تھے جب
سورج ڈھلتا تھا، اور عصر کی نماز پڑھتے پھر ہم میں سے کوئی
اپنے اہل کی طرف مدینہ کی انتہا میں جاتا اور سورج کی
ابھی شعاعیں تیز ہوتیں۔ راوی کہتا ہے کہ: انہوں نے جو
مغرب کے متعلق ذکر کیا تھا اسے میں بھول گیا۔ اور آپ
عشاء کی نماز جسے تم عتمہ کہتے ہو، میں تاخیر کو پسند کرتے
تھے۔ اور صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو آدمی اپنے ساتھی
کو پہنچاتا۔ اور آپ ﷺ صبح کی نماز میں ساٹھ سے سو
آیات تک پڑھتے تھے۔

فوائد: فجر میں ساٹھ سے سو تک آیات پڑھنا سنت ہے اور کثیر اجر و ثواب کا باعث ہے۔

[67]..... بَابُ كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانے کی ممانعت کا بیان

1339- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ الْمُسَيَّبِ بْنِ

❶ صحیح: سابقہ مکرر آئی ہے۔

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب مواقیات الصلاة، باب وقت الظهر عند الزوال (541) ومسلم، کتاب المساجد، باب استحباب التبکیر بالصبح فی اول وقتها (1462) وابو داؤد، کتاب الصلاة، باب فی وقت صلاة النبی ﷺ وکیف کان یصلیها (398)

رَافِعٌ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرْفَةَ.....

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَسْجِدَ وَقَدْ رَفَعُوا أَبْصَارَهُمْ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ لَتَنْتَهُنَّ أَوْ لَا تَرْجِعُ إِلَيْكُمْ أَبْصَارُكُمْ ❶

جابر بن سمرہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے اور لوگوں نے نماز میں اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھائی ہوئی تھی آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اس بات سے باز آ جاؤ ورنہ تمہاری نظریں تمہاری طرف واپس نہیں لوٹائی جائیں گی۔“

فوائد: نماز میں ادھر ادھر دیکھنا اسے شیطان کے اچکنے سے تعبیر کیا گیا ہے بہر حال اس سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ البتہ اجر و ثواب اور بلندی درجات میں کمی ضرور آتی ہے البتہ آسمان کی جانب دیکھنا انتہائی خطرناک ہے کہ اس سے نظر چھن جانے کا خطرہ ہے لہذا یہ فعل اللہ کے غضب کا باعث بھی ہو سکتا ہے۔

1340۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ.....

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلَاتِهِمْ فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ حَتَّى قَالَ لَتَنْتَهُنَّ عَنْ ذَلِكَ أَوْ لَيُخْطَفَنَّ اللَّهُ أَبْصَارُكُمْ ❷

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اپنی نمازوں میں اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں؟ اس کے متعلق آپ کا فرمان اتنا سخت ہوا حتیٰ کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اس بات سے باز آ جاؤ گے یا اللہ تمہاری نظروں کو اچک لے گا۔“

[68]..... بَابُ الْعَمَلِ فِي الرُّكُوعِ

اس عمل کے متعلق جو رکوع میں کرنا چاہئے

1341۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْفُورٍ الْعَبْدِيُّ.....

حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ كَانَ بَنُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ إِذَا رَكَعُوا جَعَلُوا أَيْدِيَهُمْ بَيْنَ أَفْخَادِهِمْ فَصَلَّتْ إِلَى

مصعب بن سعد کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود کے بیٹے جب رکوع کرتے تو اپنے ہاتھ اپنے زانوؤں کے درمیان کر لیتے تو میں نے سعد کے قریب نماز پڑھی پھر میں نے

❶ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب النهی عن رفع البصرانی السماء فی الصلاة (965) و ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب النظر فی الصلاة (912)

❷ صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب رفع البصرانی السماء فی الصلاة (750) و ابو داؤد کتاب الصلاة باب النظر فی الصلاة (913)

جَنْبِ سَعْدٍ فَصَنَعَتْهُ فَضْرَبَ يَدِي فَلَمَّا
انْصَرَفَ قَالَ يَا بُنَيَّ اضْرِبْ بِيَدِكَ
رُكْبَتَكَ ثُمَّ فَعَلْتَهُ مَرَّةً أُخْرَى بَعْدَ
ذَلِكَ يَوْمَ فَصَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَضْرَبَ
يَدِي فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا
وَأَمَرْنَا أَنْ نَضْرِبَ بِالْأَكْفِ عَلَى
الرُّكْبِ . ①

1342. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ
إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُصْعَبٍ
بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ. ②

② متفق عليه: البخاری، کتاب الأذان، باب رفع الأكف على الركب في الركوع (790) ومسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب الندب الى وضع الأيدي على الركب في الركوع ونسخ التطبيق (1194)

② صحيح: سابقہ ہی مکرر آئی ہے۔

③ صحيح: احمد 4/120، ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع والسجود (863)

فوائد:..... (۱) معلوم ہوا رکوع میں ہاتھ کو پھیلا کر انگلیاں کھول کر رکھی جائیں گی (۲) اطمینان سے رکوع کیا جائے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پکڑ لے۔

[69].....بَاب مَا يُقَالُ فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں کیا پڑھنا چاہیے؟

1344- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عَمِّي.....

إِبَاسُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ لَمَّا نَزَلْتُ فَسَبَّحَ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلْتُ سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ اجْعَلُوهَا فِي سُجُودِكُمْ ❶

ایاس بن عامر کہتے ہیں کہ میں نے عقبہ بن عامر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ”اپنے عظمت والے رب کے نام کی تسبیح بیان کرو۔“ (واقعہ: ۷۴) تو ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے اپنے رکوع میں مقرر کرلو۔“ اور جب یہ آیت نازل ہوئی: ”اپنے بلند رب کے نام کی تسبیح بیان کرو۔“ (اعلیٰ: ۱) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے اپنے سجدہ میں مقرر کرلو۔“

فوائد:..... (۱) رکوع وسجود کی دعائیں قرآن سے استدلال شدہ ہیں (۲) ”فَسَبَّحَ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ“ چنانچہ اس سے ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ“ دعا قرار پائی جو کہ رکوع میں پڑھی جاتی ہے اور ”سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى“ اس سے سجدہ میں ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى“ دعا قرار پائی۔ جیسا کہ اگلی حدیث میں اس کی دلیل بھی آرہی ہے۔

1345- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ.....

عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَمَا أَتَى عَلَى آيَةٍ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا فَسَأَلَ وَمَا أَتَى

حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک رات نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ اپنے رکوع میں ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ“ کہتے اور اپنے سجدے میں ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى“ کہتے۔ اور جب کوئی رحمت کی آیت ہوتی تو آپ اس پر ٹھہر کر سوال کرتے اور جب کوئی

❶ صحیح: أخرجه أبو داود، کتاب الصلاة، باب ما يقول الرجل في ركوعه وسجوده (869) وابن ماجه، کتاب اقامة

الصلوة والسنة فيها باب، التسيب في الركوع والسجود (887)

عَلَى آيَةِ عَذَابٍ إِلَّا تَعُوذَ ❶ عذاب کی آیت آتی تو آپ پناہ مانگتے۔“

فوائد: (۱) عذاب و رحمت پر ٹھہر کر سوال اور آیت عذاب پر ٹھہر کر پناہ مانگنا یہ مسنون عمل ہے اور دعا کی قبولیت کے زیادہ لائق ہے۔ (۲) یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر دورانِ قراءت مقتدی کو امام کی ”و لا الضالین“ کے جواب میں ”آمین“ کہنا پڑے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

[70]..... بَابُ التَّجَافِي فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں پہلوؤں کو علیحدہ رکھنے کے متعلق

1346- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ.....

عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلَمَةَ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَأَبُو حُمَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ ثُمَّ رَكَعَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَوَتَرَ يَدَيْهِ فَتَحَاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ وَلَمْ يُصَوِّبْ رَأْسَهُ وَلَمْ يَقْنَعُهُ ❷

عباس بن سہل کہتے ہیں کہ محمد بن مسلمہ اور ابواسید اور ابوحمید اور سہل بن سعد جمع ہوئے تو انہوں نے نبی ﷺ کی نماز کا ذکر کیا ابوحمید نے کہا: ”میں تم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کو جانتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے اور جس وقت رکوع کے لئے اللہ اکبر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے۔ پھر رکوع کرتے اور اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے۔ گویا کہ انہیں پکڑے ہوئے ہوں اور اپنے ہاتھ تانت کی طرح سیدھے کرتے۔ انہیں اپنے پہلوؤں سے الگ رکھتے اور سر کو نہ زیادہ جھکاتے اور نہ زیادہ اٹھاتے۔“

فوائد: (۱) یہ رکوع کی صفات کی جامع حدیث ہے کہ رکوع میں بازو تان کر انہیں پہلوؤں سے

جدا کر کے رکھا جائے گا (۲) سر کو برابر نہ زیادہ جھکا اور نہ زیادہ اٹھا رکھا جائے گا۔

[71]..... بَابُ الْقَوْلِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ

رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کی دعا کا بیان

1347- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.....

❶ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تطويل القراءة (1811) و ابو داؤد کتاب الصلاة، باب ما يقول

❷ حسن

الرجل فی رکوعه وسجوده (871)

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ فَإِذَا رَكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَلَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ ❶

سالم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر اٹھاتے۔ اور جب رکوع کرتے تو اسی طرح کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو اسی طرح کرتے اور کہتے: ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ“ اور سجدہ میں ایسا نہ کرتے۔

فوائد: (۱) قومہ میں پڑھی جانے والی دعائیں طرح آتی ہے (۱) اللّٰہم ربنا و لك الحمد (۲) ربنا و لك الحمد (۳) ربنا لك الحمد۔ جیسا کہ آگے احادیث میں وضاحت آرہی ہے (۲) ”سجدوں میں ایسا نہیں کرتے“ سے مراد رفع الیدین ہے۔

1348۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ❷

عبداللہ بن عمر نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔ مگر انہوں نے صرف ”ربنا و لك الحمد“ کہا۔

فوائد: یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اللہم کے الفاظ ذکر نہیں کیے لہذا یہ دونوں طرح ہی درست ہے۔

1349۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَبِي شِهَابٍ

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ وَإِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ❸

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب امام ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ کہے تو تم ”رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ“ کہو۔“

فوائد: اس کا یہ مطلب نہیں کہ امام تحمید نہیں کہے گا اور مقتدی تسمیع جیسا کہ امام مالک رحمہ اللہ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہ مذہب ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ امام جب منتقل ہوتا ہوا ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ کے الفاظ ادا کرے گا تو مقتدی کھڑا ہونے کے بعد اس کے جواب میں ”رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ“ کے الفاظ ادا کرے گا یہ

❶ صحیح مسلم، کتاب الصلاة باب استحباب رفع الیدین (859) و ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب رفع الیدین فی الصلاة (722)

❷ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

❸ صحیح (1291) میں مطو لا گزر چکی ہے۔

صورت ”ولا الضالین“ والی بنتی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ امام کے جواب میں ”آمین“ کہو اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ﷺ ولا الضالین اور امام ”آمین“ نہیں کہے گا بلکہ مراد ہے اس امام کے جواب میں آپ نے یہ کہنا ہے یہی موقف احمد ابو یوسف، محمد اور جمہور کا ہے (فتح) لہذا مقتدی بھی ”سمع اللہ“ کے الفاظ کہے گا اور امام ”ربنا و لك (واللہ اعلم)

1350- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ ①

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”امام صرف اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔ جب وہ ’سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ‘ کہے تو تم ’اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ‘ کہو جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔“

1351- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ

عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا وَسَنَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا قَالَ أَحْسَبُهُ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤْمِكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمْ اللَّهُ وَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا

ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا تو ہمیں ہماری نماز سکھلائی اور ہمارے لئے ہمارے (عبادت کے) طریقے بیان کئے ابو موسیٰ کہتے ہیں۔ میرا خیال ہے آپ نے فرمایا: ”جب نماز کھڑی ہو تو تم میں سے کوئی تمہاری امامت کرے جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب وہ ’غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ‘ کہے تو تم آمین کہو اللہ تمہاری دعا قبول کرے گا

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب إقامة الصف من تمام الصلاة (722) ومسلم، کتاب الصلاة، باب التمام

وَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ
وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَبِتِلْكَ
بِتِلْكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ
حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ
أَوْ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ
عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ
حَمِدَهُ. ①

اور جب وہ اللہ اکبر کہے اور رکوع کرے تو تم بھی اللہ اکبر
کہہ کر رکوع کرو۔ کیونکہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور
تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے۔“ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:
”یہ اسی کے بدلہ میں ہے (امام جتنی دیر پہلے رکوع میں جاتا
اور پھر سر اٹھاتا ہے تم اتنی دیر بعد رکوع میں جاتے اور بعد
میں سر اٹھاتے ہو) اور جب وہ ’سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ‘
کہے تو تم ’اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ‘ کہو یا آپ ﷺ
نے ’رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ‘ فرمایا۔“ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے
نبی کی زبان سے ’سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ‘ فرمایا ہے۔

1352۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ
قُرَظَةَ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ
الرُّكُوعِ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ
السَّمَوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا
بَيْنَتْ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ أَهْلِ الشَّاءِ
وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُنَّا
لَكَ عَبْدُ اللَّهِ لَمْ يَمْنَعْ لِمَا أُعْطِيَ
وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعَتْ وَلَا يَنْفَعُ ذَا
الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. ②

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو کہتے: ”اے ہمارے رب
سب تعریفیں تیری ہیں آسمان اور زمین بھر کر اور اس کے
بعد تیری مشیت کے مطابق بھر کر، اے تعریف والے اور
بزرگی والے، جو بندے نے کہا وہ اس سے زیادہ حقدار
ہے۔ ہم سب تیرے غلام ہیں۔ اے اللہ! جسے تو دے
دے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جس سے تو روک
لے اسے کوئی دینے والا نہیں ہے۔ اور بزرگی والے کو
بزرگی تجھ سے کوئی نفع نہیں دے گی۔“

فوائد:..... مسلک اہل حدیث کی صداقت اور عقیدہ توحید کی عظمت کو سمجھنے کے لیے آپ ﷺ کی

① صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب التشهد فی الصلاة (902) و ابو داؤد کتاب الصلاة، باب التشهد (972)

② متفق علیہ: البخاری، کتاب تفصیر الصلاة، باب صلاة القاعد (1114) و مسلم، کتاب الصلاة، باب ما یقول اذا رفع

رأسه من الركوع (1071)

دعاؤں پر غور کرنا چاہیے اور اہل حدیثوں کے تمام عقائد آپ ﷺ کی روزمرہ دعاؤں سے ثابت ہوتے ہیں اور عقیدہ توحید کی ایک مشق آپ ﷺ کی دعاؤں سے نمایاں ہوتی ہے عقیدہ توحید کی حامل کیا ہی زبردست دعا ہے جیسا کہ حمد و ثناء کے آخر میں ہے اللہ جس سے تو روک لے اسے دے کوئی نہیں سکتا اور جسے دینے پہ آئے اس سے روک نہیں سکتا اور تیرے ہاں کسی بزرگ کی بزرگی کام نہیں آتی۔ اللہ کے رسول ﷺ سے بڑھ کر دنیا میں کون بزرگ ہو سکتا ہے لہذا اپنے چچا ابوطالب کی ہدایت کی سر توڑ کوشش کرتے ہیں لیکن دربار خداوندی میں منظوری نہیں ہوتی چنانچہ وہ مشرک ہی فوت ہو جاتا ہے اور ارشاد خداوندی ہوتا ہے ”آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے“ چہ جائیکہ یہ پیر فقیر روحوں کے تھیلے چھین لیں منشاء الہی کے برعکس کام کرتے پھریں۔ (تدبر وافہم)

1353- أَخْبَرَنَا يَعْقَبُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ.....

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِْلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِْلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ قِيلَ لِعُبَيْدِ اللَّهِ تَأْخُذُ بِهِ قَالَ لَا وَقِيلَ لَهُ تَقُولُ هَذَا فِي الْفَرِيضَةِ قَالَ عَسَى وَقَالَ كُتْلَةُ طَيْبٌ ۝

علی رضی اللہ عنہ بن ابوطالب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے: ”سن لیا اللہ نے اس شخص کی بات کو جس نے اس کی تعریف کی۔ اے ہمارے رب تیرے لئے ہی تعریف ہے۔ آسمان و زمین بھرے ہوئے اور وہ چیز بھری ہوئی ان دونوں (آسمانوں و زمین) کے درمیان ہے اور وہ چیز بھری ہوئی جو تو چاہے۔“ عبد اللہ سے کہا گیا: کیا آپ بھی اسے اختیار کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ”نہیں۔“ ان سے کہا گیا: فرض میں یہ پڑھنے کے آپ قائل ہیں؟ انہوں نے کہا: ”ہو سکتا ہے۔ اور کہا: سب دعائیں اچھی ہیں۔“

فوائد: لہذا یہ ثابت دعائیں بدل بدل کر پڑھتے رہنا چاہیے تاکہ ان فضائل سے بندہ محروم نہ رہے اور ان مختلف دعاؤں میں جو معرفت الہی اور عظمت خداوندی کے شہ پارے ہیں ان کا علم ہو، نیز عقیدہ اہل حق پر کھنے کے لیے آپ کی ادعیہ کو معیار بنائیں ان شاء اللہ عقیدہ توحید کی بڑائی نصیب ہوگی اور گمراہی

کے دروازے بند ہوں گے۔

[72]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْأَيْمَةِ بِالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

رکوع و سجود میں امام سے جلدی کرنے کی ممانعت

1354- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ.....

عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ
إِنِّي قَدْ بَدَنْتُ فَلَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ
وَلَا بِالسُّجُودِ فَإِنِّي مَهْمَا أَسْبَقُكُمْ
حِينَ أَرْكَعُ تُدْرِكُونِي حِينَ أَرْفَعُ
وَمَهْمَا أَسْبَقُكُمْ حِينَ أَسْجُدُ تُدْرِكُونِي
حِينَ أَرْفَعُ. ①

معاویہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”میں کمزور ہو گیا ہوں تم رکوع و سجود میں مجھ سے جلدی نہ
کرو کیونکہ رکوع کرتے وقت جتنا تم سے پہلے میں جھکوں
گا تو سر اٹھاتے وقت تم مجھے پالو گے۔ اسی طرح کا عمل
سجدہ میں بھی ہوگا۔ یعنی جتنا پہلے سجدہ میں جاؤں گا تو مجھے
پالو گے جب میں سر اٹھاؤں گا۔

1355- حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا
هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَا
يَخْشَى أَحَدُكُمْ أَوْ لَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ
إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ
رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ صُورَتَهُ صُورَةَ
حِمَارٍ. ②

محمد بن زیاد کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہؓ کو یہ کہتے
ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم سے کوئی
اس بات سے نہیں ڈرتا کہ جب وہ امام سے پہلے اپنا سر
اٹھائے تو اللہ اس کے سر کو گدھے کا سر یا اس کی صورت کو
گدھے کی صورت بنا دے۔“

فوائد:..... امام سے پہلے کرنے سے انتہائی احتیاط کرنی چاہیے وعید سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ انتہائی
فتیح حرکت اور برا عمل ہے مگر آج کل اس کے کرنے والے زیادہ ہیں۔

1356- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ.....

① حسن: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب یومر بہ المأموم من اتباع الامام (619) وابن ماجہ، کتاب اقامة الصلاة، باب النهی
ان یسبق (963)

② متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب اثم من یرفع رأسه قبل الإمام (691) ومسلم، کتاب الصلاة، باب تحریم سبق
الإمام برکوع (962)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَثَّهُمْ عَلَى الصَّلَاةِ وَنَهَاهُمْ أَنْ يَسْبِقُوهُ إِذَا كَانَ يُؤْمُّهُمْ بِالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَأَنْ يَنْصَرِفُوا قَبْلَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ وَقَالَ إِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِي وَأَمَامِي. ❶

انس رضی اللہ عنہ بن مالک کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے لوگوں کو نماز کی رغبت دلائی اور انہیں اس بات سے منع کیا کہ جب آپ ان کی امامت کریں تو وہ آپ سے پہلے رکوع و سجود کریں۔ اور آپ کے نماز سے فارغ ہونے سے پہلے فارغ ہو جائیں۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہیں اپنے پیچھے اور آگے سے دیکھتا ہوں۔“

فوائد: (۱) امام کی فراغت سے قبل فارغ ہونا نماز کے باطل ہونے کا سبب ہے کیونکہ جب امام سلام نہ پھیرے اور مقتدی پہلے پھیر دے گے تو لازماً نماز باطل ہو جائے گی اسی طرح سلام کے علاوہ بقیہ ارکان میں پہل بھی نماز کو باطل کر دینے کا باعث ہے۔ یہ عجیب ہے طبیعت ہے کہ جب امام سے قبل بندہ فارغ نہیں ہو سکتا تو ایسے ہی بلاوجہ جلدی حماقت کے سوا کیا ہو سکتی ہے یہ تو ایسے ہی ہے کہ بندہ ریل گاڑی کے ڈبوں میں دوڑ لگا دے کہ پہلے اسٹیشن پر پہنچ جاؤں۔ (۲) آپ ﷺ کے پیچھے سے دیکھنے کے متعلق مختلف اقوال ہیں کچھ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ مہر نبوت سے دیکھتے تھے کچھ کہتے ہیں کہ پیچھے باریک سی آنکھیں تھیں بعض کے نزدیک سامنے ہی شیشے کی مانند نظر آ جاتا تھا۔ بہر حال زیادہ موشگافیوں سے بہتر یہی ہے کہ ایمان بالغیب رکھا جائے کیفیت و ہیئت اللہ بہتر جانتا ہے آپ دیکھتے ضرور تھے۔ (واللہ اعلم)

[73].... بَابُ السُّجُودِ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظَمَ وَكَيْفَ الْعَمَلُ فِي السُّجُودِ

سات اعضاء پر سجدہ کرنا اور سجدہ میں کیا کرنا چاہئے

1357۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ.....

سَمِعْتُ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ نَبِيُّكُمْ ﷺ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ وَأَمَرَ أَنْ لَا يَكُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِيهِ مَرَّةً أُخْرَى قَالَ أَمَرْتُ بِالسُّجُودِ وَلَا أَكُفَّ شَعْرًا وَلَا

طاووس کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ”تمہارے نبی کو حکم ہوا ہے کہ سات اعضاء پر سجدہ کریں اور اس بات کا بھی حکم ہوا ہے کہ بال اور کپڑے نہ سمیٹیں۔“ شعبہ کہتے ہیں: ”عمرو بن دینار نے دوسری بار یہ حدیث مجھ سے یوں بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے حکم ہوا ہے کہ سجدہ

ثُوبًا ❶ کرتے ہوئے اپنے بال اور کپڑے نہ سمیٹوں۔“

فوائد: (۱) سات اعضاء سے مراد دو پیر، دو ہاتھ، دو گھٹنے اور ایک پیشانی کی ہڈی ناک بھی اس کے اندر آجاتا ہے لہذا ان اعضاء پر سجدہ کرنا لازم و ضروری ہے (۲) دوران نماز کپڑے اور بال سمیٹنے منع ہیں۔ اگلی حدیث میں اس کی وضاحت آرہی ہے۔

1358- أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ وَيَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَا حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظَمِ الْجَبْهَةِ قَالَ وَهَيْبٌ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكُفُّ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعْرَ ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مجھے حکم ہوا ہے کہ میں سات اعضاء پر سجدہ کروں۔ پیشانی پر وہیب کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنے ناک کی طرف اشارہ کیا اور دونوں ہاتھوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کے کناروں اور آپ اپنے بال اور کپڑے نہ سمیٹتے تھے۔

[74]..... بَابُ أَوَّلِ مَا يَقَعُ مِنَ الْإِنْسَانِ الْأَرْضَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ

انسان جب سجدہ کرنے کا ارادہ کرے تو زمین پر پہلے کون سے اعضاء رکھے؟

1359- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُثَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ ❸

وائل بن حجر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو آپ اپنے گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھتے اور جب اٹھنے لگتے تو ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔“

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب السجود علی سبعة أعظم (809) ومسلم، کتاب الصلاة، باب أعضاء السجود والنهی عن کف (1095)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب السجود علی الأنف (812) ومسلم، کتاب الصلاة، باب أعضاء السجود والنهی عن کف (1097)

❸ حسن: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب کیف یضع رکبته قبل یدیه (838) والترمذی کتاب ابواب الصلاة باب ماجاء فی وضع الركبتین (268)

فوائد: مذکورہ حدیث کو اگرچہ حسین سلیم رحمہ اللہ نے حسن قرار دیا ہے (واللہ اعلم) لہذا گھٹنوں کو پہلے رکھنے اور بعد میں اٹھانے کا عمل مرجوح قرار پائے گا جیسا کہ آئندہ صحیح حدیث اس کے مخالف بھی آرہی ہے۔

1360- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ قِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ مَا تَقُولُ قَالَ كُلُّهُ طَيِّبٌ وَقَالَ أَهْلُ الْكُوفَةِ يَخْتَارُونَ الْأَوَّلَ. ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تمہارا کوئی نماز پڑھے تو ایسے نہ بیٹھے جیسے اونٹ بیٹھتا ہے اور وہ اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھے۔“ عبد اللہ سے کہا گیا: ”آپ کی کیا رائے ہے؟“ انہوں نے کہا: ”سب فعل جائز ہیں اور انہوں نے کہا: اہل کوفہ پہلی بات کو اختیار کرتے ہیں۔“

فوائد: معلوم ہوا سجدہ جاتے ہوئے پہلے ہاتھ رکھتے ہیں دلائل کی بناء پر یہی بات اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے اگرچہ ابن قیم رحمہ اللہ وغیرہ اس کے خلاف بھی گئے ہیں (واللہ اعلم)

[75].... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِفْتِرَاشِ وَنَقْرَةِ الْغُرَابِ

ہاتھ بچھانے اور کوڑے کی طرح ٹھونگے مارنے کی ممانعت

1361- أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ وَسَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ.....

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اُعْتَدِلُوا فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ بِسَاطِ الْكَلْبِ. ❷

انس رضی اللہ عنہ بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رکوع میں درمیانی حالت میں رہو اور تمہارا کوئی اپنے بازوؤں کو کتے کی طرح نہ پھیلائے۔“

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب کیف يضع رکبتيه قبل يديه (840) والترمذی، کتاب ابواب الصلاة، باب آخر منه (269)

❷ متفق عليه: البخاری، کتاب الأذان، باب لا يفرش ذراعيه في السجود (822) ومسلم، کتاب الصلاة، باب الاعتدال في السجود ووضع الكفين (1102)

1362- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ مَحْمُودٍ
 عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَبَلٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ افْتِرَاشِ السَّبْعِ وَنَقْرَةِ الْغُرَابِ وَأَنْ يُوطِنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ كَمَا يُوطِنُ الْبَعِيرُ. ❶

عبدالرحمن بن شبل انصاری کہتے ہیں کہ: ”رسول اللہ ﷺ نے درندے کی طرح بازو پھیلانے اور کوئے کی طرح ٹھونگے مارنے سے منع کیا۔ اور اس بات سے منع کیا کہ آدمی جگہ مقرر کرے جس طرح اونٹ جگہ مقرر کرتا ہے۔“

فوائد: (۱) دوران سجدہ بازوؤں کو زمین پر بچھانا منع ہے (۲) تیزی میں نماز کی ادائیگی مکروہ ہے (۳) مسجد میں کسی ایک مقام کو اپنے لیے خاص کر لینا درست نہیں کیونکہ مسجد کی ہر جگہ سب کے لیے یکساں ہے۔

[76]..... بَابُ الْقَوْلِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دوسجدوں کے درمیان کی دعا

1363- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ
 عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَبِّ اغْفِرْ لِي فَقِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ تَقُولُ هَذَا قَالَ رَبُّمَا قُلْتُ وَرَبُّمَا سَكَتُ. ❷

طلحہ بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ حذیفہ سے بیان کرتے ہیں کہ: نبی ﷺ دوسجدوں کے درمیان کہتے: ”اے میرے رب! مجھے بخش دے۔“ عبداللہ سے کہا گیا: ”آپ بھی اس طرح کہتے ہیں؟“ انہوں نے کہا: ”بعض اوقات کہہ لیتا ہوں بعض اوقات خاموش رہتا ہوں۔“

فوائد: سجدوں کے درمیان مذکورہ دعا پڑھنا سنت ہے اسی طرح ابوداؤد و نسائی وغیرہ میں ایک اور دعا مذکور ہے (اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي) بعض روایتوں میں مختلف الفاظ بھی آتے ہیں لہذا ان مسنون دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہیے۔

❶ حسن: ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب صلاة من لا یقیم صلبہ (862) والنسائی، کتاب التطبيق، باب النهی عن نقرة الغراب (1111)

❷ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب ما یقول فی رکوعه وسجوده (873) والنسائی، کتاب التطبيق، باب ما یقول فی قیامه ذلک (1068)

[77]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

رکوع اور سجود میں قراءت سے ممانعت کا بیان

1364- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُهَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ عَنْ أَبِيهِ

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پردہ اٹھایا تو لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں بنائے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نبوت کی بشارتوں میں سے صرف اچھا خواب باقی رہ گیا جس کو مسلمان دیکھتا ہے یا اسے دکھایا جاتا ہے۔ خبردار! میں رکوع اور سجدہ میں قراءت سے روکا گیا ہوں۔ رکوع میں اپنے رب کی عظمت بیان کرو اور سجدوں کی دعاؤں میں کوشش کرو وہ (تمہاری دعا) قبول ہونے کے لائق ہے۔“

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السَّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النَّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تَرَى لَهُ أَلَا إِنِّي نَهَيْتُ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعِظْمُوا رَبَّكُمْ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنُوا أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ . ❶

فوائد:..... (۱) آپ ﷺ کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہاں سچا خواب اگر کسی کو آجائے تو یہ اور بات ہے (۲) رکوع و سجود میں قراءت حرام ہے اس سے نماز ضائع ہو جائے گی (۳) قرآن پڑھنا ثواب کا کام ہے البتہ ایسی جگہیں جہاں شریعت سے قرآن پڑھنا ثابت نہ ہو قراءت گناہ کا باعث بھی بن سکتی ہے (۴) سجدے میں بندہ اللہ کے انتہائی قریب ہوتا ہے چنانچہ انسان جتنا جھکتا جائے گا اتنا ہی رب کے قریب ہوتا جائے گا اس لیے سجدوں میں دعاؤں کا اہتمام ان کی قبولیت کو ممکن کر دینے والا ہے۔

1365- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَاسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُهَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ عَنْ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں رکوع اور سجدہ میں قراءت سے روکا گیا ہوں۔“

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي نَهَيْتُ أَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ

اَوْ سَاجِدًا فَاَمَّا الرُّكُوعُ فَعِظْمُو فِيهِ
الرَّبِّ وَاَمَّا السُّجُودُ فَاَجْتَهِدُوا فِي
الدُّعَاءِ فَقِمِنْ اَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ ❶
رکوع میں رب کی عظمت بیان کرو اور سجدے میں دعا
کرنے کی کوشش کرو۔ وہ (تمہاری دعا) قبول ہونے کے
لائق ہے۔“

[78]..... بَابُ فِي الَّذِي لَا يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ

اس شخص کے متعلق جو رکوع اور سجود پوری طرح نہیں کرتا

1366- أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ هُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ.....
عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ لَا تُجْزِي صَلَاةٌ لَا يُقِيمُ
الرَّجُلُ فِيهَا صَلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ
وَالسُّجُودِ ❷
ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: ”اس آدمی کی نماز کفایت نہیں کرتی جو رکوع اور سجود
میں اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتا۔“

1367- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي
كَثِيرٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَسْوَأُ النَّاسِ
سَرِقَةً الَّذِي يَسْرِقُ صَلَاتَهُ قَالُوا يَا
رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَسْرِقُ صَلَاتَهُ قَالَ
لَا يُتِمُّ رُكُوعَهَا وَلَا سُجُودَهَا ❸
عبداللہ بن قنادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”برا چور وہ ہے جو اپنی نماز کی
چوری کرتا ہے۔“ لوگوں نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! وہ
اپنی نماز میں کیسے چوری کرتا ہے؟“ آپ ﷺ نے
فرمایا: ”جو رکوع اور سجدے کو پوری طرح نہیں کرتا۔“

1368- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ
يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ.....

رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ وَكَانَ رِفَاعَةً وَمَالِكُ
ابْنِ رَافِعٍ أَخَوَيْنِ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ
رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ وَكَانَ رِفَاعَةً وَمَالِكُ
ابْنِ رَافِعٍ أَخَوَيْنِ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ

❶ صحیح: سابقہ ہی مکرر آئی ہے۔

❷ صحیح: ابو داؤد کتاب الصلاة باب صلاة من لا یقیم صلیہ (855) والترمذی کتاب أبواب الصلاة، باب ماجاء فیمن لا
یقیم صلیہ فی الرکوع (265)

❸ اسنادہ ضعیف ولكن له شواهد۔ اس میں ولید بن مسلم کا عنعنہ ہے۔

بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ حَوْلَ رَسُولِ
 اللَّهِ ﷺ أَوْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ
 وَنَحْنُ حَوْلَهُ شَلَّ هَمَامٌ إِذْ دَخَلَ
 رَجُلٌ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَصَلَّى فَلَمَّا
 قَضَى الصَّلَاةَ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ
 اللَّهِ ﷺ وَعَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْكَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ
 لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلَّى وَجَعَلْنَا
 نَرْمُقُ صَلَاتَهُ لَا نَذَرِي مَا يَعْيبُ مِنْهَا
 فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى
 رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ
 النَّبِيُّ ﷺ وَعَلَيْكَ ارْجِعْ فَصَلِّ
 فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ قَالَ هَمَامٌ فَلَا أَذْرِي
 أَمْرَهُ بِذَلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ
 الرَّجُلُ مَا أَلُوتُ فَلَا أَذْرِي مَا عِيبَتْ
 عَلَيَّ مِنْ صَلَاتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 إِنَّهَا لَا تَتِمُّ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ حَتَّى يُسْبِغَ
 الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
 فَيَغْسِلُ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ
 وَيَمْسَحُ بِرَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ
 ثُمَّ يُكَبِّرُ اللَّهَ وَيَحْمَدُهُ ثُمَّ يَقْرَأُ مِنَ
 الْقُرْآنِ مَا أَذِنَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِيهِ ثُمَّ
 يُكَبِّرُ فَيَرْكَعُ فَيَضَعُ كَفَّيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ

رسول اللہ ﷺ کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے یا رسول
 اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور ہم آپ کے ارد گرد تھے۔
 ہمام کو شک ہوا ہے۔ ایک آدمی آیا اور قبلہ کی طرف منہ کر
 کے نماز پڑھنے لگا۔ جب اس نے اپنی نماز پوری کر لی تو
 اس نے آ کر رسول اللہ ﷺ کو اور لوگوں کو سلام کیا تو
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وعلیک“ واپس جا اور نماز پڑھ
 کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔“ وہ آدمی واپس جا کر نماز
 پڑھنے لگا اور ہم چرائی ہوئی نظروں سے اس کی نماز کو دیکھنے
 لگے اور ہم نہیں سمجھ سکے کہ وہ اس میں کیا کمی کرتا ہے۔ جب
 اس نے اپنی نماز پوری کی تو اس نے آ کر رسول اللہ ﷺ
 اور لوگوں کو سلام کیا تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا:
 ”وعلیک“ واپس جا اور نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں
 پڑھی۔“ ہمام کہتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ اسے دوبار یا تین بار
 حکم کیا گیا۔ اس آدمی نے کہا: ”میں نے کمی تو نہیں کی اور میں
 نہیں جانتا کہ آپ نے میری نماز میں کیا عیب دیکھا؟“ تو
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی کی نماز پوری
 نہیں ہوتی حتیٰ کہ وہ اس طرح وضو کرے جس طرح اللہ
 عزوجل نے اسے حکم دیا ہے وہ اپنے چہرے اور ہاتھوں کو
 کہنیوں تک دھوئے اور اپنے سر کا مسح کرے اور اپنے
 پاؤں کو ٹخنوں تک دھوئے پھر اللہ کی بڑائی بیان کرے اور
 اس کی تعریف کرے پھر قرآن میں سے اس قدر پڑھے جو
 اللہ نے اسے اس کے متعلق اجازت دی۔ پھر اللہ اکبر کہے
 اور رکوع کرے۔ پھر اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھے حتیٰ

حَتَّى تَطْمِئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرِحِي وَيَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَيَسْتَوِي قَائِمًا حَتَّى يُقِيمَ صُلْبَهُ فَيَأْخُذُ كُلَّ عَظْمٍ مَأْخُذَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَسْجُدُ فَيَمْكِنُ وَجْهَهُ قَالَ هَمَّامٌ وَرُبَّمَا قَالَ جَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ حَتَّى تَطْمِئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرِحِي ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَسْتَوِي قَاعِدًا عَلَى مَقْعَدِهِ وَيُقِيمُ صُلْبَهُ فَوَصَفَ الصَّلَاةَ هَكَذَا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ حَتَّى فَرَّغَ لَا تَبْقَى صَلَاةٌ أَحَدِكُمْ حَتَّى يَفْعَلَ ذَلِكَ . ❶

کہ اس کے جوڑ اطمینان سے ٹھہر جائیں پھر وہ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے۔ پھر سیدھا کھڑا ہو جائے۔ حتی کہ اس کی پیٹھ سیدھی ہو جائے۔ اور ہر ہڈی اپنی جگہ پر قرار پکڑے پھر اللہ اکبر کہے اور سجدہ کرے اور اپنے چہرے کو ٹکائے۔ ”ہمام کہتے ہیں: بعض دفعہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی پیشانی کو زمین پر رکھے حتی کہ اس کے جوڑ اطمینان پکڑیں اور ڈھیلے پڑ جائیں اور پھر اللہ اکبر کہے اور اپنی پیٹھ پر بیٹھ جائے اور اپنی پیٹھ کو سیدھا کرے۔ اسی طرح چار رکعتیں بیان کیں حتی کہ فارغ ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی کی نماز پوری نہیں ہوگی حتی کہ وہ اس طرح کرے۔“

فوائد:..... (۱) یہ حدیث مسئلۃ الصلاة (غلط نماز پڑھنے والا) کے نام سے مشہور ہے (۲) مسئلۃ الصلاة خلا دُفِی اللہ بن رافع بیان کیے جاتے ہیں دیکھیے (ابوداؤد) (۳) نماز میں اطمینان واجب ہے جیسا کہ احناف سے امام طحاوی رحمہ اللہ بھی اس کے قائل ہیں (۴) غلطی بتائے بغیر تنبیہ درست ہے (۵) تلامذہ کے ذہن میں بات کو راسخ کرنے کے لیے مختلف انداز اپنانا تعلیم کے لیے لازم ہے (۶) ”ثُمَّ يَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا أَدْنَى اللَّهُ“ سے فاتحہ کی فرضیت کا انکار درست نہیں کیونکہ اسی حدیث کی ایک سند میں ”ثُمَّ اقْرَأْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ“ کے لفظ بھی آتے ہیں کہ پھر سورۃ فاتحہ پڑھو (۷) پھر آپ ﷺ نے رکوع کے بارے بتایا کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آجائے اور پشت سیدھی ہو جائے اس سے ان لوگوں کا رد ہوتا ہے جو کہ رکوع جھکنے کو کہتے ہیں اس لیے پشت کو ذرا سا خم دینا ہی کافی ہے (۸) آخر میں صراحتاً مذکور ہے ایسا کئے بغیر کسی کی نماز پوری نہیں ہوتی جو کہ اطمینان کے وجوب کی دلیل ہے۔ یاد رہے! احناف صرف اہل حدیث کی ضد میں جلسہ استراحت کی سنت کے تارک ہیں۔

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب صلاة من لا یقیم صلیبہ (858) والنسائی، کتاب التطبيق، باب الرخصة فی ترک

[79]..... بَابُ التَّجَافِي فِي السُّجُودِ

سجدہ میں بازو علیحدہ رکھنے کے متعلق

1369- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِ.....

عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَجَدَ جَافَى حَتَّى يَرَى مَنْ خَلْفَهُ وَضَحَ إِبْطِيهِ. ①

میسونہ بنت الحارث بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جب سجدہ کرتے تو بازو علیحدہ رکھتے حتیٰ کہ آپ کے پیچھے والا شخص آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ سکتا تھا۔

1370- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَصَمِ عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِ.....

عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ جَافَى حَتَّى لَوْ شَاءَتْ بِهِمَةُ تَمُرُّ تَحْتَهُ لَمَرَّتْ. ②

میسونہ بنت الحارث بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو ہاتھ الگ رکھتے حتیٰ کہ اگر کوئی بکری کا بچہ آپ کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو گزر جاتا۔“

1371- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَصَمِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِ.....

عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ خَوَى بِيَدَيْهِ يَعْنِي جَنَحَ حَتَّى يَرَى وَضَحَ إِبْطِيهِ مِنْ وَرَائِهِ وَإِذَا قَعَدَ اطمأنَّ عَلَى فِخْذِهِ الْيُسْرَى. ③

نبی ﷺ کی بیوی میمونہ بنت الحارث بیان کرتی ہیں کہ: ”رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے بازوؤں کو علیحدہ رکھتے یعنی کہ پہلوؤں سے حتیٰ کہ آپ کے پیچھے سے آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی اور جب بیٹھتے تو اپنی بائیں ران پر اطمینان سے بیٹھتے۔“

فوائد:..... (۱) سجدے میں بازو کو پہلوؤں سے الگ کھول کر رکھا جائے گا (۲) سجدوں کے

درمیان یا تشہد میں بائیں ران کو بچھا کر اس پر بیٹھنا مستحب ہے۔

① صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب ما يجمع صفة الصلاة (1109) و ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب صفة السجود (898)

② صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب ما يجمع صفة الصلاة (1108) و ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب صفة السجود (898)

③ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب ما يجمع صفة الصلاة (1108) و ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب صفة السجود (898)

[80]..... بَابُ قَدْرُكُمْ كَمَا كَانَ يُمْكُتُ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ

نبی ﷺ اپنے سر اٹھانے کے بعد کتنی دیر ٹھہرتے

1372- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى.....

حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ رُكُوعَهُ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَسُجُودَهُ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ ①

براء کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا رکوع اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کا وقت آپ کا سجدہ اور دو سجدوں کے بعد کا وقفہ تقریباً برابر ہوتا۔

فوائد:..... اس حدیث میں حنفیہ و بریلویہ کا رد ہے جو رکوع اور سجدے سے سر اٹھاتے ہی فوراً زمین

پر دے مارتے ہیں آپ ﷺ اتنی دیر ٹھہرتے کے اس دوران دعائیں پڑھنے جن کا ذکر پیچھے گزر چکا ہے۔

1373- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ حُمَيْدٍ الْوَزَّانِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى.....

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَمَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاتِهِ فَوَجَدْتُ قِيَامَهُ وَرَكَعَتَهُ وَاعْتِدَالَهُ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَسَجَدَتَهُ فَجَلَسَتَهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فَسَجَدَتَهُ فَجَلَسَتَهُ بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالْإِنْصِرَافِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ هِلَالُ بْنُ حُمَيْدٍ أَرَى أَبُو حُمَيْدٍ الْوَزَّانُ ②

براء کہتے ہیں کہ: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کی نماز میں دیکھا تو میں نے آپ کا قیام آپ کا رکوع اور رکوع کے بعد کا قیام اور دونوں سجدوں کے درمیان آپ کے جلے اور سجدے اور سلام پھیرنے اور اپنی جگہ سے اٹھنے کے درمیان آپ کے جلنے کو تقریباً برابر پایا۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”میرا خیال ہے جو ہلال بن حمید ہے وہ ابو حمید وزان ہے۔“

[81]..... بَابُ السُّنَّةِ فِيمَنْ سُبِقَ بَعْضُ الصَّلَاةِ

اس شخص کے طریقہ کے متعلق جس کی نماز کا کچھ حصہ فوت ہو گیا ہو

1374- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ

أَخْبَرَنِي عَبَادُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَحَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّهُمَا.....

① متفق عليه: البخاری، کتاب الأذان، باب حد أتمام الركوع والاعتدال (792) ومسلم، کتاب الصلاة، باب اعتدال

أركان الصلاة وتخفيفها في؟ (1058)

② صحيح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

عروۃ بن مغیرہ اور حمزہ بن مغیرہ دونوں نے مغیرہ بن شعبہ کو یہ بتاتے ہوئے سنا کہ: ”رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ کے ساتھ مغیرہ بن شعبہ بھی آئے۔ حتیٰ کہ لوگوں کو صبح کی نماز میں کھڑا ہوا پایا اور عبدالرحمن بن عوف انہیں نماز پڑھا رہے تھے۔ تو عبدالرحمن نے فجر کی ایک رکعت رسول اللہ ﷺ کے آنے سے پہلے انہیں پڑھا دی پھر رسول اللہ ﷺ آئے تو عبدالرحمن دوسری رکعت میں لوگوں کے ساتھ صف میں کھڑے ہو گئے جب عبدالرحمن نے سلام پھیرا تو رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو لوگ گھبرا گئے اور انہوں نے کثرت سے سبحان اللہ کہا جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی نماز پوری کر لی تو لوگوں سے فرمایا: ”تم نے اچھا کام کیا۔“

سَمِعَا الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقْبَلَ وَأَقْبَلَ مَعَهُ الْمُغِيرَةُ ابْنُ شُعْبَةَ حَتَّى وَجَدُوا النَّاسَ قَدْ أَقَامُوا الصَّلَاةَ صَلَاةَ الْفَجْرِ وَقَدَّمُوا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ يُصَلِّي بِهِمْ فَصَلَّى بِهِمْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ رُكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ وَرَاءَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ صَلَّى فَفَزِعَ النَّاسُ لِذَلِكَ وَاكْثَرُوا التَّسْبِيحَ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاتَهُ قَالَ لِلنَّاسِ قَدْ أَصَبْتُمْ أَوْ قَدْ أَحْسَنْتُمْ ❶

فوائد: (۱) عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ امام الانبیاء ﷺ نے انکے پیچھے نماز ادا کی (۲) صحابہ رضی اللہ عنہم کو جب معلوم ہوتا کہ آپ ﷺ موجود ہیں اور نماز پڑھائیں گے تو وہ آخر تک آپکا انتظار کرتے جیسے کہ عشاء کی نماز کے ذکر میں پیچھے گزر چکا ہے یہاں معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے سمجھا کہ آپ ﷺ کہیں دور نکل گئے ہیں اور شاید وقت کے اندر نہ آئیں کیونکہ یہ غزوہ تبوک کا واقعہ ہے اور آپ مغیرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ قضائے حاجت کے لیے گئے تھے (دیکھیے مسلم)

1375- أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَزْنِيُّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ
 الْمُغِيرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ فَانْتَهَيْنَا إِلَى

مغیرہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں کے پاس پہنچے تو وہ نماز میں

الْقَوْمُ وَقَدْ قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ يُصَلُّونَ بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ فَلَمَّا أَحَسَّ بِالنَّبِيِّ ﷺ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمَى إِلَيْهِ بِيَدِهِ فَصَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَقُمْتُ فَرَكَعْنَا الرُّكْعَةَ الَّتِي سَبَقْنَا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَقُولُ فِي الْقَضَاءِ بِقَوْلِ أَهْلِ الْكُوفَةِ أَنْ يَجْعَلَ مَا فَاتَهُ مِنَ الصَّلَاةِ قَضَاءً. ❶

کھڑے تھے عبدالرحمن بن عوف انہیں نماز پڑھا رہے تھے۔ اور لوگوں کے ساتھ رکوع میں تھے جب انہوں نے نبی ﷺ کی آمد کو محسوس کیا تو پیچھے ہٹنے لگے آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اسے اشارہ کیا کہ انہیں نماز پڑھاتے رہیں۔ جب سلام پھیرا تو نبی ﷺ کھڑے ہو گئے اور میں بھی کھڑا ہو گیا۔ اور ہم نے وہ رکعت پڑھی جو ہم سے فوت ہو گئی تھی۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”میں نماز کا فوت شدہ حصے کو پورا کرنے میں اہل کوفہ کے قول کا قائل ہوں کہ نماز کا فوت شدہ حصہ آخر قرار دیا جائے۔“

فوائد:..... (۱) عبدالرحمن رضی اللہ عنہ چونکہ ایک رکعت پڑھا چکے تھے اس لیے آپ ﷺ نے آگے ہونا مناسب نہ سمجھا کہ اس سے نماز کی ترتیب میں حرج واقع ہوتا ورنہ آپ ﷺ کے آگے ہونے میں کوئی چیز مانع نہ تھی جس طرح کہ آپ ﷺ مرض الموت میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں آکر بیٹھ گئے تھے (۲) نماز میں گزرنے والی رکعت پوری کی جائے گی یا اس کی قضائی دی جائے گی تو صحیح یہی ہے کہ امام کے ساتھ ملنے والی رکعت پہلی شمار کر کے بقیہ پوری کی جائے گی تفصیل کے لیے سابقہ (1319) نمبر حدیث ملاحظہ کیجئے۔

[82]..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي السُّجُودِ عَلَى الثُّوبِ فِي الْحَرِّ وَالْبُرْدِ

گرمی اور سردی میں کپڑے پر سجدہ کرنے کی اجازت کے متعلق

1376- أَخْبَرَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا غَالِبُ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سخت گرمی میں نماز پڑھتے تھے جب ہم میں سے کوئی شخص زمین پر پیشانی رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا تھا وہ اپنے کپڑے کو بچھاتا اور اس پر نماز پڑھتا۔“

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ جَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ. ❷

❶ صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب المسح علی الناصیۃ (274) (81)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلاة، باب السجود علی الثوب فی شدة الحر (385) ومسلم، کتاب المساجد باب

استحباب تقدیم الظهر فی اول الوقت (1406)

فوائد: معلوم ہوا نماز کی ادائیگی کے لیے نگلی زمین کا ہونا ضروری نہیں بلکہ کپڑے و چٹائی وغیرہ پر بھی نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

[83]..... بَابُ الْإِشَارَةِ فِي التَّشَهُّدِ

تشہد میں اشارہ کے متعلق

1377- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ
عبد اللہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو
نماز میں اس طرح دعا کرتے ہوئے دیکھا۔ اور ابن عیینہ
نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا اور ابو ولید نے اپنی سبابہ انگلی
سے اشارہ کیا۔ ❶

1378- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ
ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز کے آخر
میں بیٹھتے تو اپنے بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھتے اور
دائیں ہاتھ کو دائیں گھٹنے پر رکھتے اور اپنی انگلی کو اٹھاتے۔
عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا
قَعَدَ فِي آخِرِ الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَهُ
الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ
يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى وَنَصَبَ
إِصْبَعَهُ. ❷

فوائد: (۱) تشہد میں انگلی کو اٹھا کر رکھا جائے گا (۲) دوران تشہد انگلی کو حرکت دینے کے بارے
بھی دلیل ملتی ہے جیسا کہ امام شوکانی رحمہ اللہ بیہقی رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ اشارہ کرتے مگر حرکت
میں کثرت تکرار نہ ہوتا تھا (نیل الاوطار)

[84]..... بَابُ فِي التَّشَهُّدِ

تشہد کے متعلق

1379- حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ

- ❶ حسن: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب الإشارة فی التشہد (989) والنسائی، کتاب السہو، باب بسط الیسری علی
الركبة (1269)
❷ صحیح مسلم، کتاب المماجد، باب صفة الجلوس فی الصلاة (1309) وابو داؤد، کتاب الصلاة، باب الإشارة فی
التشہد (987)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْنَا السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ قَبْلَ عِبَادِهِ السَّلَامَ عَلَى جِبْرِيلَ السَّلَامَ عَلَى مِيكَائِيلَ السَّلَامَ عَلَى إِسْرَافِيلَ السَّلَامَ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا جَلَسْتُمْ فِي الصَّلَاةِ فَقُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمُوهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرَ مَا

شَاءَ. ❶

عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے۔ تو ہم یہ دعا پڑھتے: ”بندوں سے پہلے اللہ پر سلام ہو۔ جبرائیل علیہ السلام ہو، اور میکائیل پر سلامتی ہو۔ اسرافیل پر سلامتی ہو اور فلاں اور فلاں پر سلامتی ہو۔“ تو رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے، جب تم نماز میں بیٹھو تو یہ دعا پڑھو: ”تمام قوی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں۔ اے نبی! تم پر سلامتی ہو اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں اور ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو۔“ کیونکہ جب تم یہ دعا پڑھو گے تو آسمان اور زمین کے ہر نیک بندے کو پہنچ جائے گی: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“ پھر وہ جو چاہے اور جو پسند کرے وہی دعا پڑھے۔

فوائد: (۱) معلوم ہوا تشہد میں مذکورہ دعا پڑھنا ضروری ہے (۲) دعا میں ”السلام عليك“ آپ ﷺ کے لیے حاضر کی ضمیر استعمال کرنا یہ حکائی ہے جیسا کہ ملا علی قاری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ خود بھی یہ پڑھا کرتے تھے نیز آپ ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ نے ”السلام على النبي“ پڑھنا شروع کر دیا تھا (بخاری) نیز خطاب کبھی حاضر فی الذہن کے لیے بھی ہوتا ہے لہذا یہ اہل اہواء کی دلیل بننے کے قابل نہیں۔ اہل بدعت کو شرعی نصوص کے توڑ مروڑ سے پرہیز کرنا چاہیے۔

1380- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ حُرَيْرٍ.....

قاسم بن مخمرہ بیان کرتے ہیں کہ علقمہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے سے بیان کیا۔ کہ عبد اللہ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ کا ہاتھ پکڑا پھر اسے نماز کا تشہد سکھایا کہ: ”تمام قولی بدنی اور پاکیزہ عبادتیں اللہ کے لئے ہیں۔ اے نبی! تجھ پر سلامتی اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو۔“ زہیر کہتے ہیں: ”میرا خیال ہے انہوں نے بھی کہا میں گواہی دیتا ہوں: ”کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں ان دونوں کلموں میں بھی شک ہوا جب تم نے اس طرح کر لیا یا تم فارغ ہو گئے تو تمہاری نماز پوری ہو گئی۔ اگر تم کھڑے ہونا چاہو تو کھڑے ہو جاؤ اور اگر تم بیٹھنا چاہو تو بیٹھے رہو۔“

حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُخْمِرَةَ قَالَ أَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِي فَحَدَّثَنِي أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَخَذَ بِيَدِهِ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ عَبْدِ اللَّهِ فَعَلَّمَهُ التَّشَهُدَ فِي الصَّلَاةِ التَّحِيَّاتِ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتِ وَالطَّيِّبَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ قَالَ زُهَيْرٌ أَرَاهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَيْضًا شَكَتُ فِي هَاتَيْنِ الْكَلِمَتَيْنِ إِذَا فَعَلْتُ هَذَا أَوْ قَضَيْتُ فَقَدْ قَضَيْتُ صَلَاتَكَ إِنْ شِئْتُ أَنْ تَقُومَ فَقُمْ وَإِنْ شِئْتُ أَنْ تَقْعُدَ فَأَقْعُدُ ❶

فوائد: اخیر عمر میں عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان ہے کہ ”تو نے نماز پوری کر لی“ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک درود اور آخری تشہد واجب ہیں جیسا کہ آگے آ رہا ہے۔

[85]..... بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ پر درود پڑھنا

1381- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْحَكَمُ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ ابولیلی کہتے ہیں کہ کعب بن عجرہ سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے کہا: ”کیا میں تجھے ایک تحفہ نہ دوں؟ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم نے کہا: ”ہمیں یہ تو معلوم ہو گیا کہ آپ پر سلام کیسے پڑھیں مگر آپ پر درود

أَبِي لَيْلَى يَقُولُ لِقَيْنِي كَعْبُ بْنُ عَجْرَةَ فَقَالَ أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ السَّلَامِ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي

قَالَ قُولُوا لِلّٰهِمْ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ❶

کیسے پڑھیں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا تم کہو: ”اے اللہ! محمد ﷺ اور آپ کی آل پر رحمت بھیج جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام کی آل پر رحمت بھیجی بے شک تو تعریف کیا گیا اور بزرگی والا ہے۔ محمد ﷺ پر اور آل محمد پر برکت نازل کر جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل فرمائی بے شک تو تعریف کیا ہوا بزرگی والا ہے۔“

فوائد:..... (۱) صحابہ کا پوچھنا کہ ہم آپ ﷺ پر درود کیسے پڑھیں جب کہ سلام کا ہمیں پتہ چل چکا ہے یہ اصل میں اس آیت کی جانب اشارہ ہے جو ﴿صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (احزاب: 56) اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس آیت سے نماز میں درود و سلام مراد لیا تھا اور آپ ﷺ کے جواب سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ نے اس خیال کی تردید نہیں فرمائی بلکہ اسے برقرار رکھا ہے اور انہیں مذکورہ درود ابراہیمی سکھایا اسی سے علماء وائمہ نے درود کے وجوب کی دلیل لی ہے کہ قرآن میں یہ امر کے صیغہ سے آیا ہے (۲) ”آل“ یہ کسی ذاتی تعلق دار کے لیے استعمال ہوتا ہے ”آل النبی ﷺ“ سے آپ کے رشتے دار مراد ہیں بعض کے نزدیک علمی طور پر آپ کے خاص متعلقین مراد ہیں۔ اگرچہ آل قوم و قبیلے اور ساتھیوں پر بھی بولا جاتا ہے مگر یہاں اور اس جیسی دیگر نصوص سے صرف آپ کے خانوادہ کے افراد مراد ہیں اور لفظ آل آپ ﷺ کے اہل بیت ہی کو شامل ہے آل میں ہر امتی یا صحابی کو شامل کرنا ہرگز درست نہیں۔

1382۔ أَخْبَرَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نُعَيْمِ الْمُجَمَّرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ.....

عبد اللہ بن زید انصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں نماز کی اذان دکھائی دی تو ابو مسعود رضی اللہ عنہ انصاری نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے اور سعد بن عبادہ کی بیٹھک میں ہمارے ساتھ بیٹھے آپ ﷺ سے بشیر بن سعد نے جو نعمان بن بشیر کے والد ہیں کہا:

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ الَّذِي كَانَ أَرَى النَّبَاءَ بِالصَّلَاةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَلَسَ مَعَنَا فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ

عِبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ وَهُوَ أَبُو
النُّعْمَانِ ابْنُ بَشِيرٍ أَمَرَنَا اللَّهُ أَنْ نُصَلِّيَ
عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ نُصَلِّي
عَلَيْكَ قَالَ فَصَمَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
حَتَّى تَمَنَيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ قُولُوا
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ
وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ. ❶

”اے اللہ کے رسول! اللہ نے ہمیں آپ پر درود پڑھنے کا
حکم دیا ہے ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ تو رسول
اللہ ﷺ خاموش ہو گئے حتیٰ کہ ہمیں خواہش ہوئی کہ
انہوں نے آپ سے نہ پوچھا ہوتا پھر آپ ﷺ نے
فرمایا تم کہو: ”اے اللہ! محمد ﷺ اور آل محمد پر رحمت بھیج
جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام کی آل پر رحمت بھیجی اور
محمد ﷺ اور آل محمد پر برکت کر جیسے تو نے ابراہیم علیہ السلام کی
آل پر جہاں والوں میں برکت نازل فرمائی، بے شک تو
تعریف کیا ہوا بزرگی والا ہے۔“ اور سلام اسی طرح جس
طرح تمہیں سکھایا گیا ہے۔

[86]..... بَابُ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

تشہد کے بعد کی دعا

1383- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ
سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ
فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ
جَهَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا
وَالْمَمَاتِ وَشَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ. ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”جب تم میں سے کوئی شخص تشہد سے فارغ ہو تو چار
چیزوں کی اللہ سے پناہ مانگے: جہنم کے عذاب سے اور قبر
کے عذاب سے اور موت اور زندگی کے فتنہ سے اور مسیح
دجال کے شر سے۔“

فوائد: مذکورہ حدیث میں چار چیزوں سے استفادہ کا حکم اس کے لزوم کی جانب اشارہ کرتا ہے
لہذا آخر میں یہ دعا بھی ضروری کرنی چاہیے۔

❶ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب الصلاة على النبي ﷺ بعد التشهد (906) و ابو داؤد، کتاب الصلاة باب الصلاة على النبي ﷺ بعد التشهد (980)

❷ صحیح مسلم، کتاب المساجد باب ما يستعاض منه في الصلاة (1324) والنسائی، کتاب السهو، باب نوع آخر (1309)

1384. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ أَوْ زَائِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى صَلَاةً نَهَى عَنْهَا نَفْسَهُ فَهُوَ كَمَنْ صَلَّى بِهَا نَفْسَهُ. ①

[87]..... بَابُ التَّسْلِيمِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں سلام پھیرنا

1385. حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ.....

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ حَتَّى يَرَى بَيَاضَ خَدِّهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يَرَى بَيَاضَ خَدِّهِ. ②

عامر بن سعد اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دائیں طرف سلام پھرتے حتیٰ کہ آپ کے رخسار کی سفیدی دکھائی دیتی پھر دائیں طرف سلام پھرتے حتیٰ کہ آپ کے رخسار کی سفیدی دکھائی دیتی۔

فوائد:..... معلوم ہوا آپ ﷺ دو جانب سلام پھیرتے اور گردن کو قدرے موڑتے تھے نیز آپ ﷺ سے ایک سلام بھی مروی ہے لہذا اہل علم کے نزدیک ایک سلام واجب جب کہ دوسرا مسنون ہے۔

1386. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ وَمَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ.....

عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَجُلٍ بِمَكَّةَ فَسَلَّمَ تَسْلِيمَتَيْنِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ أَنَّى عَلِقَهَا وَقَالَ الْحَكَمُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَفْعَلُ ذَلِكَ. ③

ابو معمر کہتے ہیں میں نے مکہ میں ایک آدمی کے پیچھے نماز پڑھی۔ تو اس نے دو سلام پھیرے میں نے عبد اللہ سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا: ”اس نے یہ بات کہاں سے سیکھی؟“ حکم کہتے ہیں: ”نبی ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔“

[88]..... بَابُ الْقَوْلِ بَعْدَ السَّلَامِ سَلَامُكَ كَيْفَ دَعَا

1387. أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ.....

① صحیح: سابقہ ہی مکر ہے۔

② صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب السلام للتحلیل من الصلاة عند فراعظ و كيفية (1315) والنسائی، کتاب السهو باب السلام (1315)

③ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب السلام للتحلیل من الصلاة (581)

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نماز کے بعد اس قدر بیٹھتے تھے کہ یہ دعا پڑھتے: ”اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تجھ سے ہی سلامتی ملی ہے اے بزرگی اور عزت والے تو بابرکت ہے۔“

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْلِسُ بَعْدَ الصَّلَاةِ إِلَّا قَدَرَ مَا يَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ❶

فوائد: ثابت ہوا سلام کے بعد اتنی دیر بیٹھتے جتنی دیر میں یہ کلمات کہے جاتے بلکہ اس سے زیادہ بھی آپ ﷺ سے بیٹھنا ثابت ہے۔

1388- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ شَدَّادِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ.....

ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہونے کا ارادہ کرتے تو تین بار ’استغفر اللہ‘ کہتے پھر کہتے: ”اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تجھ سے ہی سلامتی ملتی ہے اے بزرگی اور عزت والے تو بابرکت ہے۔“

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ❷

1389- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبٍ.....

مغیرہ بن شعبہ کے منشی ورا د کہتے ہیں: مغیرہ نے مجھ سے خط لکھوا کر معاویہ کے پاس بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے: ”اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ! جسے تو دے دے اسے کوئی روکنے والا“

الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ أَمْلَى عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فِي كِتَابٍ إِلَى مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

❶ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاة و بیان صفة (1334) والترمذی کتاب الصلاة، باب ما يقول اذا سلم من الصلاة (298)

❷ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاة و بیان صفة (1333) والنسائی، کتاب السهو، باب الاستغفار بعد التسليم (1336)

اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أُعْطِيَ وَلَا مُعْطِيَ
لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ
الْجَدُّ ❶

نہیں اور جس سے تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں
ہے اور کسی عزت والے کی عزت اسے تجھ سے نفع نہ دے
سکے گی۔“

[89]..... بَابُ عَلَى أَى شَقِيهِ يَنْصَرِفُ مِنَ الصَّلَاةِ

نماز سے فارغ ہو کر کس طرف پھرنا چاہئے؟

1390- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ.....

عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَا يَجْعَلُ
أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ نَصِيْبًا مِنْ صَلَاتِهِ
يَرَى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا
عَنْ يَمِينِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
كَثِيرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهِ ❶

اسود کہتے ہیں کہ عبد اللہ نے کہا: ”تم میں سے کوئی شخص اپنی
نماز سے شیطان کے لئے حصہ مقرر نہ کرے وہ لازم سمجھتے
ہوئے دائیں طرف نہ پھرے میں نے رسول اللہ ﷺ
کو اکثر اپنے بائیں طرف پھرتے ہوئے دیکھا۔“

فوائد:..... (۱) نماز سے فراغت کے بعد امام دونوں طرف پھر سکتا ہے دائیں بھی اور بائیں بھی
(۲) جواز والے کام میں کسی ایک کو لازم کر لینا صحابہ اسے شیطانی کام خیال کرتے تھے۔ یاد رہے! دائیں یا
بائیں جانب سے مڑ کر اپنا رخ لوگوں کی جانب کرنا چاہیے، بریلویہ اور حنفی آئمہ نے نئی بدعت گھڑ رکھی ہے وہ
سلام پھیر کر بائیں جانب مائل ہو کر بیٹھتے ہیں جب کہ یہ عمل خلاف سنت ہے۔

1391- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ.....

سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ ❷

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے
دائیں طرف پھرتے ہوئے دیکھا۔

1392- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ.....

سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ انْصَرَفَ
النَّبِيُّ ﷺ عَنْ يَمِينِهِ يَعْنِي فِي

انس بن مالک کہتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنے دائیں طرف
پھرتے یعنی کہ نماز میں۔

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب الانتقال، والا نضراف عن اليمين والشمال (852) ومسلم، کتاب صلاة

المسافرين باب جواز لانصراف من الصلاة (1636)

❷ صحيح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب جواز الانصراف من الصلاة (1639) والنسائي، کتاب السهو، باب

الانصراف من الصلاة (1358)

[90]..... بَابُ التَّسْبِيحِ فِي دُبْرِ الصَّلَوَاتِ

نماز کے بعد سبحان اللہ کہنا

1393- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشْلُ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَائِشَةَ.....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! مال دار لوگ ثواب لے گئے۔ وہ ہماری طرح ہی نمازیں پڑھتے ہیں اور ہماری طرح ہی روزے رکھتے ہیں اور ان کے پاس زائد مال ہے جسے وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہمارے پاس (زائد مال) نہیں ہے جو ہم صدقہ کریں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں کیا تمہیں ایسے کلمات نہ سکھادوں؟ جب تم کہو گے تو اپنے سے آگے بڑھنے والوں کو پالو گے اور جو تم سے پیچھے رہ گئے ہیں وہ تمہیں نہ پہنچ سکیں گے مگر جو تمہاری طرح کرنے لگیں۔“ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”میں نے کہا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ!“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ کہو ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہو اور اس دعا کو لا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سے ختم کرو۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَصْحَابُ الدُّثُورِ بِالْأَجُورِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَلَهُمْ فُضُولُ أَمْوَالٍ يَتَصَدَّقُونَ بِهَا وَلَيْسَ لَنَا مَا نَتَصَدَّقُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفَلَا أَعْلِمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا أَنْتَ قُلْتَهُنَّ أَذْرَكَتْ مَنْ سَبَقَكَ وَلَمْ يَلْحَقْكَ مَنْ خَلْفَكَ إِلَّا مَنْ عَمِلَ بِمِثْلِ عَمَلِكَ قَالَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تَسْبِيحُ دُبْرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمِيدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكْبِيرُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَخْتِمُهَا بِلا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ②

① صحیح: سابقہ حدیث ہی مکرر ہے۔

② متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب الذکر بعد الصلاة (843) و مسلم کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد

فوائد: سویں دفعہ ”لا الہ الا اللہ.....“ کی بجائے 34 دفعہ اللہ اکبر کا ذکر بھی آتا ہے لہذا دونوں ہی مسنون ہیں دیکھیے آئندہ حدیث۔

1394۔ أَخْبَرَنَا عُمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ

زید بن ثابت کہتے ہیں ہمیں حکم دیا گیا کہ: ”ہر نماز کے بعد ۳۳ دفعہ سبحان اللہ ۳۳ دفعہ الحمد للہ ۳۴ بار اللہ اکبر کہیں۔“ ایک آدمی لایا گیا یا ایک انصاری آدمی کو خواب میں دکھلایا گیا اس سے کہا گیا: ”کیا تمہیں رسول اللہ ﷺ نے اس بات کا حکم دیا کہ تم ہر نماز کے بعد ۳۳ دفعہ سبحان اللہ ۳۳ دفعہ الحمد للہ اور ۳۴ دفعہ اللہ اکبر کہو؟“ اس نے کہا: ”جی ہاں۔“ اس آدمی نے کہا: ”اسے پچیس پچیس بار کر لو اور اس کے ساتھ لا الہ الا اللہ بھی پڑھو۔“ اس بات کی نبی ﷺ کو خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا: ”اسی طرح کرو۔“

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَمَرْنَا أَنْ نُسَبِّحَ فِي دُبْرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنُحَمِّدَهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنُكَبِّرَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَأَتَى رَجُلٌ أَوْ أَرَى رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْمَنَامِ فَقِيلَ أَمَرَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُسَبِّحُوا اللَّهَ فِي دُبْرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُحَمِّدُوا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرُوا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاجْعَلُوهَا خَمْسًا وَعِشْرِينَ خَمْسًا وَعِشْرِينَ وَاجْعَلُوهَا مَعَهَا التَّهْلِيلَ فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ افْعَلُوهَا ①.

فوائد: سچا خواب علم نبوت کا چھیلیسواں حصہ ہے ایسا خواب دیکھنے والے کے تقویٰ و طہارت پر دلالت کرتا ہے اور اگر اس پر قرآن و حدیث کے ساتھ موافقت کی مہر لگ جائے تو یہ اسی طرح قابل عمل ہوتا ہے۔

[91]..... بَابُ مَا أُوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اس چیز کے متعلق جس کا بندے سے قیامت کے دن سب سے پہلے حساب لیا جائے گا

1395۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ زُرَّارَةَ ابْنِ أَوْفَى

عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ الصَّلَاةُ فَإِنْ وَجَدَ صَلَاتَهُ كَامِلَةً كُتِبَتْ لَهُ كَامِلَةٌ وَإِنْ كَانَ فِيهَا نُقْصَانٌ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِمَلَائِكَتِهِ انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَأَتَكْمِلُوا لَهُ مَا نَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ ثُمَّ الزَّكَاةُ ثُمَّ الْأَعْمَالُ عَلَى حَسَبِ ذَلِكَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرَ حَمَادٍ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ صَحَّ هَذَا قَالَ إِي. ❶

تمیم داری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس چیز کا بندے سے پہلے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے اگر اس کی نماز پوری پائی گئی تو وہ پوری لکھی جائے گی اگر اس میں کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا میرے بندے کے نوافل دیکھو اور ان کے ساتھ اس کے فرائض کی کمی کو پورا کر دو پھر زکوٰۃ کا حساب ہو گا اسی طرح اور اعمال کا حساب ہو گا۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”مجھے معلوم نہیں کہ حماد کے علاوہ اس حدیث کو اور کسی نے مرفوع نقل کیا ہو۔“ ابو محمد سے کہا گیا: ”یہ حدیث صحیح ہے؟“ انہوں نے کہا: ”نہیں۔“

فوائد: (۱) قیامت کو سب سے پہلا سوال نماز کے بارے ہو گا جو اس میں پاس ہو اس کا بقیہ حساب بھی آسان ہو گا ورنہ تلخیاں مقدر ٹھہریں گی (۲) فرائض کی کمی نوافل کے ذریعے پوری ہوگی اس لیے زیادہ سے زیادہ نوافل کا اہتمام کرنا چاہیے (۳) ایک حدیث میں آتا ہے پہلا سوال خون کے بارے ہو گا تو دونوں میں تطبیق یہ ہے کہ حقوق اللہ میں سب سے پہلے نماز جب کہ حقوق العباد میں خون کے بارے پوچھا جائے گا۔

[92]..... بَابُ صِفَةِ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی نماز کا طریقہ

1396- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ.....

محمد بن عمرو بن عطاء کہتے ہیں کہ میں نے ابو حمید ساعدی کو یہ کہتے ہوئے سنا جب کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے دس آدمی موجود تھے ان میں سے ایک ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے انہوں نے کہا: ”میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔“ انہوں نے کہا: ”کیوں؟ تم رسول

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشْرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَحَدَهُمْ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا لِمَ فَمَا كُنْتَ

❶ صحيح ابو داود، كتاب الصلاة، باب قول النبي ﷺ كل صلاة لا يتمها صاحبها (866) وابن ماجه كتاب اقامة الصلاة

والسنة فيها، باب ماجاء في اول ما يحاسب (1426)

أَكْثَرَنَا لَهُ تَبَعَةٌ وَلَا أَقْدَمَنَا لَهُ صُحْبَةٌ
 قَالَ بَلَى قَالُوا فَأَعْرِضْ قَالَ كَانَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ
 رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَادِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ
 كَبَّرَ حَتَّى يَقْرَأَ كُلَّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ
 ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَكْبُرُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى
 يُحَادِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ
 رَأْسَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ
 عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ وَلَا يُصَوِّبُ
 رَأْسَهُ وَلَا يُقْنِعُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ
 سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ
 حَتَّى يُحَادِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ يَظُنُّ أَبُو
 عَاصِمٍ أَنَّهُ قَالَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ
 إِلَى مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ
 أَكْبَرُ ثُمَّ يَهْوِي إِلَى الْأَرْضِ فَيَجَافِي
 يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يَرْفَعُ
 رَأْسَهُ فَيُثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ
 عَلَيْهَا وَيَفْتَحُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ إِذَا سَجَدَ
 ثُمَّ يَعُودُ فَيَسْجُدُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ
 اللَّهُ أَكْبَرُ وَيُثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ
 عَلَيْهَا مُعْتَدِلًا حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ
 إِلَى مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقُومُ فَيَصْنَعُ فِي
 الرَّكْعَةِ الْآخَرَى مِثْلَ ذَلِكَ فَإِذَا قَامَ
 مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى

اللہ ﷺ کی صحبت میں ہم سے زیادہ نہیں بیٹھتے تھے اور نہ
 ہی آپ کی صحبت میں ہم سے پہلے بیٹھنے والے ہو۔“ اس
 نے کہا: ”کیوں نہیں۔“ انہوں نے کہا: پھر ہم پر آپ کی
 نماز پیش کرو انہوں نے کہا: ”رسول اللہ ﷺ جب نماز
 کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اور اپنے
 کندھوں کے برابر کر لیتے پھر اللہ اکبر کہتے حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی
 جگہ پر قرار پکڑتی پھر قراءت کرتے اور اللہ اکبر کہتے پھر
 اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے حتیٰ کہ انہیں اپنے کندھوں کے برابر
 کر لیتے۔ پھر رکوع کرتے اور اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں
 پر رکھتے۔ حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر واپس آ جاتی۔ اپنے
 سر کو نہ زیادہ جھکاتے اور نہ اونچا کرتے۔ پھر اپنے سر کو
 اٹھاتے تو کہتے: ”سمع اللہ لمن حمدہ“ اور اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے
 اور اپنے کندھوں کے برابر کر لیتے۔“ ابو عاصم کا خیال ہے
 کہ انہوں نے کہا: حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر سیدھی ہو کر پہنچ
 جاتی۔ پھر اللہ اکبر کہتے اور زمین کی طرف جھکتے اور اپنے
 ہاتھوں کو اپنے پہلوؤں سے الگ رکھتے پھر سجدہ کرتے پھر
 اپنا سر اٹھاتے پھر اپنے بائیں پاؤں کو دوہرا کر کے اس پر
 بیٹھ جاتے اور جب سجدہ کرتے تو اپنی پاؤں کی انگلیوں کو
 کھول لیتے پھر دوبارہ سجدہ کرتے پھر اپنا سر اٹھاتے تو اللہ
 اکبر کہتے۔ اور اپنے بائیں پاؤں کو دوہرا کر کے اس پر بیٹھ
 جاتے اور جب سجدہ کرتے تو اپنی پاؤں کی انگلیوں کو کھول
 لیتے پھر دوبارہ سجدہ کر کے اس پر برابر ہو کر بیٹھ جاتے حتیٰ
 کہ ہر ہڈی برابر اپنی جگہ پر لوٹ آتی۔ پھر دوسری رکعت
 میں کھڑے ہوتے تو اسی طرح کرتے۔ پھر جب دو سجدوں

يُحَاذِي بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا فَعَلَ عِنْدَ
 افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ ثُمَّ يَصْنَعُ مِثْلَ ذَلِكَ
 فِي بَقِيَّةِ صَلَاتِهِ حَتَّى إِذَا كَانَتْ
 السَّجْدَةُ أَوْ الْقَعْدَةُ الَّتِي يَكُونُ فِيهَا
 التَّسْلِيمُ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَجَلَسَ
 مُتَوَرِّكًا عَلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ قَالَ قَالُوا
 صَدَقْتَ هَكَذَا كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ
 اللَّهِ ﷺ ❶

(رکعتوں) سے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے
 ہاتھوں کو اٹھاتے اور انہیں اپنے کندھوں کے برابر کر لیتے
 جس طرح نماز کے شروع کے وقت کیا تھا پھر اپنی باقی نماز
 میں اسی طرح کرتے۔ حتیٰ کہ جب وہ رکعت یا وہ جلسہ ہوتا
 جس میں سلام پھیرنا ہوتا تو اپنے بائیں پاؤں کو دائیں
 پاؤں کی طرف نکال لیتے۔ اور اپنے بائیں کولھے پر بیٹھتے
 محمد بن عمرو کہتے ہیں: لوگوں نے کہا: ”تو نے سچ کہا اسی
 طرح ہی رسول اللہ ﷺ کی نماز تھی۔“

فوائد: (۱) رفع الیدین آپ ﷺ کا مستقل عمل تھا جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے
 اس کا انکار نہیں کیا (۲) بقیہ بھی ارکان کا ذکر پیچھے ذکر ہو چکا ہے کہ آپ ﷺ اطمینان سے ہر فعل سرانجام
 دیتے (۳) آخری رکعت میں تشهد میں بیٹھے ہوئے تورک کیا جائے گا بہر حال تورک کے دوسری یا چوتھی رکعت
 میں ہونے بارے اختلاف ہے امام ابن قیم رحمہ اللہ حدیث کے مذکورۃ الفاظ ”السجدة التي يكون فيها
 التسليم“ کہ سلام والا کوئی سجدہ ہو دوسری یا چوتھی رکعت بعد اس میں تورک کیا جاسکتا ہے واللہ اعلم (۴) تو
 رک کا طریقہ یہ کہ بائیں پاؤں دائیں ران کے نیچے سے نکال کر چوڑی زمین پر لگا کر بیٹھا جائے جب کہ
 دائیں پاؤں گاڑھ کر رکھا جائے یا اسے (دائیں کو) بھی دائیں جانب نکال لیا جائے۔

1397- حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ

أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ أَخْبَرَهُ
 قَالَ قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ
 اللَّهِ ﷺ كَيْفَ يُصَلِّي فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ
 فَقَامَ فَكَبَّرَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَادَتَا
 بِأُذُنَيْهِ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى ظَهْرِ
 كِفِّهِ الْيُسْرَى قَالَ ثُمَّ لَمَّا أَرَادَ أَنْ
 وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ كَهْتَمَ هُنَّ فِيهِ: ”میں رسول اللہ ﷺ
 کی نماز کو دیکھو گا کہ وہ نماز کیسے پڑھتے ہیں؟ آپ کھڑے
 ہوئے تو میں نے آپ کی طرف دیکھا آپ نے اللہ اکبر
 کہا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا حتیٰ کہ انہیں اپنے
 کانوں کے برابر کر لیا۔ اور اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہتھیلی
 کی پشت پر رکھا۔ ابو وائل کہتے ہیں: ”جب آپ نے رکوع

یَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا وَوَضَعَ يَدَيْهِ
عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ
مِثْلَهَا ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ كَفَّهُ بِحِذَاءِ
أُذُنَيْهِ ثُمَّ قَعَدَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى
وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ
وَرُكْبَتَيْهِ الْيُسْرَى وَجَعَلَ مِرْفَقَهُ الْأَيْمَنِ
عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ قَبَضَ ثُنْتَيْنِ
فَحَلَقَ حَلَقَةً ثُمَّ رَفَعَ إصْبَعَهُ فَرَأَيْتُهُ
يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا قَالَ ثُمَّ جِئْتُ بَعْدَ
ذَلِكَ فِي زَمَانٍ فِيهِ بَرْدٌ فَرَأَيْتُ عَلَى
النَّاسِ جُلَّ الثِّيَابِ يُحَرِّكُونَ أَيْدِيَهُمْ
مِنْ تَحْتِ الثِّيَابِ ❶

کا ارادہ کیا تو اپنے ہاتھوں کو اسی طرح اٹھایا پھر اپنے
ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھا پھر اپنے سر کو اٹھایا اور اپنے
ہاتھوں کو اسی طرح اٹھایا پھر سجدہ کیا اور اپنی ہتھیلیوں کو اپنے
کانوں کے برابر رکھا۔ پھر بیٹھ گئے اپنے بائیں پاؤں کو
بچھایا اور اس پر بیٹھ گئے۔ اور اپنی ہتھیلی اپنے بائیں گھٹنے پر
رکھی اور اپنی دائیں کہنی دائیں ران پر رکھی۔ پھر دو انگلیاں
سمیٹ کر ان کا حلقہ بنایا پھر آپ نے اپنی انگلی اٹھائی میں
نے دیکھا آپ اسے حرکت دے رہے ہیں۔ اور اس سے
دعا کرتے ہیں۔“ ابووائل کہتے ہیں: ”میں اس کے بعد
سردی کے موسم میں آیا تو میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ
موٹے کپڑے (چادریں) اوڑھے ہوئے ہیں اور کپڑوں
(چادروں) کے نیچے سے اپنے ہاتھوں کو حرکت دیتے
ہیں۔“

فوائد: البدایة والنہایة میں امام ابن کثیر رحمہ اللہ کی وضاحت کے مطابق حضرت وائل بن حجر
رضی اللہ عنہ 9 ہجری کو اسلام لائے ان سے رکوع جاتے، رکوع سے اٹھتے رفع الیدین کا ذکر ہے یہ اگلے سال پھر
در بار نبوت میں حاضر ہوتے ہیں اور پھر رفع الیدین کا ذکر کرتے ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ
کا آ خر زندگی تک رفع الیدین کے ساتھ نماز پڑھتے رہے اس کو منسوخ کہنے والوں کے لیے یہ مسکت دلیل
ہے (واللہ یهدی الی سبیل الرشاد)

1398- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ
صَلَّى بِنَا أَبُو مُوسَى إِحْدَى صَلَاتِي
الْعِشِيِّ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَقْرَبْتُ
حِطَّانَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ كَيْتَ هُنَّ ابْنُ جُبَيْرٍ
کے دو نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی۔ لوگوں میں سے
کسی آدمی نے یہ کلمات کہے: ”اقربت الصلاة بالبر و

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب کیف الجلوس فی التشهد (957) والنسائی کتاب السہو، باب صفة الجلوس

فی الركعة التي يقضى فيها الصلاة (1262)

الصَّلَاةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكَاةِ فَلَمَّا قَضَى أَبُو مُوسَى الصَّلَاةَ قَالَ أَتَيْكُمْ الْقَائِلُ كَلِمَةً كَذًا وَكَذَا فَأَرَمَ الْقَوْمَ فَقَالَ لَعَلَّكَ يَا حِطَّانُ قُلْتَهَا قَالَ مَا أَنَا قُلْتَهَا وَقَدْ خِفْتُ أَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا قُلْتَهَا وَمَا أَرَدْتُ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَوْ مَا تَعْلَمُونَ مَا تَقُولُونَ فِي صَلَاتِكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا وَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ إِذَا أُقِيِمَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَمِّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمْ اللَّهُ فَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَبِتِلْكَ بِتِلْكَ فَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَوْ قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَإِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَبِتِلْكَ بِتِلْكَ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقُعُودَةِ فَلْيُكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلٍ أَحَدِكُمْ

الزكاة“ جب ابو موسیٰ نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا: تم میں سے کس نے فلاں فلاں کلمے کہے۔ لوگ خاموش رہے پھر انہوں نے کہا: ”اے حطان! تو نے یہ کلمے کہے ہیں۔“ اس نے کہا: ”میں نے نہیں کہے۔“ اور مجھے خوف تھا کہ ان کا الزام آپ مجھ پر ہی لگائیں گے لوگوں میں سے کسی نے کہا: ”میں نے یہ کلمے کہے ہیں اور میرا صرف بھلائی کا ارادہ تھا۔“ ابو موسیٰ نے کہا: ”کیا تم جانتے نہیں کہ تم اپنی نماز میں کیا کہتے ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور نماز سکھائی اور ہمارے لئے ہمارا طریقہ بیان کیا ابو موسیٰ نے کہا: میں میرا گمان ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم میں سے ایک تمہاری امامت کرے جب وہ اللہ اکبر کہے تم بھی اللہ اکبر کہو جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم بھی آمین کہو۔ اللہ تمہاری دعا قبول کرے گا۔ جب وہ اللہ اکبر کہے اور رکوع کرے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور رکوع کرو کیونکہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے سرائٹا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ اس کے بدلہ میں ہے (کہ امام جتنی دیر پہلے رکوع میں جاتا اور جلدی سرائٹا ہے مقتدی اتنی دیر بعد رکوع میں جاتے اور بعد میں سرائٹا ہے) اور جب وہ ’سمع اللہ لمن حمدہ‘ کہے تو تم ’اللہم ربنا لک الحمد‘ کہو یا آپ نے فرمایا: ”ربنا و لک الحمد“ کہو کیونکہ اللہ نے اپنے نبی کی زبان سے ’سمع اللہ لمن حمدہ‘ کہا۔ جب وہ ’اللہ اکبر‘ کہہ کر سجدہ کرے تم بھی اللہ اکبر کہو اور سجدہ کرو کیونکہ

امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: یہ اس اس کے بدلہ میں ہے جب بیٹھنے کا وقت ہو تو تمہاری پہلی دعا یہ ہو کہ: ”تمام قویٰ“ بدنی اور پاکیزہ عبادات اللہ کے لئے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ
السَّلَامُ أَوْ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ أَوْ سَلَامٌ
عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. ❶

[93]..... بَابُ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ نماز میں کام کرنے کے متعلق

1399۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ هُوَ النَّبِيلُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ.....
عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
خَرَجَ يُصَلِّي وَقَدْ حَمَلَ عَلَى عُنُقِهِ أَوْ
عَاتِقِهِ أُمَامَةً بِنْتُ زَيْنَبَ فَإِذَا رَكَعَ
وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا. ❷

ابوقنادۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کے لئے باہر تشریف لائے اور آپ نے اپنی گردن یا اپنے کندھے پر زینب کی بیٹی امامہ کو اٹھایا ہوا تھا۔ جب رکوع کرتے تو اسے رکھ دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اسے اٹھا لیتے۔“

فوائد:..... (۱) نماز میں تھوڑی بہت حرکت جائز ہے (۲) بچے کو اٹھا کر نماز پڑھنا معیوب نہیں (۳) بیٹی کو اٹھانے کی یہ بھی حکمت تھی کہ اعراب میں بیٹیوں سے نفرت پائی جاتی تھی جیسا کہ جاہلیت میں انہیں زندہ درگور کرتے رہے ہیں تو ان کے لیے بیٹیوں سے محبت کا ایک سبق تھا جو کہ آپ ﷺ نے نواسی کے ساتھ لاڈ کر کے دیا۔ مگر صدافسوس کی بات یہ ہے کہ سچے اور خالص مسلک اہلحدیث پر گستاخی کا الزام لگانے والے بریلوی حضرات کا عشق یہ ہے کہ محمد شریف کو ٹلوی بریلوی نے اپنی کتاب فقہ الفقہ میں لکھا ہے کہ نماز

❶ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب التشہد فی الصلاة (906) و ابو داؤد کتاب الصلاة، باب التشہد (972)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الادب، باب رحمة الولد و تقبيله و معاينة (5996) و مسلم، کتاب المساجد، باب جواز

حمل الصبيان فی الصلاة (1212)

میں اگر کوئی بغل میں کتیا کے بچے کو رکھ لے تو نماز ہو جائے گی کیونکہ آپ ﷺ نے اپنی نواسی کو اٹھا کر نماز پڑھی ہے۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون) مسلمان بھائیو! لمحہ فکریہ ہے کہ بریلویت میں رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کی نواسی بیٹھیا کی کس قدر توہین ہے.....؟

1400- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرْقِيِّ.....

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ عَمَلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَمَامَةَ بِنْتِ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا. ①

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ انصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی زینب کی بیٹی امامہ کو نماز کی حالت میں اٹھایا ہوا تھا جب سجدہ کرتے تو اسے رکھ دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اسے اٹھا لیتے۔

[94]..... بَابُ كَيْفَ يَرُدُّ السَّلَامَ فِي الصَّلَاةِ

نماز کی حالت میں سلام کا جواب کیسے دیا جائے

1401- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي بِكَيْرٍ هُوَ ابْنُ الْأَشَّجِّ عَنْ نَابِلٍ صَاحِبِ الْعَبَاءِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ.....

عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي فَرَدَّ إِلَيَّ إِشَارَةً قَالَ لَيْثٌ أَحْسَبُهُ قَالَ بِاصْبِعِهِ. ②

صہیبؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا میں نے آپ کو سلام کیا آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ تو آپ ﷺ نے مجھے اشارے سے جواب دیا لیٹ کہتے ہیں: میرا خیال ہے صہیب نے کہا کہ آپ ﷺ نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا تھا۔“

1402- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ.....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَسْجِدَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَدَخَلَ

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنو عمر بن عوف کی مسجد میں تشریف لے گئے تو لوگ آپ کے پاس جا کر

① صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

② صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب رد السلام فی الصلاة (925) والترمذی فی ابواب الصلاة، باب ماجاء فی الإشارة فی الصلاة (328)

النَّاسُ يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ
قَالَ فَسَأَلْتُ صُهْبًا كَيْفَ كَانَ يَرُدُّ
عَلَيْهِمْ قَالَ هَكَذَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ. ❶

آپ کو نماز کی حالت میں سلام کرتے تھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے صہیب سے پوچھا آپ ﷺ انہیں کیسے جواب دیتے تھے؟ تو اس نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا: ”اس طرح۔“

فوائد: دوران نماز سلام کے جواب کا یہ طریقہ ہے کہ ہاتھ ہلا دیا جائے۔ احناف کا نمازی پر سلام کو مکروہ قرار دینا روایتی حدیث دشمنی ہے۔

[95]..... بَابُ التَّسْبِيحِ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقِ لِلنِّسَاءِ

جب نماز میں کوئی مسئلہ پیش آئے تو آدمیوں کو سبحان اللہ کہنا چاہئے اور عورتوں کو تالی بجانا چاہئے

1403- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ
التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ
لِلنِّسَاءِ. ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”آدمیوں کے لئے ’سبحان اللہ‘ کہنا اور عورتوں کے لئے
تالی بجانا ہے۔“

1404- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ.....

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ
إِذَا نَابَكُمْ فِي صَلَاتِكُمْ شَيْءٌ
فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ وَلْيُتَصَفَّقِ النِّسَاءُ. ❸

سہل بن سعد کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”
جب تمہیں نماز میں کوئی مسئلہ پیش آئے تو مرد سبحان اللہ
کہیں اور عورتیں تالی بجائیں۔“

فوائد: معلوم ہوا دوران نماز پیش آمدہ حالات کی بناء پر مرد حضرات سبحان اللہ پکاریں گے جب کہ عورتیں ہاتھ پہ ہاتھ ماریں گی۔ ہاتھ پر چند انگلیاں ماریں گی۔

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب رد السلام فی الصلاة (927) والنسائی کتاب السہو، باب رد السلام بالإشارة فی الصلاة (1186)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب العمل فی الصلاة، باب التصفيق للنساء (1203) ومسلم، کتاب الصلاة، باب التسبیح الرجل وتصفيق المرأة إذا نابها شيء فی الصلاة (953)

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب من دخل لیوم الناس فجاء الامام..... (648) ومسلم، کتاب الصلاة، باب تقديم الجماعة من يصل بهم..... (948)

1405- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ.....

عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. ①
ابوحازم کہتے ہیں کہ سہل بن سعد نے نبی ﷺ سے پہلی حدیث کی طرح نقل کیا۔

[96]..... بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي أَيِّ مَوْضِعٍ أَفْضَلُ
نفل نماز کس جگہ پڑھنا افضل ہے؟

1406- أَخْبَرَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ.....

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةٍ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْجَمَاعَةَ. ②
زید بن ثابت کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ فرضی نماز کے علاوہ آدمی کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا بہتر ہے۔“

فوائد: لہذا نوافل کا اہتمام گھروں میں کرنا افضل ہے اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد حرام یا مسجد نبوی وغیرہ میں جو نماز کی فضیلتیں منسوب ہیں ان کا تعلق فرائض سے ہے ورنہ انہیں گھروں میں نوافل کی ترغیب آپ ﷺ نہ دیتے۔

[97]..... بَابُ إِعَادَةِ الصَّلَوَاتِ فِي الْجَمَاعَةِ بَعْدَ مَا صَلَّى فِي بَيْتِهِ
اپنے گھر میں نماز پڑھنے کے بعد جماعت کے ساتھ دوبارہ نماز پڑھنا

1407- حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....
عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ يَزِيدَ ابْنَ الْأَسْوَدِ السَّوَائِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَلَاةً
یعلیٰ بن عطاء کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن یزید بن اسود سوائی سے سنا وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی۔ یزید کہتے ہیں:

① صحیح: سابقہ حاشیہ دیکھئے۔

② متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب الصلاة اللیل (731) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة النافلة فی بیتہ (781)

الصُّبْحُ قَالَ فَإِذَا رَجُلَانِ حِينَ صَلَّى
النَّبِيُّ ﷺ قَاعِدَانِ فِي نَاحِيَةٍ لَمْ يُصَلِّيَا
قَالَ فَدَعَا بِهِمَا فَجِئَا بِهِمَا تُرَعْدُ
فَرَأَيْتُهُمَا قَالَ مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا
قَالَ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا
إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا تَمُّ أَدْرُكُتُمَا
الْإِمَامَ فَصَلِّيَا فَإِنَّهَا لَكُمْ نَافِلَةٌ قَالَ فَقَامَ
النَّاسُ يَأْخُذُونَ بِيَدِهِ يَمْسُحُونَ بِهَا
وُجُوهَهُمْ قَالَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَمَسَحْتُ
بِهَا وَجْهِي فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ
وَأَطْيَبُ رِيحًا مِنَ الْمِسْكِ ❶

جس وقت رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو دیکھا کہ دو
آدمی کونے میں بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے نماز نہیں
پڑھی۔ تو آپ نے ان کو بلوایا وہ دونوں لائے گئے۔ ان کی
حالت یہ تھی کہ ان کے بازو (خوف سے) لرز رہے تھے
آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں نماز سے کس چیز نے
روکا؟“ انہوں نے کہا: ”ہم نے اپنے گھروں میں نماز
پڑھ لی تھی۔“ آپ نے فرمایا: ”ایسا نہ کرنا جب تم اپنے
گھروں میں نماز پڑھ لو پھر امام کو پاؤ تو اس کے ساتھ نماز
پڑھو وہ تمہارے لئے نفلی ہو جائے گی۔“ یزید کہتے ہیں کہ:
لوگ کھڑے ہو کر آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑتے اور اپنے
چہرے پر ملتے۔ یزید کہتے ہیں: ”میں نے اپنا ہاتھ پکڑ کر
چہرے پر ملا تو برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ
اچھی خوشبو والا تھا۔“

فوائد: (۱) آپ ﷺ باوجود اتنے نرم خو ہونے کے اس قدر ہیبت والے اور بارعب تھے کہ
آدمی دیکھ کر کانپ جاتے (۲) اگر نماز پڑھ چکنے کے بعد بھی جماعت مل جائے تو اس میں شامل ہو جانا چاہیے
لہذا فرداً ادا کی گئی نماز نفل ہو جائے گی۔ (۳) اپنے کردار اور رویے سے شکوک شبہات پیدا نہیں کرنے
چاہئیں۔

[98]..... بَابُ فِي صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ فِي مَسْجِدٍ قَدْ صَلَّى فِيهِ مَرَّةً

اس مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا جس میں ایک بار پہلے جماعت ہو چکی ہو

1408- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَسْوَدُ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ
النَّاجِيِّ.....

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلوات، باب فیمن صلی فی منزله ثم ادرك الجماعة یصلی معهم (575) والترمذی، کتاب

ابواب الصلاة باب ماجاء فی الرجل یصلی وحده ثم یدرك الجماعة (219)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي وَحْدَهُ فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلَى هَذَا فَيُصَلِّي مَعَهُ. ❶

ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کسی آدمی کو اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جو اس پر صدقہ کرے یعنی اس کے ساتھ نماز پڑھے؟“

فوائد: (۱) ثابت ہوا کہ جس مسجد میں جماعت ہو چکی ہو اس میں دوبارہ جماعت کروانے میں کوئی حرج نہیں (۲) امام مقتدی میں اختلاف نیت درست ہے لیکن کیا کہنے مقلدوں کے کہ نصف النہار کی طرح روشن دلائل بھی ان کی نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں۔ (اللهم اهد قومی)

1409- أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَسْوَدُ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِي ❷

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلَى هَذَا فَيُصَلِّي مَعَهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ يُصَلِّي صَلَاةَ الْعَصْرِ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ وَلَكِنْ يَشْفَعُ. ❷

ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور نبی ﷺ نماز پڑھ چکے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جو اس پر صدقہ کرے یعنی اس کے ساتھ نماز پڑھے؟“ عبد اللہ کہتے ہیں: ”عصر کی اور مغرب کی نماز پڑھے مگر جفت کرے۔“

فوائد: عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے موقف کے مطابق عصر کی نماز کے بعد بھی صدقہ کرنا کسی دوسرے کی جماعت کروانا درست ہے اسی طرح مغرب بھی لیکن صدقہ کرنے والا ۳ کی بجائے ۴ رکعتیں پڑھے کیونکہ نوافل دو یا چار ہوتے ہیں۔

[99]..... بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثُّوبِ الْوَاحِدِ

ایک کپڑے میں نماز پڑھنا

1410- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ ❸

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: ”اے اللہ

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب الجمع فی المسجد مرتین (574) والترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی

الجماعة فی مسجد قد صلی فیہ مرة (220)

❷ صحیح: سابقہ تعلیق ملاحظہ کیجئے۔

کے رسول ﷺ! کیا آدمی ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم سب کے پاس دو کپڑے ہیں؟“ یا آپ نے فرمایا: ”کیا ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں؟“

اللَّهُ يُصَلِّي الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ
قَالَ أَوْ كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ أَوْ لِكُلِّكُمْ
ثَوْبَانِ ①

1411- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ.....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں ایسے نماز نہ پڑھے کہ اس کے کندھوں پر کچھ نہ ہو۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ
الْوَحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ ②

فوائد: (۱) معلوم ہوا ستر یعنی گھٹنے سے ناف تک اور کندھے ڈھکے ہوں تو ایک کپڑے میں نماز ہو جائے گی (۲) نمازی کا سر ڈھانکنا ضروری نہیں البتہ مستحب ضرور ہے۔

[100].... بَابُ النَّهْيِ عَنْ اسْتِمَالِ الصَّمَاءِ
”صماء“ کی ممانعت

1412- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ”رسول اللہ ﷺ نے دو طرح کپڑے پہننے سے منع فرمایا ایک تو یہ کہ تم میں سے کوئی اس طرح ’اعتباء‘ کرے کہ اس کی شرمگاہ کھلی ہوئی ہو اور دوسرا یہ کہ یہودیوں کی طرح ’صماء‘ کرنا“ یعنی یہودیوں کی طرح سارے جسم پر کپڑا پیٹنا (کہ ہاتھ بھی باہر نہ نکال سکے)۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ عَنْ لِبَسَتَيْنِ أَنْ يَحْتَبِيَ
أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ بَيْنَ
فَرْجِهِ وَبَيْنَ السَّمَاءِ شَيْءٌ وَعَنِ
الصَّمَاءِ اسْتِمَالِ الْيَهُودِ ③

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلاة، باب الصلاة فی الثوب الواحد ملتحقاً به (358) ومسلم، کتاب الصلاة باب

صلاة فی ثوب واحد وصفة یسه (1148)

② صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب الصلاة فی ثوب واحد وصفة یسه (1151) وابو داؤد کتاب الصلاة، باب جماع

ابواب ما یصلی فیہ (626)

③ متفق علیہ: البخاری، کتاب مواقیات الصلاة، باب الصلاة بعد الفجر حتی ترتفع الشمس (584) ومسلم، کتاب

البیوع، باب إبطال بیع الملازمة راعنا بذه (3882)

فوائد: (۱) ”احتباء“ یہ ہے کہ چوتروں کے بل زمین پر بیٹھا جائے اور گھٹنے کھڑے رکھے جائیں اور اوپر سے ایک کپڑا لپیٹ لیا جائے۔ اس میں ستر کھلنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ (۲) ”صماء“ ابو سعید رضی اللہ عنہ بخاری میں اسے یوں بیان کرتے ہیں کہ اپنا کپڑا کندھے پر اس طرح ڈال لیا جائے کہ ایک کنارے سے شرمگاہ کھل جائے اور وہاں کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو۔

[101]..... بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْخُمْرَةِ

چٹائی پر نماز پڑھنا

1413- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ وَأَبُو الْوَلِيدِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ.....

عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ. ①
میمونہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چٹائی پر نماز پڑھتے تھے۔

1414- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَا حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ.....

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى حَصِيرٍ. ②
انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”نبی ﷺ نے چٹائی پر نماز پڑھی۔“

فوائد: مذکورہ حدیثوں میں تنگی زمین پر نماز پڑھنے کے خیال کی تردید ہے۔

[102]..... بَابُ الصَّلَاةِ فِي ثِيَابِ النِّسَاءِ

عورتوں کے کپڑے میں نماز پڑھنا

1415- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ.....

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ حَبِيبَةَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّيُ
معاویہ بن ابوسفیان کہتے ہیں کہ انہوں نے ام حبیبہ سے پوچھا کہ: ”جس کپڑے میں رسول اللہ ﷺ آپ کے

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلاة، باب للصلاة على الخمره (381) ومسلم، کتاب الصلاة، باب الاعتراض بين يدي المصلي (1146)

② متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلاة، باب الصلاة على الحضير (380) والمسلم، کتاب المساجد، باب جواز الجماعة في النافلة (1497)

فی الثَّوْبِ الَّذِي يُضَاجَعُ فِيهِ قَالَتْ
نَعَمْ إِذَا لَمْ يَرَفِهِ أَذَى . ❶
ساتھ لیتے تھے کیا اس میں نماز پڑھ لیتے تھے؟“ اس نے
کہا: ”جی ہاں جب اس میں گندگی نظر نہ آتی تھی۔“

1416- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُؤَيْدِ
ابْنِ قَيْسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ.....

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُخْتِهِ أُمِّ
حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سَأَلَهَا هَلْ
كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي
يُجَامِعُهَا فِيهِ قَالَتْ نَعَمْ إِذَا لَمْ يَرَفِهِ
أَذَى . ❷
معاویہ بن ابوسفیان کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بہن ام
حبیبہ سے پوچھا جو نبی ﷺ کی بیوی تھیں۔ ”کیا نبی ﷺ
جماع والے کپڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے؟“ انہوں نے
کہا: ”جی ہاں جب اس میں گندگی نظر نہ آئے۔“

فوائد:..... معلوم ہوا جن کپڑوں میں گھر والوں سے مباشرت کی جائے یا وقت جنابت وہ زیب تن
ہو تو وہ پاک ہیں ان میں اگر گندگی نہیں لگی تو ان میں نماز کی ادائیگی میں کوئی حرج نہیں۔

[103]..... بَابُ الصَّلَاةِ فِي النَّعْلَيْنِ

جوتی میں نماز پڑھنا

1417- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ.....

هُوَ سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَزْدِيُّ قَالَ سَأَلْتُ
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ . ❸
سعید بن یزید ازدی کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک
سے پوچھا ”کیا نبی ﷺ اپنی جوتی میں نماز پڑھتے تھے؟“
تو انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“

1418- حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ وَأَبُو الثُّعْمَانِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ
السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ.....

❶ صحیح بالشامد التالی: ابو داؤد، کتاب الطہارۃ باب الصلاة فی الثوب الذی یصیب أهلہ فیہ (366) والنسائی، کتاب
الطہارۃ باب المنی یصیب الثوب (293)
❷ صحیح: دیکھئے العلق السابق۔
❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلاة، باب الصلاة فی الثوب (386) ومسلم، کتاب المساجد، باب جواز الصلاة فی
النعلین (1336)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ إِذْ خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ فَخَلَعُوا نِعَالَهُمْ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ مَا حَمَلَكُمُ عَلَى إِقَائِكُمْ نِعَالَكُمْ قَالُوا رَأَيْنَاكَ خَلَعْتَ فَخَلَعْنَا قَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي أَوْ آتٍ فَأُخْبِرَنِي أَنَّ فِيهِمَا أَذَى أَوْ قَذْرًا فَإِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُقَلِّبْ نَعْلَيْهِ فَإِنْ رَأَى فِيهِمَا أَذَى فَلْيُمِطْ وَلْيُصَلِّ فِيهِمَا ❶

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھا رہے تھے تو اپنی جوتیاں اتار کر اپنی بائیں طرف رکھ دیں لوگوں نے بھی اپنی جوتیاں اتار دیں جب آپ ﷺ اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ”تمہیں کس چیز نے جوتیاں اتارنے پر آمادہ کیا؟“ لوگوں نے کہا: ”ہم نے آپ کو اتارتے ہوئے دیکھا تو اتار دیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے پاس جبرائیل آیا اس نے مجھے بتایا کہ ان میں گندگی یا پلیدی لگی ہوئی ہے۔ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں آئے تو اپنی جوتی الٹ کر دیکھے اگر اس میں گندگی نظر آئے تو اسے دور کر دے اور اس میں نماز پڑھے۔“

فوائد: (۱) جوتوں میں نماز درست اور باعث فضیلت ہے (۲) یہ خیال کرنا کہ مدینہ چونکہ صاف بستی تھی جب کہ ہمارے شہروں میں گندگی بہت ہے اس لیے یہ ممکن نہیں، اس خیال کی تردید ہوتی ہے البتہ موجود دور میں قالین وغیرہ کی وجہ سے جوتے کو خوب اچھی طرح صاف کر کے استعمال کرنا چاہیے۔

[104]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ السِّدْلِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں سدل کی ممانعت

1419- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عِيسَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَرِهَ السِّدْلَ وَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ”نبی ﷺ نے ”سدل“ کو برا سمجھا۔“

فوائد: ”سدل“ کہتے ہیں کہ آدمی اپنے سامنے کپڑے کے دونوں کناروں کو ملائے بغیر لٹکائے (نیل الاوطار، تحفۃ الاحوذی، صاحب النہایہ فرماتے ہیں: السِّدْلُ هُوَ أَنْ يَلْتَحِفَ بِثَوْبِهِ وَيَدْخُلَ

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب الصلاة فی النعل (650)

❷ حسن: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی السدل فی الصلاة (643) والترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی

کراهية السدل فی الصلاة (376)

يَدِيهِ مِنْ دَاخِلٍ فَيَرْكَعُ وَيَسْجُدُ وَهُوَ كَذَلِكَ) سدل یہ ہے کہ آدمی اپنے کپڑے میں لپٹ جائے اور اپنے ہاتھ بھی اندر داخل کرے اور اسی حالت میں رکوع و سجود کرے، بہر صورت یہ بھی صورتیں نماز میں درست نہیں۔

[105]..... بَابُ فِي عَقْصِ الشَّعْرِ

بالوں کی چوٹی کے متعلق

1420- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَخُولٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ.....

عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا سَاجِدٌ وَقَدْ عَقَصْتُ شَعْرِي أَوْ قَالَ عَقَدْتُ فَأُطْلَقَهُ. ❶

ابورافعؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے سجدہ کی حالت میں دیکھا اور میں نے اپنے بالوں کی چوٹی بنائی ہوئی تھی یا اس نے کہا: میں نے گرہ لگائی ہوئی تھی۔ تو آپ ﷺ نے اسے کھول دیا۔

1421- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُزَّرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ.....

أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّي وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَامَ وَرَأَاهُ فَجَعَلَ يَحُلُّهُ وَأَقْرَأَ لَهُ الْآخِرُ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَا لَكَ وَرَأْسِي قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّمَا مَثَلُ هَذَا كَمَثَلِ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْتُوفٌ. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام کریب کہتے ہیں: ”ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عبد اللہ بن حارث کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور پیچھے سے ان کے سر کے بال گندھے ہوئے تھے تو وہ اسے کھولنے لگے اور دوسرے (عبد اللہ بن حارث) نے بھی اسے کھولنے دیا پھر وہ فارغ ہو کر ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس جا کر کہا: ”آپ کو میرے سر سے کیا تعلق تھا؟“ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: ”اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کوئی مشک باندھ کر نماز پڑھ رہا ہو۔“

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب الرجل یصل عاقصا شعره (646) والترمذی، ابواب الصلاة، باب ماجاء فی کراهیة کف شعر فی الصلاة (384)

❷ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب اعضاء السجود والنهی عن کف شعر..... (1101) وابو داؤد کتاب الصلاة، باب الرجل یصل عاقصا شعره (647)

فوائد:..... (۱) نماز میں بالوں کو کھول دینا چاہیے یہی سنت ہے (۲) ”مکتوف“ کہتے ہیں جس کی مشکلیں کس دی گئی ہوں یعنی ہاتھ پاؤں باندھ دیے گئے ہوں۔

[106]..... بَابُ التَّشَاؤُبِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں جمائی لینا

1422- أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا تَشَاؤَبَ
أَحَدُكُمْ فَلْيَشُدَّ يَدَهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ
يَدْخُلُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يَعْنِي عَلَى
فِيهِ. ❶

عبدالرحمن بن ابوسعید اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو جمائی
آئے تو وہ (منہ بند کرنے کے لیے) اپنا ہاتھ مضبوطی سے
رکھے، کیونکہ شیطان اس میں داخل ہوتا ہے۔“ ابو محمد کہتے
ہیں: یعنی اپنے منہ پر (ہاتھ رکھے)۔

فوائد:..... جمائی کے وقت منہ کھولنے سے عجب بے وقاری صورت بن جاتی ہے آدمی ویسے ہی
مضحکہ خیز معلوم ہوتا ہے لہذا مومن کو اپنے وقار کا خیال رکھتے ہوئے اپنے منہ پر ہاتھ رکھنا چاہیے نیز اس سے
شیطان کے داخلے کا راستہ بند ہو جاتا ہے۔ جمائی کا زیادہ آنا سستی و بیماری کی علامت ہے۔

[107]..... بَابُ كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ لِلنَّاعِسِ

نیند کی حالت میں نماز کی ممانعت

1423- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا وَجَدَ
أَحَدُكُمْ النَّوْمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَنْمُ حَتَّى
يَذْهَبَ نَوْمُهُ فَإِنَّهُ عَسَى يُرِيدُ أَنْ
يَسْتَغْفِرَ فَيُسَبِّ نَفْسَهُ. ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم
میں سے کسی کو نماز کی حالت میں نیند محسوس ہو تو سو جائے
حتیٰ کہ اس کی نیند جاتی رہے کیونکہ جب وہ استغفار کرنا
چاہے گا تو (غلبہ نیند کی وجہ سے) خود کو گالیاں دینے لگے
گا۔“

❶ صحیح مسلم، کتاب الذہر، باب تسمیت العاطس و لکراۃ التشاؤب (7417) و ابوداؤد، کتاب الأدب، باب ماجاء فی التشاؤب (5026)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الوضوء، باب الوضوء من النوم ومن لم یرمن النعۃ والنعۃین أو الخفۃ وضوءاً (216) ومسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرها، باب، أمر من نعن فی صلاتہ..... (1833)

[108]..... بَابُ صَلَاةِ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ

1424- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بَحْيَى.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الرَّجُلِ جَالِسًا
نِصْفُ الصَّلَاةِ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى
النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي جَالِسًا فَقُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ قُلْتَ
صَلَاةُ الرَّجُلِ جَالِسًا نِصْفُ الصَّلَاةِ
وَأَنْتَ تُصَلِّي جَالِسًا قَالَ أَجَلٌ وَلَكِنِّي
لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ . ❶

فوائد: (۱) معلوم ہوا کہ بیٹھ کر نماز ادا کرنے سے نصف ثواب ملتا ہے ہاں اگر کھڑے ہونے کی طاقت ہی نہ ہو تو پھر دوسری بات ہے (۲) آپ ﷺ کو بیٹھ کر نماز پڑھنے کا پورا ثواب ہی ملتا تھا لہذا یہ آپ کا خاصہ ہونے کی بناء پر اس صورت کی پیروی درست نہیں۔

[109]....بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ قَاعِدًا

نقلی نماز بیٹھ کر پڑھنا

1425- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ

① صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب جواز النافلة قائما وقاعداً..... (1712) وابوداؤد، كتاب الصلاة، باب في صلاة القاعد (950)

زوجۃ الرسول ﷺ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی بیٹھ کر نفلی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا حتیٰ کہ آپ ﷺ کی وفات سے ایک یا دو سال پہلے میں نے آپ کو بیٹھ کر نفلی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ سورۃ کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے۔ حتیٰ کہ وہ پہلے سے زیادہ لمبی ہو جاتی۔“

أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لَمْ أَرِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ حَتَّى كَانَ قَبْلَ أَنْ يُتَوَفَّى بِعَامٍ وَاحِدٍ أَوْ عَامَيْنِ فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ فَيَرْتِلُ السُّورَةَ حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلُ مِنْ أَطْوَلِ مِنْهَا. ❶

فوائد: آپ کو بیٹھنے کی اجازت کے باوجود آپ کا معمول کھڑے ہو کر ہی نوافل کی ادائیگی کا تھا

اس لیے اسی کو معمول بنانا چاہیے۔

1426- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ

مالکؒ بھی از زہری از سائب بن یزید از مطلب بن ابی وداعہ از حفصہ از نبی ﷺ اسی حدیث کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ. ❷

[110]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ مَسْحِ الْحَصَا

نماز میں کنکری ہٹانے کی ممانعت

1427- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنِي مُعَيْقِبٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قِيلَ لَهُ فِي الْمَسْحِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً قَالَ هِشَامٌ أَرَاهُ قَالَ مَسْحَ الْحَصَا. ❸

معقیبؒ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے مسجد میں کنکری ہٹانے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم نے ضرور کرنا ہے تو ایک بار کر سکتے ہو۔“ ہشام کہتے ہیں: ”میرا خیال ہے کہ آپ نے کنکری ہٹانے کے متعلق فرمایا۔“

❶ صحیح کتاب صلاة المسافرين، باب جواز النافلة قائماً و قاعداً (1709) والترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی الرجل يتطوع جالسا (373)

❷ صحیح مالک فی صلاة الجماعة، باب ماجاء فی صلاة..... (22)

❸ متفق علیہ البخاری، کتاب العمل فی الصلاة باب مسح الحصى فی الصلاة (1307) ومسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب کراهة مسح الحصى ولشوية التراب فی الصلاة (1219)

1428- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ابوزرئہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّ الرَّحْمَةَ ”جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہو تو رحمت
تَوَاجَّهُ فَلَا يَمْسَحُ الْحَصَا. ❶ اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے وہ کنکری ہٹانے میں مشغول نہ
ہو۔“

فوائد: نماز کی درستی کے لیے حرکت میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر حرکت غفلت کا باعث بن رہی
ہو تو یہ قلیل بھی ہو تو قابل مذمت ہے لہذا سجدہ گاہ میں کوئی قابل اصلاح چیز نظر آئے تو اسے ایک بار ہی درست
کر لینا چاہیے۔

[111]..... بَابُ الْأَرْضِ كُلِّهَا طَاهِرَةٌ مَا خَلَا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَامَ

حمام اور قبرستان کے علاوہ تمام زمین پاک ہے

1429- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ الْفَقِيرَ
يَقُولُ.....

سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُعْطِيتُ خُمْسًا لَمْ
يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي كَانَ النَّبِيُّ يُعْثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعْثُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً
وَأَحَلَّتْ لِي الْمَغَانِمُ وَحُرِّمَتْ عَلَيَّ مَنْ كَانَ قَبْلِي وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ طَيِّبَةً
مَسْجِدًا وَطَهْرًا وَيَرْعَبُ مِنَّا عَدُوْنَا مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ. ❷

جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئیں ہیں جو مجھ سے پہلے کسی
نبی کو نہیں دی گئیں۔ مجھ سے پہلے کوئی بھی نبی خاص اپنی
قوم کے لیے بھیجا جاتا تھا اور مجھے تمام لوگوں کے لیے بھیجا
گیا۔ میرے لئے مال غنیمت حلال کیا گیا اور وہ مجھ سے
پہلے لوگوں پر حرام تھا۔ اور میرے لیے تمام زمین نماز اور
تیمم کے لیے پاکیزہ بنائی دی گئی ہے اور ہمارا دشمن ایک ماہ
کی مسافت سے ہم سے ڈرتا ہے۔ اور مجھے شفاعت دی
گئی ہے“

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب العمل فی الصلاة، باب مسح الحصى فی الصلاة (945) والترمذی، ابواب الصلاة، باب
ما جاء فی کراهیة مسح الحصى فی الصلاة (379)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب التیمم، باب 1- (335) ومسلم کتاب المساجد، باب جعلت لی الأرض مسجداً
وطهوراً (1163)

فوائد: (۱) معلوم ہوا سابقہ انبیاء و ائم کے برعکس یہ ہمارے نبی ﷺ امت کے لیے خصوصی اعزازات ہیں (۲) ایک ماہ کی مسافت پر دشمن کا ڈرنا اس دور میں چونکہ سفر اونٹوں پر یا پیادہ ہوا کرتے تھے اس لیے سفر ہفتوں مہینوں پر محیط ہوتے اسی حساب سے دشمن کی دوری کو بیان کیا گیا ہے یہ خوف تبھی ممکن ہے جب مسلمان جہاد کے لیے ہر وقت تیار اور اقدام پر تلے ہوں بزدلی اسلام میں ہے نہ ہی اس سے دشمن پر خوف مسلط کیا جاسکتا ہے۔

1430- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَا سَأَلْتُهُ عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَامَ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَجْزِئُ الصَّلَاةُ فِي الْمَقْبَرَةِ قَالَ إِذَا لَمْ تَكُنْ عَلَى الْقَبْرِ فَتَنَعَمْ وَقَالَ الْحَدِيثُ أَكْثَرُهُمْ أَرْسَلُوهُ ❶

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حمام اور قبرستان کے علاوہ تمام زمین مسجد ہے۔“ ابو محمد سے کہا گیا: ”قبرستان میں نماز کفایت کرے گی؟“ انہوں نے کہا: ”جی ہاں اگر قبر پر نہ ہو۔“ اور انہوں نے کہا: اس حدیث کو اکثر لوگوں نے مرسل بیان کیا۔

فوائد: (۱) نماز کے لیے جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے اس لیے جہاں پر گندگی ہو وہاں نماز نہیں ہوتی اس کے علاوہ پاک جگہوں میں سے حمام و قبرستان خارج ہیں (۲) صحیح قول کے مطابق تیرہ جگہوں پر نماز ممنوع ہے (۱) گندگی کا ڈھیر (۲) ذبح خانہ (۳) مقبرہ (۴) راستے کے درمیان (۵) حمام (۶) اونٹوں کا باڑہ (۷) بیت اللہ کی چھت (۸) قبرستان کے رخ پر (۹) بیت الخلاء کی دیوار کی جانب جس پر گندگی لگی ہو (۱۰) یہودیوں عیسائیوں کے عبادت خانے (۱۱) بتوں تصویروں کی جانب رخ کر کے (۱۲) مقام عذاب (۱۳) غضب شدہ زمین (نیل الاوطار)۔ واللہ اعلم

[112]..... بَابُ الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَمَعَاطِنِ الْإِبِلِ

اونٹوں اور بکریوں کے باڑوں میں نماز

1431- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب فی المواضع التي لا تجوز فيها الصلوة (492) والترمذی، کتاب الصلاة، باب ما جاء أن الأرض كلها مسجد إلا مقبرة والحمام (317)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلَمْ تَجِدُوا إِلَّا مَرَابِضَ الْغَنَمِ وَأَعْطَانَ الْإِبِلِ فَصَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تَصَلُّوا فِي أَعْطَانَ الْإِبِلِ. ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب نماز کا وقت ہو جائے اور تم بکریوں کے احاطہ اور اونٹوں کے باڑے کے علاوہ کوئی جگہ نہ پاؤ تو بکریوں کے احاطہ میں تو نماز پڑھو مگر اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔“

فوائد: (۱) اونٹوں کی خلقت چونکہ شیاطین سے ہوئی ہے (ابوداؤد) اس لیے ان کے باڑوں میں نماز سے روکا گیا ہے (۲) بکریوں کے باڑے میں نماز کی ادائیگی سے معلوم ہوتا ہے ما کول لحم جانور کے گوہر و پیشاب والے نشانات وغیرہ پر نماز ہو سکتی ہے (واللہ اعلم)

[113]..... بَابُ مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا

اس شخص کے متعلق جو اللہ کے لئے مسجد بنائے

1356- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي.....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلَمْ تَجِدُوا إِلَّا مَرَابِضَ الْغَنَمِ وَأَعْطَانَ الْإِبِلِ فَصَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تَصَلُّوا فِي أَعْطَانَ الْإِبِلِ. ❶

محمود بن لبید کہتے ہیں کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ نے مسجد بنانے کا ارادہ کیا۔ تو لوگوں نے اس بات کو برا سمجھا تو عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص اللہ کے لئے مسجد بنائے۔ اللہ اس کے لئے جنت میں اس جیسا گھر بنائے گا۔“

فوائد: یہ انتہائی فضیلت کا حامل کام ہے لہذا اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔ (واللہ

الموفق)

[114]..... بَابُ الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ

مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت پڑھنا

1433- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَفَلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ

❶ صحيح: الترمذی، کتاب ابواب الصلاة، باب ماجاء فی الصلاة فی مرائب الغنم وأعطان الإبل (348-349) وابن ماجه، کتاب المساجد والجماعات، باب الصلاة فی أعطان الإبل (728)

❷ صحيح: کتاب المساجد، مواضع الصلاة، باب (1190) 4 (1190) والترمذی کتاب الصلاة، باب ماجاء فی فضل بنيان المسجد (318)

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ.....

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ
إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيُرْكَعْ
رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ. ❶

ابوقنادہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم
میں سے کوئی شخص مسجد میں جائے تو بیٹھنے سے پہلے دو
رکعت پڑھے۔“

فوائد: (۱) انہیں تحیۃ المسجد کہا جاتا ہے ان کی ادائیگی ضروری ہے اگر تو کوئی فرائض و سنن
پڑھنے ہوں تو یہ ساتھ ادا ہو جائیں گی ورنہ ان کو الگ سے ادا کرنا ضروری ہے (۲) ان رکعتوں کا تعلق مسجد میں
بیٹھنے سے ہے اگر بیٹھنے کا ارادہ نہ ہو تو پھر کوئی حرج نہیں نیز بغیر رکعتوں کی ادائیگی کے آپ ﷺ سے منبر پر
بیٹھنا بھی ثابت ہے۔ اور کعب بن مالک کی غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے والی حدیث جو کہ بخاری میں ہے
سے بھی بلا صلاۃ بیٹھنا درست معلوم ہوتا ہے اسی بناء پر جمہور نے اسے مستحب شمار کیا ہے (تحفۃ الاحوذی) بعض
شیوخ اس کی فرضیت کے قائل ہیں یہ موقف راہ اعتدال سے ہٹا ہوا ہے۔ (واللہ اعلم)

[115]..... بَابُ الْقَوْلِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

1434- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ رِبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ أَوْ.....

ابواسید انصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو وہ
نبی ﷺ پر سلام کہے اور کہے: ”اے اللہ! میرے لئے
اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔“ اور جب وہ باہر
نکلے تو کہے: ”اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا
ہوں۔“

أَبَا أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ
فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ثُمَّ لِيَقُلْ اللَّهُمَّ
افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ
فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ
فَضْلِكَ. ❷

❶ صحیح: کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب استحباب تحية المسجد برکعتین..... (1651) و ابوداؤد، کتاب الصلاة،

باب ماجاء فی الصلاة عند دخول المسجد (467)

❷ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب (118) (1649) و ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب فيما يقوله الرجل

عند دخوله المسجد (465)

[116]..... بَابُ كَرَاهِيَّةِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں تھوکنے کی ممانعت

1435- حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ.....

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قُلْتُ لِقَتَادَةَ أَسَمِعْتَ
أَنْسًا يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْبُزَاقُ
فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ قَالَ نَعَمْ
وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا. ①

شعْبَةُ کہتے ہیں کہ میں نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہا: ”کیا تو نے
انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
”مسجد میں تھوکنا گناہ ہے۔“ اس نے کہا: ”جی ہاں اور اس
کا کفارہ اسے دفن کرنا ہے۔“

1436- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ.....

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ
الْعَبْدَ إِذَا صَلَّى فَإِنَّمَا يُنَاجِي رَبَّهُ أَوْ رَبَّهُ
بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَإِذَا بَزَقَ أَحَدُكُمْ
فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ أَوْ
يَقُولُ هَكَذَا وَبَزَقَ فِي ثَوْبِهِ وَذَلِكَ
بَعْضُهُ بِبَعْضٍ. ②

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندہ
جب نماز پڑھتا ہے تو اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے۔“ یا
فرمایا: ”اس کا رب اس کے اور قبلے کے درمیان ہوتا ہے
لہذا تم میں سے جب کوئی تھوکنا چاہے تو وہ اپنی بائیں
طرف یا اپنے قدم کے نیچے تھوکے یا اس طرح کرے اور
انہوں نے اپنے کپڑے میں تھوک کر اس کے ایک حصے کو
دوسرے سے مل دیا۔“

1437- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيَّنَّا النَّبِيَّ ﷺ
يَخْطُبُ إِذْ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ
الْمَسْجِدِ فَتَغَيَّظَ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ
وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَبْلُ أَحَدِكُمْ إِذَا كَانَ فِي
صَلَاتِهِ فَلَا يَبْزُقَنَّ أَوْ قَالَ لَا يَتَخَفَعَنَّ ثُمَّ

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی ﷺ خطبہ دے
رہے تھے تو اچانک انہوں نے مسجد کے قبلہ کی طرف
رینٹ دیکھا تو آپ مسجد والوں پر ناراض ہوئے اور فرمایا:
”جب تم میں سے کوئی نماز میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی
طرف متوجہ ہوتا ہے اس لئے ہرگز تھوکنا یا آپ نے فرمایا:

① صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النهی عن البصاق فی المسجد فی الصلاة..... (1231) وابو داؤد کتاب

الصلاة، باب کراہیۃ البزاق فی المسجد (475)

② متفق علیہ البخاری، کتاب الصلاة، باب لا یبصقن عن یمینہ فی الصلاة (412) ومسلم، کتاب المساجد، باب النهی عن

البصاق فی المسجد فی الصلاة (1230)

ہرگز نہ کھنکھارے (بلغم یا اینٹ نہ پھینکے) پھر آپ نے اسے کھرچنے کا حکم دیا وہ جگہ کھرچ دی گئی، یا آپ نے وہاں کچھ لگانے کا حکم دیا تو وہ لگا دیا گیا۔“ حماد کہتے ہیں: ”مجھے معلوم نہیں ہے ”مگر یہ کہ آپ نے وہاں زعفران لگانے کا حکم دیا۔“

1438- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی دیوار پر ریٹ دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے کنکری پکڑ کر اسے کھرچ ڈالا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی ناک صاف کرنا چاہے تو وہ اپنے سامنے نہ صاف کرے اور نہ ہی اپنے دائیں طرف وہ اپنے بائیں طرف یا اپنے قدم کے نیچے تھو کے۔“

أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى نُخَامَةً فِي جِدَارِ الْمَسْجِدِ فَتَنَاولَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَصَاةً وَحَتَّهَا ثُمَّ قَالَ إِذَا تَنَخَّمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ قَبْلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ. ②

فوائد: (۱) مسجد میں تھوکنے کا باعث ہے البتہ اسے چھپا دینا اور مٹی ڈال دینا اس کے کفارے کا باعث ہے جب کہ مسجدیں کچی ہوں (۲) حالت نماز میں سامنے تھوکنے حرام ہے البتہ بائیں طرف پاؤں کے نیچے یا رومال میں تھوکا جاسکتا ہے لیکن کچی مسجد کا خیال رہے آج کل جس طرح قالین اور صفوں کا اہتمام کیا جاتا ہے ایسی صورت میں مسجد میں تھوکنے سے احتراز برتنا چاہیے۔

[117]..... بَابُ النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں سونے کے متعلق

1439- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي حَرْبٍ بْنِ أَبِي

① متفق علیہ البخاری، کتاب الأذان، باب هل يلتفت لأمر ينزل به أويرى شيئاً أو بصافى القبله (753) ومسلم، کتاب المساجد وامواضع الصلاة، باب 13 (1224)

② متفق علیہ البخاری، کتاب الصلاة، باب حَلِّ الْمَخَاطَةِ عَالِ حَصَى مِنَ الْمَسْجِدِ (408) ومسلم، کتاب المساجد وفي مواضع الصلاة، باب النهي عن البصاق في المسجد في الصلاة وغيرها (1225)

الْأَسْوَدُ الدِّيلِيُّ عَنْ عَمِّهِ

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَتَانِي نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ فَضَرَبَنِي بِرِجْلِهِ قَالَ
أَلَا أَرَاكَ نَائِمًا فِيهِ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ
غَلَبَتْنِي عَيْنِي . ①

ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ میرے پاس آئے اور
میں مسجد میں سویا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے مجھے اپنے پاؤں
سے ہلا کر فرمایا: ”کیا میں تمہیں مسجد میں سویا ہوا نہیں دیکھ
رہا ہوں؟“ میں نے کہا: ”اے اللہ کے نبی ﷺ! مجھ پر
نیند غالب آگئی تھی۔“

1440- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ
نَافِعٍ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ فِي
الْمَسْجِدِ وَلَمْ يَكُنْ لِي أَهْلٌ فَرَأَيْتُ فِي
الْمَنَامِ كَأَنَّمَا انْطَلَقَ بِي إِلَى بَيْتٍ فِيهَا
رِجَالٌ مُعَلَّقُونَ فَقِيلَ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى
ذَاتِ الْيَمِينِ فَذَكَرْتُ الرُّؤْيَا لِحَفْصَةَ
فَقُلْتُ قُصِّهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
فَقَصَّهَا عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ رَأَى هَذِهِ قَالَتْ
ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ
الْفَتَى أَوْ قَالَ نَعَمْ الرَّجُلُ لَوْ كَانَ
يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ قَالَ وَكُنْتُ إِذَا نِمْتُ
لَمْ أَقُمْ حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ
يُصَلِّي اللَّيْلَ . ②

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میری بیوی نہیں تھی اور میں مسجد میں
سویا کرتا تھا۔ تو میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ مجھے کوئی
ایک کنویں کے پاس لے جایا گیا۔ جس میں چند آدمی لٹکے
ہوئے تھے کہا گیا: ”اسے دائیں طرف لے جاؤ۔“ میں
نے یہ خواب حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا میں نے اس سے
کہا: یہ خواب رسول اللہ ﷺ سے بیان کرنا اس نے آپ
کے پاس خواب بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا: یہ خواب
کس نے دیکھا ہے؟ اس نے کہا: ”ابن عمر رضی اللہ عنہما نے۔“ تو
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا نوجوان ہے یا
آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا آدمی ہے اگر رات کو نماز
پڑھتا ہوتا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ”میں سوتا تھا تو جب
تک صبح نہ ہوتی اٹھتا نہیں تھا۔“ راوی کہتا تھا: ابن عمر رضی اللہ عنہما
اس کے بعد رات کو مسلسل نماز پڑھتے رہے۔

① اسنادہ ضعیف

② متفق علیہ: البخاری، کتاب التہجد، باب، فضل قیام اللیل (1121) ومسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب من فضائل

عبدلہ بن عمر رضی اللہ عنہما (6361)

فوائد: (۱) مسجد میں سونا جائز ہے اگرچہ آدمی بالغ ہی ہو (۲) تہجد گزاری آدمی کی اچھائی کی

علامت ہے۔

[118].... بَابُ النَّهْيِ عَنْ اسْتِشَادِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ وَالشِّرَى وَالْبَيْعِ

مسجد میں گمشدہ چیز تلاش کرنے اور خرید و فروخت کی ممانعت

1441- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَتَّاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُولُوا لَا أَرْبَحَ اللَّهُ تِجَارَتَكَ وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيهِ الضَّالَّةَ فَقُولُوا لَا أَدَى اللَّهُ عَلَيْكَ. ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی کو مسجد میں کوئی چیز بیچتے یا خریدتے ہوئے دیکھو تو تم اس سے کہو: اللہ تیری تجارت میں نفع نہ دے۔“ او جب تم کسی مسجد میں کسی کو گمشدہ چیز کا اعلان کرتے دیکھو کہو: اللہ تمہیں یہ چیز واپس نہ کرے۔“

فوائد: (۱) مسجد میں خرید و فروخت حرام ہے البتہ اگر باہر سودا ہوا ہے تو مسجد میں چیز پکڑنے میں کوئی حرج نہیں (واللہ اعلم) آج کل بے توجہی کی وجہ سے مساجد میں رسالے، دینی اخبارات اور کتب فروخت ہوتی ہیں جو کہ درست نہیں۔ (۲) شرعی احکام کے مخالف کو بدعا زینی جائز ہے (۳) مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان نہیں کرنا چاہیے۔

[119].... بَابُ النَّهْيِ عَنْ حَمْلِ السِّلَاحِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں ہتھیار لے کر جانے کی ممانعت

1442- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ.....

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ يَحْمِلُ نَبْلًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أُمْسِلْ

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ بن دینار سے کہا: ”کیا تم نے جابر بن عبد اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی تیرے کر مسجد سے گذرا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”ان کے پھلوں کو بند کرو۔“ عمرو بن

نُصُولُهَا قَالَ نَعَمْ. ❶ دینار نے کہا: ”جی ہاں۔“

فوائد: مسجد میں اسلحے کو اس طرح لے کر پھرنا کہ جس سے نقصان کا اندیشہ ہو ممنوع ہے۔

[120]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ اتِّخَاذِ الْقُبُورِ مَسَاجِدَ

قبروں کو مسجد بنانے کی ممانعت

1443- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ.....

عبداللہ بن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہا دونوں کہتے ہیں: نبی ﷺ کے پاس ملک الموت آیا تو آپ ﷺ اپنا کپڑا منہ پر ڈالنے لگے جب آپ کا دم گھٹتا تھا تو کپڑے کو چہرے سے دور کرتے اور فرماتے: ”یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو۔ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیا۔“ آپ ﷺ ان جیسے کام کرنے سے اپنی امت کو ڈرا رہے تھے۔ ❷

فوائد: (۱) موت کے وقت شدت آدمی کی بدبختی کی علامت نہیں (۲) قبروں کو سجدہ گاہ بنانا باعث لعنت و ملامت ہے اگرچہ انبیاء کی قبریں ہی ہوں (و اللہ یہدی)

[121]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِشْتِبَالِ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ

مسجد کی طرف جاتے ہوئے تشبیک کی ممانعت

1444- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمرٍ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ.....

عَنْ أَبِي ثُمَامَةَ الْخَنَّاطِ قَالَ أَدْرَكَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ بِالْبَلَاطِ وَأَنَا مُشَبَّكٌ بَيْنَ أَصَابِعِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ابوثمامہ رضی اللہ عنہ حنّاط کہتے ہیں مجھے کعب بن عجرہ ”بلاط“ جگہ پر ملے۔ اور میں نے انگلیوں میں تشبیک دی ہوئی تھی انہوں نے کہا اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلاة، باب یاخذ نبول النیل اذا مر فی المسجد (451) ومسلم، کتاب الأدب باب أمر من مر بسلاح فی مسجد أو سوق..... (6604)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلاة، باب 55 (436) ومسلم، کتاب المساجد، باب النهی عن بناء المساجد علی القبور (1187)

قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يُشَبِّكُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ. ❶
سے کوئی شخص وضو کرے پھر مسجد کی طرف جانے کا ارادہ کرے تو وہ اپنی انگلیوں کو تشبیک نہ دے۔“

1445- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ.....

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَعَمَدْتَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا تُشَبِّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِكَ فَإِنَّكَ فِي صَلَاةٍ. ❷
کعب بن عجرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو وضو کرے اور مسجد کی طرف جانے کا ارادہ کرے تو اپنی انگلیوں کو تشبیک نہ دینا۔ کیونکہ تم نماز میں ہو۔“

1446- أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيدُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ فَلَا تَقُولُوا هَكَذَا يَعْنِي يُشَبِّكُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ. ❸
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی وضو کرے پھر مسجد کی طرف جانے کا ارادہ کرے تو وہ نماز میں ہی ہوتا ہے حتیٰ کہ اپنے گھر واپس آ جائے۔ لہذا تم اس طرح نہ کرو یعنی اپنی انگلیوں کے درمیان کنگھی نہ لگاؤ۔“

فوائد:..... تشبیک ہوتا ہے ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کرنا جائز ہے البتہ حالت نماز میں منع ہے اسی طرح نماز کے لیے وضوء کر کے جاتے ہوئے چونکہ آدمی نماز میں ہوتا ہے (دیکھیے 1445 اس لیے اس وقت یہ ممنوع ہے۔

[122]..... بَابُ فَضْلِ مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ

اس آدمی کی فضیلت جو مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرے

1447- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

❶ حسن: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی الہدی فی المشی الی الصلاة (562) والترمذی، کتاب المواقی، باب

ما جاء فی کراہیة التشبیک بین الأصابع فی الصلاة (386)

❷ حسن سابق ولا حق: تعلیق ملاحظہ کیجئے۔

❸ صحیح: ابن خزیمہ (446) والترمذی کتاب الصلاة باب ماجاء فی کراہیة التشبیک بین الأصابع فی الصلاة (382)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَزَالُ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ مَا لَمْ يَقُمْ أَوْ يُحَدِّثْ تَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ ①

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندہ جب تک اپنے مصلی (جائے نماز) میں۔ جہاں اس نے نماز پڑھی رہتا ہے فرشتے اس کے لئے مسلسل دعا کرتے رہتے ہیں۔ جب تک وہ اپنی جگہ سے نہ اٹھے۔ یا وہ بے وضو نہ ہو۔ فرشتے کہتے ہیں: ”اے اللہ! اسے بخش دے اے اللہ! اس پر رحم کر۔“

فوائد:..... نماز پڑھ لینے کے بعد جگہ بدلنے کی بجائے اسی جگہ بیٹھنا انتہائی فضیلت کا حامل ہے ان آسان اعمال کے ذریعے فرشتوں کی دعاؤں کا حصول باعث خیر و برکت اور نجات ہے۔ جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس عظیم سعادت سے محروم رہنا یقیناً بہت بڑی محرومی ہے۔ (اللهم و فقنا لهذا)

[123]..... بَابُ فِي تَزْوِيقِ الْمَسَاجِدِ

مسجدوں کو مزین کرنے کا بیان

1448- أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ ②

انس رضی اللہ عنہ بن مالک کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”قیامت نہیں آئے گی حتیٰ کہ مسجدوں کے متعلق لوگ فخر کریں۔“

فوائد:..... (۱) مسجدوں کی بیجا زیب و زینت پسندیدہ نہیں ہے بلکہ سادگی اختیار کرنا اولیٰ ہے (۲) مسجدوں کی حصول تقرب کا ذریعہ بنانے کی بجائے ان پر فخر قیامت کی نشانی اور باعث نشانی ہے۔ آج کل مساجد کے ذمہ داران ان مبارک عبادت گاہوں کا اپنی جاگیر سمجھتے ہیں بابرکت مال کو فضول ڈیکوریشن پراڑا دینا اور دوسری مساجد کے مقابلہ میں اترانا ان کا محبوب مشغلہ ہے۔

[124]..... بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى سُتْرَةٍ سترے کی طرف نماز پڑھنا

1449- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ.....

① صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة و انتظار الصلاة (1507) و ابو داؤد، کتاب الصلاة باب فضل القحور فی المسجد (369)

② صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب فی بناء المسجد (449) و النسائی، کتاب المساجد، باب المباهاة فی المساجد (688)

سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْبَطْحَاءِ بِالْهَاجِرَةِ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكَعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكَعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَإِنَّ الطُّعْنَ لَتَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ. ❶

ابو جحیفہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت 'بطحاء' کی طرف تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے سامنے لکڑی تھی عورتیں آپ ﷺ کے سامنے سے گزرتی تھیں۔"

1450- أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَتْ تُرْكُزُ لَهُ الْعَنَزَةُ يُصَلِّيُ إِلَيْهَا. ❷

ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے لکڑی گاڑی جاتی تھی کہ آپ اس کی طرف نماز پڑھیں۔"

فوائد: (۱) نمازی کا اپنے سامنے کوئی چیز گاڑھ لینا یا کسی کے پیچھے ہو جانا یہ سترہ اس کا نماز میں اہتمام ضروری ہے اس کے بغیر نماز میں نقص آتا ہے (۲) اگر سترہ سامنے ہو تو سترے کے آگے سے کسی کا گزرنا نقصان دہ نہیں۔

[125]..... بَابُ فِي دُنُوِّ الْمُصَلِّي إِلَى السُّتْرَةِ

نمازی کا سترے کے قریب ہونا

1451- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدْعُ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنْ أَبِي فَلْيَقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ. ❶

ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے نہ گزرنے دے اگر انکار کرے تو اس سے لڑائی کرے کیونکہ وہ شیطان ہے۔"

فوائد: (۱) نمازی کے لیے اتنی حرکت جائز ہے کہ وہ گزرنے والے کو روکے (۲) یہ تبھی ممکن ہے جب آگے سترہ ہو گا ورنہ تھوڑی دور سے گزرنے والے کے پیچھے بھاگنے سے تو یہ رہا اس لیے نہ تو بلا سترہ

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الوضوء، باب استعمال فضل وضوء الناس (186) و مسلم، کتاب الصلاة، باب سترۃ المصلی (1122)

❷ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب سترۃ المصلی (1115) و ابوداؤد کتاب الصلاة، باب ما یسترا المصل (687)

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلاة، باب یرد المصلی من مرین یدیہ (509) و مسلم، کتاب الصلاة، باب منع العارین یدی المصلی (1128)

[126]..... بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الرَّاحِلَةِ

سواری کے جانور کی طرف نماز پڑھنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي
إِلَى رَاحِلَتِهِ ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سواری کے جانور کی
طرف نماز پڑھتے تھے۔

فوائد: (۱) سواری کو سترہ بنایا جاسکتا ہے (۲) اونٹوں کے باڑے میں نماز ممنوع البتہ اگر وہ ایک دو ہوں تو ان کے قریب پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

[127]..... بَابُ الْمَرْأَةِ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

عورت کا نماز کے سامنے ہونا

1453- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ
بْنُ الزُّبَيْرِ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ: ”رسول اللہ ﷺ اپنی اہلیہ کے بستر کی طرف نماز پڑھ رہے ہوتے تو وہ آپ کے اور قبلہ کے درمیان اپنے بستر پر لیٹی ہوتی جیسے جنازہ آگے رکھا ہوتا ہے۔“

فوائد:..... معلوم ہوا عورت اگر سامنے سے گزرے نہ ویسے ٹھہری ہوئی ہو تو نماز جائز درست ہے

[128]..... بَاب مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَمَا لَا يَقْطَعُهَا

نماز کو کنسی چیز توڑتی ہے اور کنسی چیز نہیں توڑتی

1454- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

① متفق عليه: البخارى، كتاب الصلاة، باب الصلاة فى مواضع الإبل (430) ومسلم، كتاب الصلاة، باب ستر المصلى (1118)

② متفق عليه: بخارى، كتاب الصلاة، باب 51 (1140) وابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة، باب من صلى وبينه وبين القبلة شيء (956)

حمید بن ہلال کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن صامت کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”جس آدمی کے آگے کجاوے کی لکڑی کی مانند کوئی چیز نہ ہو تو گدھے اور سیاہ کتے اور عورت کے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔“ عبداللہ بن صامت کہتے ہیں: میں نے کہا: سیاہ کتے میں کوئی بات ہے جو سرخ اور زرد میں نہیں؟ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح پوچھا جیسے تو نے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ”سیاہ کتا شیطان ہے۔“

أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ هَلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ يَقْطَعُ صَلَاةَ الرَّجُلِ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَمَا خِرَّةَ الرَّحْلِ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ وَالْمَرْأَةُ قَالَ قُلْتُ فَمَا بَالُ الْأَسْوَدِ مِنَ الْأَحْمَرِ مِنَ الْأَصْفَرِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ. ❶

فوائد: (۱) اس روایت کو اس کے ظاہر پر محمول کرنا ہی اولیٰ ہے جیسا کہ امام ابن قیم رحمہ اللہ البانی رحمہ اللہ اور اکثر علماء اس جانب گئے ہیں امام البانی رحمہ اللہ (صحیح) میں ایک روایت لائے ہیں جس کے الفاظ میں ”تُعَادُ“ کے ساتھ صراحت ہے کہ نماز دوہرائی جائے گی (واللہ اعلم) (۲) ابوداؤد میں عورت کے حائض بالغہ کی قید ہے۔

[129] بَابُ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ

نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی

1455- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جِئْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ يَعْزِي عَلَى أَتَانِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِمِنَى أَوْ بِعَرَفَةَ فَمَرَرْتُ عَلَى بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ عَنْهَا وَتَرَكْتُهَا تَرْغَى وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں اور فضل گدھے پر سوار ہو کر گئے اور نبی ﷺ منیٰ یا عرفہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ میں ایک صف کے پاس سے گزرا اور ایک صف کے پاس اتر کر گدھے کو چرنے کے لئے چھوڑ دیا میں اس صف میں داخل ہو گیا۔“

فوائد: اس حدیث یہ استدلال کرنا کہ گدھے کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی صحیح نہیں کیونکہ امام

❶ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب قدر ما یستر المصلی (1137) و ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب ما یقطع الصلاة (702)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلاة، باب ستر الإمام ستره عن خلفه (493) و مسلم، کتاب الصلاة، باب ستره المصلی (1124)

بخاری رحمہ اللہ نے اس پر باب باندھا ہے (سُتْرَةُ الْإِمَامِ سِتْرَةٌ مِنْ خَلْفِهِ) امام کو سترۃ پیچھے والوں کا سترۃ ہے جب نمازیوں کے آگے سترۃ موجود ہے تو سترے کے آگے گزرنے والی کوئی بھی چیز نقصان دہ نہیں جس طرح (1449) حدیث میں ہے کہ آپ کی سترے کے آگے سے عورتیں گزر رہی ہیں تھیں لہذا سترے کے آگے سے گزرنے والی کوئی بھی چیز نماز میں خرابی کا باعث نہیں۔ مسئلہ تب بنے گا جب کوئی نمازی اور سترے کے درمیان سے گزرے گا۔

[130].... بَابُ كَرَاهِيَةِ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

نمازی کے سامنے سے گزرنے کی ممانعت

1456- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ.....

عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أُرْسِلَنِي أَبُو جُهَيْمٍ الْأَنْصَارِيُّ إِلَى زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَسْأَلُهُ مَا سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِي يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَأَنْ يَقُومَ أَحَدُكُمْ أَرْبَعِينَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي قَالَ فَلَا أَذْرَى سَنَةً أَوْ شَهْرًا أَوْ يَوْمًا. ❶

بسر بن سعید کہتے ہیں کہ ابو جہیم انصاری نے مجھے زید بن خالد جہنی کے پاس بھیجا کہ میں ان سے پوچھوں کہ انہوں نے نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کے متعلق نبی ﷺ سے کیا سنا؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص چالیس.... کھڑا رہے تو اس بات سے بہتر ہے کہ وہ نمازی کے سامنے سے گزرے۔“ انہوں نے کہا: ”میں نہیں جانتا چالیس سال یا مہینے یا دن۔“

1457- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ.....

أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أُرْسِلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

بسر بن سعید کہتے ہیں کہ زید بن خالد جہنی نے انہیں ابو جہیم کے پاس بھیجا تا کہ وہ ان سے پوچھیں کہ انہوں نے نمازی کے آگے سے گزرنے والے کے متعلق نبی ﷺ سے کیا سنا؟ ابو جہیم نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر

نمازی کے سامنے سیگورنے والا جانتا کہ اس کے متعلق
اسے کیا عذاب ہوگا تو اس کے سامنے سے گزرنے سے یہ
بہتر سمجھتا کہ چالیس.... تک بیٹھا رہے۔“ ابو نضر کہتے ہیں:
”مجھے نہیں معلوم چالیس دن مہینے یا سال۔“

فَقَالَ أَبُو جُهِيمٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ
يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا
عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ
خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو
النَّضْرِ لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا
أَوْ سَنَةً. ①

فوائد:..... نمازی کے آگے سے گزرنا نہایت معیوب فعل ہے جس پر سزا کی وعید سنائی گئی ہے۔ اس
سے جس قدر ہو سکے احتیاط برتنی چاہیے۔

[131]..... بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت

1458- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ هُوَ ابْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ
مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي سَلْمَانُ الْأَعْرُ قَالَ.....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”میری اس مسجد میں نماز پڑھنا مسجد حرام کے علاوہ تمام
مسجدوں میں نماز پڑھنے سے ہزار نماز سے بہتر ہوتا ہے۔“

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا كَأَلْفِ
صَلَاةٍ فِيَمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ
الْحَرَامَ. ②

1459- أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ.....

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو
نماز میری اس مسجد میں پڑھی جائے وہ مسجد حرام کے علاوہ
اور مسجدوں میں پڑھنے سے ہزار درجہ افضل ہے۔“

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ
أَلْفِ صَلَاةٍ فِيَمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلاة، باب اثم الماریین یدی المصلی (510) ومسلم، کتاب الصلاة، باب منع
الماریین یدی المصلی (1132)

② متفق علیہ: البخاری، کتاب فضل الصلاة فی مسجد مکة والمدینہ، باب فضل صلاة فی مسجد مکة والمدینہ
(1190) ومسلم، کتاب الحج، باب فضل الصلاة بمسجد لی مکة والمدینہ (3361)

الْحَرَامُ. ①

1460- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنَ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيَمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ. ②
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو نماز میری اس مسجد میں پڑھی جائے وہ مسجد حرام کے علاوہ دوسری مساجد میں پڑھنے سے ہزار درجہ افضل ہے۔“

فوائد: (۱) معلوم ہوا مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کا ثواب ہزار گنا زیادہ ہے البتہ یہ ثواب فرائض کے ساتھ خاص ہے نوافل گھر میں ہی افضل ہیں اگرچہ مکہ ہو یا مدینہ (۲) فی ”مسجدی هذا“ کے متعلق امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مناسب یہی ہے کہ اس سے آپ کے زمانے والی مسجد مراد ہو نہ کہ جو بعد میں اضافہ کیا گیا ہے خصوصاً جو آپ ﷺ نے ”هذا“ کے لفظ سے تائید کی ہے (فتح الباری)

[132]..... بَاب لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ
 تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور مقام کی طرف سفر نہیں کرنا چاہے

1461- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْكُفَّةِ وَمَسْجِدِي هَذَا وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى. ③
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین مساجد کے علاوہ کسی اور مقام کی طرف (ثواب کی نیت سے) سفر نہ کیا جائے خانہ کعبہ میری یہ مسجد اور مسجد اقصی۔“

فوائد: ان تین مساجد کے علاوہ ثواب کی نیت سے کسی مسجد یا مزار کی طرف سفر کرنا حرام ہے چاہے کوئی کتنا ہی ذی مرتبت کیوں نہ ہو۔

[133]..... بَاب فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ
 اندھیرے میں مسجد کی طرف جانے کی فضیلت

1462- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ عَنْ جُنَادَةَ عَنْ

① صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل الصلاة، بمسجدی مکة والمدینة (3366) وابن ماجہ، کتاب اقامة الصلاة، باب ماجاء فی فضل الصلاة فی المسجد الحرام ومسجد النبی ﷺ (1405) ② صحیح: سابقہ تخریج دیکھئے۔
 ③ متفق علیہ: البخاری، کتاب فضل الصلاة فی مسجد مکة والمدینة (1189) ومسلم، کتاب الحج، باب لا تشد الرحال الا الى ثلاثة مساجد (3371)

مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ مَشَى فِي ظُلْمَةٍ لَيْلٍ إِلَى صَلَاةِ آتَاهُ اللَّهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ❶

ابودرداءؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص رات کے اندھیرے میں نماز (مسجد) کی طرف جائے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے روشنی دیں گے۔“

فوائد: دنیاوی مشقت اخروی راحت کا باعث ہے فجر وعشاء ان دو نمازوں کا منافقوں پر بھاری ہونے کا سبب ان میں پائی جانے والی مشقت ہی ہے جب کہ انکی تاریکیاں و مشقتیں مومنین کے لیے راحت و روشنی کا باعث ہے۔

[134]..... بَابُ كَرَاهِيَةِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں ادھر ادھر جھانکنے کی ممانعت

1463- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَخْوَصِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ

أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَزَالُ اللَّهُ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا صَرَفَ وَجْهَهُ انْصَرَفَ عَنْهُ ❷

ابودرہمؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ (نماز کی حالت میں) مسلسل بندے کی طرف متوجہ رہتا ہے جب تک وہ ادھر ادھر نہ دیکھے۔ جب وہ اپنا چہرہ پھیرتا ہے تو اللہ بھی اپنی توجہ پھیر لیتا ہے۔“

فوائد: نماز میں ضرورت کی بناء پر گردن موڑے بغیر جھانکنا اگرچہ جائز ہے لیکن متوجہ رہنا انتہائی باعث سعادت ہے کیونکہ اللہ براہ راست بندے کے سامنے ہوتا ہے اور اس پیاری ہستی سے منہ یا نظریں پھیرنا اسکی بے قدری کے مترادف ہے (العباد باللہ)

[135]..... بَابُ أَيِّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ

کوئی نماز افضل ہے؟

1464- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ الْأَزْدِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ

❶ صحيح بالشواهد

❷ اسنادہ ضعیف ولكن له شواهد احمد 5/175، و ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب الالتفات فی الصلاة (909)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبَيْشٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانٌ لَا شَكَّ فِيهِ وَجِهَادٌ لَا غُلُولَ فِيهِ وَحَاجَةٌ مَبْرُورَةٌ قِيلَ فَأَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقِيَامِ قِيلَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ جُهْدٌ مُقِلٌّ قِيلَ فَأَيُّ الْهَجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَهْجُرَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْكَ قِيلَ فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِينَ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ قِيلَ فَأَيُّ الْقَتْلِ أَشْرَفُ قَالَ مَنْ عَقَرَ جَوَادُهُ وَأَهْرِيْقَ دَمُهُ. ❶

عبداللہ بن حبشی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا: کونسے اعمال افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”شک و شبہ کے بغیر اللہ پر ایمان لانا اور ایسا جہاد کرنا جس میں خیانت نہ ہو۔ اور ایسا حج جس میں گناہ نہ ہو۔“ پوچھا گیا: کونسی نماز افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لمبا قیام۔“ کہا گیا: کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو غریب کی کمائی سے کیا گیا ہو۔“ کہا گیا: کونسی ہجرت افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان چیزوں کو چھوڑ دینا جو اللہ نے تجھ پر حرام کیں۔“ کہا گیا کونسا جہاد افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو اپنی جان اور مال کے ساتھ مشرکین سے جہاد کرے۔“ کہا گیا کونسی شہادت افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس کے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دی جائے اور خود جان سے مار دیا جائے۔“

فوائد:..... (۱) مختلف احادیث میں مختلف اعمال کو افضل قرار دیا گیا ہے جیسا کہ پیچھے نماز کو اس کے وقت پر پڑھنے کو افضل گردانا گیا ہے۔ جب کہ اس حدیث میں جہاد و حج کو افضل الاعمال کہا گیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حالت اور افراد کے اعتبار سے ہے کسی حالات میں کوئی عمل افضل ہوتا ہے اور کسی بندے کے لیے کوئی عمل افضل ہوتا یعنی جس میں اس کی سستی جھلکتی آپ اسی کام کو اسکے لیے بہتر قرار دیتے (۲) زیادہ سجدوں کی بجائے لمبا قیام زیادہ فضیلت کا باعث ہے (۳) صدقے میں مال کی زیادتی نہیں بلکہ خلوص افضل ہے۔

[136]..... بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ

فجر اور عصر کی نماز کی فضیلت

1465۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ.....

ابوموسیٰ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص دونوں ٹھنڈی نمازیں پڑھے جنت میں داخل ہوگا۔“ ابو محمد کہا گیا: ”دو ٹھنڈی نمازیں کونسی ہیں؟“ انہوں نے کہا: ”فجر اور عصر۔“

أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى الْبُرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ مَا الْبُرْدَيْنِ قَالَ الْغَدَاةُ وَالْعَصْرُ. ①

1466- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ.....

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے فجر کی نماز پڑھی وہ اللہ کی پناہ میں ہوگا لہذا تم اللہ کی پناہ میں ہونے سے بدعہدی نہ کرو۔ اور جس نے عصر کی نماز پڑھی وہ بھی اللہ کی پناہ میں ہوگا لہذا تم اللہ کی پناہ میں ہونے سے بدعہدی نہ کرو۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”جب اللہ نے اس کو پناہ دی اور کسی نے اس کے وعدے کو پورا نہ کیا تو بے شک اس نے دھوکا دیا اور بدعہدی کی۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي جِوَارِ اللَّهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللَّهَ فِي جَارِهِ وَمَنْ صَلَّى الْعَصْرَ فَهُوَ فِي جِوَارِ اللَّهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللَّهَ فِي جَارِهِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ إِذَا أَمِنَ وَلَمْ يَفِ فَقَدْ غَدَرَ وَأَخْفَرَ. ②

فوائد: ابو محمد رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق فجر و عصر کی ادائیگی سے بندہ جب اللہ کی پناہ میں آگیا تو لازماً اب کسی چیز کا خوف خدشہ نہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ بقیہ کاموں سے اب چھٹی ہے بلکہ پناہ میں آنے کے جو عہد و پیمان ہیں انہیں پورا کرنا بھی لازم ہے مثلاً دوسرے فرائض چاہے ان کا تعلق حقوق اللہ سے یا حقوق العباد سے۔

[137]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ دَفْعِ الْأَخْبَثَيْنِ فِي الصَّلَاةِ

پاخانہ اور پیشاب روک کر نماز پڑھنے کی ممانعت

1467- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُنَّاسَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ.....

① متفق علیہ: البخاری، کتاب مواقیات الصلاة، باب فضل صلاة الفجر (574) ومسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاتی الصبح والعصر والمحافظة علیہما (1436)

② اسنادہ جید: اگر ابراہیم کا جد سالم البرار ہو تو ورنہ اللہ ہی بہتر جانے بہر حال اس کے شواہد بھی موجود ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَأَرَادَ الرَّجُلُ
الْخَلَاءَ فَابْدَأْ بِالْخَلَاءِ ❶
عبداللہ بن ارقم کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب
نماز کا وقت ہو جائے اور آدمی بیت الخلاء میں جانا چاہے تو
اسے بیت الخلاء میں پہلے جانا چاہئے۔“

فوائد: معلوم ہوا نماز میں ہر حاجت سے فارغ ہو کر اطمینان سے خالی الذہن ہو کر داخل ہونا
چاہیے۔

[138]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت

1468- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا ❷
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات
سے منع کیا کہ آدمی کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھے۔“

فوائد: لہذا دوران نماز کو خوں پر ہاتھ رکھنا منع ہے۔

[139]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيثِ بَعْدَهَا

عشاء سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کی ممانعت

1469- أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارِ أَبِي الْمُنْهَالِ الرِّيَّاحِيِّ.....

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْرَهُ
النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا ❸
ابو بزرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ عشاء سے پہلے سونے
اور بعد میں باتیں کرنے کو برا سمجھتے تھے۔“

فوائد: (۱) عشاء سے پہلے سونے سے نماز کے فوت ہونے کا خدشہ ہے اس لیے یہ ممنوع ہے

(۲) عشاء کے بعد باتیں مکروہ ہیں البتہ علمی محافل یا خیر کی حاصل باتوں میں کوئی حرج نہیں جب کہ ابن
عباس رضی اللہ عنہ اپنی خالہ کے ہاں رات گزارنے کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ (فَتَحَدَّثَ النَّبِيُّ ﷺ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الطہارۃ، باب یصلی الرجل وهو حاقق (88) والترمذی کتاب الطہارۃ، باب ماجاء اذا
اقیمت الصلاة (142)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب العمل فی الصلاة (1220) ومسلم، کتاب المساجد، باب کراهة الاختصار فی الصلاة
(1218)

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب مواقیات الصلاة، باب وقت الظهر عند الزوال (541) ومسلم، کتاب المساجد، باب
استحباب التبکیر بالصبح فی اول وقتها وهو التغلیس (1462)

ثُمَّ رَقَدَ) آپ ﷺ نے کچھ دیر گھروالوں سے باتیں کیں اور پھر سو گئے (مسند ابی عوانہ) اسی طرح عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ آپ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے رات گئے تک باتیں کرتے رہتے (احمد: صحیح)

[140]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ دُخُولِ الْمُشْرِكِ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

مشرک کے لئے مسجد الحرام میں داخل ہونے کی ممانعت

1470- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ.....

عَنِ الْمُحَرَّرِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَنَادَى بِأَرْبَعٍ حَتَّى صَهَلَ صَوْتُهُ أَلَا إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ وَلَا يَحُجُّنَ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَهْدٌ فَإِنْ أَجَلَهُ إِلَى أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا مَضَتْ الْأَرْبَعَةُ فَإِنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ. ①

محرر اپنے والد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں علی بن ابی طالب کے ساتھ تھا جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں (مکہ کی طرف) بھیجا، انہوں نے چار باتیں بلند آواز سے پکار کر کہیں حتیٰ کہ ان کی آواز بیٹھ گئی خبردار! مومن کے علاوہ کوئی جنت میں داخل نہیں ہوگا، اور ہرگز کوئی مشرک اس سال کے بعد حج نہ کرے، اور نہ کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے، اور جس کا رسول اللہ ﷺ سے عہد تھا اس کی مدت چار مہینے ہے، جب چار مہینے گزر جائیں گے تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ مشرکوں سے بری ہے۔“

فوائد:..... (۱) آج کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے یہ اس آیت کے موافق ہے ﴿إِنَّمَا الْبَشَرُ نُجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا﴾ کہ مشرک نجس ہیں وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب نہ آویں۔ لہذا اب مشرکوں کا کسی حال میں حرم میں داخل ہونا جائز نہیں (۲) اگر ادیان باطلہ والوں سے عہد و پیمان ہوں تو ان کو اعلانیہ اپنی جرائمات کا بتایا جائے گا نہ کہ اچانک ان سے براءت کا اظہار کر کے تو ان کے ساتھ محاذ کھول لیے جائے۔

[141]..... بَابُ مَتَى يُؤْمَرُ الصَّبِيُّ بِالصَّلَاةِ بِنِجْ كَوْنِ نَمَازِ كَا حَكْمِ دِيَا جَائِ

1471- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلاة، باب ما یستمرن العورة (369) ومسلم، کتاب الحج، باب لا یحج مشرک

ولا یطوف بالبيت عریان (3274)

بْنِ مَعْبِدِ الْجُهَنِيِّ.....

حَدَّثَنِي عَمِّي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الرَّبِيعِ
بْنُ سُبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلَاةَ
ابْنَ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُ عَلَيْهَا ابْنَ
عَشْرِ ①

عبدالملک بن ربیع بن سمرۃ اپنے والد اور وہ اس کے دادا
سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”سات سال کے بچے کو نماز سکھائو اور دس سال کی عمر
میں نماز نہ پڑھے تو اس کو مارو۔“

فوائد:..... (۱) معلوم ہوا بچے کی تربیت کا عمل اسکی بلوغت سے قبل ہی شروع کر دیا جائے گا تاکہ
بلوغت کے بعد وہ بھٹکنے نہ پائے (۲) نیک تربیت کے لیے بچوں کو مارنا بھی درست ہے اور یہ مارنا ظلم نہیں
ہے بلکہ عین پیار ہے اگر آپ نے نہ مار کر ہمیشہ کے لیے بچے کو نماز چور بنا دیا تو آپ نے بہت ظلم کیا۔
[142]..... بَابُ أَيِّ سَاعَةٍ تُكْرَهُ فِيهَا الصَّلَاةُ
کس وقت میں نماز پڑھنی ممنوع ہے

1472- أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ.....

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي
قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ قَالَ ثَلَاثُ
سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ
نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ أَنْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا
حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَارِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ
وَحِينَ يَقُومُ قَائِمَ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَمِيلَ
الشَّمْسُ وَحِينَ تَضَيِّفُ الشَّمْسُ
لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ ②

موسیٰ بن علی کہتے ہیں کہ میں نے عقبہ بن عامر سے سنا
انہوں نے کہا: ”تین وقت ایسے ہیں جن میں رسول
اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھنے اور مردوں کو دفن کرنے سے منع
کرتے تھے۔ جس وقت سورج طلوع ہوتا ہے چمکنے والا حتی
کہ بلند ہو جائے اور جس وقت دوپہر ہوتی ہے حتی کہ
سورج ڈھل جائے اور جب سورج غروب ہونے کے لئے
جھکتا ہے حتی کہ غروب ہو جائے۔“

فوائد:..... غروب و طلوع آفتاب اور زوال کے وقت نماز کا پڑھنا ممنوع ہے طلوع و غروب کے

① حسن: ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب متى يؤمر العلام بالصلاة (494) والترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء متى يؤمر
الصبي بالصلاة (407)

② صحيح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب الاوقات التي نهى عن الصلاة فيها (1926) وابوداؤد، کتاب الجنائز،
باب الدفن عند طلوع الشمس وعند غروبها (3192)

متعلق آتا ہے کہ اس وقت شیطان اپنے سینک سورج کے سامنے کر دیتا ہے جیسا کہ الفاظ ہیں (فَاءَ نَهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنِي الشَّيْطَانِ) (متفق علیہ) اور اسی طرح زوال بارے آتا ہے (حَيْثُ يُذْ تُسَجَّرُ جَهَنَّمَ.....مسلم) اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے لہذا ان اوقات میں نماز کے ساتھ مردوں کو دفنانا بھی منع ہے۔

1473- أَخْبَرَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ.....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَجَالٌ مَرْضِيُونَ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ. ①

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مجھ سے اچھے لوگوں نے بیان کیا جن میں عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب بھی ہیں۔ ان سب سے اچھے میرے نزدیک عمر رضی اللہ عنہ ہی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں ہوتی حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے اور نہ عصر کے بعد کوئی نماز ہوتی ہے حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے۔“

فوائد:..... سابقہ تین اوقات کے علاوہ ان دو وقتوں میں بھی نماز پڑھنا منع ہے ہاں فجر و عصر کے بعد اگر فرض یا سبب کی نماز ہو تو وہ پڑھی جاسکتی ہے جیسے تحیۃ المسجد سجدۃ تلاوة وغیرہ۔

[143].....بَابُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کا بیان

1474- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ وَمَسْرُوقًا يَشْهَدَانِ عَلَى عَائِشَةَ أَنَّهَا شَهِدَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهَا يَوْمًا إِلَّا صَلَّى هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ

ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے اسود بن یزید اور مسروق دونوں سے سنا کہ وہ دونوں عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق گواہی دیتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کے متعلق گواہی دی کہ: ”کبھی ایسا نہیں ہوا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس ہوں اور یہ دو رکعتیں نہ پڑھی ہوں۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”یعنی عصر

① متفق علیہ: البخاری، کتاب مواقیب الصلاة، باب الصلاة بعد الفجر حتى ترتفع الشمس۔ ومسلم کتاب صلاة

المسافرين باب الأوقات التي نهى عن الصلاة فيها (1918)

کے بعد۔“

تَغْنِي بَعْدَ الْعَصْرِ . ❶

فوائد:..... مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا کہ عصر کے بعد نوافل کی ادائیگی درست ہے بعض علماء نے بخاری میں ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث (لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيْبَ الشَّمْسُ) عصر کے بعد غروب شمس تک کوئی نماز نہیں سے استدلال کرتے ہوئے اسے آپ ﷺ کا خاصہ قرار دیا ہے جب کہ راجح بات یہی ہے جو کہ اس حدیث سے ظاہر ہو رہی ہے ابوداؤد میں صحیح سند سے ہے کہ ”آپ ﷺ نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع کیا الا یہ کہ سورج ابھی بلند ہو یعنی جب تک سورج زرد نہیں ہو جاتا تب تک نماز جائز ہے جیسا کہ عمر رضی اللہ عنہ سے بھی یہ ثابت ہے (مجمع الزوائد) لہذا عصر کے بعد جب تک سورج بلند و روشن ہو کوئی بھی نماز ادا کرنا جائز ہے خواہ فوت شدہ فرض نماز ہو یا سنت ہو یا نقل ہو یا نماز جنازہ (عون المعبود)

1475- أَخْبَرَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ.....
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَطُّ . ❷
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ: ”رسول اللہ ﷺ نے عصر کے بعد دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑیں۔“

1476- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ.....

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام کریم کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہ بن ازہر اور مسور بن مخرمہ نے ان کو نبی ﷺ کی بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا اور انہوں نے کہا: کہ انہیں ہم سب کی طرف سے سلام کہنا اور ان سے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے متعلق پوچھنا اور کہنا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ عصر کے بعد کی دو رکعتیں پڑھتی ہیں اور ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ نبی ﷺ نے ان کے پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔“ ابن عباس رضی اللہ عنہما

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَزْهَرَ وَالْمِسُورَ بْنَ مَخْرَمَةَ أُرْسِلُوا إِلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا وَسَلِّهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْ إِنَّا أَخْبَرْنَا أَنَّكَ تُصَلِّيْنَهُمَا وَقَدْ بَلَّغْنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْهُمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ أَضْرِبُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب الصلاة، باب ما یصلی بعد العصر من الفوائت ونحوها (593) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين باب معرفة الركعتین التین کان یصلیہما (1934)

❷ متفق عليه: البخاری، کتاب المواقیب، باب ما یصلی بعد العصر من الفوائت ونحوها (591) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين باب معرفة الركعتین اللتین کان یصلیہما النبی بعد العصر (1932)

النَّاسَ عَلَيْهِمَا قَالَ كَرِيبٌ فَدَخَلْتُ
عَلَيْهَا وَبَلَّغْتُهَا مَا أُرْسَلُونِي بِهِ فَقَالَتْ
سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ
فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّونِي إِلَى أُمِّ
سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أُرْسَلُونِي إِلَى عَائِشَةَ
فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ
يُصَلِّيهِمَا أَمَّا حِينَ صَلَّاهُمَا فَإِنَّهُ صَلَّى
الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي
حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَأُرْسَلْتُ
إِلَيْهِ الْجَارِيَةِ فَقُلْتُ قَوْمِي بِجَنَبِهِ فَقُولِي
أُمُّ سَلَمَةَ تَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَمْ
أُسْمِعْكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكَعَتَيْنِ
وَأَرَأَيْتَ تُصَلِّيهِمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ
فَأَسْتَأْخِرِي عَنْهُ قَالَتْ فَفَعَلْتُ الْجَارِيَةُ
فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَأَسْتَأْخَرْتُ عَنْهُ فَلَمَّا
انْصَرَفَ قَالَ يَا ابْنَةُ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتُ
عَنِ الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِنَّهُ أَتَانِي
نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ
قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكَعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ
بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ سِئِلَ أَبُو
مُحَمَّدٍ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ أَنَا
أَقُولُ بِحَدِيثِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا
صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ

کہتے ہیں: کہ میں عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کے ساتھ لوگوں کو ان
(دور کعتوں کے پڑھنے) پر مارا کرتا تھا۔“ کریب کہتے
ہیں: میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا۔ اور میں نے ان کو ان
کا پیغام پہنچایا تو انہوں نے کہا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے
پوچھو۔“ میں نے ان لوگوں کے پاس جا کر عائشہ رضی اللہ عنہا کی
بات بیان کی تو انہوں نے اسی بات کے لئے مجھے ام
سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے
رسول اللہ ﷺ کو ان سے منع کرتے ہوئے سنا پھر ان کو
میں نے یہ دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا۔ اور آپ ﷺ
کا ان دور کعتوں کے پڑھنے کا واقعہ یہ ہے: ”آپ ﷺ
نے عصر کی نماز پڑھی پھر گھر آئے اور میرے پاس انصار
قبیلہ سے بنو حرام کی چند عورتیں تھیں۔ آپ ﷺ وہ دو
رکعتیں پڑھنے لگے میں نے آپ کے پاس ایک لڑکی کو بھیجا
میں نے اس سے کہا: ”رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر
کھڑی ہونا اور کہنا: ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اے اللہ کے
رسول ﷺ! میں نے آپ ﷺ کو ان دور کعتوں سے
منع کرتے ہوئے سنا اور اب میں آپ کو وہی دو رکعتیں
پڑھتے ہوئے دیکھ رہی ہوں اگر آپ اپنے ہاتھ سے اشارہ
کریں تو پیچھے ہٹ جانا۔“ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اس
لڑکی نے ایسا ہی کیا آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ
کیا تو وہ پیچھے ہٹ گئی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو
آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابوامیہ کی بیٹی! تو نے مجھ
سے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے متعلق پوچھا میرے پاس
عبد القیس کے لوگ اپنی قوم کی طرف سے اسلام کی خبر

الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ
الشَّمْسُ. ❶

لائے انہوں نے مجھے ظہر کے بعد کی دو رکعتوں سے مشغول کر دیا یہ وہی دو رکعتیں تھیں۔“ ابو محمد سے اس حدیث کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: ”میں عمر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کا قائل ہوں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”عصر کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے اور نہ ہی فجر کی نماز کے بعد کوئی نماز ہے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے۔“

فوائد: معلوم ہوا آپ ﷺ نے عصر کے بعد رکعات کی ابتداء قضائی دینے سے کی پھر اپنی عادت کے مطابق اس پر دوام اختیار کر لیا۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا رجحان بھی اسی طرف معلوم ہوتا ہے کہ عصر کے بعد قضائی دی جاسکتی ہے جیسا کہ (باب مَا يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ مِنَ الْفَوَائِتِ وَ نَحْوَهَا) سے ظاہر ہے۔

[144]..... بَاب فِي صَلَاةِ السُّنَّةِ

سنت نماز کے متعلق

1477- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ”نبی ﷺ ظہر سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے اور ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ اور مغرب کے بعد دو رکعتیں اپنے گھر میں پڑھتے تھے اور عشاء کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ اور جمعہ کے بعد دو رکعتیں اپنے گھر میں پڑھتے۔“

1478- حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ أَوْسٍ الثَّقَفِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَنَبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ.....

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب السہو، باب اذا کلم وهو یصلی فأشار بیده واستمع (1223) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين باب معرفة الركعتين اللتين كان (1930)

❷ متفق عليه: کتاب الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة وقبلها (937) ومسلم، کتاب الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة (2037)

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ الْفَرِيضَةِ إِلَّا لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَوْ بَنَى لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ مَا بَرِحْتُ أَصَلِيهِنَّ بَعْدَ وَقَالَ عَمْرُو مِثْلَهُ وَقَالَ النُّعْمَانُ مِثْلَهُ. ①

نبی ﷺ کی بیوی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا کہ: ”جو مسلمان آدمی فرض کے علاوہ روزانہ بارہ رکعات پڑھے گا اس کے لئے جنت میں ایک گھر ہوگا یا آپؐ نے فرمایا: اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔“ ام حبیبہ کہتی ہیں: ”اس کے بعد میں ہمیشہ بارہ رکعات پڑھتی رہی۔“ عمرو اور نعمان نے بھی اسی طرح کہا۔

فوائد: دن میں فرائض کے علاوہ یہ بارہ سنتیں جنہیں سنن رواتب بھی کہا جاتا ہے ان پر دوام دخول جنت کا سبب ہے ترمذی میں اس کی تفصیل کچھ یوں ہے 4 ظہر سے پہلے اور 2 اس کے بعد۔ پھر 2 مغرب اور 2 عشاء کے بعد اور 2 فجر سے قبل لہذا انکا انتہائی خیال رکھنا چاہیے نیز ظہر سے قبل 2 رکعتوں کا ذکر بھی آتا ہے (دیکھئے گذشتہ حدیث)

1479- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُثَنِّ عَنْ أَبِيهِ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور فجر سے پہلے دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَدْعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ. ②

[145]..... بَابُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنے کا بیان

1480- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْجَرِيرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيدَةَ.....

① صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض وبعدهن وبيان عددھن (1693) وابدؤاؤد، کتاب الصلاة، باب تفریع أبواب التطوع ورکعات السنة (1250)

② صحیح البخاری، کتاب التہجد، بال رکعتان، قبل الظهر (1182) وابدؤاؤد، کتاب الصلاة باب تفریع أبواب التطوع ورکعات (1253)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ. ❶

عبداللہ بن مغفل بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہے۔ ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہے۔ ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہے۔ ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہے اس شخص کے لئے جو پڑھنا چاہے۔“

1481- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ

سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ كَانَ الْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُ لِبَلَاةِ الْمَغْرِبِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَقُومُ لُبَابُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَتَدَرُونَ السَّوَارِي حَتَّى يَخْرُجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُمْ كَذَلِكَ قَالَ وَقَلَّ مَا كَانَ يَلْبَسُ. ❷

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مؤذن نمازِ مغرب کیے لیے اذان کہتا تو رسول اللہ ﷺ کے اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم اٹھتے اور ستونوں کی طرف جلدی سے جاتے۔ حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ باہر آتے تو وہ لوگ اسی حالت میں ہوتے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ کم ٹھہرتے تھے۔“

فوائد: مغرب کی نماز کو جلدی ادا کرنے کا حکم ہے لیکن اتنی بھی جلدی نہ ہو کہ 2 رکعتیں ہی نہ پڑھی جاسکیں آپ ﷺ کے فرمان اور صحابہؓ کے عمل سے یہ مسئلہ بخوبی حل ہو جاتا ہے کہ مغرب کی جماعت سے قبل سنن کا اہتمام سنت نبوی ﷺ ہے۔

[146]..... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

فجر کی دو رکعتوں میں قرأت کرنا

1482- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُخْفِي مَا يَقْرَأُ فِيهِمَا وَذَكَرْتُ قُلُوبًا يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلُوبًا هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَالَ

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان دو رکعتوں میں ہلکی قرأت کرتے تھے اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے قل یا ایہا الکفرون اور قل هو اللہ احد کا ذکر کیا۔ سعید کہتے

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب کم بین الأذان والإقامة ومن ينتظر الإقامة (624) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب بین کل اذانین صلاة (1937)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب کم بین الأذان والإقامة ومن ينتظر الإقامة (625) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب استحباب الركعتین قبل صلاة المغرب (1935)

ہیں: ”یعنی کہ فجر کی دو سنتوں میں۔“

سَعِيدٌ فِي رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ ①

فوائد: (۱) فجر کی سنتوں کو ہلکا پڑھنا سنت نبوی ﷺ ہے (۲) آپ ﷺ ان میں سورۃ

اخلاص اور الکافرون پڑھتے۔

1483- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ.....

حَدَّثَنِي حَفْصَةُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَكَانَتْ سَاعَةً لَا أَدْخُلُ فِيهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ②

حَفْصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ فجر طلوع ہونے کے بعد ہلکی سی دو رکعتیں پڑھتے تھے اور اس وقت میں نبی ﷺ کے پاس نہیں جاتی تھی۔

1484- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ.....

عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ أَذَانِ الصُّبْحِ وَبَدَأَ الصُّبْحُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ ③

نبی ﷺ کی بیوی حَفْصہ بیان کرتی ہیں: ”جب مؤذن صبح کی نماز سے فارغ ہوتا تھا اور صبح ہوتی تھی تو رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز سے پہلے ہلکی سی دو رکعتیں پڑھتے تھے۔“

1485- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو عَنْ الزُّهْرِيِّ.....

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ وَأَخْبَرَتْهُ حَفْصَةُ أَنَّه كَانَ يُصَلِّي إِذَا أَضَاءَ الصُّبْحُ رَكْعَتَيْنِ ④

سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے اور حَفْصہ رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان کیا کہ: ”جب صبح ہو جاتی تھی تو آپ دو رکعتیں پڑھتے تھے۔“

① صحیح: شرح معانی الآثار للطحاوی 1/297، باب القراءة فی رکعتی الفجر

② متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب الأذان بعد الفجر (618) ومسلم کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب

رکعتی سنة الفجر (1673)

③ صحیح: سابقہ تخریج دیکھئے۔

④ صحیح: سابقہ تخریج دیکھئے۔

فوائد: جمعہ کے بعد آپ ﷺ چار رکعتیں ادا کرتے تھے (صحیح ترمذی) گھر میں جا کر دو پڑھتے جیسا کہ (1477) میں وضاحت سے گزر چکا ہے۔

[147]..... بَابُ الْكَلَامِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

فجر کی دو رکعتوں کے بعد بات چیت کرنا

1486- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ كَلَّمَنِي بِهَا وَإِلَّا خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ .^①

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فجر سے پہلے جب دو رکعتیں پڑھتے تھے، تو اگر آپ کو کوئی ضرورت ہوتی تو اس کے متعلق مجھ سے بات کر لیتے۔ ورنہ نماز کے لئے چلے جاتے۔“

[148]..... بَابُ فِي الْاضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

فجر کی دو رکعتوں کے بعد لیٹنا

1487- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مَا بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْأَذَانِ الْأَوَّلِ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيُخْرِجُ مَعَهُ .^②

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ عشاء سے لے کر فجر تک گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے اور ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے تھے اور ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔ جب مؤذن اذان سے فارغ ہوتا تو دو ہلکی سی رکعتیں پڑھتے تھے۔ پھر لیٹتے تھے حتیٰ کہ آپ کے پاس مؤذن آتا اور آپ اس کے ساتھ جاتے تھے۔

فوائد: (۱) عشاء سے فجر تک کے درمیانی وقفے میں کسی وقت بھی نماز تہجد ادا کی جاسکتی ہے

① صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي ﷺ في الليل (1721) وابوداؤد، کتاب الصلاة، باب في صلاة الليل (1340)

② صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب، صلاة الليل وعدد ركعات النبي ﷺ في الليل (1715) وابوداؤد، کتاب الصلاة، باب في صلاة الليل (1337)

(۲) دو، دو رکعتیں کر کے نوافل کی ادائیگی مستحب ہے (۳) فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنا مستحب ہے بلکہ ترمذی میں صحیحاً مروی ہے کہ آپ ﷺ نے حکم دیا ”فَلْيَضْطَجِعْ“ لہذا اس سنت کو اپنانا چاہیے اور بھولوں کو بتانا چاہیے۔ (واللہ الموفق)

[149]..... بَابُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ

جب جماعت کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہ پڑھنی چاہئے
1488- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ. ❶
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”جب جماعت کھڑی ہو جائے تو فرض کے علاوہ کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں۔“

فوائد:..... معلوم ہوا فرض کی جماعت کھڑی ہو جائے تو اپنی نماز چھوڑ کر جماعت میں شامل ہو جانا چاہیے کیونکہ جب فرمان رسول ﷺ کے مطابق نماز ہوتی ہی نہیں۔
1489- أَخْبَرَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ حَدَّثَنَا عُذْرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ.....

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. ❷
عطاء بن یسار ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پہلی حدیث کی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

1490- حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ بْنِ عُمَرَ.....

عَنْ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَرَأَى النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّي الرُّكْعَتَيْنِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتَهُ
ابن بحینہ کہتے ہیں: ”جماعت کھڑی ہوئی تو نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا۔ تو جب نبی ﷺ اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو لوگ اس آدمی کے

❶ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب كراهة الشروع من نافلة بعد شروع المؤذن (1642) وابدؤاؤد، کتاب

الصلاة باب اذا ادرك الإمام لم يصل ركعتي الفجر (1266)

❷ صحیح: سابقہ تخریج دیکھئے۔

لَا تَبْهِنُ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ "پاس جمع ہو گئے۔" نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: "کیا تو اُتَصَّلِيَ الصُّبْحَ أَرْبَعًا ❶ صبح کی چار رکعتیں پڑھتا ہے؟"

فوائد: "اُتَصَّلِيَ الصُّبْحَ أَرْبَعًا" کے لفظ سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے فجر کی جماعت کھڑے ہو جانے کے بعد سنتیں نہ چھوڑنے کو ناپسند کیا لہذا ایسے ناپسندیدہ کام کو چھوڑ دینا ہی افضل ہے خصوصاً جب فجر کے فرضوں کے بعد سنتیں پڑھنے کی اجازت موجود ہو جیسا کہ آپ ﷺ نے قیس بنی اللہ و صبح کے فرائض کے بعد سنن پڑھنے کی اجازت دی (ترمذی: صحیح)

1491- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ إِذَا كَانَ فِي بَيْتِهِ فَأَلْبِثْ أَهْوَنُ ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب جماعت کھڑی ہو جائے تو فرضوں کے علاوہ کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں۔" ابو محمد کہتے ہیں: "جب اپنے گھر میں ہو تو کچھ حرج نہیں۔"

[150].... بَابُ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ دن کے شروع میں چار رکعتوں کے متعلق

1492- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ بُرَيْدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ قَيْسِ الْجُدَامِيِّ عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَمَّارٍ الْغَطَفَانِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ابْنُ آدَمَ صَلِّ لِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفَلَكَ آخِرَهُ ❸

نعیم بن حمار غطفانی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اے ابن آدم میرے لئے دن کے شروع چار رکعتیں پڑھ، میں شام تک (تیر کاموں کے لئے) تجھے کفایت کر جاؤں گا۔"

فوائد: یہ نماز چاشت کی چار رکعتوں کا بیان ہے چاشت کا وقت طلوع آفتاب کے بعد سے لے کر زوال سے قبل تک رہتا ہے اور اس میں دو سے آٹھ تک رکعتیں ادا کی جاسکتی ہیں جیسا کہ آگے آرہا ہے

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب إذا أقيمت الصلاة فلا صلاة الا المكتوبة (663) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين باب كراهة الشروع في نافلة بعد شروع المؤذن (1646)
❷ صحيح: سابقه تخریج دیکھئے۔
❸ حسن: ابو داؤد، کتاب التطوع، باب صلاة الضحی (1289)

نیز اس کوٹھی، اشراق، اداہن مختلف ناموں سے پکارا گیا ہے معلوم ہوا کہ چاشت کی نماز اللہ سے اپنے کاموں میں مدد کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔ نیز جسم انسانی پر لازم ہونے والے صدقے کی ادائیگی کا باعث بھی ہے۔ (وقفنالہ لذلك)

[151]..... بَاب صَلَاةِ الضُّحَى

چاشت کی نماز

1493- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَمْرُو بْنُ مَرْثَةَ أَنبَأَنِي قَالَ.....
 سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى يَقُولُ مَا أَخْبَرَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى غَيْرُ أُمِّ هَانِي فَإِنَّهَا ذَكَرَتْ أَنَّهُ يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا ثُمَّ صَلَّى ثَمَانِ رَكَعَاتٍ قَالَتْ وَلَمْ أَرَهُ صَلَّى صَلَاةً أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ. ❶

ابن ابویلیٰ کہتے ہیں کہ ام ہانیؓ کے علاوہ ہم سے کسی نے بیان نہیں کیا اس نے نبی ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ام ہانیؓ نے بیان کیا: ”آپ ﷺ نے فتح مکہ کے دن ان کے گھر غسل کر کے آٹھ رکعات پڑھیں۔“ ام ہانیؓ کہتی ہیں: ”اس سے ہلکی نماز پڑھتے ہوئے میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا۔ صرف رکوع و سجود پورے کرتے تھے۔“

فوائد: (۱) ام ہانیؓ رضی اللہ عنہا علیہ کی بہن ہیں (۲) معلوم ہوا کہ صلاۃ الضحیٰ کی آٹھ رکعتیں بھی ادا کی جاسکتی ہیں۔ اسی طرح بارہ کا ذکر بھی آتا ہے لیکن وہ روایت ضعیف ہے۔

1494- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ أَنَّ أَبَا مَرْثَةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ.....

سَمِعَ أُمَّ هَانِيَّ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تُحَدِّثُ أَنَّهَا ذَهَبَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدَتْهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ بِنْتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَذَلِكَ ضُحَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

ام ہانیؓ بنت ابوطالب بیان کرتی ہیں: ”وہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ کے پاس گئیں تو آپ کو اس حال میں پایا کہ آپ غسل کر رہے تھے۔ اور فاطمہؓ رضی اللہ عنہا ایک کپڑے سے آپ پر پردہ کئے ہوئے تھیں۔ ام ہانیؓ کہتی ہیں: وہ چاشت کا وقت تھا میں نے آپ کو سلام کیا رسول اللہ ﷺ نے

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب تفصیر الصلاة، باب من تطوع فی السفر فی غیر دبر الصلوات وقبلها (1103) ومسلم،

کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الضحی..... (1664)

فرمایا: ”یہ کون ہے؟“ تو میں نے کہا: ”میں ام ہانی ہوں۔“ جب آپ اپنے غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر آٹھ رکعتیں پڑھیں اور آپ ایک کپڑا اوڑھے ہوئے تھے۔ جب آپ فارغ ہوئے تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے بھائی کا ارادہ ہے کہ وہ ہمیرہ کے فلاں لڑکے کو قتل کرے گا جسے میں نے پناہ دی ہے۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے ام ہانی! جسے تو نے پناہ دی اسے ہم نے بھی پناہ دی۔“

مَنْ هَذِهِ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِي قَالَتْ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا أَجَرْتَهُ فَلَانَ بَنَ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتَ يَا أُمَّ هَانٍ ①

1495- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبَّاسِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے حبیب نے تین باتوں کی وصیت کی جنہیں میں مرتے دم تک نہیں چھوڑوں گا: ”سونے سے پہلے وتر پڑھنا اور ہر ماہ میں تین دن کے روزے رکھنا اور چاشت کی دو رکعتیں پڑھنا۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ لَا أَدْعُهُنَّ حَتَّى أَمُوتَ الْوَتَرُ قَبْلَ أَنْ أُنَامَ وَصَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَمِنْ الضُّحَى رَكْعَتَيْنِ ②

فوائد: اس حدیث سے مندرجہ ذیل باتوں کا ثبوت ملا (۱) اگر بیداری کا خدشہ ہو تو وتر ادا کر کے سونا بہتر ہے (۲) ہر مہینے میں تین روزے یعنی ایام بیض کے عربی مہینے کی 13، 14، 15 تاریخ کا یہ راتیں چاند کی وجہ سے چونکہ روشن ہوتی ہیں اس لیے انہیں ایام بیض سے تعبیر کیا جاتا ہے نیز نیکی کا ثواب چونکہ 10 گنا تک ملتا ہے تو گویا تین روزوں کا ثواب تیس روزوں کی صورت میں ملا ہے لہذا ان کا پابند صوم الدھر یعنی زمانے بھر کا روزے دار ٹھہرتا ہے۔ (۳) چاشت کی کم از کم دو رکعتیں بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔ (۴) کوئی خلیل، دلی دوست اپنے دوست کو عظیم المنفعت والمربت کام کی ہی وصیت کرے گا لہذا ان فلاح دارین کا سبب بننے والے کام کو اپنانے کی حتی الوسع کوشش کرنی چاہیے (واللہ المستعان)

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الغسل، باب التستر فی الغسل عن الناس (280) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة الضحی (1666)

② صحیح البخاری، کتاب التہجد، باب صلاة الضحی فی الحضر (1178) والنسائی، کتاب قیام اللیل، باب الحث علی الوتر قبل النوم (1676)

[152]..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَرَاهِيَةِ فِيهِ

چاشت کی نماز کی ممانعت

1496- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سُبْحَةَ الضُّحَى فِي سَفَرٍ وَلَا

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ”رسول اللہ ﷺ نے چاشت کی نماز سفر و حضر میں کبھی نہیں پڑھی۔“

حَضَرٍ. ①

1497- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ

فَضَالَةَ.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ أَبَاهُ

عبد الرحمن بن ابوبکر بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے

رَأَى أَنَسًا يُصَلُّونَ صَلَاةَ الضُّحَى

چند لوگوں کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا انہوں نے

فَقَالَ أَمَّا إِنَّهُمْ لَيُصَلُّونَ صَلَاةَ مَا

کہا: ”یاد رکھو یہ لوگ وہ نماز پڑھ رہے ہیں جو نہ رسول اللہ

صَلَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا عَامَّةُ

ﷺ نے پڑھی اور نہ آپ کے عام صحابہ رضی اللہ عنہم نے۔“

أَصْحَابِهِ. ②

فوائد:..... سابقہ صریح اولیٰ سے معلوم ہوا کہ صلاۃ الضحیٰ آپ ﷺ کا معمول اور وصیت تھی لہذا

کسی کام سے عدم واقفیت اس کے ثبوت پر اثر انداز نہیں ہو سکتی اور شریعت میں مثبت، نافی پر مقدم ہوتا ہے لہذا اہل اثبات کو ترجیح دی جائے گی نافی کی طرف التفات نہیں کیا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

[153]..... بَابُ فِي صَلَاةِ الْأَوَّابِينَ

چاشت کی نماز کا بیان

1498- أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ.....

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں

خَرَجَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ بَعْدَ طُلُوعِ

کے پاس تشریف لائے تو وہ سورج طلوع ہونے کے بعد

① متفق علیہ: البخاری، کتاب التہجد، باب تحریص النبی ﷺ علی صلاة اللیل والنوافل من غیر ایجاب (1128)

ومسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة الضحی (1659)

② صحیح: احمد 45/5، والنسائی فی الکبری (478)

الشَّمْسِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ إِذَا رَمَضَتْ الْفِصَالُ ❶
نماز پڑھ رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اوابین کی نماز کا وقت ہے جب اونٹ کے بچوں کے پاؤں جلنے لگیں۔“

فوائد: معلوم ہوا چاشت کی نماز کا ایک نام صلاة الاوابین بھی ہے ”اوابین“ کہتے ہیں بہت زیادہ رجوع کرنے والے کو تو 10-11 بجے کے قریب جب دھوپ میں شدت آنا شروع ہوتی اور اونٹنی کے بچے کے پاؤں جلنے لگتے ہیں یہ وقت چونکہ غفلت کا ہوتا ہے لوگ اپنے معمولات میں مشغول ہو چکے ہوتے۔ اس لیے اس وقت نماز ادا کرنا انتہائی ہمت کا کام ہوتا ہے اسی لیے اس وقت کو ترجیح دی گئی ہے۔

[154]..... بَابُ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى

رات اور دن کی نماز میں دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرنا چاہئے

1499- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَلِيِّ الْأَزْدِيِّ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى وَقَالَ أَحَدُهُمَا رَكَعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ ❷
ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رات اور دن کی نفلی نماز دو دو رکعتیں پڑھنا چاہئے۔“

فوائد: معلوم ہوا نوافل کو دو، دو کر کے پڑھنا افضل ہے سوائے ظہر کی پہلی چار رکعتوں کے کہ ان کو اکٹھا ادا کرنا مستحب ہے جیسا کہ ترمذی میں اس کی صراحت مذکور ہے۔

[155]..... بَابُ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

تہجد کی نماز کے متعلق

1500- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمْ الصُّبْحَ
ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے تہجد کی نماز کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”دو دو رکعت ہے اور جب تم میں سے کوئی شخص صبح ہونے

❶ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الأوابین حين ترمض الوصال (1744)

❷ صحیح: ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب صلاة الليل مثنى مثنى (1326)

فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً وَاحِدَةً تُؤْتِرُ مَا قَدْ صَلَّى. ۵
سے ڈرے تو وہ ایک رکعت پڑھ لے وہ ایک رکعت پہلی نماز کو طاق کر دے گی۔“

فوائد:..... (۱) تہجد کی نماز بھی دو، دو رکعتیں کر کے ادا کی جائے گی (۲) ایک وتر ادا کرنا بھی درست ہے۔

[156]..... بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ اللَّيْلِ

تہجد کی نماز کی فضیلت

1501- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ اسْتَشْرَفَهُ النَّاسُ فَقَالُوا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ فَخَرَجْتُ فِيمَنْ خَرَجَ فَلَمَّا رَأَيْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ أَوَّلُ مَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا الْأَرْحَامَ وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ. ۵

عبداللہ بن سلام کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ میں آئے تو لوگ آپ کو دیکھنے کے لئے آنے لگے۔ لوگوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ جو لوگ گئے میں بھی ان کے ساتھ گیا۔ جب میں نے آپ کے چہرے کو دیکھا تو میں نے پہچان لیا کہ یہ چہرہ جھوٹے آدمی کا نہیں۔ اور جو پہلی بات میں نے آپ سے سنی وہ یہ تھی: ”اے لوگو! سلام کو عام کرو! کھانا کھلاؤ! صلہ رحمی کرو اور رات کے وقت نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں۔ تم سلامی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔“

[157]..... بَابُ فَضْلِ مَنْ سَجَدَ لِلَّهِ سَجْدَةً

اس شخص کی فضیلت جو اللہ کی رضا کے لئے ایک سجدہ کرے

1502- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ هَارُونَ بْنِ رِثَابٍ.....

عَنِ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقٍ فَإِذَا رَجُلٌ يُكْثِرُ اخْفَ بن قیس کہتے ہیں: میں دمشق کی مسجد میں گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی کثرت سے رکوع و سجود کر رہا ہے

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الوتر، باب ماجاء فی الوتر (990) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة اللیل

مشنی مشنی (1745)

② صحیح: احمد 451/5، والترمذی، کتاب الزهد، باب 42، (4485)

الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ قُلْتُ لَا أَخْرُجُ
حَتَّى أَنْظُرَ أَعْلَى شَفْعٍ يَدْرِي هَذَا
يَنْصَرِفُ أَمْ عَلَى وَتَرٍ فَلَمَّا فَرَغَ قُلْتُ يَا
عَبْدَ اللَّهِ أَعْلَى شَفْعٍ تَدْرِي انْصَرَفَتْ
أَمْ عَلَى وَتَرٍ فَقَالَ إِنْ لَا أَدْرِي فَإِنَّ اللَّهَ
يَدْرِي ثُمَّ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ خَلِيلِي أَبَا
الْقَاسِمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ
لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ
عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ قُلْتُ مَنْ أَنْتَ
رَحِمَكَ اللَّهُ قَالَ أَنَا أَبُو ذَرٍّ قَالَ
فَتَقَاصَرْتُ إِلَيَّ نَفْسِي . ❶

میں نے کہا: میں باہر نہیں جاؤں گا حتیٰ کہ یہ دیکھ لوں کہ آیا
یہ شخص جانتا ہے کہ جفت پر ختم کرتا ہے یا طاق پر؟ جب وہ
فارغ ہوا تو میں نے کہا: ”اللہ کے بندے! کیا تو جانتا ہے
کہ تو نے جفت پر ختم کیا ہے یا طاق پر؟ اس نے کہا: اگر
میں نہیں جانتا تو اللہ تو جانتا ہے، پھر اس نے کہا: میں نے
اپنے خلیل ابو القاسم رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جو
شخص اللہ کی رضا کے لیے ایک سجدہ کرے گا اللہ کی وجہ سے
اس کا ایک درجہ بلند کر دے گا اور اس کی وجہ سے اس کا
ایک گناہ مٹا دے گا۔“ میں نے کہا: اللہ تجھ پر رحم کرے تو
کون؟ اس نے کہا ”میں ابو ذر رضی اللہ عنہ ہوں۔“ اخف بن
قیس کہتے ہیں: ”پھر میں نے اپنے آپ کو کمزور سمجھنے لگا۔“

فوائد: معلوم ہوا بلا حصر رکعات کی ادائیگی درست ہے۔

[158]..... بَابُ فِي سَجْدَةِ الشُّكْرِ

سجدہ شکر کے متعلق

1503- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ.....

حَدَّثَنَا شُعْبَاءُ قَالَتْ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي
أَوْفَى صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ صَلَّى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الضُّحَى رَكْعَتَيْنِ جِئَ
بُشَيْرًا بِالْفَتْحِ أَوْ بُرْأَسٍ أَبِي جَهْلٍ . ❷

شعواء کہتی ہیں: میں نے ابن ابی اوفیٰ کو دو رکعتیں پڑھتے
ہوئے دیکھا۔ اور انہوں نے کہا: ”رسول اللہ ﷺ کو
جب مکہ کے فتح ہو جانے یا ابو جہل کو قتل کئے جانے کی
خوشخبری ملی تو آپ نے چاشت کی دو رکعات پڑھیں۔“

فوائد: کسی بڑی کامیابی یا فتح پر جشن، اظہار تکبر کی بجائے ہمیں اسلام کی تعلیمات سے مزید
عاجز بن جانے اللہ کا شکر بجالانے اور اس کی نعمتوں کے اقرار کرنے کا سبق ملتا ہے۔ لہذا خوشی کے موقع پر اس
عظیم رب کے سامنے عجز و انکساری کی حدوں کو چھوتے ہوئے سر بسجود ہو جانا سنت نبوی ﷺ ہے۔

❶ صحیح: احمد 5/162، و عبد الرزاق (3561)

❷ حسن ان شاء الله: ابن ماجه، کتاب اقامۃ الصلاة والسنة فیہا، باب ماجاء فی الصلاة والسجدة عند الشکر (1391)

[159]..... بَابُ النَّهْيِ أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ

غیر کے لئے سجدہ کرنے کی ممانعت

1504- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ الْأَزْرَقُ عَنْ شَرِيكَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ.....

عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانَ لَهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَسْجُدُ لَكَ فَقَالَ لَوْ أَمَرْتُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِنَّ مِنْ حَقِّهِمْ ①

قیس بن سعد کہتے ہیں کہ میں حیرہ گیا تو لوگوں کو دیکھا وہ اپنے رئیس کو سجدہ کرتے ہیں، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم بھی آپ کو سجدہ نہ کریں؟ آپ نے فرمایا: ”اگر میں کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں کیونکہ اللہ نے عورتوں پر ان کے شوہروں کے بہت حقوق مقرر کئے ہیں۔“

فوائد:..... (۱) کسی کے سامنے جھکنا، سجدہ ریز ہونا خلاف اسلام ہے (۲) شوہر کو بیوی پر انتہائی

حقوق حاصل ہیں اور اس کے ذمے شوہر کی اطاعت لازم ہے۔

1505- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ صَالِحِ بْنِ حَيَّانَ.....

عَنْ ابْنِ بُرَيْلَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ أَغْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي فَلَا سَجْدَ لَكَ قَالَ لَوْ كُنْتُ أَمِيرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا ②

ابو بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کے پاس آیا اس نے کہا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے اجازت دیں تو میں آپ کو سجدہ کروں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔“

[160]..... بَابُ السُّجُودِ فِي النُّجْمِ

سورہ نجم میں سجدہ کرنا

1506- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ.....

① حسن: ابوداؤد، کتاب النکاح، باب فی حق الزوج علی المرأة (2140)

② حسن: تقدیم، تخریجہ سابقاً

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فِيهَا فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ إِلَّا سَجَدَ إِلَّا شَيْخٌ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصَى فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ وَقَالَ يَكْفِينِي هَذَا. ①

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا: ”رسول اللہ ﷺ نے سورہ نجم پڑھی تو اس میں سجدہ کیا تمام لوگوں نے سجدہ کیا مگر ایک بوڑھے نے کنکریوں کی مٹی لے کر اسے پیشانی سے لگا لیا اور کہا: ”مجھے یہی کافی ہے۔“

فوائد: (۱) سورۃ نجم میں سجدہ ثابت ہوا (۲) سجدہ تلاوت کے لیے وضو ضروری نہیں کیونکہ لامحالہ مجلس میں سبھی کا با وضو ہونا ضروری نہیں۔ نیز ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی بلا وضو سجدہ کر لیا کرتے تھے (۳) عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کنکریاں اٹھا کر پیشانی سے لگانے والا شیخ بعد میں کفر کی حالت میں مقتول ہوا۔

[161]..... بَابُ السُّجُودِ فِي ص

سورة ص میں سجدہ کرنا

1507- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي هَلَالٍ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فَقَرَأَ ص فَلَمَّا مَرَّ بِالسُّجْدَةِ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهُ وَقَرَأَهَا مَرَّةً أُخْرَى فَلَمَّا بَلَغَ السُّجْدَةَ تَيَسَّرْنَا لِلْسُّجُودِ فَلَمَّا رَأَى أَنَا قَالَ إِنَّمَا هِيَ تَوْبَةٌ نَبِيٍّ وَلَكِنِّي أَرَاكُمْ قَدْ اسْتَعْدَدْتُمْ لِلْسُّجُودِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدْنَا. ②

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ”ایک دن رسول اللہ ﷺ نے انہیں خطبہ دیا تو سورۃ ص پڑھی جب سجدہ پر آئے تو اتر کر سجدہ کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا اور آپ نے اس کو دوسری بار پڑھا جب سجدہ پر پہنچے تو ہم سجدہ کرنے کے لئے تیار ہوئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ تو ایک نبی کی توبہ ہے مگر میں تمہیں سجدہ کے لئے تیار دیکھتا ہوں تو آپ نے اتر کر سجدہ کیا ہم نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔“

فوائد: یہ سجدہ کے استحباب پر دلیل ہے کہ سورۃ ص کا سجدہ لازم نہیں۔

① متفق علیہ: البخاری، کتاب سجود القرآن، باب ماجاء فی سجود القرآن وستها (1067) ومسلم، کتاب

المساجد، باب السجود التلاوة (1297)

② صحیح بالمتابعہ ابوداؤد، کتاب سجود القرآن، باب سجود فی (ص) (1410)

1508- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ هُوَ ابْنُ عَلِيَّةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ.....

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ فِي السُّجُودِ فِي ص لَيْسَتْ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَجَدَ فِيهَا . ①

عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سورۃ ص کے سجدے کے متعلق فرمایا: ”یہ ضروری سجدوں میں سے نہیں ہے۔ اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس سورۃ میں سجدہ میں کرتے ہوئے دیکھا۔“

[162]..... بَابُ السُّجُودِ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

سورة اذا السماء انشقت میں سجدہ کرنا

1509- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو.....

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَسْجُدُ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَقِيلَ لَهُ تَسْجُدُ فِي سُورَةٍ مَا يَسْجُدُ فِيهَا فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْجُدُ فِيهَا . ②

ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ابو ہریرہ کو ”اذا السماء انشقت“ میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان سے کہا: آپ اس سورۃ میں سجدہ کرتے ہیں جس میں سجدہ نہیں کیا جاتا؟ تو انہوں نے کہا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس سورۃ میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔“

1510- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى.....

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَسْجُدُ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرَأَيْتَ تَسْجُدُ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَقَالَ لَوْ لَمْ أَرِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَجَدَ فِيهَا لَمْ أُسْجِدْ . ③

ابو سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو ”اذا السماء انشقت“ میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے کہا: ابو ہریرہ! میں آپ کو ﴿اذا السماء انشقت﴾ میں سجدہ کرتے دیکھتا ہوں؟ تو انہوں نے کہا: ”اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں سجدہ نہ کرتا۔“

① صحیح البخاری، کتاب سجود القرآن، باب سجدة (ص) (1069) وابوداؤد، کتاب الصلاة، باب السجود فی (ص) (1409)

② صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب سجود القرآن (1299)

③ متفق علیہ: البخاری، کتاب سجود القرآن، باب سجدة (اذا السماء انشقت) (1074) ومسلم، کتاب المساجد، باب سجود القرآن (1300)

1511- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ
بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ
هَبْشَامٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ فِي
إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ. ❶
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ”نبی ﷺ نے ”إِذَا السَّمَاءُ
انْشَقَّتْ“ میں سجدہ کیا تھا۔

[163]..... بَابُ السُّجُودِ فِي اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ

سورة اقراء باسم ربك میں سجدہ کرنا

1512- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ.....
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ
بِاسْمِ رَبِّكَ. ❷
ابو ہریرہ کہتے ہیں: ”ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ سورۃ
انشقاق اور سورۃ علق میں سجدہ کیا۔“

[164]..... بَابُ فِي الَّذِي يَسْمَعُ السَّجْدَةَ وَلَا يَسْجُدُ

اس شخص کے متعلق جو سجدہ سن کر سجدہ نہیں کرتا

1513- أَخْبَرَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ
عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.....

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عِنْدَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ
فِيهَا. ❸
زید بن ثابت کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے
پاس سورۃ نجم پڑھی تو آپ نے اس میں سجدہ نہیں کیا۔

فوائد:..... مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا کہ سجدہ تلاوت مستحب ہے جیسا کہ جمہور نے کہا ہے نیز
عمر رضی اللہ عنہ سے بخاری میں آتا ہے کہ انہوں نے جمعہ میں سورۃ نحل پڑھی اور منبر سے اتر کر سجدہ کیا جبکہ اگلے جمعے

❶ صحیح: سابقہ تخریج دیکھئے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب سجود التلاوة (1301) و ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب السجود فی (إذا السماء
انْشَقَّتْ) و (اقراء) (1407)

❸ صحیح البخاری، کتاب سجود القرآن، باب من قرأ السجدة ولم يسجد (1073) و ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب من لم
یر السجود فی المفصل (1404)

[165].....بَابُ صِفَةِ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی (تہجد کی) نماز کا طریقہ

1514- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ”رسول اللہ ﷺ عشاء اور فجر کے درمیان گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے ہر دو رکعت میں سلام پھیرتے تھے۔ اور ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔ اور آپ ﷺ اپنی نفلی نماز میں اتنا لمبا سجدہ کرتے کہ تم لوگ سر اٹھانے سے پہلے پچاس آیات پڑھ لو پھر جب مؤذن اذان سے فارغ ہوتا تو آپ ﷺ ہلکی سی دو رکعتیں پڑھتے پھر لیٹ جاتے حتیٰ کہ آپ کے پاس مؤذن آتا آپ اس کے ساتھ جاتے تھے۔“

فوائد:..... (۱) تہجد کا وقت عشاء کے بعد سے لے کر فجر تک ہے جبکہ افضل رات کا آخری وقت ہی ہے۔ جیسا کہ جابر رضی اللہ عنہ سے ”فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ وَذَلِكَ أَفْضَلُ“ آخر رات کی نماز کو حاضر ہوا گیا ہے اور یہ افضل ہے (مسلم) (۲) یہ دو، دو رکعتیں کر کے پڑھی جائے گی (۳) ایک وتر ادا کرنا درست و روا ہے (۴) تہجد کی نماز گیارہ رکعت آپ ﷺ کا معمول تھی اگر تیرہ کا بھی ذکر آتا ہے لیکن اکثر معمول گیارہ کا ہی تھا۔ (۵) تہجد میں لمبے قیام کے ساتھ ساتھ لمبا سجدہ بھی مستحب ہے۔

1515- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَيْفَ هِيَ فِي رَأْسِهَا فَقَالَتْ لَا يَمَسُّهَا شَيْءٌ إِلَّا بِإِذْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

اللہ ﷺ کی تہجد کی نماز کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا: ”نبی ﷺ تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے آٹھ رکعتیں دو، دو رکعتیں پڑھتے پھر ایک وتر پڑھتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو کر رکوع کرتے۔ اور نماز صبح کی اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھتے۔“

صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي ثَمَانِ رَكْعَاتٍ ثُمَّ يُوتِرُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْبَدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ. ①

فوائد: ثابت ہوا تہجد میں تیرہ رکعات بھی ادا کی جاسکتی ہیں اس طرح کہ دو رکعتیں وتر کے بعد ہوں فجر کی سنتوں کے علاوہ نیز عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بھی مروی ہے کہ تیرہ رکعتیں صبح کی سنتوں سمیت ہوں (مسلم و بخاری)

1516- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ.....

زرارہ بن اوئی کہتے ہیں کہ سعد بن ہشام اپنی بیوی کو طلاق دے کر مدینہ گئے تاکہ اپنی زمین بیچ کر گھوڑوں اور ہتھیاروں کے لئے دے دیں۔ تو وہ انصار کی ایک جماعت سے ملے انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہم میں سے چھ آدمیوں نے اس بات کا ارادہ کیا تو آپ نے ان کو منع کر دیا اور فرمایا: ”کیا میری پیروی تمہارے لیے بہترین نمونہ نہیں ہے؟ پھر وہ بصرہ میں آئے تو انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ وہ عبد اللہ بن عباس سے ملے اور ان سے وتر کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: کیا میں تمہیں وہ شخص نہ بتاؤں جو رسول اللہ ﷺ کے وتر کو سب سے زیادہ جانتا ہے میں نے کہا: ”کیوں نہیں۔“ انہوں نے کہا: وہ ام المؤمنین عائشہ ہیں تم ان کے پاس جا کر ان سے

عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَأَتَى الْمَدِينَةَ لِيَبِيعَ عَقَارَهُ فَيَجْعَلَهُ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ فَلَقِيَ رَهْطًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا أَرَادَ ذَلِكَ بَيْتًا مِنَّا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَنْعَهُمْ وَقَالَ أَمَا لَكُمْ فِي أَسْوَةٍ ثُمَّ إِنَّهُ قَدِمَ الْبَصْرَةَ فَحَدَّثَنَا أَنَّهُ لَقِيَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ عَنِ الْوَتْرِ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكَ بِأَعْلَمِ النَّاسِ بِوَتْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ بَلَى قَالَ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَاسْأَلَهَا ثُمَّ ارْجِعْ إِلَيَّ فَحَدَّثَنِي بِمَا تُحَدِّثُكَ

فَأَتَيْتُ حَكِيمَ بْنَ أَفْلَحَ فَقُلْتُ لَهُ انْطَلِقْ مَعِيَ إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنِّي لَا آتِيهَا إِنِّي نَهَيْتُ عَنْ هَذِهِ الشَّيْعَتَيْنِ فَأَبَتْ إِلَّا مُضِيًّا قُلْتُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ لَمَّا انْطَلَقْتَ فَانْطَلَقْنَا فَسَلَّمْنَا فَعَرَفْتُ صَوْتَ حَكِيمٍ فَقَالَتْ مَنْ هَذَا قُلْتُ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قُلْتُ هِشَامُ بْنُ عَامِرٍ قَالَتْ نَعَمْ الْمَرْءُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ قُلْتُ أَخْبِرِينَا عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ أَلَسْتُ تَقْرَأَ الْقُرْآنَ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّهُ خُلِقَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُومَ وَلَا أَسْأَلَ أَحَدًا عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَلْحَقَ بِاللَّهِ فَعَرَضَ لِي الْقِيَامُ فَقُلْتُ أَخْبِرِينَا عَنْ قِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ أَلَسْتُ تَقْرَأُ يَا أَيُّهَا الْمُزْمِلُ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّهَا كَانَتْ قِيَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْزَلَ أَوَّلَ السُّورَةِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى انْتَفَخَتْ أَقْدَامُهُمْ وَحُبِسَ آخِرُهَا فِي السَّمَاءِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ أَنْزَلَ فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ أَنْ كَانَ فَرِيضَةً فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُومَ وَلَا أَسْأَلَ أَحَدًا عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَلْحَقَ بِاللَّهِ فَعَرَضَ لِي الْوُتْرُ فَقُلْتُ أَخْبِرِينَا

پوچھو پھر میرے پاس لوٹ کر آنا اور وہ بیان کرنا جو وہ تیرے پاس بیان کریں۔ میں حکیم بن افرح کے پاس گیا میں نے اس سے کہا: میرے ساتھ ام المؤمنین حضرت عائشہ کے پاس جاؤ انہوں نے کہا میں ان کے پاس نہیں جاتا، میں نے دو گروہوں (معاویہ و علی رضی اللہ عنہما) میں سے کسی کے بھی تعاون سے ان کو (منع کیا تھا لیکن وہ نہیں رکیں۔ میں نے کہا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں اور کہتا ہوں کہ تم ضرور چلو۔ ہم دونوں نے جا کر سلام کیا۔ انہوں نے حکیم کی آواز پہچان لی اور انہوں نے کہا یہ کون ہے؟ میں نے کہا: ”سعد بن ہشام۔“ انہوں نے کہا: ”کون ہشام؟“ میں نے کہا: ”ہشام بن عامر“ انہوں نے کہا: ”کیسا اچھا آدمی تھا احد کے دن شہید ہو گیا۔“ میں نے کہا: ”ہمیں رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے متعلق خبر دیں۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تم قرآن نہیں پڑھتے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں؟ انہوں نے کہا: ”وہی رسول اللہ ﷺ کا اخلاق ہے۔“ میں نے چاہا کہ اٹھ کر کھڑا جاؤں اور مرتے دم تک کسی سے کوئی بات نہ پوچھوں پھر مجھے تہجد یاد آ گئی تو میں نے کہا: ”ہمیں رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کے قیام کے متعلق بتائیے انہوں نے فرمایا کیا تم نہیں ”يَا أَيُّهَا الْمُزْمِلُ“ پڑھتے میں نے کہا کیوں نہیں انہوں نے فرمایا تو یہ قیام رسول اللہ ﷺ کا تھا سورت کا اوّل حصہ نازل ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اتنا قیام کیا حتیٰ کہ ان کے قدم پھول گئے۔ اور سورۃ کا آخر حصہ سولہ ماہ تک آسمان میں رکا رہا

عَنْ وَتَرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا نَامَ وَضَعَ سِوَاكَهُ عِنْدِي فَيَبْعَثُهُ اللَّهُ لِمَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ فَيُصَلِّي سَبْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيُحَمِّدُ اللَّهَ وَيَدْعُو رَبَّهُ ثُمَّ يَقُومُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يَجْلِسُ فِي التَّاسِعَةِ فَيُحَمِّدُ اللَّهَ وَيَدْعُو رَبَّهُ وَيُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فِتْلِكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا أَسَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَحَمَلَ اللَّحْمَ صَلَّى سَبْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ إِلَّا فِي السَّادِسَةِ فَيُحَمِّدُ اللَّهَ وَيَدْعُو رَبَّهُ ثُمَّ يَقُومُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يَجْلِسُ فِي السَّابِعَةِ فَيُحَمِّدُ اللَّهَ وَيَدْعُو رَبَّهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً ثُمَّ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فِتْلِكَ تِسْعَ يَا بُنَيَّ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا غَلَبَهُ نَوْمٌ أَوْ مَرَضٌ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتِي عَشْرَةَ رَكْعَةً وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَخَذَ خُلُقًا أَحَبَّ أَنْ يَدَاوِمَ عَلَيْهِ وَمَا قَامَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةً حَتَّى يُصْبِحَ وَلَا قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ فَاتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَحَدَّثَنِي فَقَالَ صَدَقْتَكَ أَمَا إِنِّي لَوْ

پھر نازل ہوا تو تہجد فرض ہونے کے بعد نفل ہو گئی۔“ پھر میں نے چاہا کہ اٹھ جاؤں اور مرتے دم تک کسی سے کچھ نہ پوچھوں پھر مجھے وتر یاد آ گئے تو میں نے ان سے کہا: ”رسول اللہ ﷺ کے وتر کے متعلق کچھ بتائیے تو انہوں نے کہا جب رسول اللہ ﷺ جب سوتے تھے تو اپنی مسواک میرے پاس رکھ دیتے۔ اللہ تعالیٰ جب چاہتا آپ کو اٹھنے کی توفیق دیتا۔ آپ نو رکعت پڑھتے تھے۔ آٹھویں رکعت میں بیٹھ کر آپ اللہ کی تعریف کرتے اور اپنے رب سے دعا کرتے۔ پھر کھڑے ہو جاتے تھے اور سلام نہیں پھیرتے تھے۔ حتیٰ کہ نویں رکعت میں بیٹھ کر اللہ کی تعریف کرتے اور اپنے رب سے دعا مانگتے۔ اور اس طرح سلام پھیرتے تھے کہ ہم سنتے تھے۔ پھر بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ میرے بیٹے! یہ گیارہ رکعات ہوئیں۔ جب آپ بوڑھے ہو گئے اور فرہ ہو گئے تو سات رکعتیں پڑھتے چھٹی میں اٹھ جاتے اللہ کی تعریف کرتے اور اپنے رب سے دعا کرتے۔ پھر کھڑے ہو جاتے اور سلام نہیں پھیرتے تھے۔ پھر ساتویں میں بیٹھتے تو اللہ کی تعریف کرتے اور اپنے رب سے دعا کرتے۔ پھر سلام پھیرتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے۔ اے میرے بیٹے! یہ نو رکعتیں ہوئیں اور جب نبی ﷺ پر مرض یا نیند غالب آ جاتا تو دن میں بارہ رکعتیں پڑھتے۔ اور رسول اللہ ﷺ کی یہ عادت تھی کہ جب کسی عبادت کو اختیار کرتے تو اس پر ہمیشگی کرنا پسند کرتے۔ اور نبی ﷺ نے کبھی رات بھر آرام نہیں کیا اور نہ ہی ایک رات میں قرآن مکمل کیا اور

کُنْتُ أَدْخُلُ عَلَيْهَا لَشَافَهَتْهَا مُشَافَهَةً ۖ
قَالَ فَقُلْتُ أَمَا إِنِّي لَوْ شَعَرْتُ أَنَّكَ لَا
تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا حَدَّثْتُكَ ①

نہ ہی رمضان کے علاوہ کسی پورے ماہ کے روزے رکھے۔“ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور ان سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: ”انہوں نے آپ کو سچ بیان کیا اگر میں ان کے پاس جاتا تو میں خود ان سے مسائل پوچھتا۔“ سعد کہتے ہیں: میں نے کہا: ”اگر میں جانتا ہوتا کہ آپ ان کے پاس نہیں جاتے تو میں آپ سے بیان نہ کرتا۔“

فوائد: یہ دلیل ہے کہ قیام اللیل کی رکعات اکٹھی بھی ادا کی جاسکتی ہیں وہ اس طرح کہ صرف آخری سے قبل رکعت میں تشہد بیٹھا جائے پھر آخری رکعت میں (واللہ الموفق)

[166]..... بَابُ أَيِّ صَلَاةِ اللَّيْلِ أَفْضَلُ

کون سے وقت میں رات کی نماز افضل ہے؟

1517- أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ
أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ الصَّلَاةُ
فِي جَوْفِ اللَّيْلِ ②

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
فرض نماز کے بعد افضل نماز وہ ہوتی ہے جو رات کے
حصوں میں پڑھی جائے یا ادا کی جائے۔“

فوائد: نوافل میں سے سب سے زیادہ محبوب اللہ تعالیٰ کو تہجد کے نوافل ہیں کیونکہ مخلص و مقربین کے علاوہ کسی اور کے لیے ان کی ادائیگی ناممکن ہے اس لیے اللہ رات کے آخری پہر ان سے رابطے کے وقت خود آسمان دنیا پر آ جاتا ہے اور محبت و محبوب میں راز و نیاز شروع ہو جاتے ہیں۔ (السرہم اجعلنا منہم)

① صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب جامع صلاة الليل (1736) و ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب فی صلاة الليل (1342)

② صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل صوم المحرم (2748) و ابو داؤد، کتاب الصوم، باب صوم المحرم (2429)

[167].... بَابُ إِذَا نَامَ عَنْ حِزْبِهِ مِنَ اللَّيْلِ

جب کوئی رات والے عمل سے سو جائے

1520- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرُ صَاحِبَا أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ اسْمُهُ كُلَّ لَيْلَةٍ حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ حَتَّى الْفَجْرِ ❶

ابوسلمہ بن عبد الرحمن اور ابو عبد اللہ اعرج دونوں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں دونوں کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہمارا رب جس کا نام بابرکت ہے ہر رات کو جب رات کے آخری تہائی باقی رہتی ہے آسمان دنیا پر اتر کر فرماتا ہے: ”کوئی ہے مجھ سے دعا کرنے والا میں اس کی دعا قبول کروں؟ کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والا ہے کہ میں اسے بخش دوں؟ کوئی ہے جو مجھ سے مانگے میں اسے دوں؟ حتیٰ کہ فجر ہو جاتی ہے۔“

فوائد:..... (۱) آخر رات کو تہجد کی ادائیگی افضل ہے (۲) اللہ تعالیٰ بذات خود عرش سے آسمان دنیا پر تشریف لاتے ہیں اسے ماننا ضروری جبکہ تاویل، انکار، یا تمثیل حرام ہے (۳) رب بزرگ و برتر اس قدر عظیم ہونے کے باوجود کس قدر رحیم ہے کہ خود آکر آوازیں لگاتا ہے جبکہ حضرت انسان کتنا غافل و بد قسمت ہے کہ قاضی الحاجات کے خود آنے پر بھی اپنی حاجات پیش حل نہیں کروا سکتا (واللہ الموفق)

1521- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ.....

عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَنْزِلُ اللَّهُ تَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَأُعْطِيَهُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ

نافع بن جبیر بن مطعم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر رات کو آسمان دنیا پر نازل ہو کر فرماتا ہے: ”کیا کوئی مانگنے والا ہے میں اسے دوں؟ کیا کوئی ہے بخشش طلب کرنے والا میں اسے بخش

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ (یریدون أن یدلوا کلام اللہ) (7494) ومسلم، کتاب صلاة

المسافرین، باب الترغیب فی الدعاء والذکر فی آخر اللیل والإجابة فیہ (1729)

دو؟“

فَاغْفِرْ لَهُ. ❶

1522- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.....

رفاعہ بن عرابہ جہنی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب رات کا نصف یا دو تہائی حصہ گزر جائے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر اترتا ہے پھر فرماتا ہے: ”میں اپنے علاوہ اپنے بندوں سے کچھ نہیں چاہتا کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اسے دوں؟ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے میں اسے بخش دوں؟ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اسے بخش دوں۔“ حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔“

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ عَرَابَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ نِصْفُهُ أَوْ ثُلَاثُهُ هَبَطَ اللَّهُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ يَقُولُ لَا أَسْأَلُ عَنْ عِبَادِي غَيْرِي مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ. ❷

1523- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.....

أَنَّ رِفَاعَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ رِفَاعَةُ كَهْتُمْ هِيں كہ نبی ﷺ نے پہلی حدیث کی طرح فرمایا۔

1524- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُخْتَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ.....

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفُ اللَّيْلِ فَذَكَرَ تہائی رات یا آدھی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ نازل ہوتے ہیں۔“

1525- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي

❶ صحیح: الشریعہ للآجری (ص 277) وأخرجه ابن خزيمة في التوحيد 1/315 (197)

❷ صحیح: احمد 4/16 و ابن ماجه في اقامة الصلاة، باب ماجاء في أى ساعات الليل أفضل (1367)

❸ صحیح: احمد 4/16 والشريعة للآجری (ص 275)

❹ صحیح: دیکھئے آئندہ (1516) نمبر حدیث۔

سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلَى أُمِّ صُبَيْةٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَالِثِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَلَا خَرْتُ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ إِذَا مَضَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ هَبَطَ اللَّهُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَلَمْ يَزَلْ هُنَالِكَ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ يَقُولُ قَائِلٌ أَلَا سَائِلٌ يُعْطَى أَلَا دَاعٍ يُجَابُ أَلَا سَقِيمٌ يَسْتَشْفَى فَيُشْفَى أَلَا مُذْنِبٌ يَسْتَغْفِرُ فَيُغْفَرُ لَهُ. ①

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اگر میں اپنی امت پر مشکل نہ سمجھتا تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا اور میں عشاء کی نماز میں تہائی رات تک تاخیر کرتا کیونکہ جب رات کی پہلی تہائی گزر جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہے اور وہیں رہتا ہے حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔ کہنے والا کہتا ہے: ”کیا کوئی مانگنے والا نہیں ہے جسے دیا جائے؟ کیا کوئی دعا کرنے والا نہیں ہے جس کی دعا قبول کی جائے؟ کیا کوئی بیمار شفاء مانگنے والا نہیں ہے جسے شفا دی جائے؟ کیا کوئی گناہوں کی بخشش طلب کرنے والا نہیں جس کو بخش دیا جائے۔“

فوائد:..... (۱) ”العِشَاءُ الْآخِرَةُ“ صحابہ رضی اللہ عنہم چونکہ مغرب کے لیے بھی عشاء کا لفظ بولتے تھے

اس لیے آپ ﷺ نے عشاء کے ساتھ آخرۃ کی صفت بولی تاکہ عشاء کی وضاحت ہو جائے (۲) معلوم ہوا عشاء کا مستحب وقت ثلث یعنی تہائی رات کے قریب ہے یعنی عشاء جتنی مؤخر ہوتی ہی بہتر ہے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اس فضیلت کے حصول کے لیے جماعت کو چھوڑ دیا جائے (۳) تہجد کا بہترین وقت وقت داؤد علیہ السلام ہے جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے متفق علیہ مروی ہے (كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ) کہ داؤد علیہ السلام آدھی رات سوتے پھر تہائی رات قیام کرتے تو پھر چھٹا حصہ آرام کر لیتے۔

1526- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَمِّي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ. ②

علی رضی اللہ عنہ بن ابوطالب بھی رسول اللہ ﷺ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں۔

[168]..... بَاب الدُّعَاءِ عِنْدَ التَّهَجُّدِ

تہجد کے وقت دعا کرنا

1527- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ هُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ.....

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو کہتے: ”اے اللہ تیرے لئے ہی تعریف ہے تو آسمان اور زمین اور جو ان کے اندر ہے سب کا نور ہے اور تیرے لئے تعریف ہے تو آسمانوں اور زمین اور جو ان کے اندر ہے سب کو قائم کرنے والا ہے۔ اور تیرے لئے ہی تعریف ہے تو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے سب کا بادشاہ ہے۔ تو برحق ہے اور تیری بات برحق ہے۔ اور تیرا وعدہ برحق ہے۔ اور تیری ملاقات برحق ہے اور جنت برحق ہے اور دوزخ برحق ہے۔ اور دوبارہ زندہ ہونا برحق ہے۔ اور سب نبی برحق ہیں۔ اور نبی ﷺ برحق ہیں۔ اے اللہ تیرے لئے میں فرمانبردار ہوا۔ اور تجھ پر میں ایمان لایا اور تجھ پر میں نے توکل کیا اور تری طرف میں رجوع کرتا ہوں۔ تیرے لئے میں نے جھگڑا کیا اور تجھے ہی حاکم مانا، میرے پچھلے اور اگلے گناہوں کو بخش دے اور جو میں نے پوشیدہ اور اعلانیہ گناہ کئے انہیں بخش دے۔ تو ہی آگے کرنے والا اور پیچھے کرنے والا ہے۔ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور تیرے علاوہ نیکی کی طاقت اور توفیق نہیں۔“

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ يَتَهَجَّدُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قِيَمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالْبُعْثُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أُنَبِّتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاعْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ . ❶

❶ متفق عليه : البخاری، کتاب التہجد، باب التہجد باللیل وقول اللہ (ومن اللیل فتہجد بہ نافلۃ لک) (1120) ومسلم،

کتاب صلاة المسافرين، باب الدعاء فی صلاة اللیل (769)

[169]..... بَابُ مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

اس شخص کے متعلق جو سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھے

1528- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

يَزِيدَ.....

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَّتَاهُ. ❶

ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص رات کو سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ لے وہ اسے کفایت کریں گی۔“

فوائد:..... (۱) یہ آیات رات کو پڑھ لینے سے بندہ اللہ کی حفاظت میں آجاتا ہے (۲) یہ آیات عرش کے نیچے خزانے سے ہیں (احمد وغیرہ) اور آپ ﷺ کو معراج میں حاصل ہوئی (مسلم) جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ انتہائی بابرکت ہیں اور ان کی تلاوت باعث بچاؤ ہے۔

[170]..... بَابُ التَّغْنِي بِالْقُرْآنِ

اچھی آواز سے قرآن پڑھنا

1529- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَدْنَى اللَّهِ لِشَيْءٍ كَاذِبُهُ لِنَبِيِّ يَتَغْنَى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ. ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کسی چیز کو ایسے نہیں سنتا جس طرح کسی نبی ﷺ کی آواز کو سنتا ہے جب اچھی اور اونچی آواز سے قرآن پڑھے۔“

فوائد:..... معلوم ہو قرآن کو حتی الوسع خوبصورت اور اونچی آواز سے پڑھنا چاہیے لیکن اس کے لیے بیجا تکلفات سے بھی احتراز کرنا چاہیے کہ کہیں آواز کو خوبصورت کرتے کرتے قرآن کا جو اصل مقصود ہے خشیت کا حصول اور اس کا مفہوم اسے ہی پس پشت ڈال دے۔

1530- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَرَاهُ.....

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل سورة البقرة (5008) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل الفاتحة وخواتیم سورة البقرة..... (1875)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب من لم يتغن بالقران (5024) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تحسين الصوت بالقران (1842)

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ أبا مُوسَى وَهُوَ يَقْرَأُ فَقَالَ لَقَدْ أُوتِيَ هَذَا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ. ❶
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ابو موسیٰ کو پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا: ”ابو موسیٰ کو آل داؤد کی اچھی آواز دی گئی ہے۔“

1531- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَهْيِكَ.....

عَنْ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ. ❷
سعد کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو قرآن کو اچھی آواز سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔“

فوائد: اس سے قرآن کو اچھی آواز سے پڑھنے کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ لہذا تلاوت قرآن میں بھی سنت نبوی کا اہتمام کرنا چاہیے کہ جس طرح آپ ﷺ ترتیل کے ساتھ ہر ہر آیت پر وقف کرتے اور ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرتے تھے ہمارے لیے بھی اس کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

1532- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيِّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يُرِيدُ بِهِ الْإِسْتِغْنَاءَ. ❸
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس طرح کسی چیز کو نہیں سنتا جس طرح وہ اس نبی کی بات سنتا ہے جو قرآن کے ساتھ غنا حاصل کرتا ہے ابو محمد کہتے ہیں کہ یتغنی کا معنی غنا حاصل کرنا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے پہلے کہ مسجد سے باہر نکلوں سورۃ نہ، سکھاؤں؟ جب آپ نے باہر جانا چاہا تو فرمایا: ”وہ“ الحمد لله رب العالمین“ ہے اور وہی سبع مثانی ہے، اور قرآن عظیم ہے تو تمہیں دیا گیا۔“

فوائد: (۱) آپ ﷺ تعلیم میں نفسیات کا خیال رکھتے تھے ایسے انداز میں بات ازبر کرواتے کہ سننے والے کے ذہن نشین ہو جائے۔ (۲) سورۃ فاتحہ کو بار بار پڑھے جانے والی اور قرآن عظیم سے تعبیر کرنا

❶ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تحسين الصوت بالقران (1848)

❷ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب استحباب الترتیل فی القراءة (1470)

❸ متفق عليه: البخاری، کتاب التوحید، باب قول النبي ﷺ الماهر فی القرآن مع سفرۃ الکرام البررة..... (7544)

ومسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تحسين الصوت بالقران (1844)

اس کی علوشان کی دلیل ہے (۳) استاذ کا طلبہ کو ترغیب دینا انہیں شوق دلانا سنت نبوی ہے۔

[171]..... بَابُ أُمِّ الْقُرْآنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي

سورة فاتحہ ہی سبع مثانی ہے

1533- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ.....

ابوسعید بن معلی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے تو آپؐ نے فرمایا: ”کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں فرمایا کہ: اللہ اور اس کے رسول جب تمہیں پکاریں تو اس کا جواب دو (ان کی اطاعت کرو)۔“ پھر آپؐ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے پہلے کہ مسجد سے باہر نکلوں ایک سورۃ نہ، سکھاؤں؟ پھر جب آپؐ نے باہر جانا چاہا تو فرمایا: ”وہ“ الحمد لله رب العالمین“ ہے اور وہی سبع مثانی ہے، اور قرآن عظیم ہے جو تمہیں دیا گیا۔“

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ أَلَا أَعْلَمُكَ سُورَةً أُعْظَمُ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُمْ. ①

[172]..... بَابُ فِي كَمْ يُخْتَمُ الْقُرْآنُ

کتنے عرصہ میں قرآن ختم کرنا چاہئے؟

1543- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص تین دن سے پہلے قرآن ختم کرے وہ قرآن کو سمجھ کر نہیں پڑھتا۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ. ②

① صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب ماجاء فی فاتحہ الكتاب (4474) و ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب فاتحہ الكتاب (1458)

② صحیح: احمد 2/195 و ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب تحزيب القرآن (1394)

فوائد: (۱) قرآن پڑھنے سے اصل مقصود اس کی سمجھ ہے جب تک قرآن سمجھا نہیں جائے گا تب تک اس کے حقیقی فوائد سے بہرہ ور ہونا ناممکن ہے۔ (۲) لہذا اس مقصد کے حصول کے لیے قرآن کا ترجمہ سیکھنا ناگزیر ہے اور اسی طرح کم از کم تین دنوں میں پڑھنا بھی۔

[173]..... بَابُ الرَّجُلِ لَا يَذْرَى أَثَلًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا

جس شخص کو یاد نہیں کہ اس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار؟

1535- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب اذان کہی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اذان نہیں سنتا جب اذان پوری ہو جاتی ہے تو وہ واپس آ جاتا ہے۔ پھر جب اقامت کہی جاتی ہے تو وہ دوڑتا ہے اور جب اقامت پوری کی جاتی ہے تو واپس آ جاتا ہے۔ حتیٰ کہ آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور کہتا ہے فلاں فلاں بات یاد کر حتیٰ کہ آدمی بھول جاتا ہے اسے یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی اور جب تم میں سے کسی کو یاد نہ رہے کہ اس نے تین رکعتیں پڑھیں یا چار تو وہ دو سجدے کرے جب کہ وہ بیٹھا ہوا ہو۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا نُودِيَ بِالْأَذَانِ أَذْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضَرَاطُ حَتَّى لَا يَسْمَعَ الْأَذَانَ فَإِذَا قُضِيَ الْأَذَانُ أَقْبَلَ فَإِذَا ثُوبَ أَذْبَرَ فَإِذَا قُضِيَ التَّوْبِ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ فَيَقُولُ أَذْكَرُ كَذَا أَذْكَرُ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَعْنِي يَذْكَرُ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَذْرَى كَمْ صَلَّى فَإِذَا لَمْ يَذْرَ أَحَدُكُمْ كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ. ❶

فوائد: (۱) شیاطین جنوں وغیرہ کی حاضرگاہوں پر اذان دینا ان کو بھگانے کا باعث ہے (۲) شیطان دوران نماز وساوس کے ذریعے بندے کی نماز کو خراب کرتا ہے حدیث کے مطابق اس شیطان کا نام خنزب ہے (۳) نماز میں بھول چوک ہونے پر سجدہ سہو کیا جائے گا تفصیل آگے ملاحظہ کیجیے۔

1536- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.....

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو یاد نہ رہے کہ اس نے نماز تین

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا لَمْ يَذْرَ أَحَدُكُمْ

رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو وہ کھڑا ہو کر ایک رکعت پڑھے پھر دو سجدے کرے اگر اس نے نماز پانچ رکعتیں پڑھی ہوئی تو اس کی نماز جفت ہو جائے گی اور اگر چار پڑھی ہوئیں تو وہ شیطان کو ذلیل کرنے کے لئے ہیں۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”میں بھی اس کا قائل ہوں۔“

اَثَلَا صَلَّيْ اَمْ اَرْبَعًا فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ رُكْعَةً ثُمَّ يَسْجُدْ بَعْدَ ذَلِكَ بِسَجْدَتَيْنِ فَاِنْ كَانَ صَلَّيْ خَمْسًا شَفَعْنَا لَهُ صَلَاتَهُ وَاِنْ كَانَ صَلَّيْ اَرْبَعًا كَانَتْ تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ اَخَذْ بِهِ ❶

[174]..... بَاب فِي سَجْدَتِي السَّهْوِ مِنَ الزِّيَادَةِ

زیادتی کی وجہ سے سجدہ سہو کرنا

1537- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ.....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سورج کی ڈھلنے کے بعد کی دو نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی۔ تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ اور مسجد کے صحن میں ایک لکڑی کے پاس اس پر اپنا ہاتھ رکھ کر کھڑے ہو گئے۔ یزید کہتے ہیں ابن عون نے مجھے اس طرح کہا: اور اس نے اپنی ایک ہتھیلی کو دوسری ہتھیلی کی پشت پر رکھا۔ اور اپنے اوپر کی انگلیوں کو نیچے والی انگلیوں میں داخل کیا۔ آپ کھڑے ہو گئے گویا کہ بہت غصہ کی حالت میں ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جلد باز لوگ نکلنے لگے اور کہنے لگے: ”نماز کم ہو گئی، نماز کم ہو گئی۔“ لوگوں میں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے انہوں نے کوئی بات نہ کی لوگوں میں ایک آدمی لمبے ہاتھوں والا تھا جس کا نام ذوالیدین تھا اس نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھی بھول گئے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِحْدَى صَلَاتِي الْعِشِيِّ فَصَلَّيْ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَقَامَ إِلَى خَشَبَةٍ مُعْتَرِضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا قَالَ يَزِيدُ وَأَرَانَا ابْنُ عَوْنٍ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ إِحْدَاهُمَا عَلَى ظَهْرِ الْأُخْرَى وَأَدْخَلَ أَصَابِعَهُ الْعُلْيَا فِي السُّفْلَى وَاضْعًا وَقَامَ كَأَنَّهُ غَضْبَانٌ قَالَ فَخَرَجَ السَّرْعَانُ مِنَ النَّاسِ وَجَعَلُوا يَقُولُونَ قُصِرَتْ الصَّلَاةُ قُصِرَتْ الصَّلَاةُ وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمْ يَتَكَلَّمَا وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ طَوِيلُ الْيَدَيْنِ يُسَمَّى ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْسَيْتَ

الصَّلَاةُ أَمْ قُصِرَتْ فَقَالَ مَا نَسِيتُ وَلَا قُصِرَتْ الصَّلَاةُ فَقَالَ أَوْ كَذَلِكَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَرَجَعَ فَأَتَمَّ مَا بَقِيَ ثُمَّ سَلَّمَ وَكَبَّرَ فَسَجَدَ طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ مَا سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَانْصَرَفَ . ❶

ہیں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کم ہوئی ہے۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا اسی طرح ہے؟“ لوگوں نے کہا: ”جی ہاں۔“ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”پھر آپ ﷺ واپس گئے اور جو دو رکعت رہتی تھیں انہیں پورا کیا۔ پھر سلام پھیرا اور اللہ اکبر کہا پھر لمبا سجدہ کیا۔ پھر اپنا سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہہ کر پہلے سجدہ کی طرح سجدہ کیا پھر اپنا سر اٹھایا اور اٹھ گئے۔“

فوائد:..... (۱) ”تشبیہ“ ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کرنا روا و درست ہے۔ البتہ نماز میں اور انتظار و نماز کے دوران منع ہے (۲) ابو بکر و عمر علیہ السلام جیسے بھی ہیبت نبی کے سامنے گنگ ہو جاتے تھے۔ (۳) کسی کو صفاتی نام دینا درست ہے بشرطیکہ اس میں اس کی تذلیل نہ ہو اور نہ ہی وہ اس سے برامتنا ہو (۴) کسی کی ہیبت سے مرعوب ہو کر چپ رہنے کی بجائے دریافت کر لینا پسندیدہ ہے (۵) اس سے علم الغیب کے مسئلے کی وضاحت ہوتی ہے کہ آپ ﷺ غیب دان نہ تھے ورنہ آپ ﷺ کبھی نہ بھولتے بلکہ اگر بھول بھی گئے تھے تو کبھی اس کا انکار نہ کرتے قرآن میں ہے: ﴿قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ﴾ (انعام: 50) ”کہہ دو! میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہی میں غیب جانتا ہوں اور نہ تمہیں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں“ یہ آیت علم غیب کی نفی پر صریح دلیل ہے۔ بہر حال اس کی عجز و انکساری پر محمول کرنے والوں کے خلاف یہ حدیث نصف النہار کی طرح روشن دلیل ہے۔ (۶) اگر نسیان کی بنا پر آدھ نماز میں ہی سلام پھیر دیا گیا ہے تو یاد آنے پر اسی پر بنیاد رکھتے ہوئے بقیہ نماز ادا کر کے تو آخر میں سجود و سہو کیے جائیں گے اگرچہ درمیان میں کلام ہی کر لیا گیا ہو۔

1537- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ.....

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الظُّهْرِ أَوْ الْعَصْرِ فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ مِنْ إِحْدَاهُمَا فَقَالَ لَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ بْنُ عَبْدِ عَمْرِو بْنِ نَضْلَةَ الْخُزَاعِيُّ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ أَقْصَرْتَ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمْ أَتَسَّ وَلَمْ تُقْصِرْ فَقَالَ ذُو الشِّمَالَيْنِ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَتَمَّ الصَّلَاةَ وَلَمْ يُحَدِّثْنِي أَحَدٌ مِنْهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فِي تِلْكَ الصَّلَاةِ وَذَلِكَ فِيمَا يَرَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ مِنْ أَجْلِ أَنَّ النَّاسَ يَقْنُؤُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَتَّى اسْتَيْقَنَ ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی تو دو رکعتوں میں سلام پھیر دیا۔ تو ذوالشمالین بن عبد عمرو بن نضلة خزاعی نے آپ سے کہا جو بنی زہرہ کے حلیف تھے: ”اے اللہ کے رسول! نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ میں بھولا ہوں اور نہ ہی نماز کم ہوئی۔ نو ذوالشمالین نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! ان میں سے کچھ تو ہوا ہے۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ”کیا ذوالیدین نے سچ کہا ہے؟“ لوگوں نے کہا: ”جی ہاں اے اللہ کے رسول ﷺ۔“ پھر آپ نے نماز کو پورا کیا ان میں سے کسی نے یہ بیان نہیں کیا کہ آپ نے بیٹھ کر دو سجدہ سہو کئے۔ اور اللہ کو زیادہ علم ہے میرا خیال ہے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو یقین دلایا اور آپ کو یقین آ گیا۔“

فوائد: (۱) ذوالیدینؓ یہ ابن عمرو بن نفلہ خزاعی ہیں (۲) پچھلی حدیث میں شام کی نمازوں کا ذکر ہے جبکہ اس میں ظہر و عصر میں سے ایک بتائی گئی ہے تو ان میں جمع کی آسان صورت یہی ہے کہ انہیں (پچھلے پہر کی نمازیں ہیں) دو واقعات پر محمول کر لیا جائے۔

1539- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى عَبْدُ اللَّهِ ﷺ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ظہر کی نماز پانچ رکعتیں

الظُّهْرَ خُمُسًا فَقِيلَ لَهُ فَسَجَدَ
سَجْدَتَيْنِ. ①

[175]..... بَابُ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ نُقْصَانٌ

جب نماز میں کمی ہو جائے تو کیا کرنا چاہئے

1540- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ الْأَعْرَجِ.....

عَنْ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ وَلَمْ يَجْلِسْ وَقَامَ النَّاسُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ نَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ فَكَبَّرَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ. ②

ابن بحینہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی پھر کھڑے ہو گئے بیٹھے نہیں لوگ بھی کھڑے ہو گئے جب نماز پوری ہو گئی تو ہم نے آپ کے سلام پھیرنے کا انتظار کیا، آپ نے اللہ اکبر کہا اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔“

1541- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ.....

عَنْ مَالِكِ بْنِ بَحَيْنَةَ كَيْتَ هِيَ كَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَظَرِيَا عَصْرِي دُور كَعْتُون (دوہری ركعت) سَ اٹھ گئے پھر لوٹ كر بیٹھے نہیں حتی کہ اپنی نماز سے فارغ ہو گئے پھر سہو کے دو سجدے کیے پھر اور سلام پھیرا۔

عَنْ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ أَوْ الْعَصْرِ فَلَمْ يَرْجِعْ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ الْوُحْمِ ثُمَّ سَلَّمَ. ③

فوائد:..... سہو والی احادیث پر غور سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ نے قبل از سلام بھی سجدے کیے

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی القبلة (404) ومسلم، کتاب المساجد، باب السهو فی الصلاة والسجود له (1281)

② صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب التشهد فی الأولى (830) وابوداؤد، کتاب الصلاة، باب من قام من ثنتين ولم يتشهد (1034)

③ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب التشهد فی الأولى (830) ومسلم، کتاب المساجد، باب السهو فی الصلاة (1269)

ہیں اور بعد از سلام بھی جہاں پر زیادتی ہوئی وہاں بعد از سلام اور کمی ہوئی وہاں قبل از سلام (واللہ اعلم) نیز رکعتوں کی تعداد کے بارے شک کی صورت میں یقین پر بنا رکھی جائے گی سو کمی والی جانب یقین پڑنی ہوتی ہے اسی حساب سے رکعتیں ادا کر کے سجود سہوا ادا کیے جائیں گے (دیکھیے سابقہ 1536)

1542- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ الْمَسْعُودِيِّ

عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا الْمُغِيرَةَ بْنُ شُعْبَةَ فَلَمَّا صَلَّى رَكَعَتَيْنِ قَامَ وَلَمْ يَجْلِسْ فَسَبَّحَ بِهِ مَنْ خَلْفَهُ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ قُومُوا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ سَلَّمَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ الشَّهْرِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هَكَذَا صَنَعَ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. ❶

زیاد بن علاقہ کہتے ہیں کہ مغیرہ بن شعبہ نے ہمیں نماز پڑھائی جب دو رکعتیں پڑھائیں تو کھڑے ہو گئے اور بیٹھے نہیں۔ جو ان کے پیچھے تھے انہوں نے سبحان اللہ کہا انہوں نے ان کو کھڑے رہنے کا اشارہ کیا۔ جب اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو سلام پھیرا اور دو سجدہ سہو کئے۔ اور کہا: ”اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ کیا۔“

فوائد: یہ حدیث اگرچہ سنداً ضعیف ہے لیکن امام کے بھولنے پر مقتدیوں کا سبحان اللہ پکارنا یہ

ثابت و درست ہے۔

[176]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں بات چیت کرنے کی ممانعت

1543- حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ

يَسَارٍ

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ بَيْنَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ قَالَ فَحَدَّثَنِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَائْكَلَاهُ مَا لَكُمْ

معاویہ رضی اللہ عنہ بن حکم سلمی کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا۔ تو لوگوں میں سے کسی آدمی نے چھینک ماری میں نے کہا: ”(اللہ تجھ پر رحم کرے)۔“ لوگوں نے مجھے تیر نظروں سے دیکھا میں نے کہا: ”تمہاری مائیں تمہیں گم پائیں تم میری طرف کیسے

❶ اسنادہ ضعیف ولكن له شواهد، ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب من نسی أن يتشهد وهو جالس (1037) والترمذی،

کتاب ابواب الصلاة، باب ماجاء فی الإمام ینھض فی الرکعتین تاسیاً (365)

تَنْظُرُونَ إِلَيَّ قَالَفَضْرَبَ الْقَوْمُ
بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَادِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ
يُسْكِتُونَنِي قُلْتُ مَا لَكُمْ تُسْكِتُونَنِي
لَكِنِّي سَكْتُ قَالَفَلَمَّا انْصَرَفَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَبَابِي هُوَ وَأُمِّي مَا
رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ
تَعْلِيمًا مِنْهُ وَاللَّهِ مَا ضَرَبَنِي وَلَا
كَهْرَنِي وَلَا سَبَنِي وَلَكِنْ قَالُ إِنَّ
صَلَاتَنَا هَلِهِ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ
كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ
وَالْتَكْبِيرُ وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ ❶

دیکھ رہے ہو۔“ معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں لوگوں نے اپنے
ہاتھوں کو اپنی رانوں پر مارنا شروع کر دیا میں نے ان کو
دیکھا تو وہ مجھے خاموش کر رہے تھے۔ میں نے کہا: تم مجھے
خاموش کیوں کر رہے ہو؟ میں خاموش ہو گیا۔ معاویہ رضی اللہ
عنہ کہتے ہیں: ”جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے۔ میرے
والدین آپ پر قربان ہوں میں نے آپ سے پہلے اور
آپ کے بعد اتنا اچھا معلم کسی کو نہیں دیکھا۔ اللہ کی قسم! نہ
آپ نے مجھے مارا اور نہ ڈانٹا نہ ہی گالی دی مگر آپ ﷺ
نے فرمایا: ”یہ ہماری نماز ہے۔ اس میں لوگوں سے بات
چیت کرنا درست نہیں ہے۔ یہ صرف تسبیح اور اللہ کی بڑائی
بیان کرنے کے لئے اور تلاوت کے لئے ہوتی ہے۔“

فوائد: معلوم ہوا نماز میں خطاب کے صیغے سے کلام کرنا منع ہے اگرچہ وہ سلام کا جواب
ہو یا چھینکنے والے کا البتہ خطاب کے بغیر تسبیح و تکبیر وغیرہ جائز و روا ہے جیسا کہ قومہ میں (حمداً کثیراً.....) والی دعا
کا ذکر آتا ہے۔

1544- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى عَنْ
هَلَالٍ.....

عَنْ عَطَاءٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُوْرِهِ ❷ عطاء کہتے ہیں: معاویہ رضی اللہ عنہ نے پہلی حدیث کی طرح بیان
کیا۔

[177]..... بَابُ قَتْلِ الْحَيَّةِ وَالْعُقْرَبِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں سانپ اور بچھو کو مارنا

1545- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ ضَمُضٍ.....

❶ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب تحریم الکلام فی الصلاة ونسخ ما کان فی إباحته (1199) و ابوداؤد، کتاب
الصلاة، باب تسمیت العاطس فی الصلاة (930)

❷ صحیح: سابقہ تخریج ملاحظہ کیجئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ قَالَ يَحْيَى وَالْأَسْوَدَيْنِ الْحَيَّةُ وَالْعُقْرُبُ ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں وہ دو سیاہ چیزوں کو مارنے کا حکم دیا۔ یحییٰ کہتے ہیں: ”وہ دو سیاہ چیزیں سانپ اور بچھو ہیں۔“

فوائد: ثابت ہوا سانپ و بچھو وغیرہ کو مارنا جائز ہے اگرچہ اس کے لیے حرکت کثیر ہی کرنی پڑے کیونکہ یہ نماز کی اصلاح کے لیے ہے۔

[178]..... بَابُ قَصْرِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ

سفر میں نماز قصر کرنا

1546- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابِيہ.....

عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمِّيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ قَالَ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَدَقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوهَا ❷

یعلیٰ بن امیہ کہتے ہیں: میں نے عمر بن خطاب سے کہا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اگر تم خوف میں ہو تو نماز قصر کرنے میں تم پر کوئی حرج نہیں۔“ اب تو لوگ امن میں ہیں۔ انہوں نے کہا: میں نے بھی اس چیز سے تعجب کیا جس سے تو نے تعجب کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ صدقہ ہے جو اللہ نے تم پر کیا ہے اسے قبول کرو۔“

فوائد: (۱) سفر میں قصر کرنا رحمن کی طرف سے اپنے بندوں پر صدقہ و شفقت ہے قرآن میں جو خوف کی شرط آئی ہے۔ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول قرآن کے وقت درپیش حالات کی بنا پر اس لفظ کو بولا گیا ہے ورنہ قصر کے لیے صرف سفر شرط ہے۔ (۲) مسلم میں مذکور حدیث کے مطابق تین میل یا فرسخ اگر سفر درپیش ہو تو قصر کی جاسکتی ہے۔ احتیاطاً تین فرسخ تقریباً اکیس کلومیٹر کو ہی ترجیح حاصل ہے اسی طرح مدت سفر بارے بھی اختلاف ہے جس میں رائج یہی ہے کہ 3 دن تک اگر قیام کرنا ہو تو نماز قصر کی جائے گی ورنہ اول دن سے پوری ادا کی جائے گی البتہ تردد یعنی آج جاتا ہوں کل جاتا ہوں ایسی صورت چاہے سال گزر جائے تو قصر درست ہے۔ واللہ اعلم۔

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب العمل فی الصلاة (921) والترمذی، کتاب ابواب الصلاة، باب ماجاء فی قتل الحیة والعقرب (390)

❷ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة المسافرين وقصرها (1571) وابوداؤد، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر (1199)

1547- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى بِمَنْى رَكْعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَعُمَرُ رَكْعَتَيْنِ وَعُثْمَانُ رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ ثُمَّ أَتَمَّهَا بَعْدَ ذَلِكَ ❶

سالم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منی میں دو رکعتیں پڑھیں اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے بھی دو رکعتیں پڑھیں۔ اور عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے شروع میں دو رکعتیں پڑھیں پھر ان کو پورا کیا۔“

فوائد:..... دوران حج ایام منی میں دو رکعتیں پڑھنا ہی سنت ہے جبکہ دور عثمان رضی اللہ عنہ میں چونکہ نئے لوگ حج کے لیے آرہے تھے جو کہ نو مسلم تھے لہذا ان کی تربیت کے لیے انہوں نے پوری نماز ادا کی۔ (واللہ اعلم)

1548- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْنَا الظُّهْرَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّيْنَا مَعَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ❷

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ہم نے ظہر کی نماز نبی ﷺ مدینہ میں چار رکعتیں پڑھیں۔ اور ذوالحلیفہ میں ہم نے آپ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں۔

فوائد:..... (۱) اس سے معلوم ہوا کہ جب سفر درپیش ہو تو اپنی بستی میں پوری نماز ادا کی جائے گی البتہ بستی سے باہر نکل کر قصر شروع کی جائے گی (۲) ذوالحلیفہ یہ مدینہ کے قریب ایک مقام کا نام ہے جو کہ تقریباً چھ میل دوری پر ہے۔

1549- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ.....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ❸

ابراہیم بن میسرہ اور ابن منکدر دونوں نے انس رضی اللہ عنہ بن مالک کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں چار رکعتیں پڑھیں۔

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب اتقصر الصلاة، باب الصلاة بمعنى (1082) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب قصر الصلاة بمعنى (1588)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب تقصير الصلاة، باب يقصر اذا خرج من موضعه (1089) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة المسافرين وقصرها (1580)

❸ صحيح: سابقه خرّج ملاحظه کیجئے۔

1550- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَذْكُرُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ الصَّلَاةَ أَوَّلَ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ فَأَقْرَبَتْ صَلَاةَ السَّفَرِ وَأَتَمَّتْ صَلَاةَ الْحَضَرِ فَقُلْتُ مَا لَهَا كَانَتْ تُتِمُّ الصَّلَاةَ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنَّهَا تَأَوَّلَتْ كَمَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ ①

عائشہ کہتی ہیں: ”شروع میں نماز دو رکعتیں فرض کی گئی۔ تو وہ سفر کی قرار دی گئی اور حضر کی نماز پوری ہو گئی۔“ میں نے کہا: ”اسے کیا ہے جو سفر میں پوری نماز پڑھ لے۔ اس نے کہا: اس نے بھی اسی طرح تاویل کی تھی جس طرح عثمان رضی اللہ عنہ نے تاویل کی۔“

فوائد: جس طرح عثمان رضی اللہ عنہ نے نو مسلموں کی بنا پر نماز قصر کی تاویل کر لی تھی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی استطاعت کی بنا پر تاویل کر کے پوری نماز ادا کرتی تھیں۔ لیکن اللہ کی تخفیف کو قبول کرنا ہی اولیٰ ہے۔ کیونکہ یہ اس کے حکم کی تعظیم کے مترادف ہے۔

[179]..... بَابُ فِيمَنْ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِلَدَةٍ كَمْ يُقِيمُ حَتَّى يَقْصُرَ الصَّلَاةَ

اس شخص کے متعلق جو کسی شہر میں ٹھہرنا چاہے کتنی دیر ٹھہرے تو نماز میں قصر کرے

1551- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي إِسْحَقَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ يَقْصُرُ حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَأَقَامَ بِهَا عَشْرَةَ أَيَّامٍ يَقْصُرُ حَتَّى رَجَعَ وَذَلِكَ فِي حَجِّهِ ②

انس رضی اللہ عنہ بن مالک کہتے ہیں: ”ہم نبی ﷺ کے ساتھ گئے تو آپ قصر کرنے لگے حتیٰ کہ مکہ میں آ گئے۔ آپ ﷺ نے اس وقت دس دن قصر کرتے ہوئے قیام کیا۔ حتیٰ کہ واپس آ گئے۔ اور یہ حجۃ الوداع میں تھا۔“

فوائد: آپ ﷺ نے تکمیل حج کے دوران کل دس دن جبکہ خاص مکہ میں 4 دن قیام کیا ہے۔ بنا بریں امام شافعی رحمہ اللہ مدت قصر 4 دن قرار دیتے ہیں اور تین دن کے قائلین بھی اسی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے دخول و خروج مکہ کا دن نکال کر تین دن مدت قصر قرار دیتے ہیں۔ بہر حال دونوں مسلک ہی اقرب الی صواب ہیں۔

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلاة، باب کیف فرضت الصلوات فی الإسرائ (350) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة المسافرين وقصرها (1568)

② متفق علیہ: البخاری، کتاب تقصیر الصلاة، باب ما جاء فی التقصیر ولم یقیم حتی یقصر (1081) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة المسافرين (1584)

1552- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ.....

علاء بن حضرمی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مہاجرین اپنے حج سے فارغ ہونے کے بعد تین دن قضا نسکہ ثلاث۔“^①

1553- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ.....

علاء بن حضرمی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مہاجرین کو حج کے بعد تین دن مکہ میں قیام کرنے کی اجازت دی۔ ابو محمد کہتے ہیں: ”میں بھی اس کا قائل ہوں۔“^②

فوائد:..... آپ ﷺ نے جو مہاجرین کو مکہ میں زیادہ سے زیادہ تین دن قیام کی اجازت دی اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ زیادہ قیام کی صورت میں ان کا حکم مقیم والا ہو جاتا جبکہ مہاجر کو اپنی ہجرت گاہ میں اقامت اختیار کرنا روا نہیں لہذا تین دن سے زیادہ قیام کی صورت میں مقیم کی طرح پوری نماز ادا کی جائے گی۔ (واللہ اعلم)

[180]..... بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

سواری پر نماز پڑھنا

1554- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ.....

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر مشرق کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ جب فرضی نماز پڑھنا چاہتے تو اتر کر قبلہ کی طرف منہ کر لیتے۔“

① صحیح مسلم، کتاب الحج، باب جواز الإقامة بمكة للمهاجر (3287)

② متفق علیہ: سابقہ ہی مکرر آئی ہے۔

الْقِبْلَةُ •

فوائد:..... (۱) سواری پر نفل نماز پڑھنا جائز ہے (۲) آپ ﷺ ایک دفعہ سواری کو قبلہ رخ کر لیتے جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے پھر سواری کے قبلہ سے پھر جانے کی کوئی پرواہ نہ کرتے، بنا بریں مسافر کو ضروری ہے کہ ٹرین یا بس میں ایک مرتبہ قبلہ کے رخ ہو جائے پھر جدھر رخ ہو نماز ادا کرتا رہے۔ (۳) فرائض کو زمین پر ادا کرنا ضروری ہے الا کہ کوئی مجبوری ہو۔

1555- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ.....

عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سواری پر سنان نماز (نفلی نماز) پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ کا چہرہ جس طرف بھی ہوتا آپ اپنے سر سے اشارہ کرتے۔ اور رسول ﷺ فرضی نماز میں ایسا نہیں کرتے تھے۔

أَنَّ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُسَبِّحُ وَهُوَ عَلَى الرَّاحِلَةِ وَيَوْمِي بِرَأْسِهِ قَبْلَ أَيِّ وَجْهِ تَوَجَّهَ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ •

[181]..... بَابُ الْجُمُعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

دو نمازوں کو جمع کرنا

1556- أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ عَامِرَ بْنَ وَائِلَةَ أَخْبَرَهُ.....

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں گئے اور آپ ﷺ نماز کو جمع کرتے تھے۔ آپ ظہر اور عصر کی نماز کو جمع کرتے۔ پھر آپ غزوہ تبوک میں گئے باہر آئے تو مغرب اور عشاء کی

أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ غَزْوَةِ تَبُوكَ وَكَانَ يَجْمَعُ الصَّلَاةَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ

① صحیح مسلم، کتاب المساجد ۱ باب تحریم الکلام فی الصلاة ونسخ ماکان من اباحتہ (1205) و ابو داؤد کتاب الصلاة، باب التطوع علی الراحلة و اموتر (1227)

② متفق علیہ: البخاری، باب تفصیر الصلاة، باب ينزل للمكوبة (1098) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب جواز والوتر صلاة النافلة علی الدابة فی السفر حیث توجهت (1616)

ذَلِكَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ نماز کو جمع کیا۔

جَمِيعًا ❶

فوائد: ظہر کو آخر جبکہ عصر کو اول وقت میں پڑھتے ہوئے دونوں کو جمع کرنا یہ صورت سفر و حضر میں یکساں جائز و درست ہے البتہ سفر میں یہ تخفیف مزید ہے کہ ایک نماز کو دوسری کے وقت میں اکٹھا کیا جاسکتا ہے یعنی ظہر کے وقت ساتھ ہی عصر یا عصر کے وقت میں ساتھ ہی ظہر ادا کر لی جائے۔

1557- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ.....

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا ❷

ابو ایوب رضی اللہ عنہ انصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نماز کو جمع کیا۔

1558- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ ❸

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب سفر کی جلدی ہوتی تو رسول اللہ ﷺ مغرب اور عشاء کو جمع کرتے تھے۔

[182]..... بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفہ میں دو نمازوں کو جمع کرنا

1559- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ صَلَّى بِنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ بِجَمْعٍ

حکم اور سلمۃ بن کھیل دونوں کہتے ہیں: سعید بن جبیر نے ہمیں ایک اقامت سے مغرب کی تین رکعتیں پڑھائیں

❶ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب جواز الجمع بين الصلاتين في السفر (1629)

❷ متفق عليه: البخاری، کتاب الحج، باب من جمع بينهما ولم يتطوع (1674) ومسلم کتاب الحج، باب الافاضة من عرفات الى المزدلفة واستحباب..... (3092)

❸ صحیح البخاری، کتاب تقصير الصلاة، باب الجمع في السفر بين المغرب والعشاء (1106) والترمذی، کتاب الجمعة، باب ماجاء في الجمع بين صلاتين (555)

جب سلام پھیرا تو کھڑے ہوئے اور عشاء کی دو رکعتیں پڑھائیں پھر انہوں نے بیان کیا: ”ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کے ساتھ اسی جگہ پر اسی طرح کیا تھا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا: ”رسول اللہ ﷺ نے اسی جگہ پر اسی طرح کیا تھا۔“

بِإِقَامَةِ الْمَغْرِبِ ثَلَاثًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ الْعِشَاءِ ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ صَنَعَ بِهِمْ فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ مِثْلَ ذَلِكَ وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَنَعَ فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ مِثْلَ ذَلِكَ .^①

فوائد: (۱) مزدلفہ میں دوران حج مغرب وعشاء کو اکٹھے ادا کیا جائے گا (۲) ایک اقامت سے

دو نمازیں پڑھنا درست ہے۔

1560. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ رَبِيعٍ كَتَبْتُ هِيَ كَمَا شَعِبَةُ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ .^② طرح ہمیں بیان کیا۔

[183]..... بَابُ فِي صَلَاةِ الرَّجُلِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرِهِ

اس نماز کے متعلق جب آدمی اپنے سفر سے واپس آئے

1561. أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ وَعَمِّهِ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ كَعْبٍ.....

کعب بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چاشت کے وقت سفر سے واپس آتے تھے۔ پھر مسجد میں ہوتے اور دو رکعتیں پڑھتے پھر لوگوں کے لئے بیٹھ جاتے۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا يَقْدُمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا بِالنَّهَارِ ضَحَى ثُمَّ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَجْلِسُ لِلنَّاسِ .^③

فوائد: آپ ﷺ کی عادت تھی اگر رات کو بھی سفر سے پلٹتے تو مدینہ سے باہر پڑاؤ کر لیتے

تاکہ عورتیں صفائی ستھرائی کر لیں اچانک گھر میں وارد نہ ہوتے بلکہ دن میں مدینہ داخل ہوتے اور آتے ہی مسجد

① صحیح مسلم، کتاب الحج، باب الافاضة من عرفات الى المزدلفة واستحباب..... (3103) و ابو داؤد، کتاب المناسک باب الصلاة بجمع (1930)

② صحیح: سابقہ تخریج ملاحظہ کیجئے۔

③ متفق علیہ: البخاری، کتاب الجہاد، باب الصلاة اذا قدم من سفر (3088) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب الركعتين في المسجد..... (1656)

سے ابتداء کرتے۔

[184]..... باب فی صَلَاةِ الْخَوْفِ

نماز خوف کا بیان

1562- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ.....

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف غزوہ کیا ہم دشمن کے سامنے ہوئے تو ہم نے صف باندھی رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ ہم میں سے ایک جماعت آپ ﷺ کے ساتھ کھڑی ہوئی اور ایک جماعت دشمن کے سامنے رہی رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے ساتھ رکوع کیا جو آپ کے ساتھ تھے۔ اور دو سجدے کئے پھر فارغ ہوئے تو وہ اس جماعت کی جگہ پر چلے گئے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی۔ اور وہ جماعت آگئی جس نے نماز نہیں پڑھی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے کئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا تو مسلمانوں کے ہر آدمی نے کھڑے ہو کر اپنا اپنا ایک رکوع اور دو سجدے کئے۔“

فوائد:..... نماز کی اسلام میں کس قدر اہمیت ہے اور یہ کتنا اہم فریضہ ہے۔ صلاۃ الخوف کے

مطالعے سے اس کا جاننا چنداں مشکل نہیں رہتا کہ جب دشمن سر پر مسلط ہو اور دل منہ کو آ رہے ہوں جان جانے کا خوف ہو ایسی حالت میں نماز کو معاف یا مؤخر کرنے کی بجائے اس میں تخفیف کردی کہ ادا لازماً کرنی ہے ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ ارکان ویسی عمدگی سے ادا نہ کروں کہ کعتیں کم پڑھ لو لیکن وقت کے اندر نماز ضرور پڑھو۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ اس کے چھ طریقے ذکر کرتے ہیں اگرچہ بعض زیادہ بھی بیان کرتے ہیں بہر حال ابن حجر رحمہ اللہ بھی

① متفق علیہ: البخاری، کتاب المغازی باب غزوة ذات الرقاع (4133) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة

اسی قول کو ترجیح دیتے ہیں جن میں سے چند مذکورہ احادیث میں درج ہیں۔

1563- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ

الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ يُصَلِّي الْإِمَامُ بِطَائِفَةٍ وَطَائِفَةٌ مُوَاجِهَةٌ الْعَدُوِّ فَيُصَلِّي بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً وَيَذْهَبُ هَؤُلَاءِ إِلَى مَصَافٍ أَصْحَابِهِمْ وَيَجِيءُ أُولَئِكَ فَيُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَةً وَيَقْضُونَ رَكْعَةً لَأَنْفُسِهِمْ. ①

سہل بن ابوحثمہ نماز خوف کے متعلق کہتے ہیں کہ امام ایک گروہ کو نماز پڑھائے۔ اور ایک گروہ دشمن کے سامنے ہو امام ان کو ایک رکعت پڑھائے جو اس کے ساتھ ہوں۔ اور یہ لوگ اپنے ساتھیوں کی صف میں چلے جائیں۔ پھر وہ لوگ آجائیں تو وہ ان کو ایک رکعت پڑھائے اور وہ اپنی اپنی ایک رکعت کو پورا کر لیں۔“

1564- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

سہل بن خثمہ کہتے ہیں: نبی ﷺ نے اسی طرح فرمایا۔

مِثْلَهُ. ②

[185]..... بَابُ الْحُبْسِ عَنِ الصَّلَاةِ

نماز سے روکنا

1565- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حُبْسُنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّى ذَهَبَ هَوِيُّ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى كُفِينَا وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى ﴿وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ

عبدالرحمن بن ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ: ”ہمیں خندق کے دن روک دیا گیا حتی کہ رات کا ایک حصہ گزر گیا۔ حتی کہ ہمیں کفایت کر گئی۔ اور اللہ کا قول ہے: ”اور اللہ لڑائی میں کافی ہے اور اللہ تعالیٰ قوی اور غالب ہے۔“ (احزاب: ۲۵) نبی ﷺ نے

① متفق علیہ: البخاری، کتاب المغازی، باب غزوة ذات الرقاع (1429) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة

الخوف (1944)

② صحیح: سابقہ حدیث ہی تخریج کے لیے ملاحظہ کیجئے۔

اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا ﴿ فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ
بِلَالًا فَأَمَرَهُ فَأَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَأَحْسَنَ
كَمَا كَانَ يُصَلِّيَهَا فِي وَقْتِهَا ثُمَّ أَمَرَهُ
فَأَقَامَ الْعَصْرَ فَصَلَّاهَا ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ
الْمَغْرِبَ فَصَلَّاهَا ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ
فَصَلَّاهَا وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْزَلَ فَبِإِنْ
خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا ۝

بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اس کو اقامت کا حکم دیا۔ آپ ﷺ نے ظہر کی نماز ایسے اچھے طریقے سے پڑھائی جس طرح اس کے وقت پر پڑھ رہے ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے اسے حکم دیا تو اس نے عصر کی اقامت کہی پھر آپ نے وہ نماز پڑھائی۔ پھر آپ نے اسے حکم دیا تو اس نے مغرب کی اقامت کہی اور آپ وہ نماز پڑھائی۔ پھر آپ نے اسے حکم دیا تو اس نے عشاء کی اقامت کہی اور آپ نے وہ نماز پڑھائی۔ اور یہ اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے تھا۔ ”اگر تم ڈرو تو پیدل یا سوار ہو کر۔“ (بقرہ: ۲۳۹)

فوائد: معلوم ہوا مذکورہ آیت کے نزول کے بعد اب نمازوں کو ان کے اصل اوقات میں ادا کرنا لازم و ضروری ہے۔ ظہر کو عصر کے وقت میں ادا کیا جاسکتا ہے۔ لیکن ظہر و عصر کو مغرب سے پہلے ادا کرنا لازم ہے۔

[186]..... بَابُ الصَّلَاةِ عِنْدَ الْكُسُوفِ

سورج گرہن کے وقت نماز پڑھنا

1566- حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ.....

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَسَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَقُومُوا فَصَلُّوا ۝

ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سورج اور چاند لوگوں میں سے کسی کی موت پر بے نور نہیں ہوتے مگر وہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب تم انہیں دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو۔“

فوائد: نماز کسوف یا چاند گرہن کے وقت ادا کی جاتی ہے ”کسوف“ عموماً سورج جبکہ

① صحیح: أخرجه الترمذی، کتاب الطہارۃ، باب ماجاء فی الرجل تنفوتہ الصلوات بآیتہن یبدأ (179) والنسائی، کتاب الأذان، باب الاکتفاء، بالإقامة نکل صلاة (663)

② متفق علیہ: البخاری، کتاب الکسوف، باب الصلاة فی کسوف الشمس (1041) ومسلم، کتاب الکسوف، باب ذکر النداء بصلاة الکسوف (الصلاة جامعة) (2113)

”خف“ چاند گرہن کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ (القاموس) جبکہ دونوں کو ایک دوسرے کے معنی پر بھی بولا جاتا ہے۔ اس دوران 2 رکعتیں پڑھنی چاہئیں ان کے حکم میں اگرچہ خلاف ہے بہر حال جمہور اس کے سنت مؤکدہ ہونے کو ہی زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔ یہ دو رکعتیں 4 رکوع 2 سجدوں یا 16 رکوع 4 سجدوں یا 8 رکوع 4 سجدوں کیساتھ پڑھی جاتی ہیں۔

1567- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدِينِيُّ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ.....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي كُسُوفِ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ ۝

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: کہ نبی ﷺ نے نماز کسوف میں چار رکعتوں میں آٹھ رکوع کئے۔“

سَجَدَاتٍ ۝

1568- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک یہودیہ اس کے پاس آئی اور اس نے کہا: اللہ تجھے قبر کے عذاب سے پناہ دے۔ جب نبی ﷺ آئے تو ان سے پوچھا، کیا لوگوں کو قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔“ اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک دن سواری پر سوار ہوئے کہ سورج بے نور ہو گیا نبی ﷺ اترے پھر اس جگہ کا ارادہ کیا جہاں آپ نماز پڑھا کرتے تھے۔ آپ نے لمبا قیام کیا پھر آپ نے رکوع کیا تو لمبا رکوع پھر سر اٹھا کر لمبا قیام کیا اور وہ پہلے قیام سے کم تھا پھر دو رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر دو سجدے کئے۔ پھر قیام کیا تو اسی طرح کیا۔ پھر سورج صاف ہو گیا تو آپ میرے پاس آئے آپ نے فرمایا:

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ يَهُودِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَقَالَتْ أَعَاذَكَ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ سَأَلَتْهُ أَيْعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ. قَالَ عَائِدٌ بِاللَّهِ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَكِبَ يَوْمًا مَرْكَبًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَنَزَلَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى مَقَامِهِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ فَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ

ثُمَّ قَامَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ تَجَلَّثُ
الشَّمْسُ فَدَخَلَ عَلَى فَقَالَ إِنِّي أَرَاكُمْ
تُفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ كَفْتُنَةِ
الدَّجَالِ. سَمِعْتُهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ
بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ
مِنْ عَذَابِ النَّارِ. ❶

میں تمہیں دیکھتا ہوں تمہاری قبروں میں ایسی آزمائش ہوتی
ہے جیسے دجال کا فتنہ ہے۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) میں
نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اے اللہ! بے
شک میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اور جہنم
کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

فوائد: ثابت ہوا عذاب قبر حق ہے اور انتہائی سخت آزمائش ہے۔ (اعانۃ اللہ منہ)

1569- حَدَّثَنَا أَبُو يَعْقُوبَ يُونُسُ بْنُ الْبُيُوطِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِيسَ هُوَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ
بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: سورج بے نور ہو گیا تو رسول اللہ
ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھائیں ہر رکعت میں دو
رکوع کئے پھر لوگوں کو خطبہ دیا تو فرمایا: ”سورۃ اور چاند اللہ
کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ وہ کسی کی موت اور
کسی کی پیدائش کے وقت بے نور نہیں ہوتے جب تم اسے
دیکھو تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو۔“

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ
فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَحَكَى ابْنُ
عَبَّاسٍ أَنَّ صَلَاتَهُ ﷺ رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ
رَكْعَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَطَبَهُمْ فَقَالَ إِنَّ
الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ
لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ
فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِ
اللَّهِ. ❷

فوائد: معلوم ہوا صلاۃ کسوف کے بعد خطبہ سنت ہے اور گرہن کا کسی واقعے سے کوئی تعلق نہیں

ہوتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیاں ہیں جو وہ اہل زمین کے لیے ظاہر کرتا رہتا ہے۔

1570- قَالَ وَأَخْبَرَنَا مَالِكُ

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الکسوف، باب التعوذ من عذاب القبر فی الکسوف (1049) ومسلم، کتاب الکسوف،

باب ذکر عذاب القبر فی صلاة الکسوف (2095)

❷ صحیح البخاری، کتاب الکسوف، باب خطبة الإمام فی الکسوف (1046) وابوداؤد، کتاب الصلاة، باب من قال أربع

رکعات (1181)

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ ح. ①
ہشام بن عروہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا...

1571- قَالَ وَأَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتْ الشَّمْسُ فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فَحَكَّتْ أَنَّهُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رَكْعَتَيْنِ. ②
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سورج بے نور ہو گیا۔ تو نبی ﷺ نے نماز پڑھی۔ پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ: ”آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں ہر رکعت میں دو رکوع کئے (تو سورج روشن ہو گیا)۔“

1572- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ.....

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ حِينَ كَسَفَتْ الشَّمْسُ بِعَتَاقَةٍ. ③
اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ”سورج کے بے نور ہونے کے وقت نبی ﷺ نے صدقہ کرنے کا حکم دیا۔“

فوائد:..... صدقہ رد بلا ہے لہذا اگر اس دوران کوئی نقصان ہونا ہو تو اللہ صدقے سے اسے دور فرمادیتا ہے (واللہ موفق)

1573- قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حُدَيْفَةَ مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ.....

عَنْ أَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. ④
اسماء رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے پہلی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[187]..... بَابُ صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ نماز استسقاء

1574- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بَنِي

① متفق عليه: البخاری، کتاب صلاة الكسوف، باب الصلاة في الكسوف (1044) ومسلم، کتاب الكسوف، باب ذکر عذاب القبر في صلاة الكسوف (903)

② متفق عليه: سابقہ حدیث ملاحظہ کیجئے۔

③ صحيح البخاری، کتاب الكسوف، باب من أحب العتاقة في كسوف الشمس (1054) وابوداؤد، کتاب الصلاة، باب التعلق فيها (1192)

④ صحيح: سابقہ خرّج دیکھئے۔

عَمْرُو بْنُ حَزْمٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّهُ سَمِعَ.....

عَبْدَ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ يُذَكِّرُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ خَرَجَ بِالنَّاسِ إِلَى الْمُصَلَّى
يَسْتَسْقِي فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوْلَ
عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
عید گاہ میں بارش کی دعا کے لئے گئے اور قبلہ کی طرف منہ
کر کے چادر کو پلٹا۔

رِدَائِهِ. ①

فوائد:..... قحط سالی، بارش کی بندش کے وقت حصول رحمت الہی کے لیے یہ صلوٰۃ الاستسقاء مسنون
و مندوب ہے اس کے لیے آپ ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کو وقت دیتے سارے اس مقررہ وقت پر کھلی جگہ نکلتے
دور رکعت نماز کے بعد خطبہ اور آخر میں آپ ﷺ دعا فرماتے دعا میں ہاتھ خوب بلند کرتے اور ہاتھوں کی پشت
کو آسمان کی جانب بلند کرتے اسی طرح اپنی چادر کو پلٹ لیتے۔

1575۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ.....

أَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ أَنَّ عَمَّهُ أَخْبَرَهُ
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ بِالنَّاسِ إِلَى
الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي لَهُمْ فَقَامَ فَدَعَا اللَّهَ
قَائِمًا ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَحَوْلَ رِدَائِهِ
عباد بن تميم اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ
لوگوں کو لے کر عید گاہ کی طرف بارش کی دعا کے لئے گئے تو
کھڑے ہو کر اللہ سے دعا کی پھر قبلہ کی طرف منہ کیا اور
اپنی چادر کو پلٹا تو لوگ بارش دیئے گئے۔

فَأَسْقُوا. ②

[188]..... بَابُ رَفْعِ الْأَيْدِي فِي الْإِسْتِسْقَاءِ

استسقاء میں ہاتھ اٹھانا

1576۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ.....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا
يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الدُّعَاءِ إِلَّا فِي
النَّاسِ رَضِيَ اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ استسقاء کے علاوہ
کسی اور دعا میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

الْإِسْتِسْقَاءِ. ③

① صحیح البخاری، کتاب الاستسقاء، باب تحویل الرداء فی الاستسقاء (1012) و ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب فی ای

وقت یحول ردائه إذا استسقی (1166) ② صحیح: سابقہ تخریج ملاحظہ کریں۔

③ متفق علیہ: البخاری، کتاب الاستسقاء، باب رفع الامام یدہ فی الاستسقاء (1031) و مسلم، کتاب الاستسقاء، باب

رفع البدین بالدعاء فی الاستسقاء (2074)

فوائد: استسقاء کے علاوہ کئی مواقع پر آپ ﷺ سے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا ثابت ہے۔ مذکورہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس قدر استسقاء کے لیے ہاتھ بلند کرتے کسی اور غرض سے اتنے بلند نہ کرتے حتیٰ کہ استسقاء میں آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی دیکھیے (ابوداؤد)

[189]..... بَابُ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
جمعہ کے دن غسل کرنا

1577- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ابْنِ عُمَرَ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :
إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ. ❶ جب تم میں سے کوئی جمعہ کو (نماز کے لیے) آئے تو وہ غسل کرے۔“

فوائد: جمعہ کے دن غسل کے واجب ہونے میں علماء کا اختلاف ہے مذکورہ و آئندہ احادیث میں امر کی بنا پر کثیر علماء اس کے وجوب کی طرف ہی گئے ہیں۔ بہر حال آئندہ 1581 اور اس جیسی کئی احادیث اس کے ندب پر دلالت کرتی ہیں۔ جیسا کہ مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے جس نے عمدگی سے وضو کیا پھر جمعہ کے لیے آیا اور توجہ سے سنتا رہا اور خاموش بھی رہا تو اس کے ایک ہفتے مزید تین ایام کے گناہ صاف کر دیئے جاتے ہیں۔ لہذا اپنے دلائل کی بنا پر ابو حنیفہ، مالک و شافعی و احمد رحمہم اللہ اور جمہور نے اس کے استحباب کو ہی ترجیح دی ہے اور یہی رائج معلوم ہوتا ہے۔ (واللہ اعلم)

1578- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.....
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ابُو سَعِيدِ خُدْرِي سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر فرض ہے۔“
وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ. ❷

1579- أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.....

❶ صحیح مسلم، کتاب الجمعہ، باب کتاب الجمعہ (1948) والترمذی، کتاب ابواب الصلاة، باب ماجاء فی الاغتسال یوم الجمعہ (492)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الاذان، باب وضوء الصبیان ومتی یجب علیہم..... (857) ومسلم، کتاب الجمعہ، باب وجوب غسل الجمعہ علی کل بالغ من الرجال (1954)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
 ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے
 ہیں۔
 مثله ①۔

1580۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَعَرَضَ بِهِ عُمَرُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا زِدْتُ أَنْ تَوَضَّأْتُ حِينَ سَمِعْتُ الْبَدَاءَ فَقَالَ وَالْوُضُوءُ أَيْضًا أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ ②۔

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ عمرؓ بن خطاب خطبہ دے رہے تھے کہ ایک آدمی آیا۔ حضرت عمرؓ نے اس سے اشارے سے (غسل کے متعلق) پوچھا! تو اس نے کہا: ”اے امیر المؤمنین جب میں نے اذان سنی تو میں نے وضو ہی کیا تھا۔“ حضرت عمرؓ نے کہا: ”وضو ہی؟ کیا تم نے حضور ﷺ سے نہیں سنا وہ فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن (نماز کے لیے) آئے تو غسل کرے۔“

1581۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ

عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ لِلْجُمُعَةِ فِيهَا وَنِعِمَتْ وَمَنْ اغْتَسَلَ فَهُوَ أَفْضَلُ ③۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو کوئی جمعہ کے لیے وضو کرے وہ بہتر اور اچھا ہے اور جو کوئی غسل کرے وہ تو غسل زیادہ فضیلت والا ہے۔“

فوائد: مذکورہ حدیث میں ”حسن عن سمرۃ رضی اللہ عنہ“ کی سند اگرچہ مختلف فیہ ہے۔ بہر حال صاحب تخریج اور امام البانی رحمہ اللہ اس کے حسن ہونے کی طرف ہی گئے ہیں لہذا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ غسل جمعہ مستحب ہے۔

① صحیح: سابقہ تخریج دیکھئے۔

② متفق علیہ: البخاری، کتاب الجمعة، باب فضل الغسل يوم الجمعة (877) ومسلم، کتاب الجمعة، باب وجوب غسل الجمعة علی کل بالغ من الرجال (1953)

③ حسن لغیرہ: ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب الرخصة من ترك الغسل يوم الجمعة (354) والنسائی، کتاب الجمعة، باب الرخصة فی ترك الغسل يوم الجمعة (1379)

[190]..... بَاب فِي فَضْلِ الْجُمُعَةِ وَالْغُسْلِ وَالطَّيْبِ فِيهَا

جمعہ، جمعہ کے دن غسل کرنے اور خوشبو لانے کی فضیلت

1582- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَدِيعَةَ.....

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طَهْرٍ ثُمَّ اذْهَبَ مِنْ دُھْنِهِ أَوْ مَسَّ مِنْ طَيِّبٍ بَيْتِهِ ثُمَّ رَاحَ فَلَمْ يَفْرِقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَصَلَّى مَا كُتِبَ لَهُ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ أَتَتْهُ غُفْرَةٌ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْآخِرَى ①

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ صاحب رسول اللہ ﷺ نقل کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا اور اپنی طاقت کے مطابق پاکیزگی حاصل کی پھر اپنا تیل لگایا یا اپنے گھر سے خوشبو لگائی پھر چلا گیا اور دو آدمیوں کے درمیان جدائی نہ ڈالی اور جو اس کے مقدر میں ہوئی نماز پڑھی اور جب امام آیا تو وہ خاموش رہا تو آئندہ جمعہ تک اس کے گناہ بخش دیئے گئے۔“

فوائد:..... (۱) ”مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ“ سے یہ مراد نہیں کہ غسل جمعہ کے دن کے لیے ہے بلکہ غسل کا تعلق صلاۃ الجمعة سے ہے جیسا کہ بخاری میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ”إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ“ جب تم میں سے کوئی جمعہ کی طرف آئے تو غسل کرے۔ اس سے واضح ہے کہ جمعہ کو جانے سے پہلے غسل کیا جائے گا (۲) خوشبو، تیل اور آداب جمعہ کے اہتمام کے ساتھ جمعہ کی ادائیگی باعث غفران اور رحمت رحمن ہے (وفقنا الله لذلك)

[191]..... بَاب الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن فجر کی نماز میں قراءت کے متعلق

1583- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزٍ.....

① صحیح: أخرجه البخاری، کتاب الجمعة، باب الدھن للجمعة (883) والنسائی، کتاب الجمعة، باب فضل الانصات وترك اللغو يوم الجمعة (1402)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن صبح کی نماز میں سورۃ سجدہ اور سورۃ الانسان پڑھتے تھے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي صَلَاةِ الْعَدَاةِ تَنْزِيلَ السَّجْدَةِ وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ ①

فوائد: معلوم ہوا مذکورہ سورتیں جمعہ کی فجر میں پڑھنا مستحب و مسنون ہیں۔

[192]..... بَابُ فَضْلِ التَّهْجِيرِ إِلَى الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن صبح سویرے جانے کی فضیلت

1584- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص جمعہ کے لئے جلدی گیا اور اسے اونٹ کی قربانی کے برابر ثواب ہوگا۔ پھر جو اس کے بعد آتا ہے گویا کہ اس نے گائے کی قربانی کی پھر جو اس کے بعد آتا ہے گویا کہ اس نے بکری کی قربانی کی۔ جب امام منبر پر بیٹھ جائے تو صحیفے لپیٹ دیے جاتے ہیں اور فرشتے بیٹھ کر اللہ کا ذکر سنتے ہیں۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُتَعَجِّلُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَالْمُهْدَى جَزُورًا ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَالْمُهْدَى بَقَرَةً ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَالْمُهْدَى شَاةً فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمَنْبَرِ طَوِيَتْ الصُّحُفُ وَجَلَسُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ ②

1585- أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ صَاحِبِ أَبِي هُرَيْرَةَ.....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب جمعہ کا دن ہوتا ہے فرشتے مسجد کے دروازوں کے پاس بیٹھ جاتے ہیں اور جو جمعہ کے لئے آتا ہے وہ لکھ لیتے ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَتْ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَكَتَبُوا مَنْ جَاءَ

① صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب ما یقرأ فی صلاة الفجر یوم الجمعة (1891)

② متفق علیہ: البخاری، کتاب الجمعة، باب فضل الجمعة (881) ومسلم، کتاب الجمعة، باب الطیب والسواک یوم

الجمعة (1961)

إِلَى الْجُمُعَةِ فَإِذَا رَاحَ الْإِمَامُ طَوْتُ
الْمَلَائِكَةُ الصُّحُفَ وَدَخَلَتْ تَسْمِعُ
الذِّكْرَ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
الْمُتَهَجِّرُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَالْمُهْدَى بَدَنَةً
ثُمَّ كَالْمُهْدَى بَقَرَةً ثُمَّ كَالْمُهْدَى شَاةً
ثُمَّ كَالْمُهْدَى بَطَّةً ثُمَّ كَالْمُهْدَى
دَجَاجَةً ثُمَّ كَالْمُهْدَى بَيْضَةً فَإِذَا
جَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ، طُوِيَتِ
الصُّحُفُ، وَجَلَسُوا يَسْتَمِعُونَ
الذِّكْرَ. ❶

جب امام آتا ہے تو فرشتے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں۔ اور مسجد
میں داخل ہو کر اللہ کا ذکر سنتے ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: ”جب جمعہ کے دن صبح سویرے آتا ہے گویا کہ
اس نے اونٹ کی قربانی کی۔ پھر گائے کی قربانی کی طرح
ہے پھر بکری کی قربانی کی طرح۔ پھر بٹخ کی قربانی کی طرح
ہے پھر مرغی کی قربانی کی طرح ہے پھر انڈے کی قربانی کی
طرح ہے [اور جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو صحیفے لپیٹ
دیئے جاتے ہیں اور بیٹھ کر ذکر کو غور سے سنتے ہیں]۔“

فوائد: (۱) جمعہ والے دن جمعہ کو جلد از جلد آنا انتہائی مستحب ہے۔ (۲) جمعہ کا زائد ثواب امام
کے منبر پر بیٹھنے سے پہلے پہلے ملتا ہے۔ بعد میں فقط خطبہ جمعہ یا نماز کا ثواب باقی رہ جاتا ہے۔ اس لیے جلد
از جلد آنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

[193]..... بَابُ فِي وَقْتِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے وقت کے متعلق

1586- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ.....

عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي
مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَتَبَادَرُ
الظِّلُّ فِي أَطْمِ بَنِي غَنَمٍ فَمَا هُوَ إِلَّا
مَوَاضِعُ أَقْدَامِنَا. ❷

زبیر بن عوام کہتے ہیں: ”ہم نبی ﷺ کے ساتھ جمعہ کی
نماز پڑھتے تھے پھر ہم واپس آتے تو بنو غنم کے مکانوں
میں سایہ تلاش کرنے لگتے وہ ہمارے قدموں کی جگہ پر
ہوتا۔“

1587- أَخْبَرَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ قَالَ.....

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الجمعة، باب خطبة (929) ومسلم، کتاب الجمعة، باب فضل التهجير يوم الجمعة (1981)

❷ منقطع، ضعیف: جبکہ آئندہ حدیث اس کی شاہد ہے۔

ایاس بن سلمہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے تھے۔ پھر فارغ ہوتے اور دیواروں کا اتنا سایہ نہیں ہوتا تھا کہ اس سے ہم سایہ حاصل کرتے۔“

سَمِعْتُ إِيَّاسَ بْنَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ وَلَيْسَ لِلْحَيْطَانِ فِيَّ يُسْتَظَلُّ بِهِ. ❶

فوائد:..... اس سے ثابت ہوا کہ جمعہ جلد ادا کرنا سنت ہے۔

[194]..... بَابُ فِي الْإِسْتِمَاعِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ وَالْإِنْصَاتِ

جمعہ کے دن خطبہ کے وقت خطبہ سننا اور خاموش رہنا

1588- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ هُوَ ابْنُ خَالِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ.....

اوسؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے جمعہ کے دن غسل کروایا اور غسل کیا پھر جمعہ کے لئے بہت صبح صبح گیا۔ پھر امام کے قریب بیٹھا اور خاموش رہا، کوئی لغوبات نہ کرے حتیٰ کہ امام فارغ ہو جائے تو اس کے لئے ہر قدم کے بدلہ میں ایک سال کے روزے اور تہجد جتنا ثواب ہوگا۔“

يَرُدُّهُ إِلَى أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ يَرُدُّهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ غَسَلَ وَاغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ غَدَا وَابْتَكَّرْتُ ثُمَّ جَلَسَ قَرِيبًا مِنَ الْإِمَامِ وَأَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ حَتَّى يَنْصَرِفَ الْإِمَامُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا كَعَمَلِ سَنَةِ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا. ❷

فوائد:..... جمعہ کا کامل ثواب حاصل کرنے کے لیے سکوت و سکون کو لازم پکڑنا ضروری ہے۔ اس

میں غفلت اپنا ثواب ضائع کرنے کے مترادف ہے۔ حتیٰ کہ بولتے کو خاموش کروانا بھی لغو حرکت ہے۔ لہذا معلوم ہوا کہ اس ہفتہ وار اصلاحی پریڈ میں مکمل توجہ انہماک انتہائی ضروری ہے۔ تاکہ ہفتہ بھر ذہنوں پر چھائی گرد و حیردی بوچھاڑ سے صاف ہو کر ذہن تروتازہ ہو جائیں اور قبول حق، حصول ہدایت پر پھر سے آمادہ و تیار ہو جائیں۔

1589- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ.....

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب المغازی، باب غزوة الحديبية (4168) ومسلم، کتاب الجمعة، باب صلاة الجمعة حين

نزول الشمس (1990)

❷ اسنادہ، صحیح

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتُ. ①

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب امام خطبہ دے رہا ہو اور تو نے اپنے ساتھی سے کہا خاموش ہو جا! تو تو نے لغوبات کی۔“

1590- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتُ. ②

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب امام خطبہ دے رہا ہو اور تو اپنے ساتھی سے کہے: خاموش ہو جا! تو تو نے لغوبات کی۔“

1591- أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ.....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. ③

سعید بن مسیب نے کہا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

[195]..... بَابُ فِيمَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

اس شخص کے متعلق جو جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہو اور امام خطبہ دے رہا ہو

1592- حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ.....

سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَوْ قَدْ خَرَجَ فَلْيُصَلِّ رُكْعَتَيْنِ. ④

جابر بن عبد اللہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”امام خطبہ دے رہا ہو یا خطبہ دینے کے لئے آ رہا ہو اور تمہارا کوئی مسجد میں جائے تو وہ دو رکعتیں پڑھے۔“

فوائد:..... دوران خطبہ اگر کوئی مسجد آئے تو اس کے لیے دو رکعات پڑھنا ضروری ہیں البتہ اگر کوئی ابتدا خطبہ سے پہلے آجائے تو جتنی چاہے نماز ادا کر سکتا ہے۔

① صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فی الانصات یوم الجمعة فی الخطبة (1965)

② متفق علیہ: البخاری، کتاب الجمعة، باب الانصات یوم الجمعة والامام یخطب (394) ومسلم، کتاب الجمعة، باب فی الالقات یوم الجمعة فی الخطبة (1962)

③ صحیح: سابقہ تخریج ملاحظہ کیجئے۔

④ متفق علیہ: البخاری، کتاب الجمعة، باب فی من جاء والامام یخطب صلی رکتین خفیفتین (931) ومسلم، کتاب الجمعة، باب التحية والامام یخطب (2017)

1593- أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ.....

عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ أَبُو سَعِيدٍ وَمُرْوَانُ يَخْطُبُ فَقَامَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَأَتَاهُ الْحَرَسُ يَمْنَعُونَهُ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَتْرُكُهُمَا وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ بِهِمَا ❶

عیاض بن عبد اللہ کہتے ہیں: مروان خطبہ دے رہے تھے کہ ابوسعید آئے اور کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھنے لگے۔ سپاہی ان کے پاس آ کر انہیں روکنے لگے۔ تو انہوں نے کہا: ”میں ان کو نہیں چھوڑوں گا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کا حکم دیتے ہوئے سنا۔“

1594- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ الرَّبِيعِ هُوَ ابْنُ صَبِيحٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ رَأَيْتُ الْحَسَنَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَقَالَ الْحَسَنُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيهِمَا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَقُولُ بِهِ ❷

ربیع بن صبیح بصری کہتے ہیں کہ میں نے حسن کو دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا اور امام خطبہ دے رہا تھا۔ حسن نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس امام خطبہ دے رہا ہو اور تمہارا کوئی آئے تو وہ ہلکی سی دو رکعتیں پڑھے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”میں بھی اسی کا قائل ہوں۔“

[196]..... بَابُ فِي قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن خطبہ میں قرآن پڑھنے کے متعلق

1595- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ أَخْبَرَنِي خَالِدُ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فَقَرَأَ صَ فَلَمَّا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ نَزَلَ فَسَجَدَ ❸

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا تو سورۃ ص پڑھی جب سجدہ میں آئے تو اتر کر سجدہ کیا۔

❶ حسن: الترمذی، کتاب الجمعة، باب ماجاء فی الركعتین اذا جاء (511)

❷ صحیح: سابقہ تخریج ملاحظہ کیجئے۔

❸ صحیح: (1507) کے تحت گزر چکی ہے۔

فوائد:..... (۱) یہ سند اگرچہ ضعیف ہے لیکن حدیث صحیح ہے اس سے معلوم ہوا خطبہ جمعہ میں سورۃ ”ص“ کی تلاوت مسنون ہے (۲) دوران خطبہ اگر آیت سجدہ آجائے تو منبر سے اتر کر سجدہ کرنا جائز ہے۔

[197]..... بَابُ الْكَلَامِ فِي الْخُطْبَةِ

خطبہ میں بات چیت کرنا

1596- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ.....

قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ
دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ
أَصَلَّيْتُ قَالَ لَا قَالَ فَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ قَالَ
أَبُو مُحَمَّدٍ أَقُولُ بِهِ ❶

جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو نے نماز پڑھی ہے؟“ اس نے کہا: ”نہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”دو رکعتیں نماز پڑھ۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”میں بھی اسی کا قائل ہوں۔“

[198]..... بَابُ فِي قِصْرِ الْخُطْبَةِ

خطبہ مختصر کرنے کا بیان

1597- أَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَصِيمٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبَجَرَ حَدَّثَنِي
أَبِي عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبَجَرَ عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَيَّانَ.....

عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ خَطَبَنَا عَمَّارُ بْنُ
يَاسِرٍ فَأَبْلَغَ وَأَوْجَزَ فَقُلْنَا يَا أَبَا الْيَقْظَانِ
لَوْ كُنْتَ نَفَسْتَ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ طُولَ صَلَاةِ
الرَّجُلِ وَقِصْرَ خُطْبَتِهِ مِثْنَةٌ مِنْ فِقْهِهِ
فَأُطِيلُوا هَذِهِ الصَّلَاةَ وَأَقْصُرُوا هَذِهِ
الْخُطْبَةَ وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا ❷

ابو وائل کہتے ہیں کہ: ہمیں عمار بن یاسر نے خطبہ دیا تو بہت اچھا اور مختصر خطبہ دیا۔ ہم نے کہا: اے ابو الیقظان! کاش آپ خطبے کو کچھ لمبا کرتے۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: آدمی کی نماز کا لمبا ہونا اور خطبہ مختصر ہونا اس کی عقلمندی کی دلیل ہے۔ تو اس نماز کو لمبا اور ان خطبوں کو مختصر کرو کیونکہ بعض بیان جادو کا اثر رکھتے ہیں۔“

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الجمعة، باب إذا رأى الإمام رجلاً جاء وهو يخطب (930) ومسلم، کتاب الجمعة، باب التحية والإمام يخطب (875)

❷ صحيح مسلم، کتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة (2006)

فوائد: (۱) جمعہ کی نماز لمبی جبکہ خطبے کا چھوٹا ہونا مستحب ہے (۲) ایسا کرنا عقلمندی جب کہ اس کے برعکس کو بخوبی سمجھا جاسکتا ہے۔ (۳) بیان کو جادو سے تشبیہ کی یہ وجہ ہے کہ جس طرح جادوگر لوگوں کے ذہن کنٹرول کر کے ان کے اپنی من چاہی چیزیں دکھاتا ہے۔ اسی طرح خطیب بھی اپنے زور سے بیان سے لوگوں کی عقلوں کو مبہوت کر دیتا ہے۔ حتیٰ کہ عوام اس کے اشاروں پر چل پڑتی ہے۔

1598- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ
 عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قُضَاً وَخُطْبَتُهُ قُضَاً ①

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قُضَاً وَخُطْبَتُهُ قُضَاً ①
 جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ کی نماز اور خطبہ درمیانہ تھا۔

[199]..... بَابُ الْقُعُودِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ

دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا

1599- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ
 عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِجُلُوسٍ ②

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِجُلُوسٍ ②
 ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دونوں خطبے کھڑے ہو کر دیا کرتے تھے اور ان کے درمیان بیٹھ کر فرق (جدالی) کرتے تھے۔

1600- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ
 عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَذْكُرُ النَّاسَ ③

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَذْكُرُ النَّاسَ ③
 جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو خطبے دیا کرتے تھے، ان کے درمیان بیٹھتے تھے، قرآن پڑھتے تھے اور لوگوں کو نصیحت کرتے تھے۔“

فوائد: (۱) جمعہ میں دو خطبے ہوتے ہیں (۲) دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھ کر فاصلہ کیا جائے گا

① صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب تخفيف صلاة والخطبة (3000) والترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی قصد الخطبة (507)

② متفق علیہ: البخاری، کتاب الجمعة، باب الخطبة قائما (920) ومسلم کتاب الجمعة، باب ذکر الخطبتین قبل الصلاة (1991)

③ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب ذکر الخطبتین قبل الصلاة (1992) وابوداؤد، کتاب الصلاة، باب الخطبة قائما (1094)

2 صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

[201]..... بَاب مَقَامِ الْإِمَامِ إِذَا خَطَبَ

خطبہ کے وقت امام کی جگہ کے متعلق

1603- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُومُ إِلَى جِذْعٍ قَبْلَ أَنْ يُجْعَلَ الْمِنْبَرُ فَلَمَّا جُعِلَ الْمِنْبَرُ حَنَّ ذَلِكَ الْجِذْعُ حَتَّى سَمِعْنَا حَيْنَهُ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ عَلَيْهِ فَسَكَنَ. ❶

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منبر بننے سے پہلے تنے کے پاس کھڑے ہوا کرتے تھے۔ جب منبر بنایا گیا تو وہ تنا رو دیا حتیٰ کہ ہم نے اس کے رونے کی آواز سنی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا تو وہ خاموش ہو گیا۔“

فوائد:..... (۱) آپ ﷺ صرف جن و انس میں ہی نہیں بلکہ جمادات و حیوانات بھی میں یکساں مقبول تھے (۲) جمادات بھی حواس رکھتے ہیں (۳) دوران خطبہ منبر پر کھڑے ہونا سنت ہے۔

1604- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ.....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعٍ قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَ الْمِنْبَرَ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ تَحَوَّلَ إِلَيْهِ حَنَّ الْجِذْعِ فَاحْتَضَنَهُ فَسَكَنَ وَقَالَ لَوْ لَمْ أُحْتَضَنُ لَحَنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ منبر بنانے سے پہلے تنے پر (ٹیک لگا کر) خطبہ دیا کرتے تھے جب منبر بنایا گیا تو آپ ﷺ منبر کے پاس گئے تو وہ تنا رونے لگا آپ ﷺ نے اسے چمٹا لیا تو وہ خاموش ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں اسے نہ چمٹاتا تو یہ قیامت کے دن تک روتا رہتا۔“

1605- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ ثَابِتٍ.....

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. ❸

انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کیا۔

1606- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ.....

❶ صحیح (33)، (37) میں گزر چکی ہے۔

❷ صحیح (39) نمبر حدیث کے تحت گزر چکی ہے۔

❸ صحیح دیکھئے سابقہ (40)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ بِالْمَدِينَةِ جَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ وَالْقَوْمُ يَجِينُونَ فَلَا يَكَادُونَ أَنْ يَسْمَعُوا كَلَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى يَرْجِعُوا مِنْ عِنْدِهِ فَقَالَ لَهُ النَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ قَدْ كَثُرُوا وَإِنَّ الْجَائِيَّ يَجِيءُ فَلَا يَكَادُ يَسْمَعُ كَلَامَكَ قَالَ فَمَا شِئْتُمْ فَأَرْسَلُ إِلَى غُلَامٍ لَامِرَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ نَجَّارٍ وَإِلَى طَرَفَاءِ الْغَابَةِ فَجَعَلُوا لَهُ مِرْقَاتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْلِسُ عَلَيْهِ وَيَخْطُبُ عَلَيْهِ فَلَمَّا فَعَلُوا ذَلِكَ حَنَّتِ الْخَشَبَةُ الَّتِي كَانَ يَقُومُ عِنْدَهَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيْهَا فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَتَتْ . ①

سہل بن سعد کہتے ہیں جب مدینہ میں لوگ زیادہ ہو گئے تو آدمی آنے لگے اور لوگ آنے لگے وہ رسول اللہ ﷺ کی بات نہیں سن سکتے تھے حتیٰ کہ وہ آپ ﷺ کے پاس سے لوٹ جاتے تھے۔ لوگوں نے آپ سے کہا: ”اے اللہ کے رسول! لوگ زیادہ ہو گئے ہیں اور آنے والا آتا ہے مگر آپ ﷺ کی بات نہیں سن سکتا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم کیا چاہتے ہو؟ پھر آپ ﷺ نے ایک انصاری عورت کے غلام کے پاس جو بڑھی تھا پیغام بھیجا کہ وہ جا کر جنگل سے جھاؤ لائے۔“ لوگوں نے آپ ﷺ کے لئے دو تین زینے کا منبر بنا دیا۔ رسول اللہ ﷺ اس پر بیٹھتے تھے اور خطبہ دیتے تھے۔ جب لوگوں نے یہ کام کیا تو وہ لکڑی رونے لگی جس کے پاس آپ ﷺ کھڑا ہوا کرتے تھے۔ رسول اللہ اس کے پاس کھڑے ہوئے اور اس پر ہاتھ رکھا تو وہ خاموش ہو گئی۔“

[202]..... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کی نماز میں قراءت کرنا

1607- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ.....

ضحاک بن قیسؒ نے نعمان بن بشیر انصاری سے پوچھا کہ جمعہ کے دن سورۃ جمعہ کے بعد رسول اللہ ﷺ کیا پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: ”سورۃ غاشیہ۔“

أَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ سَأَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيَّ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى إِثْرِ سُورَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلاة، باب الصلاة فی السطوح والمنبر (377) ومسلم، کتاب المساجد ومواضع

الصلاة، باب جواز الخطوة والخطوتين (1217)

الْغَاشِيَّة ①

فوائد: نماز جمعہ میں سورۃ الجمعہ، الغاشیہ، الاعلیٰ اور منافقون یہ چار سورتیں سنت سے ثابت ہیں (دیکھیے آئندہ اور مسلم)

1608- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ.....

عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ الْفَهْرِيِّ عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْنَاهُ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَعَ السُّورَةِ الَّتِي ذُكِرَتْ فِيهَا الْجُمُعَةُ قَالَ كَانَ يَقْرَأُ مَعَهَا هَلْ أَتَاكَ

ضحاک بن قیس فہری کہتے ہیں ہم نے نعمان بن بشیر انصاری سے پوچھا کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن لوگوں کے ساتھ اس سورۃ کے ساتھ جس میں جمعہ کا ذکر ہے کیا پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا: ”آپ ﷺ اس سورت کے ساتھ ”سورۃ غاشیہ“ پڑھا کرتے تھے۔“

حَدِيثُ الْغَاشِيَّةِ ②

1609- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُثَنِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ.....

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ بِسَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَّةِ وَرَبُّمَا اجْتَمَعَا فَقَرَأُ بِهِمَا ③

نعمان بن بشیر کہتے ہیں کہ نبی ﷺ دونوں عیدوں اور جمعہ میں سورۃ اعلیٰ اور غاشیہ پڑھا کرتے ہیں۔ اگر جمعہ اور عید دونوں اکٹھے ہوں تو آپ نے ان دونوں میں انہی (سورتوں) کو پڑھا۔

[203]..... بَابُ السَّاعَةِ الَّتِي تُذَكَّرُ فِي الْجُمُعَةِ

اس وقت کے متعلق جو جمعہ کے دن ذکر کیا جاتا ہے

1610- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ.....

① صحیح مسلم، کتاب الجمعہ، باب ما یقرأ فی صلاة الجمعة (2027) و ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب ما یقرأ بہ فی الجمعة (1123)

② صحیح: جب کہ یہ سابقہ ہی مکرر ہے۔

③ صحیح مسلم، کتاب الجمعہ، باب ما یقرأ فی صلاة الجمعة (2025) و ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب ما یقرأ بہ فی الجمعة (1122)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ التَّقِيُّ أَنَا وَكَعْبٌ
فَجَعَلْتُ أُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
وَجَعَلَ يُحَدِّثُنِي عَنِ التَّوْرَةِ حَتَّى أَتَيْنَا
عَلَى ذِكْرِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ إِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ فِيهَا لَسَاعَةً لَا
يُؤَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ
فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ. ①

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری کعب سے ملاقات ہوئی تو
میں رسول اللہ ﷺ سے حدیث نقل کرنے لگا اور وہ مجھ
سے تورات کی باتیں بیان کرنے لگے حتیٰ کہ ہم جمعہ کے
دن ذکر پر پہنچ گئے۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: ”اس دن میں ایک ایسا وقت نماز ہے کہ جو مسلمان
بندہ ان وقت میں کوئی اچھی چیز اللہ سے مانگتا ہے تو اللہ وہ
چیز اسے ضرور دیتا ہے۔“

فوائد:..... جمعہ کو ملنے والی مختلف فضیلتوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس دن میں اللہ نے ایک گھڑی
رکھی جس میں مانگی گئی دعا لازماً قبول ہوتی ہے۔ لیکن اس وقت کے بارے میں احادیث مختلف ہونے کی بنا پر
اس کے تعین میں اختلاف ہے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کے بارے میں چالیس اقوال ذکر کیے ہیں (تفصیل
کے لیے دیکھیے فتح الباری) امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تمام اقوال میں سے رائج قول یہ ہے کہ یہ دن کی
آخری گھڑی ہے۔ جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم تابعین اور ائمہ حفظہ اللہ اسی کے قائل ہیں (نیل الاوطار) لیکن اس حدیث
میں ہے کہ وہ نماز پڑھ رہا ہو تو علماء نے اس کا جواب یہی دیا ہے کہ نماز کے انتظار میں بیٹھا شخص بھی چونکہ نماز
ہی کے حکم میں ہوتا ہے تو لہذا یہ اعتراض زائل ہوا۔

[204]..... بَابُ فِيمَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عَذْرِ

اس شخص کے متعلق جو بغیر عذر کے جمعہ چھوڑ دے

1611- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ سَلَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا
سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مِينَا.....

ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ
ﷺ سے سنا آپ منبر پر فرما رہے تھے: ”لوگ اپنے جمعہ کو
چھوڑنے کی حرکت سے باز آ جائیں یا اللہ ان کے دلوں پر
مہر لگا دے گا وہ غافلین سے ہو جائیں گے۔“

أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ وَأَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا
سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى
أَعْوَادِ مَنْبَرِهِ لَيَسْتَهِنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ
الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيُخْتِمَنَّ اللَّهُ عَلَى

① متفق عليه : البخاری، کتاب الجمعة، باب الساعة التي في يوم الجمعة (935) ومسلم، کتاب الجمعة، باب في الساعة

التي في يوم الجمعة (1967)

قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لِيَكُونَنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ ❶

فوائد: دلوں پر مہر کا لگ جانا، دلوں کے قبول حق سے دور ہونے کا باعث ہے جب دل قبول ہدایت کے معاملے میں ناکارہ ہو جائیں تو یہ دین و دنیا کے خسارے کا باعث ہے لہذا ترک جمعہ جیسے شنیع فعل سے حتی الوسع دور رہنا چاہیے (واللہ الموفق)

1612- حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبِيدَةَ بْنِ سُفْيَانَ

عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ ❷
ابو جعد ضمري کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص جمعہ کو حقیر سمجھ کر چھوڑ دے اللہ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔“

[205] بَاب فِي فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ
جمعہ کی فضیلت کے متعلق

1613- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ

عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَفْضَلَ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوا عَلَى مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَى قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تُعَرِّضُ صَلَاتَنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أُرْمَتْ يَغْنَى بَلَيْتَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ

اوس بن اوس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمام دنوں سے افضل جمعہ کا دن ہے اسی میں آدم پیدا کئے گئے۔ اسی میں صور پھونکا جائے گا اسی میں لوگ بے ہوش ہوں گے۔ لہذا اس دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھو۔ کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔“ ایک آدمی نے کہا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ کی ہڈیاں پرانی ہو چکی ہوں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے زمین پر

❶ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب التغلیظ فی ترک الجمعة (1999) والنسائی، کتاب الجمعة، باب التشدید فی التخلف عن الجمعة (1369)

❷ حسن: ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب التشدید فی ترک الجمعة (1052) والترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی ترک الجمعة من غیر عند (500)

أَجْسَادُ الْأَنْبِيَاءِ . ❶

اس بات کو حرام کر دیا ہے کہ وہ نبیوں کے جسموں کو کھائے۔“

فوائد: (۱) یوم الجمعہ کو درج ذیل امور کی بنا پر دیگر ایام پر فضیلت حاصل ہے (۲) جمعہ والے دن کثرت سے درود کا اہتمام کرنا چاہیے (۳) انبیاء علیہم السلام کے اجسام قبروں میں محفوظ رہتے ہیں (۴) صحابی کا آپ کی قبر میں آپ کے میت ہونے کی طرف ارشاد کرنا اس سے صحابہ کے عقائد کا پتہ چلتا ہے خصوصاً جب آپ ﷺ نے اس کا انکار بھی نہیں کیا۔

[206]..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے بعد نماز کے بارے میں رکعتوں کا بیان

1614- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ . ❷
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جمعہ کے بعد اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

فوائد: جمعہ کے بعد رکعتیں پڑھنا افضل ہیں کیونکہ آپ ﷺ نے اس کا حکم دیا ہے جیسا کہ آئندہ آرہا ہے۔ بہر حال گھر میں دو رکعتیں بھی ادا کی جاسکتی ہیں جیسا کہ مذکورہ حدیث سے واضح ہے۔

1615- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ.....

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ . ❸
سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

1616- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی تم میں سے جمعہ کے بعد نماز پڑھے تو چار رکعت

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الجمعة، باب تقریع أبواب الجمعة (1047) والنسائی، کتاب الجمعة، باب اکنار الصلاة علی النبی یوم الجمعة (1373)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة وقبلها (938) ومسلم، کتاب الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة (2037)

❸ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة (2038) والترمذی، کتاب الصلاة ۱ باب ما جاء فی الصلاة، قبل الجمعة وبعدھا (521)

بَعْدَهَا أَرْبَعًا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَصَلَّى بَعْدَ
الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعًا ❶
پڑھے۔“ ابو محمد کہتے ہیں ”میں جمعہ کے بعد چار رکعتیں
پڑھتا ہوں۔“

[207].....بَاب فِي الْوُتْرِ

وتر کا بیان

1617- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثٌ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَاشِدٍ الزَّوْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُرَّةَ الزَّوْفِيِّ.....

عَنْ خَارِجَةَ بِنِ حُذَافَةَ الْعَدَوِيِّ قَالَ
خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ
اللَّهَ قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ
مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ جَعَلَهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ
صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ ❷
خارجہ بن خذافہ عدوی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے تمہیں
ایک ایسی نماز دی ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے
بہتر ہے۔ اس کو تمہارے لئے عشاء اور طلوع فجر کے
درمیان مقرر کیا۔“

فوائد:..... (۱) نماز وتر انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ یہ اللہ کو انتہائی محبوب ہے۔ دیکھیے آئندہ

(1621) اسی لیے آپ ﷺ سفر و حضر میں اس کا التزام فرماتے (۲) ان کا وقت عشاء کے بعد سے لے
کر طلوع فجر تک ہے۔

1618- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنَ
حَبَّانٍ أَخْبَرَهُ.....

أَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيزٍ الْقُرَشِيَّ ثُمَّ الْجُمَحِيَّ
أَخْبَرَهُ وَكَانَ يَسْكُنُ بِالشَّامِ وَكَانَ
أَدْرَكَ مُعَاوِيَةَ أَنَّ الْمُخَدَجِيَّ رَجُلٌ مِنْ
بَنِي كِنَانَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ
وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ يُكْنَى أَبَا مُحَمَّدٍ
ابن محیریز قرشی پھر جمی جو کہ شام کے رہائش پذیر تھے اور
معاویہ کو پایا تھا۔ بیان کرتے ہیں کہ مخدجی کنانہ کا ایک فرد
تھا۔ اس نے بیان کیا کہ شام کے پاک آدمی جو کہ صحابی
تھے اور ان کی کنیت ابو محمد تھی اس نے ان سے بیان کیا کہ
”وتر لازم ہے۔“ مخدجی نے عبادۃ بن صامت کے پاس

❶ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة (2034) و ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب الصلاة بعد الجمعة (1131)

❷ حسن: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب استحباب الوتر (1418) والترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی فضل الوتر (452)

أَخْبَرَهُ أَنَّ الْوُتْرَ وَاجِبٌ فَرَّاحَ الْمُخَدَّجِيِّ
إِلَى عِبَادَةِ بْنِ الصَّامِتِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ
فَقَالَ عِبَادَةُ كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ خُمُسُ صَلَوَاتٍ
كَتَبَهُنَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ مَنْ أَتَى بِهِنَّ لَمْ
يُضَيَّعْ مِنْ حَقِّهِنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ
كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ
وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ جَاءَ وَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ
عَهْدٌ إِنْ شَاءَ عَلَيْهِ وَإِنْ شَاءَ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ. ❶

جا کر اس بات کا ذکر کیا تو عبادہ نے کہا ”ابو محمد نے غلط کہا
ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے تھے: ”اللہ
تعالیٰ نے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جو شخص
انہیں ادا کرے اور ان کے ہلکو حقیر سمجھتے ہوئے اس میں
سے کچھ بھی ضائع نہ کرے تو اللہ کے ذمے ہے کہ وہ اسے
جنت میں داخل کرے۔ اور جو شخص یہ نہ ادا کرے۔ اس
کے لئے اللہ کا ذمہ نہیں ہے۔ چاہے تو اسے عذاب دے
دے چاہے تو اسے (آزاد کر دے) جنت میں داخل کر
دے۔“

1619- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكٍ
عَنْ أَبِيهِ

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا
جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَائِرَ الرَّأْسِ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ
مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ الصَّلَوَاتِ الْخُمُسَ
وَالصِّيَامَ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
بِشَرَائِعِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ وَالَّذِي
أَكْرَمَكَ لَا أَتَطَوَّعُ شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ
مِمَّا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ أَفْلَحَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ أَوْ دَخَلَ
الْجَنَّةَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ. ❷

طلحہ بن عبید اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی جس کے سر
کے بال پراگندہ تھے۔ رسول ﷺ کے پاس آیا اور کہا:
”اے اللہ کے رسول اللہ نے مجھ پر کتنی نمازیں فرض کی
ہیں۔“ آپ نے فرمایا: ”پانچ نمازیں اور روزے پھر رسول
اللہ ﷺ نے اسے اسلام کی باتیں بتائیں تو اس نے کہا:
اس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت دی ہے نہ میں اس
سے کچھ زیادہ پڑھوں گا اور نہ اس میں کمی کروں گا جو اللہ
نے مجھ پر فرض کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس
کے باپ کی قسم اگر اس نے سچ کہا تو کامیاب ہو گیا۔“ یا
فرمایا: ”اس کے باپ کی قسم اگر اس نے سچ کہا تو جنت

❶ اسنادہ جید ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب فیمن الم یوتر (1420) والنسائی، کتاب الصلاة، باب المحافظة علی الصلوات الخمس (460)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الإیمان، باب الزکاة من الإسلام (46) ومسلم، کتاب الایمان، باب بیان الصلوات التي می أحد..... (100)

میں داخل ہو گیا۔“

1620- حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ.....

سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ ضَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ
عَلِيًّا يَقُولُ إِنَّ الْوُتْرَ لَيْسَ بِحَتْمٍ
كَالصَّلَاةِ وَلَكِنَّهُ سُنَّةٌ فَلَا تَدْعُوهُ. ❶
عاصم بن ضمیرہ کہتے ہیں کہ میں نے علیؑ سے سنا وہ کہتے تھے
”وتر نماز کی طرح واجب نہیں ہے۔ لیکن وہ سنت ہے اس
کو مت چھوڑو۔“

فوائد: مذکورہ وسابقہ آثار و تروں کے سنت مؤکدہ ہونے پر دال ہیں ان سے ان کے وجوب کی
نفی ہوتی ہے۔ لہذا یہی بات رائج ہے۔

[208]..... بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْوُتْرِ

وتروں کی ترغیب کا بیان

1621- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى عَنْ هِثْلَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ
اللَّهَ وَتَرٌ يُحِبُّ الْوُتْرَ. ❷
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بے
شک اللہ ایک ہے۔ اور طاق چیز کو پسند کرتا ہے۔“

[209]..... بَابُ كَمِّ الْوُتْرِ

وتر کی رکعات کا بیان

1622- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَتْ
صَلَاتُهُ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً
يُوتِرُ مِنْهَا بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ
مِنَ الْخَمْسِ حَتَّى يَجْلِسَ فِي الْآخِرَةِ
فَيَسْلِمَ. ❸
عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ”نبی ﷺ تہجد کی نماز تیرہ
رکعت پڑھتے تھے۔ ان میں سے پانچ وتر ہوتے
تھے۔ پانچوں میں سے کسی رکعت میں نہیں بیٹھتے تھے۔ حتیٰ
کہ آخری رکعت میں بیٹھتے اور سلام پھیرتے۔“

❶ صحیح: ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب استحباب الوتر (1416) والترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء أن الوتر ليس
بحتم (453)

❷ متفق علیہ: أخرجه البخاری، کتاب الشروط، باب ما يجوز من الاشتراط والثنی فی الاقرار (2736) ومسلم، کتاب
الذكر والدعاء، باب فی اسماء الله الحسنی وفضل من أحصاها (2677)

❸ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة اللیل و عدر (1717) وابوداؤد، کتاب الصلاة باب فی الصلاة
اللیل (1338)

فوائد: (۱) ثابت ہوا آپ ﷺ کی تہجد کی نماز زیادہ سے زیادہ تیرہ رکعات تھی۔ کیونکہ اس سے زیادہ آپ ﷺ سے ثابت نہیں۔ (۲) وتر میں نماز مغرب کی مشابہت سے بچا جائے گا یعنی دو رکعتوں میں تشہد نہیں بیٹھا جائے گا۔

1623- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْتِرُ بِخُمْسٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِثَلَاثٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِوَاحِدَةٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَأَوْمِ إِمَاءً. ❶

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”پانچ وتر پڑھو! اگر اس کی طاقت نہ ہو تو تین پڑھو۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ایک پڑھو۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو اشارے سے پڑھ لو۔“

1624- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. ❷

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

1625- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمْ الصُّبْحَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً وَاحِدَةً تَوْتِرُ مَا قَدْ صَلَّى قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَأْخُذُ بِهِ قَالَ نَعَمْ. ❸

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے تہجد کی نماز کے متعلق سوال کیا۔ تو آپؐ نے فرمایا: ”دو دو کر کے پڑھو۔ اگر تم میں سے کسی کو صبح ہونے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لے۔ اس کی نماز طاق ہو جائے گی۔“ ابو محمد سے کہا گیا آپ بھی اسی کے قائل ہیں تو انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“

❶ صحیح: ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب کم الوتر (1422) والنسائی، کتاب قیام اللیل، باب ذکر الاختلاف علی الزہری (1712)

❷ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب الوتر، باب ماجاء فی الوتر (990) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة اللیل مثنی مثنی (1745)

فوائد: (۱) رات کی نماز دو، دو رکعتیں کر کے پڑھنا افضل ہے۔ (۲) کم از کم ایک رکعت وتر

بھی ادا کیا جاسکتا ہے یہ مسنون ثابت و روا ہے۔

1626- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مَا بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ ①

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء اور فجر کے درمیان گیارہ رکعات پڑھتے تھے۔ دو رکعات کے بعد سلام پھیر دیتے اور ایک وتر پڑھتے تھے۔

فوائد: مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ عموماً آپ ﷺ تہجد کی وتروں سمیت 11 رکعات ہی

ادا کیا کرتے تھے۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی آتا ہے کہ آپ ﷺ رمضان وغیر رمضان میں اس سے زیادہ نہ کرتے۔

1627- أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ②

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ”نبی ﷺ تین رکعات وتر پڑھتے تھے ان میں سورت اعلیٰ کافرون اور اخلاص پڑھتے تھے۔“

فوائد: (۱) آپ ﷺ سے 1، 3، 5، 7، 9 سبھی وتر ثابت ہیں۔ جبکہ اکثر آپ ﷺ تین ہی

ادا کیا کرتے۔ جیسا کہ (كَانَ يُوتِرُ) سے واضح ہے (۲) وتروں میں سورۃ اخلاص، الكافرون، سورۃ الاعلیٰ پڑھنا مسنون ہے۔

[210]..... بَابُ مَا جَاءَ فِي وَقْتِ الْوُتْرِ

اوقات وتر کا بیان

1628- أَخْبَرَنَا قَيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوقٍ

① صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل وعدد ركعات (1714) وابوداؤد، کتاب الصلاة، باب فی صلاة الليل (9336)

② صحیح الترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فیما یقرأ بہ فی الوتر (462) والنسائی، کتاب قیام اللیل، باب الاختلاف علی أبی اسحاق (1701)

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصہ میں وتر پڑھا ہے۔ اور آپ کے وتر کی انتہا سحری کے وقت تک ہوئی۔
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فِي كُلِّ الْوَقْتِ قَدْ أُوتِرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنْتَهَى وَتَرَهُ إِلَى السَّحْرِ. ❶

فوائد: وتر کورات کے کسی بھی حصے میں ادا کیا جاسکتا ہے۔ البتہ سحری تک طلوع فجر سے پہلے تک پڑھنا لازم ہے۔ نیز صحابہ رضی اللہ عنہم سے نماز فجر سے قبل ادائیگی بھی ثابت ہے اگر نماز فجر بھی گزر جائے تو پھر طلوع آفتاب کے بعد ان کی قضائی دی جائے گی۔ ایک روایت میں (مَنْ نَامَ عَنْ وَتْرِهِ فَلْيُصَلِّ إِذَا أَصْبَحَ) جو اپنے وتر سے سویا رہ جائے وہ صبح کے بعد اسے پڑھے (ترمذی صحیح)

1629- حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو نُزَيْرَةَ.....

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”فجر سے پہلے وتر پڑھو۔“
أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْوَتْرِ فَقَالَ أُوتِرُوا قَبْلَ الْفَجْرِ. ❷

[211]..... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْوَتْرِ

وتر میں قراءت کا بیان

1630- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ زَكَرِيَّا حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.....

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ تین وتر پڑھتے تھے۔ پہلی رکعت میں سورۃ اعلیٰ، دوسری میں کافرون تیسری میں اخلاص پڑھتے تھے۔
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بِسَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ. ❸

❶ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل (1734) و ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب فی وقت الوتر (1435)

❷ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل مثنی مثنی (1762) و الترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی

صادرة الصبح بالوتر (468)

❸ صحیح: (1628) کے تحت یہ حدیث گزر چکی ہے۔

فوائد:..... سواری پروتروں کی ادائیگی ان کے سنت ہونے پر دل ہے۔

[212]..... بَابُ الْوُتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

سواری پروتر پڑھنے کا بیان

1631- أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَقُولُ بِهِ قَالَ نَعَمْ. ❶
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اونٹ پر وتر پڑھتے تھے۔ ابو محمد سے کہا گیا کہ ”آپ بھی اس کے قائل ہیں؟“ اس نے کہا: ”جی ہاں۔“

[213]..... بَابُ الدُّعَاءِ فِي الْقُنُوتِ

دعائے قنوت کا بیان

1544- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ.....

عَنْ أَبِي الْخَوَرَاءِ السَّعْدِيِّ قَالَ قُلْتُ لِحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَا تَذْكُرُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ حَمَلَنِي عَلَى عَاتِقِهِ فَأَخَذْتُ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَأَدْخَلْتُهَا فِي فَمِي فَقَالَ أَلْقِهَا أَمَا شَعَرْتُ أَنَا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ قَالَ وَكَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أُعْطِيتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَدُلُّ

ابو حوراء سعدی کہتے ہیں کہ میں نے حسن بن علی سے کہا ”مجھے رسول اللہ ﷺ کی کون سی بات یاد ہے؟“ انہوں نے کہا ”آپ نے مجھے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا۔ میں نے صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لی۔ اور اسے اپنے منہ میں ڈالنا چاہا آپ ﷺ نے مجھ سے کہا: ”اس کو پھینک دو کیا تم جانتے نہیں کہ ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے؟“ اور ابو حوراء کہتے ہیں حسنؓ یہ دعا پڑھا کرتے تھے ”اے اللہ مجھے ہدایت دے ان میں سے جنہیں تو نے ہدایت دی۔ اور مجھے عافیت دے ان میں سے جسے تو نے عافیت دی اور کارساز بن میرا ان میں سے جن کی آپ نے کارسازی کی: اور اس چیز میں برکت دے جو آپ نے

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الوتر علی الذیۃ (999) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب جواز صلاة النافلة علی

مجھے دے رکھا ہے۔ اور اس شر سے بچا جس کا آپ نے میرے لئے فیصلہ کیا ہے۔ بے شک آپ جو فیصلہ کرتے ہیں۔ اس کے خلاف فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔ وہ ذلیل نہیں ہو سکتا جس سے آپ محبت کریں۔ آپ برکت والے اور بلند ہیں۔“

مَنْ وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ ①

فوائد: (۱) قنوت وتر میں یہ دعائیں ثابت ہے۔ سنن بیہقی میں (لا یذل من والیت) کے بعد (ولا یعز من عادیت) کے الفاظ بھی آتے ہیں۔ البتہ (تبارکت ربنا وتعالیت) کے بعد (وصلی اللہ علی النبی) کے الفاظ ثابت ہیں۔ (نسائی۔ ضعیف) (۲) آپ ﷺ کے گھروالوں پر صدقہ حلال نہیں۔

1633- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ.....

عن أبي الحوراء عن الحسن بن عليّ رضي الله عنه قال علمني رسول الله ﷺ كلمات أقولهن في القنوت في الوتر فذكر مثله ②

ابو حوراء سے روایت ہے کہ حسن بن علیؑ نے کہا ”رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک دعا سکھائی میں اسے قنوت میں پڑھتا ہوں۔“ پھر اسی طرح بیان کیا۔

1634- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ.....

عن أبي الحوراء السَّعْدِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي قُنُوتِ الْوُتْرِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي

ابو حوراء سعدی بیان کرتے ہیں کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک دعا سکھائی جو میں قنوت وتر میں پڑھتا ہوں ”اے اللہ مجھے ہدایت دے۔ ان میں جنہیں تو نے ہدایت دی۔ اور مجھے عافیت دے ان میں

① صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب القنوت فی الوتر (1425) والترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی القنوت فی

الوتر (464)

② صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

جنہیں تو نے عافیت دی۔ اور میرا کارساز بن ان میں جن کا تو کارساز بنا۔ اور جو تو نے مجھے عطا کیا ہے اس میں برکت دے۔ اور مجھے اس شر سے بچا جس کا تو نے فیصلہ کیا کیونکہ تو فیصلہ کرتا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جا سکتا، جس کا تو والی بن جائے وہ ذلیل نہیں ہو سکتا۔ تو برکت والا اور بلند ہے۔ ابو محمد کہتے ہیں کہ ابو حوراء کا نام ربیعہ بن شبان ہے۔

فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِيْفِيْمَنْ عَافَيْتَ
وَتَوَلَّيْتَنِي فَيَمَنْ تَوَلَّيْتُ وَبَارِكْ لِي فَيَمَّا
أُعْطِيْتُ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ
تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ
مَنْ وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ قَالَ أَبُو
مُحَمَّدٍ أَبُو الْحَوْرَاءِ اسْمُهُ رَبِيعَةُ بْنُ
شِبَانَ ❶

[214]..... بَابُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوُتْرِ

وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا

1635- أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ.....

ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بے شک رات کا جاگنا (تہجد) محنت والا اور بوجھل کام ہے۔ تم میں سے جب کوئی وتر پڑھے تو (اس کے بعد) دو رکعتیں پڑھ لے۔ پھر اس نے تہجد پڑھ لی تو ٹھیک ہے ورنہ وہی اس کی کفایت کر جائیں گی۔“ کہا جاتا ہے کہ یہ لفظ السفر ہے مگر میں کہتا ہوں کہ یہ ”السهر“ ہی ہے۔

عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ هَذَا
السَّهْرَ جَهْدٌ وَثَقْلٌ فَإِذَا أَوْتَرَ أَحَدُكُمْ
فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ
وَأَلَّا كَانَتْ لَهُ وَيُقَالُ: هَذَا السَّفَرُ، وَأَنَا
أَقُولُ: السَّهْرُ. ❷

فوائد:..... ثابت ہوا اگر کسی تہجد گزار کو جاگ نہ آنے کا اندیشہ ہو تو وہ وُتروں کے بعد دو رکعات ادا

کرے تو اللہ انہیں تہجد کے قائم مقام بنا دے گا۔ نیز یہ جو حدیث میں آتا (اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وَتَرًا) (بخاری) یعنی وتر کو اپنی آخری نماز بناؤ تو یہ استحباب پر مبنی ہے۔ جیسا کہ مذکورہ حدیث سے واضح ہے البتہ کسی کو رکعات کی ادائیگی کے بعد جاگ آ جاتی ہے تو تہجد پڑھنے کے بعد وتر نہیں دوہرائے گا کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا (لَا وَتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ۔ ترمذی) (صحیح) ایک رات میں دو وتر نہیں

❶ صحیح: سابقہ دونوں روایتوں کا تکرار ہے۔

❷ صحیح: شرح معانی الآثار للطحاوی 341/1

ہوتے۔ امام احمد، شافعی، مالک حفظہ اللہ وغیرہم کا بھی یہی موقف ہے۔

[215]..... بَاب فِي الْقُنُوتِ بَعْدَ الرُّكُوعِ

رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھنا

1636- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کے لیے دعایا بدعا کرنے کا ارادہ کرتے تو رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھتے تھے۔ تو کبھی جب ”سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد“ کہہ لیتے تو پھر یوں دعا کرتے ”اے اللہ ولید بن ولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہم اور کمزور مومنوں کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مضر کو سخت سزا دے۔ اور ان پر قحط ڈال دے جس طرح یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں قحط پڑا۔ اور اسے بلند آواز سے پڑھتے۔ بعض دفعہ اپنی فجر کی نماز میں یوں کہتے ”اے اللہ! فلاں اور فلاں پر لعنت کر“ اور یہ عرب کے قبیلوں میں سے دو قبیلے تھے۔ تو اللہ نے یہ آیت نازل کی آپ کے لیے کچھ اختیار نہیں ہے اللہ چاہے تو ان کی توبہ قبول کرے یا ان کو عذاب دے بے شک وہ ظالم ہیں۔“

(آل عمران: ۱۲۸)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ عَلَى أَحَدٍ أَوْ يَدْعُوَ لِأَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَرُبَّمَا قَالَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطَأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِينَ كَسَنِي يُوسُفَ وَيَجْهَرُ بِذَلِكَ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلَاتِهِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ اللَّهُمَّ الْعَنْ قُلَانًا وَقُلَانًا لِحَيِّينَ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ

ظَالِمُونَ. ❶

فوائد:..... (۱) کسی کے لیے دعایا بدعا کے موقع پر قنوت کرنا درست ہے (۲) یہ قنوت نماز میں رکوع کے بعد ہوگی (۳) یہ قنوت نازلہ کا بیان ہے اسی پر قنوت وتر کو قیاس کرتے ہوئے وہ بھی اسی طریق

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأدب، باب تسمیة الولید (6200) ومسلم، کتاب المساجد، باب استحباب القنوت فی

پر مانگی جاسکتی ہے مزید خلفاء اربعہ کے عمل سے بھی یہ بات ثابت ہے (نیل الاوطار) البتہ رائج سنت طریقہ یہی ہے کہ یہ قبل الركوع کی جائے جیسا کہ ابن ماجہ میں صحیحاً مروی ہے (كَانَ يُؤْتِرُ فَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ) کہ آپ ﷺ وتر میں قبل از رکوع قنوت کیا کرتے تھے اسی طرح ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے قنوت میں ہاتھ اٹھانا بھی ثابت ہے (تحفۃ الاحوذی) (۴) (لیس لك من الامر شيء) یہ آیت اس بارے میں صریح ہے کہ مختار کل اللہ ہے وہ چاہے تو آپ ﷺ کے اشارہ انگلی پر چاند کو دو لخت کر دے اور نہ چاہے تو اپنے محبوب کی دعاؤں التجاؤں کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت نہ بخشے۔

1637۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ.....

حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فَقَالَ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ فَقُلْتُ إِنَّ فَلَانًا زَعَمَ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ قَالَ كَذَبَ ثُمَّ حَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ يَدْعُو عَلَى حَيٍّ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ ①

عاصم کہتے ہیں میں نے انس بن مالک سے قنوت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا رکوع سے پہلے پڑھنی چاہئے میں نے کہا ”فلاں شخص کہتا ہے کہ آپ کہتے ہیں: رکوع کے بعد ہے۔“ تو انہوں نے کہا ”اس نے جھوٹ کہا ہے۔“ پھر بیان کیا نبی ﷺ نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھی تھی۔ اور بنو سلیم کے ایک قبیلے پر بددعا کرتے تھے۔“

فوائد:..... اس سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ قبل الركوع قنوت کرتے تھے البتہ قنوت نازلہ یہ بعد الركوع کرتے۔

1638۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى.....

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ ②

براء بن عازب کہتے ہیں کہ نبی ﷺ صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔

1639۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ شُعْبَةَ

بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ ③

ہیں۔

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الوتر، باب القنوت قبل الركوع وبعده (1002) ومسلم، کتاب المساجد، باب استحباب القنوت فی جمیع الصلاة (1548)

② صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب القنوت فی جمیع الصلاة (1003) وابوداؤد، کتاب الصلاة، باب القنوت فی الصلوات (1441)

③ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

1640- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ.....

عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
أَقْنَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاةِ
الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ فَقِيلَ لَهُ أَوْ قُلْتَ لَهُ
قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَ الرُّكُوعِ قَالَ بَعْدَ
الرُّكُوعِ يَسِيرًا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَقُولُ
بِهِ وَآخِذُ بِهِ وَلَا أَرَى أَنْ آخِذَ بِهِ إِلَّا
فِي الْحَرْبِ ❶

محمد ﷺ کہتے ہیں کہ انس بن مالک سے پوچھا گیا، کیا
رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز میں قنوت کیا تھا؟ تو
انہوں نے کہا: ”جی ہاں“ تو ان سے کہا گیا: ”رکوع سے
پہلے یا رکوع کے بعد؟ انہوں نے کہا: ”تھوڑا رکوع کے
بعد“ ابو محمد کہتے ہیں کہ میں اس کا قائل ہوں اور اسی کو
اختیار کرتا ہوں۔ میری رائے ہے کہ صرف لڑائی میں اسے
اختیار کیا جائے۔



❶ متفق علیہ: أخرجه البخاری، کتاب الوتر، باب القنوت قبل الركوع وبعده (1001) ومسلم، کتاب المساجد، باب استحباب القنوت فی جميع الصلاة (1544)

ابواب العیدین

[216]..... بَاب فِي الْأَكْلِ قَبْلَ الْخُرُوجِ يَوْمَ الْعِيدِ

عید کے دن عید گاہ جانے سے پہلے کھانے کا بیان

1641- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ الْأَصَمِ.....

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَطْعَمُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ وَكَانَ إِذَا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ لَمْ يَطْعَمْ حَتَّى يَرْجِعَ فَيَأْكُلَ مِنْ ذَبِيحَتِهِ. ①

عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید کے دن عید گاہ کی طرف نکلنے سے پہلے کھانا کھاتے تھے۔ قربانی کے دن نہیں کھاتے تھے۔ حتیٰ کہ لوٹتے اور اپنی قربانی کا گوشت کھاتے۔

فوائد:..... معلوم ہوا مسنون طریقہ یہی ہے کہ عید الفطر کے لیے گھر سے کچھ کھا کر نکلا جائے اور عید الاضحیٰ میں واپسی پر کھایا جائے۔ بخاری میں ہے کہ آپ ﷺ عید الفطر میں طاق کھجوریں کھا کر گھر سے نکلتے تھے۔

1642- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ.....

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ. ② انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

① صحیح : أخرجه البخاری، کتاب العیدین، باب الأكل يوم الفطر قبل الخروج (953) والترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی الأكل يوم الفطر (542)

② صحیح البخاری، کتاب العیدین، باب الأكل يوم الفطر قبل الخروج (953) وابن ماجه کتاب الصیام، باب فی الأكل يوم الفطر..... (1754)

[217]..... بَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ بِلاَ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ وَالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

عید کی نماز اذان اقامت کے بغیر پڑھنے کا بیان

1643- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ.....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي يَوْمٍ عِيدٍ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا

جابر کہتے ہیں کہ میں عیدین کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے خطبہ سے پہلے اذان اور اقامت کے بغیر نماز پڑھائی۔

إِقَامَةٍ ①

فوائد:..... (۱) عید والے دن پہلا کام نماز عید ہے پھر خطبہ اور آخر میں دعا (۲) اس نماز کے لیے نہ تو اذان دی جائے گی اور نہ ہی اقامت کہی جائے گی۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اذان نہیں دینی تو آوازیں دینی شروع کر دیں کہ جلدی پہنچیں اتنے منٹ رہ گئے ہیں اسی طرح نماز سے پہلے ہی لوگوں کو نصیحت شروع کر دینا اور سمجھنا کہ یہ خطبہ نہیں حالانکہ یہ خطبے کا حصہ ہے جیسا کہ جمعہ کے بیان میں گزر چکا ہے لہذا یہ کام غیر مسنون ہیں ان سے پرہیز لازم ہے۔

1644- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ قَالَ.....

سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ بَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ ثُمَّ خَطَبَ فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَأَتَاهُنَّ فَذَكَرَهُنَّ وَوَعَّظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ وَبِلَالٌ قَابِضٌ بِشَوْبِهِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَجِيءُ بِالْخُرْصِ وَالشَّيْءِ ثُمَّ تُلْقِيهِ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ ②

عطاء کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ ”میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے عید کے دن خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی بعد میں خطبہ دیا۔ اور خیال کیا کہ عورتوں نے خطبہ نہیں سنا۔ آپؐ ان کے پاس آئے ان کو وعظ و نصیحت کی اور انہیں صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ اور بلال رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے کو پکڑے ہوئے تھے عورتیں اپنی بالیاں وغیرہ لا کر بلالؓ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔“

① متفق علیہ: البخاری، کتاب العیدین، باب المشی والركوب الى العيد بغیر..... (958) ومسلم، کتاب صلاة العیدین، باب کتاب صلاة العیدین (2045)

② متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاة، باب الفرض فی الزکاة (1449) ومسلم، کتاب صلاة العیدین، باب کتاب صلاة العیدین (2043)

فوائد: (۱) عید والے دن ایک ہی خطبہ دیا جائے گا ہاں اگر کسی جگہ آواز نہ پہنچ سکی ہو تو ایسی جگہ دوبارہ خطبہ دیا جاسکتا ہے۔ (۲) عورتیں بھی نماز عید میں اہتمام سے حاضر ہوں گی (۳) عیدین میں صدقہ کرنا جائز ہے۔

1645- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ
وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ يُصَلُّونَ قَبْلَ
الْخُطْبَةِ فِي الْعِيدِ ❶
ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ، ابو بکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ وہ عید کے دن خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے تھے۔

[218]..... بَابُ لَا صَلَاةَ قَبْلَ الْعِيدِ وَلَا بَعْدَهَا

عید سے پہلے اور بعد نماز کے ممنوع ہونے کا بیان

1646- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنِ جَبْرِ يُحَدِّثُ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ
الْفِطْرِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا
وَلَا بَعْدَهَا قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَقُولُ
بِهَذَا قَالَ لِي وَأَوْمَأَ أَيُّ نَعَمْ ❷
ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی ﷺ عید کے دن نکلے اور دو رکعت نماز پڑھی۔ نہ اس سے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد۔

فوائد: نماز عید سے قبل یا بعد کسی قسم کی رکعات درست نہیں۔ یہ تب ہے جب عید کو اس کے حکم کے مطابق باہر میدان میں ادا کیا جائے۔ واللہ اعلم

[219]..... بَابُ التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ

عیدین میں تکبیر کہنا

1647- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب العیدین، باب الخطبة بعد العید (962) ومسلم، کتاب صلاة العیدین، باب کتاب صلاة العیدین (2041)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب العیدین، باب الخطبة بعد العید (964) ومسلم، کتاب صلاة العیدین، باب ترك الصلاة قبل العید (2054)

المؤذن.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأُولَى سَبْعًا وَفِي الْأُخْرَى خَمْسًا وَكَانَ يَبْدَأُ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ. ❶

عبداللہ بن محمد بن عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے ان کے دادا سے بیان کیا کہ ”نبی ﷺ عیدین میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہتے تھے۔ اور نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔

فوائد:..... صلاۃ العیدین کی تکبیروں میں اختلاف ہے امام شوکانی رحمہ اللہ نے اس بارے ”نیل الاوطار“ میں دس اقوال ذکر کیے ہیں۔ جن میں سے رائج یہی ہے پہلی رکعت میں قراۃ سے قبل سات اور دوسری میں قبل از قراءت پانچ تکبیرات ہیں ”قبل القراءۃ“ کے لفظ ترمذی میں صحیح سند سے مروی ہیں۔

[220]..... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيدَيْنِ

عیدین کی قراءت کا بیان

1648- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ.....

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ بِسَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فَقَرَأَ بِهِمَا. ❷

نعمان بن بشیر کہتے ہیں کہ ”نبی ﷺ عیدین اور جمعہ میں سورت اعلیٰ اور غاشیہ پڑھتے تھے جب دونوں اکٹھے ہو جاتے تو دونوں میں یہی سورتیں پڑھتے۔“

فوائد:..... لہذا عیدین میں یہ دونوں سورتیں پڑھنا مسنون ہیں۔

[221]..... بَابُ الْخُطْبَةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

سواری پر خطبہ دینا

1649- أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ نُبَيْطٍ.....

❶ قوی بالشواہد: ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب ماجاء فی کم یتکبر..... (1277)

❷ صحیح: دیکھئے سابقہ (1209)

نعیم بن ابی ہند کہتے ہیں کہ: میں نے اپنے والد اور اپنے چچا کے ساتھ حج کیا تو میرے والد نے مجھے کہا: ”کیا تو اس سرخ اونٹ والے کو دیکھ رہا ہے جو خطبہ دے رہا ہے وہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔“

حَدَّثَنِي أَبِي أَوْ نَعِيمُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي قَالَ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي وَعَمِّي فَقَالَ لِي أَبِي تَرَى ذَلِكَ صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ الَّذِي يَخْطُبُ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ . ❶

فوائد: ثابت ہوا آواز کو اونچا کرنے کے لیے کسی بھی بلند چیز کا سہارا لیا جاسکتا ہے۔ چاہے وہ کوئی سواری ہو۔

[222]..... بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ

عورتوں کا عیدین کے لئے جانا

1650- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ هِشَامِ عَنْ حَفْصَةَ.....

ام عطیہؓ کہتی ہیں کہ میرے والد آپؐ پر قربان ہوں آپؐ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عید الفطر اور عید قربانی کے دن (عید کی نماز کے لئے جائیں۔ اور) پردے والیوں کو بھی ساتھ لے کر جائیں لیکن حیض والی صف سے الگ رہیں۔ اور نیکی کے کام اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں۔ ام عطیہؓ کہتی ہیں: میں نے کہا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر کسی کے پاس چادر نہ ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کی بہن اپنی چادر اس کو بھی اوڑھائے۔“

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ أَمَرَنَا بِأَبِي هُوَ أَنْ نُخْرِجَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَأَمَّا الْحَيْضُ فَإِنَّهُنَّ يَعْزِلْنَ الصَّفَّ وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لِأَحَدَاهُنَّ الْجِلْبَابُ قَالَ تَلْبُسُهَا أُخْتَهَا مِنْ جِلْبَابِهَا . ❷

فوائد: عید کے لیے سبھی افراد حتیٰ کہ پردے والی عورتیں مزید حاکضہ بھی اس میں شامل ہوں گی حاکضہ عورت نماز تو نہیں پڑھے گی البتہ دعا و وعظ وغیرہ میں شریک ہوں گی۔

❶ صحیح احمد 4/305 والبخاری فی الکبیر 4/137

❷ صحیح مسلم، کتاب صلاة العیدین، باب ذکر اباحۃ خروج النساء فی العیدین (540)

[223]..... بَابُ الْحَتِّ عَلَى الصَّدَقَةِ يَوْمَ الْعِيدِ

عید کے دن صدقہ کی رغبت

1651- أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ.....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ قَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى بِلَالٍ حَتَّى أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَّظَهُنَّ وَذَكَرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللَّهِ قَالَ تَصَدَّقْنَ فَذَكَرَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ جَهَنَّمَ فَقَامَتْ امْرَأَةٌ مِنْ سَفَلَةِ النِّسَاءِ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ فَقَالَتْ لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِأَنَّكَ تَفْشِيَنَّ الشَّكَاةَ وَاللَّعْنَ وَتَكْفُرَنَّ الْعَشِيرَ فَجَعَلْنَ يَأْخُذْنَ مِنْ حُلِيِّهِنَّ وَأَقْرَاطِهِنَّ وَخَوَاتِيمِهِنَّ يَطْرَحْنَهُ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ يَتَصَدَّقْنَ بِهِ ①

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں عید کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز میں حاضر ہوا تو آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی پھر آپ ﷺ بلالؓ کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ عورتیں آئیں آپ نے ان کو وعظ و نصیحت کی اور انہیں اللہ سے ڈرنے کا حکم دیا آپ ﷺ نے فرمایا: ”صدقہ کرو پھر آپ نے جہنم کا کچھ حال ذکر کیا تو ایک معمولی عورت نے جس کے رخسار سرخی مائل سیاہ تھے اس نے کھڑے ہو کر کہا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے ایسے کیوں فرمایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیونکہ تم کثرت سے شکایات، لعن طعن اور شوہر کی نافرمانی کرتی ہو؟ تو سب عورتیں اپنے زیورات، بالیوں اور انگلیوں سے صدقہ کے لیے اتار کر بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

فوائد:..... (۱) عید کے روز صدقہ سنت ہے (۲) دوران خطبہ اگر کوئی خطیب سے مخاطب ہونا چاہے تو اس کی اجازت ہے (۳) انسانوں میں سے اکثر جہنمی عورتیں ہوں گی (۴) عورتیں عموماً بے صبری اور لعن طعن کرنے والی ہوتی ہیں (۵) صدقہ رد بلا کا باعث ہے۔ (واللہ الموفق)

1652- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هَذَا ②

ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

① صحیح مسلم، کتاب صلاة العیدین، باب کتاب الصلاة العیدین (2045) و ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب الخطبة يوم العید 1141

② متفق علیہ: البخاری، کتاب العیدین، باب الخطب بعد العید (964) و مسلم، کتاب صلاة العیدین، و ترك الصلاة قبل العید..... (2054)

[224]..... بَابُ إِذَا اجْتَمَعَ عِيدَانِ فِي يَوْمٍ

جب عید اور جمعہ ایک دن میں اکٹھی ہو جائیں

1653- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ.....

عَنْ إِيَّاسِ بْنِ أَبِي رَمْلَةَ قَالَ شَهِدْتُ
مُعَاوِيَةَ يُسْأَلُ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ أَشْهَدْتُ
مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عِيدَيْنِ اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ
قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ صَنَعَ قَالَ صَلَّى
الْعِيدَ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ فَقَالَ مَنْ
شَاءَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُصَلِّ ①

ایاس بن رملہ کہتے ہیں میں ابو معاویہؓ کے پاس حاضر ہوا تو
وہ زید بن ارقم سے پوچھ رہے تھے۔ کیا تم نبی ﷺ کے
پاس کبھی ایسے دن میں حاضر ہوئے جس میں جمعہ اور عید
اکٹھی ہو گئی ہو؟ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“ معاویہؓ نے کہا:
پھر آپؐ نے کیسے کیا؟ زید بن ارقم نے کہا: آپؐ نے عید کی
نماز پڑھی پھر آپؐ نے جمعہ کی رخصت دی۔ آپ ﷺ
نے فرمایا: ”جو پڑھنا چاہے تو پڑھ لے۔“

فوائد:..... معلوم ہوا جمعہ والے دن عید پڑھ لینے کے بعد جمعہ میں حاضر ہونا ضروری نہیں۔ مگر ظہر

کی نماز ادا کرنا فرض ہے۔

[225]..... بَابُ الرُّجُوعِ مِنَ الْمُصَلَّى مِنْ غَيْرِ الطَّرِيقِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ

جس راستہ سے عید گاہ جائیں اس کے علاوہ اور راستہ سے واپس آنا

1654- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا
خَرَجَ إِلَى الْعِيدِ رَجَعَ فِي طَرِيقٍ
آخَرَ. ②

ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب عید گاہ کی طرف
جاتے تو دوسرے راستہ سے واپس آتے۔“

فوائد:..... نماز عید کو جاتے اور آتے ہوئے راستہ بدلنا مستحب و مسنون ہے۔



① صحیح ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب اذا وافق يوم الجمعة يوم العيد (1070) والنسائی، کتاب صلاة العیدین، باب

الرخصة في التخلف عن الجمعة (1590)

② حسن الترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء في خروج النبي ﷺ (541)

۳..... من کتاب الزکاة

[1]..... باب فی فرض الزکاة زکوة کی فرضیت کا بیان

1655- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ.....
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ أَطَاعُوا لَكَ فِي ذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خُمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ فِي ذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُوْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ فِي ذَلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَإِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللَّهِ حِجَابٌ ①

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جب معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: ”تم ایسی قوم کے پاس جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں لہذا انہیں اس بات کی دعوت دینا کہ وہ گواہی دیں اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اگر اس کے متعلق وہ تمہاری بات مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان پر ہر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ اس کے متعلق تمہاری بات مان لیں تو ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں میں ان پر زکوة فرض کی ہے ان کے دولت مندوں سے لے کر ان کے فقراء کو دی جائے۔ اگر وہ اس کے متعلق تمہاری بات مان لیں تو ان کے عمدہ مالوں سے بچنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہے۔“

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاة، باب وجوب الزکاة (1395) ومسلم، کتاب الإیمان، باب الدعاء الى الشهادتين

فوائد: (۱) دعوت میں حکمت عملی کو اپنانا پسندیدہ عمل ہے حکمت کا تقاضا ہے کہ اسلام کی دعوت بتدریج دی جائے نہ کہ ابتداء اسلام کے سبھی احکام ان پر واضح کر دیے جائیں لہذا اسلام کی طرف قلبی میلان رکھنے والا اس کے بعض احکام کو سخت سمجھتا ہوا متنفر ہو جائے جیسا کہ ایک بندہ آپ ﷺ کے پاس آکر اسلام میں رغبت ظاہر کرتا ہے تو آپ ﷺ اس کے سامنے اسلام کی دعوت رکھتے ہیں تو وہ چوری وغیرہ ایسے گناہوں کو چھوڑنے سے انکار کر دیتا آپ ﷺ اصرار کی بجائے مان جاتے ہیں فقط جھوٹ چھوڑنے پر اسے آمادہ کر لیتے ہیں لہذا یہی اس کے بقیہ گناہوں کو چھوڑنے کا سبب بن جاتا ہے۔ (۲) درج ذیل تین احکام کے علاوہ، حج، روزہ، ان پانچ احکام پر اسلام کی بنیاد ہے حج اور روزے کو چھوڑ کر ان تین احکام کی تخصیص اس لیے ہے کہ ان کا انسان کی ظاہری حالت سے تعلق ہے لہذا ان میں سے ایک کا بھی انکار بندے پر کفریہ احکام لاگو کرنے کا باعث ہے۔ جیسا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کی ابتداء میں مانعین زکوٰۃ سے قتال کیا تھا (۳) زکوٰۃ میں درمیانہ مال لیا جائے گا (۴) مظلوم کی دعا اللہ براہ راست قبول ہو جاتی ہے۔ کسی روک کے بغیر۔

[2]..... بَابُ عَنِ الْمُسْكِينِ الَّذِي يُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ

اس مسکین کے متعلق جس کو صدقہ دینا چاہئے

1656- أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ الْمُسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ اللَّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالْكَسْرَةُ وَالْكَسْرَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَكِنَّ الْمُسْكِينُ الَّذِي لَيْسَ لَهُ غَنًى يُغْنِيهِ يَسْتَحْيِي أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ إِلْحَافًا أَوْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ إِلْحَافًا ①

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مسکین وہ نہیں ہے جس کو ایک یا دو لقمے دیئے جاتے ہیں۔ اور ایک دو ٹکڑے اور ایک دو کھجوریں دی جائیں۔ بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس اتنا مال نہ ہو جو اسے کفایت کرے اور وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال کرنے سے شرماتا ہو یا فرمایا: لپٹ کر لوگوں سے سوال نہ کرتا ہو۔“

فوائد: مسکین ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جس کے پاس ضروریات کے حصول کے لیے وسائل نہ ہوں یعنی جس کے اخراجات آمدن سے زیادہ ہوں نیز یہ پیشہ ور فقیر اس ذمرے میں نہیں آتے۔

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاة، با قول اللہ تعالیٰ (لا یسألون الناس إلیحافاً) (1476) ومسلم، کتاب الزکاة، باب

المسکین الذی لا یجد غنی (3390)

اس شخص کے متعلق جو اونٹ گائے اور بکری کی زکوٰۃ نہیں دیتا

1657- أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا مِنْ
صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي
حَقَّهَا إِلَّا أُقْعِدَ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَاعٌ
قَرُورٌ تَطْوُهُ ذَاتُ الظِّلْفِ بِظِلْفِهَا
وَتَنْطَحُهُ ذَاتُ الْقُرْنِ بِقُرْنِهَا لَيْسَ فِيهَا
يَوْمٌ مِذَّ جَمَاءٍ وَلَا مَكْسُورَةٌ الْقُرْنِ قَالُوا
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ إِطْرَاقُ فَحْلِهَا
وَإِعَارَةٌ دَلْوِهَا وَمِنْحَتُهَا وَحَلْبُهَا عَلَى
الْمَاءِ وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ . ❶

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس کے پاس اونٹ، بکریاں اور گائیں ہوں اور وہ ان سے ان کا حق ادا نہ کرتا ہو تو وہ قیامت کے دن ایک صاف میدان میں بٹھا دیا جائے گا۔ کھر والے جانور اپنے کھروں سے اسے روندیں گے۔ اور سینگ والا جانور اپنے سینگوں سے اسے مارے گا۔ اس دن ان میں کوئی جانور سینگ کے بغیر نہیں ہو گا۔ اور نہ ہی کوئی ٹوٹے سینگ والا ہو گا۔“ لوگوں نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! ان کا کیا حق ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے سانڈ کو عاریۃ جفتی کے لیے دینا اور ان کا ڈول کا ادھار دینا اور بکری کا دودھ پینے کے لئے دینا اور پانی کے پاس دودھ نکال کر دینا اور انہیں اللہ کی راہ میں سواری کے لیے دینا۔“

فوائد: (۱) جانوروں میں سے اونٹ، گائے اور بکری اور جوان کے حکم میں ہوان پر زکوٰۃ فرض ہے۔ (۲) ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا قیامت کو مسلسل اپنے جانوروں کی بدولت عذاب سے دوچار رہے گا (۳) زکوٰۃ کے علاوہ حدیث میں مذکورہ حقوق بھی اگر محتاج کے لیے کسی طور پر ان کا حصول ممکن نہ ہو تو صاحب وسعت پر ان کی ادائیگی لازم ہے۔ نیز پانی پر دھونے سے مراد جہاں سبھی لوگ جمع ہوں تو وہاں فقراء و مساکین کے ڈر سے دودھ نہ دھونا کہ کہیں انہیں نہ دینا پڑے ممنوع ہے۔

1658- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ.....

سَمِعَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِنِ عَبْدِ اللَّهِ كَهْتِهِ هِيَ كَمَا فِي رِوَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جس کے پاس اونٹ ہوں اور وہ ان کا حق ادا نہ کرتا ہو۔ تو قیامت کے دن وہ موٹے تازے ہو کر آئیں گے اور وہ ایک صاف میدان میں بٹھایا جائے گا۔ وہ اونٹ اسے اپنے پیروں اور کھروں سے روندتے ہوئے آئیں گے۔ اور جس کے پاس گائیں ہوں وہ ان میں سے ان کا حق ادا نہ کرتا ہو تو وہ قیامت کے دن موٹی تازی ہو کر آئیں گی اور وہ ایک صاف میدان میں بٹھایا جائے گا وہ اسے اپنے سینگوں سے ماریں گی اور اپنے پاؤں سے اسے روندیں گی جس کے پاس بکریاں ہوں وہ ان میں سے ان کا حق ادا نہیں کرتا تو وہ قیامت کے دن موٹی تازی ہو کر آئیں گی اسے ایک صاف میدان میں بٹھایا جائے گا وہ اسے اپنے سینگوں سے ماریں گی اور اپنے کھروں سے روندیں گی۔ ان میں سے کوئی سینگ کے بغیر نہیں ہوگی اور نہ ہی کسی کا سینگ ٹوٹا ہوا ہوگا۔ جس کے پاس خزانہ ہو اور وہ اس کا حق ادا نہ کرتا ہو تو قیامت کے دن اس کا خزانہ گنجا سانپ بن کر آئے گا اور اپنا منہ کھول کر اس کے پیچھے دوڑے گا۔ جب وہ اس کے پاس آئے گا تو آدمی اس کے خوف سے بھاگ جائے گا سانپ اس سے کہے گا: اپنا خزانہ لے جسے تو چھپاتا تھا۔ آدمی کہے گا: ”مجھے اس کی ضرورت نہیں۔“ جب وہ آدمی دیکھے گا کہ مجھے اس سے چھٹکارا نہیں تو وہ اپنا ہاتھ اس کے منہ میں ڈال دے گا وہ سانپ اسے اونٹ کی طرح چبائے گا۔“ ابن جریج کہتے ہیں: ابو زبیر نے کہا: میں نے عبید بن عمیر سے یہ قول سنا کہ ہم نے جابر بن عبد اللہ بن عبد اللہ سے پوچھا تو انہوں نے

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُ مَا كَانَتْ قَطُّ وَأُقْعِدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرُورٍ تَسْتَنْ عَلَيْهِ بِقَوَائِمِهَا وَأُخْفِئَ فِيهَا وَلَا صَاحِبٍ بَقَرٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُ مَا كَانَتْ قَطُّ وَأُقْعِدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرُورٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطْوُهُ بِقَوَائِمِهَا وَلَا صَاحِبٍ غَنَمٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُ مَا كَانَتْ وَأُقْعِدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرُورٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطْوُهُ بِأُظْلَافِهَا لَيْسَ فِيهَا جَمَاءٌ وَلَا مَكْسُورَةٌ قَرْنُهَا وَلَا صَاحِبٍ كُنْزٍ لَا يَفْعَلُ فِيهِ حَقَّهُ إِلَّا جَاءَ كَنْزُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَتْبَعُهُ فَاتِحًا فَاهُ فَإِذَا أَتَاهُ فَرَّ مِنْهُ فَيَنَادِيهِ خُذْ كَنْزَكَ الَّذِي خَبَّاتَهُ قَالَ فَأَنَا عَنْهُ غَنِيٌّ فَإِذَا رَأَى أَنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهُ سَلَكَ يَدَهُ فِي فَمِهِ فَيَقْضِمُهَا قَضَمَ الْفَحْلِ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ هَذَا الْقَوْلُ ثُمَّ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ وَأَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَقُّ الْإِبِلِ قَالَ حَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَإِعَارَةُ

ذَلُّهَا وَإِغَارَةٌ فَحَلَّهَا وَمَنْحُهَا وَحَمْلٌ
عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ . ❶

عبید بن عمیر کی طرح ہی کہا۔ ابن جریج کہتے ہیں ابو زبیر کہتے ہیں: میں نے عبید بن عمیر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اونٹ کا کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پانی کے پاس اس کا دودھ نکال کر صدقہ کر دینا اور اس کے ڈول کو ادھار دینا۔ اور حمل کے لئے سانڈھ ادھار دینا۔ اور دودھ پینے کے لیے (عاریتاً) دینا اور اللہ کی راہ میں سواری دینا۔“

1659۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ.....

عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِبَعْضِ هَذَا الْحَدِيثِ . ❷
معروور بن سؤید کہتے ہیں کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے پہلی حدیث کا کچھ حصہ نقل کرتے ہیں۔

[4]..... بَابُ فِي زَكَاةِ الْغَنَمِ بکریوں کی زکوٰۃ کے متعلق

1660۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ صَدَقَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ الصَّدَقَةَ فَكَانَ فِي الْغَنَمِ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ سَائِمَةً شَاةً إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةً فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ شَاةٌ لَمْ يَجِبْ فِيهَا إِلَّا ثَلَاثُ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ أَرْبَعَ مِائَةٍ فَإِذَا

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے زکوٰۃ کے متعلق اس طرح لکھا: ”چالیس سے لے کر ایک سو بیس چرنے والی بکریوں تک ہر چالیس میں ایک باہر بکری دی جائے۔ جب زیادہ ہو جائیں تو دو سو تک دو بکریاں دی جائیں اور جب دو سو سے زائد ہو کر تین سو تک ہو جائیں تو تین بکریاں دی جائیں۔ جب اس سے بھی زیادہ ہو جائیں تو چار سو سے کم تک تین بکریاں ہی ہیں۔ جب وہ چار سو ہو جائیں

❶ صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب اثم مانع الزکاة (2293) والنسائی کتاب الزکاة، باب مانع زکاة البقر (2453)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاة، باب زکاة البقر (1460) ومسلم، کتاب الزکاة، باب یغلیظ عقوبۃ من لا یدوی

بَلَغَتْ أَرْبَعَ مِائَةِ شَاةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ وَلَا تُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا ذَاتُ عَيْبٍ ①

تو ہر سو میں ایک بکری ہے۔ اور زکوٰۃ میں سے ہڈیاں نکلی ہوئی اور کانی اور عیب والی بکری نہ لی جائے۔“

فوائد: (۱) چرنے والی بکریوں میں زکوٰۃ ہوگی وہ بکریاں جنہیں خود مشقت کر کے چارہ ڈالا جاتا ہے یا گھر میں پالا جاتا ہے۔ ان میں زکوٰۃ فرض نہیں (۲) بکریوں میں زکوٰۃ حسب ذیل 40 سے 120 تک ایک بکری 120 سے 200 تک دو 200 سے 300 تک تین پھر چار سو کے بعد ہر سو پر ایک بکری زکوٰۃ میں دینا فرض ہے۔ لہذا بکریوں کا نصاب 40 بکریاں ہوں گی۔

1661۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْخَوْكَلَانِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ مَعَ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ إِلَى شُرَحْبِيلَ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ وَالْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ وَنُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ فِي أَرْبَعِينَ شَاةٍ شَاةٌ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ عِشْرِينَ وَمِائَةً فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ وَاحِدَةً فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ثَلَاثَةٌ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ ثَلَاثَ مِائَةٍ فَمَا زَادَ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ شَاةٌ ②

ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اس کے والد اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کی طرف عمرو بن حزم کے ہاتھ یوں لکھا تھا: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ رسول اللہ کی طرف سے شرجیل بن عبد کلال اور حارث بن عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال کو معلوم ہو کہ چالیس بکریوں سے لے کر ایک سو بیس سے دو سو تک دو بکریاں ہیں اور دو سو سے تین سو تک تین بکریاں ہیں۔ جب زیادہ ہو جائیں تو ہر سو میں ایک بکری ہے۔“

① صحیح بالشواہد: ابو داؤد، کتاب الزکاة، باب فی زکاة السالمة (1068) والترمذی، کتاب الزکاة، باب ماجاء فی زکاة الإبل والغنم (621)

② ضعیف: أخرجه النسائي، کتاب القسامة، باب المواضع (4868)

1662۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ
بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ لَهُمْ كِتَابًا فَذَكَرَ
نَحْوَهُ. ❶

عبد اللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم وہ اس کے والد اور
اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان کو خط
لکھ کر دیا پھر پہلی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

[5]..... بَابُ زَكَاةِ الْبَقَرِ

گائے کی زکوٰۃ

1663۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ وَالْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
قَالَ.....

قَالَ مُعَاذُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى
الْيَمَنِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَخُذَ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ
بَقْرَةً مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا أَوْ
تَبِيعَةً. ❷

معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی
طرف بھیجا تو مجھے حکم دیا کہ: ”میں ہر چالیس گائے میں
سے دو سال کا بچھڑالوں اور ہر تیس میں ایک برس کا بچھڑایا
بچھڑالوں۔“

فوائد:..... (۱) گایوں کا نصاب تیس عدد گائیں ہیں (۲) تیس گائیں پر ایک سالہ بچھڑا چالیس پر دو
سالہ منہ پھر آگے اسی حساب سے ہر تیس پر ایک سالہ بچھڑا جبکہ 40 پر 2 سالہ۔

1664۔ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ
مَسْرُوقٍ.....

عَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَخُذَ مِنَ الْبَقَرِ
مِنْ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا حَوْلِيًّا وَمِنْ أَرْبَعِينَ
بَقْرَةً مُسِنَّةً. ❸

معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی
طرف بھیجا تو یہ حکم دیا کہ: ”ہر تیس گائے میں سے ایک
سال کا بچھڑالوں اور چالیس میں سے دو دانٹالوں۔“

❶ ضعیف: سابقہ ہی مکرر آئی ہے۔

❷ صحیح: ابوداؤد، کتاب الزکاة، باب فی زکاة السائمة (1576) والترمذی، کتاب الزکاة، باب ماجاء فی زکاة
البقر (623)

❸ حسن: سابقہ ہی مکرر ہے۔

1665. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ
أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ بِنَحْوِهِ ①
احمد بن یوسف ابوبکر بن عیاش سے پہلی حدیث کی طرح
نقل کرتے ہیں۔

[6]..... بَابُ زَكَاةِ الْإِبِلِ

اونٹوں کی زکوٰۃ کا بیان

1666. أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ صَدَقَةَ عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ
حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ.....

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے زکوٰۃ
کے متعلق ایک تحریر لکھی تھی۔ تو وہ کسی حاکم کو نہیں دی گئی تھی
کہ آپ وفات پا گئے۔ تو اسے عمر رضی اللہ عنہ نے لے لیا۔ اور
آپ کے بعد اس پر عمل کیا۔ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ وفات پا گئے
تو عمر رضی اللہ عنہ نے لے لیا اور ان کے بعد اس پر عمل کرنے
لگے۔ جب عمر رضی اللہ عنہ شہید کئے گئے تو وہ ان کی تلوار کے
ساتھ یا وصیت کے ساتھ لٹکی ہوئی تھی۔ اور اس میں اونٹ
کی زکوٰۃ کے بارے میں اس طرح تھا۔ ہر پانچ سے لے کر
پچیس تک میں ایک بکری ہے جب وہ پچیس تک
پہنچ جائیں تو اس میں ایک بنت مخاض ہے۔ اور اگر ایک
بنت مخاض نہ ہو تو ایک ابن لبون۔ اس سے زیادہ پختالیس
تک ایک بنت لبون ہے۔ جب وہ زیادہ ہو جائیں تو ساٹھ
تک میں ایک حصہ ہے پھر جب زیادہ ہو جائیں تو کچھتر
تک میں ایک جذعہ ہے اور اس سے زیادہ نوے تک میں
دو بنت لبون ہیں۔ جب زیادہ ہو جائیں ایک سو بیس تک
میں دو حصے ہیں۔ جب اس سے زیادہ ہو جائیں تو ہر پچاس
میں ایک حصہ اور ہر چالیس میں بنت لبون ہے۔“

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ
الصَّدَقَةَ فَلَمْ تُخْرَجْ إِلَى عُمَالِهِ حَتَّى
قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا قَبِضَ
أَخَذَهَا أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ
فَلَمَّا قَبِضَ أَبُو بَكْرٍ أَخَذَهَا عُمَرُ فَعَمِلَ
بِهَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَلَقَدْ قُتِلَ عُمَرُ وَإِنَّهَا
لَمَقْرُونَةٌ بِسَيْفِهِ أَوْ بِوَصِيَّتِهِ وَكَانَ فِي
صَدَقَةِ الْإِبِلِ فِي كُلِّ خُمْسٍ شَاةٌ إِلَى
خُمْسٍ وَعِشْرِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ خُمْسًا
وَعِشْرِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ إِلَى
خُمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ بِنْتُ
مَخَاضٍ فَإِنْ لَبُونٌ ذَكَرٌ فَإِذَا زَادَتْ
فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ إِلَى خُمْسٍ وَأَرْبَعِينَ
فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا حِقَّةٌ إِلَى سِتِينَ فَإِذَا
زَادَتْ فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى خُمْسٍ
وَسَبْعِينَ فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ
إِلَى تِسْعِينَ فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا حِقَّتَانِ

إِلَى عَشْرِينَ وَمِائَةً فَإِذَا زَادَتْ فِيهَا
فِي كُلِّ خَمْسِينَ حَقَّةٌ وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ
بُنْتُ لَبُون. ❶

فوائد: (۱) اونٹوں کا نصاب پانچ اونٹ ہیں (۲) ان کی زکوٰۃ حسب ذیل ہے پانچ سے چوبیس تک ایک بکری پھر پچیس سے پینتیس تک ایک سالہ اونٹنی وہ نہ ہو تو دو سالہ اونٹ پھر چھتیس سے پینتالیس تک دو سالہ اونٹنی پھر چھیالیس سے ساٹھ تک تین سالہ اونٹنی پھر اکسٹھ سے پچھتر تک چار سالہ پھر چھتر سے نوے تک دو دو سالہ دو اونٹنیاں پھر اکانوے سے ایک سو بیس تک دو تین سالہ اونٹنیاں اگر اس سے بھی بڑھ جائیں تو ہر پچاس پر تین سالہ جبکہ چالیس پر دو سالہ اونٹنی ہے۔

1667- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ.....

عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ سالم کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے اسی نحوۃ. ❷ حدیث کی طرح نقل کیا۔

[7]..... بَابُ فِي زَكَاةِ الْوَرِقِ

چاندی کی زکوٰۃ کے متعلق

1668- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْخَوْلَانِيِّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ.....

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ إِلَى شَرْحِبِيلَ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ وَالْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ وَنُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ إِنَّ فِي كُلِّ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ خَمْسَةَ

ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے اور وہ اس کے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم کے ہاتھ شرجیل بن عبد کلال اور حارث بن عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال کے طرف لکھا کہ چاندی کے ہر ۵ اوقیوں میں ۵ (پانچ) درہم ہیں۔ اس سے زائد ہو تو ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے اور پانچ (۵) اوقیوں سے

❶ صحیح بالشواہد: دیکھئے سابقہ (1660)

❷ اسنادہ ضعیف: جب کہ یہ سابقہ ہی مکرر ہے۔

دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ
دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ لِمَا دُونَ خُمُسٍ
أَوَاقٍ شَيْءٌ. ❶

1669- أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ
عَنْ عَلِيٍّ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
عَفَوْتُ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ
هَاتُوا صَدَقَةَ الرِّقَّةِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ
دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ فِي تِسْعِينَ وَمِائَةٍ
شَيْءٌ حَتَّى تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ. ❷

علی رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے مرفوع بیان کرتے ہیں کہ نبی
ﷺ نے فرمایا: ”میں نے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ
معاف کر دی ہر چالیس درہم میں ایک درہم چاندی کی
زکوٰۃ ہے اور ایک سو نوے میں کچھ نہیں ہے حتیٰ کہ ۲۰۰ تک
پہنچ جائیں۔“

فوائد: (۱) گھوڑوں اور غلاموں میں زکوٰۃ نہیں (۲) چاندی کا نصاب پانچ اوقیہ 200 درہم
ہے۔ (۳) چاندی میں چالیسواں حصہ ادا کیا جائے گا۔ 200 درہموں میں سے 5 درہم موجودہ وزن کے
اعتبار سے 200 درہم تقریباً $52\frac{1}{2}$ (ساڑھے باون) تولے بنتے ہیں اسی طرح سونے میں بھی چالیسواں
حصہ ہے جو کہ 20 دیناروں میں سے نصف دینار ہے موجودہ وزن کے اعتبار سے 20 دیناروں کا وزن تقریباً
 $7\frac{1}{2}$ (ساڑھے سات) تولے بنتا ہے۔

[8]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْفَرْقِ بَيْنَ الْمُجْتَمِعِ وَالْجَمْعِ بَيْنَ الْمُتَفَرِّقِ

الگ الگ جانوروں کو اکٹھا اور اکٹھے جانوروں کو الگ الگ کرنے کی ممانعت

1670- أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِي لَيْلَى هُوَ الْكِنْدِيُّ
عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ أَتَانَا مُصَدِّقُ
النَّبِيِّ ﷺ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَقَرَأْتُ فِي
عَهْدِهِ أَنْ لَا يُجْمَعَ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا
يُفَرَّقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ. ❸

سويد بن غفلہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کی طرف سے
ہمارے پاس زکوٰۃ لینے والا آیا۔ تو میں نے اس کے ہاتھ
سے تحریر لے کر پڑھی جس میں لکھا ہوا تھا کہ: ”زکوٰۃ کے
ڈر سے الگ الگ جانوروں کو اکٹھا اور اکٹھے جانوروں کو
الگ الگ نہ کیا جائے۔“

❶ ضعیف پیچھے (1661) میں گزر چکی ہے۔ ❷ اسنادہ جید ابو داؤد، کتاب الزکاة، باب فی زکاة السالمة (1574)

❸ اسنادہ حسن: ابی سويد ابو داؤد، کتاب الزکاة، باب فی زکاة السالمة (1579) وابن ماجه، کتاب الزکاة، باب ما یأخذ
المصدق من الإبل (1801)

فوائد: صدقے سے بچنے یا اس میں کمی کرنے کے لیے کسی قسم کا حیلہ جائز نہیں مثلاً اگر کسی کی بکریاں اکٹھی چرتی ہیں جو کہ 50 بنتی ہیں اب صدقہ لینے والے کے آنے پر اپنی بکریاں الگ الگ کر لیں ایک اپنی 20 کر لے جبکہ دوسرا 30 الگ اس طرح دونوں ہی زکوٰۃ سے بچ جائیں۔ حالانکہ اگر اکٹھے رہتے تو ان کے ذمے ایک بکری لازم آتی تھی۔ اسی طرح دو بندوں کی 40، 40 بکریاں ہوں اب دونوں کو ایک ایک دینا پڑے گی لیکن یہ اکٹھی کر لیتے ہیں لہذا اب ان دونوں کے ذمے ایک بکری ہوگی جبکہ پہلے ان کو دو دینا پڑتے یہ صورتیں حیلے ناجائز خلاف شریعت ہیں۔

[9]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ اخْذِ الصَّدَقَةِ مِنْ كَرَائِمِ اَمْوَالِ النَّاسِ
زکوٰۃ میں لوگوں کے اچھے مال لینے کی ممانعت

1671- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ.....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا بَعَثَ
مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ يَا لَكَ وَكَرَائِمِ
أَمْوَالِهِمْ ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: ”لوگوں کے عمدہ مالوں سے پرہیز کرنا۔“

[10]..... بَابُ مَا لَا تَجِبُ فِيهِ الصَّدَقَةُ مِنَ الْحَيَوَانِ

ان حیوانوں کا بیان جن پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے

1672- حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ
سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ عِرَالِكِ بْنِ مَالِكٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
لَيْسَ عَلَى فَرَسٍ مُسْلِمٍ وَلَا عَلَى
غُلَامٍ صَدَقَةٌ ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”نہ
مسلمانوں کے گھوڑے میں زکوٰۃ ہے اور نہ ہی اس کے
غلام میں۔“

❶ متفق علیہ (1655) کے تحت گزر چکی ہے۔

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاة، باب لیس علی المسلم فی فرسہ صدقہ (1463) ومسلم، کتاب الزکاة، باب لا زکاة علی المسلم فی عبده وفرسہ (2270)

[11]..... بَاب مَا لَا يَجِبُ فِيهِ الصَّدَقَةُ مِنَ الْحُبُوبِ وَالْوَرَقِ وَالذَّهَبِ

ان غلوں سونے اور چاندی کا بیان جن پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے

1673- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ.....

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

”پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور نہ ہی پانچ اوقیہ سے

کم میں زکوٰۃ ہے اور نہ ہی پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ

ہے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: وسق ۶۰ صاع کا ہوتا ہے اور صاع

اہل حجاز کے نزدیک اڑھائی من کا ہوتا ہے اور اہل عراق

کے نزدیک ۴ من کا ہوتا ہے۔ [مناپ یا تول کا قدیم

پیمانہ ہے جو دو رطل کے مساوی ہوتا ہے]

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسَةِ أَوْسُقٍ

صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خُمْسِ أَوَاقٍ

صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خُمْسِ ذَوْدٍ

صَدَقَةٌ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْوُسْقُ سِتُّونَ

صَاعًا وَالصَّاعُ مَنَوَانٍ وَنِصْفُ فِي قَوْلِ

أَهْلِ الْحِجَازِ وَأَرْبَعَةُ أَمْنَاءٍ فِي قَوْلِ

أَهْلِ الْعِرَاقِ . ❶

فوائد:..... چاندی اور اونٹوں کے نصاب کی بات پیچھے گزر چکی ہے البتہ غلے کی اجناس میں پانچ

وسق نصاب ہے۔ پانچ وسق موجودہ اوزان کے مطابق تقریباً 630 کلوگرام بنتا ہے۔

1674- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ

حَبَّانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ.....

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”پانچ وسق سے کم غلے اور کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں

ہے۔ اور پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ

اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔“

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ فِيمَا دُونَ

خُمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ مِنْ حَبٍّ وَلَا تَمْرِ

وَلَا فِيمَا دُونَ خُمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا

فِيمَا دُونَ خُمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ . ❷

فوائد:..... غلہ جات میں سے کھجور اور دانے کا ذکر مذکورہ حدیث میں ہے دانے سے مراد ایسی

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاة، باب ما أوى زكاته فليس يكثر (1405) ومسلم، کتاب الزکاة، باب ليس فيما دون

خمسۃ اوسق صدقة (2260)

❷ متفق علیہ: سابقہ ہی مکرر ہے۔

اجناس جو ذخیرہ ہو سکتی ہوں۔ مثلاً گندم، جو، کشمش، زیتون وغیرہ ان اجناس کے نصاب تک پہنچنے پر ان سے زکوٰۃ ادا کی جائے گی جو کہ مشقت سے حاصل ہونے والی یعنی جن کو مول لے کر یا محنت سے پانی لگایا گیا ہو سے بیسواں حصہ جبکہ بغیر مشقت کے حاصل ہونے والی فصل سے 10واں حصہ ہوگا۔

(دیکھیے بخاری شریف)

1675- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْخَوَلَانِيِّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ.....

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے اور وہ اس کے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم کے ہاتھ شرجیل بن عبد کلال اور حارث بن عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال کی طرف لکھا: ”ہر پانچ اوقیہ چاندی میں پانچ درہم ہیں اور جو زیادہ ہو تو ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے۔ اور پانچ اوقیوں سے کم میں کچھ نہیں ہے۔“

عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ إِلَى شَرْحِبِيلِ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ وَالْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ وَنُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ إِنَّ فِي كُلِّ خُمْسٍ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ خُمُسَةً دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ دَرَاهِمًا دَرَاهِمٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسٍ أَوَاقٍ شَيْءٌ. ①

[12]..... بَابُ فِي تَعْجِيلِ الزَّكَاةِ

زکوٰۃ ادا کرنے میں جلدی کرنا

1676- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ حُجَّيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ.....

علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے فرض ہونے سے پہلے زکوٰۃ میں جلدی کرنے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے ان کو اس میں رخصت دی۔ ابو محمد کہتے ہیں: ”میں بھی اسی کو اختیار کرتا ہوں اور میں زکوٰۃ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي النَّبَّاسِ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي تَعْجِيلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ فِي ذَلِكَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَخَذُ بِهِ وَلَا أَرَى فِي تَعْجِيلِ

الزَّكَاةُ بَأْسًا . ❶ جلدی ادا کرنے میں کچھ حرج نہیں سمجھتا۔“

فوائد: معلوم ہوا قبل از وقت بھی زکوٰۃ ادا کی جاسکتی ہے۔

[13]..... بَاب مَا يَجِبُ فِي مَالٍ سِوَى الزَّكَاةِ

اس مال کے متعلق جو زکوٰۃ کے علاوہ واجب ہوتا ہے

1677- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الطُّفَيْلِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَامِرٍ.....

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ حَقًّا سِوَى الزَّكَاةِ . ❷

میں اور بھی حق ہے۔“

فوائد: احادیث کے مطابق صرف زکوٰۃ ہی مالوں کا حق ہے۔ جبکہ مذکورہ حدیث میں اس کے علاوہ بھی حق بتائے جا رہے ہیں تو ان میں کوئی تعارض نہیں کیونکہ یہ حقوق عارضی ہیں۔ جبکہ زکوٰۃ مستقل جیسا کہ قرآن میں بھی آتا ہے۔ ﴿وَأَتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ﴾ اور وہ اس کی محبت میں مال خرچ کرتے ہیں۔

[14]..... بَاب فِيمَنْ يَتَصَدَّقُ عَلَى غَنِيِّ

اس شخص کے متعلق جو امیر کو صدقہ دے

1678- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيُّ.....

أَنَّ مَعْنَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَا وَأَبِي وَجَدِي وَخَطَبَ عَلَيَّ فَأَنْكَحَنِي وَخَاصَمْتُ إِلَيْهِ كَانَ أَبِي يَزِيدُ أَخْرَجَ دَنَابِيرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُهَا بِهَا

معن بن یزید بیان کرتے ہیں کہ میں نے میرے والد دادا نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی آپ ﷺ نے میری منگنی کر کے میرا نکاح کر دیا۔ اور میں آپ کے پاس ایک جھگڑا لے کر گیا۔ میرے والد یزید نے صدقہ کے لئے کچھ دینار نکالے تھے ان کو مسجد میں کسی آدمی کے پاس رکھا۔ میں نے جا کر اس سے لے لئے۔ اور (اپنے باپ

❶ صحیح ابو داؤد، کتاب الزکاة، باب فی تعجیل الزکاة (1624) والترمذی، کتاب الزکاة، باب ماجاء فی تعجیل الزکاة (678)

❷ سند ضعیف و لکن له شواهد، الترمذی، کتاب الزکاة، باب ماجاء فی أن فی المال حقًا سِوَى الزکاة (659) وابن ماجه کتاب الزکاة باب ما أدى زكاته فليس بكنز (1789)

فَقَالَ وَاللَّهِ مَا إِيَّاكَ أَرَدْتُ بِهَا
فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ
لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيدُ وَلَكَ يَا مَعْنُ
مَا أَخَذْتُ ❶

کے پاس) لے کر آیا تو انہوں نے کہا: ”اللہ کی قسم! میرا
ارادہ تجھے دینے کا نہیں تھا۔ میں وہ جھگڑا لے کر رسول
اللہ ﷺ کے پاس گیا تو آپ نے فرمایا: ”یزید تجھے تیری
نیت کا ثواب ملے گا اور اسے معن جو تو نے لے لیا وہ تیرا
ہی ہے۔“

فوائد: زکوٰۃ غنی کو دینا جائز ہے البتہ اگر کوشش کر کے کوئی کسی کو مستحق زکوٰۃ سمجھ کر دے دے تو
دینے والے کی طرف سے ادا ہو جائے گی اگرچہ زکوٰۃ لینے والا اس کا حقیقی مستحق نہ ہی ہو کیونکہ اعمال کا
دراودار نیتوں پر ہے۔

[15]..... بَابُ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

اس شخص کا بیان جس پر صدقہ حلال نہیں

1679- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ وَأَبُو نَعِيمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رِيحَانَ بْنِ
يَزِيدَ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيِّ وَلَا
لِذِي مِرَّةٍ سِوَى قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يَعْنِي
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو كَتَبْتُ هِيَ كَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَے فرمایا:
”دولت مند کے لئے زکوٰۃ حلال نہیں اور نہ ہی قوت
والے آدمی کے لئے حلال ہے۔“

قَوِي ❷

فوائد: (ذی مِرَّة سَوّی) سے مراد ایسا شخص ہے جو محنت کر کے اپنے اخراجات پورے کر سکتا ہو۔
1680- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَنْ سَأَلَ عَنْ ظَهْرِ غَنِيٍّ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
عَبْدَ اللَّهِ كَتَبْتُ هِيَ كَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَے فرمایا: ”جو شخص
دولتمند ہونے کے باوجود سوال کرے گا وہ قیامت کے دن

❶ صحيح البخارى، كتاب الزكاة، باب اذا تصدق على ابنه ولا يشعر (1422)

❷ صحيح: ابو داود، كتاب الزكاة، باب من يجوز له أخذ الصدقة وهو غني (1634) والترمذي، كتاب الزكاة، باب من لا

تحل له الصدقة (652)

ایسے حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر زخم ہوں گے
یا اس کے چہرے پر گوشت نہیں ہوگا یا اس کے چہرے پر
خراشیں ہوں گی۔“ کہا گیا: اے اللہ کے رسول! کتنی
دولت ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پچاس درہم یا اس کے
برابر سونا۔“

وَفِي وَجْهِهِ خُمُوشٌ أَوْ كُدُوحٌ أَوْ
خُدُوشٌ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْغِنَى
قَالَ خُمُسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ
الذَّهَبِ . ❶

فوائد: معلوم ہوا کہ گزران کے بقدر مال ہونے کے باوجود مانگنا قیامت کو رسوائی کا باعث ہو

گا۔ (أَعَاذَنَا اللَّهُ مِنْهُ)

1681- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِيهِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بَنَحْوِهِ . ❷

[16] بَابُ الصَّدَقَةِ لَا تَحِلُّ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَلَا لِأَهْلِ بَيْتِهِ

نبی ﷺ اور اہل بیت کے لئے صدقہ جائز نہیں ہے

1682- أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذَ الْحَسَنُ
تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ
فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ كَخُ كَخُ أَلْقَاهَا أَمَا
شَعَرْتُ أَنَا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ . ❸

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حسن رضی اللہ عنہ نے صدقہ کی کھجوروں
میں سے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں ڈالی تو نبی ﷺ
نے فرمایا: ”اوہو! اسے پھینک دو! کیا تم نہیں جانتے کہ
ہم صدقہ نہیں کھاتے۔“

فوائد: بنو ہاشم آپ ﷺ کے خاندان کے لیے صدقہ حلال نہیں اسی لیے آپ ﷺ ہدیہ تو

قبول کر لیتے تھے البتہ صدقہ نہیں لیتے تھے۔

1683- أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ عِيسَى

❶ حسن ابو داؤد، کتاب الزکاة، باب من يعطى من الصدقة وحد الغنى (1626) والترمذی، کتاب الزکاة، باب ماجاء من

تحل له الزکاة (650)

❷ حسن سابقہ ہی مکرر ہے۔

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاة، باب ما یذکر فی الصدقة للنبی ﷺ (1491) ومسلم، کتاب الزکاة، باب تحریم

الزکاة علی رسول اللہ ﷺ (2470)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي لَيْلَى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَعِنْدَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَخَذَ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَاتَزَعَهَا مِنْهُ وَقَالَ أَمَا عَلِمْتُ أَنَّهُ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ. ❶

عبدالرحمن بن ابولیلی کہتے ہیں کہ ابولیلی نے کہا: میں نبی ﷺ کے پاس تھا اور آپ کے پاس حسن بن علی رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ انہوں نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور پکڑی تو آپ ﷺ نے اس سے چھین لی اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے نہیں ہو کہ صدقہ ہمارے لئے حلال نہیں ہے؟“

[17]..... بَابُ التَّشْدِيدِ عَلَى مَنْ سَأَلَ وَهُوَ غَنِيٌّ

اس شخص کے متعلق وعید جو دولت مند ہونے کے باوجود سوال کرے

1684- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيهِ.....

عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُلْحِقُوا بِي فِي الْمَسْأَلَةِ فَوَاللَّهِ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ شَيْئًا فَأُعْطِيَهُ وَأَنَا كَارِهٌ فَيَبَارِكَ لَهُ فِيهِ. ❷

معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم سوال کرنے میں لپٹا نہ کرو جو شخص مجھ سے کچھ مانگے گا میں اسے ناخوشی سے دوں گا۔ تو اس کے لئے اس میں برکت نہیں ہوگی۔“

1685- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ.....

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ مَسْأَلَةً وَهُوَ عَنْهَا غَنِيٌّ كَانَتْ شَيْنًا فِي وَجْهِهِ. ❸

رسول اللہ ﷺ کے غلام ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی دولت مند ہونے کے باوجود لوگوں سے سوال کرے گا اس کے چہرے پر گوشت نہیں ہوگا۔“

❶ صحیح: احمد 4/348 وشرح معافی الآثا للطحاوی 2/10 (2387) والنسائی، کتاب الزکاة، باب الإلحاف فی

المسألة (2593)

❷ صحیح داری منفرد ہیں۔

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاة، باب الاستغفار عن المسألة (1469) ومسلم، کتاب الزکاة، باب فضل التعفف

والصبر (2421)

فوائد:..... (۱) دولتمند کا سوال کرنا اس کے لیے قیامت کو ذلت کا باعث ہوگا (۲) چٹ کر مانگنا

پسندیدہ ہے اگرچہ حقیقی ضرورت ہی کیوں نہ ہو۔

[18]..... بَاب فِي الْإِسْتِعْفَافِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ

سوال سے بچنے کے متعلق

1686- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ

اللَّيْثِيِّ.....

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا۔ تو آپ نے ان کو دیا۔ پھر انہوں نے سوال کیا تو آپ نے ان کو دیا۔ حتیٰ کہ جو آپ کے پاس تھا سب ختم ہو گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے پاس جو کچھ مال ہوگا تم سے بچا کر ہرگز نہیں رکھوں گا اور جو کوئی سوال سے بچنا چاہے اللہ اسے بچائے گا۔ اور جو کوئی آسودہ ہونا چاہے اللہ اسے آسودہ کرے گا۔ اور جو کوئی صبر کرے اللہ اسے صبر دے گا۔ اور صبر سے بڑھ کر بہتر اور کشادہ کوئی چیز کسی کو نہیں دی گئی۔“

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا عِنْدَهُ قَالَ مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَذْخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللَّهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصْبِرْهُ اللَّهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ. ❶

فوائد:..... یہ قانون الہی ہے ﴿أَنْ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى﴾ انسان کو اس کی کوشش کے

مطابق ہی ملتا ہے اگر آپ بے صبر رہیں تو بالکل صبر کا مظاہرہ کرتے رہیں بالآخر اللہ آپ کو اپنی جناب سے ضروری نوازے گا آپ کو آپ کے صبر و استقلال کا انعام ضرور مل کر رہے گا جب کہ اس کے برعکس سوال اور بے صبری آپ کی زندگی کی تلخیوں میں کمی کی بجائے انہیں مزید بڑھاوا دے گی (واللہ ولی التوفیق)

[19]..... بَاب النَّهْيِ عَنْ رَدِّ الْهَدِيَّةِ

ہدیہ واپس کرنے کی ممانعت

1687- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب الزکاة، باب الاستعفاف عن المسألة (1469) ومسلم، کتاب الزکاة، باب فضل التعفف

سَالِمٌ أَنَّهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ.....

سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُذْهُ وَمَا آتَاكَ اللَّهُ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ. ❶

عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے کوئی چیز دیتے تو میں کہتا: ”یہ آپ اسے دے دیں جو مجھ سے اس کا زیادہ محتاج ہے۔“ تو رسول اللہ فرماتے: ”اسے لے لو اور اللہ جو کچھ تمہیں دے اور تم نے اس کا لالچ نہ کیا ہو اور نہ ہی سوال کیا ہو تو اسے لے لو ورنہ اس کے پیچھے نہ پڑو۔“

فوائد: بلا سوال اور عزت نفس کو بچنے بغیر ملنے والا تحفہ اللہ کی دین سمجھ کر قبول کر لینا بہتر، لائق خوش بختی ہے جب کہ بلا وجہ دوسروں کے مال کو للچائی نگاہوں سے تکرنا باعث شرمندگی عزت نفس کی بربادی کا سبب ہے نیز رذالت و مجالس الگ ہے۔

1688- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ حُوَيْطَبَ بْنَ عَبْدِ الْعُزَّى أَخْبَرَهُ.....

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ السَّعْدِيِّ أَخْبَرَهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُوَيْرَةَ. ❷

عبداللہ بن سعدی عمر رضی اللہ عنہ سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

1689- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ.....

عَنِ ابْنِ السَّعْدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ فَذَكَرَ نَحْوًا مِنْهُ. ❸

ابن سعدی کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے عامل بنایا پھر انہوں نے اسی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

[20]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ

سوال کرنے کی ممانعت

1690- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاة، باب الاستعفاف عن المسألة (1469) ومسلم، کتاب الزکاة، باب فضل التعفف والصبر (2421)

❷ صحیح: ما قبل ہی مکرر ہے۔

❸ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

وَعُرْوَةَ بِنُ الزُّبَيْرِ

أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ
فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ
فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَقَالَ يَا حَكِيمُ إِنَّ
هَذَا الْمَالَ خَصِرٌ حُلُوٌّ فَمَنْ أَخَذَهُ
بِسَخَاوَةٍ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ
أَخَذَهُ بِإِشْرَافٍ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ
وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ .^①

حکیم بن حزام کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سوال کیا
تو آپ نے مجھے دیا۔ پھر آپ سے میں نے سوال کیا تو
آپ نے مجھے دیا، پھر میں نے آپ سے سوال کیا تو آپ
نے مجھے دیا پھر میں نے آپ سے سوال کیا تو آپ ﷺ
نے فرمایا: ”اے حکیم! یہ مال سرسبز اور شیرین ہے جو شخص
نفس کے لالچ کے بغیر لے گا اس کے لئے اس میں برکت
ڈالی جائے گی اور جو کوئی اسے نفس کے لالچ سے لے اس
کے لئے اس میں برکت نہیں ہوگی۔ اور وہ اس شخص کی
طرح ہوگا جو کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا۔“

فوائد: بقدر کفایت حاصل کردہ مال آدمی کے لیے حصول برکات کا سبب ہے جب کہ لالچی
انسان کو موت تک کبھی آسودگی حاصل نہیں ہوتی مال کی حرص اسے مسلسل بے سکونی میں مبتلا رکھتی ہے۔

[21]..... بَابُ مَتَى يُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ الصَّدَقَةُ

آدمی کے لئے کب صدقہ مستحب ہے؟

1691- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا تُصَدِّقُ
بِهِ عَنْ ظَهْرٍ غَنِيٍّ وَلْيَبْدَأْ أَحَدُكُمْ بِمَنْ
يَعُولُ .^②

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ
فرماتے ہوئے سنا: ”بہتر صدقہ وہ ہے جو غنی کے پیچھے کیا
جائے۔ تمہارا ایک اپنے عیال سے شروع کرے۔“

فوائد: (۱) معلوم ہوا بہترین صدقہ وہ ہے جو اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے بعد کیا جائے
(۲) صدقہ کرتے وقت سب سے پہلے اپنے گھروالوں کی ضروریات کو پورا کیا جائے گا۔

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاة، باب الاستعفاف عن المسألة (1472) ومسلم، کتاب الزکاة، باب بیان الید العلیا
خیر من الید السفلی (1035)

② صحیح البخاری، کتاب الزکاة، باب لا صدقة الا عن ظهر غنی ومن تصدق (1426)

[22]..... باب فی فضل الیدِ العُلَیَا

دینے والے ہاتھ کی فضیلت

1692- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى قَالَ وَالْيَدُ الْعُلْيَا يَدُ الْمُعْطَى وَالْيَدُ السُّفْلَى يَدُ السَّائِلِ ①

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔“ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: اوپر کا ہاتھ دینے والا ہاتھ ہے اور نیچے کا ہاتھ سوال کرنے والا ہاتھ ہے۔“

1693- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ يَذْكُرُ.....

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غَنَى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ ②

حکیم بن حزام کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہتر صدقہ وہ ہے جو غنی کے پیچھے ہو اور اوپر کا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور عیال سے شروع کرو۔“

فوائد:..... کائنات میں ہر ایک بہتر سے بہترین کی تلاش میں ہے ایسی حالت میں آپ ﷺ کی بات کو نظر انداز کر دینا قطعاً دانشمندی نہیں کہلا سکتی لہذا بہترین کی جستجو میں آپ ﷺ کے قول کو مد نظر رکھتے ہوئے ”معطی“ کے کردار کو اپنانا ہمارے فلاح دارین کا باعث ہے کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا (مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ) (مسلم) صدقے نے کبھی کسی مال کو کم نہیں کیا۔

[23]..... باب أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ

کون سا صدقہ افضل ہے؟

1694- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سُلَيْمَانُ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ.....

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاة، باب لا صدقة إلا عن ظهر غنى (1429) ومسلم، کتاب الزکاة، باب بیان الید العلیا

خیر من الید السفلی..... (2382)

② صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب بیان أن الید العلیا خیر من الید السفلی..... (2383)

عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيَّكُمْ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ خَفِيفَ ذَاتِ الْيَدِ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَسْأَلُهُ فَوَافَقْتُ زَيْنَبَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ تَسْأَلُ عَمَّا أَسْأَلُ عَنْهُ فَقُلْتُ لِبَلَالٍ سَلْ لِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيْنَ أَضْعُ صَدَقَتِي عَلَى عَبْدِ اللَّهِ أَوْ فِي قَرَابَتِي فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أُمَّيْ الزَّيْنَبِ فَقَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ لَهَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ. ❶

عبداللہ کی بیوی زینب کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کرو اگرچہ اپنے زیوروں سے کرو۔“ اور عبداللہ تنگدست تھے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس یہ بات پوچھنے کے لئے گئی۔ تو انصار کی ایک زینب نامی عورت کو میں نے پایا وہ بھی جو وہی بات پوچھنا چاہتی تھی جو میں پوچھنا چاہتی تھی تو میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے کہا آپ میرے لئے رسول اللہ ﷺ سے پوچھیں کہ میں اپنا صدقہ کسے دوں؟ عبداللہ کو یا اپنے اور رشتہ داروں کو؟ بلالؓ نے نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کون سی زینب ہے؟ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: ”عبداللہ کی بیوی۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے لئے دوہرا اجر ہے ایک رشتہ داری کا اجر اور دوسرا صدقہ کا اجر۔“

فوائد:..... گھر کا خرچ یہ مرد کی ذمہ داری ہے اسی طرح بچوں کے اخراجات بھی۔ اگر بیوی اپنی ذاتی دولت سے اپنے شوہر یا بچوں پر خرچ کرتی ہے تو یہ اس کی جانب سے صدقہ اور اس کے لیے دوہرے اجر کا باعث ہوگا۔

1695۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ.....
عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِي بِالْمَدِينَةِ مَالًا نَحْلًا وَكَانَتْ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُ حَاءٍ وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا
انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مدینہ میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ انصاری کے پاس تمام انصار سے زیادہ مال اور کھجوروں کے درخت تھے۔ اور ان کے تمام مالوں سے انہیں زیادہ پیارا ”بیرحاء“ تھا۔ اور وہ مسجد کے سامنے تھا۔ نبی ﷺ اس کے پاس جاتے اور اس کا صاف پانی پیتے۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاة، باب الزکاة علی الزوج والأیتام فی الحجر (1466) ومسلم، کتاب الزکاة، باب فضل النفقة والصدقة علی الأقربین..... (2315)

طَيِّبٌ فَقَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَالَ إِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءُ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ أَرْجُو بَرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَخِ ذَلِكَ مَالٌ رَابِعٌ أَوْ رَائِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيهِ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهُ فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَهُ أَبُو طَلْحَةَ فِي قَرَابَةِ بَنِي عَمِّهِ. ❶

جب یہ آیت نازل ہوئی: ”تم نیکی کو ہرگز نہیں پہنچ سکتے حتیٰ کہ تم وہ چیز خرچ کرو جو تم پسند کرتے ہو اور تم جو چیز خرچ کرو تو اللہ تعالیٰ اسے جاننے والا ہے۔“ (بقرہ: ۹۲) ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مال بیرحاء نے کہا: ”میرے مالوں میں میرے نزدیک عمدہ ہے میں اسے اللہ کے لیے صدقہ کرتا ہوں اور اس سے ثواب کی امید رکھتا ہوں۔ اور وہ اللہ کے پاس جمع ہوگا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ جہاں چاہیں اسے خرچ کریں۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شاباش! یہی مال فائدہ مند ہے یا آپ نے فرمایا: راحت والا ہے۔ تم نے جو کہا میں نے سن لیا۔ اور میری رائے ہے کہ تم اسے اپنے رشتہ داروں پر صرف کرو۔“ تو ابو طلحہ نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! ایسا ہی کروں گا۔“ ابو طلحہ نے اسے اپنے چچا کے بیٹوں میں تقسیم کر دیا۔

فوائد:..... (۱) اپنے محبوب مالوں کو راہ اللہ خرچ کرنا پسندیدہ عمل ہے (۲) صحابہ خیر کے اعمال میں جلدی کرتے تھے (۳) اقارب پر صدقہ کرنے کا دوسرا ثواب ہے ایک صدقہ کا دوسرا صلہ رحمی کا۔

[24]..... بَابُ الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ

صدقہ کی رغبت دینا

1697- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ هِيَاجِ بْنِ عِمْرَانَ.....

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ مَا خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا أَمَرَنَا فِيهَا بِالصَّدَقَةِ وَنَهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ. ❷

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب بھی ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا تو ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا اور ہمیں مثلہ کرنے سے منع کیا۔

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاة، باب الزکاة علی الأقارب (1411) ومسلم، کتاب الزکاة، باب فضل النفقة والصدقة علی الأقربین..... (2312)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأدب، باب طیب الکلام (6023) ومسلم، کتاب الزکاة، باب الحث علی الصدقة..... (2346)

1698- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ خَيْمَةَ.....

فوائد: معلوم ہوا کسی بھی نیکی کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے حتیٰ کہ کچھ بھی صدقہ کرنے کو نہ ہو تو اچھی بات کہہ دینا ہی صدقہ ہے حتیٰ کہ مسکرا کر ملنا اس کو بھی آپ ﷺ نے صدقہ قرار دیا ہے (اللہ الغنی)

1699- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ دُحَيْمٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ أَنَّ أَبَا
لُبَابَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَمَّا رَضِيَ عَنْهُ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ مِنْ
تَوْبَتِي أَنْ أَهْجُرَ ذَارَ قَوْمِي
وَأَسَاكِنَكَ وَأَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً
لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يُجْزِي عَنْكَ الْفُلُكُ ②

❶ صحيح: أبو داؤد، كتاب الإيمان والنذور، باب فيمن نذر أن يتصدق بماله (3319) والنسائي، كتاب الإيمان والنذور باب إذا أهدى ماله على وجه النذر (3833)

② ضعيف: ابو داود، كتاب الزكاة، باب الرجل يخرج من ماله (1673)

فوائد: واضح ہوا صدقہ کرتے ہوئے گھر والوں کی ضرورتوں کو مد نظر رکھنے کے بعد صدقہ کرنا چاہیے یہ نہ ہو کہ جوش نیکی میں سبھی کچھ صدقہ کر دینے کے بعد بندہ ہاتھ پھیلاتا پھرے جیسا کہ اگلی حدیث میں آرہا ہے۔

1700- أَخْبَرَنَا يَعْلَى وَأَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ بِمِثْلِ الْبَيْضَةِ مِنْ ذَهَبٍ أَصَابَهَا فِي بَعْضِ الْمَغَارِزِ قَالَ أَحْمَدُ فِي بَعْضِ الْمَعَادِنِ وَهُوَ الصَّوَابُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ خُذْهَا مِنِّي صَدَقَةٌ فَوَاللَّهِ مَا لِي مَالٌ غَيْرَهَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ عَنْ رُكْنِهِ الْأَيْسَرِ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ جَاءَهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ هَاتِيهَا مُغْضِبًا فَحَدَفَهُ بِهَا حَدَفَةً لَوْ أَصَابَهُ لَأَوْجَعَهُ أَوْ عَقَرَهُ ثُمَّ قَالَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى مَالِهِ لَا يَمْلِكُ غَيْرَهُ فَيَتَصَدَّقُ بِهِ ثُمَّ يَقْعُدُ يَتَكَفَّفُ النَّاسُ إِنَّمَا الصَّدَقَةُ عَنْ ظَهْرِ غِنَى خِدِ الَّذِي لَكَ لَا حَاجَةَ لَنَا بِهِ فَأَخَذَ الرَّجُلُ مَالَهُ وَذَهَبَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ كَانَ مَالُكَ يَقُولُ إِذَا جَعَلَ الرَّجُلُ مَالَهُ فِي الْمَسَاكِينِ يَتَصَدَّقُ بِثُلْثِ مَالِهِ. ❶

جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں: ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے تو ایک آدمی انڈے کے برابر سونا لے کر آیا جو اسے کسی جہاد میں ملا تھا۔ اور احمد کہتے ہیں: کسی کان سے ملا تھا اور یہی درست ہے۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اسے میری طرف سے صدقہ قبول کر لیں اللہ کی قسم! میرے پاس اس کے علاوہ اور مال نہیں ہے تو آپ نے اس سے منہ پھیر لیا پھر اس نے آپ کی باتیں طرف آ کر ایسے کہا پھر اس نے آ کر آپ کے سامنے اسی طرح کہا پھر آپ ﷺ نے غصے سے فرمایا: ”لاؤ اور اس کو اس طرح پھینک دیا کہ اگر اسے لگ جاتا تو زخمی ہو جاتا۔“ یا آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے بعض لوگ اپنا مال صدقہ کرنا چاہتے ہیں جس کے علاوہ ان کے پاس کچھ نہیں ہوتا۔ تو وہ صدقہ کر دیتے ہیں۔ پھر بیٹھ رہتے ہیں اور لوگوں کے سامنے اپنے ہاتھ پھیلاتے ہیں صدقہ تو صرف وہ ہے جو اپنی ضرورت سے زائد ہو۔ اپنی چیز لے لو ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔“ تو وہ آدمی اپنا مال لے کر چلا گیا۔ ابو محمد کہتے ہیں: امام مالک کہتے تھے: ”جب آدمی اپنا مال محتاجوں کے لئے مقرر کرے تو وہ اپنا تہائی مال صدقہ کرے۔“

[26]..... بَابُ الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ بِجَمِيعِ مَا عِنْدَهُ

اس شخص کے متعلق جو اپنا سارا مال صدقہ کر دے

1701- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ.....

سَمِعْتُ عُمَرَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَتَصَدَّقَ فَوَافَقَ ذَلِكَ مَا لَا عِنْدِي فَقُلْتُ الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ قُلْتُ مِثْلَهُ قَالَ فَاتَى أَبُو بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ فَقَالَ أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقُلْتُ لَا أَسَابِقُكَ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا. ❶

عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے صدقہ کرنے کا حکم دیا اس وقت میرے پاس کچھ مال تھا میں نے کہا: اگر میں کسی دن ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بڑھ سکتا ہوں تو آج ہی بڑھ سکتا ہوں میں اپنا آدھا مال لایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے اپنے اہل کے لئے کیا باقی رکھا ہے؟ میں نے کہا: ”اتنا ہی۔“ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنا سارا مال لے کر آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابو بکر! تو نے اپنے اہل کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”میں نے اُن کے لئے اللہ اور اس کا رسول چھوڑا ہے۔“ میں نے کہا: ”میں کسی چیز میں کبھی ان سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔“

فوائد:..... ابو بکر رضی اللہ عنہ کے جمیع مال صدقہ کرنے سے سمجھی جاسکتی ہے کہ جمیع مال کا صدقہ ایسے شخص

کے حق میں درست ہے جو کہ بعد میں محتاج نہ ہو اور محنت کر کے اپنے گھر والوں کی ضروریات کا فوری پوری کر سکتا ہو ورنہ اگر یہ کسی کے لیے آزمائش کا باعث بنے تو ایسے کے لیے جمیع مال کا صدقہ مکروہ ہے۔

[27]..... بَابُ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ

صدقہ فطر کے متعلق

1702- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مِنْ هَرِّ آزَادٍ وَغِلَامٍ مُرْدٍ وَعَوْرَتٍ بِرَأْسِ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں میں سے ہر آزاد و غلام مرد و عورت پر ایک

❶ متفق علیہ: البعاری، کتاب الزکاة، باب صدقة الفطر علی العبد (1504) ومسلم، کتاب الزکاة، باب زکاة الفطر علی المسلمین من التمر والشعیر (2275)

رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ
شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى
مِنَ الْمُسْلِمِينَ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَقُولُ
بِهِ قَالَ مَالِكٌ كَانَ يَقُولُ بِهِ ❶

صاع کھجور یا ایک صاع جو کا صدقہ فطر فرض کیا۔ ابو محمد سے
کہا گیا: آپ بھی اس کے قائل ہیں؟ انہوں نے کہا: امام
مالک اسی طرح کہتے تھے۔

فوائد: (۱) صدقہ فطر یہ رمضان کے آخر میں عید الفطر سے قبل ہر ایک فرد کی طرف سے ادا کرنا
لازم ہے چاہے اس کی پیدائش عید سے ایک دن قبل ہوئی ہو نیز یہ غلام آزاد سبھی کی طرف سے ادا کیا جائے گا
(۲) اس کی مقدار سبھی اجناس سے ایک صاع ہوگی جو کہ موجودہ پیمانے کے مطابق تقریباً 2¹/2 کلو بنتا ہے
(۳) فطرانہ مسلمانوں کی طرف سے ادا کیا جائے گا۔ عید الفطر ادا کرنے سے ایک دو روز قبل بھی دیا جاسکتا ہے۔
1703۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
بِزَكَاةِ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ
أَوْ عَبْدٍ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ
تَمْرٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَعَدَلَهُ النَّاسُ بِمُدَّيْنِ
مِنْ بُرٍّ ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا
کہ ہم ہر چھوٹے اور بڑے آزاد اور غلام کی طرف سے
ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور صدقہ فطر دیا کریں۔ ابن
عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: پھر لوگوں نے اس کے برابر دو مد گندم
کے مقرر کر دیئے۔

1704۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا
نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ إِذْ كَانَ فِيْنَا رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ
وَمَمْلُوكٍ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا
مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا
مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ فَلَمْ يَزَلْ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”ہم رسول اللہ ﷺ کی
زندگی میں ہر چھوٹے اور بڑے آزاد کردہ غلام کی طرف
سے ایک صاع گندم یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا
ایک صاع پنیر دیتے تھے یا ایک صاع کشمش صدقہ
فطر دیتے تھے۔ پھر ہمیشہ اسی طرح جاری رہا حتیٰ کہ
ہمارے پاس معاویہ رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے کہا: ”میں نے

❶ متفق علیہ: سابقہ ہی مکرر ہے۔

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاة، باب صدقہ الفطر صاعاً من طعام (1509) ومسلم، کتاب الزکاة، باب زکاة الفطر

من الطعام والأقط و التریب (2280)

ملک شام میں دیکھا ان کے گندم کے دو مد کھجور کے ایک صاع کے برابر ہوتے ہیں۔“ لوگوں نے اسی بات کو اختیار کر لیا۔ ابوسعید نے کہا: ”میں تو اسی طرح نکالتا رہوں گا جس طرح میں پہلے نکالتا تھا۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”میری رائے ہے کہ ہر چیز سے ایک صاع ہونا چاہئے۔“

ذَلِكَ كَذَلِكَ حَتَّى قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا فَقَالَ إِنِّي أَرَى مُدَّيْنِ مِنْ سَمَرَاءِ الشَّامِ يَعْدِلُ صَاعًا مِنَ التَّمْرِ فَأَخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَمَّا أَنَا فَلَا أَرَأُ أَخْرِجُهُ كَمَا كُنْتُ أَخْرِجُهُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَرَى صَاعًا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ①

فوائد: گندم سے نصف صاع فطرانہ دینا یہ معاویہ رضی اللہ عنہ کا اپنا اجتہاد تھا اسی لیے ابوسعید وابن عمر رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم تمام اجناس سے ایک صاع فطرانہ کے ہی قائل رہے ہیں اسی طرح مالک شافعی اور احمد رحمہ اللہ اور جمہور ائمہ ایک صاع کے ہی قائل و فاعل ہیں۔

1705- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ ②

ابوسعید رضی اللہ عنہ خدری کہتے ہیں کہ ہم رمضان میں ایک صاع گندم یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع منقہ یا ایک صاع پنیر صدقہ فطر نکالتے تھے۔

1706- أَخْبَرَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُعْطِي عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ ③

ابوسعیدؓ کہتے ہیں: کہ ہم نبی ﷺ کے زمانے میں دیا کرتے تھے۔ پھر انہوں نے پہلی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

① متفق علیہ: سابقہ ہی مکرر ہے۔

② متفق علیہ: سابقہ دونوں احادیث کا تکرار ہے۔

③ ضعیف: ابو داؤد، کتاب الخراج، باب فی السعیة علی الصدقة (2937)

② متفق عليه: البخارى، كتاب الأحكام، باب هدايا العمال (7174) ومسلم، كتاب الإمارة، باب، تحريم هدايا العمال (5715)

فوائد: زکوٰۃ میں وہ فصل یا باغ جو بلا مشقت سیراب ہوتا ہے اس میں سے دسواں جب کہ بالمشقت سیراب ہونے والے سے بیسواں حصہ لیا جائے گا۔

[30]..... بَابُ فِي الرَّكَازِ

دَفِينَةٍ كَ مُتَعَلِّقٍ

1710- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ جُرْحُ الْعُجْمَاءِ جُبَارٌ وَالْبُشُرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرَّكَازِ الْخُمُسُ ❶

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جانور کا زخم لگایا ہوا بے کار ہے۔ اور کنویں کا تاواں نہیں۔ اور کان کا تاواں نہیں اور دفینہ میں پانچواں حصہ ہے۔“

فوائد: (۱) جانور، کنواں اور کان سے لگنے والا زخم یا کسی بھی قسم کا نقصان رائیگاں ہے اس کا قصاص یا دیت نہیں ہوگی (۲) اگر کسی کو کوئی دفینہ کوئی مدفون خزانہ مل جائے تو اس کا پانچواں حصہ بیت المال میں جمع کروا کہ بقیہ کا وہ خود مالک ہوگا۔

[31]..... بَابُ مَا يُهْدَى لِعُمَالِ الصَّدَقَةِ لِمَنْ هُوَ

زَكَاةُ كَ مُلَازِمٍ كَ جَوَاحِرٍ دِيَا جَاتَا هَ وَه كَس كَا هَ

1711- أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ.....

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَعْمَلَ عَامِلًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَهُ الْعَامِلُ حِينَ فَرَغَ مِنْ عَمَلِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الَّذِي لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَهَلَّا قَعَدْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ فَنَظَرْتَ

ابو حمیدؓ انصاری سعدی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے ملازم رکھا۔ تو وہ ملازم اپنے کام سے فارغ ہو کر آپ کے پاس آیا۔ اس نے کہا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ تو آپ کا ہے۔ اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا ہے۔“ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”تو اپنے والدین کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھا رہا کہ تو دیکھتا کہ تجھے تحفہ دیا جاتا ہے کہ نہیں۔“ پھر نبی ﷺ شام کو نماز کے بعد منبر پر

أَيُّهْدَى لَكَ أُمٌّ لَا تُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ
عَشِيَّةَ بَعْدَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَشْهَدُ
وَأَتْنِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا
بَعْدُ مَا بَالُ الْعَامِلِ نَسْتَعْمِلُهُ فَيَأْتِينَا
فَيَقُولُ هَذَا مِنْ عَمَلِكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ
لِي فَهَلَّا قَعَدَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَيَنْظُرُ
هَلْ يُهْدَى لَهُ أُمٌّ لَا وَالَّذِي نَفْسُ
مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَغْلُ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا
إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى عُنُقِهِ
إِنْ كَانَ بَعِيرًا جَاءَ بِهِ لَهُ رُغَاءٌ وَإِنْ
كَانَتْ بَقْرَةً جَاءَ بِهَا لَهَا خُورًا وَإِنْ
كَانَتْ شَاةً جَاءَ بِهَا تَيْعَرٌ فَقَدْ بَلَغْتُ
قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يَدَيْهِ حَتَّى إِنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى عُفْرَةِ إِبْطِيهِ
قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ وَقَدْ سَمِعَ ذَلِكَ مَعِيَ
مِنَ النَّبِيِّ ﷺ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَسَلُّوهُ. ❶

کھڑے ہوئے تو اشهد الا الا الله پڑھا اور اللہ کی تعریف
میں وہ باتیں بیان کیں جو اس کے لائق ہیں۔ پھر فرمایا:
”اس کے بعد جاننا چاہئے کہ لوگوں کا عجیب حال ہے۔ ہم
ان کو ملازم رکھتے ہیں تو وہ ہمارے پاس آ کر کہتے ہیں۔ یہ
تو آپ کی ملازمت کے متعلق ہے اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا
ہے۔ اپنے والدین کے گھر کیوں نہیں بیٹھ گئے۔ دیکھتے تو
سہی کہ ان کو تحفہ دیا جاتا ہے کہ نہیں۔ مجھے اس ذات کی کی
قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ جو کوئی اس میں
سے خیانت کرے گا وہ اس کا قیامت کے دن اپنی گردنوں
پر اٹھا کر لائے گا۔ اگر اونٹ ہوگا تو اس کو اس طرح لائے
گا کہ وہ چلاتا ہوگا۔ اور اگر گائے ہوگی تو اس کو اس طرح
لائے گا کہ وہ آواز کر رہی ہوگی۔ اگر بکری ہوگی تو اس
طرح لائے گا کہ وہ بھی آواز کر رہی ہوگی۔ اگر بکری ہوگی
تو اس طرح لائے گا کہ وہ بولتی ہوگی۔ تحقیق میں نے تم کو
پہنچا دیا۔“ ابو حمیدؓ کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے
ہاتھوں کو اٹھایا حتیٰ کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی ہمیں نظر
آئی۔ ابو حمید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس حدیث کو میرے ساتھ
نبی ﷺ سے زید بن ثابت نے بھی سنا لہذا ان سے بھی
پوچھ لو۔“

فوائد: (۱) اعمال کو ملنے والے ہدیے سرکاری خزانے میں جمع ہوں گے کیونکہ ان کو ان کی ذاتی
حیثیت کی بجائے عہدے کے سبب ملے ہیں (۲) کوئی پیش آمدہ مسئلہ اگر عام عوام کے فائدے کا باعث ہے
سبھی کو اس سے آگاہ کرنا چاہیے نیز کسی خاص آدمی کو ہدف تنقید بنانے کی بجائے سبھی کو نصیحت کرنا مسنون ہے
(۳) قیامت کو اعمال کی جنس سے سزا ہوگی (۴) خطاب کے دوران دونوں ہاتھوں کو اوپر اٹھانا ثابت ہوا۔

[32]..... بَاب لِيَرْجِعَ الْمُصَدِّقُ عَنْكُمْ وَهُوَ رَاضٍ

زکوٰۃ وصول کرنے والا لوگوں کے پاس سے خوش ہو کر آئے

1712- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْنٌ عَنْ دَاوُدَ وَمُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ.....

عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَاءَكُمْ الْمُصَدِّقُ فَلَا يَصْذَرَنَّ عَنْكُمْ إِلَّا وَهُوَ رَاضٍ ①

جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا: ”جب تمہارے پاس زکوٰۃ وصول کرنے والا آئے تو وہ تم سے خوش ہو کر لوٹے۔“

فوائد:..... اسلام کس قدر معتدل اور باعث یردین ہے کہ ایک طرف عوام کو تاکید ہے صدقہ لینے والے کی پسند کا خیال رکھیں وہ جو کہے اس کے لیے حاضر کر دیں اسی طرح صدقہ لینے والے کو بھی حکم دیا کہ وہ کرائم، عمدہ اموال سے بچے اور درمیانہ مال بطور صدقہ کے لے لہذا یہ طریق طرفین کو افراط و تفریط سے بچا کر اعتدال کے راستے پر گامزن کر دیتا ہے۔

1713- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عِيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ.....

عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ ②

جریر کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے پہلی حدیث کی طرح فرمایا۔

[33]..... بَاب كَرَاهِيَةِ رَدِّ السَّائِلِ بِغَيْرِ شَيْءٍ

سائل کو خالی ہاتھ لوٹانے کی ممانعت

1714- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُعَاذٍ الْأَشْهَلِيِّ عَنْ جَدِّهِ يُقَالُ لَهَا.....

حَوَاءُ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ إِحْدَاكُنَّ لِبَجَارَتِهَا وَلَوْ كُرَاعُ شَاةٍ مُحَرَّقٌ ③

حضرت حواہیؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے مسلمان عورتو! تم میں سے کوئی اپنی پڑوسن کی کسی چیز کو حقیر نہ سمجھے اگرچہ بکری کا جلا ہوا پایہ ہی ہو۔“

فوائد:..... ہمسائے کی ضروریات کا خیال کرنا اسلام میں انتہائی پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے

① اسنادہ جید: ابو داؤد، کتاب الزکاة، باب حق السائل (1667) والترمذی کتاب الزکاة باب ماجاء فی حق السائل (665)

② حسن: ابو داؤد، کتاب الخراج، باب فی إقطاع الأرض (3067)

③ مکمل تخریج کے لیے سابقہ (681) ملاحظہ کیجئے۔

لہذا اگر آپ صاحب وسعت نہیں اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہمسائے کی ضرورت کا پاس آپ کے ذمے نہیں بلکہ اگر تھوڑی سی چیز بھی ہو تو بلا ہچکچاہٹ ہمسائے کو ہبہ کر دینی چاہیے ہو سکتا ہے وہ آپ سے زیادہ ضرورت مند ہو۔

[34]..... بَابُ مَنْ أَسْلَمَ عَلَى شَيْءٍ

مسلمان آدمی کے متعلق جس کے پاس کوئی چیز ہو

1715۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا آبَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ صَخْرِ بْنِ الْعَيْلَةِ قَالَ أَخَذْتُ عَمَّةَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فَقَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَمَّتَهُ فَقَالَ يَا صَخْرُ إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوا أَحْرَزُوا أَمْوَالَهُمْ وَدِمَائَهُمْ فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ وَكَانَ مَاءُ لَبْنِي سُلَيْمٍ فَأَسْلَمُوا فَسَأَلُوهُ ذَلِكَ فَدَعَانِي فَقَالَ يَا صَخْرُ إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوا أَحْرَزُوا أَمْوَالَهُمْ وَدِمَائَهُمْ فَادْفَعْهَا إِلَيْهِمْ فَدَفَعْتُهُ ❶

صحرا بن عیله کہتے ہیں کہ میں مغیرہ بن شعبہ کی پھوپھی کو پکڑ کر نبی ﷺ کے پاس لے گیا۔ تو انہوں نے نبی ﷺ سے اپنی پھوپھی کو مانگا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا! ”اے صحرا جب لوگ مسلمان ہو جاتے ہیں تو ان کے مال اور ان کی جانیں محفوظ ہو جاتی ہیں۔ لہذا ان کا مال ان کو دے دو۔ اور بنو سلیم کا ایک تالاب تھا۔ جب لوگ مسلمان ہوئے تو انہوں نے اس تالاب کو آپ ﷺ سے مانگا۔ تو آپ ﷺ نے مجھ کو بلا کر فرمایا: ”اے صحرا! جب لوگ مسلمان ہوتے ہیں تو ان کے مال اور جانیں محفوظ ہو جاتی ہیں۔ لہذا ان کا مال ان کو واپس کر دو۔“ تو میں نے وہ تالاب ان کو لوٹا دیا۔

فوائد: ثابت ہوا اسلام اہل اسلام کی اشیاء کی حفاظت کا ضامن ہے کسی مسلمان کے لیے حلال

نہیں کہ کسی دوسرے مسلمان کی شئی اس کی اجازت کے بغیر لے۔

1716۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا آبَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ صَخْرٍ أَطْوَلَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي عُمَانَ بْنِ ابُو حَازِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اپنے والد سے وہ اپنے دادا صحرا سے ابو نعیم کی حدیث سے لمبی حدیث نقل کرتے ہیں۔

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاة، باب الصدقة من کسب طیب (1410) و مسلم، کتاب الزکاة، باب قبول الصدقة من الکسب الطیب وتر بیتها (2339)

[35]..... بَاب فِي فَضْلِ الصَّدَقَةِ

صدقہ کی فضیلت کا بیان

1717- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ.....

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی اپنی پاکیزہ کمائی سے صدقہ کرتا ہے۔ اور اللہ پاک ہی کو قبول کرتا ہے۔ تو اللہ اس کو رکھتا ہے یہاں تک کہ اپنی ہتھیلی میں رکھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تمہاری کھجور کی اس طرح پرورش کرتا ہے۔ جس طرح تم اپنے پھڑے یا اونٹ کے بچے کی کرتے ہو۔ یہاں تک کہ وہ احد کے برابر ہو جاتی ہے۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا تَصَدَّقَ امْرُؤٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا طَيِّبًا إِلَّا وَضَعَهَا حِينَ يَضَعُهَا فِي كَفِّ الرَّحْمَنِ وَإِنَّ اللَّهَ لَيُرَبِّي لِأَحَدِكُمُ التَّمْرَةَ كَمَا يُرَبِّي أَحَدَكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ فَصِيلَهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ أُحُدٍ . ۲

فوائد:..... صدق دل، خلوص نیت سے کیا گیا صدقہ اللہ کے ہاں لازماً قابل قبول ہوتا ہے اور صدقے کی قدر خلوص کے بقدر ہوتی ہے جیسا کہ قرآن میں ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی مثال ﴿كَمْثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ (البقرة: 261) یعنی اللہ ایک دانے سے سات سو دانے نکالتا ہے اور جس کے لیے چاہے مزید بڑھا دیتا ہے۔ معلوم ہوا اللہ کا اجر بے شمار ہے نیز مذکورہ حدیث میں ایک کھجور کو بڑھا کر احد کے برابر کر دینے سے بخوبی سمجھا جاسکتا ہے کہ اللہ خلوص کے بقدر ایک نیکی لاکھوں کروڑوں گنا بڑھا دیتا ہے۔

1718- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ.....

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا۔ اور معافی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بندے کی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللَّهُ

① صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب استحباب العفو والتواضع (6535) والترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی ال

② اسنادہ جید: ابوداؤد، کتاب الزکاة، باب زکاة السائمة (1575) والنسائی، کتاب الزکاة، باب سقوط الزکاة عن الإبل اذا رسلا لا وحمو لثم (2448)

عَبْدًا يَعْفُو إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ ①
عزت بڑھا دیتا ہے اور جو اللہ سے عاجزی کرتا ہے اللہ اس کے مرتبے کو بلند کرتا ہے۔“

فوائد:..... (۱) صدقے سے مال کم نہیں ہوتا (۲) اللہ کے لیے معاف کر دینے سے اللہ عزت و شرف میں اضافہ کرتا ہے (۳) جو حق پر ہونے کے باوجود اللہ کے لیے عاجزی، پسپائی اختیار کر لے تو باری تعالیٰ کی طرف سے وہ رفعتوں سے ہمکنار ہوتا ہے (۴) دینی کاموں میں بظاہر قابل نقصان نظر آتے کام حقیقت میں باعث عزت و افتخار ہوتے ہیں۔

[36]..... بَابُ لَيْسَ فِي عَوَامِلِ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ

کاروبار کے اونٹ میں زکوٰۃ نہیں

1719- أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ.....

حَدَّثَنَا بِهِزُبُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي
كُلِّ إِبِلٍ سَائِمَةٍ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بَنَتْ
لَبُونٌ لَا تُفَرَّقُ إِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا مَنْ
أَعْطَاهَا مُوتَجِرًا بِهَا فَلَهُ أَجْرُهَا وَمَنْ
مَنَعَهَا فَإِنَّا آخِذُوهَا وَشَطْرَ إِبِلِهِ عَزْمَةٌ
مِنْ عَزْمَاتِ اللَّهِ لَا يَحِلُّ لَالٍ مُحَمَّدٍ
مِنْهَا شَيْءٌ ②
بہز بن حکیم اپنے والد اور دادا سے بیان کرتے ہیں کہ
انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے
ہوئے سنا کہ جنگل میں چرنے والے اونٹ میں ہر چالیس
پر ایک بنت لبون ہے۔ ایک اونٹ بھی جدا نہیں کیا جائے گا
جو شخص ثواب سمجھ کر دے گا تو ثواب پائے گا۔ اور جو نہ دینا
چاہے گا تو ہم وہ بھی لیں گے اور اس کا آدھا مال اور بھی
لیں گے۔ اللہ کے قرضوں میں سے یہ بھی ایک قرض
ہے۔ آل محمد ﷺ کے لئے اس میں سے کچھ بھی جائز
نہیں۔“

فوائد:..... (۱) جانوروں میں زکوٰۃ چرنے والوں پر ہے (۲) مانعین زکوٰۃ سے زبردستی زکوٰۃ لی
جائے گی (۳) کاروبار کے لیے رکھے گئے جانوروں میں زکوٰۃ انکی قیمت پر لاگو ہوگی جب ان کی قیمت
نصاب کو پہنچتی ہو اور ان پر سال گزر گیا ہو۔

① صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب من تحمل له الصدقة (2401) و ابوداؤد، کتاب الزکاة، باب کم يعطى الرجل الواحد من الزکاة (1640)

② صحیح: أخرجه مسلم، کتاب الزکاة، باب من تحمل له المسألة (1044)

[37]..... بَاب مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

کس کے لئے صدقہ جائز ہے

1720- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ رِيَابٍ حَدَّثَنِي كِنَانَةُ بْنُ نُعَيْمٍ.....

قبیصہ بن مخارق کہتے ہیں کہ میں ایک مال کا ضامن ہو گیا تو میں نے نبی ﷺ کے پاس اس کے متعلق کچھ مانگنے کے لئے گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے قبیصہ تم ٹھہرو حتیٰ کہ ہمارے پاس صدقہ کا مال آ جائے۔ تو ہم اس میں سے تم کو کچھ دلوادیں گے۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے قبیصہ! صدقے کا مال صرف تین کے لئے ہے۔ وہ شخص جو کسی مال کا ضامن ہو گیا ہو تو اس کو سوال کرنا جائز ہے۔ یہاں تک کہ اس کو اتنا ضمانت کا مال مل جائے تو وہ رک جائے۔ اور وہ شخص جس کو کوئی مصیبت پہنچی ہو۔ اس کی وجہ سے اس کا مال ہلاک ہو گیا ہو تو اس کے لئے سوال کرنا جائز ہے۔ وہ سوال کرے حتیٰ کہ اس کو اس کی گزران کی ضرورت اور درستی کے مطابق مل جائے۔ اور وہ شخص جس کو فاقہ کشی کی نوبت پہنچی ہو حتیٰ کہ تین عقل مند آدمی اس کی قوم میں سے کہیں کہ فلاں شخص کو فاقہ کشی کی نوبت پہنچی ہے۔ ضرورت کے مطابق مل جائے پھر وہ رک جائے۔ اے قبیصہ! ان کے علاوہ سوال کرنا حرام اور سوال کرنے والے حرام کھاتے ہیں۔“

عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهَلَالِيِّ قَالَ تَحَمَّلْتُ بِحِمَالَةٍ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ أَقِمْ يَا قَبِيصَةُ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدٍ ثَلَاثَةِ رَجُلٍ تَحْمِلُ حِمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُضَيِّعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَا حَتْ مَالُهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُضَيِّبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُولَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَابِ مِنْ قَوْمِهِ قَدْ أَصَابَ فَلَانًا الْفَاقَةَ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُضَيِّبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكَ وَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ سُحَتْ يَا قَبِيصَةُ يَا كُلُّهَا

① صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب من تحل له الصدقة (2401) و ابو داؤد، کتاب الزکاة، باب کم يعطى الرجل الواحد من الزکاة (1640)

② صحیح: أخرجه مسلم، کتاب الزکاة، باب من تحل له المسألة (1044)

صَاحِبُهَا سُحْتًا ❶

فوائد: (۱) آپ ﷺ کسی مانگنے والے کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے (۲) کسی کے سوال کو رد کر کے اسے نصیحت کرنا اس کے لیے ذہنی کوفت کا سبب بنتا ہے لہذا آپ ﷺ کا اسوہ ہے کہ آنے والے کی ضرورت کو پورا کر کے اسے نصیحت کی جائے تاکہ یہ حکیمانہ فعل تذکیر کا بلیغ طریقہ ثابت ہو (۳) سوال فقط تین بندوں کے لیے ثابت ہے (۱) جس پر اچانک چٹی پڑ گئی ہو (۲) جس کا مال تباہ ہو گیا ہو (۳) جس کے فاقے کی گواہی اس کے تین اہل محلہ جو کہ سمجھدار ہوں دیں لہذا مضبوط قوی والے، مستطیع لوگوں میں سے فقط ایسے تین بندے ہی اپنی ضرورت پوری ہونے تک دست سوال دراز کر سکتے ہیں۔

[38] بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى الْقَرَابَةِ

رشتہ دار کو صدقہ دینا

721- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بَشِيرٍ

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الصَّدَقَاتِ أَيُّهَا أَفْضَلُ قَالَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِحِ ❷

حکیم بن حزام کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے صدقات کے متعلق پوچھا کہ کون سا صدقہ افضل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو اس رشتہ دار کو دیا جائے جو چھپا و شمن ہے۔“

1722- أَخْبَرَنَا أَبُو حَاتِمٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ الرَّائِحِ بِنْتِ صُلَيْعٍ

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ الصَّدَقَةَ عَلَى الْمُسْكِينِ صَدَقَةٌ وَإِنَّهَا عَلَى ذِي الرَّحِمِ اثْنَتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ ❸

سلمان بن عامر ضببی ذکر کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”صدقہ محتاجوں کو دینا صدقہ ہی ہے اور رشتہ دار کو دینے میں دو باتیں ہیں صدقہ اور صلہ رحمی۔“

❶ ضعیف: ابوداؤد، کتاب الصوم، باب ما یقطر علیہ (2355) والترمذی، کتاب الزکاة، باب ما جاء فی الصدقة علی ذی القرابة (658) ❷ اسنادہ جید: سابقہ حدیث کا تکرار ہے۔

❸ صحیح البخاری، کتاب الصیام، باب قول النبی ﷺ إذا رأیتُم الهلال فصوموا (تعلیقاً) و ابوداؤد، کتاب الصوم، باب کراهیة صوم یوم الشک (2334)

1723- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ

عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ يَرْفَعُهُ قَالَ
الصَّدَقَةُ عَلَى الْمُسْكِينِ صَدَقَةٌ وَهِيَ
عَلَى ذِي الرَّحِمِ ائْتَانِ صَدَقَةٌ
وَصَلَةُ. ❶

سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
”صدقہ محتاجوں کو دینا صرف صدقہ ہی ہے اور رشتہ دار کو
دینے پر دو اجر ہیں صدقہ اور صلہ رحمی۔“

فوائد: صدقہ کرتے ہوئے اعزاء کو ترجیح دینا مقاصد شریعت و مصلحت کے عین مطابق ہے اسی لیے شارع ﷺ نے دو گنے اجر کی بشارت دی تاکہ یہ عوام کو ترغیب دلانے کا سبب بنے، نیز اگر کسی اصول سے صدقہ و خیرات کیا جائے تو مستحقین کو دردِ دل کے دھکے نہیں کھانے پڑیں گے بلکہ ان کی ضرورت قریب سے عزت نفس کے ساتھ ہی پوری ہو جائے گی۔



۴..... من کتاب الصوم

یہ صام یصوم باب نَصَرَ سے مصدر ہے اور بعض نے اس کو صوم کی جمع سمجھا ہے جب کہ یہ درست نہیں اور اس کا معنی رک جانا ہے۔ کھانے پینے سے رک جانا گناہوں اور بد اعمالیوں سے باز آ جانا۔ شریعت میں یہ وقت سحر سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے گناہوں اور جماع وغیرہ سے رک جانے کا نام ہے یہ روزے دو ہجری میں فرض ہوئے۔

[1]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الشُّكِّ

شک کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت

1724- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ

عَنْ صَلَةَ بْنِ زُفَرَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فَأَتَى بِشَاةٍ مَضْلِيَةٍ فَقَالَ كُلُّوْا فَنَحَى بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ۝^①

صلہ کہتے ہیں ہم عمار بن یاسر کے پاس تھے تو ایک بھی ہوائی بکری لائی گئی۔ اس نے کہا: ”کھاؤ۔“ بعض لوگ الگ ہو گئے اور کہا: میں روزے دار ہوں، عمار بن یاسر نے کہا: ”جس نے شک کے دن روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم رضی اللہ عنہ کی نافرمانی کی۔“

فوائد:..... شعبان کی تیس کو چاند نظر نہ آنے کی صورت میں بعض لوگ احتیاطاً نیکی سمجھتے ہوئے اس کا روزہ رکھ لیتے تھے۔ تاکہ کہیں ہلال رمضان طلوع ہو جانے پر ایک روزہ ضائع نہ ہو۔ یہ نیک جذبہ اپنی جگہ، مگر

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الصوم، باب قول النبی ﷺ، اذا رأيتم الهلال فصوموا واذا رأيتموه فافطروا (1906)

ومسلم، کتاب الصوم، باب وجوب الصوم لرؤية الهلال (2495)

آپ ﷺ نے مکمل یقین کے بعد رمضان کا پہلا روزہ رکھنے کی تلقین فرمائی، بصورت دیگر جو آپ ﷺ کی راہنمائی کے مطابق نہیں چلے گا۔ اس کے نیک اعمال بھی نافرمانی و گناہ تصور کیے جائیں گے، خوب سمجھ لیں۔

1725- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ.....

عَنْ سِمَالِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ أَصْبَحْتُ فِي يَوْمٍ قَدْ أَشْكَلَ عَلَيَّ مِنْ شَعْبَانَ أَوْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَأَصْبَحْتُ صَائِمًا فَاتَيْتُ عِكْرِمَةَ فَإِذَا هُوَ يَأْكُلُ خُبْزًا وَبَقْلًا فَقَالَ هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ أَقْسِمُ بِاللَّهِ لَتُفْطِرَنَّ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ حَلَفَ وَلَا يَسْتَنْبِي تَقَدَّمْتُ فَعَدَرْتُ وَإِنَّمَا تَسَحَّرْتُ قُبِيلَ ذَلِكَ ثُمَّ قُلْتُ هَاتِ الْآنَ مَا عِنْدَكَ فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صُومُوا لِرُؤْيَيْتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَيْتِهِ فَإِنْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سَحَابٌ فَكَمِّلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ وَلَا تَسْتَقْبِلُوا الشَّهْرَ اسْتِقْبَالًا ❶

سماک بن حرب کہتے ہیں میں نے ایک دن صبح کی تو مجھ پر مشکل ہوئی یہ شعبان کا مہینہ ہے یا رمضان کا میں نے صبح کو روزہ رکھا میں عکرمہ کے پاس آیا۔ وہ روٹی اور ساگ کھا رہے تھے۔ انہوں نے کہا: ”آؤ کھانا کھاؤ۔“ میں نے کہا: ”میں روزے دار ہوں۔“ انہوں نے کہا: ”میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں تم ضرور افطار کرو۔“ میں نے جب انہیں دیکھا وہ قسم کھا رہے ہیں اور ان شاء اللہ نہیں کہتے تو میں آگے بڑھا میں نے معذرت کی اور میں نے کچھ دیر پہلے ہی سحری کھائی تھی پھر میں نے کہا: ”آپ جو کچھ جانتے ہیں بیان کریں تو انہوں نے کہا: ہم سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چاند کو دیکھ کر روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر ہی افطار کرو اگر تمہارے اور چاند کے درمیان بادل حائل ہوں تو تیس دن کی گنتی پوری کرو اور مہینہ سے پہلے روزے رکھا شروع نہ کرو۔“

[2]..... بَابُ الصَّوْمِ لِرُؤْيَا الْهِلَالِ

چاند کو دیکھ کر روزہ رکھنا

1726- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا ذکر کیا تو فرمایا: ”روزہ نہ رکھو حتیٰ کہ تم چاند دیکھ لو اور نہ یہ

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصیام، باب قول النبی ﷺ إذا رأيتم الهلال فصوموا (1909) ومسلم، کتاب الصیام، باب وجوب صوم رمضان (2512)

الْهَلَالُ وَلَا تَفْطُرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَقْدُرُوا لَهُ. ❶
 افطار کرو۔ حتی کہ چاند دیکھ لو اگر بادل ہو جائیں تو تمیں دن کا اندازہ کرلو۔“

1727۔ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ.....

قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ صُومُوا لِرُؤْيَيْهِ وَأَفْطُرُوا لِرُؤْيَيْهِ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ الشَّهْرُ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ. ❷
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو القاسم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر افطار کرو۔ اگر بادل ہو جائیں تو مہینے کے تیس دن کی گنتی پوری کرو۔“

فوائد:..... رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک کا روزہ رکھنے کے لیے اور عید الفطر کے لیے معیار رویت ہلال کو قرار دیا ہے۔ اس لیے چاند دیکھنے میں قطعاً کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔ موسم کے ابر آلود ہونے کی صورت میں گنتی پوری کرنی چاہیے اور وہ یہی ہے کہ جب شعبان کے تیس دن مکمل ہوں اگلے دن روزہ رکھا جائے اور جس دن رمضان المبارک کا تیسواں روزہ ہوا اگلے دن عید الفطر کی نماز پڑھی جائے۔ آپ ﷺ کا یہ ارشاد حد درجہ مبنی بر حکمت اور امت کے لیے آسانی کا باعث ہے۔

1728۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ.....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ عَجِبَ مِمَّنْ يَتَقَدَّمُ الشَّهْرَ وَيَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطُرُوا فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ. ❸
 محمد بن جبیر کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اس شخص پر تعجب کرتے تھے جو مہینے سے پہلے روزہ رکھتا تھا اور کہتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔ اگر بادل ہو جائیں تو تمیں دن کی گنتی کو پورا کرو۔“

[3]..... بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ رُؤْيَا الْهَلَالِ

چاند کو دیکھنے کی دعا

1729۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ

❶ صحیح: دیکھئے سابقہ (1725)

❷ اسنادہ ضعیف ولكن له شواهد

❸ اسنادہ ضعیف ولكن له شواهد الكامل لابن عدی 1/3 و الترمذی، کتاب الدعوات، باب ما يقول عند رؤية

أَبِيهِ وَعَمِّهِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَى الْهَلَالَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ أَهْلُهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالتَّوْفِيقِ لِمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللَّهُ. ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب چاند دیکھتے تو کہتے: ”اے اللہ! یہ چاند ہم پر امن و ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ نکال جس طرح ہمارا رب پسند کرتا ہے اور راضی ہو میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔“

فوائد: آپ ﷺ کی اس دعا سے معلوم ہوا کہ چاند بھی دیگر مخلوقات کی طرح اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اس پر بھی امر الہی ہی غالب آتا ہے۔ آپ ﷺ چاند کو دیکھ کر اپنے جامع کلمات میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے اور ساتھ فرماتے اے مولا و مالک! اس کو امن و ایمان اور سلامتی و اسلام کے ساتھ طلوع فرما۔ اور مزید اس کے ذریعہ ہر وہ خیر ہمیں نصیب فرما جس کو تو پسند فرماتا ہے۔ چاند کی بعض لوگ پوجا کرتے تھے اس لئے آپ ﷺ نے آخر میں فرمایا رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللَّهُ ہمارا اور تیرا رب اللہ ہی ہے۔

1730- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرِّفَاعِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْعَقْدِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُفْيَانَ الْمَدَنِيُّ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ طَلْحَةَ كَهْتُمْ هِيَ نَبِيٌّ ﷺ جَبْ چاند دیکھتے تو کہتے: ”اے اللہ! یہ چاند ہم پر امن و ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ نکال۔ اے چاند! میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔“

رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ. ❷

[4]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّقَدُّمِ فِي الصِّيَامِ قَبْلَ الرُّؤْيَةِ

چاند دیکھنے سے پہلے روزہ رکھنے کی ممانعت

1731- أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب الصوم، باب لا يتقدم رمضان يصوم يوم ولا يومين (1914) ومسلم، کتاب الصوم، باب

لتتقدموا رمضان يصوم يوم ولا يومين (2514)

❷ متفق عليه: البخاری، کتاب الصيام، باب اذا رأيتم الهلال فصوموا (1907) ومسلم، کتاب الصيام، باب وجوب الصوم

لرؤية الهلال (2499)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقْدَمُوا قَبْلَ رَمَضَانَ يَوْمًا وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلًا كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ . ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رمضان سے ایک دو دن پہلے روزے نہ رکھو اگر کوئی آدمی پہلے سے روزے رکھتا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ روزہ رکھے۔“

فوائد:..... رمضان المبارک سے ایک یا دو دن قبل روزہ رکھنے کی ممانعت ہے اور اس میں حکمت یہی معلوم ہوتی ہے کہ رمضان المبارک کا روزہ فرضی عبادت ہے اور اس سے قبل روزہ رکھنا یہ فرضی عبادت میں اضافے یا کم از کم اس کے مشابہ ہونے کا باعث ہے اور فرض و نفل کو ملا دینا بھی درست نہیں۔ آپ ﷺ کے ارشاد پر عمل کرنا ضروری ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم) صرف ایک صورت میں رمضان المبارک سے ایک یا دو دن قبل روزہ رکھنے کی اجازت مرحمت فرمائی کہ کوئی شخص معمول سے سوموار اور جمعرات سے ایک دن پہلے آجائے تو ایسے شخص کے لیے روزہ رکھنے کی اجازت ہے تاکہ اس کے معمول اور دوام میں نقص نہ ہو، ایسے روزہ کو استقبال رمضان کا روزہ نہیں کہا جائے گا۔ بلکہ اس کا شمار معمول کے روزوں میں ہوگا۔

[5]..... بَابُ الشَّهْرِ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ

انیس دن کا مہینہ

1732- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَقْدِرُوا لَهُ . ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مہینہ تو انیس دن کا ہوتا ہے لہذا جب تک تم چاند نہ دیکھو روزہ نہ رکھو اور جب تک تم چاند نہ دیکھو افطار نہ کرو اگر چاند نظر نہ آئے تو تیس دن کا اندازہ کرلو۔“

[6]..... بَابُ الشَّهَادَةِ عَلَى رُؤْيَةِ هَلَالِ رَمَضَانَ

رمضان کا چاند دیکھنے کی گواہی کا بیان

1733- حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصوم، باب فی شہادۃ الواحد علی رؤیۃ ہلال رمضان (2342)

❷ اسنادہ ضعیف: بہر حال سابقہ حدیث اس کی تقویت کا باعث ہے۔ ابو داؤد کتاب الصوم، باب فی شہادۃ الواحد علی

رؤیۃ ہلال رمضان (2340) والترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی الصوم بالشہادۃ (691)

نَافِعَ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَأَى النَّاسُ الْهَلَالَ
فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنِّي رَأَيْتُهُ
فَصَامَ وَأَمَرَ النَّاسَ بِالصِّيَامِ ①

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ لوگوں نے چاند دیکھا تو میں نے
رسول اللہ ﷺ کو خبر دی کہ میں نے بھی چاند دیکھا ہے۔
آپ ﷺ نے روزہ رکھا اور لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم
دیا۔

1734- حَدَّثَنِي عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ
عِكْرِمَةَ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَغْرَابِيُّ إِلَى
النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْهَلَالَ
فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي
رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ نَادِ
فِي النَّاسِ فَلْيَصُومُوا غَدًا ②

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کے
پاس آیا اور اس نے کہا: ”میں نے چاند دیکھا ہے۔“ آپ
نے فرمایا: ”کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود
نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔“ اس نے کہا: ”جی ہاں۔“
آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے بلال رضی اللہ عنہ! لوگوں میں اعلان
کر دو کہ وہ صبح کو روزے رکھیں۔“

فوائد:..... روزہ رکھنے کے لیے رویت ہلال میں ایک مسلمان کی گواہی کافی ہے۔ حدیث طیبہ کی
روشنی میں محدثین کرام کی ایک جماعت کا یہی موقف ہے۔ امام احمد، امام ابن مبارک، ایک روایت کے مطابق
امام شافعی، امام نووی، امام شوکانی رحمہ اللہ اسی کے قائل ہیں۔ نیز معلوم ہوا کہ خبر واحد حجت ہے۔ اسی طرح سیدنا
ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت اور ماہرین فلکیات کے اتفاق کے مطابق ہلال کے طلوع ہونے کی جگہیں مختلف
ہیں اس لیے ہر ملک میں اپنی رویت اور اپنے ماہرین کے متفقہ فیصلے کے مطابق روزہ رکھے یہی موقف درست
اور رائج ہے۔

① صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب قوله تعالى أحل لكم ليلة الصيام الرفث إلى نسائكم (1915) وابدؤا، کتاب
الصوم، باب مبدأ فرض الصيام (2314)

② متفق عليه: البخاری، کتاب الصوم، باب قوله الله تعالى (وكلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخطوط.....) (1916)
ومسلم، کتاب الصوم، باب بيان أن الدخول في الصوم يحصل بطلوع الفجر (2528)

[7]..... بَابُ مَتَى يُمْسِكُ الْمُتَسَحِّرُ عَنِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

سحری کھانے والا کھانا پینا کب چھوڑے

1735- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ.....

براء کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ کی یہ حالت تھی کہ جب کسی کا روزہ ہوتا اور افطار کا وقت آتا تھا وہ افطار سے پہلے سو جاتا تھا نہ رات کو کھاتا تھا نہ دن کو حتیٰ کہ شام ہو جاتی قیس بن صرمہ انصاری کا روزہ تھا کہ افطار کا وقت ہو گیا اس نے اپنی بیوی کے پاس جا کر کہا: کیا کھانے کے لئے کچھ ہے؟ اس نے کہا: ”نہیں“ لیکن میں تمہارے لئے تلاش کرتی ہوں۔“ وہ دن کو کام کرتا تھا۔ اس پر نیند غالب آ گئی اس کی بیوی آئی اس نے اسے دیکھا تو کہا: ”تمہاری ناکامی پر افسوس ہے۔“ جب دوپہر ہوئی تو وہ بے ہوش ہو گئے اس بات کا نبی ﷺ کے پاس ذکر کیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی: ”تمہارے لئے رمضان کی رات میں بیویوں کی طرف رغبت کرنا جائز کر دیا گیا ہے۔“ (بقرہ: ۱۸۷) لوگ بہت خوش ہوئے اور کھانے پینے لگے حتیٰ کہ ان کے لئے سیاہ دھاگہ سے سفید دھاگہ ظاہر ہو گیا۔

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ الْإِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَ لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا يَوْمَهُ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنْ قَيْسَ بْنِ صِرْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ كَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَ الْإِفْطَارُ أَتَى امْرَأَتَهُ فَقَالَ عِنْدَكَ طَعَامٌ فَقَالَتْ لَا وَلَكِنْ أَنْطَلِقُ فَأُطْلُبُ لَكَ وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ فَعَلَبَتُهُ عَيْنُهُ وَجَاءَتْ امْرَأَتُهُ فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ خَبِيَّةٌ لَكَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غَشِيَ عَلَيْهِ فذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ أَجَلَ لَكُمْ لَيْلَةُ الصِّيَامِ الرَّفْتُ إِلَى نِسَائِكُمْ فَفَرَحُوا بِهَا فَرَحًا شَدِيدًا وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ. ①

1736- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ.....

عدی بن حاتم کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے کہا: ”میں نے اپنے تکیے کے نیچے سیاہ اور سفید دھاگے رکھے ہوئے ہیں میرے لئے کچھ ظاہر نہیں ہوا۔“ آپ ﷺ

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ جَعَلْتُ تَحْتَ وَسَادَتِي خَيْطًا أَبْيَضَ وَخَيْطًا أَسْوَدَ فَمَا تَبَيَّنَ لِي شَيْءٌ

قَالَ إِنَّكَ لَعَرِيضُ الْوَسَادِ وَإِنَّمَا ذَلِكَ
الَّيْلُ مِنَ النَّهَارِ فِي قَوْلِهِ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا
حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ
الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ①

نے فرمایا: ”تمہارا تکیہ بہت چوڑا ہے۔ وہ تو صرف رات
اور دن ہے جو اللہ نے فرمایا ہے: ”کھاؤ اور پیو حتیٰ کہ
تمہارے لئے فجر کو سیاہ دھاگہ سے سفید دھاگہ ظاہر ہو
جائے۔“ (بقرہ: ۱۸۷)

فوائد: ان احادیث میں آسانی کا بیان ہے۔ ابتدائے اسلام میں حکم یہ تھا کہ روزہ افطار کرنے
کے بعد عشاء کی نماز یا سونے تک کھانے پینے اور جماع کرنے کی اجازت تھی سونے کے بعد ان امور میں سے
کچھ بھی حلال نہ تھا اور یہ پابندی اس قدر گراں تھی کہ اس پر عمل کرنا حد درجہ مشکل تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے
آسانی فرماتے ہوئے افطار سے لے کر صبح صادق طلوع ہونے تک کھانے پینے اور مباشرت کرنے کی اجازت
دے دی۔ سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ ”الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ“ سے مراد کالا اور سفید
دھاگہ سمجھے اور اس کو تکیہ کے نیچے رکھ لیا جبکہ ”الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ“ سے مراد سفید دھاری بوقت طلوع فجر آسمان پر پھیلتی
ہے یعنی صبح صادق مراد ہے اور ”الْخَيْطُ الْأَسْوَدُ“ سے سیاہ دھاری یعنی رات مراد ہے۔

[8]..... بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَأْخِيرِ السَّحُورِ

سحری میں تاخیر کرنا مستحب ہے

1737- أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ.....

عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ
تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ثُمَّ
قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَ
الْأَذَانِ وَالسَّحُورِ قَالَ قَدْرُ قِرَاءَةِ
خَمْسِينَ آيَةً ②

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ زید بن ثابت نے کہا: ہم نے رسول
اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کھائی پھر آپ نماز کے لئے
کھڑے ہوئے انسؓ کہتے ہیں: میں نے کہا: ”اذان اور
سحری کے درمیان کتنا وقفہ ہو؟“ زید بن ثابت نے کہا:
”پچاس آیات کی تلاوت کی مقدار۔“

فوائد: گو سحری کا کھانا طلوع فجر سے زیادہ پہلے کھالینا بھی جائز ہے لیکن مسنون اور بہتر عمل یہی
ہے کہ طلوع فجر سے تھوڑی دیر قبل کھانا کھایا جائے اس میں ایک حکمت یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ اس سے
روزے کا دورانہ نہیں بڑھتا۔

① متفق علیہ: البخاری، کتاب المواقیات الصلاة، باب وقت الفجر (575) ومسلم، کتاب الصیام، باب فضل السحور (2544)

② صحیح مسلم، کتاب الصوم، باب فضل السحور (2535) وأبو داؤد، کتاب الصوم، باب فی توکید السحور (2343)

[9]..... بَاب فِي فَضْلِ السَّحُورِ

سحری کی فضیلت کے متعلق

1738- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَتَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنِي أَسْأَلُكَ عَنْ سَحْرِ السَّحُورِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "سَحْرِي تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَتَةً" ❶

کھاؤ، کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔"

1739- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى

عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ قَالَ كَانَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ يَأْمُرُنَا أَنْ نَصْنَعَ لَهُ الطَّعَامَ يَتَسَحَّرُ بِهِ فَلَا يُصِيبُ مِنْهُ كَثِيرًا فَقُلْنَا لَهُ تَأْمُرُنَا بِهِ وَلَا تُصِيبُ مِنْهُ كَثِيرًا قَالَ إِنْ لَمْ يَأْمُرْكُمْ بِهِ أَنِّي أَشْتَهِيهِ وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فَضْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحْرِ. ❷

عمرؤ بن عاص کے غلام ابوقیس کہتے ہیں کہ عمرو بن عاص ہمیں کھانا تیار کرنے کا حکم دیتے تاکہ وہ اس سے سحری کریں۔ وہ اس میں سے زیادہ نہیں کھاتے تھے ہم نے کہا: آپ ہمیں اس کی تاکید کرتے ہیں اور خود زیادہ نہیں کھاتے۔ انہوں نے کہا: میں اس لئے اس کی تاکید نہیں کرتا کہ مجھے اس کی خواہش ہوتی ہے لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے۔“

فوائد:..... سحری کھانا باعث برکت ہے یہ رزق، خیر اور اجر و ثواب میں اضافے کا باعث ہے، سحری کھانے سے جہاں سنت رسول پر عمل ہوتا ہے وہاں اہل کتاب سے مشابہت بھی نہیں ہوتی۔ سحری کھانے کا مبارک اور مسنون عمل اس قدر محبوب ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ((إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِينَ)) (صحیح الترغیب والترہیب: 1066، صحیح الجامع الصغیر: 1844.....) اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود نازل کرتے ہیں۔ سیر ہونے کی صورت میں ایک دو

❶ اسنادہ قوی ابو داؤد، کتاب الصوم، باب التیة فی الامام (2454) والنسائی، کتاب الصوم، باب ذکر اختلاف الناقلین لتخیر خصصة فی ذلك (2330)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصیام، باب تعجیل الإفطار (1957) ومسلم، کتاب الصیام، باب بیان وقت القضاء الصوم وخروج النهار (2549)

لقمے یا چند گھونٹ پانی لینے سے سحری کی سعادتیں، برکتیں، رحمتیں اور اللہ تعالیٰ کی خصوصی نوازشات حاصل کی جاسکتی ہیں۔

[10]..... بَابُ مَنْ لَمْ يُجْمَعِ الصِّيَامُ مِنَ اللَّيْلِ

جو شخص رات کو روزے کی نیت نہ کرے

1740- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شَرْحَبِيلَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ.....

عَنْ حَفْصَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فِي فَرَضٍ الْوَاجِبِ أَقُولُ بِهِ ❶

ہفتہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں عبد اللہ کہتے ہیں: ”فرضی روزے کے متعلق میں اس کا قائل ہوں۔“

فوائد:..... فرض روزہ کے لیے رات کو نیت کرنا لازمی ہے سنن ابن ماجہ کی صحیح روایت: 1700 میں مزید واضح الفاظ ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَفْرُضْهُ مِنَ اللَّيْلِ“ اس شخص کا کوئی روزہ نہیں جس نے راستے سے اسے (نیت کر کے) پختہ نہ کیا۔

یاد رہے! صبح صادق سے قبل کسی حصہ میں بھی روزہ کی نیت کر لی جائے درست ہے۔ اور جملہ عبادات میں محل نیت دل ہے ہمارے ہاں اکثر کیلنڈروں میں روزہ رکھنے کی نیت کے مندرجہ ذیل الفاظ لکھے جاتے ہیں (وَبَصُومِ عِدَّةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ) یہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں بلکہ خود ساختہ من گھڑت ہیں دین میں اس طرح کی بدعات شامل کرنے سے گریز کرنا چاہیے اور آپ ﷺ کی تعلیمات کو ہی اپنے لیے کافی سمجھنا عین ایمان اور آپ ﷺ سے محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ نیز نفلی روزہ کی نیت دن کو کھانا نہ ملنے کی صورت میں بھی کی جاسکتی ہے۔

[11]..... بَابُ فِي تَعْجِيلِ الْإِفْطَارِ

افطاری میں جلدی کرنا

1741- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ.....

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصیام، باب منی یحل فطر الصائم (1954) ومسلم، کتاب الصیام، باب بیان وقت انقضاء

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْفِطْرَ. ❶

سہل بن سعد کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگ ہمیشہ بھلائی پر رہیں گے جب تک وہ افطاری میں جلدی کریں گے۔“

فوائد: یہودی روزہ کھولنے میں تاخیر کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے افطاری میں تعجیل کا حکم ارشاد فرمایا اور اس کو خیر سے متعلق کر دیا کہ جب تک مسلمان افطار میں تعجیل کریں گے غلبہ و کامیابی خیر و برکت اور عافیت ان کا مقدر ہوگی اور جلدی کا مطلب یہی ہے کہ سورج کی ٹکیہ غروب ہوتے ہی روزہ افطار کر دیا جائے۔ صحیح ابن خزیمہ 275/3 میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے ”لَا تَزَالُ أُمَّتِي عَلَى سُنَّتِي مَا لَمْ تَنْتَظِرْ بِفِطْرِهَا النَّجُومَ“ میری امت ہمیشہ میری سنت پر رہے گی جب تک افطاری کے لیے ستاروں کا انتظار نہیں کرے گی۔ نیز موطا امام مالک میں سیدنا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق آتا ہے کہ وہ تاخیر سے روزہ افطار کیا کرتے تھے اس اثر کی سند صحیح نہیں ہے۔

1742- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَأُذْبِرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرْتُ. ❷

عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب رات آجائے اور دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو تحقیق افطاری کا وقت ہو گیا۔“

[12]..... بَاب مَا يُسْتَحَبُّ الْإِفْطَارُ عَلَيْهِ

کس چیز سے افطاری کرنا بہتر ہے

1743- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ الرَّبَابِ الضَّبِّيَّةِ.....

عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ

سلمان بن عامر اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب آپ میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو کھجور سے کرے اگر وہ نہ پائے تو پانی سے افطار کرنا

❶ جید: ابو داؤد، کتاب الصوم، باب ما يفطر عليه (2355) والترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء ما يستحب عليه الإفطار (695)

❷ صحیح: الترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء في فضل من فطر صائماً (806) وابن ماجه کتاب الصيام، باب في ثواب من فطر صائماً (1746)

عَلَى مَاءٍ فَإِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ ❶ چاہئے کیونکہ پانی پاکیزہ چیز ہے۔“

فوائد:..... کھجور مکمل غذا، بابرکت اور مقوی پھل ہے اور عرب میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ آپ ﷺ اسی سے روزہ افطار کرتے تھے اور اب بھی اسی سے روزہ افطار کرنا مسنون اور باعث اجر و ثواب ہے۔ ”تَمْر“ عربی میں خشک کھجور کو کہتے ہیں۔ کھجور نہ ہونے کی صورت میں پانی سے روزہ افطار کرنا چاہیے طبی نقطہ نظر سے بھی افطاری کے موقع پر کھجور کا کھانا اور پانی کا پینا حد درجہ مفید ہے۔

[13]..... بَابُ الْفَضْلِ لِمَنْ فَطَرَ صَائِمًا

اس کی فضیلت جو روزہ دار کی افطاری کروائے

1744- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ فَطَرَ صَائِمًا كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ ❷ زید بن خالد جہنی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو روزہ دار کی افطاری کروائے اس کے لئے روزہ دار کے برابر ثواب لکھا جائے گا اور روزہ دار کے ثواب سے کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔“

فوائد:..... اپنے مسلمان بھائی کو کھانا کھلانا یا پانی پلانا بہت بڑا نیک عمل ہے اور اگر یہی کھانا کسی روزے دار کو کھلایا جائے یا پانی روزہ دار کو پلایا جائے تو یقیناً اجر و ثواب کئی گنا زیادہ ہوتا ہے۔ اس حدیث میں افطاری کروانے کی فضیلت کو بیان کیا جاتا ہے کہ جتنا اجر و ثواب دن بھر بھوک پیاس برداشت کرنے کا روزہ دار کو ملتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ثواب ہی اس کی خدمت کرنے والے یعنی افطاری کروانے والے کو دیتے ہیں۔ افطاری کروانے کے لیے تکلفات ضروری نہیں چند کھجوروں یا پانی کے چند قطرات سے بھی یہ عظیم نیکی حاصل کی جاسکتی ہے۔ عرب میں آج بھی بڑے اہتمام اور شوق سے افطاری کروائی جاتی ہے۔

[14]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ

روزہ میں وصال کی ممانعت

1745- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصیام، باب التَّكْيِيلِ لِمَنْ أَكْثَرَ الْوِصَالِ (1966) ومسلم، کتاب الصیام، باب النَّهْيِ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ (2563)

❷ صحیح: أخرجه البخاری، کتاب الصیام، باب الْوِصَالِ (1961) الترمذی، کتاب الصوم، باب فِي كَرَاهِيَةِ الْوِصَالِ فِي الصَّيَامِ (778)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِيَّاكُمْ وَالْوَصَالَ مَرَّتَيْنِ قَالُوا فَإِنَّكَ تَوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي ①

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ فرمایا: ”وصال کرنے سے بچو۔“ لوگوں نے کہا: آپ بھی تو وصال کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں تم لوگوں کی طرح نہیں ہوں۔ میرا رب مجھے رات کو کھلاتا اور پلاتا ہے۔“

فوائد:..... (۱) ”وَصَالَ“ فعال کے وزن پر اسم مصدر ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ (أَنْ لَا يَفْطَرَ يَوْمَيْنِ أَوْ أَيَّامًا قَصْدًا) کہ آدمی دو یا اس سے زیادہ دن تک روزہ افطار نہ کرے اور بغیر کھائے پیے مسلسل روزہ رکھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور مسند احمد 225/5 کی ایک روایت کے مطابق آپ ﷺ نے فرمایا اِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ النَّصَارَى“ یہ عیسائیوں کا فعل ہے، ویسے بھی اجر و ثواب کا تعلق محنت و مشقت سے نہیں بلکہ احکام شریعت کی پابندی سے ہے جو شخص شریعت کی مقرر کردہ حد سے تجاوز نہ کرے اس کے لیے کئی گناہ اجر اور اعلیٰ مراتب ہیں اور جو شخص اپنی طرف سے شریعت کی حد کو تجاوز کرتے ہوئے اپنے آپ کو مشقت میں ڈالے اس کو سوائے تھکاوٹ اور بھوک پیاس کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا اور جہاں تک آپ ﷺ کی ذات کا معاملہ ہے اس میں عام امتی اور آپ ﷺ کے درمیان فرق ہے۔ (۱) (يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي) میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے، جمہور اہل علم نے اس کو مجازاً قوت و طاقت اور عالی ہمت پر محمول کیا ہے کہ کھانے پینے سے جو قوت حاصل ہوتی ہے رب تعالیٰ مجھے وہ عطا فرماتے ہیں۔ اس کو حقیقت پر بھی محمول کیا جائے تو اس کی اصل حقیقت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں، البتہ مجازی معنی مراد لینا زیادہ بہتر ہے۔ (۲) آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے قرب اور محبت کی ایسی ٹھنڈک حاصل تھی جس کی موجودگی میں ظاہری اکل و شرب کی حاجت بہت کم محسوس ہوتی تھی جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے۔ آپ ﷺ اکثر لمبا عرصہ دنیوی غذا سے بے نیاز رہتے (۳) اَيْكُم مِثْلِي تم میں سے میرے جیسا کون ہے؟ یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے روحانی غذا اور قوت و طاقت عطا فرمائی ہے یا جس طرح میں شوق و رغبت سے عبادت کرتا ہوں میری برابری کون کر سکتا ہے؟ یقیناً آپ ﷺ کی برابری کوئی نہیں کر سکتا۔

یاد رہے! بعض اہل بدعت اس حدیث سے آپ ﷺ کے بشر ہونے کی نفی یا نور ہونے کا ثبوت پیش

کرتے ہیں جو کہ کئی وجوہ سے باطل ہے: (۱) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام حفظہ اللہ میں سے کسی نے اس حدیث سے ایسا استدلال نہیں کیا۔ لہذا جو مومنوں کی راہ چھوڑ کر اپنے خود ساختہ عقیدہ کی طرف کسی آیت یا حدیث کا مفہوم بگاڑ کر بیان کرے اس کی گمراہی کے لیے یہی کافی ہے۔ (۲) ایسا مفہوم کئی صریح آیات قرآنی کے خلاف ہے (۳) آپ ﷺ کا بیٹا ہونا، باپ ہونا، بیمار ہونا، ہنسنا، رونا وغیرہ سینکڑوں اعمال و خصال ایسے ہیں جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ جنس کے اعتبار سے بشر تھے۔ لیکن مقام و مرتبہ کے لحاظ سے افضل البشر امام الانبیاء اور سید المرسلین ہیں۔

1746- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ.....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَوَاصِلُوا قِيلَ إِنَّكَ تَفْعَلُ ذَلِكَ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى. ①

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وصال نہ کرو۔“ کہا گیا: آپ تو کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں تم میں سے کسی کی طرح نہیں ہوں، میں کھلایا اور پلایا جاتا ہوں۔“

1747- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَوَاصِلُوا فَإِنَّكُمْ يُرِيدُ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ إِلَى السَّحْرِ قَالُوا إِنَّكَ تَوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنِّي أُبَيِّتُ لِي مُطْعَمٌ يُطْعِمُنِي وَيُسْقِينِي. ②

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”وصال نہ کرو۔“ اگر تمہارا کوئی وصال کرنا چاہے تو سحری تک وصال کرے۔“ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ بھی تو وصال کرتے ہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے رات کو وہ کھلانے والا کھلاتا اور پلاتا ہے۔“

1748- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الصیام، باب التَّنْكِيلُ لِمَنْ أَكْثَرَ الصِّيَامِ (1925) ومسلم، کتاب الصیام، باب النہی عن الوصال الصیام (2561)

② متفق علیہ: البخاری، کتاب الصیام، باب الصوم فی السفر والإقطار (1942) ومسلم، کتاب الصیام، باب التخییر فی الصوم والفطر فی السفر (2621)

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وصال سے منع کیا۔ تو مسلمانوں کے ایک آدمی نے آپ سے کہا: آپ بھی تو وصال کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہاری طرح نہیں ہوں، میرا رب مجھے رات کو کھلاتا اور پلاتا ہے۔“ جب لوگوں نے وصال سے رکھنے کا انکار کیا تو آپ نے ان کے ساتھ ایک دن وصال کیا پھر ایک دن کیا پھر لوگوں نے چاند دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر چاند میں تاخیر ہوتی تو میں تمہارے ساتھ اور بھی وصال کرتا۔“ اور یہ بات آپ نے ان کے ساتھ اس کی سزا کے لئے کی تھی جب وہ وصال سے باز نہ آئے۔

فوائد: امام دارمی رحمہ اللہ نے اس باب میں اور دوسرے بات میں سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق اہم احادیث ذکر فرمائی ہیں جن کا ماحصل یہی ہے کہ علی الاطلاق مسافر کو روزہ چھوڑنے کی رخصت مرحمت فرمائی ہے خواہ بھوک پیاس یا تھکاوٹ محسوس ہو یا نہ ہو۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ (البقرة: 184) ”جو کوئی مریض ہو یا سفر پر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے۔ البتہ اگر کوئی رخصت پر عمل نہیں کرتا تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے۔ لیکن دلائل کی رو سے زیادہ صحیح یہی معلوم ہوتا ہے کہ روزہ تبھی رکھے اگر اس میں نبھانے کی طاقت ہے ورنہ وہ دوران سفر دوسرے ساتھیوں کے لیے آزمائش نہ بنے بلکہ رخصت پر عمل کرے۔

[15]..... بَابُ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

سفر میں روزہ رکھنا

1748- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! میں سفر کرنا چاہتا ہوں آپ

① متفق عليه: البخاری، کتاب الصیام، باب إذا صام أياماً من رمضان ثم سافر (1944) ومسلم، کتاب الصیام، باب جواز الفطر للمسافر (2599)

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ السَّفَرَ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأُفْطِرْ .

مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تو چاہے تو روزہ رکھ اگر چاہے تو افطار کر۔“

1749- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَصَامَ وَصَامَ النَّاسُ حَتَّى بَلَغَ الْكُدَيْدَ ثُمَّ أَفْطَرَ فَأَفْطَرَ النَّاسُ فَكَانُوا يَأْخُذُونَ بِالْأَحَدِ فَلَا أَحَدَ مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ . ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح کے ساتھ چلے تو آپ نے روزہ رکھا اور لوگوں نے بھی روزہ رکھا حتیٰ کہ آپ ’کدید‘ جگہ پر پہنچے پھر آپ نے افطار کیا اور لوگوں نے بھی افطار کیا۔ اور رسول اللہ ﷺ کے کاموں سے لوگ سب سے پچھلی بات کو اختیار کرتے تھے۔

1750- أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ وَأَبُو الْوَلِيدِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ يُحَدِّثُ.....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى زَحَامًا وَرَجُلٌ قَدْ ظَلَّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا هَذَا صَائِمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ . ❷

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ نبی ﷺ سفر میں تھے آپ نے ایک جگہ رش دیکھا ایک آدمی پر لوگوں نے سایہ کیا ہوا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کیا ہے؟“ لوگوں نے کہا: یہ روزے دار ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔“

1751- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ.....

عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ

کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔“

❶ متفق علیہ: البحاری، کتاب الصوم، باب قول النبی ﷺ لم ظلل عليه واشتد الحر (ليس من البر الصوم في السفر) (1946) ومسلم، کتاب الصیام، باب جواز الصوم والفطر فی رمضان (2607)

❷ صحيح: النسائي، کتاب الصیام، باب ما يكره من الصیام فی السفر (2254) وابن ماجه، کتاب الصیام، باب ما جاء فی الإفطار فی السفر (1664)

الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ ❶

1752- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ

عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ ❷

کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔“

[16]..... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْمُسَافِرِ فِي الْإِفْطَارِ

مسافر کے لیے سفر میں روزہ افطار کرنے کی اجازت

1753- حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَاجِرِ

عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الضَّمُرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا ذَهَبْتُ لِأُخْرَجَ قَالَ انْتَظِرِ الْغَدَاءَ يَا أَبَا أُمَيَّةَ قَالَ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَقَالَ تَعَالَ أُخْبِرْكَ عَنِ الْمُسَافِرِ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنْهُ الصِّيَامَ وَنُصِفَ الصَّلَاةَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ ❸

ابو امیہ ضمریؓ کہتے ہیں: میں سفر سے واپس آیا تو رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور آپؐ کو سلام کیا جب میں باہر جانے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابو امیہ! کھانے کا انتظار کرو۔“ میں نے کہا: ”اے اللہ کے نبی! میں روزہ دار ہوں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”آؤ میں تمہیں مسافر کے متعلق بتاتا ہوں بے شک اللہ نے مسافر سے روزہ اور نصف نماز ساقط کر دی ہے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”اگر چاہے تو روزہ رکھ لے اگر چاہے تو افطار کر دے۔“

[17]..... بَابُ مَتَى يُفْطِرُ الرَّجُلُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ يُرِيدُ السَّفَرَ

جب آدمی سفر کے ارادہ سے اپنے گھر سے نکلے تو روزہ کب موقوف کرے؟

1754- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ كُلَيْبَ بْنَ ذُهْلٍ الْحَضْرَمِيَّ أَخْبَرَهُ

❶ صحیح: یہ سابقہ ہی مکرر ہے۔

❷ صحیح: کتاب الصوم، باب اختیار الفطر (2408) والترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء في الرخصة في الإفطار

للجلبي والمرضع (715)

❸ صحیح: یہ سابقہ ہی مکرر ہے۔

عَبْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ رَكِبْتُ مَعَ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ سَفِينَةً مِنَ الْفُسْطَاطِ فِي رَمَضَانَ فَدَفَعَ فَقَرَّبَ غَدَائَهُ ثُمَّ قَالَ اقْتَرِبْ فَقُلْتُ أَلَسْتُ تَرَى الْيُبُوتَ فَقَالَ أَبُو بَصْرَةَ أَرَعَيْتَ عَنْ سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ❶

عبید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں رمضان میں 'فسطاط' سے ابوبصرۃ غفاری کے ساتھ کشتی میں سوار ہوا کشتی چلنے لگی تو کھانا لایا گیا انہوں نے کہا: "قریب آ جاؤ۔" میں نے کہا: "آپ گھروں کو نہیں دیکھ رہے؟ ابوبصرۃ نے کہا: کیا تو رسول اللہ ﷺ کی سنت سے اعراض کرتا ہے؟

فوائد: اور معلوم ہوا کہ سفر کے آغاز میں ہی کھانا کھالینا معیوب نہیں۔ رمضان میں مسافر شروع سفر میں ہی کھاپی سکتا ہے یہ ضروری نہیں کہ پہلے لمبا سفر کیا جائے اور اس کے بعد اکل و شرب ہو۔

[18]..... بَابُ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا

اس شخص کے متعلق جو جان بوجھ کر رمضان کا روزہ نہیں رکھتا

1755- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ ابْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ الْمُطَوِّسِ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ فَلَنْ يَقْضِيَهُ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَلَوْ صَامَ الدَّهْرَ. ❷

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص کسی رخصت اور مرض کے بغیر ماہ رمضان کے ایک دن کا روزہ چھوڑ دے وہ ہمیشہ کے روزوں سے بھی اس کی قضا نہیں دے سکتا (اس کے اجر تک نہیں پہنچ سکتا)۔"

فوائد: بلاوجہ شرعی عداً رمضان المبارک کا روزہ چھوڑنا کبیرہ گناہ ہے اور رمضان کا روزہ جان بوجھ کر چھوڑنے والا لمبا زمانہ نفلی روزے رکھتا رہے وہ ایک فرضی روزے کے مقام اور اجر و ثواب کو نہیں پہنچ

❶ صحیح: کتاب الصوم، باب اختیار الفطر (2408) والترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی الرخصة فی الإفطار للحبلی والمرضع (715)

❷ اسنادہ حید: ابوداؤد، کتاب الصوم، باب متى يفطر المسافر اذا خرج (2412)

سکتا۔ جیسا کہ احادیث مبارکہ سے واضح الفاظ سے معلوم ہوتا ہے۔

1756۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْمُطَوِّسِ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ رَخَّصَهُ اللَّهُ لَهُ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صِيَامُ الدَّهْرِ. ①

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے بغیر کسی رخصت کے جو اللہ نے اسے دی ہو روزہ چھوڑ دیا تو وہ ہمیشہ کے روزوں سے بھی اسے پورا نہیں کر سکے گا۔“

[19]..... بَابُ فِي الَّذِي يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ نَهَارًا

اس شخص کے متعلق جو ماہ رمضان میں دن کے وقت اپنی بیوی سے صحبت کرتا ہے

1757۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اس نے کہا: ”میں ہلاک ہو گیا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: کس چیز نے تجھے ہلاک کر دیا؟ اس نے کہا: ”میں نے ماہ رمضان (روزے کے دوران میں) اپنی بیوی سے صحبت کی ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک غلام آزاد کر۔“ اس نے کہا: میرے پاس نہیں ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ”دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ۔“ اس نے کہا: ”اس کی استطاعت نہیں رکھتا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ساتھ مسکینوں کو کھانا کھلا۔“ اس نے کہا میرے پاس طاقت نہیں۔ اس نے کہا: ”نبی کریم ﷺ کے پاس ایک ٹوکری

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ هَلَكَتُ فَقَالَ وَمَا أَهْلَكَ قَالَ وَاقَعْتُ امْرَأَتِي فِي شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ فَأَعْتَقْ رَقَبَةً قَالَ لَيْسَ عِنْدِي قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مَسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ قَالَ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ تَصَدَّقْ بِهَذَا فَقَالَ أَعْلَى أَفْقَرٍ مِنْ أَهْلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَاللَّهِ مَا بَيْنَ لَا بَتَيْهَا

أَهْلِيَّتِ أَفْقَرُ مِنَّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
فَإِنَّكُمْ إِذَا وَضَعْتُمْ حَتَّى بَدَتْ
أَنْبَابُهُ. ❶

لائی گئی جس میں کھجوریں تھیں آپ ﷺ نے فرمایا:
”سائل کہاں ہے؟ یہ کھجوریں صدقہ کر دو۔“ اس آدمی نے کہا:
”اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا اس پر صدقہ کروں جو

میرے گھر والوں سے زیادہ محتاج ہو؟ اللہ کی قسم! مدینہ کے
دونوں کناروں کے درمیان ہم سے زیادہ کوئی گھر محتاج نہیں
ہے۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تب تم ہی کھا لو۔“ آپ
ہنسے حتیٰ کہ آپ کے سامنے والے دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔

فوائد: مُتَّابِعَيْنِ ای مُتَّالِيَيْنِ لگا تار، پے درپے، عَرَقِ زَنْبِيلٍ عَظِيمٍ بڑا ٹوکرا، لَا
بَتَّيْهَا، تَشْنِيَّةٌ لَا بَتَّ وَهِيَ أَرْضٌ ذَاتَ حِجَارَةٍ سُودِيَّةٍ، لَا بَتَّ کاتشنیہ ہے اور سیاہ پتھروں والی
زمین کو کہتے ہیں اور اس سے مدینہ منورہ کے شرقی اور غربی جانب سیاہ پتھروں والی زمین مراد ہے۔ جیسے حَرَّةٌ
الوَاقِمُ اور حَرَّ الْوَبَرَةِ کہتے ہیں۔

أَنْبَابُهُ: مادہ۔ ن، ی، ب۔ نَابٌ کی جمع، کچلی (سامنے کے چار دانتوں کے برابر والا دانت) (القاموس
الوحد) اس حدیث سے مسئلہ معلوم ہوا کہ جو شخص رمضان المبارک میں بحالت روزہ اپنی بیوی سے مباشرت
کرے اسے ایک غلام آزاد کرنا چاہیے۔ اگر اس میں اس کی استطاعت نہ ہو تو دو ماہ مسلسل روزے رکھے یا پھر
ساتھ مسکینوں کا کھانا کھلائے، نیز آنے والے آدمی کا نام سلمان یا سلمہ بن صحر بیاضی تھا اور موطا امام مالک
اور سنن ابی داؤد کی روایت کے مطابق اس ٹوکے میں 15 یا 20 صاع کھجوریں تھیں جو تقریباً من بنتی ہیں۔ اس
طرح اگر کفارہ دینے والا مفلس ہو تو اس کا بھرپور تعاون کرنا چاہیے تاکہ وہ کفارہ ادا کرے چونکہ کفارہ دینا
لازمی ہے۔

1758- حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي
رَمَضَانَ لَذَكَرَ الْحَدِيثَ. ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے رمضان میں روزہ
ٹوڑ دیا اور پہلی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

❶ ضعیف: المحلی 183/6، واحمد 386/2 و ابو داؤد (2396)

❷ صحيح البخاری، کتاب الصوم، باب اذا جاع فی رمضان ولم یکن له شیء (1936) و ابو داؤد، کتاب
الصوم، باب کفارۃ من اتی اہله فی رمضان (2390)

1759- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ أَخْبَرَهُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا اور کہا: ”بے شک وہ جل گیا۔“ آپ ﷺ نے پوچھا: اسے کیا ہوا؟ اس نے کہا: اس نے رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کی تو آپ کے پاس ایک پیمانہ لایا گیا جسے ’عرق‘ کہتے ہیں اس میں کھجوریں تھیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”جلنے والا کہاں ہے؟“ وہ آدمی کھڑا ہو گیا

أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّهُ احْتَرَقَ فَسَأَلَهُ مَا لَهُ فَقَالَ أَصَابَ أَهْلَهُ فِي رَمَضَانَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِمِكْتَلٍ يُدْعَى الْعَرَقُ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ فَقَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهَذَا. ❶

آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے صدقہ کرو۔

[20]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ الْمَرْأَةِ تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا

شوہر کی اجازت کے بغیر عورت کو نفلی روزہ کی ممانعت

1760- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا مَرْأَةٌ لَا تَصُومِي إِلَّا بِإِذْنِهِ. ❷

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک عورت سے فرمایا: ”شوہر کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھنا۔“

1761- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ يَوْمًا تَطَوُّعًا فِي غَيْرِ رَمَضَانَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ. ❸

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”رمضان کے علاوہ کوئی عورت شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔“

1762- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ

❶ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصیام، باب اذا جامع فی رمضان (1935) ومسلم، کتاب الصیام، باب تغلیظ تحریم الجماع فی نهار رمضان (2596)

❸ حسن: ابوداؤد، کتاب الصوم، باب المرأة تصوم بغیر اذن زوجها (2559) وابن ماجہ کتاب الصیام، باب فی المرأة یصوم، بغیر اذن زوجها (1762)

أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ يَوْمًا وَرَوْجَهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ مَعْنَاهُ قَالَ فِي التَّنْذِيرِ تَفِي بِهِ ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”شوہر کی موجودگی میں کوئی عورت اس کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔ فرماتے ہیں کہ: نذر میں اسے پورا کرے۔“

فوائد:..... صحیح البخاری میں ”لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ“ عورت کے لیے حلال نہیں کے الفاظ ہیں (النکاح: 5195) اور بعض روایات میں لَا تَصُومَنَّ نون تاکید کی زیادتی مروی ہے۔ جن کا واضح مفہوم یہی ہے کہ خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر عورت کو نفلی روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں ”وَدَلَّتْ رِوَايَةُ الْبَابِ عَلَى تَحْرِيمِ الصَّوْمِ الْمَذْكُورِ عَلَيْهَا وَهُوَ قَوْلُ الْجَمْهُورِ“ (فتح الباری 367/9) باب کی حدیث عورت پر نفلی روزہ (خاوند کی اجازت کے بغیر) رکھنے کی حرمت پر دلالت کرتی ہے اور یہی جمہور کا قول ہے۔ زید فرماتے ہیں کہ اگر شوہر سفر پر ہو، یا وہ مریض ہو اس میں مباشرت کی ہمت نہ ہو تو ایسی صورت میں جَوَازُ التَّطَوُّعِ لَهَا اس کے لیے نفلی روزہ رکھنا جائز ہے۔ جیسا کہ احادیث کے صریح الفاظ سے معلوم ہوتا ہے۔ یاد رہے! جب نفلی روزہ کے لیے خاوند کی اجازت ضروری ہے تو دروس اور دینی پروگراموں میں شرکت کے لیے بھی خاوند سے اجازت لینا لازمی ہے۔

[21]..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کے لئے بوسہ کی اجازت

1763- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّهَا لَا تَدْعُو إِلَى خَيْرٍ ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ لیتے تھے۔ عروہ نے کہا: ”یہ ہمیشہ اچھی بات ہی بتاتی ہیں۔“

1764- أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ الطَّلِحِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عُرْوَةَ

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب النکاح، باب صوم المرأة بإذن زوجها تطوعاً (5192) مسلم، کتاب الزکاة، باب ما انفق

العبد من مال مولاه (2367)

❷ متفق علیہ: سابقہ ہی مکرر ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْبَلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ. ①
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ روزے کی حالت میں ان کا بوسہ لیتے تھے۔

1765- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کہتے ہیں کہ میں نے خوشی سے بے اختیار ہو کر رونے کی حالت میں بوسہ لیا تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا میں نے عرض کیا: ”میں نے آج روزے کی حالت میں ایک بڑے جرم کا ارتکاب کیا اور (اپنی عورت کا) بوسہ لے لیا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: بھلا بتاؤ اگر تم (اس دوران میں) کلی کر لو تو کوئی حرج ہے میں نے کہا ”اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے“ آپ نے فرمایا پھر حرج ہی کس میں ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ هَشِشْتُ فَقَبَّلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ إِنِّي صَنَعْتُ الْيَوْمَ أَمْرًا عَظِيمًا قَبَّلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ مَضْمَضْتُ مِنَ الْمَاءِ قُلْتُ إِذَا لَا يَصِيرُ قَالَ فَيِمٌ. ②
عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کہتے ہیں کہ میں نے خوشی سے بے اختیار ہو کر رونے کی حالت میں بوسہ لیا تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا میں نے عرض کیا: ”میں نے آج روزے کی حالت میں ایک بڑے جرم کا ارتکاب کیا اور (اپنی عورت کا) بوسہ لے لیا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: بھلا بتاؤ اگر تم (اس دوران میں) کلی کر لو تو کوئی حرج ہے میں نے کہا ”اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے“ آپ نے فرمایا پھر حرج ہی کس میں ہے۔

فوائد: احادیث کی رو سے معلوم ہوا کہ بحالت روزہ اپنی بیوی کو بوسہ دینا جائز ہے۔ اس مسئلہ میں ایک اہم فرق کیا جاتا ہے کہ یہ اجازت ایسے شخص کے لیے جو اپنے جذبات پر مکمل قابو رکھ سکتا ہو۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے قدر تفصیل سے اس اختلاف کو نقل فرمایا ہے (جامع الترمذی۔ الصوم، فی القبلة للصائم: 723) بعض جوان اور بوڑھے کافر بھی کرتے ہیں لیکن امام عبدالرحمن مبارکپوری رحمہ اللہ اس موضوع پر سر حاصل گفتگو کرنے کے بعد ہماری رائے کے موافق فرماتے ہیں: أَعْدَلُ الْأَقْوَالِ عِنْدِي مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ مِنْ أَنَّ الصَّائِمَ إِذَا مَلَكَ نَفْسَهُ جَاذَلَهُ التَّقْبِيلُ وَإِذَا لَمْ يَأْمَنْ تَرْكُهُ وَبِهِ يَحْصُلُ الْجَمْعُ وَالتَّوْفِيقُ بَيْنَ الْأَحَادِيثِ الْمُخْتَلِفَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ) ”سب سے زیادہ انصاف والا قول میرے نزدیک جس کو امام سفیان ثوری اور امام شافعی نے اختیار کیا ہے کہ اگر روزہ رکھنے والا اپنے نفس کو قابو رکھ سکتا ہے (چاہے جوان ہو یا بوڑھا) اس کے (بیوی کو) بوسہ دینا

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الصیام، باب المباشرة والقبلة للصائم (1928) ومسلم، کتاب الصیام، باب بیان أن القبلة فی الصوم لیست محرمة..... (2568)

② متفق علیہ: سابقہ ہی مکرر ہے۔

جائز ہے وگرنہ درست نہیں، تمام احادیث میں اس بات سے جمع و توفیق ہوتی ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی فرمان ہے۔“ (تحفة الاحوذی - 349/3)

[22]..... بَابُ فِيمَنْ يُصْبِحُ جُنُبًا وَهُوَ يُرِيدُ الصَّوْمَ

اس شخص کے متعلق جو جنابت کی حالت میں صبح کرے اور روزہ رکھنا چاہے

1766- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ.....

اُم سلمہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما کہتی ہیں کہ نبی ﷺ اپنی بیوی النبی ﷺ کان یصبح جنباً من أهله ثم یصوم. ❶

ام سلمہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما کہتی ہیں کہ نبی ﷺ اپنی بیوی سے صبح کے وقت جنابت کی حالت میں اٹھتے پھر روزہ رکھتے۔

فوائد:..... کسی وجہ سے حالت جنابت میں طلوع فجر ہو جائے تو بعد میں غسل کر لینا چاہیے اس میں روزے کی صحت پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ البتہ جان بوجھ کر وقت ہونے کے باوجود طلوع فجر سے قبل غسل نہ کرنا مستحسن امر نہیں ہے۔ جنبی کو اول فرصت میں غسل کرنا چاہیے۔ نیز سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جسے جنابت کی حالت میں صبح ہو وہ روزہ چھوڑ دے یہ روایت منسوخ ہے اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے اس فتویٰ سے رجوع کر لیا تھا۔ (صحیح المسلم: 1109، سنن ابن ماجہ: 1702)

[23]..... بَابُ فِيمَنْ أَكَلَ نَاسِيًا

اس شخص کے متعلق جو بھول کر کھالے

1767- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ.....

عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال من نسي وهو صائم فأكَلَ أو شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطَعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ. ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص روزہ کی حالت میں بھول کر کچھ کھالے اسے چاہئے کہ روزہ پورا کرے کیونکہ اسے اللہ نے کھلایا اور پلایا ہے۔“

1768- أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الْجَمَّالُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْحَارِثِ

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصوم، باب القبله للصائم (2385) والترمذی، کتاب الصوم، باب القبله للصائم (727)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصوم، باب الصائم یصبح جنباً (1925) ومسلم، کتاب الصیام، باب صحة الصوم من طلع

الیہ الفجر وموجب (2587)

ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ عَمِّهِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ ذَكَرَ فَلْيَتِمَّ صِيَامَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَهْلُ الْحِجَازِ يَقُولُونَ يَقْضَى وَأَنَا أَقُولُ لَا يَقْضَى. ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم سے کوئی روزہ کی حالت میں بھول کر کچھ کھاپی لے پھر اسے یاد آئے تو اسے چاہئے کہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اللہ نے اسے کھلایا اور پلایا ہے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”اہل حجاز کا قول ہے: وہ اس روزے کی قضا کرے اور میں کہتا ہوں: وہ اس کی قضا نہ دے۔“

فوائد: دوسری صحیح میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے (رُفِعَ عَنْ أُمَّتِي النَّسْيَانُ) میری امت سے بھولنے کا گناہ اٹھالیا گیا ہے۔ اور یہ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر بہت بڑی شفقت ہے۔ بے خبری اور بھول کے عالم میں کچھ کھاپی لینے سے روزہ میں نقص نہیں آتا نہ ہی اجر و ثواب میں کمی واقع ہوتی ہے بلکہ اکثر ائمہ و اہل علم کہتے ہیں وَإِنْ جَامَعَ نَاسِيًا وَلَا يُفْطِرُ اگر بھول میں جماع بھی کر بیٹھا تو وہ روزہ افطار نہ کرے۔ لیکن چونکہ ایسی بھول نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے اس لیے شریعت نے اس کا ذکر نہیں کیا، لیکن نیند کی غفلت یا بھول چوک سے آدمی مباشرت بھی کر بیٹھے تو وہ بھی اسی حکم میں شامل ہے۔ بشرطیکہ فریب اور جھوٹ سے کام نہ لے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ کیونکہ اللہ دلوں کے ارادوں کا خوب جانتا ہے۔ ابو محمد سے مراد امام دارمی رحمہ اللہ ہیں اور آپ کا بھی یہی موقف تھا کہ بھول چوک کر کھاپی لینے سے روزہ کی قضا نہیں دی جائے گی۔ بخلاف اہل حجاز کے۔ اہل حجاز شاید احتیاط کے طور پر یا نص شرعی سے بے خبری کی بنیاد پر قضا کے قائل تھے۔ بہر صورت رائج اور صحیح یہی ہے کہ روزہ مکمل کیا جائے اور قضائی کی کوئی ضرورت نہیں۔

[24]..... بَابُ الْقِيَاءِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کے لئے قے کرنا

1769- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ.....

ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے قے کی تو روزہ

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصیام، باب إذا اکل أو شرب ناسیا (1933) ومسلم، کتاب الصیام، باب أكل الناسي وشربه جماعة لا يفطر (2729)

فَأَفْطَرَ قَالَ فَلَقِيْتُ ثُوبَانَ بِمَسْجِدِ
دِمَشْقَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ صَدَقَ
أَنَا صَبَبْتُ لَهُ الْوُضُوءَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا
اسْتَقَاءَ ❶

افطار کر دیا۔ معدان کہتے ہیں: میں ثوبان کو دمشق کی مسجد
میں ملا اور ان سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا: ”ابو
درداء نے سچ کہا میں نے ہی آپ کے وضوء کا پانی ڈالا
تھا“ عبد اللہ نے کہا: جب وہ خود قے کرے۔

[25]..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيهِ

قے کے متعلق رخصت

1770- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ
سِيرِينَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ إِذَا ذَرَعَ الصَّائِمُ الْقَيْءَ وَهُوَ
لَا يُرِيدُهُ فَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ وَإِذَا اسْتَقَاءَ
فَعَلَيْهِ الْقِضَاءُ قَالَ عِيسَى زَعَمَ أَهْلُ
الْبَصْرَةِ أَنَّ هِشَامًا أَوْهَمَ فِيهِ فَمَوْضِعُ
الْخِلَافِ هَا هُنَا ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب روزے دار پر قے غالب
آ جائے اور وہ قے کرنا نہ چاہتا ہو تو اس پر قضا نہیں ہے۔
جب خود قے کرے اس پر قضا ہے۔ عیسیٰ کہتے ہیں: اہل
بصرہ کا قول ہے: اس حدیث میں ہشام کو شک ہوا ہے لہذا
اس جگہ اختلاف ہے۔“

فوائد:..... یہی روایت اس مسئلہ میں رائج ہے کہ خود بخود قے آنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور جان
بوجھ کر قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں (وَالْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ
عَلَى حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ الصَّائِمَ إِذَا ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ
وَإِذَا اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْيَقْضِ بِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَاحْمَدٌ وَاسْحَاقُ ”اہل
علم کے ہاں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت پر ہے جو نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ جب روزہ دار کو خود بخود
قے آئے تو اس پر قضا نہیں اور اگر عمداً قے کرے تو اس پر قضا ہے یہی قول امام شافعی، سفیان ثوری امام احمد
اور اسحاق رحمہ اللہ کا ہے (جامع الترمذی۔ الصوم 720:) بلکہ اس مسئلہ پر تقریباً تمام اہل علم کا اجماع ہے کہ
جو عمداً قے کرے اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔“

❶ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

❷ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصوم، باب الصائم یستقی عامداً (2381) والترمذی، کتاب ابواب الطہارۃ، باب ماء فی
الوضوء من شیء والرعاف

[26]..... باب الْحَجَامَةِ تُفْطِرُ الصَّائِمَ

سینگی لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

1771- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ.....

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ مَرَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي ثَمَانِ عَشْرَةِ خَلْتُ مِنْ رَمَضَانَ فَأَبْصَرَ رَجُلًا يَحْتَجِمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ. ❶

شداد بن اوس کہتے ہیں کہ رمضان کی آٹھویں تاریخ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جگہ سے گذر ہوا آپ نے کسی آدمی کو سینگی لگواتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”سینگی لگانے والے اور لگوانے والے نے روزہ چھوڑ دیا۔“

فوائد:..... سینگی یا پچھنے لگوانا یہ ہے کہ مخصوص آلہ کو جسم میں چھو کر خون چوسنا، اس خاص طریقہ سے خون نکال کر مریض کا علاج بھی کیا جاتا تھا۔ اور عرب کے لوگ سینگی لگوا کر اپنی صحت کو بحال رکھتے تھے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ رمضان المبارک میں فرضی روزہ رکھا ہو تو اس صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا یا باقی رہے گا۔ امام دارمی رحمہ اللہ نے جو دو روایات نقل کی ہیں ان سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ سینگی لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن دیگر احادیث، کثیر اہل علم کی آراء اور ہماری تحقیق سے یہی واضح ہوتا ہے کہ سینگی لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، جن روایات میں ٹوٹنے کا ذکر ہے وہ منسوخ ہو چکی ہیں اور آپ ﷺ نے بعد میں روزہ کی حالت میں سینگی لگوانے کی اجازت مرحمت فرمادی تھی۔ (۱) اِجْتَحَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ ”نبی کریم ﷺ نے سینگی لگوائی اور آپ ﷺ روزہ کی حالت میں تھے (صحیح البخاری: الصوم: 1939، سنن ابوداؤد: 2372، جامع الترمذی: 775) (۲) سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (اِنَّهُ رَخَّصَ فِي الْحَجَامَةِ لِلصَّائِمِ) آپ ﷺ نے روزہ دار کو سینگی لگوانے کی رخصت دی ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: 51-53/3) امام ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں رخصت چونکہ عزیمت کے بعد ہوتی ہے اس لیے سینگی لگوانے سے روزہ ٹوٹنے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ (ناسخ الحدیث لابن شاہین 338/334، نیل الاوطار، للشوکانی 171/3) نیز جمہور اہل علم، شیخ الاسلام علامہ البانی رحمہ اللہ، الشیخ عبدالقادر رحمہ اللہ انا ووط بھی منسوخیت کے قائل

❶ صحیح: ابوداؤد، کتاب الصوم، باب الصائم یتسقی عامداً (2380) والترمذی، کتاب الصیام، باب ما جاء فیمن

استسقاء عامداً (720)

ہیں (حاشیہ جامع الاصول 295/6) مختصر صحیح البخاری للالبانی (455/1)

ماضی قریب کے ممتاز عالم دین الشیخ صفی الرحمن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی اس مسئلہ میں اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (وَالْحَدِيثُ صَرِيحٌ فِي نَسْخِ مَنَعِ الْحَجَامَةِ لِلصَّائِمِ) یہ حدیث روزہ دار کے لیے سینگی کے ممنوع ہونے کی منسوخیت پر واضح دلیل ہے (اتحاف الکرام: 188) (۳) ابو متوکل ناجی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسی مسئلہ کے متعلق سوال کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا (لَا بَأْسَ بِهِ) روزہ کی حالت میں سینگی لگوانے میں کوئی حرج نہیں (ارواء الغلیل للالبانی 4/74) اسی طرح اکثر علماء و فقہاء کے اس کو مباحات روزہ میں ذکر کیا ہے۔ لہذا مذکورہ بالا قوی دلائل سے یہی رائج اور صحیح معلوم ہوتا ہے۔ کہ سینگی لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ نیز جدید دور میں انجکشن وغیرہ سے جسم سے خون نکالنا بھی اسی کے حکم میں شامل ہے۔ واللہ اعلم۔

1772- أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قَلَابَةَ أَنَّ أَبَا أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ.....

حَدَّثَهُ أَنَّ ثَوْبَانَ حَدَّثَهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْشِي بِالْبُقْعِ إِذَا رَجُلٌ يَحْتَجِمُ فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَنَا أَتَقَى الْحَجَامَةَ فِي الصَّوْمِ فِي رَمَضَانَ. ①

ثوبانؓ کہتے ہیں کہ ایک وقت رسول اللہ ﷺ بقیع جا رہے تھے کہ ایک آدمی سینگی لگوا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سینگی لگانے والے اور لگوانے والے نے روزہ چھوڑ دیا۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”میں رمضان میں روزے کی حالت میں سینگی لگوانے سے پرہیز کرتا ہوں۔“

[27]..... بَابُ الصَّائِمِ يَغْتَابُ فَيَخْرِقُ صَوْمَهُ

روزہ دار جب غیبت کرے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے

1773- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ وَاصِلِ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ عَنْ بَشَّارِ بْنِ أَبِي سَيْفٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ غُطَيْفٍ.....

عَنْ أَبِي عُيَيْنَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الصَّوْمُ ابوعبيدة بن جراح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”روزہ ڈھال ہے جب

① صحیح: ابو داؤد، کتاب الصوم، باب فی الصائم یحتجم (2369) وابن ماجہ، کتاب الصیام، باب ماجاء فی الحجامة

جُنَّةٌ مَا لَمْ يَخْرِقْهَا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يَعْنِي تک روزہ دار اسے پھاڑ نہ دے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”یعنی بِالْغِيَّةِ ۱۰ کہ غیبت سے۔“

فوائد: روزہ صرف فاقہ کشی اور بھوک پیاس برداشت کرنے کا نام نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو ہر فقیر عابد اور ہر فاقہ کش کامل مومن ہوتا۔ روزہ سے اصل مقصود ذہن و قلب اور زبان کی طہارت، شہوتوں کا جس، ناپاک جذبات کا احتساب غرض کہ اخلاقی رزائل سے بچ کر ایثار و قربانی، صبر و تحمل اور روحانی فضائل و خصائل پیدا کرنا ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے روزہ کی فلاسفی ایک مختصر جامع جملہ میں بیان فرمائی ہے: (لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ) تاکہ تم گناہوں سے مکمل پرہیز کرنے والے بن جاؤ۔ اس حدیث طیبہ کے علاوہ اور بہت سی احادیث میں رسول اللہ ﷺ نے جھوٹ، غیبت، لغو، رفث اور گالی گلوچ سے بچنے کا حکم ارشاد فرمایا بصورت دیگر ایسے اشخاص کو سخت وعید سنائی جو باوجود روزہ کے ان حرام امور سے اجتناب نہیں کرتا۔ سنن دارمی میں دوسری جگہ ارشاد نبوی ہے: (كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الظَّمَاءُ) کتنے ہی روزہ دار ایسے ہیں جن کو روزہ رکھنے سے سوائے پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا (سنن ابن ماجہ: 1680، مسند احمد: 9308) مزید فرمایا: (مَنْ لَمْ يَدَعْ الْخَنَا وَالْكَذِبَ فَلَا حَاجَةَ لِلَّهِ أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ) جس شخص نے بدزبانی اور جھوٹ نہیں چھوڑا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

(صحيح الترغيب للالباني 1080/1)

ان نصوص کی روشنی میں واضح ہوتا ہے کہ حقیقت میں روزہ اس کا ہے جو بھوک و پیاس سے رک کر ساری زندگی گناہوں سے رکنے کی تربیت حاصل کر لے ورنہ صرف بھوک پیاس فائدہ مند نہیں ہے۔

[28]..... بَابُ الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کا سرمہ لگانا

1774- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ النُّعْمَانِ.....

أَبُو النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ابْنِ نِعْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ كَيْتَ هِيَ كَمَا مَجَّهَ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ جَدِّي وَكَانَ جَدِّي قَدْ أَتَى بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَمَسَحَ عَلَى رَأْسِهِ وَقَالَ لَا

ابن نعمان انصاری کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد اور دادا نے بیان کیا کہ ان کو نبی ﷺ کے پاس لے جایا گیا۔ آپ ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: ”دن کو

۱ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصیام، باب فی الصائم یتحتم (2367) وابن ماجہ، کتاب الصیام، باب ماجاء فی الحجامة للصائم (1681)

تَكْتَحِلُ بِالنَّهَارِ وَأَنْتَ صَائِمٌ اُكْتَحِلْ
لَيْلًا بِالْبَائِمِدِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ
الشَّعْرَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ لَا أَرَى بِالْكُحْلِ
بَأْسًا. ❶

روزے کی حالت میں سرمہ نہ لگاؤ اور رات کو اٹھ لگایا کرو
کیونکہ اس سے بینائی تیز ہوتی ہے اور یہ بالوں کو اگاتا
ہے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”میں سرمہ لگانے میں کچھ حرج
نہیں سمجھتا۔“

فوائد: روزہ کی حالت میں سرمہ لگانا تقریباً بالاتفاق جائز ہے۔ سنن ابن ماجہ میں ایک روایت
ہے جس کو ثقہ محققین نے صحیح قرار دیا ہے کہ (اُكْتَحِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ) رسول اکرم ﷺ
نے روزہ کی حالت میں سرمہ ڈالا۔ (الصيام، 1687)

حضرت امام سلیمان بن مہران الاعمش الکوفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: (مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِنَا
يَكْرَهُ الْكُحْلَ لِلصَّائِمِ وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ يُرَخِّصُ أَنْ يَكْتَحِلَ الصَّائِمُ بِالصَّبْرِ) ”میں نے اپنے
ساتھیوں (ائمہ و محدثین) میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ روزہ دار کے لیے سرمہ ناپسند کرتا ہو اور امام ابراہیم
الشعمی صبر (بوٹی) کا سرمہ ڈالنے کی رخصت دیا کرتے تھے۔“ متقدمین و متاخرین کی کثیر تعداد جواز ہی کی قائل
ہے امام ابو حنیفہ، امام مالک، شافعی، حسن بصری، امام بخاری، امام ابن تیمیہ رحمہم سمیت سب کا یہی موقف ہے
کہ سرمہ سے روزہ ٹوٹتا ہے نہ ہی اس سے اجر و ثواب میں کمی ہوتی ہے۔

[29]..... بَابُ فِي تَفْسِيرِ قَوْلِهِ تَعَالَى فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

اللہ تعالیٰ کے فرمان ”فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ“ کی تفسیر

1775- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُزَّرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ
مَوْلَى.....

سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ
أَنَّهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَعَلَى الَّذِينَ
يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ قَالَ كَانَ مَنْ
أَرَادَ أَنْ يَفْطِرَ وَيَقْتَدِيَ فَعَلَّ حَتَّى نَزَلَتْ
الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا. ❷

سلمہ بن اکوع کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی: ”اور ان
لوگوں میں جو اس کی طاقت رکھتے ہیں وہ ایک مسکین کو کھانا
فدیہ میں دیں۔“ (البقرة: ۱۸۴) تو جو چاہتا تھا کہ روزہ نہ
رکھے وہ ایسا ہی کرتا تھا حتیٰ کہ اس کے بعد والی آیت نازل
ہوئی تو اس نے اسے منسوخ کر دیا گیا۔

❶ حسن: النسائی، کتاب الصیام، باب فضل الصائم (2232)

❷ ضعیف: ابوداؤد، کتاب الصوم، باب فی الکحل، عند النوم للصائم (2377)

فوائد: ابتدائے اسلام میں روزہ کی عادت نہ ہونے پر طاقت رکھنے والوں کو بھی رخصت تھی کہ اگر روزہ نہ رکھیں تو اس کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں لیکن بعد میں (فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ) کے ذریعہ پہلے حکم کو منسوخ کرتے ہوئے ہر صاحب طاقت پر بھی روزہ کو فرض کر دیا گیا، البتہ زیادہ ضعیف اور دائمی بیمار کے لیے اب بھی اجازت ہے۔

[30].... بَابُ فِيمَنْ يُصْبِحُ صَائِمًا تَطَوُّعًا ثُمَّ يُفْطِرُ

اس شخص کے متعلق جو نفلی روزہ رکھے اور پھر توڑ دے

1776- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَمَائِكَ بْنِ حَرْبٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ ابْنَةَ.....

ام ہانیؓ کہتی ہیں کہ نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ میں اس وقت روزہ دار تھی تو آپ کے پاس پانی لایا گیا آپ ﷺ نے پیا پھر آپ نے مجھے پکڑا یا تو میں نے پی لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر رمضان کی قضا کا روزہ تھا تو قضا میں روزہ رکھنا اگر نفلی روزہ تھا تو چاہو تو قضا کرو چاہو تو نہ کرو۔“

أُمُّ هَانٍ أَوْ ابْنِ ابْنِ أُمِّ هَانٍ عَنْ أُمِّ هَانِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ صَائِمَةٌ فَأَتَى بِإِنَاءٍ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَهَا فَشَرِبَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ كَانَ قَضَاءَ رَمَضَانَ فَصُومِي يَوْمًا آخَرَ وَإِنْ كَانَ تَطَوُّعًا فَإِنْ شِئْتَ فَأَقْضِيهِ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَقْضِيهِ ❶

1777- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ.....

ام ہانیؓ کہتی ہیں کہ فتح مکہ کا دن تھا فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور رسول اللہ ﷺ کے بائیں طرف بیٹھ گئیں۔ اور ام ہانی رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے دائیں طرف تھی ایک لونڈی برتن لے کر آئی اس میں پانی تھا اس نے آپ کو پکڑا یا اور آپ نے پیا پھر آپ نے وہ ام ہانی کو دیا اس نے بھی اس سے پیا

عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَجَلَسَتْ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأُمُّ هَانِيٍّ عَنْ يَمِينِهِ قَالَتْ فَجَاءَتْ الْوَلِيدَةُ بِإِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ فَنَاوَلَتْهُ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ أُمُّ هَانِيٍّ

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصیام، باب قوله تعالى (وعلى الذين يطيقونه فدية) تعليقاً وايضاً في كتاب تفسير القرآن (4507) ومسلم، کتاب الصیام، باب بيان النسخ، قوله تعالى (على الذين يطيقونه فدية.....) (2680)

فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ أَفْطَرْتُ وَكُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ لَهَا أَكُنْتَ تَقْضِينَ شَيْئًا قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكَ إِنْ كَانَ تَطَوُّعًا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَقُولُ بِهِ إِنْ شَاءَ قَضَى وَإِنْ شَاءَ لَمْ يَقْضِ ❶

پھر اس نے کہا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا روزہ تھا میں نے افطار کر لیا ہے۔“ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”کیا قضا کا روزہ تھا؟ تو ام ہائی نے کہا: ”نہیں۔“ آپ نے فرمایا: ”پھر تو اس میں تمہیں کوئی نقصان نہیں۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”میں بھی اس کا قائل ہوں۔“

فوائد: ان احادیث سمیت دیگر احادیث سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ نفلی روزہ آدمی جب چاہے افطار کر سکتا ہے۔ اس پر کوئی قضا نہیں۔ کیونکہ نفلی روزہ فرض نہیں اس لیے اس کی قضا نہیں۔

[31]..... بَابُ مَنْ دُعِيَ إِلَى الطَّعَامِ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ

جس شخص کو روزے کی حالت میں کھانے کی

دعوت دی جائے وہ کہہ دے میں روزہ دار ہوں

1778- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص روزے کی حالت میں کھانے کے لئے بلایا جائے تو اسے چاہئے کہ کہے: ”میرا روزہ ہے۔“

فوائد: اگر روزہ توڑنا بھی پڑے تو شریعت کی طرف سے اجازت ہے لیکن اجازت پر عمل لازمی نہیں ہے۔ اگر روزہ پورا کیا جائے تو یقیناً زیادہ مستحسن ہے۔

[32]..... بَابُ فِي الصَّائِمِ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ

روزہ دار کے متعلق جس کے پاس کھانا کھایا جائے

1779- أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مَوْلَاةً لَنَا

❶ اسنادہ ضعیف ابوداؤد، کتاب الصوم، باب النية في الصيام (2456) و الترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی افطار الصائم المتطوع (731)

❷ اسناد ضعیف ابوداؤد، کتاب الصوم، باب النية في الصيام (2456) نیز دیکھئے تلخیص الجبر 211/2 و نیل الاوطار 346-348 و فتح الباری 212/4

يُقَالُ لَهَا لَيْلَى تُحَدِّثُ عَنْ جَدَّتِهَا

أُمُّ عُمَارَةَ بِنْتُ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
دَخَلَ عَلَيْهَا فَدَعَتْ لَهُ بِطَعَامٍ فَقَالَ لَهَا
كُلِي فَقَالَتْ إِنِّي صَائِمَةٌ فَقَالَ
النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ الصَّائِمَ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ
صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يَفْرُغُوا
وَرُبَّمَا قَالَ حَتَّى يَقْضُوا أَكْلَهُمْ ❶

ام عمارہ بنت کعب کہتی ہیں کہ ان کے پاس نبی ﷺ
تشریف لے گئے انہوں نے آپ کو کھانے کی دعوت دی
آپ نے ان سے کہا: ”تم بھی کھاؤ۔“ انہوں نے کہا:
”میں روزہ دار ہوں۔“ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب روزہ
دار کے پاس کھانا کھایا جاتا ہے تو فرشتے روزہ دار کے لئے
دعا کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ کھانے سے فارغ ہو جائے۔ اور
بعض دفعہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”حتیٰ کہ لوگ اپنے
کھانے سے فارغ ہو جائیں۔“

فوائد: ”صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ“ فرشتے ایسے خوش نصیب روزہ دار پر درود نازل کرتے
ہیں فرشتوں کے درود سے مراد، دعا اور طلبِ مغفرت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ایسے نیک بخت کے لیے گناہوں
کی معافی کا سوال کرتے ہیں اور یہ یقیناً بہت بڑی سعادت ہے۔ الشیخ امام احمد عبدالرحمن البنا رحمہ اللہ اس کی
شرح میں فرماتے ہیں کہ کھانا حاضر ہونے کے باوجود بھوک پیاس پر صبر کرنے کی وجہ فرشتے ایسے شخص کے لیے
خیر و برکت اور مغفرت کی دعا کرتے ہیں (بلوغ الامانی: 217/9)

[33]..... بَابُ فِي وَصَالِ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ

رمضان کے ساتھ شعبان کو ملا دینے کا بیان

1780- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ صَامَ شَهْرًا تَامًا إِلَّا شَعْبَانَ فَإِنَّهُ
كَانَ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ لِيَكُونَا شَهْرَيْنِ
مُتَتَابِعَيْنِ وَكَانَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى

ام سلمہ کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو شعبان کے
علاوہ کسی پورے مہینے کے روزے رکھتے ہوئے نہیں
دیکھا۔ آپ شعبان کو رمضان کے ساتھ ملا دیتے تھے۔
تاکہ دو مہینے برابر ہو جائیں۔ اور آپ مہینہ بھر روزے

❶ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب الصائم یدعی لطعام ما یقول ینی صائم (2696) و ابوداؤد، کتاب الصوم، باب
ما یقول الصائم اذا دعی الی الطعام (2461)

❷ الترمذی، کتاب الصوم، بما جاء فی فضل الصائم اذا اکل عنده (785) و ابن ماجہ کتاب الصیام باب فی الصائم اذا
اکل عنده (1748)

نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا
رکھتے تھے حتی کہ ہم کہتے: آپ افطار نہیں کریں گے اور
یَصُومُ۔ جب آپ افطار کرتے تو ہم کہتے: اب آپ روزہ نہیں
رکھیں گے۔“

[34]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّوْمِ بَعْدَ انْتِصَافِ شَعْبَانَ

نصف شعبان کے بعد روزہ رکھنے کی ممانعت

1781- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْحَنْفِيُّ يَقَالُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ النِّصْفُ مِنْ شَعْبَانَ
فَأَمْسِكُوا عَنِ الصَّوْمِ. ❶
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”جب نصف شعبان ہو جائے تو روزہ رکھنے سے رک
جاؤ۔“

فوائد:..... رسول اللہ ﷺ ماہ شعبان میں بڑے شوق اور اہتمام سے نفلی روزے رکھا کرتے
تھے۔ اس ضمن میں تمام احادیث کا احاطہ کرنے کے بعد جو رائج مفہوم ثابت ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ آپ ﷺ
ماہ شعبان میں دیگر مہینوں کی بنسبت زیادہ نفلی روزہ رکھا کرتے تھے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں (وكان
صيامه في شعبان تطوعاً اكثر من صيامه فيما سواه) آپ ﷺ دیگر مہینوں کی بنسبت ماہ
شعبان میں زیادہ نفلی روزے رکھا کرتے تھے، حدیث میں وارد لفظ تام اور کل سے مراد بھی کثرت ہی ہے۔ امام
عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں (جَائِزٌ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ إِذَا صَامَ أَكْثَرَ الشَّهْرِ أَنْ يَقُولَ صَامَ
الشَّهْرَ كُلَّهُ) کہ کلام عرب میں جب کسی مہینہ میں کثرت سے روزے رکھے جائیں تو یہ کہنا درست ہے کہ
اس نے سارے مہینے کے روزے رکھے وَالْمُرَادُ مِنْهُ الْاَكْثَرُ ”مراد کثرت ہی ہوتی ہے۔“ (فتح الباری:
272/4) سنن النسائی کے تحت التعليقات السلفية میں بھی یہی ہے کہ شعبان کو رمضان کے ساتھ ملاتے یعنی
عَامَةً شَعْبَانَ وَغَالِبُهُ کثرت سے شعبان کے ایام میں روزہ رکھتے۔ واللہ اعلم

1782- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ.....

❶ ابو داؤد، کتاب الصوم، باب فیمن یصل شعبان برمضان (2336) والنسائی، کتاب الصیام، باب ذکر حدیث ابی فی
ذلك (2174)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَرِيبًا بِهَيْلٍ حَدِيثُ كِي طَرَحَ نَقْلَ كَرْتِي هِي۔ ❶

[35]..... بَابُ الصَّوْمِ مِنْ سَرَرِ الشَّهْرِ

مہینہ کے آخر میں روزہ رکھنے کے متعلق

1783- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ مُطَرِّفٍ.....

عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ هَلْ صُمْتَ مِنْ سَرَرِ هَذَا الشَّهْرِ فَقَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ مِنْ رَمَضَانَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ سَرَرُهُ آخِرُهُ. ❷

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی آدمی سے فرمایا: ”کیا تو نے اس مہینہ کے سر میں روزہ رکھا۔“ اس نے کہا: ”نہیں“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تو رمضان سے فارغ ہو تو دو روزے رکھنا۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”مہینہ کے ”سر“ سے مراد اس کا آخر ہے۔“

[36]..... بَابُ فِي صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کے روزوں کا بیان

1784- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا صَامَ النَّبِيُّ ﷺ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ وَإِنْ كَانَ لِيَصُومُ إِذَا صَامَ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللَّهِ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ إِذَا أَفْطَرَ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللَّهِ لَا يَصُومُ. ❸

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے رمضان کے علاوہ کسی پورے ماہ کے روزے نہیں رکھے اور جب آپؐ روزہ رکھتے تو مسلسل رکھتے حتیٰ کہ کہنے والا کہتا: اللہ کی قسم! آپؐ روزہ نہیں چھوڑیں گے اور جب آپؐ افطار کرتے تو مسلسل کرتے حتیٰ کہ کہنے والا کہتا: ”اللہ کی قسم! آپؐ اب روزہ نہیں رکھیں گے۔“

فوائد:..... یعنی آپ ﷺ کی عبادت میں اعتدال تھا آپ ﷺ غلو نہیں کیا کرتے تھے جیسا ہر

❶ صحیح ابو داؤد، کتاب الصوم، باب کراہیۃ وصال شعبان بر رمضان (2337) والترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی

کراہیۃ الصوم..... (738)

❷ صحیح سابقہ ہی مکرر ہے۔

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصوم، باب الصوم آخر الشهر (1983) ومسلم، کتاب الصیام، باب صوم سرر شعبان

نیکی میں میانہ روی پسند فرماتے تھے اسی طرح روزوں میں بھی اعتدال کا خیال رکھتے۔

[37]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ

ہمیشہ روزہ رکھنے کی ممانعت

1785- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ.....

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الشَّخِيرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَكَرَ
عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ يَصُومُ
الدَّهْرَ فَقَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ. ❶

عبداللہ بن شخیر اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی کا ذکر کیا گیا جو ہمیشہ
روزے رکھتا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس نے نہ روزہ
رکھا اور نہ ہی افطار کیا۔“

[38]..... بَابُ فِي صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

ہر ماہ میں تین روزے رکھنے کا بیان

1786- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشِبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي
سُلَيْمَانَ.....

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَوْصَانِي خَلِيلِي
بِثَلَاثٍ لَسْتُ بِتَارِكِهِنَّ أَنْ لَا أَنَامَ إِلَّا عَلَى
وَتَرٍ وَأَنْ أَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ
وَأَنْ لَا أَدْعَ رُكْعَتِي الضُّحَى. ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے دوست نے تین
باتوں کی وصیت کی جن کو میں کبھی نہیں چھوڑوں گا ایک یہ
کہ وتر کے بغیر مت سو اور یہ کہ ہر ماہ میں تین دن روزہ
رکھو اور تیسرا یہ کہ چاشت کی دو رکعات نہ چھوڑو۔“

1787- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبَّاسِ الْجَرِيرِيِّ.....

عَنْ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
ابو عثمان رضی اللہ عنہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی حدیث کی طرح نقل
کرتے ہیں۔ ❸

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصیام، باب ما یذکر من الصوم النبی ﷺ وإفطارہ (1971) ومسلم، کتاب الصیام، صیام
النبی ﷺ فی غیر رمضان (2717)

❷ صحیح: النسائی، کتاب الصیام، باب النهی عن الصیام الدھر (2379) وابن ماجہ، کتاب الصیام، باب ماجاء فی صیام
الدھر (1705)

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب التہجد، باب صلاة الضحی فی الحضر (1178) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب
صلاة الضحی وأن أقلها رکعتان (1669)

1788- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ صِيَامُ الْبَيْضِ صِيَامُ الدَّهْرِ وَإِفْطَارُهُ. ①

معاویہ بن قرۃ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ایام بیض میں روزہ رکھنا ایسا ہے گویا اس نے ہمیشہ روزہ رکھا اور ہمیشہ افطار کیا۔“

[39]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ الصِّيَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت

1789- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ شَيْبَةَ.....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قُلْتُ لِحَابِرٍ أَنَّهُ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ نَعَمْ وَرَبِّ هَذَا الْبَيْتِ. ②

محمد بن عباد بن جعفر کہتے ہیں میں نے جابر سے کہا: کیا نبی ﷺ نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا اس نے کہا: جی ہاں! ”اس خانہ کعبہ کے رب کی قسم۔“

[40]..... بَابُ فِي صِيَامِ يَوْمِ السَّبْتِ

ہفتہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان

1790- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرِ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرِ عَنْ أُخْتِهِ.....

يُقَالُ لَهَا الصَّمَاءُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِيمَا افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا كَذَا أَوْ لِحَاءَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضِغْهُ. ③

صماء بنت النخع کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فرضی روزے کے علاوہ ہفتے کے دن روزہ نہ رکھو اگر تم میں سے کسی کو اس طرح کی چیز یا درخت کی چھال کے علاوہ کوئی چیز نہ ملے تو اسے ہی چبا لینا چاہیے۔“

[41]..... بَابُ فِي صِيَامِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

پیر اور جمعرات کو روزہ رکھنے کا بیان

1791- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ أَنَّ مَوْلَى

① صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔ ② صحیح: اس کے شواہد بھی موجود ہیں۔

③ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصوم، باب صوم يوم الجمعة (1984) ومسلم، کتاب الصيام، باب کراهة صيام يوم الجمعة منفرداً (2676)

قُدَامَةُ بْنُ مَطْعُونٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مَوْلَى أُسَامَةَ حَدَّثَهُ قَالَ

كَانَ أُسَامَةُ يَرْكُبُ إِلَى مَالٍ لَهُ بِوَادِي الْقُرَى فَيَصُومُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ فِي الطَّرِيقِ فَقُلْتُ لَهُ لِمَ تَصُومُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ فِي السَّفَرِ وَقَدْ كَبُرَتْ وَضَعُفَتْ أَوْ رَقِقَتْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَصُومُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ وَقَالَ إِنَّ أَعْمَالَ النَّاسِ تُعْرَضُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ .^①

اسامہ رضی اللہ عنہ کے غلام کہتے ہیں کہ اسامہ رضی اللہ عنہ سوار ہو کر اپنے مال کے پاس جایا کرتے تھے جو کہ وادی 'قری' میں تھا تو وہ پیر اور جمعرات کا روزہ راستے میں رکھ لیتے تھے۔ میں نے انہیں پوچھا کہ آپ سفر میں پیر اور جمعرات کا روزہ کیوں رکھتے ہیں؟ حالانکہ آپ بوڑھے اور ضعیف یا کمزور ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا: "رسول اللہ ﷺ جمعرات اور پیر کو روزہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے: "جمعرات اور پیر کے دن لوگوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔"

1792- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنَّ الْأَعْمَالَ تُعْرَضُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ .^②

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جمعرات اور پیر کو روزہ رکھتے تھے میں نے آپ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "جمعرات اور پیر کے دن اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔"

[42]..... بَابُ فِي صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

داؤد علیہ السلام کے روزوں کا بیان

1793- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَرْفَعُهُ قَالَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مرفوع بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کے نزدیک داؤد کے روزے پسندیدہ تھے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔"

① صحیح: احمد 6/368 و ابوداؤد، کتاب الصوم، باب النہی أن یخص یوم السبت بصوم (2421)

② حسن: أخرجه احمد 5/201 ابوداؤد، کتاب الصوم، باب فی صوم الاثنین والخمیس (2436)

وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ صَلَاةُ
دَاوُدَ كَمَا كَانَ يُصَلِّي نِصْفًا وَيَنَامُ ثُلُثًا
وَيَسْبَحُ سُدُسًا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ هَذَا
الْلَفْظُ الْأَخِيرُ غَلَطٌ أَوْ خَطَأٌ إِنَّمَا هُوَ
أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيُصَلِّي ثُلُثَهُ
وَيُسَبِّحُ تَسْبِيحَةً ①

تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کو داؤد کی نماز بھی پسند تھی۔ وہ آدھی
رات تک نماز پڑھتے تھے اور ایک تہائی رات سوتے تھے۔
اور چھٹے میں اللہ کی تسبیح بیان کرتے۔ ابو محمد کہتے ہیں: ”یہ
آخری فقرہ غلطی یا خطا ہے۔ اور صحیح اس طرح ہے: وہ
آدھی رات سوتے تھے اور تہائی حصہ نماز پڑھتے تھے اور
چھٹے حصے میں اللہ کی تسبیح بیان کرتے۔“

[43]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصِّيَامِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت

1794- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزْعَةَ مَوْلَى
زِيَادٍ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَ لَا صَوْمَ يَوْمَيْنِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ
النَّحْرِ ②

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے
فرمایا: ”عید الفطر اور قربانی کے دن روزہ نہیں ہوتا۔“

[44]..... بَابُ فِي صِيَامِ السِّتَّةِ مِنْ شَوَّالٍ

شوال کے چھ روزوں کا بیان

1795- حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ وَسَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ
عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ.....

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ
صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اتَّبَعَهُ سِتَّةٌ مِنْ شَوَّالٍ
فَذَلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ ③

ابوایوبؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس
نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد شوال کے چھ
روزے رکھے تو اس نے پوری زندگی کے روزے رکھے۔“

① حسن: الترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی صوم یوم الاثنين والخمیس (747)

② متفق علیہ: البخاری، کتاب التہجد، باب من نام عند السحر (1131) ومسلم، کتاب الصیام، باب النهی عن صوم
الدھر لم تعزربه (2731)

③ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصوم، باب صوم یوم الفطر (1991) ومسلم، کتاب الصوم، باب، النهی عن صوم یوم
الفطر ویوم الأضحی (2668)

1796- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الدِّمَارِيُّ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ

عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ صِيَامُ شَهْرِ بَعْشَرَةِ أَشْهُرٍ وَسِتَّةَ أَيَّامٍ بَعْدَهُنَّ بِشَهْرَيْنِ فَذَلِكَ تَمَامُ سَنَةٍ يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ وَسِتَّةَ أَيَّامٍ بَعْدَهُ. ❶

ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک مہینے کا روزہ دس مہینوں کے روزوں کے برابر ہے اور ان کے بعد چھ دن کے روزے دو ماہ کے روزوں کے برابر ہیں تو یہ پورے سال کے روزے ہو گئے یعنی رمضان اور اس کے بعد کے چھ روزے۔“

[45]..... بَابُ فِي صِيَامِ الْمُحَرَّمِ

محرم کے روزوں کا بیان

1797- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَقَ

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيٍّ فَسَأَلَهُ عَنْ شَهْرِ يَصُومُهُ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ مَا سَأَلَنِي أَحَدٌ عَنْ هَذَا بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ شَهْرٍ يَصُومُهُ مِنَ السَّنَةِ فَأَمَرَهُ بِصِيَامِ الْمُحَرَّمِ وَقَالَ إِنَّ فِيهِ يَوْمًا تَابَ اللَّهُ عَلَى قَوْمٍ وَيَتُوبُ فِيهِ عَلَى قَوْمٍ. ❷

نعمان بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے ان سے رمضان کے بعد والے مہینہ میں روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: جب سے میں نے ایک آدمی کو نبی ﷺ سے یہ پوچھتے ہوئے سنا: اس کے بعد مجھ سے اس بارے میں کسی نے سوال نہیں کیا ”اس نے کہا رمضان کے بعد سال کے کس مہینہ میں روزے رکھے؟“ تو آپ ﷺ نے اسے محرم میں روزہ رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا: ”اس میں ایک دن ہے کہ اللہ نے اس میں ایک قوم پر رجوع کیا تھا اور ایک قوم پر کرتا ہے۔“

1798- أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

❶ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صوم ستہ أيام من شوال (1164)

❷ صحیح: ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب صیام ستہ أيام من شوال (1715)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَفْضَلُ الصَّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الَّذِي تَدْعُوهُ الْمُحَرَّمُ. ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”رمضان کے بعد افضل روزہ اللہ کے مہینہ کا روزہ ہے جسے تم محرم کہتے ہو۔“

1799- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ وَأَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَمْعِيِّ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَفْضَلُ الصَّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ الْمُحَرَّمُ. ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”رمضان کے بعد محرم کے مہینہ کا روزہ افضل ہے۔“

[46]..... بَابُ فِي صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

عاشوراء کے روزوں کا بیان

1800- أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَالْيَهُودُ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي ظَهَرَ فِيهِ مُوسَى عَلَى فِرْعَوْنَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْتُمْ أَوْلَى بِمُوسَى فَصُومُوهُ. ❸

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ آئے اور یہودی عاشوراء کے دن کا روزہ رکھتے تھے۔ آپ نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے کہا: ”یہ وہ دن ہے جب موسیٰ علیہ السلام فرعون پر غالب آئے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ کو) فرمایا: ”تمہارا تعلق موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ان سے زیادہ ہے لہذا تم اس دن کا روزہ رکھو۔“

1801- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ عاشوراء کے دن روزہ رکھتے تھے اور ہمیں بھی اس کا حکم دیتے تھے۔“

❶ ضعیف: الترمذی، کتاب الصوم، باب فی صوم المحرم (740)

❷ صحیح مسلم، کتاب الامام، باب فضل صوم المحرم (2747) و ابوداؤد، کتاب الصیام، باب فی صوم المحرم (3429)

❸ صحیح: دیکھئے سابقہ حدیث۔

❹ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصیام، باب صیام یوم عاشوراء (2004) و مسلم، کتاب الصیام، باب صوم یوم عاشوراء

1802- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَمَنْ كَانَ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلْيَتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلْيَصُمْهُ. ❶

سلمہ بن اکوع بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بنو اسلم کے آدمی کو عاشوراء کے دن یہ کہلوا بھیجا کہ: ”آج کا دن عاشوراء کا دن ہے جس نے کھایا پیا ہے اسے چاہئے کہ باقی دن کو روزہ پورا کرے اور جس نے کچھ کھایا پیا نہیں ہے وہ اس دن کا روزہ رکھ لے۔“

1803- أَخْبَرَنَا يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصُومُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَصُومُهُ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ صِيَامَهُ. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ عاشوراء کا دن ہے اور قریش جاہلیت میں اس دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ تم میں سے جو روزہ رکھنا چاہے وہ رکھ لے اور جو نہ رکھنا چاہے وہ نہ رکھے۔“ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما تب روزہ رکھتے تھے جب یہ دن ان کے روزوں کے دنوں میں آ جاتا۔

1804- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ حَتَّى إِذَا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيضَةُ وَتُرِكَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ. ❸

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ عاشوراء کے دن قریش جاہلیت میں روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ آئے تو روزہ رکھا اور لوگوں کو روزے کا حکم دیا حتیٰ کہ رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو وہی فرض رہے اور عاشوراء کا روزہ چھوٹ گیا۔ پس جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

❶ صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب صوم یوم عاشوراء (2001) وابن ماجہ، کتاب الصیام، باب صوم یوم عاشوراء (1733)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصوم، باب اذا نودی، بالنہار صومًا (1924) ومسلم، کتاب الصیام، باب من اکل فی عاشوراء فلیکف بقیة یومہ (2663)

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصیام، باب وجوب صوم رمضان (1892) ومسلم، کتاب الصیام، باب صوم یوم عاشوراء (2638)

① متفق عليه: البخاري، كتاب الصيام، باب وجوب صوم رمضان (1893) ومسلم، كتاب الصيام، باب صوم يوم عاشوراء (2632)

نے کہا: ”میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ حج کیا انہوں نے یہ روزہ نہیں رکھا، میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا انہوں نے یہ روزہ نہ رکھا، میں نے عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا انہوں نے بھی یہ روزہ نہ رکھا میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا انہوں نے بھی یہ روزہ نہ رکھا اور نہ ہی میں رکھتا ہوں حج کیا انہوں نے بھی یہ روزہ نہ رکھا اور نہ ہی میں رکھتا ہوں۔“

فَقَالَ حَاجِبْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَصُْمُهُ وَحَاجِبْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمْ يَصُْمُهُ وَحَاجِبْتُ مَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُْمُهُ وَحَاجِبْتُ مَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَصُْمُهُ وَأَنَا لَا أَصُومُهُ وَلَا أَمُرُ بِهِ وَلَا أَنْهِي عَنْهُ. ❶

[48]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

ایام تشریق کے روزوں کی ممانعت

1807- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ بَشْرِ بْنِ سَحِيمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ أَوْ أَمَرَ رَجُلًا يُنَادِي أَيَّامَ التَّشْرِيقِ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَهِيَ أَيَّامٌ أَكُلٍ وَشُرْبٍ. ❷

بشر بن تحیم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو یا کسی اور آدمی کو حکم دیا کہ ایام تشریق میں اعلان کر کہ: ”مومن کے علاوہ کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا اور یہ ہمارے کھانے پینے کے دن ہیں۔“

1807- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مَرْثَةَ مَوْلَى عَقِيلٍ أَنَّهُ دَخَلَ هُوَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو وَعَلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَذَلِكَ الْغَدَاؤُ بَعْدَ الْغَدِ مِنْ يَوْمِ الْأَضْحَى فَقَرَّبَ إِلَيْهِمْ عَمْرُو طَعَامًا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنْ صَائِمٌ فَقَالَ عَمْرُو أَفْطِرُ فَإِنَّ هَذِهِ الْأَيَّامَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا بِفِطْرِهَا وَيَنْهَانَا

عقیل کے آزاد کردہ غلام ابومرثہ کہتے ہیں کہ وہ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، عمرو بن عاص کے پاس گئے اور یہ بقر عید کے ایک یا دو دن بعد کی بات ہے عمرو نے کھانا ان کے قریب کیا تو عبد اللہ نے کہا: ”میں روزہ دار ہوں“ عمرو نے ان سے کہا: ”افطار کر دو یہ وہ دن ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان میں ہمیں روزہ نہ رکھنے کا حکم دیا اور اس کے روزوں سے منع کیا۔“ پس عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے افطار کر دیا اور

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصوم، باب صیام ایام التشریق (2419) والترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی کراہیة الصوم فی ایام التشریق (773)

❷ صحیح: الترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی کراہیة صوم یوم عرفة بعرفة (751)

عَنْ صِيَامِهَا فَافْطَرَ عَبْدُ اللَّهِ فَآكَلَ وَأَكَلْتُ مَعَهُ. ❶

میں نے اور انہوں نے عمرو بن لُحیؓ کے ساتھ کھانا کھایا۔

[49]..... بَابُ الرَّجُلِ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ

جو آدمی مر جائے اور اس کے ذمہ روزے ہوں

1809- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ فَجَاءَ أَخُوهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتُ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضُوا لِلَّهِ أَهَقَ بِالْوَفَاءِ قَالَ فَصَامَ عَنْهَا. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے روزوں کی نذر مانی اور وہ مر گئی اس کا بھائی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس کے متعلق سوال کیا رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا: ”اگر اس کے ذمے قرض ہوتا تو تم ادا کرتے؟“ اس نے کہا: ”جی ہاں“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ زیادہ مستحق ہے کہ اس کے قرض کو ادا کیا جائے۔“ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ”پھر اس نے اپنی بہن کی طرف سے روزے رکھے۔“

[50]..... بَابُ فِي فَضْلِ الصِّيَامِ

روزوں کی فضیلت

1810- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُلُوفٌ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرْحَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ❸

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بڑھ کر ہے اور روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک افطاری کے وقت اور ایک قیامت کے دن ہوگی۔“

❶ صحیح: النسائی، کتاب الإیمان و شرائعہ، باب تأویل قوله تعالى قالت الاعراب آمنا، قل لم تؤمنوا ولكن قولوا اسلمنا (5009)

❷ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصوم، باب صیام أيام التشریق (2418)

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصوم، باب من مات وعليه الصوم (1953) ومسلم، کتاب الصیام، باب فضل الصیام (2688)

1811- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ فَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِي وَأَنَا أُجْزِي بِهِ إِنَّهُ يَتْرُكُ الطَّعَامَ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي وَيَتْرُكُ الشَّرَابَ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي فَهُوَ لِي وَأَنَا أُجْزِي بِهِ. ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے ایک نیکی کا بدلہ دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہے مگر روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا کیونکہ وہ کھانا اور خواہشات کو میرے لیے چھوڑتا ہے اور پینا اور خواہشات کو میرے لیے چھوڑتا ہے لہذا وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔“

1812- أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّوْمُ جُنَّةٌ. ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روزہ ڈھال ہے۔“

فوائد: رسول اللہ ﷺ حکمت و دانائی کے عظیم پیکر تھے۔ بات سمجھانا اور مسئلہ کی حقیقت کو مثالوں سے آشکار کرنا آپ ﷺ پر بس تھا۔ اس حدیث میں روزہ کو ڈھال کہا گیا ہے یعنی جس طرح چمڑے یا لوہے کی ڈھال، زرہ انسان کو دشمن کے وار سے بچاتی ہے اسی طرح روزہ ازلی وابدی دشمن کے دوسو سات سے محفوظ رکھتا ہے۔ اگر کوئی غلط خیال پیدا بھی ہو تو روزہ کی برکت سے وہ برا خیال ختم ہو جاتا ہے۔ گو کہ روزہ گناہوں سے بچنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

[51]..... بَابُ دُعَاءِ الصَّائِمِ لِمَنْ يُفْطِرُ عِنْدَهُ

روزہ دار کی دعا اس شخص کے لیے جس کے پاس وہ افطار کرے

1813- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ عِنْدَ أَنَسٍ قَالَ أَفْطَرَ عِنْدَكُمْ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب لوگوں کے پاس افطار کرتے تو کہتے: ”روزے دار

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصیام، باب هل يقول إني صائم إذا شتم (1904) ومسلم، کتاب الصیام، باب فضل الصیام (2700)

❷ البخاری، کتاب الصیام، باب فضل الصوم (1894) ومسلم، کتاب الصیام، باب فضل الصوم (2700)

الصَّائِمُونَ وَأَكَلُ طَعَامِكُمُ الْأَبْرَارُ ۝
وَتَنَزَّلَتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ ۝
تمہارے پاس افطار کریں اور نیک لوگ تمہارا کھانا
کھائیں اور فرشتے تم پر نازل ہوں۔“

[52]..... بَاب فِي فَضْلِ الْعَمَلِ فِي الْعَشْرِ

عشرة (ذی الحجہ) کی فضیلت کا بیان

1814- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمًا الْبَطِينِ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا
الْعَمَلُ فِي أَيَّامٍ أَفْضَلَ مِنَ الْعَمَلِ فِي
عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ قِيلَ وَلَا الْجِهَادُ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ ثُمَّ لَمْ
يَرْجِعْ بِشَيْءٍ ۝²

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
”عشر ذی الحجہ کی عبادت سے کسی اور دن کی عبادت افضل
نہیں ہے۔“ کسی نے کہا: اللہ کی راہ میں جہاد بھی نہیں؟
آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہ جہاد اللہ کے راستہ میں مگر وہ
آدمی جو اپنا مال و جان لے کر نکلے اور پھر کچھ لے کر واپس
نہ آئے۔“

1815- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَصْبَغُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا
مِنْ عَمَلٍ أَزْكَى عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا
أَعْظَمَ أَجْرًا مِنْ خَيْرِ تَعْمَلُهُ فِي عَشْرِ
الْأَضْحَى قِيلَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ
بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ
بِشَيْءٍ قَالَ وَكَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ إِذَا
دَخَلَ أَيَّامَ الْعَشْرِ اجْتَهَدَ اجْتِهَادًا

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
”اللہ عزوجل کے نزدیک کوئی عمل اس عمل سے زیادہ پاکیزہ
اور بڑا نہیں ہے جو عشر ذی الحجہ میں کیا جائے۔“ کہا گیا:
اللہ کے راستہ میں جہاد بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:
”اللہ کے راستہ میں جہاد بھی نہیں مگر وہ آدمی جو اپنی مال و
جان کو لے کر نکلے اور پھر کسی شے کے ساتھ واپس نہ لوٹے۔“
قاسم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سعید بن جبیر جب اس عشرہ میں داخل
ہوتے تو اس قدر کوشش کرتے کہ اپنی طاقت سے بڑھ کر
عمل کرتے۔“

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الصیام، باب فضل الصوم (1894) ومسلم، کتاب الصوم، باب فضل الصوم (2700)

② صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة 100/3 باب في الصائم اذا افطر

شَدِيدًا حَتَّى مَا يَكَادُ يَقْدِرُ عَلَيْهِ. ❶

[53]..... بَاب فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

ماہ رمضان کی فضیلت

1816- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ.....
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ
إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَتُحْتِ أَبْوَابُ
السَّمَاءِ وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ
وَصُفِدَتِ الشَّيَاطِينُ. ❷
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: ”جب رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول
دیئے جاتے ہیں۔ اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے
ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔“

[54]..... بَاب فِي قِيَامِ رَمَضَانَ

ماہ رمضان میں قیام کی فضیلت

1817- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ
قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا
تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ غُفِرَ
لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. ❸
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: ”جو شخص ایمان کی حالت اور ثواب کی امید میں
رمضان میں قیام کرے اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جاتے
ہیں۔ اور جو لیلۃ القدر میں قیام کرے اس کے بھی پہلے گناہ
بخش دیئے جاتے ہیں۔“

1818- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ.....

❶ صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب ما یقول الإمام ومن خلفه إذا رفع رأسه من الركوع (795) و ابو داؤد کتاب الصوم
باب فی صوم العشر (2438)

❷ صحیح : مشکل الآثا، للطحاوی 4/113 والشعب لبیهقی (3702)

❸ صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب هل یقال رمضان أو شهر رمضان (1898) والترمذی، کتاب الصوم، باب فضل

شهر رمضان (282)

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَهْرَ رَمَضَانَ قَالَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا مِنَ الشَّهْرِ شَيْئًا حَتَّى بَقِيَ سَبْعُ قَالَ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ قَالَ فَلَمَّا كَانَتْ السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتْ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ الْآخِرُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَفَلْتَنَا بِقِيَّةِ هَذِهِ اللَّيْلَةِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَتِهِ فَلَمَّا كَانَتْ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتْ الثَّالِثَةُ جَمَعَ أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَقُوتَنَا الْفَلَاحُ قُلْنَا وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السَّحُورُ قَالَ لَمْ لَمْ يَقُمْ بِنَا بِقِيَّةِ الشَّهْرِ. ❶

ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رمضان کے مہینہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزے رکھے۔ ابو ذر کہتے ہیں: انہوں نے ہمیں مہینہ سے کچھ بھی قیام نہ کروایا حتیٰ کہ سات دن باقی رہ گئے۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آپ ﷺ نے ہمارے ساتھ قیام کیا حتیٰ کہ ایک تہائی رات گزر گئی۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب چھبیسویں رات تھی آپ نے ہمیں قیام نہیں کروایا، جب پچیسویں رات تھی تو آپ نے ہمیں نماز پڑھائی حتیٰ کہ رات کا آخر نصف گزرنے لگا تو ہم نے کہا: یا رسول اللہ! کاش آپ رات کے باقی حصہ میں بھی ایسا کرتے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی جب امام کے ساتھ ہوتا ہے حتیٰ کہ اپنی نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اس کے لئے تمام رات کا قیام لکھا جاتا ہے۔“ جب چوبیسویں رات ہوئی تو آپ ﷺ نے ہمارے ساتھ قیام نہ کیا جب تیسویں رات ہوئی تو آپ کے گھر والے اور عورتیں اور لوگ جمع ہوئے آپ ﷺ ہمیں نماز پڑھانے لگے حتیٰ کہ ہم ڈر گئے کہ ہماری فلاح رہ جائے گا۔ ہم نے کہا: فلاح کیا ہے؟ کہا: سحری کے کھانے کو کہتے ہیں۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر باقی نماز نہیں پڑھائی۔“

فوائد: قیام رمضان کے متعلق چند مفید اور اہم نکات کا مطالعہ فرمائیں:

(۱) قیام اللیل، صلاۃ اللیل، صلاۃ التہجد، صلوٰۃ الوتر ایک ہی نماز کے کئی نام ہیں اور اسی نماز کو رمضان شریف کے بابرکت مہینہ میں قیام شہر رمضان، قیام رمضان، صلوٰۃ رمضان اور صلاۃ التراویح کہا جاتا ہے۔ بعض احباب نماز تراویح اور نماز تہجد کو علیحدہ علیحدہ ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں جبکہ اہل علم کے

ہاں احادیث صحیحہ سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ ان دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ مسلک احناف کے عظیم ائمہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ (۲) تقریباً حدیث کی تمام کتابوں میں رات کی نماز کا ذکر موجود ہے۔ اور رات کی نماز کو مختلف ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے۔ بہر صورت رات کی نماز کوئی ایسا پیچیدہ مسئلہ نہیں جس پر شریعت نے مکمل راہ نمائی نہ کی ہو۔ بعض روایات میں تیرہ رکعات کا ذکر ہے اور بعض روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ آپ ﷺ وتر کے بعد دو رکعات پڑھا کرتے تھے۔ لیکن تمام صحیح روایات کو اکٹھا کرنے سے رائج یہی ہے کہ آپ ﷺ بالعموم رمضان اور غیر رمضان میں رات کو گیارہ رکعات پڑھا کرتے تھے۔ رات کو بیس رکعات یا اس سے زیادہ رکعات پڑھنا رسول اللہ ﷺ سے صحیح ثابت نہیں۔ بیس رکعات یا اس سے زائد رکعات کے ثبوت کے لیے جو روایت پیش کی جاتی ہے وہ محدثین اور کبار ائمہ احناف کے ہاں بھی سخت ضعیف اور مردود ہے۔ اور مشاہیر احناف نے بھی گیارہ رکعات کو مسنون قرار دیا ہے۔ لیکن نامعلوم کہ آج کل بعض سنت دشمن لوگ بڑی ڈھٹائی سے بیس رکعات تراویح کو سنت بلکہ سنت مؤکدہ قرار دیتے ہیں اور جو مسنون تعداد صحیح احادیث سے ثابت ہے ان کو رد کرنے کے لیے طرح طرح کی تاویلات کرتے ہیں جو کہ خوف خدا رکھنے والے عالم دین کی شان کے منافی ہے۔

1819- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُرَشِيِّ.....

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي جَبْرِ بْنِ نَفِيرٍ حَضْرَمِيٍّ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِي طَرْحٍ بَيَانُ كَرْتِ ذَرٍّ نَحْوَهُ. ❶

[55]..... بَابُ اعْتِكَافِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کے اعتکاف کا بیان

1820- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ابُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَهْتِ هِيْنَ كِهْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ آخِرِیْ عَشْرِهِ یَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ وَآخِرَ فَلَمَّا كَانَ مِیْنِ اعْتِكَافِ كَرْتِ تَحْتِ جَبْ وَهْ سَالِ آیَا جَسْ مِیْنِ آپْ

الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عَشْرِينَ نَوْتِ هُوَ آتِي بِكُمْ نَفْسُ دُنْ كَا عَتَكَفَ كَا۔
يَوْمًا ①

1821- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ.....

أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ النَّبِيَّ ﷺ تَزُورُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عَنْهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ ②

صفیہ بنت حبیٰ کہتی ہیں کہ وہ رمضان کے آخری عشرہ میں مسجد حرام میں آپ کے اعتکاف کے دوران ملاقات کے لئے آئیں، کچھ دیر آپ ﷺ سے باتیں کیں اور پھر کھڑی ہو گئیں۔

فوائد: اعتکاف باب افتعال سے مصدر ہے اور اس کا معنی روک لینا اور بند رکھنا کے ہیں اور سنت اعتکاف یہ ہے کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں عبادت کی نیت سے خاص شرائط کو ملحوظ رکھ کر مسجد میں ٹھہرنا۔ مسلمان کے لیے اس سے بڑھ کر سعادت کیا ہو سکتی ہے کہ وہ اپنے خالق و مالک کے لیے دس دن اس کے گھر میں مصروف عبادت رہے اور اس کی بخشش و مغفرت اور رحمت کو حاصل کرتے ہوئے نماز عید الفطر میں شریک ہو۔ اعتکاف کی خیر و برکات حاصل کرنے والے ہی صحیح معنوں میں عید کی خوشیاں اپنے دامن میں سمیٹتے ہیں۔

چند مسائل اعتکاف: (۱) فضول باتوں اور مسجد کے تقدس کو پامال کرنے والی حرکات سے بچنا بہت ضروری ہے ورنہ ساری محنت رائیگاں جائے گی۔ (۲) اشد ضرورت کے بغیر مسجد سے باہر نکلنا ہرگز جائز نہیں، مریض کی عیادت، بحری و افطاری کے لیے سامان کی خریداری اور مسجد سے باہر نکل کر جنازہ میں شرکت نہیں کرنی چاہیے۔ (۳) معتکف غسل جنابت فوراً کر لے، البتہ غسل نظافت وغیرہ سے پرہیز بہتر ہے۔ کیونکہ زیادہ دیر مسجد کو چھوڑ کر غسل خانہ میں ٹھہرنا مستحسن نہیں۔ علاوہ ازیں ناخن کاٹنا، کنگھی کرنا، چارپائی بچھانا جائز امور ہیں۔ نیز اختتام اعتکاف پر نمود و نمائش و تکلفات سے گریز نہ کیا جائے تو اعتکاف کا اجر باطل ہونے کا خدشہ ہے۔

① صحیح: سابقہ تعلق دیکھئے۔

② صحیح البخاری، کتاب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الاوسط من رمضان (2044) و ابوداؤد، کتاب الصوم، باب أیکون الاعتکاف (2466)

[56]..... بَاب فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

شب قدر کا بیان

1822- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ.....

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاخَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي خَرَجْتُ إِلَيْكُمْ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ وَكَانَ بَيْنَ فُلَانٍ وَفُلَانٍ لِحَاءٌ فَرَفَعْتُ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا فَالْتَمَسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْخَامِسَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالتَّاسِعَةِ .^①

عبادۃ رضی اللہ عنہ بن صامت کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور وہ ہمیں شب قدر کا وقت بتانا چاہتے تھے۔ تو مسلمانوں کے دو شخص لڑنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہاری طرف آیا تھا کہ تمہیں شب قدر کا وقت بتاؤں پھر فلاں اور فلاں میں جھگڑا ہو گیا اور میں وقت بھول گیا شاید اسی میں بہتری ہو لہذا تم آخری عشرے کی پانچویں ساتویں اور نویں رات میں اسے تلاش کرو۔“

1823- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَرَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُيقَظُنِي بَعْضُ أَهْلِي فَتَسَيَّتُهَا فَالْتَمَسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ .^②

”ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے شب قدر کو خواب میں دیکھا پھر مجھے میری کسی بیوی نے جگا دیا تو میں اسے بھول گیا لہذا تم اسے آخری عشرے میں تلاش کرو۔“

1824- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ.....

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الاعتکاف، باب هل يخرج المعتكف لحوائجه الى باب المسجد؟

(3035) ومسلم، کتاب السلام، باب بیان أنه يستحب لم رؤى خاليا با امرأة (5643)

② صحيح البخاری، کتاب فضل ليلة القدر، باب رفع معرفة ليلة القدر ليلاحي الناس (2023)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شب قدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔“

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ التَّمَسُّوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ. ❶



۵..... من کتاب المناسک

مَنَاسِکَ یہ مَنَسِک کی جمع ہے اس سے مراد حج کی عبادت ہے (منجد) حج زندگی میں مستطیع پر ایک دفعہ فرض ہے اور یہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک ہے جیسا کہ بخاری و مسلم میں حدیث ہے ”بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ“ اس میں الفاظ ہیں ”وَحَجَّ الْبَيْتِ“ اور بیت اللہ کا حج کرنا۔ (وَفَقْنَا لِلَّهِ لَذَالِكَ)

[1]..... بَاب مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ

جو حج کرنا چاہتا ہو وہ جلدی کرے

1825- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرِو الْقُفَيْمِيُّ عَنْ مِهْرَانَ أَبِي صَفْوَانَ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ ❶ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو حج کرنا چاہتا ہو اسے چاہئے کہ جلدی کرے۔“

فوائد:..... حج چونکہ فرض ہے جیسا کہ وضاحت ہو چکی ہے لہذا فریضے کی ادائیگی میں تاخیر خسارے کا باعث ہے کیونکہ موت کا کوئی بھروسہ نہیں اور آپ ﷺ کا حکم بھی جلدی کے مستحب و مندوب ہونے پر دلالت ہے۔

[2]..... بَاب مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ

جو شخص حج کئے بغیر مر گیا

1826- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ شَرِيكَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ.....

عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 مَنْ لَمْ يَمْنَعْهُ عَنِ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ
 أَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ أَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ
 فَمَاتَ وَلَمْ يَحْجَّ فَلَيْمَتْ إِنْ شَاءَ
 يَهُودِيًّا وَإِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا . ❶

ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 ”جس کو حج کے لئے ظاہری حاجت یا جابر بادشاہ یا روکنے
 والی بیماری کی رکاوٹ نہ ہو اور وہ حج کے بغیر مر جائے تو
 چاہے وہ یہودی مرے چاہے عیسائی مرے۔“

فوائد: مذکورہ حدیث کی سند اگرچہ ضعیف ہے بہر حال فریضے کی ادائیگی میں بلا وجہ کوتاہی کسی بھی
 طور پر پسند کی نگاہ سے نہیں دیکھی جاتی بلکہ یہ صاحب تاخیر کے لیے شقاوت و رذالت کا باعث ہے۔

[3]..... بَابُ فِي حَجِّ النَّبِيِّ ﷺ حَجَّةً وَاحِدَةً

نبی ﷺ نے ایک ہی حج کیا تھا

1827- أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ.....

عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ
 أَرْقَمَ يَقُولُ حَجَّ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ هِجْرَتِهِ
 حَجَّةً قَالَ وَقَالَ أَبُو إِسْحَقَ حَجَّ قَبْلَ
 هِجْرَتِهِ حَجَّةً . ❷

ابو اسحق کہتے ہیں کہ میں نے زید بن ارقم سے سنا وہ کہتے
 تھے: ”نبی ﷺ نے ہجرت کے بعد ایک ہی حج کیا تھا۔“
 زہیر کہتے ہیں: ابو اسحاق نے کہا: ”آپؐ نے ایک حج
 ہجرت سے پہلے کیا تھا۔“

فوائد: آپ ﷺ سے صرف ایک حج حجۃ الوداع ہی ثابت ہے جیسا کہ قتادہ رحمہ اللہ انس رضی اللہ عنہ
 سے پوچھتے ہیں (کَمْ حَجَّ؟ قَالَ وَاحِدَةً.) (بخاری) آپ ﷺ نے کتنے حج کیے وہ جواب دیتے ہیں
 ایک۔ (واللہ اعلم) مزید آئندہ حدیث میں ملاحظہ کیجیے۔

البتہ قبل از ہجرت آپ ﷺ کے حج بارے مختلف اقوال ہیں جیسا کہ مستدرک میں صحیح روایت ہے
 سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں آپ ﷺ نے ہجرت سے قبل کئی حج کیے امام ابن جوزی رحمہ اللہ وابن کثیر رحمہ اللہ
 سے بھی اس بارے اقوال مروی ہیں (مرقاۃ)

1828- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ.....

❶ صحیح: ابوداؤد، کتاب الحج، باب من اراد الحج فليتعجل (1732) وابن ماجہ، کتاب المناسک، باب الخروج إلى
 الحج (2883)

❷ ضعیف: الحلیۃ 251/9 والآلی للسیوطی 118/2 والموضوعات لابن جوزی 210/2

حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ حَجَّةً وَاحِدَةً وَاعْتَمَرَ أَرْبَعًا عُمُرَتُهُ الْأُولَى الَّتِي صَدَّه الْمَشْرُكُونَ عَنِ الْبَيْتِ وَعُمُرَتُهُ الثَّانِيَةُ حِينَ صَلَّاهُ فَرَجَعَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ وَعُمُرَتُهُ مِنَ الْجِعْرَانَةِ حِينَ قَسَمَ غَنِيمَةَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمُرَتُهُ مَعَ حَجَّتِهِ. ❶

قَتَادَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا نبی ﷺ نے کتنے حج کئے تھے؟ انہوں نے کہا: ”ایک حج اور چار عمرے کئے تھے۔ پہلا عمرہ وہ جب آپ کو مشرکین نے خانہ کعبہ سے روکا تھا۔ اور دوسرا عمرہ وہ تھا جب انہوں نے آپ سے صلح کی تھی اور آپ اگلے سال لوٹے تھے۔ اور پھر ایک عمرہ جعرانہ سے تھا جب آپ نے ذیقعدہ میں غزوہ حنین کا مال تقسیم کیا تھا۔ اور ایک آپ کا عمرہ حج کے ساتھ تھا۔“

فوائد: نبی ﷺ سے یہ چار عمرے ثابت ہیں (۱) جس سال مشرکین نے آپ ﷺ کو روکا (۲) اس سے اگلے سال (۳) غزوہ حنین سے واپسی پر (۴) حج کے ساتھ۔ نیز حج کے علاوہ سبھی عمرے آپ ﷺ نے ذی القعدہ میں ادا کیے۔ (دیکھیے مصنف عبدالرزاق، عن ابی ہریرۃ) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے رجب میں ایک عمرے کا ذکر آتا ہے۔ جبکہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا رد کیا اور اسی طرح عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال میں عمرے کا ذکر آتا ہے۔ اس میں محدثین نے یہ تطبیق دی ہے کہ وہ شوال کے آخر اور ذیقعدہ کے شروع میں ہونے کی وجہ سے یہ غلط نہیں ہو سکتی ہے۔ (واللہ اعلم)

[4]..... بَابُ كَيْفِ وَجُوبِ الْحَجِّ حج کیسے فرض ہے؟

1829- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سِنَانٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُهَا لَوَجَبَتْ - الْحَجُّ مَرَّةً فَمَا زَادَ فَهُوَ تَطَوُّعٌ. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم پر حج فرض کر دیا گیا ہے۔“ کہا گیا: اے اللہ کے رسول! ہر سال؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں“ اور اگر میں کہہ دیتا تو فرض ہو جاتا۔ حج فرض ایک ہی دفعہ ہے اور جو زیادہ کرے وہ نفل ہے۔“

❶ متفق علیہ: أخرجه البخاری، کتاب المغازی، باب حجة الوداع (4404) ومسلم، کتاب الحج، باب بیان عدد عمر النبی ﷺ وزمانہن (1254)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب کم اعتمر النبی ﷺ (1778) ومسلم، کتاب الحج، باب بیان عدد عمر النبی ﷺ (3024)

فوائد: (۱) حج فرض ہے (۲) صحابی رضی اللہ عنہ کے سوال کرنے کی یہی وجہ سمجھ آتی ہے کہ نماز روزے کی طرح اس کو بھی بار بار ادا کرنا ضروری خیال کیا تو وہ سوال پر مجبور ہو گیا (۳) مسلم میں یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس میں ہے کہ آپ ﷺ جواب میں کچھ دیر خاموش رہے پھر جب دیکھا کہ وہ باز نہیں آ رہا تو تب آپ ﷺ نے یہ الفاظ ارشاد فرمائے (۴) (لَوْ قُلْتُهَا لَوْ جَبَتْ) جیسے الفاظ سوئے گئے تھے کہ آپ ﷺ ان کے بارے میں فیصلہ کر سکیں جبکہ ظاہر یہی ہے کہ آپ ﷺ ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۖ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ کے تحت وحی الہی سے ہی کلام کرتے اور ایسے امور میں بھی آپ ﷺ کا فیصلہ حکم الہی کے تابع ہی ہوتا تھا۔ (واللہ اعلم) (۵) حج زندگی میں ایک دفعہ ہی فرض جبکہ بقیہ نفل ہوں گے۔ ہاں البتہ اگر بلوغت سے قبل یا حالت غلامی میں حج کیا ہو تو دوبارہ حج کرنا لازم ہے۔

1830- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَرِيكَ عَنْ سِمَاكِ.....

عَنْ عِكْرَمَةَ. ① عکرمہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح نقل کرتے

ہیں۔

[5]..... بَابُ الْمَوَاقِيتِ فِي الْحَجِّ

حج کے مواقیت کا بیان

1831- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَقَّتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلَأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ أَمَّا هَذِهِ الثَّلَاثُ فَإِنِّي سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبَلَغَنِي أَنَّهُ وَقَّتْ لِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلْمَلَمَ. ②

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ کو اور اہل شام کے لئے جحہ کو مقرر کیا۔ اور اہل نجد کے لئے قرن کو مقرر کیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ان تینوں کو تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور مجھے پتہ چلا کہ اہل یمن کے لئے آپ ﷺ نے یلملم کو مقرر کیا۔

① صحیح بالشواہد : ابو داؤد، کتاب المناسک، باب فرض الحج (1721) والنسائی، کتاب الحج، باب وجوب الحج

فوائد: (۱) باہر سے آنے والوں کے لیے حج کے میقات مقرر کیے گئے ہیں جہاں سے حاجی یا معتمر احرام باندھ کر تلبیہ پکارتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں جو کہ اہل مدینہ یا اس جانب سے آنے والوں کے لیے ذوالحلیفہ جسے آج کل بر علیؑ کے نام سے پکارا جاتا ہے (۲) شام، مصر، یورپ وغیرہ سے آنے والوں کے لیے الجحفہ یہ رابغ نامی بستی کے قریب ایک جگہ ہے (۳) اہل نجف اور عرفات وغیرہ کی طرف سے آنے والوں کا میقات قرن منازل ہے جسے آج کل السیل کہتے ہیں (۴) عراق وغیرہ کی طرف سے آنے والوں کے لیے ذات عرق جو کہ الضریبۃ نامی بستی کے قریب مقام ہے کا نام ہے اس کا ذکر نسائی میں آتا ہے (۵) اہل یمن، پاکستان وغیرہ کی طرف سے جانے والوں کے لیے یلملم جسے آج کل السعدیۃ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

1832- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
عبد اللہ بن دینار کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پہلی حدیث کی طرح بیان کیا۔
مِثْلَهُ. ❶

1833- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَقَفَ
لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ
الشَّامِ الْجُحْفَةِ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ
الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ الْمَلَمَ هُنَّ
لِأَهْلِيهِنَّ وَلِكُلِّ آتٍ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ
غَيْرِهِنَّ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ
كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ
حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ اور اہل شام کے لئے الجحفہ اور اہل نجد کے لئے 'قرن منازل' کو مقرر کیا اور اہل یمن کے لئے یلملم کو مقرر کیا۔ یہ میقات ان مقامات والوں کے لئے ہے۔ اور ان کے علاوہ حج یا عمرے کے ارادہ سے یہاں سے گزرنے والوں کے لیے ہیں اور جو لوگ ان مقامات کے اندر ہیں وہ وہاں سے احرام باندھیں جہاں سے اپنے سفر کا آغاز کرتے ہیں حتیٰ کہ مکہ والے مکہ سے شروع کریں۔“

فوائد: میقات کے اندر رہنے والے لوگ اپنے مقام سے ہی احرام باندھ کر روانہ ہوں گے البتہ حدود حرم میں عارضی رہائشی وہ حدود حرم سے باہر جا کر تنعیم و جمرانہ وغیرہ مقام سے احرام باندھ کر مکہ میں

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب میقات اہل المدینۃ (1525) و مسلم، کتاب الحج، باب مواقیت الحج والعمرة (2797)

❷ متفق علیہ: سابقہ تعلیق دیکھئے۔

داخل ہوں گے نیز مکہ میں رہنے والے اپنے گھر سے ہی احرام باندھیں گے۔

[6]..... بَابُ فِي الْاِغْتِسَالِ فِي الْاِحْرَامِ

احرام میں غسل کرنے کا بیان

1834- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ.....

ابراہیم بن عبد اللہ بن حنین اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ مسور بن مخرمہ اور ابن عباسؓ کا محرم کے سر دھونے کے متعلق جھگڑا ہو گیا۔ تو انہوں نے مجھے ابو ایوبؓ انصاری کی طرف پوچھنے کے لئے بھیجا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو احرام کی حالت میں کیسے غسل کرتے دیکھا میں ایوبؓ کے پاس گیا تو وہ کنویں کے دوستوں کے درمیان تھے اور ان پر کپڑے کا پردہ تھا۔ میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے کپڑا سمیٹ لیا۔ میں نے کہا: مجھے آپ کی طرف آپ کے بھائی ابن عباسؓ نے بھیجا ہے کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو کس طرح اپنا سر دھوتے ہوئے دیکھا۔ تو انہوں نے اپنے ہاتھ اپنے سر کے آگے اور پیچھے پھیرے۔

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ امْتَرَى الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فِي غَسْلِ الْمُحْرِمِ رَأْسَهُ فَارْسَلُونِيْ اِلَى اَبِيْ اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ كَيْفَ رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَاتَيْتُ اَبَا اَيُّوبَ وَهُوَ بَيْنَ قَرْنَيْ الْبُرِّ وَقَدْ سَتَرَ عَلَيْهِ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَضَمَّ الثَّوْبَ اِلَيْهِ فَقُلْتُ ارْسَلْنِيْ اِلَيْكَ ابْنُ اَخِيكَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَيْفَ رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَغْسِلُ رَأْسَهُ فَاَمَرَ يَدِيْهِ عَلَى رَأْسِهِ مُقْبِلًا وَمُدْبِرًا. ❶

فوائد:..... (۱) محرم کے لیے سر دھونا اور غسل کرنا جائز ہے (۲) اہل علم کا کسی بات میں اختلاف ہو جانا کوئی اچنبھے کی بات نہیں بلکہ مذموم یہ ہے کہ غلطی کا علم ہو جانے کے بعد غلطی پر اصرار کیا جائے (۳) باہمی اختلاف کے وقت زیادہ علم والے کی طرف رجوع کیا جائے گا (۴) ستر ڈھانپنے کے باوجود غسل کے لیے پردہ کرنا اچھی عادت ہے۔

1835- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَعْقُوبَ الْمَدَنِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ.....

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب مهل أهل مكة للحج والعمرة (1524) ومسلم، کتاب الحج، باب مواقيت الحج والعمرة (2796)

زید بن ثابتؓ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے احرام کے لئے کپڑے اتار کر غسل کیا۔
تَجَرَّدَ لِلْأَهْلَالِ وَاغْتَسَلَ ①

فوائد: معلوم ہوا احرام کے لیے غسل کرنا سنت ہے۔ جمہور اسے مستحب بتاتے ہیں (بدایۃ المجتہد) لہذا بلا غسل بھی احرام باندھا جاسکتا ہے۔

[7]..... بَابُ فِي فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج اور عمرہ کی فضیلت

1836- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ بُسْمِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ
عن أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ حَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ لَيْسَ لَهَا ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ وَعُمُرَتَانِ تُكَفِّرَانِ مَا بَيْنَهُمَا مِنَ الذُّنُوبِ ②
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”حج مبرور کا بدلہ جنت ہی ہے اور ”دو عمرے اپنے درمیان کے گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔“

فوائد: (۱) حج مبرور سے مراد حج مقبول ہے یہ ایسا حج ہے جس میں لڑائی جھگڑے اور نا فرمانی سے مکمل پرہیز کیا گیا ہے۔ نیز اس کے لیے ضروری ہے کہ آدمی اپنے پاکیزہ مال کو اس سعادت کے حصول کا ذریعہ بنائے ورنہ اتنی مشقت کار لا حاصل کی وجہ بھی بن سکتی ہے۔ (۲) عمروں کا درمیانی وقت گناہوں سے معافی والا ہوتا ہے اس سے عمرے پے درپے کرنے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے۔

1837- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّلَبِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يُحَدِّثُ
عن أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ ③
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے حج کیا اور عورت کی طرف مائل نہ ہوا نہ کوئی برائی کی اور نہ ہی جھگڑا کیا، وہ اس طرح واپس آیا گویا کہ وہ اپنی ماں سے پیدا ہوا۔“

① متفق علیہ: البخاری، کتاب جزء الصيد، باب الاغتسال للمحرم (1840) ومسلم، کتاب الحج، باب جواز غسل المحرم یدیه ورأسه (2881)

② اسنادہ ولکن له شواهد، الترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی الاغتسال عند الاحرام (830) نیز دیکھئے تلخیص الحیبر 275/2 وتصب الرأیة 3/17-18

③ متفق علیہ: البخاری، کتاب العمرة، باب العمرة وجوب العمرة وفضلها (1773) ومسلم، کتاب الحج، باب فی فضل الحج والعمرة ویوم عرفة (3276)

فوائد:..... (۱) ”رفت“ سے مراد فحش حرکات وکلمات ہیں دورانِ حج میں بیوی سے کسی قسم کی بے تکلفی قطعاً ناروا ہے چہ جائیکہ بیگانی عورت سے ایسی حرکت کی جائے یا اس کو بغور دیکھا جائے (۲) بچہ پیدائش کے وقت بالکل پاک صاف اور گناہوں سے مبرا ہوتا ہے یہود و نصاریٰ کے برعکس کیونکہ ان کے نزدیک نومولود گنہگار پیدا ہوتا ہے۔

[8]..... بَابُ أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ

کون سا حج افضل ہے؟

1838- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعٍ.....

عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالشَّجُّ الْعَجُّ
يَعْنِي التَّلْبِيَةَ وَالشَّجُّ يَعْنِي إِهْرَاقَ
الدَّمِ. ۝

ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا
کون سا حج افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”عج اور
”شج“ عج یعنی تلبیہ اور شج یعنی قربانی۔

فوائد:..... عجُ باب نصر اس کا معنی اونچی آواز سے پکارنا اور ”شج“ سے یہ بھی نصر باب سے ہے اس کا معنی خون بہانا ہے اس میں یعنی حج کی ابتدا اور مراد تلبیہ پکارنا اور انتہا قربانی کرنے کا ذکر ہے۔ آپ ﷺ نے ابتدا و انتہاء میں اچھائی کا ذکر فرما کے گویا سبھی حج کو اچھی طرح ادا کرنے کو افضل حج قرار دیا ہے۔ بہر حال اس کی سند صحت کے معیار تک نہیں پہنچتی لیکن افعال حج کی عمدگی سے ادائیگی اس کے افضل ہونے پر بذات خود دال ہے۔

[9]..... بَابُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ

محرم کیسے کپڑے پہنے؟

1839- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ.....
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ
مَا نَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے
پوچھا کہ جب ہم احرام باندھیں تو کس طرح کپڑے

پہنیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کرتے اور شلواریں اور پگڑیاں اور ٹوپیاں اور موزے نہ پہنو اگر کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے انہیں ٹخنوں تک کاٹ لے۔ اور اس طرح کا کپڑا نہ پہنو جسے ورس اور زعفران لگا ہوا ہو۔“

تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدُ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَيْنِ وَلْيَجْعَلْهُمَا أَسْفَلَ مِنْ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنْ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ ①

فوائد: (۱) مرد کے لیے دوران حج سلا ہوا کپڑا پہننا، سر ڈھانپنا اور ٹخنے ڈھانپنے والا جوتا پہننا منع ہے۔ (۲) اگر ایسا جوتا میسر نہ ہو تو ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ لیا جائے گا (۳) ورس اور زعفران یہ رنگدار بوٹیاں ہیں ان کے ساتھ رنگے ہوئے کپڑوں میں مخصوص خوشبوسی بھی پیدا ہو جاتی ہے لہذا ان کا استعمال بھی منع ہے۔

1840- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ

أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ قَالَ قُلْتُ أَوْ قَبِلْ أَيْقُطْعُهُمَا قَالَ لَا ②

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”جس کے پاس تہہ بند نہ ہو وہ شلواریں پہن لے اور جس کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے۔“ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ”کیا ان کو کاٹ لے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں۔“

فوائد: (۱) بوجہ اضطرار پاجامہ یا شلواریں پہنی جاسکتی ہے (۲) ابو شعشاء کے دریافت کرنے پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے موزوں کو کاٹنے کا حکم نہیں دیا اس بناء پر البانی رحمہ اللہ وغیرہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مدینے میں کاٹنے کا حکم دیا تھا جبکہ دوران سفر اس کا حکم نہیں دیا حالانکہ اس وقت بہت سے افراد ایسے بھی تھے جو کہ کاٹنے کے حکم سے ناواقف تھے لہذا موزے کاٹ کر پہننا ضروری نہیں (فتاویٰ اسلامیہ) بہر حال سابقہ و آئندہ حدیث کے مطابق وہ کاٹ لیے جائیں یہی محتاط عمل ہے۔ (واللہ اعلم)

① اسنادہ منقطع ولكن له شواهد الترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء في فضل التلبية والحبر (827) وابن ماجه كتاب المناسك، باب رفع الصوت بالتلبية (2924)

② متفق عليه: البخاری، کتاب الحج، باب ما يلبس المحرم من الثياب (1542) ومسلم، کتاب الحج، باب ما يباح للمحرم بحج أو عمرة (2783)

1841- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَمَّا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ قَالَ لَا يَلْبَسُ
الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَ
وَلَا الْبُرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَنْ لَا
يَجِدَ نَعْلَيْنِ فَيَلْبَسُ خُفَيْنِ وَيَقْطَعَهُمَا
أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ . ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا
کہ محرم کیسے کپڑے پہنے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قمیض،
پگڑیاں، شلواریں، ٹوپیاں اور موزے نہ پہنے اگر اس کے
پاس جوتے نہ ہوں تو موزے پہن لے اور انہیں ٹخنوں کے
نیچے سے کاٹ دے۔“

فوائد: (۱) احرام باندھنے سے قبل خوشبو لگائی جاسکتی ہے اگرچہ اس کا اثر بعد میں بھی ہو۔ البتہ
حالت احرام میں یہ منع ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے ایک معتمر سے خوشبو محسوس کر کے تو اسے تین دفعہ دھونے
کا حکم دیا (بخاری) اور حالت احرام میں فوت ہونے والے کے لیے (لَا تَمَسُّوهُ بِطَيِّبٍ) (صحیح: النسائی)
اسے خوشبو نہ لگانا۔ (۲) ۱۰ ذوالحجہ کو رمی جمار اور بال مندوانے کے بعد آدمی کے لیے سوائے جماع کے سبھی
کچھ حلال ہو جاتا ہے۔ چنانچہ طواف افاضہ سے قبل خوشبو لگانا درست ہے۔

[10]..... بَابُ الطَّيِّبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

احرام کے وقت خوشبو لگانا

1842- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطِيبُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ بِطَيِّبِ
الطَّيِّبِ قَالَ وَكَانَ عُرْوَةُ يَقُولُ لَنَا
تَطَيُّوْا قَبْلَ أَنْ تُحْرِمُوْا وَقَبْلَ أَنْ
تُفِيضُوْا يَوْمَ النَّحْرِ . ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو احرام
باندھنے سے پہلے عمدہ خوشبو لگاتی تھی۔ ہشام کہتے ہیں:
عروہ ہمیں کہتے تھے کہ احرام باندھنے سے پہلے اور طواف
افاضہ کرنے سے پہلے خوشبو لگایا کرو۔“

1843- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ هِشَامِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب جزاء الصيد، باب لبس الخفين للمحرم اذا لم يجد النعلين (1841) ومسلم، کتاب

الحج، باب ما يباح للمحرم بحج أو عمرة (2786)

❷ متفق علیہ: یہ (1839) حدیث مکرر آئی ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھنے کے وقت اپنی خوشبو سے عمدہ خوشبو لگاتی تھی۔
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ إِحْرَامِهِ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُهُ. ❶

1844- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَجَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ.....
عبد الرحمن بن قاسم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ”میں نے احرام کے وقت رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگائی تھی۔ اور منیٰ میں جانے سے پہلے خوشبو لگائی تھی۔“
أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِحُرْمِهِ وَطَيَّبْتُهُ بِمَنَى قَبْلَ أَنْ يُفِضَ. ❷

فوائد: پیچھے مذکورہ عروہ کا قول اسی مرفوع اثر کی بنا پر ہی ہے جس میں ہے کہ آپ ﷺ کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے طواف افاضہ سے قبل خوشبو لگائی۔

[11].... بَابُ النُّفَسَاءِ وَالْحَائِضِ إِذَا أَرَادَتَا الْحَجَّ وَبَلَغَتَا الْمِيقَاتِ

حيض اور نفاس والی عورتوں کے متعلق

جب ان کا حج کا ارادہ ہو اور وہ میقات تک پہنچ جائیں

1845- حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اسماءؓ کو محمد بن ابوبکر کی پیدائش کے وقت شجرہ کے مقام پر نفاس ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے ابوبکرؓ کو حکم دیا کہ اسے کہیں وہ غسل کرے اور تبلیہ کہے۔
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَفَسَتْ أَسْمَاءُ بِمُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بِالشَّجَرَةِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهَلَّ. ❸

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب الطيب عند الاحرام (1539) ومسلم، کتاب الحج، باب الطيب للمحرم عند الاحرام (2821)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب الطيب عند الاحرام (1539) ومسلم، کتاب الحج، باب الطيب للمحرم عند الاحرام (2822)

❸ صحيح مسلم، کتاب الحج، باب الطيب للمحرم عند الاحرام (2818) وابو داؤد، کتاب المناسک، باب الطيب عند الاحرام (1745)

فوائد:..... (۱) حیض ونفاس والی عورت بھی میقات سے غسل کر کے احرام باندھے گی (۲)

”الشجرة“ سے مراد ذوالحلیفہ ہے جو کہ اہل مدینہ کا میقات ہے۔ اس وقت چونکہ وہاں درخت تھا لہذا اسے ”الشجرة“ کے نام سے موسوم کر دیا گیا (۳) اسماء رضی اللہ عنہا پہلے جعفر بن ابوطالب کے نکاح میں تھیں جنگ موتہ میں ان کی شہادت کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آ گئیں اور محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ انہی کے زیر پرورش رہے۔

1846- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ جَابِرٍ فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِينَ نَفَسَتْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يَأْمُرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتَهْلَ ❶

جابر، اسماء بنت عمیس کی حدیث میں نقل کرتے ہیں کہ جب انہیں ذی الحلیفہ میں نفاس ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے ابوبکرؓ کو حکم دیا کہ وہ اسے کہے: کہ غسل کر کے تلبیہ کہے۔

[12]..... بَابُ فِي أَيِّ وَقْتٍ يُسْتَحَبُّ الْإِحْرَامُ

کس وقت احرام باندھنا مستحب ہے؟

1847- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَتَبَ هِيَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ نَزَلَ فِي نَمَازٍ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ أَحْرَمَ دُبَرَ الصَّلَاةِ ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے نماز کے بعد احرام باندھا تھا۔

فوائد:..... فرض نماز کے بعد احرام باندھنا مستحب ہے جیسا کہ مسلم میں ہے آپ ﷺ نے

ذوالحلیفہ میں نماز ظہر ادا کر کے اپنی ہدی کا اشعار کیا اور پھر اونٹنی پر سوار ہو کر بیداء مقام سے تلبیہ پکارا۔

1848- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ هُوَ ابْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ.....

❶ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب احرام النفساء واستحباب اغتسالها للإحرام وكذا الحائض (2900) و ابوداؤد، کتاب المناسک، باب الحائض تهل للحج (1743)

❷ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب احرام النفساء (1210) والنسائی، کتاب الطهارة، باب الاغتسال من النفاس (214)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
أَحْرَمَ أَوْ أَهْلَ فِي ذُبُرِ الصَّلَاةِ ❶
انس بن مالک کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے احرام باندھ کر
نماز کے بعد تلبیہ کہا۔

[13]..... بَاب فِي التَّلْبِيَةِ

تلبیہ کے متعلق

1849- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا
لَبَّى قَالَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ
لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ
وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ
لَكَ قَالَ يَحْيَى وَذَكَرَ نَافِعُ أَنَّ ابْنَ
عُمَرَ كَانَ يَزِيدُ هَذِهِ الْكَلِمَاتِ
لَبَّيْكَ وَالرَّغَاءَ إِلَيْكَ وَالْعَمَلَ
لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب تلبیہ کہتے تو کہتے:
”میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں
تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، بے شک تمام تعریفیں
اور نعمتیں تیرے لئے ہیں اور بادشاہی تیرے لئے ہے تیرا
کوئی شریک نہیں۔“ یحییٰ کہتے ہیں کہ نافع نے ذکر کیا ابن
عمر ان کلمات کو زیادہ کرتے تھے: ”میں حاضر ہوں، رغبت
اور عمل تیری طرف ہے میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔“

فوائد:..... (۱) تلبیہ میں مختلف الفاظ ثابت ہیں جیسا کہ مذکورہ اور ابن ماجہ وغیرہ کی دوسری روایات
میں ثابت ہیں لہذا ان میں سے جو بھی الفاظ پکارے جائیں وہ درست ہیں (۲) تلبیہ میں بار بار توحید کا اقرار
اور نغمہ کو تسلیم کرنے کا مقصد ان کو اپنے ذہن میں راسخ کر لینا ہے (۳) توحید کا یہ ترانہ سواری پر سوار ہوتے ہوئے
اور ہر اونچی جگہ پر چڑھتے ہوئے اونچی آواز سے پڑھنا مستحب ہے (۴) آواز و لباس کی یہ یکسانیت فیوض و برکات
رب کے حصول کا عظیم ذریعہ اپنی عاجزی و انکساری و تذلل کا اظہار اور اسلام کی اجتماعیت کا مظہر ہے۔

[14]..... بَاب فِي رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ

تلبیہ کے وقت آواز کو بلند کرنا

1850- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ.....

❶ حسن: الترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء من أحرم النبي ﷺ (819) والنسائی، کتاب المناسک، باب العمل فی الإحلال (2853)

❷ اسنادہ صحیح: حسن کا انس سے سماع ثابت ہے معنی نقصان دہ نہیں واللہ اعلم

عَنْ خَلَادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَتَانِي جِبْرَائِيلُ
فَقَالَ مُرْ أَصْحَابَكَ أَوْ مَنْ مَعَكَ أَنْ
يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْيَةِ أَوْ
بِالْهَلَالِ. ❶

خلاد بن سائب اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جبرائیل نے میرے پاس آ کر کہا:
اپنے صحابہ کو یا ان کو جو آپ کے ساتھ ہیں حکم دو کہ وہ تلبیہ
کہتے وقت اپنی آوازوں کو بلند کریں۔“

فوائد: (۱) معلوم ہوا تلبیہ کو اونچا پکارنا سنت ہے (۲) اونچی آواز سے تلبیہ پکارنا ایک تو آپس
میں ہم آہنگی اور اجتماعیت کا احساس ہوتا ہے دوسرا یہ مسلمانوں کی باہمی یگانگت کے فروغ کا باعث بھی
ہوتا ہے۔

1851- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بِإِسْنَادِهِ
عبد اللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہما اسی اسناد کے ساتھ اسی طرح بیان
کرتے ہیں۔

[15]..... بَابُ الْإِشْتِرَاطِ فِي الْحَجِّ حج میں شرط لگانا

1852- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ خَبَّابٍ قَالَ فَحَدَّثْتُ عِكْرِمَةَ
فَحَدَّثَنِي.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ صُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ
بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَحُجَّ
فَكَيْفَ أَقُولُ قَالَ قُولِي لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ
لَبَّيْكَ وَمَحِلِّي حَيْثُ تَحْبِسُنِي فَإِنَّ
ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ صباعہ بنت الزبیر
نبی ﷺ کے پاس آئی اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول!
میں حج کرنا چاہتی ہوں میں کس طرح کہوں؟ آپ ﷺ
نے فرمایا: ”میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں میں
حاضر ہوں میرے حلال ہونے کی جگہ وہی ہوگی جہاں تیری

❶ متفق علیہ: أخرجه البخاری، کتاب الحج، باب من أهل ملبداً (1540) ومسلم، کتاب الحج، باب التلبية وصفتها و
وقتها (2806)

❷ صحيح: أبو داود، کتاب المناسک، باب كيف التلية (1814) والترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی رفع الصوت
بالتلبية (829)

فوائد:..... (۱) ضباعتہ فضیلتیابیہ بیمار و بوجھل ہونے کی بنا پر حج پر نہ جارہی تھیں۔ آپ ﷺ کے دریافت کرنے پر انہوں نے اپنا عذر بیان کیا (بخاری و مسلم) (۲) اگر سفر حج میں کسی رکاوٹ کا خدشہ ہو تو حج میں شرط لگائی جاسکتی ہے اس سے حج کے ثواب میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں آئے گی۔ ان شاء اللہ (۳) اگر حج و عمرہ کا قصد کر کے احرام باندھ لینے کے بعد احرام کھولنا پڑ گیا کسی تکلیف یا رکاوٹ کی بنا پر تو کسی قسم کا کوئی جرمانہ یا فدیہ نہیں دینا پڑے گا جبکہ شرط لگائی گئی ہو بصورت دیگر کسی رکاوٹ کی بنا پر احرام کھولنے کے لیے ایک جانور ذبح کرنا ہوگا (دیکھیے بخاری۔ کتاب المغازی، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

[16]..... بَاب فِي إِفْرَادِ الْحَجِّ

حج افراد کا بیان

1853۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ.....
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَفْرَدَ الْحَجَّ ②
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حج افراد
کیا۔

فوائد: (۱) رائج مذہب کے مطابق آپ ﷺ نے حج قرآن کیا ہے، مذکورہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی معنی کی جو حدیث آتی ہے تو ان کا یہ فرمان اس بنا پر ہے کہ آپ ﷺ مدینہ سے حج مفرد کی نیت سے چلے تھے۔ پھر وادی عقیق ذوالحلیفہ کے قریب آپ ﷺ نے قرآن کی نیت کر کے اس کا تلبیہ پکارا جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم (لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجَّةً۔ ابن ماجہ) پکارا تھا۔ نیز آپ ﷺ قربانیاں چونکہ پیچھے سے لے کر آئے تھے اس لیے آپ ﷺ نے قرآن کیا کیونکہ تمتع میں قربانی مکہ سے ہی لینی ہوتی ہے (۲) ”حج مفرد“ حج کی تین اقسام میں سے ایک ہے اس کا مختصر طریقہ کار یہ ہے کہ میقات سے احرام باندھ کر اگر وقت ہو تو مکہ پہنچ کر طواف تحیہ کرنا ورنہ سیدھے منیٰ چلے جانا منیٰ میں آٹھ تاریخ

① صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

② صحيح مسلم، كتاب الحج، باب جواز اشتراط المحرم في الحج (2899) وابو داؤد، كتاب المناسك، باب الاشتراط في الحج (1776)

کی ظہر سے لے کر 9 تاریخ کی فجر تک ادھر رہنا ہے۔ پھر عرفات روانہ ہو جانا ہے۔ وہاں سے ظہر و عصر اکٹھی ادا کر کر خطبہ سن کر بعد از غروب آفتاب مزدلفہ چلے آنا ہے اور ادھر مغرب عشاء اکٹھی ادا کر کے آرام کرنا اور پھر فجر ادا کر کے 10 تاریخ کو منیٰ واپس چلے آنا ہے اور ان دنوں کے مسنون افعال ادا کرنے ہیں جن کا تذکرہ مفصل طور پر حج تمتع کے بیان میں آ رہا ہے۔ (ان شاء اللہ)

نیز حج مفرد میں حاجی کے ذمے دو طواف واجب ہیں (۱) طواف افاضہ (۲) طواف وداع۔ اور حج مفرد والوں پر ایک سعی واجب ہے جو کہ قربانی والے دن طواف زیارت کے بعد کی جائے گی جبکہ سہولت کے لیے سعی 8 ذوالحجہ کو منیٰ جانے سے قبل کرنا جائز ہے۔ (واللہ الموفق)

[17]..... بَابُ فِي الْقِرَانِ

قرآن کا بیان

1854- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا أَبُو هَلَالٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ.....

عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ عُمَرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ إِنِّي مُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ بَعْدَ إِنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ وَإِنَّ ابْنَ زَيْنَادٍ أَمَرَنِي فَأَكْتُوَيْتُ فَأَحْبِسَ عَنِّي حَتَّى ذَهَبَ أَثَرُ الْمَكَاوِي وَاعْلَمْ أَنَّ الْمُتَمَتَّةَ حَلَالٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ لَمْ يَنْهَ عَنْهَا نَبِيٌّ وَلَمْ يَنْزِلْ فِيهَا كِتَابٌ قَالَ رَجُلٌ بَرَأَيْهِ مَا بَدَأَ لَهُ ❶

مطرف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا: ”میں تم سے ایک بات کہتا ہوں شاید اللہ تعالیٰ بعد میں تجھے اس سے نفع دے مجھ کو فرشتے سلام کہا کرتے تھے۔ ابن زیاد نے مجھے رائے دی تو میں نے داغ لگوائے اور داغوں کے نشان جانے تک سلام مجھ سے روک دیا گیا اور یاد رکھو تمتع قرآن میں حلال ہے نبی ﷺ نے اس سے منع نہیں کیا۔ اور نہ ہی ممانعت کے متعلق کوئی آیت اتری۔ ایک شخص نے جو کہا اپنی رائے سے کہا۔“

فوائد:..... (۱) داغ کے ذریعے علاج اگرچہ جائز ہے بہر حال اس سے بچنا اولیٰ ہے۔ زیادہ فضیلت کا باعث ہے (۲) ”تمتع“ مراد حج کے ساتھ عمرے سے فائدہ اٹھانا ہے۔ (۳) تحقیق و تفتیش کے بعد دین میں اپنی رائے کا اظہار معیوب نہیں (۴) حج قرآن یہ حج کی دوسری قسم ہے اس کا طریقہ کار تمتع ہی کی طرح ہے البتہ اس میں حاجی قربانی گھریا میقات سے ساتھ لے کر آتا ہے اور عمرہ کرنے کے بعد حج تک احرام

میں ہی ٹھہرتا ہے حلال نہیں ہوتا۔

[18]..... باب فی التمتع تمتع کا بیان

1855۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامَ حَجِّ مُعَاوِيَةَ يُسْأَلُ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ كَيْفَ تَقُولُ بِالتَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ قَالَ حَسَنَةٌ جَمِيلَةٌ فَقَالَ قَدْ كَانَ عُمَرُ يَنْهَى عَنْهَا فَأَنْتَ خَيْرٌ مِنْ عُمَرَ قَالَ عُمَرُ خَيْرٌ مِنِّي وَقَدْ فَعَلَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ خَيْرٌ مِنْ عُمَرَ ❶

محمد بن عبد اللہ بن نوفل کہتے ہیں کہ جس سال معاویہ رضی اللہ عنہ حج کو آئے میں نے سنا کہ وہ سعد بن مالک سے پوچھتے تھے کہ آپ تمتع کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ”بہت اچھی نیکی ہے۔“ انہوں نے کہا: عمر رضی اللہ عنہ تو اس سے منع کرتے تھے۔ کیا آپ عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر ہیں؟ انہوں نے کہا: ”عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے بہتر ہیں، تمتع تو نبی ﷺ نے کیا تھا اور آپ عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر تھے۔“

فوائد:..... (۱) حج تمتع یہ حج کی تیسری قسم ہے اور یہ سب سے افضل ہے آپ ﷺ نے اسی کی خواہش ظاہر کی تھی (۲) حج تمتع وقرآن میں چونکہ آدمی عمرہ بھی ساتھ ہی کر لیتا ہے اس لیے اسے عمرے کے لیے دوبارہ آنے کی حاجت نہیں رہتی۔ لہذا عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے روک دیا تا کہ لوگ بعد میں بھی عمرے کے لیے آتے رہیں اور کعبہ کی رونقیں بحال رہیں (۳) منع عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہوا کہ حالات کے موافق فتویٰ بدل سکتا ہے جب کہ دین نہیں بدلتا (۴) حج تمتع کا طریقہ درج ذیل ہے:

میقات سے احرام باندھ کر مکہ میں آ کر عمرہ کر کے احرام کھول دینا اور حلال ہو جانا۔ پھر یوم ترویہ 8 ذوالحجہ کو مکہ میں اپنی رہائش سے ہی احرام باندھ لینا ہے احرام کے بعد منی پہنچ کر ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور اگلے دن 9 ذوالحجہ کو فجر ادا کرنی ہے پھر 9 ذوالحجہ کو یوم عرفہ کو تکبیر و تہلیل میں مصروف رہنا ہے۔ پھر غروب آفتاب کے بعد مزدلفہ کے لیے روانہ ہونا ہے وہاں پہنچ کر مغرب اور عشاء اکٹھی ادا کرنی ہیں اور آرام کرنا ہے پھر 10 ذوالحجہ یوم النحر کی فجر ادا کر کے مشعر الحرام کے قریب تکبیر و تہلیل اور دعائیں مانگنی ہیں حتیٰ کہ روشنی ہو

❶ متفق علیہ: أخرجه البخاری، کتاب الحج، باب التمتع علی عهد النبی ﷺ (1571) ومسلم، کتاب الحج، باب جواز

جائے پھر طلوع شمس سے قبل روانہ ہو کر منیٰ آ جانا ہے اور راستے میں وادی محسر کو تیزی سے عبور کرنا ہے پھر منیٰ پہنچ کر تلبیہ ختم کر دینا ہے اور بالترتیب یہ کام کرنے ہیں:

جرمہ عقبہ کی رمی کرنا، قربانی کرنا، حلق یا تقصیر کروانا، طواف افاضہ کرنا، ان میں اگر ترتیب برقرار نہ بھی رہے تو کوئی حرج نہیں۔ پھر صفا و مروۃ کی سعی کر کے منیٰ واپس آنا ہے۔ پھر ایام تشریق (۱۱، ۱۲، ۱۳) ذوالحجہ کی راتیں منیٰ میں گزارنی ہیں اور روزانہ بالترتیب جمرہ اولیٰ، جمرہ وسطیٰ اور جمرہ عقبہ کی زوال شمس کے بعد رمی کرنا ہے۔ ہاں اگر تیرہ ذوالحجہ کو واپسی کا ارادہ ہو تو غروب آفتاب سے پہلے منیٰ سے نکلنا ہوگا۔ واپس پر مکہ سے رخصتی پر طواف وداع کرنا ہے نیز حج تمتع و قرآن میں قربانی لازم ہے یا تین روزے حج اور 7 گھر میں رکھنے ہوں گے۔ (واللہ الموفق)

1856- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقٍ

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ حَجَّ وَهُوَ مُنِخٌ بِالْبُطْحَاءِ فَقَالَ لِي أَحْبَبْتُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ أَهْلُكْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَيْكَ بِإِهْلَالِ كِبَاهِلِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَحْسَنْتَ أَذْهَبُ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّافَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ جَلَّ قَالَ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّافَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ بَنِي قَيْسٍ فَجَعَلْتُ تَفْلِي رَأْسِي فَجَعَلْتُ أَفْتِي النَّاسَ بِذَلِكَ فَقَالَ لِي رَجُلٌ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ رُويَدًا بَعْضُ فُتَيَاكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أُحَدِّثُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي النَّسْلِ بَعْدَكَ فَقُلْتُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ فُتْيَا فَلْيَتَّعِذْ فَإِنَّ أَمِيرَ

ابوموسیٰؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا جس وقت آپ حج کو گئے۔ اور آپ بطحاء کے پاس اونٹ کو بٹھائے ہوئے تھے آپ ﷺ نے مجھ سے کہا: کیا تم حج کو جا رہے ہو؟ میں نے کہا: ”جی ہاں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے تلبیہ کیسے کہا؟“ ابوموسیٰ نے کہا: میں نے کہا: ”نبی ﷺ کے تلبیہ کی طرح تلبیہ کے ساتھ میں حاضر ہوں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے اچھا کیا جاؤ اور بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کرو پھر احرام کھول دینا۔“ ابوموسیٰ کہتے ہیں: میں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا پھر میں بنی قیس کی عورتوں میں سے ایک عورت کے پاس گیا وہ میرے سر سے جوئیں نکالنے لگی۔ میں لوگوں کو یہی فتویٰ دیتا رہا ایک آدمی نے کہا: ”اے عبد اللہ بن قیس اپنے فتویٰ سے دست بردار ہو جاؤ کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے بعد امیر المؤمنین نے حج میں کیا فتویٰ جاری کیا ہے۔“ میں نے کہا: ”اے لوگو! میں

نے جس کو فتویٰ دیا ہے وہ ابھی ٹھہر جائے کیونکہ امیر المؤمنین حج کے لئے تمہارے پاس آ رہے ہیں ان کے قول پر عمل کرنا۔ ”اگر ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب لیں تو اللہ کی کتاب پورا کام کرنے کا حکم دیتی ہے اور اگر ہم رسول اللہ ﷺ کی سنت کو اختیار کریں تو جب تک قربانی اپنی جگہ کو نہ پہنچے آپ ﷺ نے احرام نہیں کھولا۔“

الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فِيهِ فَاتُّمُوا فَلَمَّا قَدِمَ أَتَيْتُهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّ نَاخِذُ بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّ كِتَابَ اللَّهِ يَأْمُرُ بِالتَّمَامِ وَإِنْ نَاخِذُ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى بَلَغَ الْهَدْيُ مَجْلَهُ. ①

[19]..... بَاب مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ فِي إِحْرَامِهِ

محرم کے لئے احرام کی حالت میں کون سا جانور مارنا جائز ہے؟

1857- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ نَافِعٍ.....

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پانچ چیزیں قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کوا، چوہا، چیل اور بچھو اور کالا کتا۔“

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ فِي قَتْلِ مَنْ قُتِلَ مِنْهُنَّ الْغُرَابُ وَالْفَأْرَةُ وَالْحِدَاةُ وَالْعُقْرُبُ وَالْكَلْبُ الْعُقُورُ. ②

فوائد: معلوم ہوا حالت احرام میں درج ذیل چیزوں کو مارا جاسکتا ہے۔ نیز مسلم میں سانپ

کا ذکر بھی آتا ہے۔ (مسلم۔ کتاب الحج، عن عائشہ رضی اللہ عنہا) اسی طرح مکھی، مچھر، جوں وغیرہ کو بھی مارا جاسکتا ہے۔ ان میں علت چونکہ ادنیٰ کی ہے لہذا جس میں یہ علت ہو وہ اس حکم میں آجائے گی مثلاً چھپکلی زہریلے کیڑے مکوڑے۔

1858- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پانچ خبیث چیزوں کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ وہ حرم اور غیر حرم میں جہاں کہیں بھی ہوں مار دی جائیں۔ چیل، کوا، چوہا، بچھو اور باؤلا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ خَمْسٍ فَوَاسِقٌ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحِدَاةُ وَالْغُرَابُ

① اسنادہ، جید

② صحیح البخاری، کتاب الحج، باب من اهل فی زمن النبی ﷺ کا ہلال النبی ﷺ (1559) والنسائی، کتاب مناسک

الحج، باب التمتع (2737)

وَالْفَارَةَ وَالْعُقْرَبِ وَالْكَلْبِ الْعُقُورِ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ الْكَلْبُ الْعُقُورُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
الْأَسْوَدُ ❶

1859- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا إِنَّ مَعْمَرًا كَانَ يَذْكُرُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ
عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ عُرْوَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ ❷

[20]..... بَابُ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرَمِ

محرم کا سینگی لگوانا

1860- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
جُبَيْرٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرَمٌ ❸

فوائد:..... (۱) سینگی جسم سے فاسد خون نکالنے کے لیے یہ طریقہ علاج استعمال کیا جاتا ہے جس میں
متاثرہ حصے پر پچھنے لگا کر سینگ نما آلے سے خون کھینچا جاتا ہے یا جوئیں وغیرہ استعمال میں لائی جاتی ہیں اور یہ
انتہائی مجرب طریق علاج ہے (۲) بغرض علاج جسم سے خون نکلوانا اور مرہم پٹی وغیرہ کرنا جائز ہے۔

1861- حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ أَبِي عِلْقَمَةَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ احْتَجَمَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِلَحْيِي جَمَلٍ وَهُوَ
كِي حَالَت میں اونٹ کے جڑے کی ہڈی سے سینگی لگوائی۔

❶ صحیح مسلم، کتاب المناسک، باب ما یندب للمحرم وغیرہ قتله من الدواب فی الحل والحرم (2864)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذا وقع الذباب فی شراب احدکم..... (3314) ومسلم، کتاب الحج، باب

ما یندب للمحرم وغیرہ قتله من الدواب..... (2858)

❸ صحیح: سابقہ حدیث ہی مکرر ہے۔

مُحْرَمٌ ❶

1862- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ
 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
 احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرَمٌ قَالَ إِسْحَقُ قَالَ
 سُفْيَانُ مَرَّةً عَنْ عَطَاءٍ وَمَرَّةً عَنْ طَاوُسٍ
 وَجَمَعَهُمَا مَرَّةً ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام کی حالت میں سیکنی لگوائی۔ اسحاق کہتے ہیں کہ سفیان نے کبھی عطاء سے اور کبھی طاؤس سے اور کبھی ان دونوں سے روایت کیا۔

[21]..... بَابُ فِي تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ

احرام کی حالت میں نکاح کروانا

1863- حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ
 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ
 وَهُوَ مُحْرَمٌ ❸

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے احرام کی حالت میں نکاح کیا۔

فوائد:..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول غلط نہیں پر مبنی ہے جبکہ صحیح و درست بات وہی ہے جو میمونہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے کہ ان کا نکاح حلت کی حالت میں ہوا تھا اور یہی بات صحیح ہے جیسا کہ آئندہ احادیث آرہی ہیں۔

1864- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ
 عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ
 خَطَبَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ أَمِيرُ
 الْمَوْسِمِ فَقَالَ أَبَانُ لَا أَرَاهُ عِرَاقِيًّا
 جَافِيًّا إِنَّ الْمُحْرِمَ لَا يُنْكِحُ وَلَا يُنْكَحُ
 أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ عُثْمَانُ عَنْ رَسُولِ
 اللَّهِ ﷺ سَأَلَ أَبُو مُحَمَّدٍ تَقُولُ بِهَذَا

نبیہ بن وہب بیان کرتے ہیں کہ قریش کے ایک آدمی نے ابان رضی اللہ عنہ بن عثمان سے منگنی کی اور وہ موسم حج کے امیر تھے۔ ابان نے کہا: میرا خیال ہے یہ آدمی عراقی اور اجڈ ہے کیونکہ محرم نہ خود نکاح کر سکتا ہے اور نہ نکاح کر کے دے سکتا ہے۔ یہ بات عثمان نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کر کے ہمیں بتائی ہے۔ ابو محمد سے پوچھا گیا: کیا آپ اس

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب جزاء الصيد، باب الحمامة للمحرم (1835) ومسلم، کتاب الحج، باب جواز الحمامة للمحرم (2877)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصيد، باب الحمامة للمحرم (1836) ومسلم، کتاب الحج، باب جواز الحمامة للمحرم (2878)

❸ صحیح: سابقہ حدیث ملاحظہ کیجئے۔

قَالَ نَعَمْ. ❶ کے قائل ہیں؟ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“

فوائد: حالت احرام میں چونکہ ”رفٹ“ کہ جس کی وضاحت ہو چکی ہے ایسے امور منع ہیں حتیٰ کہ بیوی سے بے تکلفی کی بھی اجازت نہیں ایسے موقع نکاح کرنا، کروانا، منگنی کا پیغام بھیجنا بھی غیر مشروع ہے تاکہ انسان زندگی کے ایک اہم فریضے کو جو کہ فقط ایک دفعہ ہی فرض ہے مکمل یکسوئی کامل انہماک کے ساتھ سرانجام دے سکے اور اس دوران اسے فقط تعلق باللہ کی فکر ہو اور بس۔

1865- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ مَيْمُونِ ابْنِ مِهْرَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِ.....

اَنَّ مَيْمُونَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ حَلَالَانِ بَعْدَمَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ بِسَرَفٍ. ❷ ميمونہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ سے لوٹنے کے بعد ’سرف‘ میں مجھ سے نکاح کیا۔ اور ہم دونوں احرام کھولے ہوئے تھے۔

1866- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَطَرِ الْوَرَّاقِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ.....

عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَيْمُونَةَ حَلَالًا وَبَنَى بِهَا حَلَالًا وَكُنْتُ الرَّسُولَ بَيْنَهُمَا. ❸ ابورافعؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام کھول کر ميمونہ سے نکاح کیا۔ اور احرام کھول کر ان سے صحبت کی اور میں ہی ان کے درمیان پیغام دینے والا تھا۔

فوائد: ميمونہ رضی اللہ عنہا یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خالہ تھیں ان کی شادی متعلق انہیں غلط فہمی ہوئی کہ ان کی شادی حالت احرام میں ہوئی ہے جبکہ سابقہ روایت کے مطابق خود ميمونہ رضی اللہ عنہا اور ابورافع رضی اللہ عنہ اس کے شاہد ہیں کہ ان کی شادی حالت حلت میں ہی ہوئی ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کے کئی ایک اُجوبہ ہو سکتے ہیں (۱) آپ رضی اللہ عنہما کی شادی بحالت حلت ہوئی ہو (۲) ابن عباس رضی اللہ عنہما فعل بیان کرتے ہیں تو قول وفعل کے تعارض کے وقت ترجیح قول کو ہی ہوگی (۳) یہ آپ کا خاصہ تھا جبکہ بعض محدثین کے مطابق آپ کی شادی

❶ صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب عمرة القضاء (4258)

❷ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب تحریم نکاح المحرم (3432) و ابوداؤد، کتاب المناسک، باب المحرم يتزوج (1841)

❸ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب تحریم نکاح المحرم و کراهة خطبة (3439) و ابوداؤد، کتاب المناسک، باب المحرم يتزوج (1843)

اور تعلقات کا قیام بحالت حلال ہی ہوا تھا۔ البتہ یہ معاملہ ظاہر احرام کی حالت میں ہوا۔ (تحفة الاحوذی واللہ اعلم)

[22]..... بَابُ فِي أَكْلِ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَصِدْ هُوَ

محرم کا شکار کا گوشت کھانا جبکہ اس نے خود شکار نہ کیا ہو

1867- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى.....

عبداللہ بن ابوقنادۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد حدیبیہ کے سال نبی ﷺ کے ساتھ گئے آپ ﷺ کے ساتھیوں نے احرام باندھا اور ابوقنادۃ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا۔ لوگوں کو ایک وحشی گدھا ملا انہوں نے اس کا شکار کیا اور گوشت کھایا میں نے کہا: کھاؤ اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ انْطَلَقَ أَبِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَامَ الْحَدَيْبِيَّةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرِمْ أَبُو قَتَادَةَ فَأَصَابَ حِمَارًا وَحَشٍ فَطَعَنَهُ وَأَكَلَ مِنْ لَحْمِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حِمَارًا وَحَشٍ فَطَعَنْتُهُ فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ ①

1869- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ.....

ابوقنادۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم جا رہے تھے اور لوگ احرام باندھے ہوئے تھے اور میں احرام باندھے ہوئے نہیں تھا۔ میں نے ایک گدھا دیکھا میں گھوڑے پر سوار ہوا اور اس کا شکار کیا تو لوگوں نے احرام کی حالت میں اس کا گوشت کھایا۔ اور میں نے نہیں کھایا۔ لوگ نبی ﷺ کے پاس آئے انہوں نے اس سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: کیا تم نے اشارہ کیا تھا تم نے مار ڈالا تھا؟ یا آپ نے فرمایا: تم نے مارا تھا؟ لوگوں نے کہا: ”نہیں“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر کھاؤ۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَأَبُو قَتَادَةَ حَلَالٌ إِذْ رَأَيْتُ حِمَارًا فَرَكِبْتُ فَرَسًا فَأَصَبْتُهُ فَأَكَلُوا مِنْ لَحْمِهِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَلَمْ أَكُلْ فَأَتَوَا النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ أَشَرْتُمْ قَتَلْتُمْ أَوْ قَالَ ضَرَبْتُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا ②

① حسن: أخرجه الترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی کراهیة تزویج المحرم (841)

② متفق علیہ: البخاری، کتاب جزاء الصيد باب لا یشیر المحرم الی الصيد لکی یصطاد الحلال (1824) ومسلم، کتاب

الحج، باب تحريم الصيد للمحرم (2847)

فوائد: حالت احرام میں نہ صرف شکار و ذبح حتیٰ کہ شکار کی جانب اشارہ تک کرنا شکار میں معاونت کرنا بھی ممنوع ہیں۔ البتہ محرم کے لیے سمندر کا شکار حلال ہے۔ قرآن میں ہے:

﴿أَحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلْغِيَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا﴾ (93:5) تمہارے لیے سمندر کا شکار و کھانا حلال ہے اور وہ تمہارے اور قافلے کے لیے سامان ہے اور محرم ہونے تک بڑی شکار تمہارے لیے حرام ہے۔

1870۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبيدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

عَنِ الصَّغْبِ بْنِ جَثَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
أَبَى بِلَحْمِ حِمَارٍ وَحُشٍ فَرَدَّهٖ وَقَالَ إِنَّا
حُرْمٌ لَا نَأْكُلُ الصَّيْدَ. ❶

صعب بن جثامہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس جنگلی
گدھے کا گوشت لایا گیا تو آپ نے اسے واپس کر دیا۔
اور فرمایا: ”ہم محرم ہیں ہم شکار نہیں کھاتے۔“

1871۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ

عُثْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ
طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ فِي سَفَرٍ فَأُهْدِيَ
لَهُ طَيْرٌ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَهُوَ رَاقِدٌ فَمِنَّا
مَنْ أَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَاسْتَيْقِظَ
طَلْحَةُ فَأَخْبَرُوهُ فَوَفَّقَ مَنْ أَكَلَهُ وَقَالَ
أَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ❷

عثمان بن تیمی اپنی والد سے بیان کرتے ہیں کہ ہم سفر
میں طلحہ بن عبید اللہ کے ساتھ تھے ان کو پرندے کا تحفہ
دیا گیا۔ لوگ احرام باندھے ہوئے تھے۔ اور وہ سوئے
ہوئے تھے۔ ہم میں سے بعض نے کھایا اور بعض نے پرہیز
کیا۔ جب طلحہ رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے تو لوگوں نے ان سے
بیان کیا تو انہوں نے اس کے کھانے سے موافقت کی اور
انہوں نے کہا: ”ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھایا
تھا۔“

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب جزاء الصيد، باب اذا اُهدى للمحرم حماراً وحشياً حيا کم یقبل (1825) ومسلم، کتاب الحج، باب تحريم الصيد للمحرم (2837)

❷ صحيح مسلم، کتاب الحج، باب، تحريم الصيد للمحرم (2852) والنسائی، کتاب المناسک، باب ما يجوز للمحرم
أكله من الصيد (2816)

1872- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ.....

حَدَّثَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَامَةَ قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَأَهْدَيْتُ لَهُ لَحْمَ حِمَارٍ وَحُشٍ فَرَدَّهُ عَلَيَّ فَلَمَّا رَأَى فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِنَا رَدُّ عَلَيْكَ وَلَكِنَّا حُرْمٌ. ۝

صعب بن جثامہ کہتے ہیں کہ میں ابواء یا ودان مقام پر تھا تو رسول اللہ ﷺ کا میرے پاس سے گزر ہوا تو میں نے آپ کو جنگلی گدھے کے گوشت کا تحفہ دیا تو آپ نے وہ مجھے واپس کر دیا جب آپ ﷺ نے میرے چہرے پر ناخوشی دیکھی تو فرمایا: ”ہم تمہیں واپس نہ کرتے مگر اب ہم احرام کی حالت میں ہیں۔“

فوائد:..... محرم کے لیے شکار کا گوشت کھانا جائز و درست ہے جیسا کہ وضاحت سے بیان گزر چکا ہے۔ بہر حال بعض اہل علم مذکورہ حدیث کی بنا پر اس کی کراہت کے قائل جب کہ امام شافعی کے مطابق آپ ﷺ کے چھوڑنے کا سبب یہ تھا کہ ”اِنَّهُ صَيْدًا مِنْ اَجَلِهِ وَتَرَكَهُ عَلَى التَّنْزِيهِ“ (ترمذی) آپ ﷺ نے سمجھا کہ یہ شکار آپ کے لیے کیا گیا ہے لہذا اس سے بچتے ہوئے آپ ﷺ نے اسے چھوڑ دیا سو جو شکار محرم کی معاونت یا اس کی وجہ سے کیا گیا ہو اس کا کھانا اس کے لیے حلال نہیں۔

[23]..... بَابُ فِي الْحَجِّ عَنِ الْحَيِّ

زندہ کی طرف سے حج کرنا

1873- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.....

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَّاعِ جَاءَتْ امْرَأَةٌ مِنْ خَتَنَمَ فَقَالَتْ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكْتُ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَمْسِكُ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَلَمْ يَحُجَّ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ

فضل بن عبد اللہ بن عباس کہتے ہیں کہ وہ حجۃ الوداع میں نبی ﷺ کے پیچھے سوار تھے قبیلہ ختنم کی ایک عورت نے آ کر کہا: حج اللہ کی طرف سے اس کے بندوں پر فرض ہے میرے والد پر فرض ہو گیا ہے جو بہت بوڑھے ہیں وہ سواری پر نہیں بیٹھ سکتے اور نہ ہی وہ حج کر سکتے ہیں کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی

سُئِلَ أَبُو مُحَمَّدٍ تَقُولُ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ ❶
ہاں۔“ ابو محمد سے پوچھا گیا: کیا آپ اس کے قائل ہیں؟
انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“

فوائد: (۱) استطاعت سبیل یعنی فرض حج کا تعلق صحت و جسمانی حالت سے نہیں بلکہ زادِ راہ اور سفری اخراجات وغیرہ سے ہے۔ (۲) زندہ کی طرف سے حج میں اس کی نیابت کی جاسکتی ہے بشرطیکہ نیابت کرنے والا اپنا حج ادا کر چکا۔ حدیث میں آپ ﷺ نے کسی آدمی کو کہا (حج عن نفسك ثم ان حج عن شبرمة۔ صحیح ابن خزیمہ) پہلے اپنا حج کر پھر شبرمہ کی جانب سے کرنا۔ لہذا جمہور کا یہی موقف ہے دیکھیے۔ (الفتح)

1874- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ هُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ لَا يَسْتَوِي عَلَى الْبَعِيرِ أَذْرَكَهُ فَرِيضَةُ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حُجِّي عَنْهُ ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک عورت نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ میرے والد بوڑھے ہیں وہ اونٹ پر سوار نہیں ہو سکتے۔ حج جو اللہ کا فریضہ ہے وہ ان پر فرض ہو گیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اس کی طرف سے حج کرو۔“

1875- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوُدَاعِ وَالْفَضْلِ بَنُ عَبَّاسٍ رَدِيفُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَذْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضَى أَنْ

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ خثعم، قبیلے کی ایک عورت نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے کہنے لگی یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کا فریضہ حج جو بندوں پر لازم ہے وہ میرے باپ پر بھی لازم ہو گیا ہے مگر وہ بہت بوڑھے ہیں۔ وہ سواری پر سوار ہونے کی طاقت نہیں رکھتے۔ کیا میں ان کی طرف سے حج ادا کروں؟

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب وجوب الحج وفضله (1513) ومسلم، کتاب الحج، باب الحج عن العاجز لزمانة وهرم ونحوهما أول للموت (3238)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب جزاء الصيد، باب الحج عن من لا يستطيع الثبوت على الراحلة (1853) ومسلم، کتاب الحج، باب الحج عن العاجز..... (3239)

أُحْجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ. ❶ فریضہ ادا ہو جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں۔“

1876- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوًا مِنْ حَدِيثِ الْأَوْزَاعِيِّ. ❷ ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے اوزاعی کی حدیث کی طرح قریباً نقل کرتے ہیں۔

1877- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ

يَسَارٍ.....

فضل بن عباس رضی اللہ عنہما یا عبد اللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! میرے والد یا اس نے کہا: میری والدہ بہت بوڑھی ہے اگر میں اس کو سوار کروں تو وہ سواری پر جم کر نہیں سکتی اگر میں اسے باندھوں تو خطرہ ہے کہ کہیں میں اسے مار نہ ڈالوں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تمہارے والد یا تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو تمہارا کیا خیال ہے تم اسے ادا کرتے؟“ اس نے کہا: ”جی ہاں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے والد یا اپنی والدہ کی طرف سے حج کرو۔“

حَدَّثَنِي الْفُضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ أَوْ عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي أَوْ أُمِّي عَجُوزٌ كَبِيرٌ إِنْ أَنَا حَمَلْتُهَا لَمْ تَسْتَمْسِكْ وَإِنْ رَبَطْتُهَا خَشِيتُ أَنْ أَقْتُلَهَا قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى أَبِيكَ أَوْ أُمِّكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ تَقْضِيهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْ أَبِيكَ أَوْ أُمِّكَ قِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ الْحَجُّ عَنِ الْحَيِّ قَالَ إِذَا لَزِمَهُ قِيلَ لَهُ تَقُولُ بِحَدِيثِ الْفُضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ. ❸

فوائد: (۱) معلوم ہوا قرہی وارث جس کے ذمے میت کا قرض ادا کرنا ہو وہی حج میں اس کی

نیابت بھی کرے گا (۲) ترمذی میں (واعتمر) کے الفاظ بھی آتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عمرے میں بھی نیابت درست ہے۔

[24]..... بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْمَيِّتِ

مردہ کی طرف سے حج کرنا

1878- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ الزُّبَيْرِ

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب جزاء الصيد، باب الحج عن من لا يستطيع الثبوت علی الراحلة (1853) ومسلم، کتاب

الحج، باب الحج عن المعاجز لزمانة..... (1335)

❷ صحیح: سابقہ دونوں احادیث ملاحظہ کیجئے۔

❸ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

مَوْلَى لَّالِ الزُّبَيْرِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ
مِنْ خَنْعَمَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ
أَبِي أَدْرَكَنِي الْإِسْلَامَ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا
يَسْتَطِيعُ رُكُوبَ الرَّحْلِ وَالْحَجُّ
مَكْتُوبٌ عَلَيْهِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ أَنْتَ
أَكْبَرُ وَلَدِهِ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ
كَانَ عَلَى أَبِيكَ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ عَنْهُ
أَكَانَ ذَلِكَ يُجْزِئُ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ
فَأَحُجُّ عَنْهُ . ❶

عبداللہ بن زبیر کہتے ہیں کہ 'خنعم' قبیلہ سے ایک آدمی
رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: "میرے
والد مسلمان ہیں اور وہ بہت بوڑھے ہیں۔ وہ سواری پر
سوار نہیں ہو سکتے۔ اور حج ان پر فرض ہے کیا میں ان کی
طرف سے حج کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم
اپنے والد کے بڑے بیٹے ہو؟" اس نے کہا: "جی ہاں۔"
آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر تمہارے والد پر قرض ہوتا تم
ان کی طرف سے ادا کرتے تو کیا ان کی طرف سے ادا ہو
جاتا؟ اس نے کہا: "جی ہاں۔" آپ ﷺ نے فرمایا:
"اللہ بہت مہربان ہے تم اپنے والد کی طرف سے حج کرو۔"

فوائد: مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ والدین کی جانب سے حج کرنا جائز ہے۔ اگرچہ وہ زندہ
ہوں یا فوت ہو چکے ہوں۔ ترمذی میں فوت شدہ کی جانب سے ادائیگی حج کے بارے میں صریح حدیث آتی
ہے۔ ایک عورت آپ ﷺ کے پاس آ کر دریافت کرتی ہے "إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ ، أَفَأَحُجُّ
عَنْهَا؟" میری ماں فوت ہو گئی ہے کیا میں اس کی جانب سے حج کروں؟ تو آپ ﷺ جواب میں (نعم)
فرماتے ہیں کہ ہاں کرو۔ نیز اس کو مسلم نے بھی نکالا ہے (دیکھیے تحفۃ الاحوذی)

1879- أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ
مُجَاهِدٍ عَنْ مَوْلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ يُقَالُ لَهُ يُونُسُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَوْ الزُّبَيْرُ بْنُ يُونُسَ.....

عَنْ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ
إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ
لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَحُجَّ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ
كَانَ عَلَى أَبِيكَ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ عَنْهُ قَبْلَ
مِنْهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُ أَرْحَمُ حُجَّ عَنْ

سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک آدمی نبی ﷺ کے
پاس آیا اس نے کہا: "میرے والد بوڑھے ہیں وہ حج نہیں
کر سکتے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر تمہارے والد پر
قرض ہوتا تم اس کی طرف سے ادا کرتے تو تمہارا کیا خیال
ہے وہ قبول کر لیا جاتا؟ اس نے کہا: "جی ہاں۔"

اَبَيْكَ. ۱ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ بہت مہربان ہے تم اپنے والد کی طرف سے حج کرو۔“

[25].... باب فِي اسْتِلامِ الْحَجَرِ

حجر اسود کو چھونا

1880- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ.....

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلامَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُمَا قُلْتُ لِنَافِعٍ أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمْشِي بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ قَالَ إِنَّمَا كَانَ يَمْشِي لِيَكُونَ أَيْسَرَ اسْتِلامِهِ. ۲

نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ”جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دو رکنوں کو چھوتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان کو چھونا نہ سختی میں چھوڑا اور نہ نرمی۔“ میں نے نافع سے کہا: کیا ابن عمر رضی اللہ عنہما دو رکنوں کے درمیان نرمی سے چلتے تھے؟ انہوں نے کہا: ”ہاں وہ نرمی سے چلتے تھے تاکہ ان کو چھونے میں آسانی ہو۔“

فوائد:..... (۱) ابن عمر رضی اللہ عنہما سنت سے انتہائی محبت کرنے والے تھے یہ نبی ﷺ کا کوئی بھی فعل دیکھ لیتے تو بالتکلف اسے سرانجام دیتے۔ اگرچہ اس کی حاجت و ضرورت نہ بھی ہوتی (۲) کعبہ کے چار کونے ہیں (۱) حجر اسود والا (۲) رکن یمانی (۳) رکن شامی (۴) رکن عراقی۔ ان میں سے حجر اسود والا کونا اور رکن یمانی والا یہ ابراہیمی بنیادوں پر ہیں جبکہ رکن شامی و عراقی یہ قریش مکہ کے پاس تعمیر کعبہ کے موقع پر فنڈز کی کمی کی بنا پر ادھورے رہ گئے یہ اپنی اصل بنیادوں پر تعمیر نہ ہو سکے اس لیے یہ حصے بلا تعمیر ہی چھوڑ دیے گئے اور یہ آج بھی اسی طرح باقی ہیں جسے حطیم کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ لہذا دوران طواف حجر اسود اور رکن یمانی والے کونے کا استلام کرنا ضروری ہے (۳) استلام کا طریقہ یہ ہے کہ حجر اسود کو بوسہ دیا جائے گا اگر ممکن ہو تو ورنہ چھڑی لگا کر اسے بوسہ دے لیا جائے گا (ابن ماجہ) اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو دور سے اشارہ کر دیا جائے گا۔ اور رکن یمانی کو فقط چھوا جائے گا اگر ممکن نہ ہو تو ویسے ہی گزر جائیں۔ ان کے علاوہ ملتزم، مقام ابراہیم وغیرہ کو بوسہ دینا، چھونا وغیرہ غیر شرعی خلاف سنت ہے۔

[26]..... بَابُ الْفَضْلِ فِي اسْتِلامِ الْحَجَرِ

حجر اسود کو چھونے کی فضیلت

1881- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيُعَذَّبَنَّ اللَّهُ الْحَجَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلَى مَنْ اسْتَلَمَهُ بِحَقِّ قَالَ سُلَيْمَانُ لِمَنْ اسْتَلَمَهُ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حجر اسود کو اٹھائے گا اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور ایک زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا اور وہ اپنے چھونے والوں پر گواہی دے گا۔“

فوائد:..... (۱) حجر اسود کی مذکورہ فضیلت اس کے استلام کے ثبوت و تخصیض پر مبنی ہے (۲) اللہ اگر زبان جیسے گوشت کے لوتھرے کو قوت گویائی دے سکتا ہے تو یہی صفت کسی اور شے کے اندر پیدا کرنا اس قدر ہستی کے لیے قطعی ممکن ہے۔

[27]..... بَابُ مَنْ رَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا

اس شخص کے متعلق جو تین بار رمل کرتا ہے اور چار بار چلتا ہے

1882- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ. ❷

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک پتھر سے دو پتھر تک تین چکروں میں رمل کیا۔

فوائد:..... (۱) ”رمل“ کہتے ہیں اکڑتے ہوئے کندھے ہلا کر چھوٹے قدموں کے ساتھ تیز چلنا۔ 7ھ عمرہ القضاء کے موقع پر مسلمان چونکہ مدینہ کے بخار کی بنا پر لاغر ہو گئے تھے لہذا مشرکین مسلمانوں کو دیکھنے کے لیے کعبہ کے پاس آ بیٹھے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے کفار پر رعب طاری کرنے کے لیے ان کو رمل کا حکم دیا۔ مشرکین چونکہ کعبہ سے بجانب شمال جبل قعیقان پر بیٹھے تھے اس لیے ان کی نظریں کعبہ کے تین اطراف

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب الرمل فی الحج والعمرة (1606) ومسلم، کتاب الحج، باب استحباب

الرمل فی الطواف فی عمرہ الطواف دون الرکعتین الآخرین (3053)

پڑتی تھیں جبکہ رکن یمانی سے حجر اسود تک کا حصہ ان سے اوجھل تھا۔ لہذا ان تین اطراف میں رمل مشروع قرار پایا اور بعد میں اسی طرح جاری رہا۔ دیکھیے (بخاری: عن ابن عباس رضی اللہ عنہما) (۲) ”الحجر سے الحجر تک“ سے مراد طواف کا چکر ہے کہ طواف حجر اسود سے شروع ہو کر حجر اسود پر منتہی ہوتا ہے نہ کہ یہ مراد کہ پورے مطاف میں رمل کیا جائے گا۔ (۳) رمل پہلے تین چکروں میں ہوگا اگر وہ جائے تو کوئی کفارہ نہیں نیز رمل صرف طواف قدم یا طواف عمرہ میں ہوگا۔ جیسا کہ بخاری میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے۔

1883- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوْفَ الْأَوَّلَ حَبَّ ثَلَاثَةً وَمَشَى أَرْبَعَةً وَكَانَ يَسْعَى بَيْنَ الْمَسِيلِ إِذَا سَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقُلْتُ لِنَافِعٍ أَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَمْشِي إِذَا بَلَغَ الرُّكْنَ الْيَمَانِي قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يُزَاحِمَ عَلَى الرُّكْنِ فَإِنَّهُ كَانَ لَا يَدْعُهُ حَتَّى يَسْتَلِمَهُ. ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب بیت اللہ کا پہلا طواف کیا تو تین بار تیز چلے اور چار بار آہستہ چلے۔ جب صفامروہ کے درمیان سعی کرتے تھے تو نشیبی بطن المسیل پر دوڑتے تھے۔ میں نے نافع سے کہا: کیا عبد اللہ جب رکن یمانی کے پاس پہنچتے تھے تو معمولی طور پر چلتے تھے؟ انہوں نے کہا: ”نہیں“ مگر جب رکن پر ہجوم ہوتا تھا کیونکہ وہ جب تک اسے چھو نہیں لیتے تھے اسے چھوڑتے نہیں تھے۔“

فوائد: (۱) پہلے طواف میں رمل ہوگا تین چکر دوڑ کر جبکہ چار چلتے ہوئے لگائے جائیں گے (۲) اگر حجر پر رش ہو تو استلام بالتقبیل یا بائجن ضروری نہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا مذکورہ فعل سنت کی حرص کی بنا پر تھا (۳) صفامروہ کی سعی کے دوران درمیان میں ہموار زمین میں دوڑا جائے گا۔

1884- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود سے رکن یمانی تک تین بار رمل کیا اور چار بار چلے۔

❶ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب ماجاء العرفۃ کلھا موقف (150) والترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی کیف الطواف (856)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب ماجاء فی السعی بین الصفا والمروة (1644) ومسلم، کتاب الحج، باب استحباب الرمل فی الطواف والعمرة (1261)

[28]..... بَابُ الْإِضْطِبَاعِ فِي الرَّمْلِ

رمل میں اضطباع کرنا

1885- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ هُوَ ابْنُ جُبَيْرٍ.....

عَنِ ابْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ابْنِ يَعْلَى اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اضطباع کر کے طواف کیا۔
أَنَّهُ طَافَ مُضْطَبِعًا ①

فوائد:..... مذکورہ حدیث سنداً اگرچہ ضعیف ہے بہر حال اس معنی کی صحیح روایات بھی مروی ہیں اضطباع یہ ہوتا ہے کہ اوپری چادر دائیں کندھے کے نیچے سے لاتے ہوئے بائیں پر ڈال لی جائے تاکہ دائیاں کندھا ننگا رہے۔ یہ بھی اولین طواف کے ساتھ خاص ہے پہلے طواف کے بعد نفلی طواف کندھا ڈنپ کر ہی کرتے ہیں اگر احرام کی حالت میں ہوں۔ (واللہ اعلم)

[29]..... بَابُ طَوَافِ الْقَارِنِ

قارن کا طواف

1886- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے حج اور عمرے کا احرام باندھا اسے دونوں کے لئے ایک ہی طواف کافی ہے۔ جب تک دونوں سے فارغ نہ ہو مِنْهُمَا ②

فوائد:..... (۱) حج قرآن کرنے والا حج و عمرہ کا ایک طواف ہی کرے گا اسی طرح دونوں کی سعی بھی ایک ہی ہوگی۔ یہی حکم حج تمتع کا بھی ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے (یسعک طوافک لحجک و عمرتک۔ مسلم) تیرے حج اور عمرے کے ایک ہی طواف کافی ہے۔ (۲) قارن عمرے کے بعد حلال نہیں ہوگا حتیٰ کہ وہ حج بھی کر لے۔

① صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب الرمل فی الطواف والعمرة (1262)

② صحیح بالشواہد: ابوداؤد، کتاب الحج، باب ماجاء ان التی طاف مضطبعاً (859) وابن ماجہ، کتاب المناسک، باب

الاضطباع (2954) مزید دیکھئے نیل الاوطار 5/110-111

[30]..... بَاب الطَّوَافِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

سواری پر طواف کرنا

1887- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِي يَدِهِ وَكَبَّرَ. ❶

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ پر بیٹھ کر بیت اللہ کا طواف کیا۔ جب رکن کے پاس آئے تو جو چیز آپؐ کے ہاتھ میں ہوتی تھی اس سے اس کی طرف اشارہ کر کے تکبیر کہتے۔

فوائد:..... (۱) ایسے معذور افراد جو چلنے پھرنے کی سکت نہ رکھتے ہوں تو ان کے لیے دوران طواف سواری کا استعمال جائز و درست ہے۔ آج کل اس کے متبادل کے طور پر مزدور کام کرتے ہیں جو کہ اپنے کندھوں پر لوگوں کو طواف کرواتے ہیں (۲) سوار کے لیے حجر اسود کا بوسہ چونکہ مشکل ہے اس لیے وہ اشارہ ہی پراکتفا کرے گا اور تکبیر بھی پکارے گا۔

[31]..... بَاب مَا تَصْنَعُ الْحَاجَّةُ إِذَا كَانَتْ حَائِضًا

حج کرتے ہوئے عورت کو حیض آ جائے تو کیا کرے؟

1888- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطْفِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَّوْتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَفْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ. ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب میں مکہ پہنچی تو میں حائضہ ہو گئی اور میں نے صفا و مروۃ کے درمیان سعی نہیں کی تھی، میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”بیت اللہ کے طواف کے علاوہ جو کچھ حاجی کرتا ہے وہ کرو۔“

فوائد:..... کعبہ چونکہ مسجد حرام کے اندر ہے اور طواف یہ نماز ہی کی طرح اس پر نماز کی شرائط ہی لاگو ہوتی ہیں۔ حدیث میں ہے (الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلَاةِ - صحیح ترمذی) بیت اللہ کے گرد طواف نماز ہی

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب المغازی، باب غزوة الحديبية (4184) ومسلم، کتاب الحج، باب بیان حوازالتحلل بالإحصاء وجواز القران (2981)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحيض، باب الأمر بالنفساء اذا نفسن (294) ومسلم، کتاب الحج، باب بیان وجوه الإحرام وإنه يجوز..... (2910)

کی مانند ہے۔ اسی بنا پر حائضہ عورت کو طواف سے روک دیا گیا۔ بقیہ ارکان چونکہ بلا طہارت بھی ممکن ہیں مثلاً عرفات و مزدلفہ جانا ذکر اذکار کرنا وغیرہ تو ان کی حائضہ کو اجازت دے دی گئی ہے۔ (واللہ اعلم)

[32]..... بَابُ الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ

طواف میں بات چیت کرنا

1889- أَخْبَرَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ طَاوُسٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الطَّوَافُ بِالنِّبْتِ صَلَاةٌ إِلَّا أَنَّ اللَّهَ أَحَلَّ فِيهِ الْمَنْطِقَ فَمَنْ نَطَقَ فِيهِ فَلَا يُنْطِقُ إِلَّا بِخَيْرٍ ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیت اللہ کا طواف نماز ہی ہے۔ مگر اللہ نے اس میں بات چیت کو جائز قرار دیا ہے جو کوئی طواف کے دوران بات کرے وہ اچھی بات کرے۔“

فوائد: (۱) یہ حدیث واضح ہے کہ طواف پر نماز کی شرائط لاگو ہوں گی سوائے ان کے جن کا استثناء کر دیا گیا یعنی کلام کرنا ادھر ادھر دیکھنا حرکت کرنا وغیرہ نیز جس طرح حائضہ نماز کے قریب نہیں آ سکتی اسی طرح طواف بھی نہیں کرے گی (۲) دوران طواف کلام کیا جاسکتا ہے

1890- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ طَاوُسٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے پہلی حدیث سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

[33]..... بَابُ الصَّلَاةِ خَلْفَ الْمَقَامِ

مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھنا

1891- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اتَّخَذْتَ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: ”مجھے میرے رب کے ساتھ تین باتوں میں موافقت ہو گئی میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کاش آپ مقام

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب إذا خاضت المرأة بعد ما أفاضت (1757) ومسلم، کتاب الحج، باب بیان

وجوه الإحرام (1211)

❷ اسنادہ ضعیف ولكن حدیث صحیح

مُصَلِّي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى . ۱

ابراہیم کو نماز کے لئے مقرر کرتے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ”مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ مقرر کرنا۔“ (سورۃ البقرۃ: ۱۲۵)

فوائد: (۱) طواف کے بعد دو رکعتیں ادا کرنا اس کا حکم مختلف فیہ ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے واجب جبکہ مالک رحمہ اللہ وشافعی رحمہ اللہ اسے سنت قرار دیتے ہیں اور امام ابن حجر رحمہ اللہ بھی (الفتح) میں اسے سنت ہونے کو ہی جمہور کا مذہب قرار دیتے ہیں (۲) یہ رکعات مقام ابراہیم علیہ السلام جو کہ اس پتھر کا نام ہے جس پر کھڑے ہو کر انہوں نے کعبہ کی تعمیر کی تھی کے پیچھے ادا کرنا مستحب ہے۔ اگرچہ میسر نہ ہو تو مسجد حرام میں کہیں بھی ادا کی جاسکتی ہیں (۳) عمر رضی اللہ عنہ کی موافقت رب کے تین مقام ہیں ایک مذکورہ حدیث میں مذکور ہے دوسرا آیۃ حجاب تیسرا جب عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی گھر والیوں کو مخاطب کیا تھا کہ اللہ کے رسول کو تنگ نہ کریں ورنہ اللہ ان کی جگہ دوسری بیویاں آپ کو عطا کر دے گا۔

[34].... بَابُ فِي سُنَّةِ الْحَجِّ

حج کا طریقہ

1892- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ.....

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلَ عَنِ الْقَوْمِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ فَقُلْتُ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى زِرِّي الْأَعْلَى وَزِرِّي الْأَسْفَلِ ثُمَّ وَضَعَ فَمَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ شَابٌ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ أَخِي سَلْ عَمَّا شِئْتَ فَسَأَلْتَهُ وَهُوَ أَعْمَى وَجَاءَ وَقَتُ الصَّلَاةِ فَقَامَ فِي سَاجَةٍ مُلْتَحِفًا بِهَا كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلَى

جعفر بن محمد اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ہم جابر بن عبد اللہ کے پاس آئے انہوں نے ہمارے متعلق تعارف حاصل کیا حتیٰ کہ وہ مجھ تک پہنچے میں نے کہا: میں محمد بن علی بن حسین بن علی ہوں انہوں نے میرے اوپر اور نیچے کے تکے پر ہاتھ ڈالا اور میرے سینہ کو بوسہ دیا میں ان دنوں نو جوان تھا۔ پھر انہوں نے کہا: خوش آمدید اے میرے بھتیجے جو پوچھنا چاہو پوچھو میں نے ان سے کچھ باتیں پوچھیں اور وہ نابینا تھے۔ نماز کا وقت آیا تو وہ کبل لپیٹ کر اٹھ کھڑے ہوئے جب اسے اپنے کندھے پر ڈالتے تھے تو چھوٹا ہونے کی وجہ سے اس کا کنارہ گر پڑتا تھا اور ان کی چادر ان کے پہلو میں کھوٹی پڑتی۔ پھر انہوں نے نماز پڑھی

مَنْكِبَيْهِ رَجَعَ طَرَفَهَا إِلَيْهِ مِنْ صَغَرِهَا
وَرَدَّأُوهُ إِلَى جَنْبِهِ عَلَى الْمَشْجَبِ
فَصَلَّى فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ حَجَّةِ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ بِيَدِهِ فَعَقَدَ تِسْعًا
فَقَالَ مَكَّتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تِسْعَ
سِنِينَ لَمْ يَحْجَّ ثُمَّ أَذِنَ فِي النَّاسِ
بِالْحَجِّ فِي الْعَاشِرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ كُلُّهُمْ
يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ
وَيَعْمَلَ مِثْلَ عَمَلِهِ فَنَحْرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى
أَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ
عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ أَضْنَعُ فَقَالَ
اغْتَسِلِي وَاسْتُغْفِرِي بِثَوْبٍ وَأَحْرِمِي
فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ
رَكِبَ الْقُصُوءَ حَتَّى اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ
عَلَى الْبَيْدَاءِ فَنَظَرْتُ إِلَى مَدِّ بَصَرِي
مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ مِنْ رَاكِبٍ وَمَاشٍ وَعَنْ
يَمِينِهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَعَنْ يَسَارِهِ مِثْلُ
ذَلِكَ وَخَلْفَهُ مِثْلُ ذَلِكَ وَرَسُولُ
اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهَرِنَا وَعَلَيْهِ يُنْزَلُ
الْقُرْآنُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهُ فَأَهْلًا
بِالتَّوْحِيدِ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ
لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ

تو میں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ کے حج کے متعلق
بتائیے۔ انہوں نے اپنے ہاتھ کی انگلیوں سے نو (۹) کی
گرہ لگا کر کہا: رسول اللہ ﷺ نو برس تک ٹھہرے رہے
اور حج نہ کیا پھر دسویں سال لوگوں میں حج کا اعلان کیا کہ
رسول اللہ ﷺ حج کرنا چاہتے ہیں تو مدینہ میں بہت
زیادہ لوگ آ گئے سب یہی چاہتے تھے کہ وہ رسول
اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر وہی کام کریں جو آپ کریں۔
ہم لوگ آپ کے ساتھ نکل کر ذوالحلیفہ پہنچے تو اسماء بنت
عمیس نے محمد بن ابوبکر کو جنم دیا اس نے رسول اللہ ﷺ
کو پیغام بھیجا کہ میں کس طرح کروں؟ آپ ﷺ نے
فرمایا: ”غسل کرو اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر احرام
باندھو۔“ اور رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں نماز پڑھی پھر
’قصواء پر سوار ہوئے حتیٰ کہ آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر
’بیداء مقام پر کھڑی ہو گئی حتیٰ کہ میں نے اپنی نظر کی انتہا
تک آپ کے آگے اور آپ کے دائیں آپ کے بائیں
اور آپ کے پیچھے پیدال اور سوار لوگ ہی لوگ دیکھے۔ اور
آپ ﷺ پر قرآن نازل ہو رہا تھا اور آپ ﷺ ہم
سب کے درمیان میں تھے۔ اور آپ ﷺ قرآن کے
مطلب کو خوب جانتے تھے پھر آپ ﷺ نے توحید کے
کلمات کے ساتھ تلبیہ کہا: ”میں حاضر ہوں اے اللہ! میں
حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، میں
حاضر ہوں بے شک تعریف اور بادشاہی تیرے لئے ہے۔
تیرا کوئی شریک نہیں۔ لوگ بھی اس کو بلند آوار سے کہنے
لگے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں کچھ نہ کہا۔ اور رسول

اللہ ﷺ تلبیہ کہتے رہے حتیٰ کہ ہم آپ کے ساتھ بیت اللہ پہنچے۔ جابر کہتے ہیں: ہماری صرف حج کی نیت تھی۔ اور عمرے کو ہم جانتے بھی نہ تھے۔ حتیٰ کہ جب ہم آپ کے ساتھ بیت اللہ پہنچے تو آپ نے رکن کو چھوا، تین بار مل کیا اور چار بار معمولی چال سے چلے پھر مقام ابراہیم کی طرف گئے اور نماز پڑھی۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ ”مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ۔“ (البقرہ: ۱۲۵) انہوں نے مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان رکھا، میرے والد کہتے تھے: آپ ﷺ نے دونوں رکعتوں میں ’قل هو اللہ احد‘ اور ’قل یا ایہا الکفرون‘ پڑھی۔ پھر رکن کی طرف واپس آئے تو اسے چھوا پھر دروازے سے نکل کر صفا کی طرف گئے جب صفا پر پہنچے تو یہ آیت پڑھی: ”بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں۔“ (البقرہ: ۱۵۸) میں بھی اس چیز سے شروع کرتا ہوں جہاں سے اللہ نے شروع کیا۔ پھر اس پر چڑھے حتیٰ کہ آپ نے بیت اللہ کو دیکھا تو اللہ کی توحید بیان کی اور اس کے لئے تکبیر پڑھی۔ اور کہا: ”اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اس اکیلے نے کئی گروہوں کو شکست دی۔“ پھر آپ ﷺ نے اس کے درمیان دعا کی تو تین بار اس طرح فرمایا: پھر آپ ﷺ مروہ کی طرف اترے حتیٰ کہ آپ کے قدم وادی کے

وَالنِّعْمَةُ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ فَأَهْلَ النَّاسِ بِهَذَا الَّذِي يُهْلُونَ بِهِ فَلَمْ يَزِدْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِمْ شَيْئًا وَلَبَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَلْبِيَتَهُ حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ قَالَ جَابِرٌ لَّنَا نَسْأَلُكَ إِلَّا الْحَجَّ لَّنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَصَلَّى فَقَرَأَ وَاتَّخَذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ وَكَانَ أَبِي يَقُولُ وَلَا أَعْلَمُهُ ذَكَرَهُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفا فَلَمَّا أَتَى الصَّفا قَرَأَ إِنَّ الصَّفا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ أَبَدًا بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ فَوَحَّدَ اللَّهَ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ

ذَلِكَ فَقَالَ مِثْلَ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ
 نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى إِذَا انْصَبَتْ
 قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ يَعْنِي فَرَمَلَ حَتَّى
 إِذَا صَعِدْنَا مَشَى حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا الْمَرْوَةَ
 فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى
 الصَّفَا حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرَ طَوَافٍ عَلَى
 الْمَرْوَةِ قَالَ إِنِّي لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي
 مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسْقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا
 عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ
 فَلْيُحِلَّ وَيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ
 مَالِكِ بْنِ جُعْشَمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 أَلْعَامِنَا هَذَا أَوْ لَأَبَدٍ أَبَدٍ فَشَبَّكَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَصَابِعَهُ فِي الْأُخْرَى
 فَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ هَكَذَا
 مَرَّتَيْنِ لَا بَلَّ لَأَبَدٍ أَبَدًا لَا بَلَّ لَأَبَدٍ أَبَدًا
 وَقَدِمَ عَلَيَّ بِذَنْ مِنَ الْيَمَنِ لِلنَّبِيِّ ﷺ
 فَوَجَدَ فَاطِمَةَ مِمَّنْ حَلَّ وَلَبَسَتْ ثِيَابَ
 صَبِيغٍ وَاسْتَحَلَّتْ فَأَنْكَرَ عَلَيَّ ذَلِكَ
 عَلَيْهَا فَقَالَتْ أَبِي أَمَرَنِي فَكَانَ عَلَيَّ
 يَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 أَحْرَشُهُ عَلَى فَاطِمَةَ فِي الَّذِي صَنَعْتُ
 مُسْتَفْتِيًا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيمَا ذَكَرْتُ
 فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَ صَدَقْتُ

درمیان میں پہنچ گئے۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن داری کہتے
 ہیں: پھر آپؐ نے رمل کیا۔ حتیٰ کہ جب اوپر چڑھے تو چلنے
 لگے۔ جب ہم مروہ پر پہنچے تو آپؐ نے مروہ پر اسی
 طرح کیا جس طرح صفا پر کیا۔ حتیٰ کہ جب مروہ کا آخری
 چکر ہوا تو آپؐ نے فرمایا: ”جو بات مجھے بعد میں
 معلوم ہوئی اگر پہلے معلوم ہو جاتی تو میں قربانی کا جانور نہ
 لاتا۔ اور میں اس کو عمرہ بنا لیتا۔ لہذا تم میں سے جس کسی
 کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو اسے چاہے کہ وہ احرام کھول
 دے اور اسے عمرہ بنا لے۔“ پھر سراقہ بن مالک بن جشم
 کھڑے ہوئے تو انہوں نے کہا: ”اے اللہ کے رسولؐ! اس سال کے لئے یا ہمیشہ کے لئے؟ تو رسول اللہؐ نے
 نے اپنی انگلیوں کو تشبیک دی پھر فرمایا: ”عمرہ حج میں داخل
 ہو گیا۔ اس سال کے لئے نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے۔“
 آپؐ نے ایسے دوبار فرمایا۔ اور علی رضی اللہ عنہ یمن سے
 نبیؐ کے لئے قربانی کے اونٹ لے کر آئے تو
 فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ان لوگوں میں پایا جنہوں نے احرام نہیں
 باندھا تھا اور وہ رنگین کپڑے پہنے ہوئے تھیں۔ اور سرمہ
 لگائے ہوئے تھیں۔ علی رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق اس بات کا
 انکار کیا تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”میرے والد نے مجھے یہ حکم
 دیا ہے۔“ علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میں رسول اللہؐ سے
 پوچھوں گا تو میں نے اس کا ذکر آپؐ سے کیا اور اس کا
 انکار کیا تو آپؐ نے فرمایا: ”اس نے سچ کہا ہے
 جب تم نے حج کی نیت کی تھی تو تم نے کیا کہا تھا؟ علیؑ نے
 کہا: ”میں نے کہا تھا: اے اللہ! میرا وہی تلبیہ ہے جو

مَا فَعَلْتُ حِينَ فَرَضْتُ الْحَجَّ قَالَ
 قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَهْلٌ بِمَا أَهْلٌ بِهِ
 رَسُولُكَ قَالَ فَإِنَّ مَعِيَ الْهُدَى فَلَا
 تَحِلُّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهُدَى الَّتِي
 قَدِمَ بِهَا عَلَى مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِي أَتَى بِهِ
 النَّبِيُّ ﷺ مِائَةَ بَدْنَةٍ فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ
 وَقَصَرُوا إِلَّا النَّبِيُّ ﷺ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ
 هَدًى فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَجَّهَ إِلَى
 مِنَى فَأَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى بِنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ
 وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ ثُمَّ مَكَثَ
 قَلِيلًا حَتَّى إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ
 بِقُبَّةٍ مِنْ شَعَرٍ تُضْرَبُ لَهُ بِنَمْرَةٍ ثُمَّ
 رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَارَ لَا
 تَشْكُ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَقِفٌ عِنْدَ
 الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ
 تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي الْمُزْدَلِفَةِ
 فَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ
 فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ بِنَمْرَةٍ فَنَزَلَهَا
 حَتَّى إِذَا زَاغَتْ يَعْنِي الشَّمْسُ أَمَرَ
 بِالْقَصَوَاءِ فَرَحِلَتْ لَهُ فَأَتَى بَطْنَ
 الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ
 دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ
 يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي

تیرے رسول ﷺ نے تلبیہ کہا تھا۔ آپ ﷺ نے
 فرمایا: ”میرے پاس تو قربانی ہے تم احرام نہ کھولو۔“
 جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: قربانی کے جو جانور علی رضی اللہ عنہ یمن سے
 لائے تھے اور جو نبی ﷺ لائے تھے۔ وہ کل سو جانور
 تھے۔ نبی ﷺ اور ان لوگوں کے علاوہ جن کے پاس
 قربانی نہیں تھی سب لوگوں سے احرام کھول دیا اور بال
 کتروائے۔ جب تلبیہ کا دن ہوا تو آپ ﷺ منیٰ کی
 طرف آئے ہم نے حج کا تلبیہ کہا۔ اور رسول اللہ ﷺ
 سوار ہوئے اور ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نماز ”منیٰ“
 میں پڑھی۔ پھر تھوڑی دیر ٹھہرے حتیٰ کہ سورج طلوع ہوا اور
 آپ ﷺ نے حکم دیا: ”نمرہ میں آپ کے لئے چمڑے
 کا خیمہ بنایا جائے۔“ پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر چلے تو
 قریش کو اس بات پر شک نہیں تھا کہ آپ ”مشعر حرام شہر کے
 پاس ٹھہریں گے جس طرح قریش جاہلیت میں مزدلفہ میں
 کیا کرتے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ چلے حتیٰ کہ سورج
 جب ڈھل گیا آپ ﷺ نے ”قصویٰ“ کے لئے حکم دیا تو
 اس پر پالان رکھی گئی آپ وادی کے درمیان آئے اور
 لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: ”تمہارے خون اور تمہارے مال
 اس طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن میں
 تمہارے اس مہینہ میں تمہارے اس شہر میں خبردار!
 جاہلیت کے زمانہ کی ہر چیز میرے قدموں میں رکھی گئی
 ہے۔ اور جاہلیت کے خون معاف کر دیئے گئے اور پہلا
 خون جو معاف کیا جاتا ہے وہ ربیعہ بن حارث کا خون ہے
 جو بنو سعد کے قبیلہ میں دودھ پیتا تھا اسے قبیلہ بنو ہذیل نے

بَلَدِكُمْ هَذَا إِلَّا إِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ
الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمِيْ مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ
الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَأَوَّلُ دَمٍ وَضِعَ
دِمَاؤُنَا دَمُ رَبِيعَةَ بِنِ الْحَارِثِ كَانَ
مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلْتُهُ هَذِيْلُ
وَرَبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رَبَّا
أَضَعُهُ رَبَّا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ
مَوْضُوعٌ كُلُّهُ فَاتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ
فَإِنَّمَا أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانَةِ اللَّهِ
وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللَّهِ وَإِنَّ
لَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئَنَّ فُرْشَكُمْ
أَحَدًا تَكْرَهُوْنَهُ فَإِنْ فَعَلْنَ ذَلِكَ
فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبْرِحٍ وَلَهُنَّ
عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ
وَأَنْتُمْ مَسْئُولُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ
قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ وَأَدَّيْتَ
وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِأَصْبَعِهِ السَّبَابَةَ
فَرَفَعَهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى
النَّاسِ اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ
اشْهَدْ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ بِنْدَاءٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَةً
فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ لَمْ
يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى وَقَفَ
فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقُصُوءِ إِلَى
الصُّخَيْرَاتِ وَقَالَ إِسْمَعِيلُ إِلَى

قتل کر ڈالا اور جاہلیت کا سود ساقط کر دیا گیا اور پہلا سود
جسے میں معاف کرتا ہوں وہ عباس بن عبدالمطلب کا سود
ہے وہ تمام معاف کیا جاتا ہے۔ عورتوں کے متعلق اللہ سے
ڈرو کیونکہ تم نے انہیں اللہ کی امانت کے طور پر لیا ہے اور
اللہ کے کلمہ کے ذریعے سے تم نے ان کی شرمگاہوں کو
حلال کیا ہے۔ اور تمہارا بھی ان پر حق ہے کہ وہ کسی ایسے
آدمی کو جسے تم برا سمجھتے ہو تمہارے بستروں پر آنے کی
اجازت نہ دیں اگر ایسا کریں تو انہیں مارو مگر سختی کے ساتھ
نہیں۔ اور تمہارے ذمہ ان کو کھلانا اور انہیں اچھے طریقہ
سے پلانا ہے اور تم لوگوں سے میرے متعلق پوچھا جائے گا
تو تم کیا کہو گے؟ لوگوں نے کہا: ”ہم گواہی دیں گے کہ
آپ نے پہنچا دیا اور پہنچانے کا حق ادا کر دیا اور ہماری خیر
خواہی کی۔“ پھر آپ نے اپنی سبابہ انگلی کو آسمان کی طرف
اٹھا کر پھر اسے لوگوں کی طرف جھکایا۔ اور کہا: ”اے اللہ
گواہ ہو جا، اے اللہ! گواہ ہو جا۔“ پھر بلال رضی اللہ عنہ نے ایک
ہی اذان اور اقامت کہی تو آپ ﷺ نے ظہر کی نماز
پڑھی۔ پھر انہوں نے تکبیر کہی تو انہوں نے عصر کی نماز
پڑھی۔ دونوں نمازوں کے درمیان میں کچھ نہیں پڑھا۔ پھر
آپ ﷺ نے سوار ہو کر وقوف کیا۔ اور اپنی اونٹنی ’قصواء‘
کا پیٹ پہاڑی کی طرف کیا اور اسماعیل نے کہا: درختوں کی
طرف کیا۔ اور ”جبل المشاة“ کو اپنے آگے کیا۔ پھر قبلہ کی
طرف متوجہ ہو کر برابر کھڑے رہے حتیٰ کہ سورج غروب ہو
گیا اور زردی جاتی رہی۔ حتیٰ کہ آفتاب کے کنارے بھی
غروب ہو گئے۔ اور آپ ﷺ اپنے پیچھے اسامہؓ کو بٹھا کر

الشَّجِيرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ حَتَّى غَابَ الْقُرْصُ فَأَرْدَفَ أُسَامَةَ خَلْفَهُ ثُمَّ دَفَعَ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقُصَوَاءِ الزَّمَامَ حَتَّى إِنَّهُ لَيُصِيبُ رَأْسَهَا مَوْرِكَ رَحْلِهِ وَيَقُولُ بِيَدِهِ الْيَمْنَى السَّكِينَةَ السَّكِينَةَ كُلَّمَا أَتَى حَبْلًا مِنَ الْجِبَالِ أَرْخَى لَهَا قَلِيلًا حَتَّى تَصْعَدَ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَإِقَامَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى الْفَجْرَ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقُصَوَاءَ حَتَّى وَقَفَ عَلَى الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَا اللَّهَ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ حَتَّى أَصْفَرَ جَدًّا ثُمَّ دَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ الْعَبَّاسِ وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشَّعْرِ أَبْيَضَ وَسِيمًا فَلَمَّا دَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ مَرًّا بِالظُّعْنِ يَجْرَيْنِ فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِنَّ فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ فَوَضَعَهَا عَلَى وَجْهِ الْفَضْلِ فَحَوَّلَ الْفَضْلُ رَأْسَهُ مِنَ الشِّقِّ الْأَخْرِ فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ مِنَ الشِّقِّ الْأَخْرِ حَتَّى إِذَا أَتَى مُحَسِّرَ

چلے اور 'قصواء' کی لگام کھینچے ہوئے تھے اس کا سر پالان سے لگا ہوا تھا اور اپنے دائیں ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے کہ ٹھہرو اور جب کسی پہاڑ کے پیچھے پہنچتے تھے۔ تو اس کی لگام کس قدر ڈھیلی کر دیتے۔ حتیٰ کہ وہ چڑھ جاتی حتیٰ کہ آپ ﷺ مزدلفہ پر پہنچے تو آپ نے مغرب و عشاء کی نماز ایک اذان اور دو اقامتوں سے پڑھی پھر آپ ﷺ لیٹ گئے۔ حتیٰ کہ جب فجر طلوع ہوئی تو آپ نے فجر کی نماز ایک اذان اور ایک اقامت سے ادا کی پھر آپ ﷺ 'قصواء' پر سوار ہوئے اور مشعر حرام میں وقوف کیا اور قبلہ کی طرف منہ کر کے اللہ سے دعا کی اور اس کی بڑائی بیان کی اور اس کی تہلیل کی اور اس کی توحید بیان کی حتیٰ کہ خوب روشنی ہو گئی۔ پھر سورج طلوع ہونے سے پہلے ہی چل دیئے۔ اور فضل بن عباس کو اپنے پیچھے بٹھایا اور وہ خوبصورت بالوں والے آدمی تھے۔ اور سفید اور چوڑے چہرے والے تھے۔ جب نبی ﷺ کا گذر عورتوں کے پاس سے ہوا تو فضل ان کی طرف دیکھنے لگے۔ تو نبی ﷺ نے فضل کا ہاتھ پکڑ کر ان کے منہ پر رکھ دیا۔ حتیٰ کہ جب آپ 'محسر' پر پہنچے تو سواری کو ذرا تیز چلایا پھر آپ ﷺ درمیانے راستے کو چلے جن سے تم 'جمرة کبریٰ' کو جاتے ہو حتیٰ کہ آپ اس جمرة تک پہنچے جس کے پاس درخت ہے تو سات کنکریاں ماریں ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے۔ پھر بطن وادی سے کنکری ماری پھر قربانی کی جگہ پر گئے تو تریسٹھ قربانیاں انہوں نے ذبح کیں اور جو باقی رہ گئے وہ آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو دے دیے تو ان کی قربانی

انہوں نے کی اور آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو اپنی قربانیوں میں شریک کر لیا۔ پھر آپ ﷺ نے حکم دیا کہ تمام قربانیوں سے ایک ایک ٹکڑا لے کر ہنڈیا میں پکایا جائے۔ پھر دونوں نے ان کا گوشت کھایا اور اس کا شور بہ پیا۔ پھر سوار ہو کر بیت اللہ کی طرف واپس گئے۔ بیت اللہ پہنچے اور مکہ میں ظہر کی نماز ادا کی۔ اور بنو عبد اللہ کے لوگوں کے پاس پہنچے اور وہ زمزم پر پانی کھینچ رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے بنو عبد المطلب! پانی نکالو اگر اس بات کا خطرہ نہ ہوتا کہ پانی نکالنے میں لوگ تم پر غالب آ جائیں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ پانی نکالتا انہوں نے آپ ﷺ کو ڈول دیا اور آپ نے پانی پیا۔

حَرَكَ قَلِيلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى
الَّتِي تُخْرِجُكَ إِلَى الْجُمُرَةِ الْكُبْرَى
حَتَّى إِذَا أَتَى الْجُمُرَةَ الَّتِي عَنْدَهَا
الشَّجَرَةُ فَرَمَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلَى
كُلِّ حَصَاةٍ مِنْ حَصَى الْخُذْفِ ثُمَّ
رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى
الْمَنْحَرِ فَحَرَّ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ بَدَنَةً بِيَدِهِ
ثُمَّ أُعْطِيَ عَلِيًّا فَحَرَّ مَا غَبَرَ وَأَشْرَكَهُ
فِي بُدْنِهِ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ
فَجُعِلَتْ فِي قِدْرِ فَطْبَخَتْ فَأَتَا مِنْ
لُحُومِهَا وَشَرَبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ
فَأَفَاحَ إِلَى الْبَيْتِ فَأَتَى الْبَيْتَ فَصَلَّى
الظُّهْرَ بِمَكَّةَ وَأَتَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
وَهُمْ يَسْتَقُونَ عَلَى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوا
بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا يَعْلِبُكُمُ النَّاسُ
عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوهُ
ذُلًّا فَشَرَبَ ۝

فوائد: (۱) اہل منزلت سے برکت کا حصول جائز ہے (۲) اہل علم کے پاس حصول علم کے لیے خود حاضر ہونا چاہیے (۳) کپڑا ہونے کے باوجود فقط ستر ڈھانپ کر نماز پڑھنا درست ہے (۴) ننگے سر نماز پڑھنا بلا حرج جائز و درست ہے البتہ ننگے سر رہنے کو معمول بنانا اسوۂ رسول ﷺ کے خلاف ہے (۵) آپ ﷺ کے دس ہجری کو حج کرنے کو دلیل بناتے ہوئے بعض ائمہ و محدثین حج کو مؤخر کرنا جائز خیال کرتے ہیں ان کے نزدیک حج ۶ ہجری کو فرض ہوا جب کہ یہ اتنی پکی دلیل نہیں کیونکہ فرضیت حج بارے

اختلاف ہے بعض نے ۹ ہجری قرار دیا ہے لہذا حج کے فرض ہو جانے کے بعد اسے جلد ادا کر لینا ہی بہتر ہے کیونکہ حج کو مؤخر کرنا اگرچہ جائز ہے لیکن بلا حج فوت ہو جانا گناہ کا باعث ہے موت کا چونکہ پتہ نہیں اس لیے اس کی جلد ادائیگی ہی بہتر ہے (۶) حیض و نفاس والی عورت حج کے جمیع افعال سرانجام دے گی سوائے طواف کے (۷) فرض نماز کے بعد احرام باندھنا مستحب ہے (۸) طواف حجر اسود کے استلام سے شروع کیا جائے گا (۹) مقام ابراہیم کو اپنے اور قبلے کے درمیان رکھتے ہوئے (۲) رکعتوں کی ادائیگی مستحب ہے (۱۰) طواف کی دو رکعتوں میں سورۃ اخلاص والکافرون پڑھنا مسنون ہے (۱۱) صفا مروہ کی سعی، صفا سے شروع کر کے مروہ پر ختم کی جائے گی (۱۲) (لو استقبلت امری ما استدرت لم أسق الھدی) یہ الفاظ صریح الدلالة ہیں کہ آپ ﷺ آخر عمر تک غیب نہیں جانتے تھے نہ ہی کوئی ایسی دلیل ملتی ہے کہ فوت ہو جانے کے بعد آپ ﷺ اس صفت کے حامل ہو گئے تھے (واللہ یھدی) (۱۳) حج کی نیت بدل کر عمرے کی نیت کرنا جائز و درست ہے (۱۴) حج و عمرہ یہ قیامت تک کے لیے اکٹھے ہو چکے ہیں لہذا عمر رضی اللہ عنہ کا اس سے منع کرنا انتظامی امور کی بناء پر تھا (۱۵) حج تمتع افضل ہے آپ ﷺ کا خواہش کرنا اس کی دلیل ہے (۱۶) اگر ہدی ساتھ لے کر آیا ہو تو ایسا حاجی حج قرآن کرے گا۔ (۱۷) داعی کو دعوت میں اپنے عمل کی دعوت کو بھی شامل کرنا چاہیے (۱۸) حج کے اس اہم خطبے میں اہم باتوں میں سے ایک عورتوں کے حقوق سے لوگوں کو آگاہ کرنا جس سے اسلام میں عورت کے شرف و منزلت سے آگاہی حاصل حاصل ہوتی ہے (۱۹) زمزم کا پانی پلانا انتہائی فضیلت کا باعث ہے (۲۰) قربانی کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا لازم نہیں البتہ اپنی قربانی کا گوشت کھانا سنت ہے۔

1893۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ.....

عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ بِهَذَا ❶ جعفر اپنے والد سے جابرؓ کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

[35]..... بَابُ فِي الْمُحْرَمِ إِذَا مَاتَ مَا يُصْنَعُ بِهِ

جب محرم مر جائے تو اس کے ساتھ کیا کرنا چاہئے

1894۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

جُبَيْرٍ.....

❶ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجة النبی ﷺ (2941) و ابوداؤد، کتاب المناسک، باب صفة حجة النبی ﷺ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ وَقِفْتُ
مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَةَ فَوَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ
أَوْ قَالَ فَأَقْعَصَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفَّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ
وَلَا تُحَبِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ
اللَّهَ تَعَالَى يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک آدمی عرفہ میں نبی ﷺ کے ساتھ وقوف میں تھا۔ تو وہ اپنی سواری سے گر پڑا۔ یا انہوں نے کہا: اس کی سواری نے اسے مار ڈالا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اسے دو کپڑوں میں کفن دو اور اس کو خوشبو نہ لگانا اور نہ ہی اس کا سر ڈھانپنا کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن لے لے کر لے گا۔“

فوائد: (۱) ارکان حج کی ادائیگی میں سواری کا استعمال جائز ہے (۲) بیری کے پتوں سے غسل دینا مستحب ہے کیونکہ یہ زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے۔ (۳) محرم اگر فوت ہو جائے تو اس پر احرام کے احکام لاگور ہیں گے۔ (۴) آدمی جس حال میں فوت ہوگا قیامت کو اسی حالت پر اٹھایا جائے گا۔

1895- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ.....

إِنَّمَا جُعِلَ الطَّوْفُ بِالْبَيْتِ وَرَمَى
الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ
لِبِقَامَةِ ذِكْرِ اللَّهِ قَالَ أَبُو عَاصِمٍ كَانَ
يَرْفَعُهُ ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ بیت اللہ کا طواف کرنا اور جمرہ کو کنکری مارنا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا اللہ کے ذکر کے لئے مقرر کر لیا گیا ہے۔“ ابو عاصم کہتے ہیں: عبد اللہ اسے مرفوع بیان کرتے تھے۔

فوائد: طواف رمی سعی جیسے افعال و مناسک اگرچہ بطور عبادت یا ذکر کے انکا وقوع نہ ہوا تھا لیکن ان افعال میں چونکہ اللہ کی یاد پہنچاؤ تھی اس لیے انکو مناسک کے طور پر مقرر کر کے ذکر اللہ کو دوام بخش دیا گیا۔

1896- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنِ الْقَاسِمِ.....

❶ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجة النبی ﷺ (2941) و ابوداؤد، کتاب المناسک، باب صفة حجة النبی ﷺ

(1905)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الجنائز، باب کیف یکفن المحرم (1268) و مسلم، کتاب الحج، باب ما یفعل المحرم اذا

مات؟ (3883)

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوُهُ. ❶
قاسم کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کیا۔

[37]..... بَابُ فِي فُسْخِ الْحَجِّ حج توڑنے کے متعلق

1897- أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ رِبْعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فُسْخُ الْحَجِّ لَنَا خَاصَّةٌ
أَمْ لِمَنْ بَعْدَنَا قَالَ بَلْ لَنَا خَاصَّةٌ. ❷
حارث بن بلال بن حارث اپنے والد سے بیان کرتے
ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا
حج توڑنا صرف ہمارے لئے جائز ہے یا ہم سے بعد والے
لوگوں کے لئے بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بلکہ خاص
ہمارے لئے۔“

فوائد:..... نیت حج کو منسوخ کر کے عمرے کی نیت بنانا جائز و درست ہے جیسا کہ حدیث (1893) کے تحت گزر چکا ہے یہ سبھی کے لیے عام ہے اس کو خاص بتانے والی مذکورہ حدیث چونکہ منکر ہے اس لیے قابل حجت نہیں۔

[38]..... بَابُ مَنْ اعْتَمَرَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ اس شخص کے متعلق جو حج کے مہینہ میں عمرہ کرے

1898- أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ هَذِهِ
عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ
هَذِي فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ فَقَدْ دَخَلَتْ
الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. ❸
ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ عمرہ
ہے جس سے ہم لوگوں نے فائدہ اٹھایا۔ جس کے پاس
قربانی نہ ہو اسے چاہئے کہ وہ بالکل احرام کھول
دے۔ کیونکہ قیامت کے دن تک عمرہ حج میں داخل ہو گیا۔“

❶ حسن : ابوداؤد، کتاب المناسک، باب فی الرمل (1888) والترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء کیف ترمی الجمار (902)

❷ حسن : احمد 64/6، سابقہ تعلق ملاحظہ کریں۔

❸ منکر، ضعیف : احمد 3/469، ابوداؤد، کتاب المناسک، باب الرجل یهل بالہج ثم یجعلہا عمرہ (1808)

فوائد: اشہرج میں عمرے کی ادائیگی بلا اختلاف جائز و درست بلکہ حج تمتع کی صورت میں افضل ہے۔

1899۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ

عَنْ رَبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ سَارُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى بَلَغُوا عُسْفَانَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي مُدَلِجٍ يُقَالُ لَهُ مَالِكُ بْنُ سُرَاقَةَ أَوْ سُرَاقَةَ بْنُ مَالِكٍ أَقْضِ لَنَا قِضَاءَ قَوْمٍ وَلِدُوا الْيَوْمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَدْخَلَ عَلَيْكُمْ فِي حَجِّكُمْ هَذَا عُمْرَةً فَإِذَا أَنْتُمْ قَدِمْتُمْ فَمَنْ تَطَوَّفَ بِالْبَيْتِ وَبِالصُّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَدْ حَلَّ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ ①

ربیع بن سبرہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ لوگ نبی ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے۔ حتیٰ کہ وہ 'عسفان' میں پہنچے۔ تو قبیلہ بنی مدلج کے ایک آدمی نے آپ سے کہا جس کو مالک بن سراقہ کہتے ہیں۔ یا سراقہ بن مالک کہتے ہیں: آپ ہمارے حق میں ان لوگوں جیسا فیصلہ کریں جو آج ہی پیدا ہوئے ہوں (بالکل جاہل اور بے علم ہوں) تو آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے تمہارے اس حج میں عمرہ کو داخل کر دیا، جب تم آؤ تو جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا و مروہ کی سعی کرے تو بے شک اس کا احرام پورا ہو گیا۔ اس شخص کے علاوہ جس کے پاس قربانی ہو۔“

[39]..... بَابُ كَمْ اغْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ

نبی ﷺ نے کتنے عمرے کئے؟

1900۔ أَخْبَرَنَا شَهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اغْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَعُمْرَةَ الْقُضَاءِ أَوْ قَالَ عُمْرَةَ الْقِصَاصِ شَلَّتْ شَهَابُ بْنُ عَبَّادٍ مِنْ قَابِلٍ وَالثَّالِثَةُ مِنَ الْجِعْرَانَةِ وَالرَّابِعَةُ الَّتِي مَعَ حَجَّتِهِ ②

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کیے۔ ایک عمرہ حدیبیہ اور ایک عمرہ قضا یا قصاص کے طور پر کیا تھا۔ شہاب بن عباد کو شک ہوا ہے۔ اور تیسرا عمرہ ہجرانہ اور چوتھا عمرہ جو آپ کے حج کے ساتھ تھا۔“

① صحیح مسلم، کتاب الحج، باب جواز العمرة في أشهر الحج (3004) والنسائي، کتاب المناسک، باب ابا حة فسخ

الحج بعمره من لم يسق الهدى (2814)

② صحیح: احمد 3/404 ابوداؤد، کتاب الحج، باب في الإقرا (1801)

فوائد: آپ ﷺ سے مذکورہ چار عمرے ہی ثابت ہیں پہلا حدیبیہ والا یہ عمرہ اگرچہ کفار کے روکنے کی وجہ سے انجام تک نہ پہنچ سکا لیکن قربانی بھیجے، بال منڈوانے احرام کھولنے جیسے افعال سرانجام دینے کی وجہ سے صحابہ رضی اللہ عنہم وائمہ نے اسے عمرہ ہی شمار کیا ہے دوسرا آئندہ سال جو کہ قضاء یا قصاص کہلاتا ہے کیونکہ وہ حدیبیہ کے عمرے کے بدلے میں تھا۔ تیسرا جنگ حنین سے واپسی پر عمرہ جہرانہ تھا جو کہ آپ ﷺ نے جہرانہ مقام سے احرام باندھ کر ادا کیا تھا یہ تینوں عمرے صحیح قول کے مطابق ذی القعدہ میں ادا ہوئے اور ایک حجتہ الوداع کے ساتھ۔

[40]..... بَابُ فِي فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِي رَمَضَانَ

رمضان میں عمرہ کی فضیلت

1901۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا مَرْأَةَ اعْتَمِرِي فِي رَمَضَانَ فَإِنَّ عُمْرَةَ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً ①
ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی عورت سے فرمایا: ”رمضان میں عمرہ کرو کیونکہ رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہوتا ہے۔“

فوائد: رمضان جیسے بابرکت مہینے میں جہاں ایک نفل ایک فرض کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے وہیں اللہ کی بکراں رحمت سے وہ ذات باری تعالیٰ اپنے بندوں پر شفقت کرتے ہوئے عمرے کا ثواب بھی حج جتنا بڑھا دیتی ہے (وفقنا الله لذلك)

1902۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عِيسَى بْنِ مَعْقِلٍ بْنِ أَبِي مَعْقِلٍ الْأَسَدِيِّ أَسَدُ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّهِ.....
ام معقل کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رمضان عُمْرَةُ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً ② میں عمرہ حج کے برابر ہوتا ہے۔“

[41]..... بَابُ الْمِيقَاتِ فِي الْعُمْرَةِ

عمرہ کے لئے میقات

1903۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُزَاهِمٌ

① صحیح: ابو داؤد، کتاب الحج، باب کم اعتمر النبی؟ (1993) والترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء کم اعتمر النبی (816)

② متفق علیہ: البخاری، کتاب العمرة، باب عمرہ فی رمضان (1782) ومسلم، کتاب الحج، باب فضل العمرة فی

بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

عَنْ مُحَرِّشِ الْكُفَيْيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ حِينَ أَنْشَأَ مُعْتَمِرًا فَدَخَلَ مَكَّةَ لَيْلًا فَقَضَى عُمْرَتَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ تَحْتِ لَيْلَتِهِ فَأَصْبَحَ بِالْجِعْرَانَةِ كَبَائِتٍ. ❶

محرش کعبی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بھرانہ سے نکل کر رات کو مکہ میں داخل ہو کر اپنا عمرہ پورا کیا۔ پھر اسی رات نکل پڑے اور صبح کو بھرانہ میں موجود تھے۔ گویا کہ رات وہیں گذاری۔

فوائد:..... مکہ میں رہنے والے مستقل رہائشی اور غیر ملکی ملازمین وغیرہ اپنے گھروں سے ہی احرام باندھیں گے البتہ میقات کے اندر آنے والے یا حرم میں عارضی رہائش اختیار کیے ہوؤں میں سے اگر کوئی احرام باندھنا چاہے تو اسے حرم سے باہر کسی حل کے مقام پر جا کر احرام باندھنا پڑے گا جیسا کہ آپ ﷺ نے بھرانہ سے احرام باندھ کر عمرہ ادا فرمایا۔

1904- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَمْعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ يَقُولُ.....

أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ يَقُولُ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أُرْدِفَ عَائِشَةَ فَأَعْمِرَهَا مِنَ التَّعِيمِ قَالَ سُفْيَانُ كَانَ شُعْبَةً يُعْجِبُهُ مِثْلَ هَذَا

عبدالرحمن بن ابی بکر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کو پیچھے بٹھا کر لے جاؤں اور 'تعیم' سے عمرہ کرواؤں۔ سفیان کہتے ہیں کہ شعبہ اس حدیث کی اسناد کو بہت پسند کرتے تھے۔

الإِسْنَادُ. ❷

1905- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ الْعَطَّارُ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَكَ.....

عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا:

❶ صحیح : احمد (406/6) و ابوداؤد، کتاب المناسک، باب العمرة (1988)

❷ صحیح : ابوداؤد، کتاب المناسک، باب المهلة بالعمرة باب تحيض فیدرکھا الحج..... (935) والنسائی، کتاب

المناسک، باب دخول مكة ليلاً (2863)

”اپنی بہن یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے بٹھا کر لے جاؤ اور تنعيم سے عمرہ کرواؤ۔ جب ٹیلے سے اتر تو اس سے کہنا کہ احرام باندھ لے۔ عمرہ قبول ہو جائے گا۔“

قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَرَدْتُ
أَخْتَلَكَ يَغْنِي عَائِشَةَ وَأَعْمِرُهَا مِنَ
التَّعْيِيمِ فَإِذَا هَبَطْتَ مِنَ الْأَكْمَةِ فَمُرْهَا
فَلْتَحْرِمَ فَإِنَّهَا عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ ❶

فوائد: (۱) یہ حرم میں عارضی رہائشی کی مثال ہے کہ وہ حل میں جا کر احرام باندھے گا تنعيم یہ جدہ کی سمت جبکہ جمرانہ طائف کی جانب مقام حل ہیں (۲) حیض یا کسی بنا پر عمرہ رہ جائے تو وہ حج کے بعد دوبارہ کیا جاسکتا ہے البتہ حج سے فراغت کے بعد بار بار ایسا کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

[42]..... بَابُ فِي تَقْبِيلِ الْحَجَرِ

حجر اسود کو بوسہ دینا

1906- أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ.....
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ إِنِّي لَأَقْبِلُكَ
وَأِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَكِنِّي رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُقْبِلُكَ ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”میں تجھے بوسہ دیتا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے دیکھا۔“

1907- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ.....
رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادٍ بْنَ جَعْفَرٍ يَسْتَلِمُ
الْحَجَرَ ثُمَّ يُقْبِلُهُ وَيَسْجُدُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ
لَهُ مَا هَذَا فَقَالَ رَأَيْتُ خَالَكَ عَبْدَ
اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ يَفْعَلُهُ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ
عُمَرَ فَعَلَهُ ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ
حَجَرٌ وَلَكِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَفْعَلُ هَذَا ❸

جعفر بن عبد اللہ بن عثمان کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن عباد بن جعفر کو حجر اسود کو چھوتے ہوئے دیکھا۔ پھر اس کو بوسہ دیتے اور اس پر سجدہ کرتے۔ ”تو میں نے ان سے کہا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے تیرے ماموں عبد اللہ بن عباس کو دیکھا وہ اس طرح کرتے تھے۔ پھر انہوں نے کہا: میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے بھی اس طرح کیا پھر انہوں نے کہا: ”میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے مگر میں نے“

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب العمرة، باب عمرة التنعيم (1784) ومسلم، کتاب الحج، باب بیان وجوه الاحرام وأنه

يجوز إفراد الحج..... (2928)

❷ صحيح: سابقه تخريج ملاحظه کیجئے۔

❸ صحيح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب، تقبيل الحجر الأسود في الطواف (3057)

رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ اس طرح کرتے تھے۔

فوائد: (۱) حجر اسود کو بوسہ دینا مسنون ہے (۲) سجدہ سے مراد اس کے ساتھ ماتھا لگانا ہے (۳)

قول عمر رضی اللہ عنہ سے معلوم ہوتا کہ وہ اللہ کے علاوہ کسی متبرک و معزز شئی و ہستی کو نافع و ضار شمار نہیں کرتے تھے انکے نزدیک کسی کی شرف و منزلت کا معیار ثبوت از سنت رسول تھا۔

[43]..... بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ

کعبہ میں نماز پڑھنا

1908۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ وَرَدِيْفُهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَأَنَاحَ فِي أَصْلِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَسَعَى النَّاسُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَبِلَالٌ وَأُسَامَةُ فَقُلْتُ لِبَلَالٍ مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ أَيَنْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ ①

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے پیچھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ تھے آپ ﷺ نے اپنی اونٹنی کعبہ کی جڑ میں بٹھائی ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: لوگوں نے سعی کر لی تو نبی ﷺ بلال رضی اللہ عنہ اور اسامہ رضی اللہ عنہ کعبہ میں داخل ہوئے میں نے پردے کے پیچھے سے بلال رضی اللہ عنہ کو کہا: رسول اللہ ﷺ نے نماز کہاں پڑھی؟ انہوں نے کہا: ”دوستوں کے درمیان۔“

فوائد: (۱) کعبہ میں نماز پڑھنا جائز ہے (۲) کعبہ ان دنوں 6 ستونوں پر تھا جن کی دو سطریں

تھیں تین اگلی اور تین پچھلی سطر میں آپ ﷺ نے دروازے سے داخل ہو کر اگلی سطر کے ستونوں کے درمیان دو دائیں اور ایک بائیں وہاں نماز پڑھی (۳) دخول کعبہ چونکہ ہر کسی کے بس میں نہیں اس لیے اللہ نے اپنی خاص رحمت سے عوام کے لیے یہ سہولت رکھی ہے کہ جو کوئی بیت اللہ میں نماز کی ادائیگی کا شائق ہو وہ حطیم میں نماز ادا کر لے کیونکہ وہ بھی بیت اللہ کا حصہ ہے جو کہ قریش کے تعمیر کعبہ کے وقت فنڈ کی کمی کی بناء پر تعمیر ہونے سے رہ گیا۔

1909۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبَيْتَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ

عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور اسامہ رضی اللہ عنہ بن زید اور بلال رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ بن طلحہ جی بیت اللہ

وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ
میں داخل ہوئے پھر پہلی حدیث کی طرح نقل کیا۔
فَذَكَرَ نَحْوَهُ. ❶

[44]..... بَابُ الْحَجْرِ مِنَ الْبَيْتِ

حجر بیت اللہ میں داخل ہے

1910- حَدَّثَنِي فَرُوقَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَائِشَةَ ۚ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ
اللَّهِ ۖ لَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِ قَوْمِكَ
بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْكُعْبَةَ ثُمَّ لَبَيْتُهَا عَلَى
أَسِّ إِبْرَاهِيمَ فَإِنَّ قُرَيْشًا حِينَ بَنَتْ
اسْتَقْصَرَتْ ثُمَّ جَعَلَتْ لَهَا خَلْفًا. ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: ”اگر تمہاری قوم نئی مسلمان نہ ہوتی تو میں کعبہ کو توڑ
کر اس کی بنیاد کو ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پر بناتا۔ اور میں اس
کی پچھلی طرف ایک دروازہ بھی بناتا کیونکہ قریش نے جب
بنایا تھا تو خرچ کم ہو گیا تھا۔“

1911- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ۖ عَنِ
الْحَجْرِ أَمِنْ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ
فَمَا لَهُمْ لَمْ يَدْخُلُوهُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ إِنَّ
قَوْمَكَ قَصَرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا
شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلَ ذَلِكَ
قَوْمُكَ لِيَدْخُلُوا مِنْ شَاءُوا وَيَمْنَعُوا
مَنْ سَأَلُوا وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثُ
عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكَرَ
قُلُوبُهُمْ لَعَمَدْتُ إِلَى الْحَجْرِ فَجَعَلْتُهُ

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے نبی ﷺ سے دیوار کے
متعلق پوچھا کہ کیا وہ بیت اللہ سے ہے؟ آپ ﷺ نے
فرمایا: ”جی ہاں۔“ میں نے کہا: پھر لوگوں نے اس کو بیت
اللہ میں داخل کیوں نہیں کیا؟ آپ ﷺ نے
فرمایا: ”تمہاری قوم کے پاس خرچ کم ہو گیا تھا۔“ میں نے
کہا: یہ کیا بات ہے کہ اس کا دروازہ اونچا ہے؟ آپ ﷺ
نے فرمایا: ”یہ بات تمہاری قوم نے ارادہ سے کی ہے۔
تاکہ جس کو چاہیں جانے دیں جس کو چاہیں روک دیں۔
اگر تمہاری قوم نئی مسلمان نہ ہوتی اور مجھے ان کے دل بدل

❶ متفق علیہ : البخاری، کتاب المغازی، باب دخول النبی ﷺ الکعبۃ للحاج وغیرہ والصلاة..... (3317)

❷ متفق علیہ : سابقہ ہی مکرر ہے۔

فِيَابُيْتِ وَالزُّقْتُ بَابُهُ بِالْأَرْضِ. ❶ جانے کا خوف نہ ہوتا تو میں حجر کو بیت اللہ میں داخل کر

دیتا۔ اور اس کے دروازے کو زمین سے ملا دیتا۔“

فوائد: (۱) حطیم یا حجر یہ بیت اللہ کا حصہ ہے (۲) دروازے کا اونچا رکھنا یہ قریش کا فعل تھا اس کا مقصد ان کی چودھراہٹ کا قیام تھا (۳) فقہ کا مذکورۃ اصول ثابت ہوتا ہے (دفع الضرر اولیٰ من جلب النفع) فائدے کے حصول کی بجائے نقصان کو دور کرنا زیادہ اولیٰ ہے۔

[45]..... بَابُ فِي التَّحْصِيبِ

محصب میں اترنا

1912- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو.....

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ التَّحْصِيبُ لَيْسَ بِشَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَنَزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ التَّحْصِيبُ مَوْضِعٌ بِمَكَّةَ وَهُوَ مَوْضِعٌ يَبْطَحَاءُ. ❷

عطاء کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ تحصیب میں اترنا کچھ نہیں ہے وہ تو ایک منزل ہے جہاں رسول اللہ ﷺ اترے تھے۔ ابو محمد کہتے ہیں: ”تحصیب مکہ میں نشیمن زمین میں ایک مقام ہے۔“

فوائد: تحصیب یعنی محصب میں قیام کرنا (یہ مکہ و منیٰ کا درمیانی میدان ہے) یہ آپ ﷺ سے ثابت ہے اور آپ کے بعد ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی مکہ سے نکلتے ہوئے یہاں قیام کرتے تھے آپ ﷺ نے یہاں ظہر سے لیکر آئندہ فجر تک نمازیں ادا کیں اور یہیں طواف و داع کر کے لوٹے۔ لیکن یہ قیام مناسک حج میں سے نہیں تھا بلکہ ادھر سے نکلا چونکہ آسان تھا اس لیے آپ ﷺ یہاں ٹھہرے جیسا کہ حدیث میں (لِيَكُونَ اسْمَحَ لَخُرُوجِهِ - ابن ماجہ: صحیح) کیونکہ اس میں نکلنے میں آسانی تھی۔

[46]..... بَابُ كَمْ صَلَاةٍ يُصَلِّي بِمَنَى حَتَّى يُغْدَى إِلَى عَرَافَاتٍ

منیٰ سے عرفات جانے تک کتنی نمازیں پڑھی جائیں؟

1913- أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو كُدَيْنَةَ هُوَ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب فضل مکة وبنیانها (1585) ومسلم، کتاب الحج، باب نقص الکعبة وبنائها (3667)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب فضل مکة وبنیانها (1584) ومسلم، کتاب الحج، باب جدر الکعبة وبنائها (3236)

الْحَكَمَ عَنْ مِقْسَمٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِنَى خَمْسَ صَلَوَاتٍ ① . پانچ نمازیں پڑھیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں

فوائد:..... (۱) آٹھ ذوالحجہ یوم الترویہ کی نماز ظہر منیٰ میں ادا کی جائے گی (۲) نبی ﷺ نے یوم النفر یعنی مکہ سے نکلنے والے دن عصر اُطح میں ادا کی ”اُطح“ یہ لفظ ہموار اور وسیع زمین پر بولتے ہیں یہ وادی محصب کا نام ہے نیز اُطح میں ضروری نہیں اس لیے انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ امراء کی پیروی کرنی ہے اگر وہ یہاں ٹھہریں تو ٹھہر جاؤ۔

1914- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَيُّنَ صَلَّيَ الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنَى قَالَ قُلْتُ فَأَيُّنَ صَلَّيَ الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأُطْحِ ثُمَّ قَالَ أَصْنَعْ مَا يَصْنَعُ أَمْرَاؤُكَ ② . عبدالعزیز بن رفیع کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک سے کہا: مجھے کوئی ایسی بات بتائیں جسے آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سن کر یاد رکھا۔ ترویہ کے دن آپ ﷺ نے ظہر کی نماز کہاں ادا کی؟ انہوں نے کہا: ”منیٰ میں۔“ میں نے کہا: ”نفر کے دن آپ ﷺ نے عصر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟“ انہوں نے کہا: ”اُطح میں۔“ پھر انہوں نے کہا: ”تم اس طرح کرو جس طرح تمہارے امیر کرتے ہیں۔“

1915- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّيَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی اور منیٰ میں کچھ دیر سو گئے پھر

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب المحصب (1766) ومسلم، کتاب الحج، باب استحباب النزول بالمحصب یوم..... (1312)

② صحیح بالشواہد: ابوداؤد، کتاب المناسک، باب الخروج الى منی (1911) والترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء فی الخروج الى منی والمقام بها (880)

وَالْعِشَاءَ وَرَقَدَ رَقْدَةً بِيَمْنَى ثُمَّ رَكِبَ
إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ. ❶

[47]..... بَابُ قَصْرِ الصَّلَاةِ بِمِنَى منی میں نماز قصر کرنا

1916- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى مَعَ عُثْمَانَ بِمِنَى أَرْبَعَ
رَكَعَاتٍ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ فِي هَذَا الْمَكَانِ رَكْعَتَيْنِ
رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ
رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ
تَفَرَّقْتُ بِكُمْ الطَّرِيقَ فَلَيْتَ حَظِّي مِنْ
أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ. ❷

عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ عبداللہ نے عثمان رضی اللہ عنہ کے
ساتھ منی میں چار رکعتیں پڑھ کر کہا: ”میں نے رسول
اللہ ﷺ کے ساتھ اس مقام میں دو دو رکعت ادا کیں اور
ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ دو دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر تم لوگوں
کے طریقے متفرق ہو گئے۔ کاش چار رکعتوں میں سے میرا
حصہ دو ہی مقبول رکعتیں ہوتیں۔“

1917- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَوْسَفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
صَلَّى بِمِنَى رَكْعَتَيْنِ وَأَبَا بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ
وَعُمَرَ رَكْعَتَيْنِ وَعُثْمَانَ رَكْعَتَيْنِ
صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ ثُمَّ أَتَمَّهَا بَعْدُ. ❸

سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے منی میں دو رکعتیں پڑھیں اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما
نے بھی دو رکعت پڑھی اور عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی شروع
خلاف میں دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر پوری پڑھنے لگے۔

فوائد:..... ثابت ہوا منی میں قصر نماز ہی ادا کی جائے گی جیسا کہ نبی ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب أين يصلي الظهر يوم التروية (1653) ومسلم، کتاب الحج، باب استحباب طواف الإفاضة يوم النحر (3153)

❷ صحيح البخاری، کتاب الحج، باب طواف الوداع (1756)

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب تقصير الصلاة، باب الصلاة بمنى (1083) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب قصر الصلاة بمنى (1596)

اور عثمان رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کی ابتداء میں کرتے رہے ہیں پھر بعد میں انہوں نے نو مسلم حجاج کرام کی تربیت کے لیے پوری نماز پڑھانی شروع کر دی۔ واللہ اعلم بالصواب

[48]..... بَابُ كَيْفِ الْعَمَلِ فِي الْقُدُومِ مِنْ مَنَى إِلَى عَرَفَةَ

منی سے عرفہ جاتے ہوئے کیا کرنا چاہئے؟

1918- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجَشُونِ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ مَنَى فَمِنَّا مَنْ يُكَبِّرُ وَمِنَّا مَنْ يُلَبِّي. ①

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ کو چلے تو ہم میں سے بعض تکبیر کہتے اور بعض تلبیہ کہتے۔

فوائد:..... نوزوالحجہ کو منیٰ سے عرفات روانگی کے دوران ذکر اللہ کا التزام کیا جائے گا چاہے تو تلبیہ

کی صورت میں ہو یا تکبیر وغیرہ کی صورت میں۔

1919- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ.....

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَنَحْنُ غَادِيَانِ مِنْ مَنَى إِلَى عَرَفَاتٍ عَنِ النَّبِيِّ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَانَ يُلَبِّي الْمَلَبِّي فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ. ②

محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ ثقفی کہتے ہیں کہ ہم لوگ منیٰ سے عرفات کو جا رہے تھے میں نے انس بن مالک سے تلبیہ کے متعلق پوچھا کہ آپ لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کس طرح کہتے تھے؟ انہوں نے کہا: ”تلبیہ کہنے والا تلبیہ کہتا تو اسے برا نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اور تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا تو اسے برا نہیں سمجھا جاتا تھا۔“

[49]..... بَابُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ

عرفہ میں ٹھہرنا

1920- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ.....

① صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب قصر الصلاة بمنى (1589)

② صحیح : النسائی، کتاب المناسک، باب الغدو من منیٰ إلى عرفة (2998) واحمد 3/2

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ
جُبَيْرٌ أَضَلَلْتُ بَعِيرًا إِلَى فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ
فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَاقِفًا مَعَ
النَّاسِ بِعَرَفَةَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ إِنَّ هَذَا لَمِنْ
الْحُمْسِ فَمَا شَأْنُهُ هَاهُنَا . ❶

جبیر رضی اللہ عنہ بن مطعم کہتے ہیں کہ میرا ایک اونٹ گم ہو گیا تھا
میں اسے تلاش کرنے گیا تو رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ
وہ لوگوں کے ساتھ عرفہ میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ میں نے
کہا: اللہ کی قسم! یہ شخص تو قریش سے ہے اس کا یہاں کیا
کام؟

فوائد:..... (۱) نوزوالحجہ کو عرفات میں وقوف اختیار کیا جائے گا نہ کہ ارد گرد (۲) قریشی لوگ جو کہ
اپنے آپ کو خمس کہلاتے تھے وہ عام حاجیوں کے ساتھ عرفات میں قیام نہیں کرتے کیونکہ عرفات حرم کی حدود
سے باہر ہے تو ان کا کہنا کہ ہم حدود حرم سے نہیں نکلیں گے جس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی ﴿ثُمَّ
أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾ (البقرة: 199) ”پھر تم بھی وہی سے پلٹو جہاں سے لوگ پلٹتے ہیں“
یعنی میدان عرفات جایا کرو۔ لہذا جبیر رضی اللہ عنہ عدم واقفیت اور پرانے رواج کے مطابق اظہار تعجب کر رہے ہیں۔

[50]..... بَابُ عَرَفَةَ كُلُّهَا مَوْقِفٌ

تمام عرفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے

1921- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ.....

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَمَى ثُمَّ
قَعَدَ لِلنَّاسِ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنِّي خَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ قَالَ لَا
حَرَجَ ثُمَّ جَاءَهُ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنِّي خَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أُرْمَى قَالَ لَا حَرَجَ
قَالَ فَمَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ لَا
حَرَجَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ
عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مُزْدَلِفَةٍ مَوْقِفٌ
وَمِنَى كُلُّهَا مَنْحَرٌ وَكُلُّ فِجَاجٍ مَكَّةَ

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کنکری مار کر
لوگوں کے پاس بیٹھتے تو ایک آدمی آیا اس نے کہا: اے
اللہ کے رسول! میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا ہے
آپ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں۔“ پھر دوسرا آیا
اس نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! میں نے رمی کرنے سے
پہلے طواف کر لیا ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی حرج
نہیں۔“ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جو بات بھی آپ سے پوچھی
گئی آپ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں۔“ پھر رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمام عرفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے اور تمام

مزدلفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ اور تمام منیٰ قربانی کی جگہ اور مکہ

طَرِيقٌ وَمَنْحَرٌ ①

کی تمام گلیاں اور راستے قربانی کی جگہ ہیں۔“

فوائد: (۱) دس ذوالحجہ کے مناسک کی ادائیگی میں اگر ترتیب خراب ہو جائے تو کوئی حرج نہیں

(۲) میدان عرفات سارے کا سارا موقف ہے کہیں بھی قیام کیا جاسکتا ہے اسی طرف مزدلفہ بھی (۳) منیٰ کا سارا میدان اور مکہ کے سارے راستے کہیں بھی قربانی کی جاسکتی ہے۔

[51]..... بَابُ كَيْفِ السَّيْرِ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَةَ

عرفہ سے واپس ہوتے وقت کیسے چلنا چاہئے؟

1922- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ

أَبِيهِ.....

اسامہ رضی اللہ عنہ بن زید کہتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے پیچھے

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ

سواری پر تھے۔ آپ عرفہ سے واپس چلے اور درمیانی چال

النَّبِيِّ ﷺ فَأَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ وَكَانَ

چلتے تھے۔ اور جب کھلی جگہ میں آتے تو تیز چلتے تھے۔

يَسِيرُ الْعَنْقَ فَإِذَا أَتَى عَلَى فُجْوَةٍ نَصَّ ②

فوائد: معلوم ہوا عرفہ سے واپسی پر تیز چال کو اپنانا جائے گا لیکن بھیڑ و رش وغیرہ میں درمیانی

چال چلی جائے گی۔

[52]..... بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِجَمْعٍ

مزدلفہ میں دو نمازیں جمع کر کے پڑھنا

1923- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ.....

کریب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما

أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّهُ سَأَلَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ

سے کہا: ”مجھے اس شام کا حال بتائیے جب آپ حضور ﷺ

قَالَ أَخْبَرَنِي عَشِيَّةَ رَدِفْتُ النَّبِيَّ ﷺ

کے پیچھے سوار تھے۔ آپ نے کیا کیا تھا یا کونسا کام کیا تھا؟

كَيْفَ فَعَلْتُمْ أَوْ صَنَعْتُمْ قَالَ جِئْنَا

اس نے کہا: ہم گھائی میں پہنچے جہاں لوگوں کے اونٹ

الشَّعْبَ الَّذِي يُنِيخُ النَّاسُ فِيهِ لِلْمُعَرَّسِ

① متفق علیہ: البعاری، کتاب الحج، باب الوقوف بعرفة (1664) ومسلم، کتاب الحج، باب فی الوقوف وقوله

تعالیٰ (ثم افوضوا من حيث افاض الناس) (2947)

② صحیح: ابو داؤد، کتاب الحج، باب الصلاة بجمع (1937) وابن ماجہ کتاب المناسک، باب الذبح (3048)

فَأَنَاخَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَافَقَهُ ثُمَّ بَالَ وَمَا
قَالَ أَهْرَاقَ الْمَاءِ ثُمَّ دَعَا بِالْوُضُوءِ
فَتَوَضَّأَ وَضُوءًا لَيْسَ بِالسَّابِغِ جِدًّا
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةُ قَالَ
الصَّلَاةُ أَمَامَكَ قَالَ فَرَكِبَ حَتَّى
قَدِمْنَا الْمُرْدَلِفَةَ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ
وَالنَّاسُ فِي مَنَازِلِهِمْ فَلَمْ يَحِلُّوا حَتَّى
أَقَامَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَصَلَّى ثُمَّ حَلَّ
النَّاسُ قَالَ قُلْتُ أَخْبِرْنِي كَيْفَ فَعَلْتُمْ
حِينَ أَصَبَحْتُمْ قَالَ رَدِفَهُ الْفَضْلُ بْنُ
عَبَّاسٍ فَأَنْطَلَقْتُ أَنَا فِي سَبَاقِ قُرَيْشٍ
عَلَى رَجُلَيْنِ ①

رہتے ہیں یعنی معرس میں تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی اونٹنی
بٹھائی پھر پیشاب کیا اور پانی نہ مانگا پھر پانی منگوا کر معمولی
سا وضو کیا۔ میں نے کہا: ”یا رسول اللہ نماز؟ آپ ﷺ
نے فرمایا: ”نماز آگے پڑھیں گے۔“ اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں: پھر ہم سوار ہوئے حتیٰ کہ مزدلفہ آئے اور مغرب کی
نماز پڑھی پھر اونٹنی بٹھائی اور لوگ اپنی اپنی جگہ پر تھے۔
انہوں نے احرام نہیں کھولے حتیٰ کہ آپ ﷺ نے عشاء
کی نماز پڑھائی پھر لوگوں نے احرام کھولے۔ کریم رضی اللہ
کہتے ہیں: میں نے کہا: مجھے بتائیے کہ آپ لوگوں نے صبح
کے وقت کیا کیا؟ انہوں نے کہا: ”آپ ﷺ کے پیچھے
فضل بن عباس سوار ہوئے۔ اور میں پیدل قریش کے
لوگوں کے ساتھ چلا گیا جو آگے گئے تھے۔“

فوائد: نو ذوالحجہ کو غروب آفتاب تک عرفہ میں وقوف کرنا ہے پھر بغیر نماز ادا کیے وہاں سے چل
پڑنا ہے اور مزدلفہ پہنچ کر مغرب و عشاء اکٹھی ادا کرنی ہیں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ مسلم میں
”فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَاقَامَتَيْنِ وَلَمْ يَسْبَحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا“ آپ ﷺ نے
انہیں مغرب و عشاء ایک اذان دو اقامتوں کے ساتھ پڑھائی اور ان کے درمیان نوافل ادا نہیں کیے۔ اس کے بعد
یعنی مغرب اور عشاء کی نماز جمعاً و قصر ادا کرنے کے بعد سو جانا ہے اور صبح فجر پڑھ کر مشعر حرام کے پاس اللہ کا ذکر کرنا
ہے اور طلوع شمس سے قبل روشنی ہونے پر منیٰ کی طرف چل پڑنا ہے (دیکھیے مسلم کتاب الحج عن جابر رضی اللہ عنہ)
1924- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ.....

عَنْ كُرَيْبِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ أُسَامَةَ
كَرِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَبُو مُسْلِمٍ أُسَامَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَبَّحَ مِنْ بَيْتِهِ حَتَّى رَفَعَ يَدَيْهِ
نَحْوَهُ ②

① متفق عليه: البخاری، کتاب الحج، باب السیر اذا دفع من عرفة (1666) ومسلم، کتاب الحج، باب الإفاضة من عرفات
الی المزلفة..... (3094)

② متفق عليه: البخاری، کتاب الوضوء، باب اسباغ الوضوء (139) ومسلم، کتاب الحج، باب الإفاضة من عرفات الی
المزلفة واستحباب صلاتی..... (3087)

1925۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّبَانِي قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ.....

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ يَغْنَى بِجَمْعٍ ①

ابوایوبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مغرب اور عشاء کی اکٹھی نماز پڑھی یعنی مزدلفہ میں۔

1926۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.....

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ لَمْ يَنَادِ فِي وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا إِلَّا بِالْإِقَامَةِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلَى إِثْرِ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا ②

سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفہ میں پڑھی۔ دونوں میں ایک اقامت کہی نہ دونوں کے درمیان میں نقلی نماز پڑھی اور نہ دونوں کے بعد۔

[53].... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي النَّفْرِ مِنْ جَمْعِ بَلِيلٍ

مزدلفہ سے رات کے وقت واپس چلنے کی رخصت

1927۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ شَوَّالٍ أَخْبَرَهُ.....

أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهَا أَنْ تَنْفِرَ مِنْ جَمْعِ بَلِيلٍ ③

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ مزدلفہ سے رات کے وقت ہی چلے جائیں۔

1928۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنْتُ سَوْدَةَ بِنْتُ زَمْعَةَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَأْذَنَ

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سودہ بنت زمعہ نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہی کہ واپس جانے سے پہلے

① صحیح: سابقہ حدیث دیکھئے۔

② متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب من جمع بینہما ولم یتطوع (1674) ومسلم، کتاب الحج، باب الإفاضة من عرفات..... (3096)

③ صحیح البخاری، کتاب الحج، باب من جمع بینہما ولم یتطوع (1673) وابوداؤد، کتاب المناسک، باب الصلاة بجمع (1927)

واپس چلی جائیں تو آپ ﷺ نے اسے اجازت دے دی۔ قاسمؓ کہتے ہیں: وہ ’عبطہ‘ عورت تھی قاسمؓ کہتے ہیں: ’عبطہ‘ کے معنی ’بھاری‘ ہے۔ وہ واپس چلی گئیں اور ہم آپ کے ساتھ ٹھہرے رہے۔ حتیٰ کہ آپ کے ساتھ ہم بھی چلے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ”اگر میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہتی جس طرح سودہ رضی اللہ عنہا نے اجازت چاہی تھی اور لوگوں سے پہلے واپس آ جاتی تو یہ بات میرے نزدیک بہت خوشی کی ہوتی۔“

لَهَا فَتَدْفَعُ قَبْلَ أَنْ يَدْفَعَ فَأَذِنَ لَهَا قَالَ الْقَاسِمُ وَكَانَتْ امْرَأَةً ثَبِطَةً قَالَ الْقَاسِمُ الثَّبِطَةُ الثَّقِيلَةُ فَدَفَعَتْ وَحُبْسَنَا مَعَهُ حَتَّى دَفَعْنَا بِدَفْعِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَا أُنْكَوْنُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَمَا اسْتَأْذَنْتُ سَوْدَةَ فَأَذْفَعَ قَبْلَ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ. ❶

فوائد: ”ثَبِطُهُ“ کمزور کو کہتے ہیں۔ لہذا کمزور افراد بچے بوڑھے ان کورات میں ہی مزدلفہ سے روانہ کیا جاسکتا ہے تاکہ وہ لوگوں کے پہنچنے سے پہلے رمی وغیرہ کر لیں اور رش سے بچ جائیں۔

[54]..... بَابُ بِمَا يَتِمُّ الْحَجُّ

کن چیزوں سے حج پورا ہوتا ہے؟

1929۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا بَكِيرُ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ

عبدالرحمن بن یحمر دلی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سے حج کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”حج عرفات یا آپ ﷺ نے فرمایا: عرفہ ہے۔ اور جس نے صبح کی نماز سے پہلے مزدلفہ کی رات پالی تو اس نے حج کو پالیا۔ اور فرمایا: ”منیٰ کے تین دن ہیں۔“ جو کوئی دو دن میں جلدی کرے اس پر گناہ نہیں ہ اور جو تاخیر کرے اس پر بھی گناہ نہیں ہے۔“ (البقرة: ۲۰۳)

سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَحْمَرَ الدِّيلِيَّ يَقُولُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْحَجِّ فَقَالَ الْحَجُّ عَرَفَاتٌ أَوْ يَوْمُ عَرَفَةَ وَمَنْ أَدْرَكَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَدْ أَدْرَكَ وَقَالَ أَيَّامٌ مِنْ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ. ❷

فوائد: (۱) جو بندہ عرفہ میں پہنچ جائے تو اس کا حج ہو جائے گا اگرچہ اس نے طواف قدوم و سعی

❶ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب تقدیم رفع الضعفة من النساء..... (3111)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب من قدم ضعفة أهله ليل..... (1681) ومسلم، کتاب الحج، باب استحباب،

تقديم دفع الضعفة..... (3106)

اور آٹھ ذوالحجہ کا دن منیٰ میں نہ ہی گزارا ہو (۲) دس ذوالحجہ کے بعد تین دن منیٰ میں قیام کرنا ہے اگر کوئی صرف گیارہ اور بارہ تاریخ کا ہی قیام کرے تو اس کے لیے جائز ہے بشرطیکہ وہ مغرب سے قبل مکہ سے نکل جائے ورنہ تیرہ تاریخ کی رمی کر کے اس کو جانے کی اجازت ہوگی۔

1930- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَامِرٍ

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْمَوْقِفِ عَلَى رَأْسِ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ مِنْ جَبَلِي طَيِّءٍ أَكَلْتُ مَطِيئِي وَاتَّعَبْتُ نَفْسِي وَاللَّهِ إِنْ بَقِيَ جَبَلٌ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ قَالَ مَنْ شَهِدَ مَعَنَا هَذِهِ الصَّلَاةَ وَقَدْ أَتَى عَرَافَاتٍ قَبْلَ ذَلِكَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ قَضَى تَفَثَهُ وَتَمَّ حَجُّهُ. ①

عروہ بن مضرس کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے لوگوں کے سامنے موقف میں آ کر رسول اللہ ﷺ کو کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے کوئی پہاڑ نہیں چھوڑا جس پر میں ٹھہرا نہ ہوں تو کیا میرا حج ہو گیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص میرے ساتھ اس نماز میں حاضر ہوا اور اس سے پہلے رات یا دن کو عرفات پر جا چکا ہو تو اس کا احرام اور حج پورا ہو گیا۔“

1931- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْتُ نَحْوَهُ. ②

عروہ بن مضرس بن حارثہ بن لام کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا۔ پھر پہلی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

[55].... بَابُ وَقْتِ الدَّفْعِ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفہ سے لوٹنے کا وقت

1932- أَخْبَرَنَا أَبُو عَسَّانَ مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ

① صحیح : ابوداؤد، کتاب المناسک، باب من لم يدرك عرفة (1949) والترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء فیمن ادرك الإمام بجمع..... (889)

② صحیح : ابوداؤد، کتاب المناسک، باب من لم يدرك عرفة (1950) والنسائی، کتاب المناسک، باب فیمن لم يدرك صلاة الصبح مع الإمام بمزدلفة (3039)

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جاہلیت والے سورج طلوع ہونے کے بعد مزدلفہ سے چلتے تھے اور وہ کہتے تھے: اے ثبیر! روشن ہو جا شاید ہم سواریاں ہانک دیں۔“ اور رسول اللہ ﷺ نے ان کی مخالفت کی اور آپ سورج طلوع ہونے سے پہلے اس وقت کے بعد چلے جب لوگ صبح کی نماز روشنی میں پڑھتے یا انہوں نے کہا: آپ دن چڑھے صبح کی نماز کے بعد چلے۔“

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يُفِضُونَ مِنْ جَمْعٍ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَكَانُوا يَقُولُونَ أَشْرِقْ ثَبِيرُ لَعَلَّنَا نَغِيرُ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَالَفَهُمْ فَدَفَعَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ بِقَدْرِ صَلَاةِ الْمُسْفِرِينَ أَوْ قَالَ الْمُشْرِقِينَ بِصَلَاةِ الْغَدَاةِ ①

فوائد: (۱) مزدلفہ میں قیام کرنے والے طلوع شمس سے قبل روشنی ہونے پر چل پڑیں گے (۲) اہل کفر کی حتی الوسع مخالفت پسندیدہ ہے۔

[56]..... بَابُ الْوَضْعِ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ

وادی محسر میں تیر چلنا

1933- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّ أَبَا مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

عَنِ الْفَضْلِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ حِينَ دَفَعُوا عَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ وَهُوَ كَافٌ نَاقَتَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ مُحَسِّرًا أَوْضَعَ ②

فضلؒ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عرفہ کے دن شام کو اور مزدلفہ کے دن صبح کو جب لوگ چلے آپؐ نے فرمایا: ”آہستہ چلو اور آپؐ اپنی اونٹنی کو روکے ہوئے تھے۔ حتیٰ کہ جب آپؐ وادی محسر میں داخل ہوئے تو آپؐ نے اپنی سواری کو تیز کر دیا۔“

فوائد: (۱) قفول مزدلفہ یعنی واپسی کے وقت پرسکون باوقار چال سے چلا جائے گا (۲) وادی محسر کو تیزی سے عبور کیا جائے گا وادی محسر وہ وادی ہے جہاں ابرہہ یمن کے بادشاہ کے لشکر کو اللہ تعالیٰ نے پرندوں سے تباہ کروایا تھا یہ جگہ چونکہ عذاب والی ہے اس لیے آپ ﷺ نے یہاں سے تیزی سے گزرنے کی ہدایت فرمائی۔

① صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

② صحیح البخاری، کتاب الحج، باب متى يدفع من جمع (1684) و ابو داؤد، کتاب المناسک، باب الصلاة بجمع (1938)

1934- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ.....

لیث رضی اللہ عنہ، ابو زبیر رضی اللہ عنہ سے اپنی سند سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ عبد اللہ کہتے ہیں: ایضاً کے معنی 'اونٹ کو تیز چلانا' ہے اور 'ایجاف' کے معنی 'گھوڑے کو تیز چلانا' ہے۔

حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ بِإِسْنَادِهِ
نَحْوَهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ الْإِيضَاعُ لِلْإِبِلِ
وَالْإِيْجَافُ لِلْخَيْلِ ①

[57]..... بَاب فِي الْمُحْصَرِّ بَعْدَ
اس شخص کے متعلق جسے دشمن کی وجہ سے روکا گیا ہو

1935- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ.....

نافع کہتے ہیں جن دنوں حجاج، ابن زبیرؓ پر چڑھ کر آیا تھا..... تو عبد اللہ بن عبد اللہ اور سالم جو کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے ہیں دونوں نے قتل ہو جانے سے پہلے ان سے کہا: آپ کا اس سال حج نہ کرنے میں کوئی نقصان نہیں ہمیں اس بات کا خطرہ ہے کہ آپ کو بیت اللہ سے روکا جائے گا۔ تو انہوں نے کہا: ”ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عمرہ کے لئے نکلے تھے تو کفار قریش نے بیت اللہ سے روک دیا، رسول اللہ ﷺ نے اپنی قربانی کو ذبح کیا اور سر منڈوایا پھر واپس آ گئے۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ کی نیت کر لی ہے اگر میرے لئے بیت اللہ کا راستہ چھوڑ دیا گیا تو بیت اللہ کا طواف کروں گا اور اگر مجھے بیت اللہ سے روک دیا گیا تو میں اسی طرح کروں گا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے اس وقت کیا تھا جب میں آپ کے ساتھ تھا۔“ تو آپ ذوالحلیفہ سے عمرے کا تبلیہ کہہ کر چلے

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
وَسَالِمًا كَلَّمَا ابْنَ عُمَرَ لِيَأْتِيَ نَزَلَ
الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ قَبْلَ أَنْ يُقْتَلَ
فَقَالَا لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَحُجَّ الْعَامَ
نَخَافُ أَنْ يُحَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ
فَقَالَ قَدْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
مُعْتَمِرِينَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ
الْبَيْتِ فَنَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَدْيَهُ
وَحَلَقَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَأَشْهَدُكُمْ أَنِّي
قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً فَإِنْ خُلِيَ بَيْنِي وَبَيْنَ
الْبَيْتِ طُفْتُ وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ
فَعَلْتُ كَمَا كَانَ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
وَأَنَا مَعَهُ فَأَهْلًا بِالْعُمْرَةِ مِنْ ذِي
الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ سَارَ فَقَالَ إِنَّمَا شَأْنُهُمَا

① صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب اداۃ الحاج التلبیہ حتی یشرع فی رمی..... (3078) والنسائی، کتاب المناسک، باب الأمر بالسکینۃ فی الافاضۃ من عرفۃ (3020)

وَاحِدًا أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أُوجِبْتُ حَجًّا
مَعَ عُمْرَتِي قَالَ نَافِعٌ فَطَافَ لَهُمَا
طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعَى لَهُمَا سَعْيًا وَاحِدًا
ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى جَاءَ يَوْمُ النَّحْرِ فَأُهْدِيَ
وَكَانَ يَقُولُ مَنْ جَمَعَ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ
فَأَهْلًا بِهِمَا جَمِيعًا فَلَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ
مِنْهُمَا جَمِيعًا يَوْمَ النَّحْرِ ❶

پھر کہا: ”حج اور عمرے کی ایک ہی حالت ہے میں تمہیں گواہ
بناتا ہوں۔ کہ میں نے اپنے عمرے کے ساتھ حج کی بھی
نیت کر لی ہے۔“ نافع کہتے ہیں: ”انہوں نے دونوں کے
لئے ایک ہی طواف کیا۔ اور دونوں کے لئے ایک ہی سعی
کی۔ پھر احرام نہیں کھولا حتیٰ کہ قربانی کا دن آیا تو قربانی کی
اور وہ عمرہ اور حج کے لئے اکٹھا آنے کا قائل تھے۔ تو انہوں
نے ان دونوں کا اکٹھا ہی تبلیہ کیا۔ انہوں نے احرام نہیں
کھولا حتیٰ کہ قربانی کے دن اکٹھا ہی دونوں کا احرام کھولا۔

فوائد: (۱) جو کوئی شخص حج یا عمرے کا احرام باندھ لینے سے روک دیا جائے تو وہ اپنی قربانی
وہیں ذبح کر دے اور سر منڈوا دے جس طرح آپ ﷺ نے صلح حدیبیہ کے موقع پر کیا تھا البتہ اگر کوئی پہلے
شرط لگا لے (محلّی حیث جستن۔ ابن ماجہ) کہ میری حلال گاہ وہی ہوگی جہاں تو مجھے روک لے۔ ایسی صورت
میں معتمر یا حاجی پر کوئی فدیہ نہیں ہوگا اور حج پورا ہونے کے صورت میں اجر میں بھی کسی قسم کمی نہیں ہوگی (۲)
حج و عمرے کا اکٹھا احرام باندھا ہو تو دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا جائے گا اور سعی بھی ایک۔ (۳) حج
قرآن کرنے والا عمرہ کر کے حلال نہیں ہوگا حتیٰ کہ دس ذوالحجہ یوم النحر کو قربانی کر لے۔

1936- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ

عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عُمَرَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ
وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرَى قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ رَوَاهُ
مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ وَمُعَمَّرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي
كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ
الْحَجَّاجِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ❷

حجاج بن عمرو انصاری کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
”جو شخص زخمی ہو گیا یا لنگڑا ہو گیا۔ اس کا احرام اتر گیا۔ اس
کے ذمہ دوسرا حج ہے۔“ حجاج بن عمرو نبی ﷺ سے اسی
طرح نقل کرتے ہیں۔

❶ صحیح: سابقہ حدیث ہی مکرر ہے۔

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب المغازی، باب غزوة الحديبية (4184) ومسلم، کتاب الحج، باب بیان حواجز التحلل
بالإحصاء وجواز القرآن (2980)

فوائد: جو شخص حج فرض ہونے کے بعد حج کے لیے چل پڑتا ہے تو کسی رکاوٹ کی بناء پر اگر وہ

رہ جائے تو اس کا حج نہیں ہوگا بلکہ آئندہ دوبارہ حج ادا کرنا پڑے گا۔

[58]..... بَابُ فِي جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ أَيُّ سَاعَةٍ تُرْمَى

جمرة عقبی پر کنکری کب ماری جائے؟

1937- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَمَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ كَتَبَتْ هِيَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَزَلَ قَرْبَانِي فِي دَنِّ الْجَمْرَةِ يَوْمَ النَّحْرِ الضُّحَى وَبَعْدَ ذَلِكَ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ. ①

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن صبح کے وقت جمرة کو کنکری ماری اور اس کے بعد سورج ڈھلتے وقت کنکری ماری۔

فوائد: (۱) دس ذوالحجہ یوم النحر والے دن ضحیٰ، چاشت کے وقت رمی کرنا افضل ہے لیکن اگر

کسی عذر کی بناء پر مؤخر ہو جائے تو گیارہ ذوالحجہ کی طلوع فجر تک کنکریاں ماری جاسکتی ہیں نسائی میں ہے (فقال رجل رميت بعد ما أميت؟ قال لا حرج - صحیح) کسی آدمی نے کہا کہ میں نے شام کے بعد رمی کی ہے آپ ﷺ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ (۲) ایام تشریق میں یعنی گیارہ، بارہ اور تیرہ تاریخ کو زوال شمس سے غروب شمس تک کنکریاں ماری جاتی ہیں۔

1938- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ.....

عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ ابْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَرُحَصَ لِرِغَاءِ الْإِبِلِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَرْمُوا الْغَدَ أَوْ مِنْ بَعْدِ الْغَدِ لِيَوْمَيْنِ ثُمَّ يَرْمُوا يَوْمَ النَّفَرِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ. ②

بداح بن عاصم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹوں کے چرواہوں کو اجازت دی کہ وہ قربانی کے دن کنکری ماریں پھر دوسرے یا تیسرے دن دو دن کنکری ماریں پھر نفر کے دن کنکری ماریں۔ ابو محمد کہتے ہیں: ”بعض لوگ ایسے سند نقل کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن ابوبکر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں اور وہ ابو بداح سے۔“

① ابوداؤد، کتاب المناسک، باب الإحصار (1862) والترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی الذی یہل بالحج فیکسر

أویعرج (940)

② صحیح مسلم، کتاب الحج، باب بیان وقت استحباب الرمی (3128) و ابوداؤد، کتاب المناسک، باب فی رمی الجمار

(1971)

فوائد: معلوم ہوا چرواہے یا کوئی حاجتمند گیارہ ذوالحجہ یا بارہ کو دودن اکھٹی رمی کرے تو اسے رخصت ہے لیکن ایسے کو یوم النفر تیرہ کو پھر آ کر رمی کرنا پڑے گی۔ تین دن رمی کر کے پھر یہ پلٹ سکتا ہے۔

[59].... بَابُ فِي الرَّمْيِ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ

کنکری ایسے مارنی چاہئے جیسے انگلی سے کنکری ماری جاتی ہے

1939- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ
قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ
الْوَدَاعِ أَنْ نَرْمِيَ الْجُمُرَةَ بِمِثْلِ حَصَى
الْخَذْفِ .
عبد الرحمن بن عثمان تیمی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حجۃ الوداع میں حکم دیا: ”کہ ہم
جرمہ کو ایسے کنکری ماریں جیسے انگلی سے ماری جاتی ہے۔“

فوائد: ”خذف“ کہتے ہیں انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے پورے سے کنکری پھینکنے کو جیسا کہ ابن ہمام رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں (مرقاۃ) للہذاری کے لیے چھوٹے چھوٹے کنکروں کا اہتمام ہی درست ہے اس میں غلو کرنا بڑے پتھر یا جوتے رمی میں استعمال کرنا یہ خلاف سنت ہے اسی طرح جمرہ کو رمی کرتے ہوئے شیطان کا تصور کر کے رمی کرنا یہ بھی خلاف سنت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آپ ﷺ کے کہنے پر آپ کے لیے انگلیوں پر رکھ کر مارنے جتنی کنکریاں اکھٹی کر کے دیں تو آپ ﷺ نے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا ”بأ مثال هؤلاء و آياكم والغلو في الدين .“ (نسائی: صحیح) اس جیسی کنکریاں ہونی چاہئیں دین میں غلو سے بچو۔

1940- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
فَرَمَوْا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَأَوْضَعَ
فِي وَادِي مُحَسِّرٍ وَقَالَ عَلَيْكُمْ
السَّكِينَةُ .
جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ
ایسے کنکری ماریں جیسے انگلی سے کنکری ماری جاتی ہے اور
آپ ﷺ وادی محسر میں تیز چلے اور فرمایا: ”تم اطمینان
سے چلو۔“

1941- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

① صحیح: ابو داؤد، کتاب المناسک، باب فی رمی الجمرہ (1985) والنسائی، کتاب المناسک، باب رمی الدعاء (3069)

② اسنادہ صحیح: آئندہ حدیث دیکھئے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَرْمِيَ الْجِمَارَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاذٍ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ نَعَمْ ①

عبدالرحمن بن معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیتے تھے کہ ”ہم ایسے کنکری ماریں جیسے انگلی سے کنکری ماری جاتی ہے۔“ ابو محمد رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ عبدالرحمن بن معاذ صحابی تھے؟ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“

[60]..... بَابُ فِي رَمِي الْجِمَارِ يَرْمِيهَا رَاكِبًا
سوار ہو کر کنکری مارنے کے متعلق

1942- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَالْمُؤَمَّلُ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ أَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ.....

عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ الْكِلَابِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْمِي الْجِمَارَ عَلَى نَاقَةٍ صَهْبَاءَ لَيْسَ لَمْ ضَرْبٌ وَلَا طَرْدٌ وَلَا إِلَيْكَ إِلَيْكَ ②

قدامہ بن عبد اللہ بن عمار کلابی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ سرخ اونٹنی پر سوار ہو کر جمروں کی رمی کر رہے تھے وہاں نہ مار تھی اور نہ ڈانٹ اور نہ ہٹو بچو تھی۔

فوائد:..... (۱) نبی کریم ﷺ عاجزی و انکساری کے پیکر تھے کبھی بھی آپ ﷺ اپنے ساتھیوں سے متمیز رہنا پسند نہ کرتے بلکہ ہمیشہ ان میں گھل مل کر رہتے آپ ﷺ عام مجالس، کسی ذیشان کام پر ایک عام فرد کی حیثیت سے ہی سامنے آتے لہذا ہمیں لیڈری کے زعم میں ایسی متمیزانہ حرکات سے پرہیز و احتیاط کرنی چاہیے (۲) سوار شخص رمی کر سکتا ہے۔

1943- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ هُوَ الْجَزَرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.....

عَنِ الْفَضْلِ قَالَ كُنْتُ رَدَفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى

فضل کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر تھا آپ مسلسل تلبیہ کہتے رہے حتیٰ کہ آپ نے جمرے کو

① صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب كون الجمار يقدر حمى الخذف (1299)

② صحیح: ابوداؤد، کتاب المناسک، باب ما يذكر الإمام في خطبته بمنى (1957) والنسائی، کتاب المناسک، باب

ما ذكر في منى (2996)

کنکری ماری۔

الْجُمُرَةُ ❶

فوائد:..... تلبیہ کو ختم کرنے کا وقت جمرہ عقبہ پر رمی کا وقت ہے جب دس ذوالحجہ کو حاجی مزدلفہ سے واپسی پر طلوع شمس کے بعد مذکورہ جمرے پر رمی کرتا ہے۔

[61]..... بَاب الرَّمْيِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَالتَّكْبِيرِ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ

بطن وادی سے کنکری مارنا اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہنا

1944- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ.....

زہری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اس جمرہ کو کنکری مارتے تھے جو مسجد منی کے قریب ہے تو اسے سات کنکریاں مارتے تھے اور ہر کنکری کے ساتھ 'اللہ اکبر' کہتے تھے۔ پھر اس کے سامنے سے آگے بڑھتے تو قبلہ کی طرف منہ کر کے وقوف کرتے اور اپنے ہاتھ اٹھاتے اور لمبا وقوف کرتے۔ پھر دوسرے جمرے کے پاس جاتے تو اسے سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری پر تکبیر کہتے پھر فارغ ہو جاتے۔ تو بائیں طرف اترتے جو نہر کے قریب ہے اور اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے۔ پھر اس جمرہ کی طرف جاتے جو عقبہ کے پاس ہے اور اس پر سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ 'اللہ اکبر' کہتے۔ پھر فارغ ہوتے تو اس کے پاس ٹھہرتے نہیں تھے۔ "زہری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سالم بن عبد اللہ سے سنا کہ وہ اس حدیث کو اپنے والد کے واسطے سے نبی ﷺ سے نقل کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا رَمَى الْجُمُرَةَ الَّتِي تَلَى الْمَسْجِدَ مَسْجِدَ مِنَى يَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ تَقْدَمُ أَمَامَهَا فَوْقَ مُسْتَقْبَلِ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ وَكَانَ يُطِيلُ الْوُقُوفَ ثُمَّ يَأْتِي الْجُمُرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْحَدِرُ مِنْ ذَاتِ الْيَسَارِ مِمَّا يَلِي الْوَادِي رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو ثُمَّ يَأْتِي الْجُمُرَةَ الَّتِي عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ ❷

❶ صحيح: الترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی کراهیة طرد..... (903) وابن ماجه کتاب المناسک، باب الرمی الجمار واکتبا (3035)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب التلبیة والتکبیر غداة النحر حین یرمی..... (1685) ومسلم، کتاب الحج، باب استحباب ادامة الحاج التلبیة..... (3077)

فوائد: جمرات پر رمی کا طریقہ کار یہ ہے کہ زوال شمس کے بعد جمرہ اولیٰ جو کہ منیٰ کے قریب ہے اس کے پاس آیا جائے وہاں قبلہ کو اپنے بائیں اور منیٰ کو دائیں رکھتے ہوئے (بخاری: عن ابن عمر رضی اللہ عنہ) سات کنکریاں ماری جائیں کہ ہر کنکر پر تکبیر پکارتے ہوئے گئے جا کر قبلہ رخ ہو کر لمبا وقوف کرنا ہے اور دعا کرنی ہے۔ اس کے بعد جمرہ وسطیٰ پر آنا ہے اور تکبیر پکارتے ہوئے سات کنکریاں ماری ہیں اس کے بعد بائیں ہٹ کر قبلہ رخ کافی دیر دعا کرنی ہے اور آخر میں جمرہ عقبہ پر رمی کر کے بغیر رکے واپس آنا ہے۔ واللہ الموفق

[62]..... بَابُ الْبَقَرَةِ تُجْزِئُ عَنِ الْبَدَنَةِ

قربانی کے لئے اونٹ کی بجائے گائے کافی ہے

1945- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے اور ہم صرف حج کا ذکر کرتے تھے۔ جب ہم 'سرف' پر پہنچے تو مجھے حیض آ گیا۔ اور قربانی کے دن میں پاک ہو گئی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا میں نے طواف 'افاضہ' کر لیا۔ میرے پاس گوشت لایا گیا تو میں نے کہا: "یہ کیا ہے؟" تو لوگوں نے کہا: "رسول اللہ ﷺ نے اپنی عورتوں کے لئے گائے کی قربانی کی ہے۔"

فوائد: (۱) حج میں گائے کی قربانی کی جاسکتی ہے (۲) آدمی کا اپنی بیویوں کی جانب سے الگ

قربانی کرنا جائز ہے۔

[63]..... بَابُ مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ حَلْقُ

اس شخص کے متعلق جو کہے: عورتوں کو سر نہیں منڈوانا چاہئے

1946- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدِينِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ أَخْبَرَتْنِي أُمُّ عَثْمَانَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ.....

① صحيح البخاری، کتاب الحج، باب اذارمی الجمرتین يقوم مستقبل القبلة ويهل (1751) والنسائي، کتاب

المناسك، باب الدعاء بعد رمي الجمار (3083)

أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ حَلْقٌ إِلَّا عَلَى
النِّسَاءِ التَّقْصِيرُ ①

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”عورتوں کو سر نہیں منڈانا چاہئے“ انہیں صرف سر کے بال
کٹوانے چاہیں۔“

فوائد: دس ذوالحجہ کو سر منڈوانا یا بال کٹوانا واجب ہے لیکن عورتوں کے حق میں فقط تقصیر یعنی بال
کٹوانا ہیں ابن حجر رحمہ اللہ نے اس پر اجماع نقل فرمایا ہے (فتح الباری)

[64] بَابُ فَضْلِ الْحَلْقِ عَلَى التَّقْصِيرِ

بال کتروانے پر سر منڈوانے کی فضیلت

1947- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ
رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ قِيلَ وَالْمُقَصِّرِينَ
قَالَ رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ قَالَ فِي
الرَّابِعَةِ وَالْمُقَصِّرِينَ ②

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”سر
منڈوانے والوں پر اللہ رحم کرے۔“ کہا گیا: کتروانے
والوں پر بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سر منڈوانے
والوں پر اللہ رحم کرے۔“ چوتھی بار آپ نے فرمایا: ”بال
کتروانے والوں پر بھی۔“

فوائد: مرووں کے حق میں سر منڈوانے والے کے لیے تین دفعہ رحمت کی دعا کی دس ذوالحجہ کو
بال منڈوانے یا کٹانے کو شرعی اصطلاح میں تحلل اول کہتے ہیں کیونکہ اس کے بعد احرام اتار دیا جاتا ہے اور
سوائے بیوی کے پاس جانے کے بقیہ سبھی کچھ حلال ہو جاتا ہے جب کہ تحلل ثانی طواف زیارت کے بعد ہوتا
ہے جس کے بعد آدمی مکمل حلال ہو جاتا ہے۔

[65] بَابُ فِيمَنْ قَدَّمَ نُسْكَهُ شَيْئًا قَبْلَ شَيْءٍ

اس شخص کے متعلق جو اپنے حج میں کسی چیز کو کسی چیز سے پہلے کر لے

1948- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ

① صحیح: ابو داؤد، کتاب الحج، باب فی حدی البقر (1750) وابن ماجہ، کتاب الأضاحی، باب البدنة عن سبع والبقره
عن سبعة (3135)

② صحیح: ابو داؤد، کتاب المناسک، باب الحلق والتقصیر (1985)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ الْجَمْرَةِ وَهُوَ يُسْأَلُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أُرْمِيَ قَالَ أَرُمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ آخِرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ قَالَ أَنْحَرِ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ أَفْعَلُ وَلَا حَرَجَ ①

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جمرہ کے پاس دیکھا اور آپ ﷺ سے پوچھا جا رہا تھا ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ”اب رمی کر لو“ کوئی حرج نہیں۔“ دوسرے نے کہا: ”میں نے قربانی سے پہلے سرمند والیا ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اب قربانی کرو کوئی حرج نہیں۔“ عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں: آپ ﷺ سے جس چیز کے متعلق پوچھا گیا جو اپنے وقت سے پہلے یا بعد میں کی گئی تو آپ ﷺ نے یہی فرمایا: ”اب کر لو کوئی حرج نہیں۔“

فوائد: یوم النحر دس ذوالحجہ کو چار کام کرنے ہوتے ہیں جو کہ بالترتیب یہ ہیں (۱) جمرات کو کنکریاں مارنا (۲) قربانی کرنا (۳) بال مندوانا (۴) طواف افاضہ کرنا (مسلم) لیکن اگر یہ ترتیب برقرار نہ رہے تو کوئی حرج نہیں۔

1949- أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ.....

عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں لوگوں کے لئے ٹھہرے ہوئے تھے۔ ایک شخص نے آپ ﷺ سے کہا: یا رسول اللہ! میں نے قربانی سے پہلے سرمند والیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قربانی کرو کوئی حرج نہیں۔“ کسی نے کہا: مجھے معلوم نہ تھا میں نے کنکری پھینکنے سے پہلے قربانی کر لی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کچھ حرج نہیں ہے۔“ اس دن آپ ﷺ سے جس چیز کے متعلق

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَفَ لِلنَّاسِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَدْبَحَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ لَمْ أَشْعُرْ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أُرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ فَلَمْ يُسْأَلْ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ أَوْ أُخِّرَ إِلَّا قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ

① متفق عليه: البخاری، کتاب الحج، باب الحلق والتقصير عند الإحلال (1727) ومسلم، کتاب الحج، باب تفصيل الحلق على التقصير وجواز التقصير (3131)

أَنَا أَقُولُ بِهَذَا وَأَهْلُ الْكُوفَةِ
بِهِ يَشْدُدُونَ. ❶
بھی پوچھا گیا جو اپنے وقت سے پہلے یا بعد میں کی گئی
آپ ﷺ نے یہی فرمایا: ”کچھ حرج نہیں۔“ عبداللہ
کہتے ہیں: ”میں بھی اس کا قائل ہوں اور کوفہ والے سختی
کرتے ہیں۔“

[66]..... بَابُ سُنَّةِ الْبَدَنَةِ إِذَا عَطِبَتْ

قربانی کے اونٹ کا شرعی طریقہ جب وہ تھک جائے

1950۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ
أَبِيهِ.....

عَنْ نَاجِيَةِ الْأَسْلَمِيِّ صَاحِبِ هَذِي
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنْ
الْهُدْيِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ بَدَنَةٍ
عَطِبَتْ فَانْحَرُهَا ثُمَّ أَلْقِ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا
ثُمَّ خَلِّ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ فَلْيَأْكُلُوهَا. ❷
ناجیہ اسلمی رضی اللہ عنہا جو رسول اللہ ﷺ کے قربانی کے اونٹوں
کے ساتھ تھے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا
کہ میں اس قربانی کے اونٹ کا کیا کروں جو تھک جائے؟
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو اونٹ تھک جائے اسے
ذبح کر دو اور اس کی نعلیں اس کے خون میں ڈال دو اور
اسے لوگوں کے لئے چھوڑ دو تا کہ وہ اسے کھالیں۔“

فوائد:..... (۱) ”بَدَنَةٌ“ کہتے ہیں وہ قربانی کا اونٹ یا گائے جو مکہ معظمہ میں ذبح کی جائے
(المنجد) (۲) ”نحر“ یہ ذبح کا مخصوص طریقہ ہے جو کہ اونٹ کے لیے استعمال ہوتا ہے اونٹ کو کھڑا کر کے اس
کی بائیں ٹانگ باندھ دی جائے اور گردن کے آخر پر چھاتی کے قریب پڑنے والے گڑھے میں چھری وغیرہ
مار کر اس کو دونوں طرف سے کاٹ دیا جائے۔ گائے کے لیے بھی طریقہ آتا ہے بہر حال گائے کو ذبح کرنا بہتر
ہے (۳) جو جانور مکہ قربانی کے لیے بھیجا یا لے جایا جائے اگر وہ راستے میں چلنے سے عاجز آ جائے تو اس کا
طریقہ کاریہ ہے کہ اسے ذبح کر کے اس کے گلے کے جوتے جو کہ قلا دے ہار کے طور پر بطور نشانی قربانی کے
جانور کو پہنایا جاتا ہے اس کو خون سے رنگ کر اس پر رکھ دیا جائے گا تا کہ یہ نشانی رہے کہ یہ قربانی کا جانور تھا

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب العلم، باب الفتیاء وهو واقف علی الدابة وغیرہا (83) ومسلم، کتاب الحج، باب من حلق

قبل النحر أو نحر قبل الرمی (3143)

❷ متفق علیہ: سابقہ تخریج ملاحظہ کیجئے۔

① صحیح: ابو داؤد، کتاب المناسک، باب الہدی اذا عطب قبل أن یبلغ (1762) والترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء اذا عطب الہدی ما یضح بہ (910)

② صحیح: سابقہ مکرر ہے۔

نُعَلَيْنِ ثُمَّ أَتَى بِرَاحِلَتِهِ فَلَمَّا قَعَدَ
عَلَيْهَا وَاسْتَوَتْ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهْلًا
بِالْحَجِّ ❶

دیں۔ پھر آپ کی سواری لائی گئی جب آپ ﷺ اس پر
بیٹھے اور وہ بیداء میں کھڑی ہوئی تو آپ ﷺ نے حج کا
تلبیہ کہا۔

فوائد: (۱) اشعار کے معنی اعلام یعنی نشان زدہ کرنا ہے شرعی طور پر اشعار کہتے ہیں اونٹ کی
کہان پر زخم کر کے اس سے نکلنے والے خون کو اس پر مل دیا جائے یہ ہدی کی نشانی ہوتی ہے (۲) قربانی کے
جانوروں کو جوتے کا ہار پہنانا یہ سنت ہے (۳) ذوالحلیفہ جو کہ اہل مدینہ کا میقات ہے وہاں نماز ظہر ادا کر کے
احرام باندھ کر تلبیہ پکارا جائے گا۔

[69]..... بَابُ فِي رُكُوبِ الْبَدَنَةِ قربانی کے جانور پر سوار ہونے کے متعلق

1954- أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَتَادَةُ أَخْبَرَنِي قَالَ.....

سَمِعْتُ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى رَجُلٍ يَسُوقُ
بَدَنَتَهُ قَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ
ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا
وَيُحَلِّكُ ❷

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی
کے پاس پہنچے جو قربانی کے اونٹ کو ہانک رہا
تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس پر سوار ہو جاؤ۔“ اس نے
کہا: ”یہ قربانی کا اونٹ ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا:
”اس پر سوار ہو جا۔“ اس نے کہا: ”یہ قربانی کا اونٹ
ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تجھ پر افسوس ہے اس پر
سوار ہو جا۔“

فوائد: قربانی کے لیے مخصوص جانور چونکہ اللہ کے لیے وقف ہو چکا ہوتا ہے لہذا اس کو ذاتی
استعمال میں لانے سے احتراز برتنا چاہیے لیکن مجبوری کی بناء پر اس پر سوار ہونا اسے استعمال کرنا بھی درست
ہے جیسا کہ مذکورہ حدیث سے واضح ہے۔

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب تقلید الغنم (1703) ومسلم، کتاب الحج، باب استحباب بعث الهدی الی

الحرم..... (1321)

❷ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب تقلید الهدی، واشعاره عند الإحرام (3002)

[70]..... بَاب فِي نَحْرِ الْبَدَنِ قِيَامًا

قربانی کے جانوروں کو کھڑا کر کے ذبح کرنا

1955- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ.....

عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا قَدْ أَنَاخَ بَدَنَهُ فَقَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سَنَةَ مُحَمَّدٍ ﷺ . ❶

زیاد بن جبیر کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کسی آدمی کو دیکھا جو قربانی کے اونٹ کو بٹھائے ہوئے تھا۔ تو انہوں نے کہا: ”اسے اٹھا کر کھڑا کر کے باندھ دے محمد ﷺ کی سنت اسی طرح ہے۔“

فوائد:..... ”بَدَنَةً“ یہ قربانی کے اونٹ یا گائے کو کہتے ہیں (المنجد) مذکورہ حدیث کے مطابق اونٹ کو کھڑا کر کے باندھ کر نحر کیا جائے گا جس کا طریقہ (1950) کے تحت گزر چکا ہے گائے کے بارے بھی نحر کا لفظ آتا ہے لیکن اسے ذبح کرنا افضل ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کو گائے ذبح کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرماتے ہیں ﴿فَاذْبَحُوا بَقَرَةً﴾ (البقرة) لہذا مذکورہ حدیث کا اونٹ کے بارے میں ہونا واضح ہے۔ (واللہ اعلم)

[71]..... بَاب فِي خُطْبَةِ الْمَوْسِمِ

موسم حج کے خطبہ کے متعلق

1956- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى أَبِي قُرَّةَ هُوَ مُوسَى بْنُ طَارِقٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ رَجَعَ مِنْ عُمْرَةِ الْجَعْفَرَانَةِ بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ عَلَى الْحَجِّ فَأَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْعَرَجِ ثَوَّبَ بِالصُّبْحِ فَلَمَّا اسْتَوَى لِيُكَبِّرَ سَمِعَ الرُّغْوَةَ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَوَقَّفَ عَنِ التَّكْبِيرِ فَقَالَ هَذِهِ

جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جس وقت ’عمرہ‘ جہانہ سے واپس آئے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حج کے لئے بھیجا۔ ہم بھی ان کے ساتھ گئے حتیٰ کہ جب ہم لوگ ’عرج‘ میں تھے تو صبح کی اذان کہی جب تکبیر کہنے کے لئے کھڑے ہوئے تو اپنے پیچھے اونٹ کی آواز سنی اور انہوں نے کہا: ”یہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی ’جدعاء‘ کی آواز ہے۔ لگتا

❶ صحیح البخاری، کتاب الحج، باب رکوب البدن (1690) والترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی رکوب البدن

رَغْوَةً نَّافَةً رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْجَذْعَاءِ لَقَدْ
 بَدَأَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْحَجِّ فَلَعَلَّهُ
 أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَنُصِّلِي مَعَهُ
 فَإِذَا عَلِيٌّ عَلَيْهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمِيرُ أُمَّ
 رَسُولُ قَالَ لَا بَلْ رَسُولُ أُرْسَلَنِي
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرَأْيَةِ أَقْرَبُهَا عَلَى
 النَّاسِ فِي مَوَاقِفِ الْحَجِّ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ
 فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ التَّوْبَةِ بِيَوْمٍ قَامَ أَبُو
 بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ
 مَنَاسِكِهِمْ حَتَّى إِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ
 عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةَ حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ
 خَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ
 قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ
 عَنْ مَنَاسِكِهِمْ حَتَّى إِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ
 فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةَ حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ
 كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَأَفْضْنَا فَلَمَّا رَجَعَ
 أَبُو بَكْرٍ خَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ
 إِفَاضَتِهِمْ وَعَنْ نَحْرِهِمْ وَعَنْ مَنَاسِكِهِمْ
 فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ
 بَرَاءَةَ حَتَّى خَتَمَهَا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّفَرِ
 الْأَوَّلُ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ
 فَحَدَّثَهُمْ كَيْفَ يَنْفِرُونَ وَكَيْفَ
 يَرْمُونَ فَعَلَّمَهُمْ مَنَاسِكَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ
 قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ بَرَاءَةَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى

ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حج کے متعلق کوئی اور رائے
 قائم ہو گئی، شاید کہ رسول اللہ ﷺ ہی ہوں۔ تو ہم آپ
 کے ساتھ ہی نماز پڑھیں گے اچانک اسی وقت اس پر
 علی رضی اللہ عنہ سوار سامنے آ گئے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ امیر
 بن کر آئے ہیں یا قاصد؟ انہوں نے کہا: ”نہیں“ بلکہ قاصد
 بن کے آیا ہوں، مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ہے کہ میں
 حج کے مقامات میں لوگوں کو سورہ برأت پڑھ کر سناؤں۔“
 پھر ہم مکہ پہنچے تو ’ترویہ‘ کے ایک دن پہلے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے
 کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور لوگوں کو ان کے حج کے طریقے
 سکھائے۔ حتیٰ کہ جب فارغ ہو گئے تو علی کھڑے ہوئے۔
 سورہ برأت پڑھ کر لوگوں کو سنائی۔ حتیٰ کہ اسے ختم کیا۔ پھر
 ’یوم النحر‘ ہوا تو ہم واپس آئے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ ان لوگوں کو
 خطبہ دے کر ان کی واپسی، ان کی قربانی اور ان کے حج کے
 طریقوں کے متعلق بتا کر واپس آئے جب فارغ ہوئے تو
 حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو سورہ برأت
 سنائی حتیٰ کہ اسے ختم کیا۔ جب پہلے نفر کا دن ہوا ابو بکر رضی اللہ عنہ
 نے کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا۔ اور ان کو بتایا کہ وہ منیٰ
 سے کس طرح روانہ ہوں گے اور کس طرح کنکری ماریں
 گے اور ان کو حج کے مناسک سکھائے جب فارغ ہوئے
 تو علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو مکمل سورہ برأت پڑھ کر سنائی۔

خَتَمَهَا . ❶

فوائد: مذکورہ حدیث کو امام لبانی رحمہ اللہ نے نسائی میں ضعیف قرار دیا ہے جب کہ ہمارے فاضل محقق رحمہ اللہ نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے اس کی سند میں ابن خثیم راوی مختلف فیہ ہے چونکہ بعض نے اسے منکر الحدیث کہا۔ جب کہ امام ابن حجر رحمہ اللہ اس بارے میں مختلف وارد احادیث کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے کہتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں وارد ہونے والے الفاظ جنہیں اسحاق نے اپنی سند میں جب کہ نسائی و دارمی نے اسی کی سند سے جو الفاظ بیان کیے ہیں ابن خزیمہ و ابن حبان نے انہیں ”ابن صریح حدثنی عبد اللہ عثمان بن خثیم“ کے طریق سے صحیح قرار دیا ہے۔ ان روایات میں جمع کی یہ صورت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے آیۃ براءۃ تین جگہوں پر تلاوت کی جب کہ بقیہ جگہوں پر صرف ان امور کے اعلان پر ہی اکتفا کیا کہ اس سال بعد کوئی مشرک حج نہ کرے وغیرہ۔ واللہ اعلم

[72]..... بَابُ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

قربانی کے دن خطبہ کے متعلق

1957- أَخْبَرَنَا أَبُو حَاتِمٍ أَشْهَلُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ ذَلِكَ الْيَوْمُ قَعَدَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى بَعِيرٍ لَا أَدْرِي جَمَلٌ أَوْ نَاقَةٌ وَأَخَذَ إِنْسَانٌ بِخِطَامِهِ أَوْ قَالَ بِزِمَامِهِ فَقَالَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالَ فَسَكَّنَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْمِيهِ سَوَى اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا قَالَ فَسَكَّنَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْمِيهِ سَوَى اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا

عبدالرحمن بن ابی بکرہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: جب وہ دن ہوا تو نبی ﷺ اونٹ پر بیٹھے مجھے یاد نہیں کہ وہ اونٹ تھا یا اونٹنی اور ایک آدمی نے اس کی لگام پکڑی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کونسا دن ہے؟ ابوبکرؓ کہتے ہیں: ہم خاموش رہے۔ حتیٰ کہ ہمیں گمان ہوا کہ اب آپؐ اس دن کے اصل نام کے علاوہ اس کا کوئی اور نام لیں گے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟“ ہم نے کہا: ”کیوں نہیں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کون سا مہینہ ہے؟ ابوبکرؓ کہتے ہیں: ہم خاموش رہے حتیٰ کہ ہمیں گمان ہوا کہ آپؐ اس کے اصل

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب نحر الابل مقيدة (1713) ومسلم، کتاب الحج، باب تحرالبدن قیامًا عقيدة

قَالَ فَسَكُنْنَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ
سَوًى اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ الْبُلْدَةُ قُلْنَا بَلَى
قَالَ فَإِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ
بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي
شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَلَا لِيُبَلِّغُ
الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَإِنَّ الشَّاهِدَ عَسَى أَنْ
يُبَلِّغَ مَنْ هُوَ أَوْعَى مِنْهُ. ❶

نام کے علاوہ کوئی اور نام لیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا:
کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا: ”کیوں نہیں۔“
آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کونسا شہر ہے؟ ابو بکرؓ کہتے ہیں:
ہم خاموش رہے جب ہمیں گمان ہوا کہ آپ اس کے اصل
نام کے علاوہ کوئی اور نام لیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا:
کیا یہ مکہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا: ”کیوں نہیں۔“ آپ ﷺ
نے فرمایا: ”تمہارے خون، تمہارے مال، تمہاری عزتوں
سے آپس میں تعرض کرنا اسی طرح حرام ہے جس طرح اس
دن، اس مہینہ میں اور اس شہر میں تمہاری مال و جان سے
تعرض کرنا حرام ہے۔ خبردار! یہاں موجود لوگوں کو چاہئے
کہ غائب کو پہنچا دے کیونکہ شاید حاضر ہونے والا جسے
بتائے وہ اس سے زیادہ یاد رکھنے والا ہو۔“

فوائد: (۱) یوم النحر کو خطبہ دینا سنت ہے (۲) عالم کے سوال کے جواب میں علم کے باوجود
خاموش رہنا جائز ہے خصوصاً جب حصول علم کی توقع ہو (۳) کسی مسلمان کا مال و خون کسی بھی طور پر دوسرے کے
لیے حلال نہیں سوائے اسلام کے حق یا اجازت کے ساتھ (۴) علم کو آگے پہنچانا آپ ﷺ کی وصیت ہے۔

[73]..... بَابُ الْمَرْأَةِ تَحِيضُ بَعْدَ الزِّيَارَةِ

اس عورت کے متعلق جسے طواف زیارت کے بعد حیض آئے

1957۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ صفیہؓ حائضہ ہوئیں جب منی سے
روانہ ہونے کی رات آئی تو انہوں نے اسے انہی کی زبان
میں کہا: اے سرمندی، ٹکڑی، تو رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: کیا تو نے قربانی کے دن طواف نہیں کیا؟ اس نے کہا:

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةٌ فَلَمَّا
كَانَتْ لَيْلَةَ النَّفْرِ قَالَتْ أَيُّ حَلْقَى أَيْ
عَقَرَى بُلَغَةٍ لَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
أَلَسْتُ قَدْ طُفْتُ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ بَلَى

”کیوں نہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر سوار ہو جا۔“

قَالَ فَارْكَبِي ۝

فوائد: (۱) طواف زیارة کو طواف الصدر اور طواف الرکن بھی کہا جاتا ہے (الفتح) ایسی عورت جو

طواف زیارة کے بعد حائضہ ہو جائے اس کے لیے طواف وداع ضروری نہیں اگرچہ عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ ایسی عورت کو رکنے کا حکم دیتے ہیں اور طواف وداع اس کے لیے ضروری خیال کرتے ہیں لیکن یہ مرفوع حدیث اس کے برعکس صحیح و صریح ہے (۲) کسی رنج کے موقع پر کسی کو تنبیہ کرنا جائز ہے۔ اگرچہ یہ دلی مقصود نہ ہو۔

1959- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ بَنَحْوِهِ ۝^۲ اسود رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے

ہیں۔

[74]..... بَاب لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ

برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہیں کرنا چاہئے

1960- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ

زید بن شیع کہتے ہیں ہم نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ کس بات کے لئے بھیجے گئے ہیں انہوں نے کہا: ”میں چار باتوں کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ ایک یہ کہ مومن کے علاوہ جنت میں کوئی نہیں جائے گا۔ اور برہنہ ہو کر کوئی بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا اور یہ کہ اس سال کے بعد مسلم اور کافر حج میں اکٹھے نہیں ہوں گے۔ اور یہ کہ جس شخص اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان معاہدہ ہے اس کا معاہدہ اس کی مدت تک رہے گا اور جس کا معاہدہ نہیں ہے اس کے لئے چار مہینہ کی مہلت ہے۔ یعنی قربانی کے دن کے بعد ذوالحجہ

عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا بِأَيِّ شَيْءٍ بُعِثْتُ قَالَ بُعِثْتُ بِأَرْبَعٍ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَجْتَمِعُ مُسْلِمٌ وَكَافِرٌ فِي الْحَجِّ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَهْدٌ فَعَهْدُهُ إِلَى مُدَّتِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَهْدٌ فَهِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ يَقُولُ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ أَجَلُهُمْ عَشْرِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ

① متفق علیہ: البعاری، کتاب الحج، باب العطية أيام منى (1741) ومسلم، کتاب القسامة، باب تغليظ تحريم الدعاء

والاعراض والا موال (3460)

② متفق علیہ: البعاری، کتاب الحج، باب اذا حاضت المرأة بعد ما افاضت (1757) ومسلم، کتاب الحج، باب وجوب

طواف الوداع وسقوطه عن الحائض (3209)

فَاقْتُلُوهُمْ بَعْدَ الْأَرْبَعَةِ . ❶

کی تیسری تاریخ کو ان کے لئے مدت مقرر کی۔ پھر چار ماہ کے بعد ان سے لڑو۔“

فوائد: (۱) یہ نو ہجری کا واقعہ جب آپ ﷺ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو امیر حج مقرر کر کے روانہ کیا تھا پھر مذکورہ اعلانات کے لیے علی رضی اللہ عنہ کو ان کے پیچھے روانہ کیا اس سے پہلے تک مشرکین حج سے روکے نہیں گئے تھے ان کی یہ عادت تھی کہ اگر کسی کے پاس حلال مال کا لباس نہ ہوتا اور اہل مکہ بھی فراہم نہ کر سکتے تو وہ ننگے ہی طواف کرنے لگتے تو اس موقع پر علی رضی اللہ عنہ نے آپ کے اپیل کی حیثیت سے مذکورہ اعلانات کر کے مشرکین کو طواف سے روکتے ہوئے بیت اللہ سے ہمیشہ کے لیے دفع کر دیا (۲) اسلام میں اہل کفر سے بھی عہدوں کی پاسداری مطلوب ہے۔

[75]..... بَابُ إِذَا وَدَّعَ الْبَيْتَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ

جب کوئی بیت اللہ سے رخصت ہو تو اپنے ہاتھ نہ اٹھائے

1961- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو قَزَعَةَ قَالَ.....

سَمِعْتُ مُهَاجِرًا يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَفْعِ الْأَيْدِي عِنْدَ الْبَيْتِ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَصْنَعُ ذَلِكَ الْيَهُودُ حَاجُّنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَفْصَنَا

مہاجر کہتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ بن عبد اللہ سے بیت اللہ کے پاس ہاتھ اٹھانے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: اس طرح تو یہودی کیا کرتے تھے۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا تو اس طرح نہیں کیا۔

ذَلِكَ . ❷

فوائد: کعبہ کے ہاں یا اس کے دیکھنے پر جیسا کہ ترمذی میں الفاظ ہیں (اذا رای البیت) ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا اس کا استحباب یا منع صحیح سند سے ثابت نہیں کیونکہ مذکورہ روایت میں ”مہاجر“ راوی مختلف فیہ بعض اسے مجہول اور بعض نے ثقہ قرار دیا ہے جیسا کہ ابن حبان وغیرہ امام خطابی رحمہ اللہ اس حدیث کی (معالم السنن) میں تعلیق پر فرماتے ہیں ”لوگوں نے اس میں اختلاف کیا ہے بیت اللہ کو دیکھ کر ہاتھ اٹھانے والوں میں سے سفیان نوری، عبد اللہ بن مبارک، احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ ہیں اور انہوں نے مہاجر کی حدیث کو اس کے مجہول ہونے کی بناء پر ضعیف قرار دیا ہے امام شافعی رحمہ اللہ اپنی سند میں نبی ﷺ سے اس

❶ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

❷ صحیح: (1470) کے تحت گزر چکی ہے۔

کے اثبات میں حدیث بیان کر کے فرماتے ہیں ”لیس فی رفع الیدین عند رؤیة البیت شیئی فلا اکرهه ولا استحبه“ (تحفہ الاحوذی) بیت اللہ کی رؤیہ کے وقت ہاتھ اٹھانے کو نہ میں پسند کرتا ہوں اور نہ ناپسند، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے کرنے یا چھوڑنے پر کوئی صحیح صریح دلیل وارد نہیں لہذا یہ عمل آدمی کی اپنی ذات پر محمول ہے سنت سے اس کا تعلق نہیں (واللہ اعلم)

[76]..... بَابُ فِي حُرْمَةِ الْمُسْلِمِ

مسلمان کی حرمت کے متعلق

1962- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُذْرِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ يُحَدِّثُ.....

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
اسْتَنْصَتَ النَّاسَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ ثُمَّ
قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ
بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ❶

جریر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں لوگوں کو خاموش کروایا پھر فرمایا: ”میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔“

فوائد:..... اسلام نے ایک آدمی کی جان کو اس قدر اہمیت دی ہے کہ اس کو مکہ، بلد حرام، شہر الحرام کی طرح قرار دیا ہے یہیں تک نہیں بلکہ اس کا ارتکاب مسلمان سے اس کی سلامیت تک چھین لیتا ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”میرے بعد کافر نہ ہو جانا“ اور اور کفر کی وجہ اسی قتل و غارت کو قرار دیا ہے جو کہ کوئی مسلمان ناحق کسی کا خون بہاتا ہے لہذا سلام اپنے مادے ”سلم“ سلامتی کے مطابق ہر ایک کے لیے سلامتی کا ضامن ہے۔

[77]..... بَابُ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

صفا اور مروہ کے درمیان سعی کے متعلق

1963- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ.....

وَسَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أُوْفَى يَقُولُ سَعَى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

ابن ابی اوفی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی اور ہم آپ کو اہل مکہ سے اس خوف کی

❶ صحیح: الترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی کراهیة رفع الیدین عند رؤیة البیت (855) نیز دیکھئے نصب الرأیة

وَنَحْنُ نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ أَنْ يُصِيبَهُ أَحَدٌ بِحَجَرٍ أَوْ بِرَمِيَةٍ ❶
وجہ سے چھپائے ہوئے تھے کہ کوئی آپ ﷺ کو پتھر نہ مار دے۔

فوائد: (۱) صفا و مروہ کی سعی حج کا رکن ہے (۲) اپنی حفاظت یا پہرے کا انتظام تو کل کے منافی نہیں (۳) آپ ﷺ بشر تھے اور اپنے نقصانات سے پہلے آگاہ نہیں ہوتے تھے۔

[78] بَابُ فِي الْقِرَانِ

قرآن کے متعلق

1964- أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ

عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ شَهِدَ عَلِيًّا وَعُثْمَانَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَعُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ الْمُتَمَتُّةِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِمَا جَمِيعًا فَقَالَ لَبَّيْكَ بِحُجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا فَقَالَ تَرَانِي أَنَّهُى عَنْهُ وَتَفَعَّلَهُ فَقَالَ لَمْ أَكُنْ لِأَدْعَ سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِقَوْلِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ ❷
مروان بن الحکم بن حکم کہتے ہیں کہ وہ مکہ اور مدینہ کے درمیان علی رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ اور عثمان رضی اللہ عنہ تمتع سے منع کرتے تھے۔ علی رضی اللہ عنہ نے جب یہ بات دیکھی تو دونوں کا تلبیہ کہا اور کہا: ”حج وہ عمرہ کے ساتھ میں حاضر ہوں۔“ عثمان نے کہا: تم مجھے دیکھتے ہو میں اس سے منع کرتا ہوں اور تم پھر یہی کام کرتے ہو تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں کسی کے کہنے پر رسول اللہ ﷺ کی سنت کو نہیں چھوڑوں گا۔

فوائد: (۱) ”تمتع“ سے مراد حج کے ساتھ عمرے سے فائدہ اٹھانا ہے چاہے وہ تمتع کی صورت

میں ہو یا قرآن کی صورت میں (۲) حج و عمرہ اکٹھا کرنا درست ہے اور سنت رسول ﷺ ہے (۳) سنت رسول کے مقابلے میں بڑے بڑے امام کا قول و فعل مردود و ناقابل عمل ہے اس سے معلوم ہوا کہ ”حق اور صحیح بات امام شافعی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہے جب کہ ہم مقلد ہیں اور ہم پر اپنے امام کی تقلید واجب ہے“ جیسے اقوال غیر شرعی اور منہج سلف کے خلاف ہیں (اللهم اهدنا الى سواء السبيل)

1965- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب العلم، باب الانصات للعلماء (121) ومسلم، کتاب الإیمان، باب بیان معنی قوله

تعالیٰ (لا ترجعوا بعدی کفاراً یضرب بعضکم رقاب بعض) (220)

❷ صحیح البخاری، کتاب الحج، باب من لم یدخل الکعبة (1600)

عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَيْلِكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجٍّ ①
 انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”حج اور عمرہ کے ساتھ میں حاضر ہو۔“

1966- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ.....

عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَهَلَ بِهِمَا جَمِيعًا فَلَقِيْتُ ابْنَ عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ أَنَسٍ فَقَالَ إِنَّمَا أَهَلَ بِالْحَجِّ فَرَجَعْتُ إِلَى أَنَسٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ مَا يَعْدُونَا إِلَّا صَبِيَانًا ②
 بکر رضی اللہ عنہ بن عبد اللہ انس سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں کا اکٹھا تلبیہ کہا میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ملا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ کا قول بیان کیا تو انہوں نے کہا: ”آپ ﷺ نے صرف حج کا تلبیہ کہا تھا۔ میں انس رضی اللہ عنہ کی طرف واپس آیا اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول بیان کیا انہوں نے کہا: ”وہ ہم کو بچے سمجھتے ہیں۔“

فوائد:..... انس رضی اللہ عنہ کی بات ہی رائج ہے کہ آپ ﷺ نے حج و عمرہ دونوں کا اکٹھا احرام باندھا تھا اور تلبیہ پکارتا تھا جیسا کہ اس کی تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔

[79]..... بَابُ الطَّوَافِ فِي غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ

نماز کے وقت کے علاوہ اور وقت میں طواف کرنا

1867- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاهُ.....

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ إِنْ وَلِيتُمْ هَذَا الْأَمْرَ فَلَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ أَوْ صَلَّى أَيْ سَاعَةً شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ ③
 جبیر رضی اللہ عنہ بن مطعم کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے بنو عبد مناف! اگر تم اس کام کے نگران بن جاؤ تو کسی کو منع نہ کرنا کہ وہ رات یا دن میں جس وقت چاہے طواف کرے یا نماز پڑھے۔“

فوائد:..... ممنوعہ اوقات میں طواف کے بعد والی دو رکعتوں کی ادائیگی میں اگرچہ کثیر اختلاف ہے بہر حال مذکورہ حدیث اور دیگر دلائل کی بناء پر رائج یہی ہے کہ طواف کی رکعتیں کسی بھی وقت ادا کی جاسکتی ہیں

① صحیح البخاری، کتاب الحج، باب التمتع والقرآن والافراد بالحج وفسخ الحج لم یکن معہ ہدی (1563)

② صحیح: پیچھے خرچ گزر چکی ہے۔

③ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب اہلال النبی ﷺ و ہدیہ (3018) و ابو داؤد، کتاب المناسک، باب القران (1795)

ابن المنذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طواف کے بعد کسی بھی وقت 2 رکعتوں کی ادائیگی کی جمہور صحابہ اور ان کے بعد کثیر ائمہ نے اس کی اجازت دی ہے (الفتح) جب کہ امام ثوری رحمہ اللہ، مالک و ابو حنیفہ رحمہ اللہ اس کو نا پسند خیال کرتے ہیں ان کی دلیل فجر و عصر کے بعد نماز سے روکنے کا عموم ہے جب کہ صحیح بات یہی ہے کہ ان اوقات میں بھی سبھی نمازیں مثلاً تحیۃ المسجد یا سنن کی قضائی دی جاسکتی ہے تو ان رکعات کی ادائیگی میں بھی کوئی حرج نہیں۔ (واللہ اعلم)

[80]..... بَابُ فِي دُخُولِ الْبَيْتِ نَهَارًا

دن کے وقت بیت اللہ میں داخل ہونا

1968۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَاتَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَهْتِهِ هِيَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَزَلَ طَوًى بِذِي طَوًى حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ فِي رَاتٍ كَذَارَى حَتَّى كَهْتِهِ هِيَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَزَلَ طَوًى وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ. ❶

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔

فوائد:..... نبی کریم ﷺ سے صرف عمرہ جہرانہ کے موقع پر ہی مکہ میں رات کو داخل ہونا ثابت ہے اسکے علاوہ آپ ﷺ دن کو ہی مکہ داخل ہوتے ان کے اس فعل کی وجہ بیان کرتے ہوئے عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ چونکہ امام تھے لہذا لوگوں کو (طریقہ دخول) بتانے کے لیے دن کو داخل ہوتے لہذا آپ رات کو بھی داخل ہو سکتے ہو کیونکہ تم اللہ کے رسول کی طرح نہیں ہو (فتح الباری)

[81]..... بَابُ فِي أَيِّ طَرِيقٍ يَدْخُلُ مَكَّةَ

کس راستہ سے مکہ میں داخل ہونا چاہئے؟

1969۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَهْتِهِ هِيَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَزَلَ طَوًى يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِّنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى. ❷

مکہ میں داخل ہوتے تھے اور نیچے والے ٹیلے سے نکلتے تھے۔

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب المناسک، باب الطواف بعد العصر (1894) والنسائی، کتاب المناسک، باب اباحة الطواف

فی کل الاوقات (2924)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب دخول فكة نهاراً أو ليلاً (1574) ومسلم، کتاب الحج، باب استحباب المبيت

بذی طوفی..... (3034)

(2916)

فوائد: حالت احرام میں سرمہ یا کوئی دوا وغیرہ ڈالی جاسکتی ہے بشرطیکہ اس میں کسی قسم کی خوشبو نہ ہو۔

[84]..... بَابُ أَيَّنَ يُصَلِّي الرَّجُلُ بَعْدَ الطَّوَافِ

آدمی طواف کے بعد کہاں نماز پڑھے؟

1972- أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ

سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ
فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى عِنْدَ الْمَقَامِ
رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّافَا ①
ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ تشریف لائے اور بیت
اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم میں دو رکعت ادا کیں پھر
صفا کی طرف گئے۔

فوائد: طواف کے بعد مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے قبلہ رخ ہو کر دو رکعتوں کی ادائیگی مستحب ہے
قرآن میں ہے ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ (البقرة: 120) مقام ابراہیم کو نماز گاہ بناؤ جب
کہ یہ ضروری نہیں اگر جگہ میسر نہ ہو تو طواف کے بعد والی رکعات حرم میں کہیں بھی ادا کی جاسکتی ہیں۔

1973. قَالَ شُعْبَةُ فَحَدَّثَنِي أَيُّوبُ عَنْ
عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ هِيَ
السُّنَّةُ ②
شعبہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ایوب نے عمرو بن دینار کے
واسطے سے نقل کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ”یہی سنت
ہے۔“

[85]..... بَابُ فِي طَوَافِ الْوُدَاعِ

الوداعی طواف کے متعلق

1974- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُنْصَرِفُونَ
فِي كُلِّ وَجْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا
يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ
بِالْبَيْتِ ③
ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ لوگ حج سے فارغ ہو کر ہر
طرف کو چلے جاتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”کوئی نہ جائے حتیٰ کہ اس کا آخری وقت بیت اللہ کے
پاس گزرے۔“

① صحیح مسلم، کتاب الحج، باب جواز مداواة المحرم عنیه (2879) و ابو داؤد، کتاب المناسک، باب یکتحل المحرم (1838)

② متفق عنیه: البخاری، کتاب الصلاة، باب قول الله تعالى (واذ جعلنا البيت مثابة الناس وأمناء.....) (395-396)

و مسلم، کتاب الحج، باب ما یلزم من أحرم بالحج (1234)

③ صحیح: سابقہ سند کی بناء پر یہ بھی موصول ہے۔ احمد 85/2

فوائد: مکہ سے نکلتے ہوئے یوم النفر والے دن سب سے آخری کام طواف وداع ہے یہ ہر ایک

کے حق میں لازم ہے اس کے بعد پھر مکہ سے نکل جانا چاہیے البتہ ایسی عورت جسے حیض کا خون آیا ہو اور وہ طواف زیارت کر چکی ہو تو وہ طواف وداع کے بغیر نکل سکتی ہے دیکھیے آئندہ حدیث۔

1975۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ إِبرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخِصَ لِلْحَائِضِ أَنْ تَنْفِرَ إِذَا أَفَاضَتْ. ❶

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حیض والی عورت کو رخصت دی گئی کہ جب وہ طواف افاضہ کر لے تو چلی جائے۔

1976۔ قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ غَامَ أَوَّلَ أَنَّهُ لَا تَنْفِرُ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ تَنْفِرُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخِصَ لَهُنَّ. ❷

اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ: میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے سال سنا کہ وہ نہ جائے۔ پھر میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا: ”وہ چلی جائے نبی ﷺ نے اسے رخصت دی ہے۔“

فوائد: اہل علم کی یہی شان ہے کہ حق معلوم ہوتے ہی فوراً اپنی رائے سے رجوع کر لیتے ہیں

اور اس کو قبول حق کی راہ میں رکاوٹ نہیں بناتے جیسا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ اگلے سال سنت معلوم ہونے پر اپنے سابقہ قول کو چھوڑ دیتے ہیں۔

1977۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ

قَالَ أَخْبَرَنِي طَاوُسُ الْيَمَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنْ حَبْسِ النِّسَاءِ عَنِ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ إِذَا حِضْنَ قَبْلَ النَّفْرِ وَقَدْ أَفْضَنَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ إِنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَذْكُرُ رُخْصَةً لِلنِّسَاءِ وَذَلِكَ قَبْلَ مَوْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بِعَامٍ. ❸

طاووس یمانی کہتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا ان سے پوچھا جا رہا تھا کہ اگر عورتوں کو منیٰ جانے سے پہلے حیض آ جائے اور قربانی کے دن انہوں نے طواف افاضہ کر لیا ہو تو کیا وہ بیت اللہ کے طواف سے رک جائے؟ انہوں نے کہا: عائشہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں کے لئے رخصت کا ذکر کیا تھا اور یہ عبداللہ بن عمر کی وفات سے ایک سال پہلے کا واقعہ ہے۔

❶ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض (3206) وابدوؤد، کتاب المناسک،

باب الوداع (2002)

❷ صحیح البخاری، کتاب الحج، باب اذا حاضت المرأة بعد ما أفاضت (1761)

❸ صحیح: سابقہ سند کی بناء پر موصول ہے۔

[86]..... بَابُ فِي الَّذِي يَبْعَثُ بِهِدِيهِ وَهُوَ مُقِيمٌ فِي بَلَدِهِ

اس شخص کے متعلق جو قربانی کا جانور بھیج دے اور خود اپنے شہر میں مقیم رہے

1978- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ.....

عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ رَجُلًا يَبْعَثُ أَحَدَهُمْ بِالْهَدْيِ مَعَ الرَّجُلِ فَيَقُولُ إِذَا بَلَغْتَ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا فَقَلِّدْهُ فَإِذَا بَلَغَ ذَلِكَ الْمَكَانَ لَمْ يَزَلْ مُحْرَمًا حَتَّى يَحِلَّ النَّاسُ قَالَ فَسَمِعْتُ صَفْقَتَهَا بِيَدِهَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ وَقَالَتْ لَقَدْ كُنْتُ أَقْبِلُ الْقَلْبَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَبْعَثُ بِالْهَدْيِ إِلَى الْكَعْبَةِ مَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِمَّا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنْ أَهْلِهِ حَتَّى يَرْجِعَ النَّاسُ ❶

مسروق کہتے ہیں کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: ”اے ام المؤمنین! بعض لوگ قربانی کا جانور کسی کے ساتھ بھیج دیتے اور کہتے ہیں کہ جب فلاں مقام پر پہنچو تو اسے قلاذہ باندھ دینا پھر جب تک وہ آدمی اس مقام پر پہنچتا ہے یہ آدمی محرم ہی رہتا ہے حتیٰ کہ لوگ احرام کھول دیں۔ مسروق کہتے ہیں: میں نے پروے کی اوٹ سے ان کی تالی کی آواز سنی اور انہوں نے کہا: ”میں رسول اللہ ﷺ کے لئے قلاذہ بٹا کرتی تھی۔ اور کعبہ کی طرف قربانی کا جانور بھیجا کرتے تھے۔ آپ پر ان باتوں میں سے کوئی بات حرام نہیں ہوتی تھی جو آدمی کو اپنی بیوی سے حلال ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ لوگ واپس آ جاتے تھے۔“

فوائد:..... جو شخص مکہ ہدی روانہ کرے صحیح بات یہی ہے کہ وہ حلال ہی رہے گا اسے محرم شمار نہیں

کیا جائے گا امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ”من بعث هدية لا يصير محرما ولا يحرم عليه شيء مما يحرم على المحرم وهذا مذهبنا ومذهب العلماء كافة.“ (تحفة الاحوذی) جس نے اپنی ہدی روانہ کی وہ محرم نہیں ہوگا اور نہ ہی اس پر کوئی محرم والی شئی حرام ہوگی یہ ہمارا سبھی علماء کا مذہب ہے جیسا کہ موقف عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا رائج ہونا واضح جب کہ اس کے برعکس ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فتویٰ اور دیگر صحابہ کا موقف مرجوح ہے تفصیل کے لیے دیکھیے (فتح الباری)

1979- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی قربانی کے جانوروں کے لئے قلا دے بٹا کرتی تھی۔ اور وہ اپنے قربانی کے جانور کو قلا دہ باندھ کر بھیجا کرتے تھے۔ اور خود مدینہ میں مقیم ہوتے تھے۔ اور کسی چیز سے پرہیز نہیں کرتے تھے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ کے جانوروں کی قربانی کی جاتی تھی۔

[87]..... بَابُ كَرَاهِيَةِ الْبُنْيَانِ بِمَنَى

منی میں عمارت بنانے کی کراہت

1980- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ أُمِّهِ مُسَيِّكَةَ وَأَنَّنِي عَلَيْهَا خَيْرًا.....

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! ہم آپ کے لئے منی میں مکان نہ بنادیں جو آپ کو سایہ دے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں“ منی اس شخص کے اونٹ باندھنے کی جگہ ہے جو پہلے آئے۔“

سَبَقُ. ②

فوائد:..... مذکورہ حدیث سے واضح ہو کہ ایسی جگہیں جو مسلمانوں کی مشترکہ عبادت گاہیں ہیں وہاں پر اپنے لیے ایک جگہ کو خاص کر لینا خلاف شریعت ہے اسی طرح مساجد وغیرہ میں جو بعض لوگوں نے وطیرہ بنایا ہوا ہے کہ پہلی صف میں اپنی جگہ روک لیتے ہیں حالانکہ انہوں نے وضوء بھی نہیں بنایا ہوتا ایسا کرنے سے بچنا چاہیے۔

[88]..... بَابُ فِي دُخُولِ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ بِغَيْرِ حَجٍّ وَلَا عُمْرَةٍ

حج اور عمرہ کے علاوہ بغیر احرام باندھے ہوئے مکہ میں داخل ہونا

1981- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.....

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب قتل القلائد والیقرب (1698) ومسلم، کتاب الحج، باب استحباب بعث الہدیٰ إلی الحرم..... (3181)

② متفق علیہ: سابقہ حدیث کی ایک طرف ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ مَغْفَرٌ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا ابْنُ خَطْلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأُسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اقْتُلُوهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَالِدٍ وَقُرَيْءٌ عَلَى مَالِكٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ مُحَرَّمًا. ❶

انس بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح کے سال مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھا جب آپ ﷺ نے اسے اتارا تو ایک آدمی نے آپ سے کہا: ”اے اللہ کے رسول! ابن خطل کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے قتل کر دو۔“ عبد اللہ بن خالد کہتے ہیں: مالک کے پاس پڑھا گیا کہ ابن شہاب نے کہا: ”اس دن رسول اللہ ﷺ محرم نہیں تھے۔“

فوائد: (۱) دفاع کے لیے حفاظتی لباس پہننا جائز و درست ہے (۲) فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ کے لیے حرم کچھ دیر کے لیے حلال ہوا تھا اس کے بعد اس کی حرمت پھر پلٹ آئی اسی دوران آپ ﷺ نے ابن خطل کو کعبہ کے اندر قتل کی سزا سنائی (۳) مکہ میں بلا احرام یعنی حج و عمرہ کی نیت کے بغیر داخل ہونا درست ہے۔

1982- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمَّارٍ الدُّهْنِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ حِينَ افْتَتَحَهَا وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بَغِيرِ إِحْرَامٍ قَالَ إِسْمَاعِيلُ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي الزُّبَيْرِ كَانَ مَعَ أَبِيهِ. ❷

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جب مکہ فتح کیا تو اس میں داخل ہوئے آپ کے سر پر احرام کے بغیر سیاہ پگڑی تھی۔

فوائد: (۱) مذکورہ حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا یہ آپ کے حلال ہونے کی علامت ہے کیونکہ احرام میں سر نہیں ڈھانپا جاتا (۲) کالی پگڑی پہننا سنت رسول ہے جب کہ اس کو علامت بنالینا خلاف سنت ہے اسی طرح کسی اور رنگ کو اپنالینا بھی اسی زمرے میں آتا ہے۔

❶ حسن: ابو داؤد، کتاب المناسک، باب تحریم مکہ (2019) وابن ماجہ، کتاب المناسک، باب النزول بمکہ (3006)

❷ منفق علیہ: البخاری، کتاب جزاء الصيد، باب دخول الحرم ومکة بغیر احرام (1846) ومسلم، کتاب الحج، باب جواز دخول مکة بغیر احرام (3295)

[89]..... بَاب لَا يُعْطَى الْجَزَارُ مِنَ الْبَدَنِ شَيْئًا

قربانی کے دن جانوروں میں سے قصاب کو کچھ نہ دینا چاہئے

1983- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَبْدُ

الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُمَا أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ.....

اَنْ عَلِيًّا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهُ
اَنْ يَقُومَ عَلَى بَدَنِهِ وَاَنْ يَقْسِمَ بَدَنَهُ
كُلَّهَا لِحُومِهَا وَجُلُودِهَا وَجِلَالِهَا وَلَا
يُعْطَى فِي جِزَارَتِهَا مِنْهَا شَيْئًا ❶

علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ
وہ اپنے قربانی کے جانوروں پر کھڑا ہو اور ان کا گوشت ان
کے چمڑے اور ان کے جل تقسیم کریں۔ اور گوشت بنانے
والے قصاب اجرت میں قربانی کا گوشت نہ لیں۔

فوائد:..... قربانی کو تین حصوں میں تقسیم بھی کیا جاسکتا ہے (۱) آدمی خود کھالے (۲) دوست

احباب کو تحفہ کے طور پر دے دے (۳) غربا و مساکین میں اس کو تقسیم کر دیا جائے۔ لہذا قربانی کے جمیع
اجزا کا یہی حکم ہے۔ چاہے وہ گوشت ہو یا اس کے متعلقات مثلاً چربی، چمڑا وغیرہ۔ ان اشیاء کو بھی مذکورہ تین
مدوں میں صرف کیا جاسکتا ہے۔ اس کی کھال وغیرہ قصائی کو بطور اجرت دینا ممنوع وغیرہ مشروع ہے۔

[90]..... بَاب فِي جِزَاءِ الضَّبُعِ

گوه کے بدلے کے متعلق

1984- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ.....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ هُوَ صَبْدٌ وَفِيهِ كَبْشُ
كَاشْكَارِ كَرَّهْتُمْ تُوَاسِ كَالْبَدَلِ فِي إِحْدَى مِائَةِ هَادِيْنَا هُوَ كَالْبَدَلِ

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے گوه کے متعلق
پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ”وہ شکار ہے اور جب محرم اس
کا شکار کرے تو اس کے بدلہ میں ایک مینڈھا دینا ہوگا۔“

فوائد:..... (۱) محرم کے لیے شکار حرام ہے قرآن میں ہے: ”اے ایمان والو! شکار کو قتل نہ کرو جب

تم حالت احرام میں ہو جس نے جان بوجھ کر ایسا کیا تو اس کے ذمے اسی کی مثل جانور ہے۔ جس کا دو عدل

❶ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب جواز دخول مكة بغير احرام (3296) والنسائی، کتاب مناسک الحج، باب دخول

Mكة بغير احرام (2869)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب الحلال للبدن (1707) ومسلم، کتاب الحج، باب فی صدقة لحوم الهدی

وجلودها وجلالها (3167)

والے فیصلہ کریں گے یا تو کعبہ میں کی جانے والی قربانی یا کفارے کے طور پر مساکین کو کھانا دینا یا اس کے برابر روزے“ (المائدہ: 95) (۲) گوہ کے بدلے مینڈھا ذبح کیا جائے گا۔

1985۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ الضَّبْعِ أَكَلُهُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هُوَ
صَيْدٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ مَا
تَقُولُ فِي الضَّبْعِ تَأْكُلُهُ قَالَ أَنَا أَكْرَهُهُ
أَكْلَهُ. ①

عبدالرحمن بن عبداللہ بن ابوعمار کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ سے پوچھا: میں گوہ کھا لوں؟ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“ میں نے کہا ”وہ شکار ہے؟“ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“ میں نے کہا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا؟ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“ ابو محمد سے کہا گیا: آپ گوہ کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ کیا آپ اسے کھاتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ”میں اسے کھانا ناپسند کرتا ہوں۔“

فوائد: معلوم ہوا حلال چیز کھائی جاسکتی ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر بندہ اسے پسند کرے اور کھائے کیونکہ حلت و حرمت، پسند و ناپسند سے الگ چیز ہے ضروری نہیں کہ ہر حلال چیز کھائی جائے۔

[91]..... بَابُ فِيمَنْ يَبِيتُ بِمَكَّةَ لَيْلًا مِّنْى مِنْ عِلَّةٍ
اس شخص کے متعلق جو کسی وجہ سے منیٰ کی راتیں مکہ میں گزارے

1986۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ
الْمُطَّلِبِ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
لِيَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيْلًا مِّنْى مِنْ أَجْلِ
سِقَايَتِهِ فَأُذِنَ لَهُ. ②

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہی کہ زمزم کا پانی نکالنے کی وجہ سے وہ منیٰ کی راتوں میں مکہ رہے تو آپ نے اسے اجازت دے دی۔

فوائد: گیارہ، بارہ اور تیرہ یہ تین دن رمی کے لیے منیٰ میں قیام کرنا واجب ہے لیکن اگر کوئی مجبوری کی بنا پر منیٰ میں قیام نہ کر سکتا ہو تو ایسے شخص کو اجازت ہے کہ مکہ میں کہیں بھی قیام کر لے۔ جبکہ بلا عذر ایسا کرنے

① صحیح: ابو داؤد، کتاب الأطعمة، باب فی اکل الضبع (3801) والترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی الضبع بصیہا المحرم (851)

② الترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی الضبع بصیہا المحرم (851) وابن ماجہ کتاب الصيد، باب الضبع (3236)

والے پردم، قربانی لازم ہے۔

1987. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ، عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

نَحْوَهُ. ①



① متفق عليه: البخاری، کتاب الحج، باب سفایة الحاج (1634) ومسلم، کتاب الحج، باب وجوب المبيت بمنى ليالى أيام التشريق (3164) وابن ماجه، کتاب المناسك، باب البيوتة بحكة ليالى منى (3065)

۶..... من کتاب الاضاحی

قربانیوں کا بیان

[1] بَابُ السُّنَّةِ فِي الْأُضْحِيَّةِ

قربانی کا شرعی طریقہ

1988۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ.....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ وَيُسَمَّى وَيُكَبَّرُ لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَذْبُحُهُمَا بِيَدِهِ وَاضِعًا عَلَى صِفَاحِهِمَا قَدَمَهُ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ نَعَمْ ❶

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو خاستری رنگ کے سینگوں والے مینڈھوں کی قربانی کی آپؐ بسم اللہ اکبر کہتے تھے۔ میں نے دیکھا آپؐ اپنے ہاتھ سے انہیں ذبح کر رہے تھے۔ اور آپؐ ان کے پہلو پر اپنے قدم رکھے ہوئے تھے۔ راوی کہتا ہے: میں نے کہا: آپؐ نے

ان سے سنا؟ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“

فوائد: گھروں میں ہونے والی قربانی کے لیے عربی زبان اور احادیث نبویہ میں متعدد الفاظ

استعمال ہیں۔ (۱) اُضْحِيَّةُ اس کی جمع اضاحی، امام دارمی رحمہ اللہ نے یہی لفظ ترجمۃ الباب میں ذکر کیا ہے (۲) ضَحِيَّةُ اس کی جمع ضحایا (۳) اُضْحَاةُ جمع اُضْحَى، اسی مناسبت سے بڑی عید کو عید الاضحیٰ کہتے ہیں کیونکہ لوگ قربانیاں کرتے ہیں۔ یاد رہے! حاجی اور عمرہ کرنے والے جو مکہ مکرمہ میں قربانیاں کرتے ہیں ان کے لیے یہ الفاظ نہیں آتے بلکہ ان قربانیوں کے لیے ہدی، بدن وغیرہ بولے جاتے ہیں۔ نیز اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ بڑے اہتمام و شوق سے دو خوبصورت مینڈھے تکبیر پڑھ کر خود ذبح کیا کرتے تھے۔

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الاضاحی، باب التکبیر عند الذبح (5565) ومسلم، کتاب الاضاحی، باب استحباب

1989۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ

جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عید کے دن دو مینڈھوں کی قربانی کی۔ جب ان کو قبلہ رو کیا تو یہ دعا پڑھی: ”میں نے اپنے چہرے کو یک سو ہو کر اس ذات کے لئے متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکوں سے نہیں ہوں۔ میری نماز میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ! یہ تجھ سے ہے اور تیرے لئے ہے محمد ﷺ اور اس کی امت کی طرف سے۔ پھر اللہ کا نام لے کر اسے ذبح کیا۔“

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ فِي يَوْمِ الْعِيدِ فَقَالَ حِينَ وَجَّهَهُمَا إِلَيَّ وَجْهَتُ وَجْهَيَّ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ خَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهِ ثُمَّ سَمَى اللَّهَ وَكَبَّرَ وَذَبَحَ . ۱

فوائد: امام ابن خزمہ رحمہ اللہ، امام حاکم رحمہ اللہ اور امام ذہبی رحمہ اللہ نے بھی اس کو صحیح قرار دیا ہے ہر

صورت اس دعا کا پڑھنا لازمی نہیں مستحب ہے البتہ ذبح کرتے مسنون مشہور تکبیر پڑھنا فرض ہے۔

[2]..... بَاب مَا يُسْتَدَلُّ مِنْ حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ الْأُضْحِيَّةَ لَيْسَ بِوَاجِبٍ

نبی ﷺ کی ان حدیثوں کے متعلق جن سے

اس بات کا استدلال کیا جاتا ہے کہ قربانی فرض نہیں ہے

1990۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ

يَعْنِي ابْنَ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو

فحص قربانی کرنا چاہے وہ ذی الحجہ کے پہلے عشرے میں نہ

أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ رَسُولِ

اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ

فَلَا يُقَلِّمُ أَظْفَارَهُ وَلَا يَحْلِقُ شَيْئًا مِنْ شَعْرِهِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ. ①

اپنے ناخن کاٹے اور نہ بال کٹوائے۔“

1991- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا دَخَلْتَ الْعَشْرَ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَصْحِيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا أَظْفَارِهِ شَيْئًا. ②

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب ذو الحجہ کا عشرہ آئے اور تم میں سے کوئی قربانی کرنا چاہے تو نہ اپنے بال منڈوائے اور نہ ناخن کاٹے۔“

فوائد: امام دارمی رحمہ اللہ اس حدیث سے استدلال فرماتے ہیں کہ جو قربانی کا ارادہ رکھتا ہو وہ ناخن وغیرہ نہ تراشے، یعنی جس کا قربانی کا ارادہ نہیں ہے اس پر یہ پابندی عائد نہیں ہوتی، آپ ﷺ کے الفاظ کا مزاج بتلانا ہے کہ قربانی ہر ایک پر فرض نہیں اور فی الحقیقت بھی رائج اور صحیح موقف یہی ہے کہ قربانی فرض نہیں، بعض اہل علم جن نصوص سے اس کی فرضیت پر استدلال کرتے ہیں وہ استدلال باطل و مردود ہیں۔ مثلاً بعض اہل علم گھروں میں کی جانے والی قربانی کی فرضیت پر قرآن پاک کی یہ آیت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کو اللہ نے حکم دیا ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَأَنْحَرْ﴾ اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔ چونکہ وَأَنْحَرْ امر کا صیغہ ہے اور امر وجوب کے لیے آتا ہے لہذا قربانی فرض ہے جب کہ اس آیت سے گھریلو قربانی کی فرضیت پر استدلال کرنا درست نہیں۔

(۱) یہاں آپ ﷺ کو مطلق فرمایا جا رہا ہے کہ مشرکین اپنے بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور ان کی خوشنودی کے لیے جانور ذبح کرتے ہیں مگر آپ نے نماز بھی اللہ کے لیے پڑھنی ہے اور جانور بھی اپنے رب کے نام پر نحر کرنا ہے۔ یعنی جانور اور بالخصوص اونٹ اپنے رب کے لیے نحر کریں۔ (۲) جو مخصوص قربانی گھروں میں کی جاتی ہے اس کے لیے شروع کے مخصوص الفاظ کیے ہیں جب کہ اس آیت میں ایسا اشارہ تک نہیں۔ اور

① صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب من دخل علیہ عشر ذی الحجہ وهو مرید التضحیة (5089) والنسائی، کتاب الضحایا، باب أخبرنا سلیمان بن سلم (4373)

② صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب من دخل علیہ عشر ذی الحجہ وهو مرید التضحیة (5089) والنسائی، کتاب الضحایا، باب أخبرنا سلیمان بن سلم (4373)

اصول فقہ کا مسلمہ قاعدہ ہے کہ جب تک دلالت قطعی نہ ہو کسی حکم کی فرضیت ثابت نہیں ہوتی ہے۔ (۳) نحر صرف اونٹ کے لیے خاص ہے، جب کہ گھریلو قربانی میں اونٹ کی قربانی بہت قلیل تعداد میں ہوتی ہے۔ ”دوسری دلیل“ بعض اہل علم قربانی کی فرضیت پر صحیح بخاری کی اس روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے قربانی کا جانور عید کی نماز سے پہلے ذبح کر دیا وہ اس کی جگہ اور جانور ذبح کرے۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ حکم دے رہے ہیں لہذا کوئی گنجائش نہیں، قربانی کرنا فرض ہے یہ استدلال بھی باطل ہے، کیونکہ سنت عمل بھی جب متعین وقت اور مخصوص طریقہ کے مطابق نہ ہوگا وہ قابل قبول نہیں ہوگا مسنون قربانی کے لیے جہاں وقت تعین ہے وہاں طریقہ بھی واضح کیا گیا لہذا جو اس کے خلاف کرے گا اس کو دوبارہ صحیح کرنے کا کہا جائے۔ دوبارہ صحیح کرنے کا حکم یہ معنی ہرگز نہیں رکھتا کہ اب یہ عمل اس کے ذمہ فرض ہو گیا ہے۔ یاد رہے! سنت یا نفل کی ادائیگی جب مسنون طریقہ سے نہ ہوگی تو اس کے اعادہ کے حکم پر وہ سنت یا نفل فرض نہیں ہوتے (بات کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کریں) تیسری دلیل: سیدنا ابو ہریرہ کا قول ہے ”مَنْ وَجَدَ سَعَةً فَلَمْ يُضَحَّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلًّا“ جو باوجود استطاعت کے قربانی نہ کرے وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔ معلوم ہوا قربانی کی بڑی اہمیت ہے لہذا یہ فرض ہے لازمی ہے حیرت کی بات ہے کہ حافظ عبد المنان پوری صاحب حفظہ اللہ ایک طرف قول صحابی کو ذرا اہمیت نہیں دیتے بلکہ قول صحابی اور قول عامی کو برابر سمجھتے ہیں مگر حافظ صاحب حفظہ اللہ نے اپنے موقف کی تائید یعنی قربانی کی فرضیت ثابت کرنے کے لیے قول ابو ہریرہ کو اپنی کتاب میں نقل فرما دیا ہے اور بڑی شرح و بسط سے قول صحابی سے حکم شرعی بلکہ فرضیت ثابت فرما رہے ہیں۔ حالانکہ قول صحابی وعید پر مشتمل ہے اس وعید سے فرضیت ثابت کرنا حقائق کا خون کرنے کے مترادف ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے بعد (شیخین) کریمین حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کا رتبہ ہے اور ان دونوں بزرگوں سے ثابت ہے کہ وہ اس خدشہ کے پیش نظر قربانی چھوڑ دیتے تھے کہ کہیں لوگ اس کو واجب نہ سمجھ بیٹھیں۔ (دیکھیں: مصنف عبد الرزاق 4/381، السنن الکبریٰ 9/259۔ المحلی 7/357) مفسر قرآن حضرت عباس رضی اللہ عنہ قربانی کے فرض ہونے کے قائل نہیں تھے (مصنف عبد الرزاق حدیث 8146 السنن الکبریٰ 9/265، المحلی 7/358) مؤذن رسول سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی فرضیت کے قائل نہیں تھے (مصنف عبد الرزاق: 8156، المحلی 7/357) مزید برآں حضرت ابوسعید بدری انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَدْعَ الْأُضْحِيَّةَ وَ أَتَى لِمَنْ أَيْسَرَكُمْ بِهَا مَخَافَةً أَنْ يُحْسَبَ أَنَّهَا حَتْمٌ“

وَأَجِبْ“ میں باوجود استطاعت و آسانی کے قربانی چھوڑنے کا ارادہ رکھتا ہوں کہ کہیں لوگ اس کو حتمی واجب نہ سمجھ لیں۔ (مصنف عبد الرزاق 4/383، السنن الکبریٰ 9/295، المحلی 7/358) اسی طرح حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے استاد محترم امام عطاء رحمہ اللہ مفتی مکہ سے سوال کیا گیا کہ کیا قربانی لوگوں پر واجب ہے؟ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا نہیں، لیکن نبی اکرم نے قربانی کی ہے۔ (مصنف عبد الرزاق: 8134) علماء احناف بھی قربانی کے وجوب کے قائل ہیں وہ صحیح سند کے ساتھ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے ثابت کرے کہ آپ رحمہ اللہ قربانی کے وجوب کے قائل تھے۔ کیونکہ احناف کے ہاں دین صرف قول امام ہے جب تک امام صاحب نہ فرمادیں ان کے ہاں کوئی چیز نہیں دین نہیں بنتی۔ جس طرح کہ حنفی ائمہ کے اقوال سے واضح ہوتا ہے۔ محض اپنی طرف سے مسائل بنانا کر امام صاحب کی طرف منسوب کرتے رہنا کہاں کی دیانت داری ہے۔

[3]..... بَاب مَا لَا يَجُوزُ فِي الْأَضَاحِيِّ

ان جانوروں کے متعلق جن کی قربانی کرنا جائز نہیں

1992- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ بْنِ قَيْرُوزَ.....

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا يُتَّقَى مِنَ الضَّحَايَا قَالَ الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوْرُهَا وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظِلْعُهَا وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِي لَا تُنْقَى ❶

براء بن عازب رحمہ اللہ بن عازب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا۔ قربانی کے کن جانوروں سے پرہیز کیا جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بھینگا جس کا بھینگا پن ظاہر ہو، لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو، بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو، دبلا جس میں گوشت نہ ہو۔“

فوائد:..... صدقہ میں عام اصول ہے ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تَحِبُّونَ﴾ جب تک اللہ کی راہ میں پسندیدہ و عمدہ چیز نہ دی جائے مکمل نیکی حاصل نہیں ہوتی ہے تو قربانی میں بھی اسوہ رسولؐ سامنے رکھتے ہوئے، خوبصورت، صحت مند اور ہر قسم کے عیب سے پاک جانور ہی قربان کرنا چاہیے۔

1993- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

❶ صحیح: مؤطا امام مالک، کتاب الضحایا، باب ما ینھی عنہ فی الضحایا (1) و ابو داؤد، کتاب الضحایا، باب ما یکرہ

عبید بن فیروز کہتے ہیں کہ میں نے براء سے ان جانوروں کے متعلق پوچھا جن کی قربانی سے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا انہوں نے کہا: ”وہ چار قسم کے جانور ہیں۔ جو کفایت نہیں کرتے۔ بھینگا جس کا بھینگا پن ظاہر ہو۔ اور لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو۔ اور مریض جس کا مرض ظاہر ہو۔ اور بوڑھا انتہائی لاغر۔“ عبید بن النضر کہتے ہیں: میں نے براء سے کہا: میں اس بات کو برا جانتا ہوں کہ دانت کان اور سینک میں کوئی نقص ہو۔ انہوں نے کہا: ”جسے تم برا سمجھو اسے چھوڑ دو اور کسی کے لئے اسے حرام مت کرو۔“

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزٍ قَالَ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ عَمَّا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْأَضَاحِي فَقَالَ أَرْبَعٌ لَا يُجْزِئُ الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوْرُهَا وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْكَسِيرُ الَّتِي لَا تُنْقَى قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ فِي السِّنِّ نَقْصٌ وَفِي الْأُذُنِ نَقْصٌ وَفِي الْقَرْنِ نَقْصٌ قَالَ فَمَا كَبِرْهْتَ فَدَعُهُ وَلَا تُحَرِّمُهُ عَلَى أَحَدٍ ①

1994۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُثَيْلٍ قَالَ.....

حجیہ بن عدی کہتے ہیں۔ میں نے سنا علی بن النضر سے کوئی آدمی پوچھ رہا تھا۔ گائے کتنے آدمیوں کی طرف سے کافی ہے؟ انہوں نے کہا: سات آدمیوں کی طرف سے۔ میں نے کہا: اگر سینک میں کوئی نقص ہو؟ انہوں نے کہا: اس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں ہے۔“ حجیہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اگر لنگڑا پن ہو؟ انہوں نے کہا: قربانی کی جگہ تک پہنچ جائے تو کچھ حرج نہیں۔ پھر انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ کان، آنکھ اور ناک اچھی طرح دیکھ لیں۔“

سَمِعْتُ حُجَّيَةَ بْنَ عَدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ الْبَقْرَةُ فَقَالَ عَنْ سَبْعَةٍ قُلْتُ الْقَرْنُ قَالَ لَا يَضُرُّكَ قَالَ قُلْتُ الْعَرْجُ قَالَ إِذَا بَلَغَتْ الْمَنَسَلَتِ ثُمَّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ ②

1995۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ الصَّائِدِيِّ.....

① صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

② صحیح: الترمذی، کتاب الاضاحی، باب ما یکرہ من الاضاحی، والنسائی کتاب الاضاحی، باب الشرفاء وہی

مشفوقۃ الأذن (4388)

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ وَأَنْ لَا نَضْجِيَ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا خَرْقَاءَ وَلَا شَرْقَاءَ فَإِذَا مُقَابَلَةٌ مَا قُطِعَ طَرَفُ أُذُنِهَا وَالْمُدَابَرَةُ مَا قُطِعَ مِنْ جَانِبِ الْأُذُنِ وَالْخَرْقَاءُ الْمَشْقُوبَةُ وَالشَّرْقَاءُ الْمَشْقُوقَةُ. ❶

علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ہم کان آنکھ اور ناک اچھی طرح دیکھ لیں۔ اور مقابلہ مدابرة، خرقاء اور شرقاء کی قربانی نہ کریں۔ مقابلہ وہ جانور ہے جس کا کان آگے سے کٹا ہوا ہو۔ اور مدابرة وہ ہے جس کا کان پیچھے سے کٹا ہو۔ اور خرقاء وہ ہے جس کا کان چڑا ہوا ہو۔ اور شرقاء وہ ہے جس کا کان پھٹا ہوا ہو۔

[4]..... بَاب مَا يُجْزِئُ مِنَ الضَّحَايَا

قربانی کے لئے کون سے جانور کفایت کر جاتے ہیں

1996- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ بَعْجَةَ الْجُهَنِيِّ.....

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضَحَايَا بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَأَصَابَنِي جَذَعٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا صَارَتْ لِي جَذَعَةٌ فَقَالَ ضَحَّ بِهَا. ❷

عقبہ بن عامر جہنی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے جانور اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم پر تقسیم کئے مجھے ایک جذعہ دیا۔ میں نے کہا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے جذعہ ملا ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کی قربانی کرو۔“

1997- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ.....

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أُعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَنَمًا أَقْسَمَهَا عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَسَمْتُهَا وَبَقِيَ مِنْهَا عَتُودٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ضَحَّ بِهِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْعَتُودُ الْجَذَعُ مِنْ

عقبہ بن عامر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ بکریاں دیں تاکہ میں انہیں آپ کے صحابہ میں تقسیم کر دوں میں نے ان کو تقسیم کیا تو ایک عتود باقی رہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کی قربانی تم کرلو۔“ ابو محمد کہتے ہیں: عتود بکری کے ایک

❶ رجالہ ثقات: کہا گیا ہے کہ ابواسحاق نے شرح سے نہیں سنا۔ ابو داؤد، کتاب الضحایا، باب ما یکرہ من الضحایا (2804)

والترمذی، کتاب الاضاحی، باب ما یکرہ من الاضاحی (1498)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الاضاحی، باب قسمة الاضاحی بین الناس (5547) ومسلم، کتاب الاضاحی، باب

سنن الاضحیة (5058) ومسلم، کتاب الاضاحی، باب سنن الاضحیة (5058)

برس کے بچے کو کہتے ہیں۔

المُعْزِ ۱۰

فوائد:..... یاد رہے یہ عام نہیں ہے کہ ہر شخص بکری کا ایک سالہ بچہ قربانی کرے بلکہ یہ اجازت سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص ہے اور ایک حدیث میں خصوصیت کے واضح الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”صَحَّ بِهَا أَنْتَ وَلَا أَرْخُصُهُ لِأَحَدٍ فِيهَا بَعْدُ“ تو اس کی قربانی دے تیرے بعد اور اس میں کسی کے لیے میں رخصت نہیں دیتا ہوں (السنن الکبریٰ 9/270) شارح صحیح البخاری حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وَفِي الْحَدِيثِ أَنَّ الْجَذْعَ مِنَ الْمُعْزِ لَا يَجْزِي وَهُوَ قَوْلُ الْجَمْهُورِ (15/70 فتح الباری) حدیث اور جمہور اہل علم کے قول کے مطابق بکری کا (کھیرا) قربانی کے لیے کفایت نہیں کرتا۔ نیز صحیح مسلم میں تنگی کے وقت بھیڑ کا کھیرا کرنے کی اجازت موجود ہے البتہ مطلق اجازت درست نہیں۔

[5]..... بَابُ الْبَدَنَةِ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةِ عَنْ سَبْعَةٍ

اونٹ اور گائے سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہے

1998۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا يَوْمَ الْحُدَيْيَةِ سَبْعِينَ بَدَنَةً الْبَدَنَةُ عَنْ سَبْعَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اشْتَرِكُوا فِي الْهَدْيِ ۲

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے حدیبیہ کے دن ستر اونٹوں کی قربانی کی اور ایک اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ لوگ قربانی میں شریک ہو گئے۔“

فوائد:..... احادیث مبارکہ کی واضح دلالت سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ حالت اقامت میں اونٹ، گائے میں سات سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں اور سفر میں گائے میں سات اور اونٹ میں دس افراد کی شراکت درست ہے جیسا کہ سنن ابن ماجہ حدیث نمبر 3131، میں ہے۔ بعض اہل علم مطلق طور پر سفر و حضر کا فرق کیے بغیر اونٹ میں دس افراد کی شراکت کے قائل ہیں اور وہ دلیل میں سفر والی حدیث ہی پیش کرتے ہیں ہمارے علم کے مطابق یہ موقف راجح نہیں ہے احتیاط اسی میں ہے کہ حضر میں سات حصوں پر ہی اکتفا کیا جائے یاد رہے! دس والی روایت کو امام بیہقی رحمہ اللہ اور امام البانی رحمہ اللہ نے ارواء الفلیل میں شاذ قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم۔

① صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

② صحیح مسلم، کتاب الحج، باب الاشتراك في الهدى (3172)

1999- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْبَقْرَةَ عَنْ سَبْعَةِ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَقُولُ بِهِ قَالَ نَعَمْ . ❶

جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات آدمیوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔ ابو محمد سے کہا گیا: آپ اس کے قائل ہیں؟ انہوں نے کہا:

”جی ہاں۔“

[6]..... بَابُ فِي لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ قربانی کے گوشت کے متعلق

2000- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ أَوْ قَالَ لَا تَأْكُلُوا لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ . ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے گوشت سے منع کیا۔ یا انہوں نے کہا: آپ نے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع کیا۔

2001- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدٍ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الطَّحَّانُ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ

عَنْ نُبَيْشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّا كُنَّا نَهْنَأُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ أَنْ تَأْكُلُوهَا فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ كَيْ تَسْعَكُمْ فَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالسَّعَةِ فَكُلُوا وَادَّخِرُوا وَاتَّجِرُوا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ اتَّجِرُوا أَطْلُبُوا فِيهِ الْأَجْرَ . ❸

نُبَيْشَةُ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہم تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں تاکہ تمہارے لئے کافی ہو جائیں۔ اب تمہیں اللہ نے کشادگی دے دی ہے۔ لہذا کھاؤ ذخیرہ کرو اور استجار کرو۔ ابو محمد کہتے ہیں: یعنی اس میں اجر تلاش کرو۔“

2002- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ

❶ صحیح: مؤطا امام مالک، کتاب الضحایا، باب الشركة فی الضحایا (9) ومسلم، کتاب الحج، باب الاشتراك فی الهدی (1318)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الاضاحی، باب وما یؤکل من لحوم الاضاحی (5574) ومسلم، کتاب الاضاحی، باب بیان ما کان من النہی (5073)

❸ صحیح: ابوداؤد، کتاب الضحایا، باب فی حبس لحوم الاضاحی (2813) واحمد 5/75-76

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ نَهَى عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْقَابِلُ وَضَحَّى النَّاسُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَتْ هَذِهِ الْأَضَاحِيُّ لَتَرْفُقُ بِالنَّاسِ كَمَا نُوا يَدْخِرُونَ مِنْ لُحُومِهَا وَوَدَّ كَيْهَا قَالَ فَمَا يَمْنَعُهُمْ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَوْ لَمْ تَنْهَهُمْ عَامَ أَوَّلَ عَنْ أَنْ يَأْكُلُوا لُحُومَهَا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَقَالَ إِنَّمَا نَهَيْتُ عَنْ ذَلِكَ لِلْحَاضِرَةِ الَّتِي حَضَرْتَهُمْ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ لِيُشُوا لُحُومَهَا فِيهِمْ فَأَمَّا الْآنَ فَلْيَأْكُلُوا وَلْيَدْخِرُوا ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا۔ جب اگلا سال آیا لوگوں نے قربانی کی تو میں نے کہا یا رسول اللہ! ان قربانیوں سے لوگ فائدہ اٹھاتے تھے ان کے گوشت اور چربیوں کو ذخیرہ کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”آج ان کو اس بات سے کیا چیز منع کرتی ہے؟“ میں نے کہا: ”اے اللہ کے نبی ﷺ کیا آپ ﷺ نے ان کو پہلے سال تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے ان کو اس لئے منع کیا تھا کہ جو لوگ ان کے پاس گاؤں سے آئے تھے یہ لوگ انہیں قربانی کا گوشت کھلائیں۔ لیکن اب وہ کھالیں اور ذخیرہ بھی کر لیں۔“

2003- أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزَّيْدِيُّ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ نُفَيْرٍ

ثَعْبَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَوْكَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَآزَادٍ كَرْدَةٍ غَلَامٍ هِيَ وَهِيَ كَهْتَبَةٌ هِيَ كَهْمَجَةٍ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْقَابِلُ وَضَحَّى النَّاسُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَتْ هَذِهِ الْأَضَاحِيُّ لَتَرْفُقُ بِالنَّاسِ كَمَا نُوا يَدْخِرُونَ مِنْ لُحُومِهَا وَوَدَّ كَيْهَا قَالَ فَمَا يَمْنَعُهُمْ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَوْ لَمْ تَنْهَهُمْ عَامَ أَوَّلَ عَنْ أَنْ يَأْكُلُوا لُحُومَهَا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَقَالَ إِنَّمَا نَهَيْتُ عَنْ ذَلِكَ لِلْحَاضِرَةِ الَّتِي حَضَرْتَهُمْ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ لِيُشُوا لُحُومَهَا فِيهِمْ فَأَمَّا الْآنَ فَلْيَأْكُلُوا وَلْيَدْخِرُوا ❷

ثعبان رضی اللہ عنہ جو کہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے کہا اور ہم منی میں تھے۔ ”میرے لئے اس گوشت کو بناؤ۔“ میں نے آپ کے لئے اسے بنایا آپ ﷺ مدینہ پہنچنے تک اسے کھاتے رہے۔

❶ صحیح البخاری، کتاب الاضاحی، باب ما یؤکل من لحوم الاضاحی وما یترود منها (5570)

❷ صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب بیان ماکان من النہی عن اکل لحوم الاضاحی (5083) ابو داؤد، کتاب

الضحایا، باب فی المسافر یضحی (2714)

2004۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ قَالَ.....

سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ إِنَّ كُنَّا لَنَتَزَوَّدُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يَعْنِي لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ ❶

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مکہ سے مدینہ تک رکھ لیتے تھے ابو محمد کہتے ہیں یعنی قربانی کے گوشت کو۔

فوائد: بہر صورت افضل واعلیٰ یہی ہے کہ فقراء و مساکین میں زیادہ سے زیادہ تقسیم کیا جائے اور اچھا گوشت تقسیم کیا جائے۔ گو زیادہ دنوں تک گوشت ذخیرہ کرنے کی اجازت ہے مگر اولیٰ یہی ہے یوم النحر اور ایام التشریق میں ہی مستحقین تک ان کا حصہ پہنچا دیا جائے۔

[7]..... بَابُ فِي الذَّبْحِ قَبْلَ الْإِمَامِ

امام سے پہلے قربانی کرنا

2005۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَزُبَيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ.....

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ أَبَا بُرْدَةَ بْنَ نِيَارٍ ضَحَّى قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلَمَّا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ دَعَاهُ فَذَكَرَ لَهُ مَا فَعَلَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا شَأْنُكَ شَأْنُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي عَنَاقٌ لِي جَذَعَةٌ مِنَ الْمَعْرِ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْنِ قَالَ فَضَحَّ بِهَا وَلَا تُجْزَأُ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ قُرْءٌ عَلَى مُحَمَّدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ

براء بن عازب کہتے ہیں کہ ابو بردہ بن نیار نے نماز سے پہلے قربانی کر لی۔ نماز پڑھنے کے بعد نبی ﷺ نے انہیں بلایا۔ اور انہوں نے آپ کو اس کام کی خبر دی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ”بے شک تیری تو صرف گوشت کی بکری ہے۔“ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! میرے پاس ایک برس کا بکری کا بچہ ہے جو مجھے دو بکریوں سے زیادہ محبوب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کی قربانی کر لو۔ مگر تیرے بعد یہ قربانی کسی کو کفایت نہیں کرے گی۔“ ابو محمد کہتے ہیں کہ محمد کے پاس سفیان کی طرف سے

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الاضاحی، باب ما یؤکل من لحوم الاضاحی وما یزود منها (5567) ومسلم، کتاب

الاضاحی باب بیان ما کان من النہی عن اکل لحوم 5080

بیان کیا گیا کہ جو نماز پڑھنے کے بعد ذبح کرے اور امام خطبہ دے رہا ہو۔ تو اس کی قربانی ہو جائے گی۔

الصَّلَاةُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَجْزَأَهُ. ❶

2006۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ.....

ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ کی نماز سے واپس آنے سے پہلے ایک شخص نے قربانی کر لی تو آپ ﷺ نے اسے دوبارہ قربانی کرنے کا حکم دیا۔

يُعِيدُ. ❷

فوائد:..... اعلیٰ سے اعلیٰ عمل جتنے مرضی عظیم جذبہ سے کیا جائے جب تک وہ سنت مطہرہ کے مطابق نہ ہوگا نیک عمل بن کر شرف قبولیت حاصل نہیں کرے گا۔ آپ غور فرمائیں کہ صحابی رسول ہیں، جذبہ نیک تھا کہ فقراء مساکین تک گوشت جلد پہنچ جائے لیکن سب کچھ کے باوجود آپ ﷺ نے فرمایا اس پر کوئی اجر و ثواب نہیں صرف یہ بکری کا گوشت ہے۔ اجر و ثواب اور قربانی کے لیے دوبارہ جانور ذبح کرو۔ اہل بدعت کو اپنے بدعتی اعمال پر غور کرنا چاہیے کہ دین میں صرف ثواب کی نیت اور صرف نیک جذبہ نہیں چلتا۔ بلکہ دیکھا جاتا ہے کہ یہ عمل حضرت محمد ﷺ کے طریقہ کے مطابق بھی ہے یا نہیں؟ رسم ختم قیل، چالیسواں سمیت دیگر بدعات کو فروغ دینے کے لیے قرآن و حدیث کی نصوص کا حلیہ نہ بگاڑیں بلکہ ان خرافات و بدعات سے توبہ کریں یہ تمام اعمال طریقہ نبوی کے مطابق ہیں نہ ہی ان پر کوئی اجر و ثواب ہے۔ واللہ اعلم۔

[8]..... بَابُ فِي الْفَرْعِ وَالْعَتِيرَةِ

فرع اور عتیرہ کا بیان

2007۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! کہ فرع اور عتیرہ کچھ نہیں ہیں۔

اللَّهُ لَا فَرْعَ وَلَا عَتِيرَةَ. ❸

فوائد:..... فرع اور عتیرہ کے متعلق صحیح البخاری میں حدیث نمبر 5474 کے تحت ہے کہ ”وَالْفَرْعُ أَوَّلُ النَّتَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ كَانُوا يَذْبَحُونَهُ لَطَوَا غِيَتَهُمُ وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ“ فرع سب سے

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب العیدین، باب النحر والذبح يوم النحر بالمصلى (983) و مسلم، کتاب الاضاحی، باب

وقتھا (5046)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب العیدین، باب الأكل يوم النحر (955) و مسلم، کتاب الاضاحی، باب وقتھا (1961)

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب العقیقة، باب العتيرة (5474) مسلم، کتاب الاضاحی، باب الفرع والعتيرة (5088)

پہلے بچہ کو کہتے تھے جو ان کے یہاں (اونٹنی سے) پیدا ہوتا، وہ اس کو اپنے بتوں کے لیے ذبح کرتے تھے اور عتیرہ رجب میں قربانی کرتے تھے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے اس حدیث کو نقل کر کے اپنے معروف استاد محرث جلیل امام ہشام بن عمار رحمہ اللہ سے ان کا معنی و مفہوم یوں تحریر فرماتے ہیں ”وَالْفَرْعَةُ أَوَّلُ السِّنَّاجِ وَالْعَتِيرَةُ الشَّاةُ يَذْبَحُهَا أَهْلُ الْبَيْتِ فِي رَجَبٍ“ فرعہ جانور کا پہلا بچہ تھا (جس کو اہل جاہلیت ذبح کرتے تھے) اور عتیرہ اس کو بکری کو کہتے ہیں جس کو گھروالے رجب میں ذبح کرتے ہیں۔ (سنن ابن ماجہ: 3168) یعنی فرع جانور کے پہلے بچہ، اور عتیرہ ماہ رجب میں قربانی کرنے کو کہتے ہیں فتح الباری، نیل الاوطار اور دیگر کتب احادیث اور شروحات میں اس کے متعلق تمام روایات و اقوال پڑھ کر یہی معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں جو فرع اور عتیرہ کے متعلق نفی وارد ہوئی ہے اس کا تعلق دو باتوں سے ہے (۱) غیر اللہ کے لیے فرع و عتیرہ ہرگز جائز نہیں حرام ہے۔ (۲) اور مسلمانوں کے لیے اللہ کی راہ میں فرع و عتیرہ واجب نہیں۔ یعنی جانور کے پہلے بچہ کو اور رجب میں جانور کو ذبح کرنا واجب نہیں۔ البتہ یہ عمل مستحسن و مستحب ہے اگر کوئی اپنی اونٹنی، گائے، بھینس یا دیگر حلال جانوروں کے پہلے بچہ کو اللہ کے لیے وقف کر دے اور اس کو اللہ کی راہ میں قربان کر دے تو یقیناً اس پر اجر و ثواب ہوگا۔ اسی طرح رجب میں جانور ذبح کرنا واجب نہیں رجب یا غیر رجب میں جب اللہ کی راہ میں جانور ذبح کیا جائے تو یہ عمل حد درجہ اجر و ثواب کا باعث ہے، کئی تابعین کرام سے ماہ رجب میں جانور ذبح کرنا ثابت ہے بلکہ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ”إِنَّ الْفُرْعَ وَالْعَتِيرَةَ مُسْتَحَبَّانِ بِلَا شَبِّهِ فُرْعٍ وَعَتِيرَةٍ مُسْتَحَبَّانِ“۔ نیز اس کے متعلق کئی روایات امام ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری کتاب العقیدۃ باب العتیرہ کے تحت نقل فرمائی ہیں اسی طرح محشی شرح السنۃ، امام شوکانی رحمہ اللہ اور امام البانی رحمہ اللہ سمیت کئی اہل علم اس کے قائل ہیں، بالخصوص رجب میں جانور ذبح کرنا قطعاً درست ہے بعض علماء نے اس کو منسوخ قرار دیا ہے جب کہ ان کے پاس نسخ کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

2008- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيعِ بْنِ حُدُسٍ.....

عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ لَقِيطِ بْنِ عَامِرٍ
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَذْبَحُ
فِي رَجَبٍ فَمَا تَرَى قَالَ لَا بَأْسَ
بِذَلِكَ قَالَ وَكِيعٌ لَا أَدْعُهُ أَبَدًا ❶

ابورزین عقیلی لقیط بن عامر کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے رسول
اللہ ﷺ! ہم رجب میں جانور ذبح کیا کرتے تھے آپ
کا کیا خیال ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس میں کوئی
حرج نہیں۔“ وکیع کہتے ہیں کہ میں اس کو کبھی نہیں چھوڑوں گا۔“

[9]..... بَابُ السُّنَّةِ فِي الْعَقِيقَةِ

عقیقہ کا شرعی طریقہ

2009۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ مَيْسَرَةَ بْنِ أَبِي

حُثَيْمٍ.....

عَنْ أُمِّ كُرَيْزٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي
الْعَقِيقَةِ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِلَتَانِ
وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ ①

ام کرز رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”لڑکے
کی طرف سے دو بکریاں ایک جیسی ہونی چاہیں اور لڑکی کی
طرف سے ایک بکری۔“

فوائد:..... دین اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے اس میں ولادت سے لے کر وفات تک تمام شعبہ

ہائے زندگی پر مکمل راہنمائی موجود ہے ولادت کے موقع پر بچہ کے کان میں اذان کہنا حضرت محمد ﷺ کی
سنت مبارکہ ہے اور آج تک اہل اسلام کا اس حد تک تواتر سے اس پر عمل ہے کہ یہ شعار اسلام میں شامل ہے
اسی طرح ساتویں دن نام رکھنا، سرمٹ ڈوانا، بالوں کے برابر چاندی صدقہ کرنا جہاں باعث برکت ہے وہاں
اسی روز لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کرنا آنجناب ﷺ کی پاکیزہ و
مبارک سنت ہے۔ امام داری رحمہ اللہ نے اس سلسلہ میں کئی روایات ماضی میں فقہ حنفی کا عقیقہ کو مکروہ کہنا اور
جدید مفکرین کا اس کی مشروعیت سے انکار کرنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ عقیقہ کی مشروعیت پر وارد احادیث
طیبہ تواتر کی حد تک ہیں جن کا انکار کوئی درست نہیں۔ سچے محب رسول کی یہ شان نہیں ہو سکتی۔ احادیث طیبہ
کی روشنی میں سنت عقیقہ کے متعلق چند اہم مسائل ملاحظہ فرمائیں۔ (۱) صرف بھیڑ یا بکری ذبح کرنا مسنون
ہے عقیقہ میں گائے، اونٹ وغیرہ ذبح کرنا خلاف سنت ہے اس ضمن میں پیش کی جانے والی روایت ناقابل
عمل ہے بلکہ جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس متعلق دریافت کیا گیا ہے تو آپ رضی اللہ عنہا سخت ناراض ہوئیں۔
(مسند احمد) (۲) عقیقہ ساتویں دن کرنا مسنون اور زیادہ اجر و ثواب کا حامل ہے چودھویں اور اکیسویں دن
عقیقہ والی روایت ضعیف ناقابل عمل ہے (۳) عقیقہ کے جانور کے لیے مسنہ ”دودانتا“ ہونا کوئی ضروری
نہیں اسی طرح دیگر شروط و قیود جو قربانی کے جانور کے لیے شریعت نے مقرر فرمائی ہیں وہ عقیقہ کے جانور
کے لیے ضروری نہیں ہیں البتہ حتی الوسع موٹا تازہ نفیس جانور ہی اللہ کی راہ میں ذبح کرنا

① صحیح: ابوداؤد، کتاب الاضاحی، باب فی العقیقہ (2834) والترمذی، کتاب الاضاحی، باب الأذان فی اذن

چاہیے۔ (۴) کوئی دوسرا بچے کے والد کی طرف سے عقیقہ کر سکتا ہے۔ (۵) ساتویں دن اگر استطاعت نہ ہو تو بعد میں بھی کسی دن کیا جاسکتا ہے (۶) عقیقہ کا گوشت اپنے رشتہ داروں کو کھلانا درست ہے اگرچہ وہ صاحب حیثیت ہی کیوں نہ ہوں، البتہ غرباء مساکین کا خیال رکھنا خیر کثیر کا باعث ہے

2010۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ.....

عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الصَّبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةً فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ الدَّمَ وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى. ❶
سلمان بن عامر صبی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لڑکے کے عقیقہ پر جانور ذبح کرو اور اپنی ناپاکی دور کرو۔“

2011۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ سَبَّاحِ بْنِ ثَابِتٍ.....

عَنْ أُمِّ كُرَيْزٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مِثْلَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ. ❷
ام کرز رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ایک جیسی ہونی چاہئیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہونی چاہئے۔“

2012۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ.....

عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ غُلَامٍ رَهِينَةٌ بِعَقِيقَتِهِ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ وَيُحْلَقُ وَيُدْمَى وَكَانَ قَتَادَةُ يَصِفُ الدَّمَ فَيَقُولُ إِذَا ذُبِحَتِ الْعَقِيقَةُ تُؤْخَذُ صُوفَةٌ فَيُسْتَقْبَلُ بِهَا أَوْدَاجُ الدَّبِيحَةِ ثُمَّ تَوْضَعُ عَلَى يَافُوخِ الصَّبِيِّ حَتَّى إِذَا سَالَ شَبَهُ الْخَيْطِ غُسِلَ رَأْسُهُ ثُمَّ حُلِقَ بَعْدُ قَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ
سمرہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہر لڑکا عقیقہ کے بدلے میں گروی ہے اس کی طرف سے ساتویں دن جانور ذبح کیا جائے اور اس کا سر منڈوایا جائے۔ اور اسے خون آلودہ کیا جائے۔ اور قنادہ خون آلودہ کرنے کو اس طرح بیان کرتے ہیں کہ جب عقیقہ کا جانور ذبح کیا جائے تو جانور سے تھوڑے سے بال لے کر ذبیحہ کی رگوں میں لگا کر بچے کے سر پر رکھ دینا چاہئے حتیٰ کہ جب دھاگے کی طرح خون بہہ جائے تو اس کے سر کو دھو دینا چاہئے پھر اس کا سر

❶ صحیح البخاری، کتاب العقیقہ، باب اماطة الأذى عن الصبي (5472)

❷ صحیح: (2009) میں گزر چکی ہے۔

بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَيُسَمَّى قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَلَا أَرَاهُ وَاجِبًا ❶

منڈوا دینا چاہئے۔ عفان کہتے ہیں کہ ہم سے ابان نے یہ حدیث بیان کی اور خون آلودہ کرنے کی بجائے (کہا: اور اس کا نام رکھا جائے۔ عبد اللہ کہتے ہیں: ”بچے کا سرخون آلودہ کرنا میرے نزدیک ضروری نہیں ہے۔“

[10]..... بَاب فِي حُسْنِ الذَّبِيحَةِ

ذبیحہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا

2013- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ.....

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اثْنَتَيْنِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدِّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ ثُمَّ لِيَرْحُ ذَبِيحَتَهُ. ❷

شداؤد بن اوس کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو باتیں یاد رکھی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کرنے کا حکم دیا ہے۔ لہذا جب تم قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو۔ اور جب تم ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو۔ اور اپنی چھری کو تیز کر کے ذبیحہ کو راحت پہنچاؤ۔“

فوائد:..... دین اسلام پیار و محبت اور نرمی کا دین ہے اس میں کسی کو دکھ دینا اور تکلیف پہنچانا ہرگز جائز نہیں، انسان کی عظمت تو بہت بلند ہے دین میں جانور کو اذیت پہنچانا حرام قرار دیا گیا ہے اور اس حدیث میں بھی آپ ﷺ نے نہایت بلیغ انداز میں حکم ارشاد فرمایا کہ جانور ذبح کرتے وقت اپنے اوزار کو تیز رکھو، جانور سے چھپا کر رکھو اور بغیر تکلیف دیے اچھے طریقہ سے ذبح کرو۔ مگر افسوس کہ آج ہم اپنے مسلمان بھائی کی عزت کا خون اس قدر بے دردی سے کرتے ہیں کہ اس سے زندگی کی ساری راحتیں چھن جاتی ہیں۔

❶ صحیح: ابوداؤد، کتاب الاضاحی، باب فی العقیقة (2838) والترمذی، کتاب الاضاحی، باب من العقیقة (1522)

❷ صحیح مسلم، کتاب الصيد والذبائح، باب الأمر باحسان الذبح والقتل (5028) و ابوداؤد، کتاب الاضاحی، باب

فی النهی أن تصبر البهائم (2815)

[11]..... بَاب مَا يَجُوزُ بِهِ الذَّبْحُ

جانور کو کس چیز سے ذبح کیا جائے؟

2014- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَرْعَى
لِلَّاهِلِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ غَنَمًا بِسَلْعٍ
فَخَافَتْ عَلَى شَاةٍ مِنْهَا أَنْ تَمُوتَ
فَأَخَذَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ وَإِنَّ
ذَلِكَ ذِكْرَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهُمْ
بِأَكْلِهَا. ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک عورت 'سَلْع' پر کعب بن مالک کے خاندان کی بکریاں چرایا کرتی تھیں، ان میں سے ایک بکری کے متعلق اسے مر جانے کا خوف ہوا اس نے ایک پتھر لے کر اسے ذبح کر دیا۔ اس بات کا رسول اللہ ﷺ کے پاس ذکر کیا گیا تو آپ نے انہیں اس کے کھانے کا حکم دیا۔

فوائد:..... جہاں تیز دار پتھر سے ذبح کرنا جائز ہے وہاں عورت کا ذبیحہ حلال ہے۔ اسی طرح مال نگران شخص حتی الوسع مال کی نگہبانی کرے، زیادہ نقصان سے بچنے کے لیے مالک کی اجازت کے بغیر فی الفور کوئی تدبیر کرنا پڑے تو تاخیر نہ کرے۔

[12]..... بَاب فِي ذَبِيحَةِ الْمُتَرَدِّي فِي الْبُئْرِ

کنویں کے گرے ہوئے جانور کو ذبح کرنا

2015- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَعَفَّانُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ.....

عَنْ أَبِي الْعُشْرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَمَا تَكُونُ الذَّكَاءُ إِلَّا فِي
الْحَلْقِ وَالْبَيْةِ فَقَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِي
فَحْدِهَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ قَالَ حَمَّادُ
حَمَلْنَاهُ عَلَى الْمُتَرَدِّي. ❷

ابو عشاء اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ذبح حلق اور سینے کے اوپر والے حصے میں ہی ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اگر تم اس کی ران میں نیزہ مارو تو پھر بھی تمہارے لئے کافی ہو گا۔“ حماد کہتے ہیں: ہم نے اس حدیث کو گرے ہوئے جانور پر محمول کیا۔

❶ صحیح البخاری، کتاب الذبائح، باب ذبیحۃ المرأة والأمة (5505)

❷ ضعیف: ابوداؤد، کتاب الاضاحی، باب ماجاء فی ذبیحۃ المتردی (2825) والترمذی، کتاب الاطعمۃ باب ماجاء

فی الزکاة فی الحلق والیة (1481)

[13]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ مُثَلَّةِ الْحَيَوَانِ

جانور کو باندھ کر نشانہ بنانے کی ممانعت کا بیان

2016۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِی الْمِنْهَالُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ.....

سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ خَرَجْتُ
مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي طَرِيقٍ مِنْ طَرِيقِ
الْمَدِينَةِ فَإِذَا غَلَمَةٌ يَرْمُونَ دَجَاجَةً
فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هَذَا فَتَفَرَّقُوا
فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ يُمَثِّلُ
بِالْحَيَوَانِ ❶

سعید بن جبیر کہتے ہیں: میں ابن عمرؓ کے ساتھ مدینہ کے کسی
راستے میں جا رہا تھا۔ ہم نے دیکھا چند لڑکے مرغی کو تیر مار
رہے ہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ایسا کس نے کیا ہے؟ وہ
لڑکے الگ الگ ہو گئے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ”رسول
اللہ ﷺ نے جانوروں کو نشانہ بنانے والے پر لعنت کی
ہے۔“

فوائد:..... ایذا رسائی کبیرہ گناہ ہے انسان ہو یا حیوان باندھ کر نشانہ بازی کرنا یا بعد میں مثلہ کرنا،

جسم کے اجزاء کا ثنا حرام ہے، دین اسلام اپنے ماننے والوں کو ہر ایک سے نرمی سے پیش آنے کا درس دیتا ہے۔

2017۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ يَعْلَى.....

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
نَهَى عَنْ صَبْرِ الذَّابَّةِ قَالَ أَبُو
أَيُّوبَ لَوْ كَانَتْ دَجَاجَةٌ مَا صَبَرْتُهَا ❷

ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
جانوروں کو نشانہ بنانے سے منع کیا۔ ابو ایوبؓ نے کہا: میں
مرغی کو بھی نشانہ نہیں بناؤں گا۔

فوائد:..... بلاوجہ کسی جان کو ضائع کرنا درست نہیں، موزی حشرات کو مارنے کی اجازت ہے اس

کے علاوہ کسی پرندے وغیرہ کو ناجائز مارنا جائز نہیں۔

2018۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ
الْمُجَثَّمَةِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْمُجَثَّمَةُ

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ’مجثمہ‘
سے منع فرمایا، ابو محمد کہتے ہیں: ’مجثمہ‘ وہ جانور ہے جسے نشانہ

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الذبائح والصيد، باب ما يكره من المثلة والمصبورة (5515) ومسلم، کتاب الصيد

والذبائح باب النهی عن صبر البهائم (5034)

❷ صحيح: ابوداؤد، کتاب الجهاد، باب من قتل الأسير بالنبل

المَصْبُورَةُ ❶

بنایا گیا ہو۔

[14]..... بَابُ اللَّحْمِ يُوجَدُ فَلَا يُدْرَى أَذْكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا

اس گوشت کے متعلق جس پر بسم اللہ پڑھے جانے کا علم نہ ہو

2019- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ قَوْمًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرَى أَذْكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا فَقَالَ سَمُّوْا أَنْتُمْ وَكُلُّوْا وَكَانُوا حَدِيثَ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ ❷

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: ”کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں۔ ہمیں علم نہیں ہوتا کہ اس پر بسم اللہ پڑھی گئی ہے کہ نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم بسم اللہ پڑھو اور کھاؤ۔“ وہ لوگ نئے مسلمان تھے۔

[15]..... بَابُ فِي الْبَهِيمَةِ إِذَا نَذْتُ

اس جانور کے متعلق جو بھاگ جائے

2020- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ جَدِّهِ.....

رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ بَعِيرًا نَذَّ وَلَيْسَ فِي الْقَوْمِ إِلَّا خَيْلٌ يَسِيرَةٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا ❸

رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ ایک اونٹ بھاگ گیا لوگوں کے پاس گھوڑے کم تھے ایک آدمی نے اسے تیر مار کر روک لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”جانوروں سے ایسے جانور بھی ہوتے ہیں جو وحشی جانوروں کی طرح بھاگتے ہیں۔ لہذا جب کوئی جانور تم پر غالب آ جائے تو اس کے ساتھ اسی طرح کرو۔“

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الذبائح والصيد، باب ما یکره من المثلثة والمصبورة والمحمثة (5515) ومسلم، کتاب الصيد والذبائح، باب النهی عن صبر البهائم (1957)

❷ صحیح البخاری، کتاب الذبائح الصيد، باب ذبیحة الأعراب (5507) والنسائی، کتاب الضحایا، باب ذبیحة من لم یعرف (4448)

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب الشریعة، باب قسمة الغنم (2488) ومسلم، کتاب الاضاحی، باب جواز الذبح بکل ما انهر الدم (5065)

[16]..... بَابُ مَنْ قَتَلَ شَيْئًا مِنَ الدَّوَابِّ عَبَثًا

اس شخص کے متعلق جو کسی جانور کو بے فائدہ مار دے

2021- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو هُوَ ابْنُ دِينَارٍ عَنْ

صُهَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَامِرٍ قَالَ.....

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو

شخص چڑیا کو ناحق مار ڈالے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن

اس سے اس کے متعلق پوچھے گا۔“ کہا گیا: اس کا کیا حق

ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اسے ذبح کر کے کھایا جائے۔“

سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا بِغَيْرِ

حَقِّهِ سَأَلَهُ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيلَ وَمَا

حَقُّهُ قَالَ أَنْ تَذْبَحَهُ فَتَأْكُلَهُ. ❶

[17]..... بَابُ فِي ذَكَاةِ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ

پیٹ کے بچے کا ذبح وہی ہے جو اس کی ماں کا ہے

2022- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ أَبِي

الزُّبَيْرِ.....

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”پیٹ کے

بچے کا ذبح وہی ہے جو اس کی ماں کا ہے۔“ ابو محمد سے کہا

گیا: وہ کھالیا جائے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ذَكَاةُ

الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ

يُؤْكَلُ قَالَ نَعَمْ. ❷

فوائد:..... ”الْجَنِينُ“ هُوَ الْوَلَدُ مَا دَامَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ، جنین وہ بچہ جو ماں کے پیٹ میں

ہو، یعنی ولادت کے بعد اس کو جنین نہیں کہا جائے گا (تحفۃ لاحوذی ابواب الصيد 40/5/1503) ماں کو ذبح

کرنا اس کے حلال ہونے کے لیے کافی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ یہی حدیث نقل فرمانے کے بعد لکھتے ہیں:

وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ

وَأَبْنِ الْمُبَارِكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَأَبُو الْوَدَّكَ۔ اہل علم صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رضی اللہ عنہم، امام

سفیان، امام ابن مبارک، امام شافعی، امام احمد، امام اسحاق امام ابووداک رحمہم اللہ عنہم اجمعین کا عمل اسی حدیث

پر ہے اور یہی موقف درست ہے۔

❶ اسنادہ جید: النسائی، کتاب الصيد، باب إباحة أكل العصفير (4360)

❷ حسن: ابو داؤد، کتاب الاضاحی، باب ما جاء في ذكاة الجنين (2828)

فقہ حنفی جنین کو مکروہ قرار دیتی ہے وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ لَا يُؤْكَلُ مُطْلَقًا وَبِهِ قَالَ زُفَرٌ وَالْحَسَنُ بْنُ زِيَادٍ، امام ابوحنیفہؒ، زفرؒ، حسنؒ بن زیاد مطلق طور پر اس کے کھانے کے قائل نہیں۔ جب کہ یہ موقف صریح صحیح حدیث کے خلاف ہے اور حنفی محشی صاحب التعلیق المجدد لکھتے ہیں کہ یہ موقف محض ایک رائے ہے صحیح نص کے مقابلہ میں اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ امام ابوحنیفہ کے بلا واسطہ شاگرد امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما بھی امام صاحب سے متفق نہیں۔ عافیت صرف اسی میں ہے کہ صحیح حدیث پڑھ کر اس کو ہدایت کے لیے کافی سمجھا جائے اور اندھی تقلید سے توبہ کی جائے۔

[18]..... بَاب مَا لَا يُؤْكَلُ مِنَ السَّبَاعِ

ان درندوں کے متعلق جن کا کھانا جائز نہیں

2023- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ.....

عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْنِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبْعِ ①

ابو ثعلبہ حشّی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر ناکھن والا درندہ کھانے سے منع کیا۔

2024- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ ابْنُ عَمِّ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ.....

عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْنِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَطْفَةِ وَالْمُجْتَمَةِ وَالنُّهْبَةِ وَعَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ ②

ابو ثعلبہ حشّی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خطفہ، مجتمہ اور نہبہ اور ہر کچلیوں والا درندہ کھانے سے منع کیا۔

فوائد:..... ”خطفہ“ کا لغوی معنی ہے جھپٹنا، وہ گوشت کا ٹکڑا جو کسی زندہ جانور سے کاٹ لیا جائے۔ آپ ﷺ نے ایسے گوشت کے کھانے سے منع فرمایا ہے جو کسی زندہ حلال جانور سے کاٹ کر نکالا جائے۔

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الذبائح والصيد، باب أكل كل ذي ناب من السباع (5530) ومسلم، کتاب الصيد

والذبائح، باب تحريم أكل كل ذي ناب (4965)

② حسن: الطبرانی، 209/22، نیز سابقہ حدیث دیکھئے۔

”مجثمہ“ ہی کُلُّ حَيَوَانٍ يَنْصَبُ وَيُرْمَى لِيُقْتَلَ۔ وہ جانور جس کو باندھ کر قتل کرنے کے لیے مارا جائے۔ ایسا فعل بھی ملعون ہے اور اسی مر جانے والا پرندہ یا جانور حرام ہے۔ ”نُھبۃ“ لوٹ مار کو کہتے ہیں اس میں ہر وہ جانور وغیرہ آجاتا ہے جو ناجائز ذرائع سے حاصل کیا ہو۔۔ اس کا کھانا حرام ہے۔

2025۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ.....
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَكُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ. ①
ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تمام کچلی والے درندے اور بچوں کے ساتھ شکار کرنے والے پرندے کھانے سے منع کیا۔

[19]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ جُلُودِ السَّبَاعِ

درندوں کی کھال پہننے کی ممانعت

2026۔ أَخْبَرَنَا يَعْمَرُ بْنُ بَشِيرٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ.....
عَنْ أَبِي الْمَلِیحِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ جُلُودِ السَّبَاعِ أَنْ تُفْتَرَشَ. ②
ابو یلیح اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے درندے کی کھال بچھانے سے منع کیا۔

2027۔ أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ.....
عَنْ أَبِي الْمَلِیحِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. ③
ابو یلیح اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے پہلی حدیث کی طرح فرمایا۔

[20]..... بَابُ الْإِسْتِمْتَاعِ بِجُلُودِ الْمَيِّتَةِ

مردار کی کھال سے فائدہ اٹھانا

2028۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ.....

① صحیح مسلم، کتاب الصيد والذبائح، باب تحریم اکل کل ذی ناب (4970) و ابوداؤد، کتاب الأطعمة، باب النهی عن اکل السباع (3803)

② صحیح: ابوداؤد، کتاب اللباس، باب فی جلور النمر والسباع (4132) والترمذی، کتاب اللباس، باب ماجاء فی النهی عن جلور السباع (1770)

③ صحیح سابقہ: حاشیہ ملاحظہ کیجئے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَغْلَةَ قَالَ سَأَلْتُ
ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْأَسْقِيَةِ فَقَالَ مَا أَدْرِي
مَا أَقُولُ لَكَ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَيَّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ
طَهَّرَ. ❶

عبدالرحمن بن وعلہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے مشکیزوں کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا: مجھے علم نہیں
البتہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”ہر
کھال جسے دباغت دی گئی وہ پاک ہے۔“

2029- حَدَّثَنَا يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَغْلَةَ قَالَ سَأَلْتُ
ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ جُلُودِ الْمَيْتَةِ فَقَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَبَاغُهَا طَهُورُهَا قِيلَ
لِأَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ تَقُولُ بِهَذَا قَالَ
نَعَمْ إِذَا كَانَ يُؤْكَلُ لَحْمُهُ. ❷

عبدالرحمن بن وعلہ کہتے ہیں میں نے ابن عباسؓ سے مردار
کے چمڑے کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا: رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چمڑے کو رنگ دینا ہی اسے پاک
کرنا ہے۔“ ابو محمد عبد اللہ سے کہا گیا: کیا آپ اس کے
قائل ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں جب اس کا گوشت
حلال ہو۔

2030- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أُمِّهِ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ. ❸

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مردار کے
چمڑے سے فائدہ اٹھانے کا حکم دیا جب وہ رنگ دیا گیا ہو۔

2031- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ.....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ شَاةٌ لِمَيْمُونَةَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ اسْتَمْتَعْتُمْ
بِإِهَابِهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ميمونہ رضی اللہ عنہا کی ایک بکری مر گئی
تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اس کے چمڑے سے
فائدہ اٹھا لیتے (تو درست تھا)۔“ لوگوں نے کہا: یا رسول

❶ صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب طهارة جلور الميتة بالدباغ (810) وابوداؤد، کتاب اللباس، باب في أهب الميتة (4133)

❷ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

❸ حسن: مالك، کتاب الصيد، باب ماجاء في جلد الميتة (18) ابوداؤد، کتاب اللباس، باب في أهب الميتة (4124)

اللہ! یہ تو مردار ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ”صرف اسے کھانا حرام ہے۔“

قَالَ إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا. ❶

2032- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هَذَا
 الْحَدِيثِ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ مَا تَقُولُ فِي
 النَّعَالِبِ إِذَا دُبِغَتْ قَالَ أَكْرَهَهَا. ❷
 ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ ابو محمد سے کہا گیا: آپؐ لومڑی کی رنگی ہوئی کھال کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں اسے مکروہ سمجھتا ہوں۔

فوائد: زیادہ محتاط رائے یہی ہے کہ اس عموم سے مراد بھی ماکول اللحم (ایسے جانور جن کا

گوشت کھانا حلال ہے) ہی ہیں۔

[21]..... بَابُ فِي لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ

گھریلو گدھے کے گوشت کا بیان

2033- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ
 مُحَمَّدٍ كَيْتَ هِيَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَحْوَ هَذَا
 قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ
 الْحُمُرِ الْأَنْسِيَّةِ. ❸

محمد کہتے ہیں، علی رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے خیر کے دن عورتوں سے فائدہ اٹھانے اور گھریلو گدھے کا گوشت کھانے سے منع کیا۔

مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ عَلِيًّا
 قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ
 الْحُمُرِ الْأَنْسِيَّةِ. ❸

2034- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب الزکاة، باب الصدقة علی موالی أزواج النبی ﷺ (1492) ومسلم، کتاب الحيض، باب

طهارة جلود الميتة بالدباغ (804)

❷ صحيح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

❸ متفق عليه: البخاری، کتاب المغازی، باب غزوة خيبر (4216) ومسلم، کتاب النکاح، باب نکاح المتعة وبيان أنه

ايصح ثم نسخ (3418)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتُ الْحُمْرُ أَوْ أَفْنَيْتُ الْحُمْرُ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْنَيْتُ الْحُمْرُ أَوْ أَكَلْتُ الْحُمْرُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا فَنَادَى إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ ①

”انس بن مالک کہتے ہیں کہ ایک آدمی خیبر کے دن کھڑا ہوا اور اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! گدھے کھائے گئے یا گدھے فٹائے گئے، پھر اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ: گدھے فٹائے گئے یا کھائے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو حکم کیا، اس نے اعلان کیا: ”اللہ اور اس کا رسول تمہیں گدھے کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں کیونکہ وہ ناپاک ہے۔“

[22]..... بَابُ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ

گھوڑے کا گوشت کھانا

2035- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ.....

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ أَكَلْنَا لَحْمَ فَرَسٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ ②

اسماء بنت ابوبکر کہتی ہیں ہم لوگوں نے مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں گھوڑے کا گوشت کھایا۔

2036- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ.....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ وَأَذْنٍ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ ③

جابر رضی اللہ عنہ بن عبد اللہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن گھریلو گدھے کے گوشت سے منع کیا اور گھوڑے کے گوشت کی اجازت دی۔

فوائد:..... امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے گوشت کی حلت کی بجائے کراہت کے قائل ہیں، اور

① متفق علیہ: البخاری، کتاب المغازی، باب غزوة خيبر (4199) ومسلم، کتاب الصيد والذبائح، باب تحريم أكل اللحم الحمر الإنسية (4996)

② متفق علیہ: البخاری، کتاب الذبائح والصيد، باب النحر والذبح (5510) ومسلم، کتاب الصيد والذبائح، باب في أكل لحوم الخيل (4999)

③ متفق علیہ: البخاری، کتاب المغازی، باب غزوة خيبر (4219) ومسلم، کتاب الصيد والذبائح، باب في أكل لحوم الخيل (4997)

امام ابو یوسف رحمہ اللہ و امام زفر رحمہ اللہ نے ہی امام صاحب کی اسی رائے کو رد کر دیا ہے کیونکہ بے شمار روایات اس کی حلت پر دلالت ہیں۔۔ امام عبدالرحمن مبارکپوری رحمہ اللہ نے تحفۃ الاحوذی میں طحائی حنفی سے نقل کیا ہے۔ کہ ”الْأَمْرُ كَمَا قَالَ الطَّحَاوِيُّ وَلَا شَكَّ أَنَّ الْقَوْلَ بِحِلِّ أَكْلِ لَحُومِ الْخَيْلِ مِنْ دُونِ كَرَاهِيَةِ هُوَ الْحَقُّ لِأَحَادِيثِ الْبَابِ الَّتِي هِيَ صَحِيحَةٌ صَرِيحَةٌ فِي الْحِلِّ وَهُوَ قَوْلُ جَمَاهُورِ أَهْلِ الْعِلْمِ“ معاملہ ایسے ہی ہے جس طرح طحاوی نے کہا ہے کہ گھوڑے کا گوشت بلا کراہت حلال ہے یہی موقف برحق ہے اور اسی پر باب کی صریح صحیح احادیث دلالت کرتی ہیں اور جمہور اہل علم کو قول بھی کہا ہے۔ اللہ ہم سب کو حدیث کا احترام نصیب فرمائے۔

[23]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّهْبَةِ

لوٹ کی ممانعت

2037- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

”ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کوئی بڑی چیز لوٹے گا اور مومن اس کی طرف دیکھ رہے ہوں گے تو وہ اس لوٹ کے وقت مومن نہیں ہوگا“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَنْتَهَبُ نَهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ وَهُوَ حِينَ يَنْتَهَبُهَا مُؤْمِنٌ. ①

2038- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي لَيْدٍ.....

عبدالرحمن بن سمرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوٹ سے منع کیا۔ ابو محمد کہتے ہیں: یہ جہاد کے متعلق ہے جب مال غنیمت تقسیم ہونے سے پہلے لوگ لوٹتے ہیں۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ النَّهْبَةِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ هَذَا فِي الْغَزْوِ إِذَا غَنِمُوا قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ. ②

① متفق علیہ: کتاب المظالم، باب النهی لغير اذن صاحبه (2475) ومسلم، کتاب الايمان، باب بيان نقصان الايمان بالمعاصی (200)

② متفق علیہ: کتاب المظالم، باب النهی لغير اذن صاحبه (2474)

[24]..... بَاب فِي أَكْلِ الْمَيْتَةِ لِلْمُضْطَرِّ

بے بس کا مردار کھانا

2039- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةٍ.....

عَنْ أَبِي وَاقِدٍ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضٍ تَكُونُ بِهَا الْمَخْمَصَةُ فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ قَالَ إِذَا لَمْ تَضْطَبِحُوا وَلَمْ تَغْتَبِقُوا وَلَمْ تَخْتَفُوا بِقُلًا فَشَأْنُكُمْ بِهَا قَالَ النَّاسُ يَقُولُونَ بِالْحَاءِ وَهَذَا قَالَ بِالْحَاءِ ❶

ابو واقد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے کہا: یا رسول اللہ! ہم ایسے علاقہ میں ہیں جس میں بھوک ہے کیا ہمارے لئے مردار حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جب تمہیں صبح و شام کا کھانا اور ساگ کھانے کو نہ ملے تو تمہیں اختیار ہے۔“ راوی کہتا ہے: تَخْتَفُوا، کو لوگ ”حاء“ سے نقل کرتے ہیں حالانکہ یہ ’خاء‘ ہے۔

[25]..... بَاب فِي الْحَالِبِ يَجْهَدُ الْحَلَبَ

دودھ دوہنے والے کا بیان جو سارا دودھ دوہ لے

2040- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ بَحِيرٍ.....

عَنْ ضَرَّارِ بْنِ الْأَزْوَري قَالَ أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِقْحَةً فَأَمَرَنِي أَنْ أَحْلِبَهَا فَحَلَبْتُهَا فَجْهَدْتُ فِي حَلِبِهَا فَقَالَ دَعْ دَاعِيَ اللَّبَنِ ❷

ضرار بن ازور کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو ایک گابھن اونٹنی تحفہ دی گئی۔ آپ نے مجھے اس کا دودھ دھنے کا حکم دیا میں نے اس کا سارا دودھ دوہ لیا آپ نے فرمایا: ”کچھ دودھ چھوڑ دیا کرو تا کہ دودھ جلدی نکل آئے۔“

[26]..... بَاب النَّهْي عَنْ قَتْلِ الصَّفْدَعِ وَالنَّحْلَةِ

مینڈک اور شہد کی مکھی مارنے کی ممانعت

2041- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدِ الْقَارِظِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ الصَّفْدَعِ ❸

عبدالرحمن بن عثمان کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مینڈک مارنے سے منع کیا۔

❶ منقطع، ضعیف: احمد 217/5، والطبرانی فی الکبیر 251/3 (3315، 3316)

❷ حسن: معجم الصحابة لابن قانع الترجمة (470)

❸ صحيح: مسند احمد 499/5، ابوداؤد، کتاب الطب، باب فی الأدوية المکروهة (3871)

2042- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ أَرْبَعَةٍ مِنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَةِ وَالنَّحْلَةِ وَالْهُدْهُدِ وَالصُّرَدِ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چار جانور مارنے سے منع کیا: چیونٹی، شہد کی مکھی، ہد ہد اور لٹورا۔

[27]..... بَابُ فِي قَتْلِ الْوَزَغِ چھپکلی مارنا

2043- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.....

عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْأَوْزَاعِ. ❷

ام شریک رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے چھپکلیوں کو مارنے کا حکم دیا۔

فوائد:..... بعض نے اس کا معنی گرگٹ کیا ہے لیکن اس کا صحیح چھپکلی ہی ہے چھپکلی انتہائی موذی ہے اسکا زہر حد درجہ تیز اور جان لیوا ہوتا ہے آئے دن اس کی وجہ سے ہلاکتوں کا سنتے رہتے ہیں آپ ﷺ نے اس کو مارنے کا حکم دیا اور ترغیب بھی دلائی۔ صحیح مسلم 2240 میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا ”مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ الْاُولَى وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا حَسَنَةً اَدْنَى مِنَ الَّذِي ذَكَرَهُ فِي الْمَرَّةِ الثَّانِيَةِ“ جس نے اپنی ضرب میں چھپکلی کا مارا اس کے لیے اتنی اتنی نیکیاں ہیں اور جس نے دوسری ضرب میں اس کو مارا اس کے لیے بھی کافی نیکیاں ہیں لیکن پہلی ضرب میں مرنے سے کم اس طرح جس نے تیسری ضرب میں مارا اس کے لیے بھی نیکیاں ہیں مگر دوسری ضرب میں مرنے سے کم۔ پہلی ضرب میں مارنے پر زیادہ نیکیاں اس لیے ہیں کہ یہ قتل کرنے کا بہتر طریقہ ہے کیونکہ اس سے تکلیف بھی کم ہوتی ہے یاد رہے بعض صحیح روایات کے مطابق اس موذی چھپکلی نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی آگ بجھانے کی بجائے پھونکیں مار کر اس کو تیز کیا تھا یعنی یہ طبعاً شریر اور خبیث ہے (نوٹکہ) جس کمرے میں مور کے پرگلاس وغیرہ میں رکھ دیے جائیں اس کمرہ میں چھپکلی نہیں رہتی۔

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الأدب، باب فی قتل الذر (5267) وابن ماجہ، کتاب الصيد، باب ما ینہی عن قتله (3224)
❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب بدء الخلق، باب خیر مال المسلم غنم یتبع (3307) ومسلم، کتاب السلام، باب استحباب قتل الوزع (5803)

[28].... بَاب فِي الْجَلَالَةِ وَمَا جَاءَ فِيهِ مِنَ النَّهْيِ

گندگی کھانے والے جانور اور اس کی ممانعت

2044- حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ.....
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى
ابن عباس رضی اللہ عنہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے باندھ کر قتل
عَنِ الْمُجْتَمِعَةِ وَعَنْ لَبْنِ الْجَلَالَةِ وَأَنْ
کیے ہوئے، اور گندگی کھانے والے جانور کے دودھ اور
يُشْرَبَ مِنْ فِي السَّقَاءِ. ❶
مشکیزہ کو منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا۔

فوائد:..... جلالہ اس جانور کو کہا جاتا ہے جو گندی کھانے کا عادی ہو اور اس کی نجس خوراک کی وجہ سے اس کا گوشت یا دودھ متاثر ہو، یاد رہے بعض احباب اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے براہِ مکر مرغی کو حرام قرار دیتے ہیں جب کہ یہ موقف پر اعتبار سے مردود ہے۔ (۱) کسی حدیث سے جلالہ کی حتمی حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مصنف ابن ابی شیبہ میں ایک اثر ہے جس کو امیر المومنین فی الحدیث الشیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے۔ ”اِنَّهُ كَانَ يَحْبِسُ الدَّجَاجَةَ الْجَلَالَةَ ثَلَاثًا“ آپ رحمہ اللہ جلالہ مرغی کو تین دن روکے رکھتے، تاکہ اس کا پیٹ صاف ہو اور گوشت وغیرہ میں بُو نہ آئے۔ معلوم ہوا اگرچہ مرغی نے پرورش گندی یا حرام غذا سے پائی ہے سارا گوشت غلاظت سے نشوونما پایا مگر وہ مطلق حرام نہیں زیادہ سے زیادہ گوشت سے بُو زائل کرنے کے لیے اس کو ایک دو دن بند رکھ لینا چاہیے۔ (۲) براہِ مکر مرغی کی خوراک میں جو مردار، خون یا دوسری حرام اشیاء ڈالی جاتی ہیں کیا وہ انسانوں کے لیے حرام ہیں؟ یا براہِ مکر مرغی کے لیے۔ (غور فرمائیں) (۳) بعض زیادہ نفیس مزاج افراد نے شریعت کو اپنی عقل کے تابع کر رکھا ہے جب کہ حلت و حرمت کا مسئلہ شریعت کے تابع ہے (۴) حلت و حرمت میں اصل اعتبار شریعت کے حکم کا ہے کئی جانور پاکیزہ غذائیں کھاتے ہیں پھل، بہزیاں اور حلال کے باوجود وہ حرام ہیں مثلاً گیڈر، بندر وغیرہ۔ مشکیزہ کو منہ لگا کر پینا خلاف ادب ہے اور ساتھ اس بات کا خدشہ بھی موجود ہے کہ پانی میں موجود کثیرا کمکڑا کہیں پیٹ میں نہ چلا جائے۔



❶ صحیح: ابوداؤد، کتاب الأشربة باب فی الشراب من فی السقاء (3719) والترمذی، کتاب الأطعمة، باب ماجاء فی

أكل لحوم الجلالة والبانها (1825)

یادداشت

(انسان ہونے کی وجہ سے کتاب میں اگر کوئی غلطی باقی ہو تو برائے مہربانی ہمیں اطلاع کریں)

(انسان ہونے کی وجہ سے کتاب میں اگر کوئی غلطی باقی ہو تو برائے مہربانی ہمیں اطلاع کریں)



انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور



اسلامی اکادمی ۱۔ الفضل مارکیٹ اُردو بازار لاہور

042-37357587